...ی گورو خالصہ اصلی

مصنفہ گیانی گیان سنگھ

سب سے بڑی اور پراتن تصویروں والی

جنم ساکھی

سری گورو نانک دیو جی مہاراج

مکمّل جیون دس گورو صاحبان

یعنی

تواریخ گورو خالصہ مصنّفہ گیانی گیان سنگھ جی کی طرز پہ

مترجم :-

گیانی سوہن سنگھ جی "وڈالوی"

پرکاشک :- بھائی جواہر سنگھ کرپال سنگھ تاجران کتب بازار مائی سیواں امرتسر

ایجنٹ : پریتم بک سٹال 3464 لاجپت رائے مارکیٹ دہلی

قیمت دس روپیہ

راما آرٹ پریس امرتسر میں باہتمام بابو رام ناتھ پرنٹر چھپی :—

دوسری بار . . ۱۱۰۰ . . . . ستمبر ۱۹۵۰ء

قیمت دس روپیہ

پیش لفظ

سری ست گورو نانک دیو جی کا اوتار ایسے نازک سمے میں ہُوا۔ جب کہ بھارت میں دھارمک اور راجنیتک طور پر بڑی گڑبڑ مچی ہوئی تھی۔ سارا بھارت ایرکھا۔ ہوے۔ لنگ داشنا اور لالچ کی بھیانک جوالا کے ساتھ سڑ رہا تھا۔ گورو جی نے جگت شانتی کے لئے نام بانی رُوپی امرت جگت کو بانٹا۔ سارے بھارت۔ برہما۔ چین۔ لنکا۔ کابل۔ اور عرب آدک دیشوں میں اپنے مُبارک قدم ڈال کر مندروں۔ مٹھوں۔ مسجدوں۔ حجروں۔ شہروں اور گاؤں گاؤں میں جا کر جہاں پاپیوں ٹھگوں۔ ذات اور مذہب ابھمانیوں کو سُدھارا۔ اور بھرموں کے گڑھے سے نکال کر جیون پدھر پر لائے۔

ستگورُو نانک دیو جی نے سکھی مارگ کی بُنیاد رکھی۔ اُن کا نشانہ تھا۔ کہ سنسار میں دھرم بڑھے اور پھولے۔ منکھتا سُکھی اور شانت ہووے۔ منکھ جنم کو پراپت کر کے جیو کا دھرم ہے۔ کہ وہ کرتار کا سمرن کرے۔ اور کرتے کو یاد کرے۔ گورُو جی نے بھولے جیوؤں کو نام دان بخش کے کرتا یاد کرایا۔ اور دھرمسالہ میں سنگت کا اکٹھے ہو کر گورو جس کرنے کی رسم چلائی۔

ہندوستان کے صُوبہ پنجاب میں جہاں گورُو جی کا اوتار ہُوا۔ اُس وقت پنجابیوں میں کوئی اَنکھ سوئے مان اور ایکتا نہیں تھی۔ ساہتک ہُنر اور تجارت جو کسی جیتی جاگتی قوم کی نشانیاں ہو سکتی ہیں پنجاب میں نہیں تھیں۔ اِس کا کارن روز روز کی مُہمیں اور جروانوں کے حملے تھے۔ اُس وقت حملے شمال مغرب کیطرف سے ہوتے تھے۔ اِس لئے سارا زور پنجاب پر پڑتا تھا۔ جو آتا پنجاب کو پاؤں تلے روندجاتا۔ جہاں نِت سُورج حملے اور لُوٹ ماریں ہوویں۔ وہاں لوگ کب سُکھ کی نیند سو سکتے ہیں جبکہ وقت جروانے دیش کو لُوٹ کر اور بھارت کی معصوم لڑکیوں کو زبردستی بھیڑ بکریوں کی طرح آگے لگا کر اپنے مُلک کو لے جاتے۔ تو اُن ابلاؤں کی چیخ و پکار اِس ابھاگے دیس پنجاب کے کانوں میں پڑتی تھی۔

سُنی پکار داتار پربھ گورو نانک جگ میں پٹھایا
چرن دھوئے رہ راس کر چرنامت سکھاں پلایا
پار برہم پُورن برہم کلجگ اندر اِک دکھایا
چار پیر دھرم دے چار ورن اِک ورن کرایا
رانا رنک برابری پیری پونا جگ ورتایا
اُلٹا کھیل پرم دا پیراں اُپر سیس نوایا
کلجگ بابے تاریا ست نام پڑھ منتر سُنایا
کل تارن گورو نانک آیا۔ (واراں بھائی گورداس جی)

ستگور نانک پرگٹیا مٹی دُھند جگ چانن ہوا
جیوں کر سورج نکلیا تارے چھپے اندھیر پلوآ

سنگھ مُکے مرگادلی بھنی جائے نہ دِھیر دھر وآ
سِدھ آسن سب جگت دے نانک آد متے جہ کوآ
بابے تارے چار چک نَو کھنڈ پرتھمی سچا ڈھوآ

جتھے بابا پیر دھرے پُوجا آسن تھاپن سوآ
گھر گھر اندر دھرمسال ہووے کیرتن سدا وسوآ
گورمکھ کل وِچ پرگٹ ہوآ (داراں بھائی گورداس)

جس طرح سیاہ کالی رات میں تیز ہوا چلنے سے بادلوں کی ٹکر سے بجلی پیدا ہو کر چمکتی ہے۔ ہندوستان میں ہندو اور مُسلمانوں کی ٹکر کے سمے گورو نانک جوت کا پرکاش ہُوا۔ آپ کا اوتار نہ کیول ہندوستان کے لئے بلکہ بنی نوع اِنسان اور سنسار کیلئے اتشاہ جنک گھٹنا تھی۔ گورُو جی نے صرف ہندوستان میں ہی دھارمک اور سماجک انقلاب پیدا نہیں کیا۔ بلکہ ایک ایسے دھرم کو جنم دیا۔ جس نے راجنیتک طور پر بھی اتہاس پر بہُت گہرا اثر ڈالا ہے۔

گورُو جی نے اپنے جیون کا بہُت سارا حِصہ دھرم پرچار اور سُدھار کیلئے پردیس یاترا میں گُذارا۔ آپ کی پیاری شخصیت پوِتر آچرن آتمک اُچتا نے ہر جگہ اثر ڈالا ہے۔ گورُو جی نے جو بھی مہاں کَوتک کئے ہیں اُن سارے کَوتکوں کو سری گورُو انگد دیو جی مہاراج جی کے حکم سے بھائی بالے نے جنم ساکھی کے رُوپ میں لکھایا۔ اُس جنم ساکھی کو بھائی بالے والی جنم ساکھی کہا جاتا ہے۔ اَب تک ساری جنم ساکھیاں بحُروف گورمکھی چھپتی رہی ہیں۔ مگر اُردو میں کوئی جنم ساکھی ایسی نہیں چھپی جسمیں مُکمل جیون گورو نانک دیو جی ہو۔ ایک دو جنم ساکھیاں مختصر ساکھیوں کی چھپی ہیں مگر اُن میں بر تانت مُکمل نہ ہونے کیوجہ سے پڑھنے والوں کی تسلّی نہ ہوتی۔ اِس تکلیف کو مدِنظر رکھتے ہُوئے بھائی بالے والی اصلی پُراتن جنم ساکھی گورمکھی کا اُردو زبان میں ترجمہ کر کے چھاپی ہے۔ جنم ساکھی میں آئے شبدوں کو سودھ کر دیا ہے۔ ترجمہ کرتے وقت بہت محنت سے کام لیا گیا ہے

گورُو گھر کے پریمیوں کی واقفیت کیلئے سری گورو نانک دیو جی کی جنم ساکھی کیساتھ سری گورو انگد صاحب سے لیکر سری گورو گوبند سنگھ جی تک۔ کا حال بھی درج کیا گیا ہے۔ تاکہ ہر ایک اُردو پڑھا لکھا آدمی گورو نانک دیو جی کے جیون چرتر جاننے کے علاوہ دیگر گورُو صاحبان کے جیون اور حالات سے بہرہ ور ہو سکے۔ ہر چند کوشش کر کے گورو صاحبان کے جیون کے بارے اُن کے جنم دِن۔ جوتی جوت سمانے اور گورگدی و دیگر جنگوں یُدھوں کی تاریخیں صحیح درج کی گئی ہیں۔ اگر کہیں غلطی رہ گئی ہو۔ تو پاٹھک سجن اُمید ہے ایسی غلطی کو نظر انداز کر کے ہماری حوصلہ افزائی کرینگے اِس پُستک کے چھپنے سے اُردو جاننے والے پریمیوں کی بہت بڑی مانگ پُوری ہو گئی ہے جنم ساکھی میں رنگین تصویروں کے علاوہ ۱۸ چھوٹی تصویریں ڈالی گئی ہیں۔ غرضیکہ جنم ساکھی ہر پہلو کے حساب سے سُندر بنائی گئی ہے۔ ہم فخر سے کہہ سکتے ہیں کہ ایسی جنم ساکھی اُردو زبان میں آج تک نہیں چھپی۔ اُردو پڑھے لکھے سجنوں کیلئے نادر موقعہ ہے کہ ایسی نایاب پُستک سے ضرور بہرہ ور ہوں۔

گیانی سوہن سنگھ "ڈڈالوی"

فہرست

اِک اونکار ستگور پرساد

جنم ساکھی سری گورُو نانک دیوجی

سری واہگورُو جی سہائے۔ سمت ۱۵۹۷ء بیساکھ شُدی پنچمی کو پیڑے موکھے سُلطانپور کے کھتری نے پوتھی لکھی۔ ایک دِن گورُو انگد دیوجی کھنڈُور صاحب میں سری گورو نانک دیوجی کے پریم کے دیوگ ہونے کے سبب سے دھیان میں مگن بیٹھے ہوئے تھے کہ اُن کے دِل میں خیال آیا۔ کہ میرے سَتگورُو نانک دیوجی پُورن پُرکھ تھے۔ اُن میں اور پرمیشور میں کچُھ بھید نہیں تھا۔ دیکھوں میرے گورُو جی نے جنم کِس واسطے لیا ہے کوئی ایسا سِکھ ہو جو گورُو جی کی کتھا سُنا دے۔ تب بھائی بُڈھا جی بولے۔ گورو جی ایسا سِکھ تو بالاَ سندھو ہے۔ جو کہ تلونڈی رائے بھوئے میں رہتا ہے۔ وُہ اور مردانہ دونوں سری گورُو نانک دیوجی کے ساتھ رہے ہیں۔ اُنہوں نے تمام کرِشمے دیکھے ہیں۔ اُس کو آپ بُلوائیں۔ وہ آپ کو سب کتھا سُنا دے گا۔ جب یہ بات چیت کھنڈور صاحب میں ہوئی۔ تب گورُو انگد دیوجی نے بالے کو اپنے من میں یاد کیا۔ اُدھر بھائی بالا تلونڈی میں سِکھوں کے ساتھ سری گورو نانک جی کی کتھا کر رہا تھا۔ کہ اچانک بھائی بالاَ نے اُن سِکھوں کو کہا۔ کہ سری گورو نانک جی تو بیکنٹھ دھام پدھارے۔ نہ معلوم اپنے استھان پر کِس کو بٹھلا گئے ہیں؟ اِتنے میں ایک سِکھ نے جواب دیا۔ سُنا ہے کہ ایک سری انگد نام کھتری ہے۔ اُس کی ذات ترِہن ہے اور پھیرُو کا لڑکا ہے۔ اُسی کو گورو نانک دیوجی اپنے استھان پر بٹھا گئے ہیں۔ بھائی بالا یہی چاہتا تھا۔ کہ گورو ظاہر ہو لینی پتہ لگے اور ہم درشن کرنے کے لئے جاویں۔ جونہی بھائی بالے کو پتہ لگا کہ سری انگد جی گورُو بنے ہیں۔ اور کھنڈور صاحب رہتے ہیں۔ اُسی وقت بھائی بالاَ درشن کرنے کے لئے کھنڈور صاحب پہنچا اور اپنی شکتی کے مُطابق کچُھ بھینٹ بھی لایا۔ آگے سری انگد جی چُھپے رہتے تھے۔ مگر بھائی بالاَ اُن کا پتہ کرکے اُن کے سامنے حاضر ہُوا۔ اور اُن کے آگے سر کو

جُھکا کر نمسکار کی۔ تب سری انگد دیو جی بولے۔ آؤ بھائی سِکھا۔ بیٹھو بھائی جی بھائی بالا بیٹھ گیا۔ سری انگد جی نے دوسری طرف سے اپنا دھیان ہٹا کر بھائی بالے کی طرف اپنی توجہ کی اور بات چیت کرنے لگے۔ اُنہوں نے بھائی بالا سے پُوچھا۔ کہ آپ کہاں سے آئے ہیں؟ اور آپ کون ہیں؟ اور آپ کیسے آئے؟ تب بھائی بالا نے ہاتھ جوڑ کر ارداس کی۔ اور بولے۔ کہ میں جٹیا ہوں: اور میری ذات سندھو ہے۔ اور میرا نام بالا ہے۔ میں تلونڈی رائے بھوئے کا رہنے والا ہوں۔ اور سری گوُرُو جی کے درشن کرنے آیا ہُوں۔ پھر گوُرُو انگد جی نے پُوچھا۔ کہ اے بھائی بالا آپ کس کے سِکھ ہیں۔ اور آپ کو کون مِلا ہے؟ تب بھائی بالا نے جواب دیا۔ کہ میں سری گورو نانک جی کا سِکھ ہوں۔ اور مجھے گورو نانک جی کالُو ویدی کا پُتر مِلا ہے۔ تب گورو انگد جی پھر بولے۔ کہ بھائی بالا! آپ نے گورو نانک جی کو دیکھا تھا۔ بھائی بالا نے جواب دیا۔ کہ گورو نانک دیو جی مجھ سے تین برس بڑے تھے۔ میں سری گورو نانک جی کے ساتھ ساتھ پھرتا رہا ہوں۔ اور میرے دیکھتے ہی گورو نانک جی نے ساری دُنیا کا چکر لگایا اور بہت جیو تارے۔ مگر ہم کو یہ معلوم نہیں تھا۔ کہ یہ اِتنے بڑے گوُرُو ہیں۔ مگر ہم ہمیشہ سر جُھکائے رہتے تھے۔ جب بھائی بالے نے یہ بات کہی۔ تو سری انگد جی کا ویراگ چھُوٹ گیا۔ اور بہت دُکھی ہونے لگے۔ وہ رات اِسی ویراگ میں ہی کٹی۔ صُبح ہوئی۔ تو سری انگد جی نے سُرت سنبھالی اور بولے۔ کہ بھائی بالے کو بُلاؤ۔ بھائی بالا کو بُلایا گیا۔ بھائی بالا نے آکر متھا ٹیکیا۔ سری انگد جی بھائی بالے کو گلے لگا کر ملے۔ اور پھر بیٹھ گئے۔ بھائی بالا سے پُوچھنے لگے۔ کہ کیا آپ کو یہ بھی معلوم ہے۔ کہ سری گورو نانک جی نے کب جنم لیا؟ بھائی بالا نے جواب دیا۔ مجھے یہ تو معلوم نہیں۔ مگر میں نے لوگوں سے یہ سُنا تھا۔ کہ گورو نانک جی کاتک کی پُورنماشی کو پیدا ہوئے۔ اور کالُو نے جنم پتری لکھائی ہے۔ پنڈت ہر دیال نے لکھی ہے اور پنڈت ہر دیال کہتا ہے۔ کہ شُبھ مہُورت اور ستائیس نچھتری کارتک کی پُورنماشی کو کالُو کے گھر جس بالک نے جنم لیا ہے۔ کوئی بڑا اوتار پرگٹ ہُوا ہے۔ اور کالُو نے جنم پتری لکھوائی ہے

سری گورو انگد جی نے کہا۔ کہ بھائی بالا جنم پتری کیسے مِل سکتی ہے۔ بھائی بالا نے جواب دیا۔ کہ تلاش کرنے سے وہ جنم پتری مِل سکتی ہے۔ آپ کِسی سے پُوچھیں۔ مگر گورو انگد دیو جی بولے۔ کہ بھائی بالا! آپ وہاں کے رہنے والے ہیں۔ اور آپ ہی اُس جنم پتری کی تلاش کر سکتے ہیں۔ آپ ہی کِسی سے پتہ کریں۔ بھائی بالا بولا۔ کہ کالُو ویدی کا بھائی لالُو ہے۔ کالُو تو چلا گیا ہے۔ اور لالُو رہتا ہے۔ اُسی سے دریافت کریں۔ تب سری انگد جی نے کہا۔ کہ بھائی بالا آپ ہی تلاش کریں۔ بھائی بالا نے کہا کہ گورُو جی! آپ کوئی اپنا آدمی دیں۔ میں اور وہ دونوں جاکر لالُو سے کہیں۔ کہ بھائی لالُو آپ اب بہت بوڑھے ہو چُکے ہیں۔ اور آپ پر گورُو کی بہت مہربانی ہوئی ہے۔ اور ہم نے گورُو انگد جی کو بہت تلاش کے بعد پایا ہے۔ اور آپ سری گورو نانک جی کی جنم پتری دیں۔ کیونکہ سری گورُو نانک جی اور سری گورُو انگد جی میں بھید نہیں ہے۔ تب گورو انگد جی نے کہا۔ کہ بھائی بالا! تمام سنگت کہتی ہے۔ کہ یہ کام آپ سے ہی ہوگا۔ سو آپ ہی یہ نیک کام کریں۔ اور ہم کو سری گورو نانک جی کی جنم پتری کے درشن کرائیں۔ سری گورو انگد جی بھائی بالے پر بہت خوش ہوئے۔ اور بھائی بالا کو کہا۔ کہ آپ اپنے ساتھ کوئی سِکھ لے جاؤ۔ تب بھائی بالا نے کہا۔ کوئی بھیجیں۔ میں اپنے ساتھ لے جاتا ہوں۔ تب گورو انگد جی نے لالے پَیڑوں کو بُلایا۔ سِکھ جٹیا تھا۔ جب وہ آیا تب گورو انگد جی نے کہا۔ کہ بھائی آپ گورُمکھ سِکھ ہیں۔ آپ بھائی بالے کیسا تھ جائیں۔ اور تلونڈی جاکر سری گورو نانک جی کی جنم پتری لے آئیں۔ پھر پَیڑوں بولا۔ گورُو جی! ہم بہت قسمت اور بھاگ والے ہیں۔ کیونکہ ہم سری گورو نانک جی کی جنم پتری دیکھیں گے۔ اور ہم سمجھیں گے۔ کہ ہم نے سری گورو نانک جی کے درشن کر لئے ہیں۔ اِتنے میں سری گورو انگد جی نے فرمایا۔ کہ اے بھائی بالا! آپ کو کرتار یاد آوے۔ تب بھائی بالا اور بھائی لالہ پَیڑوں دونوں روانہ ہو پڑے۔ تلونڈی پہنچے اور آکر مہتے لالُو کو ملے۔ اور بھائی بالا نے بھائی لالُو کو کہا۔ کہ ہمیں سری گورو نانک جی کی جنم پتری دیں۔ گورُو انگد جی نے مانگی ہے۔ جن کو ہم نے بڑی تلاش کے بعد گورُو پایا ہے۔ تب لالُو بولا۔ وہ میرے پاس تو نہیں ہے۔ بھائی

بالے نے کہا۔ کہ آپ مہتہ کالُو کے بھائی ہیں۔ آپ گھر میں تلاش کریں۔ مہتہ کالُو
بھی چل بسا۔ اور اماں بی بی بھی گذر چکی ہے۔ اب آپ ہی ہیں۔ آپ گھر
میں تلاش کریں۔ تب بھائی لالُو نے کہا۔ کہ اے بھائی بالا! آپ سری
گورو نانک جی کے سچے دوست ہیں۔ اب آپ ہی بتائیں۔ کہ اب گورُو انگد
جی ہوئے یا سری چند جی ہوئے۔ آپ نے تو کچھ اور ہی سنایا ہے۔ تب بھائی
بالا نے کہا۔ کہ انگد دیو جی گورُو ہوئے ہیں۔ جن کے آگے سری گورو نانک دیو جی نے
پانچ پیسے اور ناریل رکھ کر متھا ٹیکیا۔ پھر اُس کے ساتھ کیسی برابری۔ اور شری
سری چند جی اولاد ہونے کی وجہ سے پُوجے جائیں گے۔ پھر لالُو نے کہا۔ کہ میں
گھر سے جنم پتری کی تلاش کرتا ہوں۔ بھائی کالُو اور ماتا دونوں چل بسے ہیں۔ اور
کاروبار والے بہت سے کاغذ پڑے ہیں۔ تب گھر میں تلاش کرنے لگے۔ آخر تلاش
کرتے کرتے پانچویں دن جنم پتری ملی۔ اور بھائی بالے کو دے دی۔ بھائی بالا نے
لالے پُنوں کو دیدی۔ لالہ پنوں نے کہا۔ کہ بھائی بالا آپ بھی ساتھ چلیں۔ آپ
کی بہت کرپا ہوگی۔ تب بھائی بالا اور لالہ پُنوں دونوں جنم پتری لے کر روانہ
ہو پڑے۔ تب بھائی مہتہ لالُو نے کہا۔ کہ آپ تو سری گورو نانک جی کی جنم پتری
لے کر چل پڑے ہیں۔ کچھ میری بھینٹ بھی ساتھ لے جائیں۔ بھائی بالا بولا۔
دے دو جو کچھ آپ دینا چاہتے ہیں۔ تب بھائی لالُو نے پانچ پیسے اور ناریل دے
کر کہا کہ یہ میری بھینٹ سری گورُو انگد جی کے سامنے رکھ کر میری طرف سے
متھا ٹیکنا اور میری طرف سے ارداس کرنی۔ کہ اگر کبھی سری چند جی بولیں۔ تو آپ
حوصلہ سے کام لینا۔ تب بھائی بالا نے کہا۔ کہ یہ بات ٹھیک ہے کہ گورو انگد جی بہت
صبر اور حوصلہ والے ہیں۔ پھر بھائی بالا اور بھائی لالہ پُنوں کھنڈور کھہریاں
گورو انگد جی کے پاس آئے۔ اور جنم پتری آگے رکھ کر متھا ٹیکیا۔ اور بھائی لالُو
کی بھینٹ آگے رکھ کر متھا ٹیکیا۔ سری گورو انگد جی بہت خوش ہوئے اور بولے
کہ بھائی بالا آپ کو کرتار چیت آوے۔ آج آپ نے ہمیں سری گورو نانک جی
کے درشن کرا دیئے ہیں۔ تب گورو انگد جی نے جنم پتری کو اُٹھا کر اپنی آنکھوں
سے لگایا اور پھر سر پر رکھی۔ جب کھول کر دیکھا تو لفظ شاستری کے تھے۔ تب گورو

انگد جی نے سوچا۔ کہ کوئی ایسا سکھ ہووے۔ جو کہ دونوں زبانیں جانتا ہو۔ اِتنے میں بہا کھہرا جٹ بولا جس کے گھر گورو انگد جی رہتے تھے۔ کہ گورو جی! سلطان پور میں پیڑا موکھا کھتری ہے جو کہ دونوں علم جانتا ہے۔ گورو انگد جی بولے! بھائی بہا آپ اُس کو ضرور لے آئیں۔ بھائی بہا سُلطان پور گیا۔ اور اُس کو لے آیا۔ اُس نے آکر سری گورو انگد جی کے سامنے آکر متھا ٹیکیا۔ گورو انگد جی نے جنم پتری دکھائی اُس نے پڑھ کر صاف صاف سُنا دی۔ جس کو سُنکر گورو انگد جی بہت خوش ہوئے۔ تب گورو انگد جی نے بھائی پیڑا سے کہا کہ آپ یہ جنم پتری ہمیں گورمکھی لفظوں میں لکھ دیں بھائی پیڑا بولا آپ مجھے کاغذ قلم اور سیاہی منگوا دیں۔ مَیں آپ کو لکھ دیتا ہوں۔ تب بھائی پیڑے موکھے نے جنم پتری لکھی اور گورو انگد جی نے لکھوائی۔ پہلے سارے سنسار میں شاستری زبان ہی تھی۔ یہ گورمکھی کے لفظ گورو نانک جی نے بنائے اور گورو انگد جی نے یہ علم چلایا۔ ایسے نیک گورو نے جگت کا ادھار کرنے کیلئے گورمکھی کے لفظ بنائے۔ کیونکہ شاستری ذرا مشکل زبان ہے۔ اور گورمکھی آسان زبان سمجھی جاتی ہے۔ کلجگ کے آدمیوں کی عقل کو موٹا سمجھ کر گورو نانک جی نے گورمکھی کے لفظ بنا دیئے ہیں۔ سیدھا آسان گورمکھ رستہ بنا دیا ہے۔ جس سکھ کے من میں موکھیہ ہونے کی خواہش ہو۔ وہ سری گورو جی کے آسان رستہ پر چلے گا اور سری پرمیشور جی کے پرم دھام کو حاصل کرے گا۔ بولو بھائی جی واہگورو۔

ساکھی سری گورو نانک جی کے پیدا ہونیکی

سری گورو نانک جی کی جنم پتری لکھنے کی صلاح۔ سری گورو انگد جی دیوان لگائے بیٹھے تھے اور سب سکھ وہاں تھے۔ بھائی بُڈھے سے آدیکر سب سرو تے آئے بیٹھے تھے۔ بھائی پیڑا موکھا لکھنے لگا۔ سمت ۱۵۲۶ کاتک کی پورنماشی کو گورو نانک دیو جی نے جنم لیا۔ آدھی رات کے ایک گھڑی بعد انورادھا نچھتر تھا۔ اُس وقت شبھ مہورت کے ساتھ رائے بھوئے بھٹی کی تلونڈی میں کالو ویدی کے گھر ماتا ترپتا کے ابطن سے جنم لیا۔ اور کالو کو خبر ہوئی۔ ہردیال کالو ویدی کا پروہت تھا۔ اور ساتھ ہی کُل

کا گرُو دیو تھا۔ کالُو صبح سویرے ہر دیال کے گھر گیا اور جا کر آواز دی۔ پنڈت جی متھا ٹیکنے ہاں۔ تب ہر دیال بولا۔ کہ آپ اِس وقت کیسے آئے ہیں؟ کالُو نے جواب دیا۔ لڑکا پیدا ہُوا ہے۔ آپ آکر اُس کی جنم پتری لکھیں۔ ہر دیال بولا! مہتہ کالُو آپ چلیں۔ مَیں سیوا پُوجا کر کے آپ کے ہاں آتا ہوں۔ کالُو گھر آگیا۔ پانچ گھڑی دِن چڑھے پنڈت جی گھر آئے۔ اور کالُو کو اشیرباد دی۔ کالُو جی پنڈت کو اندر لے گئے۔ پہلے ہی کالُو جی نے پنڈت جی کے لئے جگہ بنا رکھی تھی۔ پنڈت جی کو وہاں بٹھا دیا۔ پنڈت جی نے کہا۔ کہ آپ کیسر اور کاغذ لائیں۔ کالُو جی کاغذ کیسر اور تھالی میں گُڑ چاول لے آئے۔ پنڈت جی نے پُوچھا۔ کہ آپ مجھے وہ شبد یعنی آواز سُنائیں۔ جو کہ اُس وقت بالک لے کر پیدا ہُوا ہے۔ اور وقت بھی بتائیں جس وقت بالک پیدا ہُوا ہے۔ تب کالُو نے کہا۔ کہ مجھُے وقت کا تو پتہ ہے۔ ایک گھڑی اور دوپہر رات گُذری تھی۔ جس وقت بالک پیدا ہُوا۔ مگر اُس آواز کی مجھے خبر نہیں۔ پنڈت جی نے کہا۔ کہ آپ اندر جا کر دائی سے پتہ کریں۔ تب کالُو جی نے اندر سے دولتاں دائی کو بُلایا۔ دائی نے آکر کہا۔ مہتہ جی آپ نے مجھُے کیسے بُلایا ہے۔ پنڈت جی جو کچھُ آپ سے پوچھتے ہیں بتائیں۔ یہ کالُو نے کہا۔ پنڈت جی نے دائی سے پُوچھا۔ کہ بالک کونسا شبد لے کر پیدا ہُوا۔ دائی بولی۔ پنڈت جی! کئی بالک میرے سامنے پیدا ہُوئے۔ مگر آج تک ایسا بالک کوئی نہیں پیدا ہُوا۔ اِس بالک نے ایسی آواز کر کے جنم لیا ہے جیسے کوئی بڑا دانا آدمی مِلتا ہے۔ اِس بالک کی مجھُے بہت حیرانی ہو رہی ہے۔ تب پنڈت جی کالُو سے بولے۔ کہ اِس بالک نے ستائیس نچھتریں جنم لیا ہے۔ اگر پہلے دو پہروں کے اندر پیدا ہُوا ہے تو ساہوکار ہوگا اور اگر پچھلے پہر رات ڈھلی ہوئی پیدا ہُوا ہے۔ آج بڑی پُورنی کی رات تھی۔ اِس لئے اِس کے سر چھتر جھُلے گا۔ مَیں بہت حیران ہوں۔ کہ کون سا چھتر پھرے۔ پنڈت جی بہت وِدوان تھے۔ پنڈت جی نے کالُو سے کہا۔ کہ مجھُے بالک کے درشن کراؤ۔ کالُو جی اندر بالک کو لینے گئے۔ گورو نانک جی کی ماتا بولی۔ کہ سردی کے دِن ہیں۔ مَیں بالک نہیں دُوں۔ پنڈت جی نے کہا کہ اگر بالک کو کوئی تکلیف ہوگی۔ تو مَیں ٹھیک کر دُوں گا۔ تب ماتا نے بالک دیدیا۔ کالُو جی بالک کو کپڑوں میں لپیٹ کر پنڈت جی

کے سامنے آکر بیٹھ گئے۔ پنڈت جی وِدوان تھے۔ اُٹھ کھڑے ہُوئے۔ اور دونوں ہاتھ
جوڑ کر نمسکار کی۔ اور بولے۔ کہ جاؤ اَور بالک کو اندر واپس دے دو۔ بالک اندر دے
آنے کے بعد کالُو نے پنڈت جی سے پُوچھا۔ کہ آپ اِس بالک کا نام بتائیں اور کیسے مُہورت
سے پیدا ہُوا ہے۔ ساتھ اِس کے لچھن بھی بتائیں۔ پنڈت نے کہا۔ کہ مَیں اِس بالک
کا نام سوچ کر تیراں دِنوں کے بعد بتاؤں گا اور چولہ بھی اُسی دِن پہنا دیں گے
پنڈت جی گھر واپس آگئے۔ اور تیرہ دِن سوچ بچار کرتے رہے۔ تیرھویں دِن
پنڈت جی نے آکر چولا بھی پہنایا اور نام "نانک نرنکاری" رکھا۔ تب کالو نے پنڈت
جی سے کہا۔ کہ یہ نام نہیں رکھنا۔ کیونکہ یہ نام ہندو تُرک کا مشترکہ ہَے۔ پنڈت
جی بولے۔ کالُو یہ بڑا اوتاری تیرے گھر آیا ہے۔ اِتنا بڑا اوتاری آج تک نہیں
ہُوا۔ سری رامچندر جی اور سری کرشن جی ہُوئے ہیں۔ اُن کو ہندو پُوجتے ہیں۔ اور
اِن کو ہندو تُرک دونوں پُوجیں گے۔ اِن کا نام زمین اَور آسمان میں یعنی ہر جگہ
رہیگا۔ اِن کو سمندر۔ دھرتی۔ آسمان رستہ دیں گے۔ یہ ایک نرنکار ہی جپیں گے
اور لوگوں کو بھی جپا دیں گے۔ بڑے دھرماتما گیانی دھیانی ہو دیں گے۔ اور کیتے
کو کیتا ہی سمجھیں گے۔ پرمیشور کے بغیر کِسی کو یاد نہیں کریں گے۔ بھائی کالُو!
مجھے یہ افسوس رہے گا۔ شاید مَیں اِن کا پرتاپ دیکھوں یا نہ کیونکہ نہ معلوم میری
کتنی عُمر ہے۔ یہ بہت بڑا اوتاری پیدا ہوا ہَے۔ نو[۹] ناتھ چوراسی[۸۴] سدھ چھ[۶] جتی
باون[۵۲] بیر چونسٹھ جوگنی بھُوت پریت دیو دانو۔ دیویاں۔ رکھی۔ مُنی۔ پیر۔ پیغمبر
سب اِن کی آگیا مانیں گے۔ یہ آپ نرنکار جگت کا اُدھار کرنے کے لئے آئے ہیں
یہ باتیں کہہ کر پنڈت جی اپنے گھر کو گئے۔ کالُو جی یہ باتیں سُنکر بہت خوش ہُوئے
اور اُنہوں نے خُوب دِل بھر کر دان کئے۔ خوب خوشیاں ہوئیں۔ سب پروار
نے خوشی منائی۔ سب عورتوں نے مِل کر ماتا ترپتا کو وَدھائی دی۔ اور ماتا نے
سب کا آدر مان کیا+

ساکھی سری گُورو نانک جی کا بالکوں کیساتھ کھیلنا

تب بھائی بالا نے کہا۔ کہ جب گورو نانک جی پانچ برس کے ہوئے تو باتیں کرنے لگے اور

بالکوں کے ساتھ کھیلنے لگے ۔ جو کوئی چیز گھر سے لے جاویں ۔ وہ باہر جاکر فقیروں اور غریبوں کو دے دیتے ۔ کالُو پنڈت جی کے پاس جاکر شکایت کرنے لگا ۔ کہ آپ نے بہت اچھا چھتّر پھرایا ہے ۔ پنڈت جی نے جوابدیا ۔ بھائی کالُو! اِس وقت تو آپ شکایت کرتے ہیں ۔ مگر جب وُہ دن آئیں گے ۔ تو آپ بید ھے مُنہ بات بھی نہیں کریں گے ۔ باباجی کھیلنے لگے ۔ سب بالکوں سے اِن کی کھیلیں نرالی تھیں ۔ جب بیٹھتے تھے ۔ تو چوکڑی مار کر بیٹھتے تھے ۔ گورو نانک جی پرمیشور کی ہمیشہ باتیں کرتے ۔ اور ہر ایک بات بھگتی والی کرتے ۔ جس کو سُنکر سب خوش ہوتے تھے ۔ ہندو دیکھ کر کہتے کہ کوئی دیوتا سرُوپ ہیں ۔ اور مُسلمان کہتے یہ کوئی اَولیا پیدا ہُوا ہے ۔ جب گورو نانک جی سات برس کے ہُوئے ۔ تو بھائی کالُو نے پاندھے کو کہا پنڈت جی! آپ مہُورت دیکھیں تاکہ گورو نانک جی کو آپ کے پاس پڑھنے کے لئے بٹھایا جاوے ۔ پنڈت نے کہا بہت اچھا بھتہ جی ۔ پنڈت نے پتری کھولی اور دیکھ کر کہا کہ آج دِن بہت اچھا ہے ۔ مگھر کا مہینہ ہے ۔ پنچمی تِتھ ہے ۔ ویروار روہنی نکھتر ہے ۔ تب کالُو کیسر ۔ سُپاری ۔ چاول اَور دکھشنا پرشاد گھر سے لے کر آیا ۔ اور نانک جی کو بھی ساتھ لے آیا ۔ اور کہنے لگا ۔ کہ بیٹا آپ پنڈت جی کے پاس بیٹھ کر پڑھیں ۔ گورو نانک جی نے کہا بہت اچھا ۔ تب پنڈت جی نے گنیش جی کو یاد کرکے پرشاد تقسیم کیا اور پٹی لکھ دی ۔ گورو نانک جی پڑھنے لگے اور بھائی کالُو گھر آگیا ۔ باباجی سارا دِن پڑھتے رہے اور رات کو گھر آئے ۔ ماتا دیکھ کر بہت خوش ہوئی اور اُٹھا کر گود میں لے لیا ۔ سر کو چوُم کر پیار کیا اور روٹی وغیرہ کھلائی ۔ روٹی کھانے کے بعد گورو نانک جی بستر پر سو گئے ۔ صبُح ہوئی ۔ ماتا پانی لے آئی اور گورو نانک جی کو نہلایا دُھلایا ۔ کپڑے پہنائے ۔ کالُو اپنے ساتھ گورو نانک کو لیکر پنڈت جی کے پاس چھوڑ آیا ۔ پنڈت جی نے پھر پٹی لکھدی ۔ تب گورو نانک جی بولے پنڈت جی آپ کچھ پڑھے ہُوئے ہیں جو آپ مجھے پڑھاتے ہیں ۔ پنڈت جی بولے میں سب کچھ پڑھا ہُوا ہوں ۔ جمع ۔ خرچ ۔ سوائے ۔ ڈیوڑھے ۔ لینا دینا ۔ منتی ۔ گنتی ۔ حساب یہ سب پڑھا ہُوا ہوں ۔ اور گائتری ترپن سندھیا ۔ بید ۔ پاٹھ سب کچھ جانتا ہوں ۔ تب سری گورو نانک جی نے کہا کہ پنڈت جی اِن باتوں کے پڑھنے سے بہت اُلجھن پڑتی ہے ۔ یہ جو کچھ پڑھائی

گورو جی کا گوپال داس پاندھے کے پاس پڑھنے جانا۔ آسا راگ میں "پٹی" بانی اُچار کر پاندھے کو لاجواب کر دیا

ਸਾਖੀ
ਪਾਧੇ ਪਾਸ ਪੜ੍ਹਨ ਦੀ

بھائی جواہر سنگھ کرپال سنگھ پستکاں والے امرتسر

ہے۔ سب فضول ہے۔ تو پنڈت نے کہا۔ پھر وہ کونسی پڑھائی ہے۔ جس کے پڑھنے والے سے اُلجھن نہیں پڑتی۔ اگر آپ کو پتہ ہے تو ہمیں بھی بتائیں۔ سارا سنسار تو یہی پڑھائی پڑھتا ہے۔

ساکھی اُستاد کیساتھ اُپدیش وغیرہ کی

سمت ۱۵۳۳ مگھر شدی ستمی کو گورو نانک جی نے پنڈت گوپال کو پہلا شبد سُنایا۔

سری راگ محلہ ۱

جال موہ گھس مس کر مت کاگد کر سار

بھاؤ قلم کر چت لکھاری گور پچھ بیچار

لکھ نام صالاہ لکھ لکھ انت نہ پارا وار بابا ایہ لیکھا لکھ جان

جیتھے لیکھا منگئے تیتھے ہوئے سچا نیسان ۔ا۔ رہاؤ

تب بابا نانک جی نے کہا۔ پنڈت جی! اور سب پڑھنا سُننا فضول ہے۔ پڑھائی یہ ہی ٹھیک ہے۔ یہ جو سنسار کی پڑھائی ہے۔ سو ایسی جو سیاہی دیئے کی کاغذ سنی کا۔ قلم کانے کی۔ من لکھنے والا۔ لکھا تو کیا لکھا۔ مایا کا جنجال لکھا۔ جس لکھنے کی وجہ سے آدمی کو بندھن پڑتے ہیں اور کشٹ اُٹھانے پڑتے ہیں۔ اور بُرائیاں ہوتی ہیں۔ اور وہ جو سچ کا لکھنا ہے۔ وہ ایسا ہے۔ کہ مایا کے موہ کو جلاکر سیاہی بنایئے اِس کے اندر جو بھاؤ پریتی ہے۔ اُس کو قلم بنایئے۔ نرمل جو مت ہے سو سُدھ وِچار والی اُس کو کاغذ بنایئے۔ اور سنتوں گوروؤں کو پُوچھ کر وچار کر لکھئے۔ کیا لکھیئے؟ جس لکھنے سے سب بُرائیاں دُور ہو جائیں۔ اور تن من سکھی ہووے۔ اُس پربھو کا انت نہیں معلوم ہو سکتا۔ کیونکہ اُس کے گُن بے انت ہیں۔ سو پنڈت جی! ہم کو یہ پڑھنا اچھا ہے۔ اگر آپ نے پڑھا ہُوا ہے۔ تو ہم کو بھی پڑھائیں۔ نہیں تو نہ پڑھائیں۔ پنڈت جی سنیئے! جب آپ پرلوک میں جاویں گے۔ اگر آپ کے پاس پرمیشور کا نام ہوگا تو آپ کے نزدیک جمدوت نہ آویگا۔ پنڈت جی نے کہا۔ نانک جی! آپ نے یہ باتیں کہاں سے سُنی ہیں۔ ابھی تو آپ بچے ہیں۔ پڑھنے آئے ہیں۔ نانک جی!

جو پرمیشور کا نام جپتے ہیں۔ اُن کو کیا پھل ملتا ہے۔ تب سری گورو نانک دیو جی نے دُوسری پوڑی پڑھی:-

جیتھے مِلن وڈیائیاں سد خوشیاں سد چاؤ
تِن مُکھ ٹِکے نِکلے جِن من سچا ناؤ
کرم مِلے تاں پائیے ناہی گلی واؤ دُواؤ

گورو نانک جی نے کہا۔ پنڈت جی! جب آپ آگے جاویں گے۔ اگر آپ کے پاس پرمیشور کے نام جپنے کا پھل ہوگا۔ تو آپکی عزت ہوگی۔ سدا خوشیاں ہونگی۔ بڑا آنند ہوگا۔ سب خوشیاں اور سب سُکھ حاصل ہوں گے۔ جنہوں نے پرمیشور کی بھگتی کی ہے اُن کی درگاہ میں بڑی عزت ہوگی۔ خالی باتیں کرنے سے پرمیشور نہیں ملتا۔ جب پرمیشور کی کرپا ہوتی ہے۔ تب بھجن میں دِل لگتا ہے۔ یہ باتیں سُنکر پنڈت جی بہت حیران ہوئے۔ پنڈت جی نے پھر کہا۔ نانک جی! ایک پرمیشور کا نام لیتے ہیں۔ اُن کو کوئی نہیں جانتا اور نہ ہی اُن کو روٹی کپڑا ملتا ہے۔ اور ایک عیش کرتے ہیں۔ سُکھ بھوگتے ہیں۔ مگر پرمیشور کو یاد تک نہیں کرتے۔ دیکھیں اُن کا کیا حال ہوگا۔ جو عیش کرتے ہیں۔ اور پرمیشور سے ذرا نہیں ڈرتے۔ اُن کا بھی حال کہیں۔ تب سری گورو نانک جی نے تیسری پوڑی پڑھی:-

اِک آوہہ اِک جاہہ اُٹھ رکھیئے ناؤ سالار
اِک اُپائے منگتے اِکنا وڈے دروار
اگے گیا جانیئے وِن ناوے ویکار

تب سری گورو نانک جی نے کہا۔ سُنو پنڈت جی! ایک آتے ہیں ایک جاتے ہیں ایک شاہ ہیں ایک پاتشاہ ہیں اور ایک اِن کے دروازوں پر بھیک مانگ کر کھاتے ہیں پنڈت جی! جو یہاں امیر ہیں اور سُکھ بھوگتے ہیں۔ پرمیشور کا نام نہیں لیتے۔ اُن کا آگے ایسا حال ہوگا اور ایسی سزا اُن کو ملے گی۔ جیسے اناج کے دانوں کو چکی دیتی ہے۔ اور تیلی تِلاں کو دیتا ہے۔ جیسے دُودھ کو مدھانی رگڑ کر دیتی ہے اور جیسے کپڑے کو دھوبی دیتا ہے۔ سو پنڈت جی! اُن کو ایسی سزا ملیگی۔ اور جو یہاں پرمیشور کا بھجن کرتے ہیں۔ مانگ کر کھاتے ہیں۔ اُن کو پرمیشور کی درگاہ میں بڑی وڈیائیاں ملینگی۔

بڑی عزت ہوگی۔ دھرم رائے اُن کا آدر کرے گا۔ یہ باتیں سُنکر پنڈت جی حیران ہو گئے۔ اور گورو نانک دیو جی سے کہا۔ کہ آپ تو بڑی بھگتی والی باتیں کرتے ہیں۔ ابھی تو آپ بچے ہیں۔ کچھ ماتا پتا اور قبیلہ کا سُکھ دیکھیں۔ ابھی آپ کی کونسی عمر ہے۔ ابھی تو آپ نے گرہست کرنا ہے۔ اور آپ اِسی عمر میں ایسی باتیں کرتے ہیں۔ تب سری گورو نانک دیو جی نے چوتھی پوڑی پڑھی:۔

بھَے تیرے ڈر اگلا کھپ کھپ چھِجے دیہہ
ناؤ جناں سلطان خان ہوندے ڈِٹھے کھیہہ
نانک اُٹھی چلیا سب کوڑے تٹے نیہہ

تب سری گورو نانک جی نے کہا۔ پنڈت جی! صاحب کا ڈر مجھے ایسا ہے۔ جو میری بُدھ ڈر رہی ہے اور میری دیہہ بھی ٹوٹ رہی ہے۔ میرا جیو کانپ رہا ہے۔ جو یہاں سلطان خان کہلاتے ہیں۔ سو سب مر کر خاک ہوتے ہیں۔ جن کا حکم دھرتی پر مانا جاتا ہے۔ جن کے ڈر سے پرتھوی کانپتی تھی وہ چلے گئے اور مر کر خاک ہو گئے۔ پنڈت جی سُنیئے! جھوٹی بات کِس سے کریں۔ ہم بھی سریر کو چھوڑ جائینگے۔ اور یہ سریر بھی خاک ہو جاوے گا۔ اِس سنسار سے جھوٹا پریم کیا کرنا ہے۔ اُس صاحب کی بندگی کرنی چاہیئے جو سب کو پیدا کرتا ہے۔ پالتا ہے پھر سنگارتا ہے۔ اُس پرمیشور کے ساتھ پریت کریئے۔ اِس شبد کا ارتھ سمجھا کر سری گورو نانک جی گھر کو چلے آئے۔ آکر بھوجن کیا اور سو گئے۔ صبح ہوئی۔ ماتا جی نے جگایا۔ اشنان کروا کپڑے پہنوائے۔ اُس دِن سری گورو نانک جی پنڈت جی کے پاس پڑھنے کے لئے نہ گئے اور گھر میں ہی کاغذ لے کر چونکی پر رکھ کر صاف رُومال اُوپر دیا اور چوکڑی مار کر بیٹھے رہے۔ جسطرح کوئی پنڈت کتھا کرنے بیٹھتا ہے۔ اور جو کوئی بالک آوے کھیلنے کے لئے بُلاوے تو گورو نانک جی جواب دیں کہ میں پوتھی پڑھ رہا ہوں۔ ایک دن ماتا پتا بابا جی کے پاس آکر بیٹھے اور کہنے لگے کہ بیٹا آپ کونسی پوتھی پڑھتے ہیں۔ ذرا ہم کو بھی سُنائیں۔ تو گورو نانک دیو جی نے کہا۔ پتا جی۔ میں سپت سلوکی گیتا پڑھتا ہوں۔

سلوک۔ ادم تے کاکھرنگ برھم وِہارن سمرن، پربات تو اجیندہنگ بیاتی دھرمانت گننگ ارجنو واچ:۔ ستھانے رِکھی کیش تو پرکرتیا جگت پرہشب "بینوں یور یگیتے چ

رکھیشانسی بھیتاد دِشے دَرونت سربے بنیتے چہ سیدھ سنگھا.... ۲۔ سربت
پان پاند تت سَرب توکھی شرِوت کمہ سربت.... شرت مل لوکہہ سرب ماں برتیا تشٹ
۳۔ کویاں پُران منشاستار مونورنی آنگ سمنش مریداہ۔ سرورسہ پاتار ناچنت
یروپما دیتا ورنتم س؛ پرستاس۔ ۴۔ اُور دَھول مدھیا ساتھ مسوت کھ پرداہ
دوین۔ چھندانس ییسیہ پَرنان لِست ویدس ویدوَت۔ ۵۔ سروسہ چاہیہ ہرند
من دِسٹے متاہ سِمرترگیان میوہ ن، چہ وید لیسچہ سرد ے رومید ویدیلو دیدانت
کرِدوید ردَے وچاہم۔ ۶۔ من منا بھوے مد بھگتو مدیجیاں من سکرُو ماں مودیس
لیسی یُکت دِیُو ماتمان مت پرائن۔ ۷۔

جب سپت سلو کی گیتا کا اُچارن گورو نانک جی نے کیا۔ تو ماتا پتا سُنکر خُوش ہوئے۔ پتا نے کہا۔ اے بیٹا! ہماری سمجھ میں یہ سنسکرت نہیں آتی۔ ہم کو ارتھ کرکے سمجھاؤ۔ تب گورو نانک دیو جی پرسن ہوکر ارتھ کرنے لگے۔ گوُرو جی بولے سُنو پتا جی۔ شری کرشن بھگوان جی نے اپنے پرم پیارے بھگت ارجن کو اُپدیش کیا ہے۔ سو ارجن! اونکار جوکہ وید میں پہلا لفظ ہے۔ اور 'پرنوی' اُس کا نام ہے۔ سو اُونکار وہ جو پرم پرشوتم جس کو پُورن برہم کہتے ہیں۔ اُس کے سوانسوں کا سبد سروبانی رُوپ ہوکر پہلے برہما جی کے من میں پیدا ہُوا۔ تو اِسی بانی کے زور سے سنسار بنا۔ اور وید بھی سنسار میں پرورت کیئے۔ اور بھگتی لینی پرمیشور جی کا بھجن بھی پرورت کیا ہے۔ جو کوئی اِس اونکار کا جاپ کرے گا۔ مَیں پرم الشیور ہُوں۔ جو میرا دھیان دھارے گا۔ جب وہ پرانی دیہہ کا تیاگ کرے گا۔ وہ میرے پرم دھام کو پراپت ہووے گا۔ میَں سدا ایک رس ہوں۔ سُوکھم سے بھی سُوکھم ہوں ساری وِسو کا ادھکاری ہوں۔ نسچنت ہوں میرا ڈر سب کے سر اُوپر ہے اور سرب پرکاش میرا ہی کوٹ سُورج کی روشنی میرے پرکاش کے برابر نہیں۔ کیونکہ وہ رات کو اَور منڈل میں چلا جاتا ہے اور میرا پرکاش جگوں سے پہلے بھی آخیر بھی اور درمیان میں بھی ایک جیسا ہے۔ کاہے تے جو اگیان رُوپی اندھیرا سپرش نہیں کرسکتا ہے ارجن! جو میرے بھگت میری کتھا کیرتن پریم سے کرتے ہیں۔ سنسار کو سُنا کر توپر کرتے ہیں۔ اور جو سُنتے ہیں سنسار کو پریت کے ساتھ سوئیں تینوں لوکوں کی ہمیشہ ہی حفاظت

کرتا ہوں۔ سُدرشن چکر کو لئے ہوئے رکھشا کرتا ہوں۔ ہے ارجن! ایسا پکا نِشچہ جو کوئی بھگت میرا مجھے سَت چِت آنند کند سمجھ کر سرب واشنا کو روک کر میرا سمرن کرتے ہیں۔ میں اُن کے پیچھے رکھشا یعنی حفاظت کرتا پھرتا ہوں۔ اے پِتا جی! جب ارجن کو سری کرشن بھگوان نے ایسا اُپدیش کیا۔ تو ارجن کا بھرم موہ دُور ہو گیا۔ تو اِس طرح گورو نانک جی نے ماتا پِتا کو گیتا سُنائی۔ ماتا پِتا بہت خوش ہوئے۔ پھر مایا پڑ گئی۔ کہنے لگے۔ کہ چل بیٹا پنڈت جی کے پاس۔ وہاں لے گئے۔ تو پنڈت جی نے کہا۔ کہ آپ کل نہیں آئے۔ میں آپ کو تختی لکھ دیتا ہوں۔ تب گورو نانک جی نے آسا راگ میں شبد کہا:۔

آسا محلہ ا تختی لکھی:۔

سستے سوئے سرشٹ جن ساجی سبھناں صاحب ایک بھیا
سیلوت رہے چِت جن کا لاگا آیا تِن کا سپھل بھیا
من کاہے بھولے مُوڑھ منا جب لیکھا دیویں برا تیوں پڑھیا

تب سری گورو نانک جی نے کہا۔ وہی کرتا ہے۔ جس نے سرشٹ بنائی ہے۔ سب کا صاحب ایک ہے۔ جنہوں نے اِک کو اپنایا ہے۔ اُن کا آنا سپھل ہے۔ اور جو پڑھنے والے ہیں۔ اُن سب نے دھرم رائے کا حساب دینا ہے۔ یہ من بھولا ہُوا منُشیہ جنم کھوتا ہے۔ رہاؤ۔ کہتے ہیں۔ اگر من میں نام کا ٹھہراؤ ہو۔ تو اُس کو حساب نہیں دینا پڑتا۔

اِیڑی آد پُرکھ ہے داتا آپے سچا سوئی
اِیہناں اکھراں میں جو گورمُکھ بُوجھے تِس سر لیکھ نہ ہوئی

گورُو جی نے کہا۔ اِیڑی اکال پُرکھ کی شکتی ہے۔ سب کا داتا ہے۔ سچا ہے۔ اِن لفظوں میں جو اُس کے نام کو جپتے ہیں۔ اُن کو پھر حساب نہیں دینا پڑتا۔

اُوڑے اُپماں تاں کی کیجے جاں کا انت نہ پایا
سیوا کریں سوئی پھل پاویں جنی سچ کمایا

گورُو جی بولے۔ اے پنڈت جی! اُوڑا اُونکار کا رُوپ ہے۔ اِس نے جو سرشٹ بنائی ہے۔ اُس کا انت نہیں پایا جاتا۔ اُوڑا اکھر کہتا ہے۔ اُن کی اُپما کریئے۔ جنہوں

نے ست گوروؤں کے شبدوں اور سنتوں کو جپا ہے۔ اُن کو گیان کا پھل پراپت ہُوا ہے۔ جنہوں نے سچے ہو کر کمائی کی ہے۔ وہی خوش ہوئے ہیں۔

گگا گیان بُوجھے جے کوئی پڑھیا پنڈت سوئی

سرب جیاں ہیں ایکو جانے تاں ہوں ہَیں کہے نہ کوئی

گگا لفظ نے کہا۔ جو سچے شبد کو یاد کرتا ہے۔ پڑھا ہوا بھی وہی ہے اور پنڈت بھی وہی ہے۔ جس نے سب جیوں میں ایک ہی جانا ہے۔ تب اُس کا لالچ مِٹ جاتا ہے۔

ککا کیس پُنڈر جب ہوئے وِن صابُونے اُجلیا

جم راجے کے ہیرُو آئے مایا کے سنگل بندھ لیا

ککا کہتا ہے۔ کہ کلنک رُوپی کالا پن کو اگر رگڑ رگڑ کر دھوئیں۔ تو بھی صاف نہیں ہوتا۔ جبوقت سفید بال آتے ہیں۔ بغیر صابن کے سفید اور صاف ہو جاتے ہیں۔ پہلے تھوڑے سے بال کان کے اُوپر سفید آتے ہیں۔ سمجھیئے کہ جمراج کے ہیرو ہیں۔ وہ مُنش کے کان میں کہتے ہیں۔ کہ جس طرح کھیتی پک کر سفید ہو جاتی ہے۔ اِسی طرح آپ آپ کی جوانی گُذر چکی ہے۔ اب اگر آپ پرماتما کا بھجن کریں گے۔ اور سنتوں کے سنگ رہیں گے۔ تو آپ کا مُکھ اُجل ہوگا اور آپ کے پچھلے پاپ دھوئے جائیں گے اور اب بھی اگر آپ وہی لالچ کرتے رہیں گے۔ تو آپ کو جم سنگل سے جکڑ کرلے جا دیں گے۔ اور پھر آپ اِس وقت کو یاد کر کے پچھتا دیں گا۔

کھکھے خُندکار ساہ عالم کر خرید جِن خرچ دیا

بندھن جا کے سب جُگ باندھیا اَوری کا نہیں حُکم پیا

کھکھا کہتا ہے۔ سری واہگورُو سمپورن سنسار کا مالک ہے۔ جنہوں نے نام رُوپی دھن دے کر سارے سنسار کو خرید لیا ہے۔ جو مُنش اُن ستگورُوں کے گیان کے بندھن میں باندھے ہوئے ہیں اُن کو دھرم رائے کے بندھن نہیں پڑتے اُنکے گیان پر بندھن کا حُکم نہیں اچلتا۔ ستگوروں کے پرتاپ کی وجہ سے وہ نربھے رہتے ہیں

گگا گوئے گائے جِن چھوڑی گلی گوبند گربھ بھیا

گھڑ بھانڈے جِن آوی ساجی چاڑن واہیے تی کیا

گگا سبد بولتا ہے۔ سری مہاراج جی جتنی گو پرتھوی اور برہمنڈ رچے ہیں بنائے ہیں۔ سو یہ جیو گوبند کے ساتھ گربھ کرتا ہے۔ جتنے سریر رُوپی بھانڈے گھڑے ہیں۔ سو برہمنڈ رُوپی آدے پر چڑھائے ہیں۔ ایسا برہما مہاراج نے بنایا ہے۔

گھگھے گھال سیوک جو گھالے سبد گورُو کے لاگ رہے

بُرا بھلا جے سمکر جانے اِن بدھ صاحب رمت رہے

گھگھا کہتا ہے۔ جن آدمیوں نے ستگورُو کے شبد کا سمرن کیا ہے۔ سنتو کہ سیوا ٹہل یہ کمائی کی ہے۔ گورووُں کے شبد سے پریم کیا ہے اور جنہوں نے دُکھ سُکھ کو ایک جیسا مانا ہے۔ وہی اِس طرح صاحب کو پراپت ہوئے ہیں۔

چچے چار وید جن ساجے چارے کھانی چار جُگا

جُگ جُگ جوگی کھانی بھوگی پڑھیا پنڈت آپ تھیا

چچا کہتا ہے۔ اُس اکال پورکھ نے منشوں کے وِچار کیلیئے چار وید بنائے ہیں چار کھانی اور چار جُگ بنائے ہیں۔ اور سب جُگوں میں نیارا بھی ہے۔ اور وہ سب کھانیوں میں بھوگتا ہے۔ اور پنڈت ہو کر سری واہگورو جی کا اُپدیش کرتا ہے۔

چھچھے چھایا ورتی سب اندر تیرا کیا بھرم ہوئیا

بھرم اُپائے بھلائن آپے تیرا کرم ہوا تِن گورُو ملیا

چھچھا کہتا ہے۔ اُس واہگورو کی مایا کی جو چھایا ہے۔ سو سارے جگت پر ورتی ہوئی ہے۔ مہاراج جی کی آگیا کر کے بھرم پیدا ہوا ہے۔ بھرم نے بھلایا ہے۔ جس پر ایشور کی کرپا ہوئی ہے۔ اُس کو ستگورو جی مِلا ہے

ججے دان منگت جن جاچے لکھ چوراسی بھیکھ بھویا

ایکو دیوے ایکو لیوے اور نہ دُوجا میں سُنیا

ججا کہتا ہے۔ جتنے دان جاچک جاچے ہیں چوراسی لکھ جُون میں سے ہماری حفاظت کرو۔ ایک آپ ہی ہیں۔ پرمیشور کے بغیر دینے لینے والا اور دُوسرا کوئی نہیں۔

جھجھے جھُور مرے کیا پرانی جو کچھ دینا سو دے رہیا

دیدے ویکھے حکم چلائے جیوں جیاں کا رزق پیا

جھجا کہتا ہے۔ اے بندے تُو پچھتا دیں کیوں سو جس وقت مہاراج نے آپ کو پیدا

کیا ہے ۔ جو کچھ آپ کا رزق ہے ۔ وہ مستک پر لکھدیا ہے ۔ واہگورو دیتا بھی ہے اور
دیکھتا بھی ہے ۔ اور اپنے حکم میں رکھتا ہے ۔

جھنجھیں ندر کرے جا دیکھا دُوجا کوئی ناہیں
ایکو رو رہیا سب تھائیں ایکو وسیا من ماہیں

جھنجھاں کہتا ہے ۔ جب میں دھیان کرتا ہوں ۔ تو بغیر پرماتما کے دُوسرا کوئی نظر
نہیں آتا ۔ ایک ہی واہگورو سب جگہ سمایا ہُوا ہے ۔ وہی پرماتما ہم میں بھی سمایا ہُوا ہے

ٹٹے ٹنچ کرہہ کیا پرانی گھڑی کہ ہٹت کے اُٹھ چلنا
جُوئے جنم نہ ہارہہ اپنا بھاج پڑھیہ تم ہر سرنا

ٹنیکا کہتا ہے ۔ اے جیو! تو کپٹ جھُوٹ نہ بول ۔ اور نہ ہی فریب کر ۔ گھڑی دو گھڑی
تک پران تیاگے جانے ہیں ۔ آپ جھگڑوں وغیرہ میں اپنا جنم ضائع نہ کریں ۔ جھوٹ
اور بُرائی کو چھوڑ دو ۔ . . . . . سادھ سنگت اور گورو کی جو سرن ہے ۔ اُس کو پراپت
ہو دؤ ۔

ٹھٹھے ٹھان ورتی تن انتر ہر چرنی جن کا چت لاگا
چت لاگا سیئی جن نستر ے تو پرسادی سُکھ پایا

ٹھٹھا کہتا ہے ۔ کہ جن کے من میں سُدھ آئی ہے ۔ اُن کا نستارا ہوتا ہے ۔ اور
وہی سُکھی بھی ہوتے ہیں ۔ نہیں تو جنم لیتے اور مرتے رہتے ہیں ۔

ڈڈے ڈلف کرو کہیا پرانی جو کچھ ہوآ سو سب چلنا
تسے سرہوہ تاں سُکھ پاوہو سرب نرنتر رو رہیا

ڈڈا کہتا ہے ۔ آپ وشواش کیوں کرتے ہو ۔ اے پرانیوں! جو کچھ پیدا ہوتا ہے ۔
سب چلنے والا ہے ۔ اُس واہگورو کو یاد کرو تب آپ سُکھ پا سکتے ہیں ۔

ڈھڈے ڈھاہ اُسارے آپے جیؤں تس بھاوے تویں کرے
کر کر دیکھے حکم چلائے تس نستارے جاں کو ندر کرے

ڈھڈھا کہتا ہے ۔ بنے ہوئے کو توڑتا ہے اور ٹوٹے ہوئے کو بناتا ہے ۔ پرمیشور سب
کو بناتا ہے ۔ جیسے وہ چاہتا ہے ویسے کرتا ہے ۔ سب کچھ اپنی مرضی کے مُطابق کرواتا ہے ۔
اور دیکھتا ہے ۔ جس کو کرپا کی نظر کرکے گیان دیتا ہے ۔ اُسی کو نستارتا ہے ۔

نانیں رُوت رہے گھٹ اِیتر ہرگُن گاوَ سوئی
آپے آپ مِلائے کرتا پنر پ جنم نہ ہوئی

ناناں کہتا ہے۔ کرتار سب میں سمایا ہُوا ہے۔ جو ہری کے گُن گاتا ہے۔ وہ جانتا ہے۔ جس کو واہگورو آپ سادھ سنگت میں مِلاتا ہے۔ پھر اُن کا جنم نہیں ہوتا۔

تتے تارُو بھوجل ہوآ تاں کا انت نہ پایا
نہ ترنا تلہُا ہم بُوڈس تار نے تارن رائیا

تتا کہتا ہے۔ اگیان رُوپی سنسار بہت بڑا ہے۔ اِس کا انت نہیں پایا جاتا نہ کوئی کشتی ہے نہ تلہُا ہے۔ بغیر سادھ سنگت کے سارا جگ ڈُوبتا ہے۔ اور جس کو تارنا ہوتا ہے۔ اُس کو سادھ سنگت کو مِلا کر تار دیتا ہے۔

تھتھے تھان تھننتر سوئی جاں کا کیا سب ہوآ
کیا بھرم کیا مایا کہیئے جو تِس بھاوے سوئی بھلا

تھتھا کہتا ہے۔ کہ پرمیشور ہر جگہ لینی تھان تھننتر پُریاں لوآں میں سمایا ہُوا ہے۔ جو کچھ وُہ کرتا ہے۔ وہی ہوتا ہے۔ مایا کا جو بھرم ہے۔ سب جھُوٹ ہے۔ جو سری واہگورو جی کا حُکم ہے وہی ٹھیک ہے۔

دَدے دوس نہ دیئو کسے دوس کرماں آپنیاں
جو مَیں کیا سو مَیں پایا دوس نہ دیجے اَور جناں

دَدا کہتا ہے۔ کہ کسی جیو کو دوش کیا دیویں۔ جو جو کرم لکھے ہوئے ہیں۔ ویسے ہی جیو بھوگتا ہے۔ جو جیو ہیں یہ سب کے سب جنتر ہیں۔ اور واہگورو ان کو بجانے والا ہے۔ جیسے بجاتا ہے۔ ویسے ہی بجتے ہیں۔

دَھدے دھار کلا جن چھوڈی ہر چیجی جن رنگ کیا
تِس دا دیا سبھنی لیا کرمی کرمی حکم پیا

دَھدھا کہتا ہے۔ کہ اکال پُرکھ نے پرتھوی اور آکاش کی کلا دھار چھوڈی ہے سب جیو جنت کے رنگ کردئے ہیں سو جیسے جیسے کرم ہیں۔ ویسا ہی واہگورو نے دے چھوڑا ہے۔

نِنّے ناہ بھوگ نِت بھو گے نہ ڈیٹھا نہ سملیا
گلیں ہوں سوہاگن بھینے کنت نہ کبہوں میں ملیا

ننان کہتا ہے۔ ہو بہتی سچا صاحب گورو ہے۔ سب کا سوامی ہے۔ سب کی پالنا کرتا ہے۔ اُس کو کوئی نہیں دیکھ سکتا۔ مگر وہ سب کو دیکھتا ہے۔

پپّے پاتساہ پرمیسر ویکھن کو پرپنچ کیا
دیکھے بُوجھے سب کچھ جانے انتر باہر رو رہیا

پپا کہتا ہے۔ سب کا مالک وُہ جگدیس ہے۔ سنسار کو دیکھنے کے لئے لیلا رچی ہے۔ سب کو دیتا بھی وہی ہے۔ اور سب میں سمایا بھی وہی ہُوا ہے۔

پھپّھے پھاہی سب جگ پھاسا جم کے سنگل بندھ لیا
گُور پرسادی جو جَن اُبرے جھ ہر سرنا گت بھج پیا

پھپھا کہتا ہے۔ سارا سنسار اِس مایا کے جال میں پھنسا ہُوا ہے۔ اور جم کے سنگلوں کے ساتھ بندھا ہُوا ہے۔ اور جو سادھ سرن پڑے ہیں۔ وہ گورو کی کرپا سے اِن مصیبتوں سے چھُوٹ جاتے ہیں۔

ببّے بازی کھیلن لاگا چوپڑ کیتے چار جُگا
جیئہ جنت سب ساری کیتے پاسا ڈھالن آپ لگا

ببا کہتا ہے۔ اُس ایشور نے مایا کو پریم کر کے چار جُگ چوپڑ کئے ہیں اور چوراسی لاکھ جُون بنائی ہے۔ اور آپ بازی کھیلنے لگا ہے۔ جو گوٹیں پکیاں گھر آتی ہیں۔ اُن کا سر نیچا ہوتا ہے۔ اور جو کچیاں پکیاں ہیں اُن کا سر اُونچا ہوتا ہے۔ ویسے ہی گورمکھ کے من کو نیچا کر کے اُن کا جنم مرن کاٹ دیا ہے۔

بھبھے بھالے سے پھل پاوِہ گُور پرسادی جنکو بھو پیا
منمکھ پھرہہ نہ چیتیہ مُوڑھے لکھ چوراسی پھیر پیا

بھبھا کہتا ہے۔ جو ستگوروں کے شبد کو پاتا ہے۔ وہ نام اور گیان رُوپی پھل کو پراپت ہوتا ہے۔ اور بھو ساگر سے پار اُترتا ہے۔ اور جو گوروؤں کے بچن نہیں مانتے ہیں۔ اور اپنی مرضی کرتے ہیں۔ وہ چوراسی لکھ جُون میں بھرمتے رہتے ہیں۔

مے موہ مرن مدھ سُودن مرن بھیا تب جیتویا
کایا بھیترا وِرد پڑیا مما اکھر وِسریا

مما لفظ کہتا ہے۔ من کو شُدھ کر کے جو نام لیتا یعنی سمرن کرتا ہے۔ وہی مدھ سُودن رُوپ ہو جاتا ہے۔ مایا کا موہ عجیب و غریب ہے۔ جو شروع سے یاد نہیں کرتا۔ وہ پچھتاتا ہے۔

ییئے جنم نہ ہووی کد ہی جیکر سچ پچھانے
گُورمکھ آکھے گُورمکھ بُوجھے گورمکھ ایکو جانے

ییّا کہتا ہے۔ جو ستگوروں کے اُپدیش کو سچّا سمجھ کر پریم کرتے ہیں۔ وہ جنم مرن سے رہت ہو جاتے ہیں۔ گورمکھ ہی ستگوروں کے شبدوں کو سمجھ سکتے ہیں۔ سب میں واہگورو کو سمایا ہوا سمجھ کر ویر اور دشمنی چھوڑ یعنی تیاگ دیتے ہیں۔

راڑے رَو رہیا سب انتر جیتے کئے جنتا! + جنت اُپائے دھندے سب لائے کرم ہوا تن نام لیا

رارا کہتا ہے۔ کہ جو جیہ جنت ہیں اُن سب میں رام سمایا ہُوا ہے۔ جیسے کہ ساری پرتھوی میں جل سمایا ہُوا ہے۔ جہاں ہی زمین کو کھودیں۔ پانی نِکل آتا ہے۔ ایسے ہی گورمکھوں کی سنگت کرنے سے شانتی ہوتی ہے۔ جو نام جپتے ہیں۔

للّے لائے دھندے جِن چھوڈی میٹھا مایا موہ کیا
کھانا پینا سمکر سہنا بھانے تاں کے حکم پیا

للّا لفظ کہتا ہے۔ کہ سارے سنسار کو ایشور نے دھندے میں لگا دیا ہے۔ مایا کا میٹھا موہ لگا دیا ہے۔ کھاتا ہے۔ پیتا ہے۔ ہنستا ہے۔ سوتا ہے۔ اور پرمیشور کا نام بھُول گیا ہے۔

وَوے واس دیو پرمیشر دیکھن کیوں جِن ویس کیا
دیکھے چاکھے سب کچھ جانے انتر باہر رَو رہیا

وَوّا کہتا ہے۔ واشنا کو روک کر جس نے اندریاں جیتیں۔ جگت کا تماشہ دیکھنے کے لئے پرمیشور کا رُوپ دھارن کیا ہے۔ سب جیوؤں میں پرمیشور کو دیکھتا ہے۔ جو اُس کا حکم سچ کر کے مانتے ہیں۔ وہی گورمکھ پُرش ہیں۔

ڑاڑے راڑ کرہِہ کیا پرانی تِسے دھیاوہیہ جہ امر ہوا
تِسے دھیاوہہ سچ سماوہہ اُس وِٹوں قربان کیا

ڑاڑا کہتا ہے۔ اے بے سمجھ جیو! کیوں جھگڑے کرتے ہو۔ جو کچھ مہاراج کا حکم ہے۔ وہ مانو۔ جو مہاراج کا حکم مانتا ہے۔ اُس کے بلہار جاتے ہیں۔

ہاہے ہور نہ کوئی داتا جیہ اُپائے جن رزق دیا
ہرنام دھیاوہو ہرنام سماوہو اندن لاہا ہرنام لیا

ہاہے شبد نے کہا۔ جس پرمیشور نے جیہ جنت پیدا کئے ہیں۔ وہ سب کو روزی دینے والا ہے۔ جو ستگوروں نے شبد کہا ہے۔ وہ گیان کے بخشنے والے ہیں۔ ایشور اور گُرُوؤں کے بغیر اور داتا کوئی نہیں ہے۔ سب جیہ جنت کو حکم کے مطابق روزی پہنچاتا ہے۔ اُس کے بغیر اور کوئی نہیں۔

ایڑے آپ کرے جن چھوڑی جو کچھ کرنا سو کر رہیا
کرے کرائے سب کچھ آپے نانک شاعر ایوں کہیا

ایڑا کہتا ہے۔ جس اکال پُرکھ نے یہ دُنیا آدسے بنائی ہے۔ جو کچھ واہگورو نے کرنا تھا۔ وہی کر رہا ہے۔ جو کچھ اور کرے۔ وہ بھی کر سکتا ہے۔ گورو نانک جی کہتے ہیں۔ کہ میں اُن کا شاعر ہوں کویشر ہوں۔ اے پنڈت جی! میں نے تجھ کو مہاراج کی خوبیاں بیان کی ہیں۔ آپ مہاراج کا دھیان لینی سمرن کریں۔ اور دھندے کی تعلیم کو چھوڑ دیں۔ کیونکہ جو یہ تعلیم لوگوں کو سکھائی جاتی ہے۔ وہ بندھنوں کو کھولنے والی ہے۔ جب یہ شبد باباجی نے کہے۔ تو پنڈت جی نے کالُو کو کہا۔ کہ چاروں ویدوں کی تعلیم جگت میں چھپی ہوئی تھی۔ آپ کے پُتر نے چاروں ویدوں کا پرکاش کرنے کے لئے جنم لیا ہے۔ جب باباجی اندر بیٹھے تب ایک دن اندر بیٹھے ہی سمادھی لگی رہی۔ جب ندی پر جا کے بیٹھتے تو وہاں ہی سمادھی لگا لیتے۔ جہاں کہیں بیٹھتے وہیں کئی دن ایسے ہی اِنہیں باتوں میں گذر جاتے۔ کالُو جی پرساد لے کر اُن کے پیچھے پھرتے رہتے۔ اور باباجی سادھ سنتوں کو کھلا دیتے۔

ساکھی مُلاں کیساتھ ہوئی

جو کوئی پرمیشور کو ملنے کا ذِکر کرتا۔ اُس پر گورُو نانک جی بہت راضی ہوتے۔
جب کالُو نے سری گورو نانک دیو جی کی یہ باتیں دیکھیں۔ تو وہ اپنے من میں
بہت فکرمند رہنے لگے۔ رائے بُلار نے سُنا۔ کہ گورو نانک جی اُداس رہتے
ہیں۔ اور لڑکے کا فکر کر کے کالُو جی بھی دُکھی رہتے ہیں۔ تب رائے بُلار نے کالُو
جی کو بُلا کر کہا۔ کہ اے کالُو! آپ فکر نہ کریں۔ آپ اپنے لڑکے کو مُلاں کے پاس
پڑھنے کے لئے بٹھلا دیں۔ جب فارسی پڑھیں گے۔ تو خود بخود عقلمند ہو
ہو جائیں گے۔ مَیں بھی مُلاں کو آپ کی سفارش کروں گا۔ دوسرے دِن کالُو جی
گورو نانک جی کو لے کر مُلاں کے پاس لے گئے۔ اور سلام کر کے گورو نانک جی کو
مُلاں کے حوالے کر دیا۔ اور مُلاں کو کہا۔ کہ آپ میرے لڑکے کو فارسی پڑھائیں۔ آپ
کی بہت مہربانی ہوگی۔ مُلاں نے کہا۔ کہ مَیں تیرے لڑکے کو اپنا بیٹا سمجھ کر پڑھاؤں گا۔
تب کالُو جی نے ایک روپیہ نذر کیا۔ اِس کے بعد مُلاں نے گورو نانک جی کو تختی پر
الف سے یٰ تک حرف لکھ دیئے۔ گورو نانک دیو جی جو کہ چاروں ویدوں اور سب
قرانوں کی تعلیم حاصل کر کے پیدا ہُوئے تھے چُپ کر کے ہی بیٹھے رہے۔ تختی
اور قاعدہ اپنے سامنے رکھ دیا۔ جب مُلاں کا خیال اِس طرف ہُوا۔ اور دیکھا
کہ سب لڑکے تو اپنا اپنا سبق یاد کر رہے ہیں۔ اور سری گورو نانک دیو جی
پرمیشور کے دھیان میں چُپ چاپ بیٹھے ہوئے ہیں۔ تب مُلاں نے کہا۔
اے نانک! آپ تختی کو کیوں نہیں پڑھتے اور آپ کیسے سبق کو یاد کر کے
سُنا دیں گے۔ تب گورو نانک جی نے کہا۔ کہ مَیں کیا پڑھوں؟ آپ مجھ کو کیا
پڑھانا چاہتے ہیں۔ تب مُلاں نے کہا۔ کہ آپ کو الف سے لیکر یٰ تک سب حرف
لکھ دیئے ہیں۔ اِن کو پڑھیں۔ پھر اور کتاب آپ کو پڑھاؤں گا۔ تب گورو نانک
دیو جی نے کہا کہ یہ لفظ کسی کام بھی آ دیں گے؟ تب مُلاں نے کہا۔ کہ اے نانک!

اِن کے پڑھنے سے عقل آتی ہے۔ تب گورو نانک جی نے اُنہیں الف سے لیکر ی تک کے لفظوں کے خُدا پرستی کے معنی سُنائے۔ تب مُلاں کو خبر ہوئی۔ مُلاں نے کہا۔ آپ تو سب کچھ پڑھے ہوئے ہیں۔ آپ کو اور کیا پڑھانا ہے۔ آپ تو ساری دُنیا کو پڑھائیں گے۔ جب بابا جی نے اتنا شبد کہا۔ تب مُلاں نے کہا۔ اے مہتہ کالُو! یہ جو آپ کا بیٹا ہے۔ یہ تو بڑا ولی ہوا ہے۔ اِس نے ہندو اور مُسلمان دونوں کو راہِ راست پر لگانا ہے۔ اور گنگ بنارس میں۔ مکّہ مدینہ میں اِس کی اُستت ہو گی۔ جب اُن بچوں نے سُنا جو کہ باباجی کے پاس رہنے والے تھے۔ کہ گورو نانک جی مُلاں کے پاس پڑھنے کے لئے گئے ہیں۔ تو وہ سب بالک مُلاں کے پاس پڑھنے کیلئے بیٹھ گئے۔ کیونکہ اُن بچوں کو گورو نانک جی سے پریم ہو گیا تھا۔ مُلاں جو کچھ لکھ دیتا۔ گورو نانک جی یاد کر لیتے۔ مُلاں حیران ہو کر کہنے لگا۔ کہ اے صاحب! واہ تیری قدرت۔ کہ یہ علم ایسا مُشکل ہے۔ کہ کئی برس پڑھنے سے پڑھا جاتا ہے۔ لیکن میں ایک دفعہ اِس کو تختی پر لکھ دیتا ہوں اور یہ اُسی وقت پڑھ لیتا ہے۔ ایسا دماغ مَیں نے کسی لڑکے کا نہیں دیکھا۔ اِس پر پرماتما کی بڑی عنائت ہے۔ یہ بہت تھوڑے دنوں میں ہی پڑھ گیا ہے۔ باقی بچوں کو پڑھتے دس دس سال گُذر چُکے ہیں۔ مگر ابھی تک نہیں پڑھے۔ اِس پر خاص ہی صاحب کی مہربانی ہے۔ اور جو کوئی ہندو مُسلمان گورو نانک جی کے پاس آتا۔ سب کو گورو جی پرمیشور کے راستے پر چلنے کی نصیحتیں دیتے۔ تب سب لوگ باباجی کی صفت کرنے لگے۔ اور ہر ایک آدمی یہی کہتا کہ یہ صاحب کے پیارے ہیں۔ گورو نانک جی مسلمانوں کو اُن کے علم میں راہِ راست پر لاتے اور ہندوؤں کو اُن کے علم میں سمجھاتے۔ جو آدمی بھی ملتا۔ اُسی کو راہِ راست پر لاتے۔ غرضیکہ گورو نانک دیو جی ہندی۔ فارسی۔ ترکی۔ عربی سب زبانوں میں جیسا کوئی ملے ویسا ہی جواب دیتے۔ بہت سے مہینے ایسے ہی گذر گئے تب گورو نانک جی نے بالکل خاموشی اختیار کر لی۔ پھر کالُو نے مُلاں کو بُلوایا جس مُلاں کے پاس گورو نانک جی پڑھتے تھے۔ مُلاں آیا۔ اور آکر مُلاں نے گورو نانک دیو جی کو جھاڑا کیا (منتر پڑھا) مگر جھاڑا کرنے کے بعد بھی گورو نانک جی

کسی سے نہ بولے۔ گورو نانک دیوجی کو دیکھنے کے لئے لوگ بڑی تعداد میں آتے۔ اور کہتے کہ بھائی گورو نانک جی کو کیا ہوا ہے۔ یہ کسی کے ساتھ نہیں بولتے۔ مُلاں باباجی کے پاس آیا اور کہنے لگا۔ کہ اے نانک جی۔ آپ کو اپنے صاحب یعنی پرمیشور کا واسطہ ہے۔ کہ آپ ضرور بولیں اور اِس خاموشی کو پرمیشور کے واسطے توڑ دیں۔ جب مُلاں نے صاحب کا واسطہ کہا۔ تب گورو نانک جی نے مُلاں کی طرف نظر اُٹھائی اور اُٹھ بیٹھے۔ تب مُلاں بہت خوش ہوا۔ اور کہنے لگا۔ کہ اے گورو نانک جی! آپ پرمیشور کے بخشے ہوئے ہیں اور آپ کے اُوپر تو خدا کی مہر یعنی عنایت ہوئی ہے۔ مگر آپ کے نہ بولنے کی وجہ سے لوگ پریشان ہیں۔ اِس لئے آپ کوئی شبد بولیں۔ تب سری گورو نانک جی نے راگ تلنگ میں یہ شبد کہا:۔

راگ تلنگ محلہ ا

یک عرض گُفتم پیشِ تو درگوش کُن کرتار

حقا کبیر کریم تُو بے عیب پروردِگار

اِس کا ارتھ:۔ گورو نانک جی کہتے ہیں۔ اے صاحب! تیرے پاس میری ایک عرض ہے۔ آپ ذرا غور کر کے سُنیں۔ آپ سب کچھ کرنے والے ہیں اور یہ بندہ گناہوں اور عیبوں سے بھرا ہوا ہے۔ اور آپ بے عیب ہیں۔ جتنے جیو ہیں۔ سب کی آپ پرورش کرتے ہیں۔ اور تیرے بغیر کوئی نہیں۔ تب مُلاں نے گورو نانک جی کو کہا کہ آپ کے غم زدہ ہونے کی وجہ سے سب لوگ پریشان ہیں۔ آپ اُٹھ بیٹھیں۔ تب گورو نانک جی نے دوسری پوڑی کہی۔

دُنیا مقامِ فانی تحقیق دل دانی ۲

مم سر موئے عزرائیل گرفتہ دِل ہیچ نادانی۔ رہاؤ

اِس کا ارتھ:۔ گورُو نانک دیوجی کہتے ہیں۔ مُلاں جی سُنو! مَیں کس کے ساتھ بولوں۔ دُنیا تو فناہ ہونیوالی ہے۔ یہ بات میں نے سچے دِل کے ساتھ دیکھی ہے۔ اِس آدمی کے سر کے بالوں کو فرشتہ نے پکڑا ہوا ہے۔ اور وہ اِس کو جلدی ہی لے جائیگا۔ مُلاں جی سُنیئے! اِس بات کا پتہ آدمی کو ہرگز نہیں۔ کہ میرے سر کے

بال فرشتۂ عزرائیل کے ہاتھ میں ہیں۔ اور آدمی کو اپنی موت کا پتہ نہیں کہ میرا کیا حال ہوگا۔ مجھے یہ حیرانی ہو رہی ہے۔ کہ آدمی کو اور کچھ کسطرح سوجھتا ہے۔ تب مُلاں نے کہا کہ اے نانک جی! آپ تو ابھی بچے ہیں۔ ابھی آپ اِن بندگیوں میں نہ پڑیں۔ جب آپ جوان ہو جاویں گے۔ اُس وقت جیسے آپ کے من میں آئیگا ویسے کریں۔ گورونانک جی نے جواب دیا۔ اے مُلاں جی! کہ جو کوئی کسی صاحب کا داس ہوتا ہے۔ خواہ اُس کی عمر تھوڑی ہی ہو۔ مگر جہاں تک ہو سکے۔ وہ اپنے مالک کی خدمت کرتا ہے۔ اگر میں ایسا نہ کروں تو میں حرام خور بنوں گا۔ تب مُلاں نے کہا۔ کہ نانک جی آپ نے بات تو سچ کہی ہے۔ تب گورو نانک جی نے کہا۔ مُلاں جی سُنیئے۔ جب آخیر میں اِس کو عزرائیل فرشتہ پکڑے گا۔ تو بھی اِس کی مدد کوئی نہیں کر سکتا۔ اور نہ ہی اُس وقت کوئی دوست بنتا ہے اور نہ ہی کوئی میتر۔ بغیر پرمیشور کے نام کے اور کوئی نہیں چھڑوا سکتا۔ تب مُلاں نے کہا۔ اے نانک جی! جس پر صاحب مہربانی کرے۔ اُس کو پار اُتار سکتا ہے۔ لیکن آپ ابھی بچے ہیں۔ آپ پر خدا کی مہر ہوئی ہے۔ جو آپ نے چھوٹی عمر میں ہی صاحب کو پایا ہے۔ آپ کو سچے صاحب نے نیک عمل دیئے ہیں۔ آپ کوئی بُرائی کا کام نہیں کر سکیں گے۔ تب گورو نانک جی نے تیسری پوڑی پڑھی:۔

زن پسر پدر برادراں کس نیست دستگیر
آخر بیافتم کس ندارد چوں شود تکبیر
سب روز گشتم در ہوا کردیم بدی خیال
گاہے نہ نیکی کار کردم ممئی چنی احوال

اِس کا ارتھ:۔ گورو نانک جی کہتے ہیں۔ مُلاں جی سنیئے۔ آخری وقت میں عورت۔ لڑکا۔ باپ اور بھائی کسی نے ہاتھ پکڑ کر مدد نہیں کرنی۔ آٹھ پہروں میں ایک گھڑی بھی پرماتما کو یاد نہیں کرتا اور سارا وقت ہی بُرائیوں میں گذار دیتا ہے۔ اور ایک گھڑی بھی نیک کام میں نہیں گذرتی۔ مُلاں جی! میرے تو یہ کرم ہیں۔ تب مُلاں نے کہا۔ نانک جی! آپ پر تو صاحب کی نظرِ شفقت ہے۔ تب گورو نانک جی نے چوتھی پوڑی پڑھی۔

بد بخت ہمچو بخیل غافل بے نظر بیباق
نانک بگوید جن ترا تیرے چاکراں پا خاک

اِس کا ارتھ:۔ گورو نانک جی کہتے ہیں۔ سُنیئے مُلاں جی! یہ بندہ ہمیشہ کبھی نہ کِسی کی نِندیا چُغلی کرتا رہتا ہے۔ اور آٹھ پہر ہی غفلت میں رہتا ہے۔ اور ہر ایک کی بُرائی کا ہی خیال کرتا رہتا ہے۔ اور ہمیشہ بدی کی نظر سے دیکھتا ہے۔ اور پھر یہ بندہ غفلت کا مارا ہُوا نِڈر پھرتا ہے۔ مُلاں جی! یہ بندہ پرماتما کے گُنوں کو نہیں سمجھ سکتا۔ اور جو پرمیشور کے خاص بندے ہیں۔ وہ ہمیشہ اپنی موت کو یاد کرتے رہتے ہیں۔ میں اُن کے پیروں کی خاک ہُوں۔ اگر وہ میرے اُوپر مہربان ہوں۔ تو میں خوش ہوں۔ اور یہ بندہ نڈر پھرتا ہے۔ ابھی اِس بندے نے حساب دینا ہے۔ اور یہ بندہ کہتا ہے۔ میں نے حساب نہیں دینا اور بے غم ہوئے پھرتا ہے۔ سو مُلاں جی! میری پرمیشور کے سامنے یہی عرض ہے۔ کہ میں صاحب کے چاکروں کے پیروں کی خاک بنوں۔ میرے من میں غریبی بسے۔ تب مُلاں نے کہا۔ نانک جی! آپ تو پرمیشور کے ساتھ ملے ہوئے ہیں۔ سچی عدالت میں آپ نے ہی ہمارا خیال رکھنا ہے۔ تب گورو نانک جی بولے۔ مُلاں جی آپ بھی صاحب کو یاد کیا کریں۔ تب آپ کا بھی بھلا ہوگا اور درگاہ میں ہم بھی تمہاری مدد کریں گے۔ مُلاں جی نے گورو نانک جی سے یہ باتیں سُنکر اُن کے پاؤں پر متھا ٹیکیا اور اپنے گھر کو چلا گیا۔ شری گورو نانک دیو جی کے اُپدیش کرنے کی وجہ سے مُلاں نے بھی پرمیشور بھگتی شروع کر دی۔ اور تمام بُرائیوں کو چھوڑ کر ایک من ہو کر نام جپنے لگا۔ اور آخر بھوساگر سے پار اُترا۔ بولو بھائی جی واہگورو +

ساکھی کُل کے پروہت کیساتھ ہُوئی

جب گورُو نانک جی نَو برس کے ہُوئے تو کالُو جی نے ہردیال پنڈت کو سری گورو نانک جی کو جنیؤ ڈلوانے کی رسم کے لئے بُلایا۔ شُبھ مہُورت دیکھ کر پنڈت جی

نے سب سامگری منگوائی۔ کالُو جی نے اپنے تمام رشتہ داروں اور اپنے گاؤں کے تمام برہمنوں کو دعوت دی۔ تمام رشتہ دار اور برہمن لوگ اکھٹے ہو گئے۔ سری گورو نانک جی کو اِشنان کرایا۔ جب اشنان کرنے کے بعد سری گورو نانک جی آکر بیٹھ گئے اور اِسطرح دِکھائی دینے لگے۔ جیسے کہ آکاش کے تاروں میں چاند کی شوبھا ہوتی ہے۔ پروہت نے تمام رسومات کروائیں جیسے کہ کھشتریوں کی رسمیں شروع سے چلی آرہی ہیں۔ تب سری گورو نانک جی نے کہا۔ اے پروہت جی! اِس جنیُو کے پہننے سے کیا کیا فائدے ہیں اور اِس کے پہننے کا کیا دھرم ہے۔ اِس کے پہننے سے کون سی پددی یعنی رُتبہ ملتا ہے۔ اِس کے نہ پہننے سے کون سا نقصان ہوتا ہے۔ تب پنڈت ہردیال جی بولے۔ کہ جنیُو کے نہ پہننے سے آدمی پوتر یعنی شُدھ نہیں ہوتا اور کوئی کرم دھرم نہیں کرسکتا۔ جب ویدوں کے مُطابق کھتری یا برہمن جنیُو پہن لیتا ہے۔ تب وہ سب کرم دھرم کرنے کا حقدار ہو جاتا ہے۔ تب گورو جی نے کہا۔ اے پنڈت جی! سُنیئے۔ برہمن یا کھتری ہو کر گلے میں جنیُو ڈال لیا اور بُرے کرم کرنے سے نہ ہٹے۔ بُرے کام کرتا رہے۔ تو پھر جنیُو پہن کر باہرلے دہرم کو کیا کرے گا۔ اور جھوٹ۔ نِندیا۔ چُغلی کرتا رہے۔ تو وہ برہمن نہیں چنڈال کے برابر ہے۔ اُس کو جمراج کی سزا بُھگتنی پڑے گی۔ پھر ایسے جنیُو کے پہننے کا کیا فائدہ ہُوا۔ یہاں جو پاپ کرے گا۔ نرک بھوگے گا۔ جب یہ باتیں سری گورو نانک دیو جی نے کہیں۔ تو سب لوگ جتنے وہاں بیٹھے تھے۔ حیران ہو گئے۔ اور اپنے دِل میں کہنے لگے کہ ابھی تو اِن کی عمر تھوڑی سی ہے۔ اور بالک ہیں۔ مگر باتیں کیسے کرتے ہیں تب پنڈت جی نے گورو نانک دیو جی سے پُوچھا۔ کہ وہ کون سا جنیُو ہے۔ جس کے پہننے سے اِس پرانی کا دھرم رہتا ہے۔ تب بابا جی نے ایک شلوک کہا:۔

دَیا کپاہ سنتوکھ سُوت جت گنڈھی ست وٹ
ایہہ جنیُو جیہ کا ہئی تاں پانڈے گھت
نہ اَیہہ ٹُوٹے نہ مَل لگے نہ ایہہ جلے نہ جائے
دھن سو مانس نانکا جو گل چلے پائے

اِس کا ارتھ:۔ گورو نانک جی کہتے ہیں۔ پنڈت جی سُنیئے۔ اِس دیہی کا دھرم

جنیو پہننے سے اِس طرح ہو سکتا ہے۔ جب کہ دَیا کی کپاس کرے۔ اور سنتوکھ کا سُوت بنا دے۔ اور ست کا وٹ چڑھا دے۔ جت کی گانٹھیں دیوے۔ تب ایسے دَیا اور سنتوکھ کا جنیو بنے۔ پنڈت جی سُنیئے۔ اِس کپاس کا جنیو تو میرے کسی کام نہیں اور کپاس کا سُوت بنا کر آپ کیوں ضائع کرتے ہیں۔ اِس کپاس کا سُوت میرے کسی کام نہیں۔ کیونکہ اِس کپاس کا سوت تو آگ میں جل جاتا ہے۔ اور گلے میں پہن کر میلا ہو جاتا ہے۔ پُرانا ہو کر ٹوٹ جاتا ہے۔ ہاں دَیا سنتوکھ، جت ست کا بنا ہُوا جنیو جو ہے۔ وہ نہ تو کبھی میلا ہوتا ہے۔ اور نہ ہی پُرانا ہو کر ٹوٹتا ہے۔ سُنیئے پنڈت جی! دھن وہ پُرش ہیں۔ جنہوں نے دَیا سنتوکھ اور جت ست والا جنیو پہنا ہُوا ہے۔ پنڈت جی! یہ کپاس کا جنیو کچھ نہیں۔ یہ سب جھُوٹے جنیو ہیں۔ اگر آپ کے پاس وہ سچا جنیو ہے۔ تو بے شک میرے گلے میں ڈال دیں۔ ورنہ نہ پہنا دیں۔ تب پنڈت جی بولے۔ اے گورو نانک جی! یہ جنیو ہم نے ہی نہیں بنایا۔ بلکہ بڑی مُدتوں سے یہ رسم چلی آ رہی ہے۔ تب گورو نانک دیو جی یُوں کہنے لگے۔ پنڈت جی! یہ جنیو تو یہیں رہ جائے گا۔ آگے تو ساتھ نہیں جائیگا پھر پنڈت جی نے کہا۔ اے نانک جی! یہ جنیو تو اِسی طرح شروع ہی سے پہنتے چلے آئے ہیں۔ پھر آپ کیوں اِنکار کرتے ہیں۔ تب سری گورو نانک جی نے اور شلوک کہا:-

چوکڑ مُل انائیا بہہ چوکے پائیا
سکھا کن چڑھائیاں گور براہمن تھیا
اوہ موآ اوہ جھڑ گیا ویتگا گیا

محلہ ۱

لکھ چوریاں لکھ جاریاں لکھ کُوڑیاں لکھ گال
لکھ ٹھگیاں پہنامیاں رات دِنس جیہ نال

اِس کا ارتھ:- گورو نانک جی کہتے ہیں۔ سُنیئے پنڈت جی! یہ بات تو ایسے ہی ہے۔ یہ سب باتیں لوگوں کی بنائی ہوئی ہیں۔ خود ہی لوگوں نے چونکا پایا۔ اور خود ہی اِس میں پُرش یعنی آدمی کو

بٹھایا۔ اور آدمی نے خود ہی یہ کہہ دیا۔ کہ یہ براہمن میرا گورُو ہے۔ کیونکہ اِس نے مجھے جنیوُ پہنایا ہے۔ پنڈت جی سُنیئے۔ جب وہ آدمی مر گیا۔ تو ساتھ جنیوُ بھی جل گیا۔ سُنیئے پنڈت جی! برہمن نے بھی ایسا جنیوُ پہنایا۔ جو اِسی دُنیا میں ہی رہ گیا۔ جتنی چیزیں سنسار نے یہاں بنائی ہیں۔ سب یہیں رہنے والی ہیں۔ مگر ایسی چیزوں کی قدر پرمیشور کے دربار میں بھی نہیں ہوتی۔ جو چیزیں پرمیشور نے بنائی ہیں۔ وہ سنسار کو اچھی نہیں لگتیں۔ پنڈت جی! ہمیں تو پرمیشور کے ساتھ پیار ہے۔ اور پرمیشور کی بنائی ہوئی چیزوں سے پریم ہے آپ ہمیں سنسار کی باتیں سکھاتے ہیں۔ یہ باتیں تو ہمارے کسی کام کی نہیں۔ سو جنہوں نے گورو نانک جی کی یہ باتیں سُنیں۔ سب یک زبان ہو کر گورو نانک دیو جی کی تعریف کرنے لگے۔ اور کہنے لگے۔ کہ اے پرمیشور! آپ نے اِس بچے پر بہت ہی کرپا کی ہُوئی ہے۔ تب پھر پنڈت جی کہنے لگے۔ کہ اے نانک جی! آپ کے پتا کالُو جی نے آپ کے جنیوُ کی رسم پر اِتنا بڑا روپیہ خرچ کیا ہے آپ کے سب رشتہ داروں کو بُلایا ہے۔ جو کہ یہاں سب اکھٹے ہو کر آئے ہوئے ہیں۔ سب یہاں بیٹھے ہیں۔ اگر آپ اِس وقت جنیوُ نہ پہنیں گے۔ تو تمام خرچ کیا ہُوا روپیہ ضائع جاوے گا۔ آپ کے جتنے رشتہ دار اور برہمن وغیرہ آئے ہُوئے ہیں۔ سب نراس ہو جائیں گے۔ اب آپ جسطرح چاہیں کریں۔ تب گورو نانک جی نے شلوک کہا:-

تگ کپاہوں کتیئے باہمن وٹے آئے
کوہ بکرا رنِھ کھایا سب کو آکھے پائے
ہوئے پُرانا سُٹیئے بھی پھر پائیے ہور
نانک تگ نہ تُٹئی جے تگ ہووے جور

اِس کا ارتھ:- گورو نانک جی کہتے ہیں۔ اے سوامی دیوتا! آپ میرے گلے میں تب جنیوُ ڈالیں۔ جب کہ یہ ٹُوٹنے والا نہ ہو۔ اگر یہ ٹُوٹ گیا۔ تو پھر ایسے جنیوُ کا کیا فائدہ؟ سوامی جی! آپ اِس جیسے جتنے دھاگے ڈال دیں مگر اِن سے مُکتی نہیں۔ تب پھر پنڈت جی کہنے لگے۔ مہتہ کالُو! آپ کا لڑکا تو کوئی دیوتا ہے۔ یہ تو خود ہی جنیوُ پہن لے۔ تب کالُو جی نے کہا۔ بچہ! بھلے آدمی بھی دُنیا کے رسم و رواج کرتے ہیں

جٹ نے اپنا کھیت اُجڑا ہُوا دیکھ کر رائے بُلار پاس شکایت کی مگر آپ کا کھیت پہلے سے بھی زیادہ ہرا دیکھ کر حیران ہو گئے

ਸਾਖੀ ਖੇਤੀ ਹਰੀ ਕਰਨੀ

بھائی جواہر سنگھ کرپال سنگھ پستکاں والے

تب گورو نانک جی نے کہا۔ جیسے آپ کی مرضی۔ تب پنڈت جی نے کہا۔ اے گورو نانک جی! آپ اِس جنیؤ کو پَوتر کرلیں۔ تب باباجی نے جنیؤ پہن لیا۔ تب پنڈت جی نے کہا۔ اے گورو نانک جی! آپ ہمیں وہ بتائیے۔ جو کہ سچ کا جنیؤ ہو۔ اور جس میں زور بھی ہو۔ وہ میلا بھی نہ ہو۔ ٹوٹنے والا بھی نہ ہو۔ اور پرمیشور کی درگاہ میں بھی پہنچے۔ تب سری گورو نانک جی نے سلوک کہا:۔

نائے منیئے پت اُوپجے صالاحی سچ سُوت
درگاہ اندر پائیے تگ نہ تُوٹس پُوت

اِس کا ارتھ:۔ سُنیئے پنڈت جی! گورو نانک صاحب کہتے ہیں۔ آدمی کو چاہیئے۔ کہ سری پرمیشور جی کی تعریف کرے اور پرمیشور کا ہی نام جپے۔ سچ کے سُوت کا جنیؤ پہنے۔ جس جنیؤ میں سچ کا زور ہے۔ وہ جنیؤ ہمیشہ ہی قائم رہنے والا ہے۔ اے پنڈت جی! پرمیشور کا نام جو جپنا ہے۔ وہ کپاس بنائے۔ اور سچی صالاہ کا سُوت کاتے۔ اور پھر ستگور کے دربار میں وہ سچائی کا دھاگہ پہنے۔ وہ دھاگہ ٹوٹنے والا نہیں۔ ایسا دھاگہ صرف اُسی آدمی کو ملتا ہے۔ جس پر پرمیشور کی کرپا ہوتی ہے۔ ایسا دھاگہ ہمیشہ ہی آدمی کے ساتھ رہتا ہے۔ یہ اُپدیش سُن کر پنڈت ہردیال نے اِس اُپدیش کو اپنے دِل میں دھارن کیا۔ اور گورو نانک صاحب کو دھن دھن کہنے لگا۔ اور کہا کہ اے باباجی! آپ کی مہما آپ ہی جانتے ہیں۔ اِس کے بعد سب براہمنوں کو بھوجن کرایا۔ اور اُن سب کو دکھشنا دے کر اُن سے اشیرباد حاصل کی۔ سب برہمن اپنے اپنے گھروں کو چلے گئے۔ اور پھر سب رشتہ دار خوشی خوشی اپنے گھروں کو چلے گئے۔ بولو بھائی جی واہگورو۔

ساکھی گئوآں مہیاں چرانے کی

ایک دن کالُو جی گورو نانک جی سے کہنے لگے۔ کہ اے بالک! آپ اپنی گئوآں مہیاں چرالایا کریں۔ آگے تو نوکر جاتے ہیں۔ اب آپ جایا کریں۔ اور اچھی طرح سے

اِن کو رچا لایا کریں نیز آپ کی طبیعت بھی باہر چلنے پھرنے سے خوش رہیگی۔ بابا جی نے کہا۔ پتا جی! جیسے آپ کہیں ویسے کرنے کو مَیں تیار ہوں۔ صُبح ہوئی۔ تو کالُو جی نے گورو نانک جی کو کچھ کھانے کے لئے کپڑے میں باندھ دیا۔ اور اشنان کروا کر ہاتھ میں ایک چھڑی دے دی۔ گورو نانک جی گئوؤں وغیرہ کے رسّے چھوڑ کر باہر لے گئے۔ ایسے مُعلوم ہوتا تھا۔ جیسے کرشن جی برج میں گئوئیں چرا رہے ہیں۔ گورو نانک جی تھوڑی دُور گئوؤں کو لے جا کر ایک صاف جگہ دیکھ کر بیٹھ گئے۔ اور وہاں اُنہوں نے پرمیشور کا دھیان لگا کر سمادھی لگا لی۔ اور پرمیشور کی بندگی میں لین ہو گئے۔ اُدھر اِن کی گئوئیں اور بھینساں چرتے چرتے ایک بڑی سُندر ہیلی یعنی ایک پکّے ہوئے کھیت میں چلی گئیں۔ وہاں کافی دیر تک چرتے چرتے اُنہوں نے خوُب پیٹ بھر لیا اور پھر وہیں کھیت میں ہی بیٹھ گئیں۔ اِس طرح سے وہ سارا کھیت اُجڑ گیا۔ اِتنے میں اُس کھیت کا مالک اُس طرف آ نِکلا۔ آ کر دیکھا۔ کہ گئوؤں نے کھیت کو بالکل اُجاڑ دیا ہَے۔ کھیت کے مالک نے گورو نانک دیو جی سے کہا۔ کہ آپ پٹواری کے لڑکے ہیں اِسی لئے میری سب کھیتی اُجاڑ دی ہَے۔ آپ اِس نقصان کا جواب دیں۔ آپ اچھے چرواہے بنے ہیں۔ تب گورو نانک جی نے جواب دیا۔ بھائی آپ کا تو کچھ بھی نقصان نہیں ہوُا۔ پھر آپ کیوں بولتے ہیں۔ کیا ہوُا اگر کسی مویشی نے آپ کے کھیت میں اگر مُنہ ڈال بھی لیا۔ آپ فکر مت کریں۔ پرماتما اِس میں برکت ڈالے گا۔ مگر وہ چُپ نہ کرے اور وہ گورو نانک جی سے لڑنے لگا۔ تب وہ زمیندار اور گورو نانک جی دونوں جھگڑتے جھگڑتے رائے بُلار کے پاس آئے۔ جو کہ تلونڈی گاؤں کا حاکم تھا۔ زمیندار نے فریاد کی۔ کہ اے رائے بُلار جی! آپ کے پٹواری کے بیٹے نے میرا سارا کھیت اُجاڑ دیا ہَے۔ اِدھر اُدھر جو آدمی کھڑے تھے کہنے لگے کہ نانک تو دیوانہ ہے آپ کالُو کو بُلائیں۔ رائے بُلار نے کالُو کو بُلوایا۔ جب گورو نانک کے پتا کالُو جی رائے بُلار کے پاس آئے۔ تو رائے بُلار نے کہا۔ آپ اپنے بیٹے نانک کو کیوں نہیں سمجھاتے۔ اِس نے اِس غریب زمیندار کا سارا کھیت اُجاڑ دیا ہَے۔ سو آپ جا کر اِس زمیندار کا سارا نقصان پُورا کر دیں تب گورو نانک دیو جی بولے ہے اے رائے بُلار! آپ کیوں جھگڑتے ہیں۔ اِس کے

کھیت کا تو ایک بُوٹا بھی نہیں ہلا۔ اور نہ ہی اِس کی کھیتی میں کسی مولیشی نے پیر ہی رکھا ہے۔ یہ تو ویسے ہی شور مچا رہا ہے۔ وُہ زمیندار بولا۔ میرا تمام کھیت اُجڑ گیا ہے۔ وہاں تو فصل کا ایک بُوٹا بھی نہیں رہا۔ آپ اِنصاف کریں۔ تب گورو نانک دیو جی نے رائے بُلار کو کہا۔ کہ وہاں تو اِس کی کھیتی کا ذرا بھی نقصان نہیں ہوا۔ اِس کی کھیتی کے نزدیک بھی مولیشی نہیں گئے۔ آپ بے شک اپنا ایک آدمی بھیج کر پُورا پتہ کریں۔ چنانچہ رائے بُلار نے اپنا آدمی بھیجا۔ آدمی نے جا کر دیکھا۔ کہ کھیتی ہری بھری لہلہا رہی ہے۔ وہاں تو ایک تنکے کا بھی نقصان نہیں ہُوا۔ اُس آدمی نے آکر رائے بُلار کو سارا حال بتایا۔ رائے بُلار نے اُس کھیتی کے مالک کو جھُوٹا کیا۔ اور کالُو جی اور گورو نانک دیو جی گھر کو آگئے +

ساکھی سانپ کے سایہ کرنیکی

سمت ۱۵۳۵ بیساکھ کا مہینہ تھا۔ جب کہ سری گورو نانک دیو جی ایک دن گئووُں اور بھینسوں کو چرانے کے لئے باہر گئے۔ جب دوپہر کا وقت ہُوا۔ تو سری گورو نانک دیو جی آرام کرنے کے لئے ایک درخت کے نیچے بیٹھ گئے۔ اور دوسری طرف تمام مولیشی بھی ذرا پرے ہو کر سائے میں بیٹھ گئے۔ گورو نانک دیو جی نے ایک کپڑا زمین پر بچھایا اور وہیں لیٹ گئے۔ اُن کو نیند آگئی۔ کچھ دیر بعد سُورج کی روشنی گورو جی کے چہرے پر پڑنے لگی۔ دُھوپ پڑنے کی وجہ سے ان کے چہرے پر پسینہ آگیا۔ اِس چہرے پر دُھوپ دیکھ کر شیش ناگ آیا اور گورو نانک دیو جی کو اپنا سوامی سمجھ کر اِس طرح اپنے پھَن کو پھیلایا۔ کہ دُھوپ گورو نانک جی کے چہرے سے ہٹ گئی اور اُن کے چہرے پر اُس پھَن کا سایہ ہو گیا۔ اتنے میں رائے بُلار بھی اُسی طرف آنکلا۔ اُس نے آکر دیکھا کہ ایک چرواہا درخت کے نیچے سو رہا ہے اور بالکل نزدیک ہی ایک سانپ نے اُس کے سر کے اُوپر اپنا پھن پھیلا کر سایہ کیا ہُوا ہے رائے بُلار یہ دیکھ کر وہیں کھڑا ہو گیا۔ اور دِل میں سوچنے لگا۔ کہ اگر یہ چرواہا زندہ ہے تو پھر یہ ضرور کوئی دیوتا یا پیغمبر ہے۔ اور اگر سانپ نے اِسے ڈس لیا ہے۔ تو یقینی یہ

مر چکا ہے۔ اسی سوچ بچار میں رائے بُلار کھڑا تھا۔ کہ پیچھے سے کچھ اور آدمی آ گئے۔
رائے بُلار نے اُن سے پُوچھا۔ کہ یہ کون چرواہا سویا پڑا ہے۔ تو اُن آدمیوں نے دیکھ کر کہا۔ کہ
رائے بُلار جی یہ تو آپ کے پٹواری کالُو کا بیٹا ہے۔ رائے بُلار نے اُن آدمیوں کو کہا کہ
اِس کو جگائیں۔ جب وہ آدمی ذرا نزدیک گئے تو وہ سانپ تو کہیں غائب ہو گیا۔ پھر اُن
آدمیوں نے گورونانک جی کو جگایا۔ گورونانک جی اُٹھ بیٹھے۔ اُنہوں نے اُٹھ کر دیکھا۔ کہ
رائے بُلار بھی سامنے کھڑا ہے۔ دونوں ہاتھ جوڑ کر گورونانک جی نے رائے بُلار کو سلام کیا۔
رائے بُلار گھوڑے سے اُتر پڑا۔ اُس نے گورونانک جی کو گلے لگایا۔ ماتھا چُوما۔ اور ہاتھ
جوڑ کر بندگی یعنی سلام کیا اور گورونانک جی کی بہت عزت کی۔ سب لوگ جو وہاں کھڑے
تھے حیران ہو گئے اور کہنے لگے کہ اِس لڑکے پر رائے بُلار کی بہُت مہربانی ہے۔ اِس کے
بعد رائے بُلار گھر آیا اور کالُو جی کو بُلوایا۔ کالُو جی آئے تو رائے بُلار کالُو جی کو یُوں کہنے لگا کہ
یہ جو نانک آپ کا بیٹا ہے۔ اِس کو صرف بیٹا ہی نہ سمجھیں بلکہ یہ تو کوئی پرمیشور کا بڑا بھگت
ہے۔ اِس لئے آپ نہ تو کبھی اُن پر غصّہ کریں اور نہ ہی اُن کا مُنہ جھڑکیں اور نہ ہی کبھی
بے ادبی کریں۔ یہ مہاں پُرش ہیں۔ اِن کے صدقے ہی میرا شہر آباد ہے۔ مَیں بھی اِن
سے بہت خوش ہوں اور آپ بھی خوش نصیب ہیں۔ کیونکہ ایسا لڑکا آپ کے گھر ہُوا
کالُو جی کہنے لگے۔ رائے جی جب بڑا ہوگا تو دیکھا جاویگا۔ ابھی تو نہ کوئی کام کرتے ہیں۔
اور جو کوئی چیز گھر سے لے جاتا ہے۔ باہر دے آتا ہے۔ یہ بات کہہ کر کالُو جی واپس گھر آ
گئے۔ ایک دِن پھر گورونانک جی تمام مولشیوں کو چرانے کے لئے باہر لے گئے۔ وہاں جا
کر دوپہر کے وقت گورونانک جی ایک درخت کے نیچے سو گئے۔ باقی سب درختوں کے پرچھاویں
ڈھل گئے مگر اِس درخت کا پرچھاواں نہ ڈھلا۔ اِتنے میں رائے بُلار اُسی طرف پھر
آ نکلا۔ کیا دیکھتا ہے۔ کہ سب درختوں کے پرچھاویں ڈھل چُکے ہیں۔ مگر اِس درخت
کا پرچھاواں نہیں ڈھلا۔ یہ دیکھ کر رائے بُلار نے سلام کی اور واپس گھر کو
چلا گیا۔ وہاں آ کر رائے بُلار سب لوگوں کو کہنے لگا۔ کہ نانک جی جو کہ
کالُو کے بیٹے ہیں۔ ایک پُورن پُرش ہیں۔ اور اِن کی سب باتیں عجیب و غریب
ہیں۔ پہلی کھیتی والی بات دیکھی۔ پھر اِن کے اُوپر سانپ کا سایہ دیکھا
اور اب پرچھاواں ہی کھڑا ہو گیا۔ تب رائے بُلار تعریف کرتا ہُوا اپنے گھر

بیٹھا ما چرانے گئے گورو جی سو گئے ۔ دھوپ آنے پر شیش ناگ نے چھایا کر دی

ਸਾਖੀ ਸਰਪ ਛਾਇਆ

بھائی جواہر سنگھ کرپال سنگھ پُستکاں والے امرتسر

کو چلا گیا۔ گورو جی کی پھر ویسی ہی باتیں رہیں۔ تب کالو جی کہنے لگے۔ بیٹا! مجھے لوگوں نے آپ کے بارے طعنے دے کر تنگ کر رکھا ہے۔ آپ کچھ سوچیں۔ تب سری گورو نانک دیو جی نے کہا۔ پتا جی! آپ جیسے کہیں گے اُسی طرح کروں گا+

ساکھی ماتا پتا کے ساتھ ہوئی

گورو نانک جی کی وہی باتیں رہیں۔ کسی کے ساتھ نہ بولتے۔ اور سارا دن لیٹے ہی رہتے۔ سب رشتہ دار اور والدین بہت غمزدہ ہوئے۔ اور لوگ بھی کہنے لگے کہ گورو نانک جی تو دیوانے ہیں۔ گورو نانک جی کی ماتا جی گورو نانک جی کو کہنے لگیں۔ بیٹا! اب آپ جوان ہو گئے ہیں۔ اب آپ کو ایسے سارا دن بیکار لیٹے رہنا شوبھا نہیں دیتا آپ کوئی کاروبار کریں۔ یہ روز کی ایسی ویسی باتیں چھوڑ دیجئے۔ ہمیں لوگ طرح طرح کے طعنے دیتے ہیں اور کہتے ہیں۔ کہ کالو کا لڑکا تو نکھٹو (کوئی کام نہ کرنے والا) پیدا ہوا ہے۔ اور ایسے طعنے ہمیں دُکھ دیتے ہیں۔ اتنی باتیں کہنے کے باوجود بھی گورو نانک جی پر کوئی اثر نہ ہوا۔ اور لوگ بھی کہہ کر تھک گئے۔ مگر گورو نانک جی اُسی طرح لیٹے رہتے۔ اور نہ ہی کسی سے بولتے۔ تب ایکدن گورو نانک جی کی ماتا مہتہ کالو کے پاس گئیں اور کہنے لگیں۔ کہ نانک جی کو کتنے دِن ہو گئے ہیں۔ ایسے ہی لیٹے رہتے ہیں نہ کچھ کھاتے پیتے ہیں۔ کالو جی آکر کہنے لگے۔ بیٹا نانک! آپ کو ایسا ذا جب نہیں۔ آپ اُٹھیں کھائیں پیئیں اور خوش رہا کریں ساتھ ہی کچھ کھیتی باڑی کا خیال رکھا کریں۔ اور کچھ کام کاج بھی کیا کریں۔ بیٹا جی! آپ کو اِسطرح دیکھ کر تمام رشتہ دار فکرمند ہوتے ہیں۔ آپ اگر کچھ کام نہیں کرنا چاہتے تو بے شک نہ کریں مگر آپ ایسے اُداس کیوں رہتے ہیں۔ بیٹا! کاروبار کرنے سے آدمی کی قدر ہوتی ہے۔ اور آدمی عزت کی نگاہ سے دیکھا جاتا ہے۔ دُوسرا آپ کو پتہ ہے۔ کہ باہر ہمارا فصل تیار ہے۔ اگر آپ جاکر وہاں اپنے فصل کا خیال رکھیں۔ تو ہمارا فصل کیوں اُجڑے۔ اور لوگ بھی آپ کو وہاں دیکھ کر آپ کی تعریف کریں اور کہیں کہ کالو کا بیٹا کتنا لائق ہے۔ بیٹا! لوگ کہتے ہیں۔ "کھیتی خصماں سیتی" تب گورو نانک جی

بولے۔ پتا جی! اَب ہم نے علیٰحدہ کھیتی واہی (ہل چلانا) ہَے۔ اور ہماری زمین دتر آئی ہَے۔ وہ بہت اچھی کھیتی ہمارے پاس ہَے۔ پتا جی سُنیئے! ہم اپنی ہی کھیتی کی حفاظت کرتے ہیں۔ ہم کو پرائی کھیتی سے کیا مطلب۔ جب یہ باتیں کالُو جی نے سنیں تو حیران ہو گئے۔ اور کہنے لگے۔ دیکھیئے یہ کیا کہتے ہیں۔ پھر کالُو جی کہنے لگے۔ بیٹا! آپ نے جو علیٰحدہ کھیتی بنائی ہے۔ اُس کو بنائے کتنی دیر ہو گئی ہَے۔ اگر آپ کی یہی صلاح ہے کہ آپ علیٰحدہ کھیتی بنانا چاہتے ہیں۔ تو اگلے فصل پر آپ کو علیٰحدہ کھیتی بنا دی جائیگی اور دیکھیں گے کہ آپ کیسے کامیاب ہوتے ہیں۔ تب گورو نانک جی کہنے لگے۔ پتا جی! ہم نے تو نئی کھیتی بنائی ہَے۔ اور وہ بہت اچھی زمین ہَے۔ تب کالُو جی نے کہا۔ بیٹا! ہم نے تو آپ کی کھیتی نہیں دیکھی۔ گورو نانک جی کہنے لگے۔ جو ہم نے کھیتی بنائی ہَے۔ وہ اَب آپ دیکھیں گے اور سُنیں گے۔ تب گورو نانک جی نے ایک شبد کہا۔

راگ سورٹھ محلہ ا گھر پہلا

من ہالی کرسانی کرنی سرم پانی تن کھیت
نام بیج سنتوکھ سوہاگا رکھ غریبی دیس
بھاؤ کرم کر جمسی سے گھر بھاگٹھ دیکھ
بابا مایا ساتھ نہ ہوئے
اِن مایا جگ موہیا وِرلا بُوجھے کوئے۔ رہاؤ

تب کالُو جی کہنے لگے۔ نانک جی! ہمیں اِس کا مطلب سمجھائیں۔ تب گورو نانک جی بولے پتا جی! یہ جو من ہَے۔ اِس کو مَیں نے سادھ سنگت کی سیوا میں لگایا ہَے۔ سوہالی کیا ہَے۔ اور تن رُوپی کھیت میں نیک کاموں کے کرنے سے واہی کیتی ہَے۔ اور سادھو مہاتماؤں کا جو سنگ کرنا ہَے۔ یہ کھیتی کو پانی دینا ہَے۔ اور جو پرمیشور کا سمرن ہے یہ بیج ڈالنا ہَے۔ اور سنتوکھ کرنا جو ہے یہ سہاگہ کیا ہَے۔ نیک کرم کرنا یہ کھیتی اُگی ہَے۔ وہ گھر ہی صرف خوش نصیب ہَے۔ جس گھر میں ایسی کھیتی کی آمدنی آئی ہے اور باقی جو مایا کی رچنا ہَے۔ وہ پاپ ہَے۔ ایسی مایا پرمیشور سے دُور کرتی ہَے۔ اور پھر ساتھ بھی نہیں جاتی۔ تب کالُو جی نے کہا۔ بیٹا! اگر آپ کھیتی کرنا نہیں

چاہتے تو دوکان پر بیٹھ جاویں۔ ہماری کھتریوں کی کھیتی تو دُوکان ہے۔ تب گورو نانک جی نے دُوسری پوڑی پڑھی:۔

ہان ہٹ کر آرجا سچ نام کر وتھ
سُرت سوچ کر بھانڈ سال تِس وچ تِس نُوں رکھ
ونجاریا سیئوں ونج کرئے لاہا من ہس

اِس کا ارتھ:۔ اے پتا جی! ہم نے یہ دُوکان نکالی ہے۔ مُنش دیہ کی جو عُمر ہے۔ وہ ہم نے دوکان بنائی ہے۔ اور سُرت کی برتیوں کو پاپوں سے ہٹا کر پوتر کیا ہے۔ وہی ہم نے بھانڈ سال کی ہے۔ اور ست نام پرمیشور کا اُس کو ہر وقت یاد رکھنا ہے۔ سو اُن برتنوں میں چیزیں ڈال رکھی ہیں۔ اور جو مہاتماؤں سے مِلنا ہے۔ وہی ہم نے نفع کمایا ہے۔ جو کہ ہم نے گیان حاصل کیا ہے۔ پھر کالو جی گورو نانک جی سے کہنے لگے۔ اگر آپ دوکان پر بھی بیٹھنا نہیں چاہتے اور آپ کا دِل سیر کرنے کو ہے۔ سو آپ گھوڑوں کی سوداگری کر لیں۔ تب گورو نانک جی نے کہا۔ پتا جی! ہم نے سوداگری بھی کی ہے۔ تب بابا جی نے تیسری پوڑی کہی۔

سُن ساست سوداگری ست گھوڑے لے چل
خرچ بنھ چنگیائیاں مت من جانے کل
نرنکار کے دیس جاہِ تاں سُکھ لہے محل

اِس کا ارتھ:۔ اے پتا جی! سات شاستروں کا سیمرن کرنا اور اُن کو من میں دھارنا یہ تو ہم نے سوداگری کی ہے۔ اور جو سچ بولنا ہے۔ اُس کے ہم نے گھوڑے بنائے ہیں بُرے کرموں کا تیاگنا اور نیک کرموں کو کرنا یہ ہم نے خرچ باندھا ہے۔ من میں وشواس ہے کہ پرمیشور ہر جگہ اور ہر وقت موجود ہے۔ ہمارے ساتھ ہے۔ اِس پرمیشور کی مہربانی کی وجہ سے ہم نرنکار کے مُلک میں پہنچے ہیں۔ ہم آنند اور خوش ہیں۔ اِتنے میں کالُو جی کہنے لگے۔ اے نانک! آپ ہمارے کام سے تو گئے۔ آپ گھر چل کر تو بیٹھیں۔ ہم نے آپ کی کمائی چھوڑی۔ مگر شریک یعنی رشتہ دار طعنے دیتے ہیں۔ کہ کالُو کا لڑکا نکھٹو ہے۔ اور اگر آپ فقیر ہو کر کہیں نکل گئے۔ تو پھر تمام لوگ کہیں گے۔ کہ کالُو کا بیٹا نکھٹو تھا اور فقیر بن کر نکل گیا۔ بیٹا اِس بات سے ہماری بڑی

بے عزتی ہوگی۔ بیٹا! اگر آپ اور کچھ نہیں کر سکتے۔ تو پھر کسی کی نوکری ہی کر لیں۔ تب
گورو نانک جی نے چوتھی پوڑی پڑھی

لائے چت کر چاکری من نام کر کم +
بنھ بدیاں کر دھاونی تا کو آکھے دھن +
نانک دیکھے ندر کر چڑے چوگن وتن +

اِس کا ارتھ:۔ پتا جی! ہم نے نوکری کی ہے۔ اور جو پرمیشور کے دھیان میں
من لگایا ہے۔ بس یہی نوکری ہے۔ پرمیشور کا نام جپنا یہ ہم نے نوکری میں کام کیا ہے
بُرے کاموں کو روکنا یہ ہم نے دھاونی کی ہے۔ سب لوگ تعریف کرتے ہیں۔ جب
پرماتما کی مہربانی ہو جائے۔ اُن کے من روپی آکاش میں گیان روپی چندرماں
چمکتا ہے۔ وہ پھر نرنکار کے ملک میں پہنچتے ہیں۔ یہ شبد سُن کر کالُو جی خاموش
ہو گئے۔ اور گورو نانک دیو جی بہار اج اُسی طرح کرتے رہتے۔

ساکھی وید کے ساتھ ہوئی

جب گورو نانک دیو جی دیوانہ دار ہو کر ہر وقت لیٹے رہتے اور نہ ہی کسی سے
بات چیت کرتے اور سنسار کے سب جنجالوں کو تیاگ بیٹھے۔ تو سارا ویدیوں کا
کُنبہ گورو نانک جی کو دیکھ کر غمزدہ ہو گیا۔ اور کہنے لگے۔ کہ بھائی کالو پٹواری کا بیٹا
دیوانہ ہو گیا ہے۔ جو لوگ باباجی کے ساتھ رہنے والے تھے۔ جب وہ آکر ملتے اور
کچھ پوچھتے۔ تب باباجی اِس طرح ملتے جیسے کبھی کوئی ملا ہی نہیں۔ وہ دیکھ کر بہت
دُکھی ہوتے۔ اور گورو جی مست بیٹھے رہتے۔ نہ کسی سے بات چیت کریں اور نہ ہی
کچھ کھائیں۔ اِن باتوں کو دیکھ کر سارا خاندان اُداس رہنے لگا۔ گورو نانک جی
کی ماتا بھی بہت فکر مند ہو گئیں۔ اور کہنے لگیں بیٹا! آپ نے اپنے سر پر کی کیسی حالت
بنا رکھی ہے۔ آپ کو ایسا کرنا ٹھیک نہیں۔ آپ کو اپنے گھر کا کام کاج کرنا چاہیئے۔
باہر سے کما کر لانا چاہیئے۔ اور اپنے پریوار کو سُکھی رکھنا چاہیئے۔ فقیروں کا
ساتھ چھوڑ دیجیئے۔ ذرا سنبھلیں اور کاروبار کرنا سیکھیں۔ اپنی برادری میں

رل مِل کر رہنا سیکھو۔ تمہارے شریر کی یہ حالت دیکھ کر سب رشتہ دار دُکھی ہو رہے ہیں
آپ گھر کا تمام انتظام اپنے ہاتھ میں لیں۔ اور نیک کمائی کر کے اپنے گھر کو سُکھی بناؤ۔ جب آپ
برسرِ روزگار ہوں گے۔ تو کوئی کھتری تمہارے رشتہ کیلئے بھی کہیگا۔ آپ کی شادی ہو جائیگی
پھر میں بھی سُکھی ہو جاؤں گی۔ لوگ آپ کی بھی عزت کریں گے۔ ایسی حالت میں آپ کو مستانہ
دیکھ کر سب لوگ مخول کرتے ہیں۔ کوئی کہتا ہے نالائق ہے۔ کوئی کچھ کہتا ہے۔ کوئی کچھ کہتا ہے
اِس طرح شریکوں کے طعنے ہم کو بہت دُکھی کرتے ہیں۔ بیٹا! یہ باتیں سُنکر میرا دِل جلتا
ہے۔ یہ تمام باتیں سُنکر باباجی چُپ ہی ہو رہے۔ اور کچھ جواب نہ دیا۔ اُسی طرح
رات دِن پڑے رہتے نہ کسی سے بولتے۔ ہمیشہ اُداس ہی رہتے۔ کبھی کبھی اگر ماتا
اُن کو تھوڑا بہت کھلاتیں وہ بھی بڑی منت سماجت سے۔ وہ بھی کبھی کھاتے اور
کبھی نہ کھاتے۔ اِس طرح کرنے سے وہ بہت کمزور ہو گئے۔ ماتا نے کہا بیٹا آپ کو کونسی
بیماری ہے۔ آپ اِتنے کیوں کمزور ہو گئے ہیں۔ آپ اپنی دوائی کریں۔ آپکا چہرہ زرد پڑ
گیا ہے۔ اور آپ کے اعضا بھی سُست ہو گئے ہیں۔ رات دِن پڑے رہتے ہیں۔
کسی سے بولتے نہیں کھاتے پیتے بھی کچھ نہیں۔ اِن باتوں کو دیکھ کر ماتا ترپتا بہت ہی غمزدہ ہو کر
پرمیشور کے آگے بینتی کرنے لگیں۔ کہ اے پرمیشور! آپ گورو نانک کو صحت بخشیں۔ بار بار
وہ پرارتھنا کرنے لگیں۔ آخرکار ایک دِن ماتا جی گورو نانک دیو جی کا ہاتھ پکڑ کر بولیں۔ کہ آپ
مجھے اپنی تکلیف بتائیں۔ میں ڈاکٹر کو بُلاتی ہوں اور آپ کا عِلاج کرواتی ہوں مگر گورو نانک دیو
جی خاموش رہے بالکل کوئی جواب نہ دیا۔ جو رشتہ دار بھی نانک جی کو دیکھنے آتے۔
اِن کی یہ حالت دیکھ کر بہت دُکھی ہوتے۔ مگر یہ معلوم نہ کر سکتے کہ اِن کو کون سا دُکھ ہے
آخرکار سب رشتہ دار کالو جی کو کہنے لگے۔ کہ آپ کو ذرا بھی فکر نہیں۔ آپ کے لڑکے
کو کتنے دِن ہو گئے ہیں نہ کچھ کھاتے ہیں۔ نہ کسی سے بولتے ہیں۔ آپ کا ایک ہی بیٹا ہے
اگر روپیہ خرچ کرنے سے بیٹا راضی ہو جائے تو کیا بات ہے راضی ہونے پر بہت روپیہ
کما لائےگا۔ آپ پیسے کی پرواہ نہ کریں اور علاج کرائیں۔ اگر آپ کا بیٹا راضی ہو
گیا تو بہت سُکھ ہو جائیگا۔ اِتنا سُنکر کالو جی اُٹھ بیٹھے اور وَید کو بُلانے چلے گئے۔
بھائی لالو جی گورو نانک جی کے پاس بیٹھ گئے۔ گورو نانک اپنا چہرہ ڈھانپ کر
بیٹھے تھے۔ اِتنے میں کالو جی ہرداس وید کو بُلا لائے اور کہا۔ کہ آپ گورو نانک جی کو دیکھیں

کہ اِن کو کیا تکلیف ہے۔ یہ سارا دِن اور رات ایسے ہی سُست پڑے رہتے ہیں۔ نہ کچھ کھاتے ہیں نہ کسی سے بولتے ہیں۔ اِن کے چہرے کا رنگ پیلا پڑ گیا ہے۔ اور صحت بھی بہت کمزور ہو گئی ہے۔ ہرداس وَید نے گورو نانک جی کا چہرا دیکھ کر اُن کا بازو اپنے ہاتھ میں لیا تاکہ نبض دیکھ کر بیماری کا پتہ لگائیں۔ مگر گورو نانک دیو جی نے اپنا ہاتھ واپس کھینچ لیا۔ اور آپ بھی اُٹھ بیٹھے۔ وَید سے بولے آپ نے ہمارا بازو کِس لئے پکڑا ہے۔ ہرداس نے کہا۔ کہ مَیں نے بیماری کا پتہ لگانے کے لئے آپ کا بازو پکڑا ہے۔ جیسی آپ کو بیماری ہوگی۔ ویسی دوائی دُونگا۔ آپ دوائی کھانے سے شفایاب ہو جائیں گے۔ اور سُکھی رہیں گے۔ تب گورو نانک جی نے یہ شبد کہا:۔

شلوک پہلا

وَید بُلایا وَید گی پکڑ ڈھنڈولے باہنہ ۱
بھولا وَید نہ جانئی کرک کلیجے ماہنہ

محلہ ۲

وَیدا وَید سُوید تُوں پہلاں روگ پچھان
ایسا دارُو لوڑ لہہ جت ونجے روگا گھان
جت دارُو روگ اُٹھیئے تِن سُکھ وَسے آئے
روگ گورئے آپنا تاں نانک وید سدائے

اِس کا ارتھ:۔ پتا کالُو جی نے وَید ہرداس کو گورو نانک جی کا عِلاج کروانے کے لئے بُلایا۔ تو وَید نے گورو نانک جی کا ہاتھ پکڑا تاکہ اُن کی بیماری کا پتہ لگائے بھولا وَید جس کو گورو نانک جی کی بیماری کا علم بھی نہیں کیا پتہ لگائے گا۔ گورو نانک دیو جی کہتے ہیں۔ آپ تب اچھے وَید ہیں۔ جب آپ ہمارے پہلے روگ بتائیں اور ایسی دوائی دیں۔ جس کے کھانے سے تمام دُکھ دُور ہو جائیں اور شریر میں سُکھ آ باد ہے۔ گورو نانک جی کہتے ہیں۔ اگر آپ کے پاس ایسی دوائی ہے۔ تو آپ ٹھیک وَید ہیں۔ اور پُورے [illegible] تو آپ [illegible] آپ اپنی بیماری کو دُور کریں۔ وَید نے ہاتھ جوڑ کر عرض کی۔ کہ آپ بتائیں مجھے کون سا دُکھ ہے۔

تب گورو نانک جی کہنے لگے ۔ وَید جی! سنیئے ۔ پہلی بیماری تو ہنکار ہے ۔ جو کہ ہر ایک منش کو ہے ۔ جس کی وجہ سے لوگ بہت دُکھی ہو رہے ہیں ۔ اور یہی جنم مرن کا کارن ہے سو یہ کسی دوائی سے جانے والا دُکھ نہیں ۔ سو جو منش اِس دُکھ کی وجہ سے دُکھی رہتے ہیں ۔ وہ دوسرے کو کیسے سُکھی کر سکتے ہیں ۔ سو وَید جی! آپ ایسی دوائی بتائیں جس سے اہنکار دُور ہو اور سُکھ ہمیشہ کا حاصل ہو ۔ جو منش اپنی بیماری کو دُور کرے ۔ تو سچا وَید تو وہی ہے ۔ جو جنم مرن سے رہت ہو جاوے ۔ اُس کو پھر کوئی تکلیف نہیں ہوتی ۔ اے وَید جی! ہمارا پیارے پرمیشور سے پریم ہے ۔ اِس بیماری کا کوئی علاج نہیں ۔ جو باقی سنسار کے دُکھ ہیں ۔ اُن کیلئے عِلاج بہت ہیں ۔ یہ پریم کی بیماری ہے ۔ اِس کا کوئی عِلاج نہیں ۔ سب میں پرماتما کو موجود سمجھ کر کسی سے ضد یا دُشمنی نہ کرے ۔ آتما ایک رس ست چِت آنند پُورن ہے یہ باتیں سُنکر ہرداس وَید کالُو جی کو کہنے لگا ۔ اے مہتہ کالُو! گورو نانک جی کو کوئی بیماری نہیں ۔ اِن کو تو پرماتما سے سچا پریم ہے ۔ اور یہ دُنیا کے دُکھوں کو دُور کرنیوالے ہیں ۔ اِتنا کہہ کر ہرداس وَید نے گورو نانک جی کے آگے سر جُھکایا اور اپنے گھر چلا گیا

ساکھی سادھوؤں کیساتھ کھرے سَودے کی

ایک دِن گورو نانک جی اُسی طرح مستانہ وار گھر میں بیٹھے تھے ۔ مہتہ کالُو باہر سے آئے اور گورو نانک جی کو دیکھ کر بہت اُداس ہوئے ۔ اور کہنے لگے ۔ بیٹا! مجھے آپ کی یہ باتیں دیکھ کر بہت رنج ہوتا ہے ۔ آپ کچھ سمجھیں ۔ تب گورو نانک دیو جی کہنے لگے پتا جی اَب آپ معاف کریں ۔ اور آئندہ جو کچھ آپ کہیں گے ۔ وہی میں کرونگا ۔ کالو جی نے کہا ۔ آپ کوئی بیوپار کر آئیں ۔ گورو نانک جی نے کہا بہت اچھا ۔ تب کالُو جی نے کہا ۔ بیٹا آپ بیس روپے لے جائیں اور کوئی کھرا سودا لے کر آئیں ۔ اگر آپ اِس دفعہ کوئی کھرا سودا کر آئے ۔ تو آئیندہ زیادہ روپے دُوں گا ۔ گورو نانک جی نے کہا آپ دیکھیں گے میں کیسا اچھا سودا کر کے آتا ہوں ۔ تب کالُو جی نے گورو نانک دیو جی کو بیس روپے دیئے ۔ اور بھائی بالے کو بُلا کر کہا ۔ بھائی بالا! آپ عقلمند ہیں ۔ آپ گورو

نانک دیو جی کے ساتھ جائیں تاکہ یہ کچھ بیوپار کرنا سیکھیں۔ تب بھائی بالا نے گورو نانک دیو جی کے کپڑے وغیرہ اُٹھالئے اور ساتھ چل پڑا۔ مہتہ کالو جی کافی دُور تک نصیحتیں کرتے ہوئے گورو نانک جی کے ساتھ گئے۔ اور کہتے گئے۔ کہ بیٹا نانک! آپ میرے جیتے جی سارا کاروبار سنبھال لیویں تو بہت خوشی کی بات ہے۔ جب آپ پیدا ہوئے تھے۔ تو مجھے یہی خیال تھا کہ نانک جی مجھ سے بھی زیادہ کاروبار کر کے روپیہ کمائیں گے اور لوگ میری تعریف کریں گے۔ جس طرح چندرماں کو دیکھ کر ہر ایک خوش ہوتا ہے۔ اسی طرح نانک جی کو دیکھ کر ہر ایک آدمی خوش ہو۔ سو اب آپ بیوپار کرنا سیکھیں گے جو کہ ہم کھتریوں کا کام ہے۔ تو آپ بہت روپیہ کمائیں گے۔ تب میرا دل خوش ہوگا۔ سو اب آپ کھرا سودا کریں۔ اِس طرح نصیحتیں دے کر کالو جی واپس اپنے گاؤں کو لوٹے۔ ادھر گورو نانک جی اور بھائی بالا روانہ ہو پڑے۔ کالو جی پیار کی وجہ سے کبھی کبھی پیچھے کی طرف بابا نانک جی کو دیکھ لیتے تھے۔ گورو نانک جی بھائی بالا کو بھگتی بھاؤ کی باتیں سُناتے جاتے تھے۔ بارہ کوس دُور گئے تو ایک جنگل آیا۔ جہاں کہ بہت سے سادھو مہاتما بیٹھے ہیں۔ تپسّوی تپ کر رہے ہیں۔ کئی سادھو اپنے بازو کو کھڑے کئے ہوئے بیٹھے ہیں۔ کئی کھڑے ہو کر تپسیا کر رہے ہیں۔ کئی آسن لگائے بیٹھے ہیں۔ کئی دُھونیاں (آگ) تپ رہے ہیں۔ کئی سب کپڑوں کو تیاگ کر صرف لنگوٹی باندھے ہوئے ہیں۔ کئی پانی میں کھڑے ہو کر تپ کر رہے ہیں۔ کئی پوتھیاں پڑھ رہے ہیں۔ اور کئی ایسے ہیں جو کہ اِس سنسار کے سُکھوں کو تیاگ کر پرلوک کے سُکھوں کو حاصل کرنے کی خواہش میں ہیں۔ سب سادھوؤں کے درمیان ایک مہنت جی بیٹھے ہیں۔ جن کے نیچے مرگ شالا بچھی ہے۔ اُن کے سر پر جڑا ؤ مکٹ ہے۔ اُن کے من میں پرمیشور کا دھیان ہے۔ ایک سادھو نزدیک ہی پُستک پڑھ رہا ہے۔ گورو نانک جی اِن سادھوؤں کو دیکھ کر کھڑے ہو گئے اور بھائی بالے سے کہنے لگے۔ کہ اِس سے زیادہ اور کوئی کھرا سودا نہیں ہو سکتا۔ نیز ایسے انمول سودے کو میں نہیں چھوڑ سکتا۔ پتا جی کا بھی یہی حُکم ہے کہ کھرا سودا کریں۔ سو اِس سے اچھا اور کوئی بیوپار نہیں۔ بہتر ہے کہ ہم ان سادھوؤں کو یہ روپے بطور نذرانہ پیش کرتے ہیں۔ یہ سادھو اِن روپوں سے کپڑے خرید کر کے پہن کر اور بھوجن کر کے خوش ہونگے۔ ایسی باتیں سُن کر بھائی بالا نے گورو نانک جی سے کہا۔ کہ آپ کو پتہ ہے۔

پتا کو نے بیوپار کرنے بھیجے ہوئے ہیں رستے میں سادھوؤں کو بھوجن چھکا کر کھرا سودا کر رہے ہیں

ਸਾਖੀ ਸੱਚ ਸੌਦਾ

بھائی جواہر سنگھ کرپال سنگھ پستکاں والے امرتسر

کہ مہتہ کالُو نے بیوپار کرنے کے لئے روپے دیئے ہیں۔ اور اُن کا سوبھاؤ بھی سخت ہے۔ آگے آپ کی مرضی۔ میں تو آپ کا خادم ہوں۔ پھر آپ ہی مہتہ کالُو سے سمجھ لیویں۔ میرے ساتھ کہیں نہ جھگڑ پڑیں۔ میں تو آپ کا خادم ہوں۔ جیسے آپ حکم کریں۔ ویسے ہی کرنے کو تیار ہوں۔ اتنا کہہ کر بھائی بالا کے پاس جو بیس روپے تھے۔ وہ سری گورونانک دیو جی کو دے دیئے۔ سری گورونانک دیو جی وہ روپے لیکر سادھوؤں کے پاس جا بیٹھے۔ اور بڑے میٹھے شبدوں میں نمسکار کی۔ پھر سادھوؤں سے پُوچھنے لگے۔ کہ آپ کپڑے پہنتے نہیں یا آپ کو مِلتے ہی نہیں۔ رات دِن دُھوپ، سردی۔ گرمی برداشت کرتے ہو۔ بارش ہونے پر بھی کپڑے نہیں پہنتے۔ اور سارے جسم پر بھسم لگائے بیٹھے ہیں۔ تب سادھوؤں نے جواب دیا۔ بھائی ہم نِربان سادھو ہیں۔ ہمیں کپڑے کی کوئی ضرورت نہیں۔ مگر آپ کو اِن باتوں کے پوچھنے کا کیا مطلب۔ اِتنے میں بھائی بالا نے گورونانک دیو جی سے کہا۔ آپ چل کر سودا خریدیں جو کچھ کالُو جی نے کہا ہے۔ تب گورونانک جی نے کہا۔ بھائی بالا! پِتا جی نے کھرا سودا خریدنے کو کہا ہے۔ آپ بھی یہی صلاح دیں تب بھائی بالا نے کہا مجھے کیا آپ بیٹے ہیں وہ باپ ہے۔ جیسے آپ چاہیں۔ ویسے کریں۔ تب گورونانک جی نے کہا۔ سنت جی! آپ کپڑے تو نہیں پہنتے۔ کیا آپ بھوجن بھی نہیں کرتے۔ تب مہنت جی بولے۔ ارے بالک! جو کچھ پرمیشور بھیجتا ہے ہم کھا لیتے ہیں۔ ہم تو اُداسی سادھو ہیں۔ اِس لئے ہم اُدیان میں رہتے ہیں۔ بستی میں نہیں بستے۔ تب گورونانک جی نے کہا۔ آپ کا نام کیا ہے؟ تب سنت جی نے کہا۔ ہمارا نام سنت رین ہے۔ یہ سُنکر گورونانک جی بڑے خوش ہوئے اور کہنے لگے۔ بھائی بالا! یہ سودا میں نہیں چھوڑ سکتا۔ یہ کھرا سودا ہے۔ اِس میں نقصان ہرگز نہیں فائدہ ہی ہے۔ تب بھائی بالا نے کہا۔ آپ جانیں۔ مَیں کیا جانوں۔ یہ کھرا سودا ہے۔ یا کھوٹا ہے۔ تب گورونانک جی نے بیس روپے مہنت کے آگے رکھ دیئے مہنت جی کہنے لگے۔ ارے بالک! یہ روپے ہمارے کسی کام نہیں۔ تجھ کو باپ نے بیوپار کے لئے دیئے ہیں۔ اور آپ فقیروں کو دے رہے ہیں۔ آپ کی عمر چھوٹی ہے۔ یعنی آپ ابھی بچے ہیں۔ آپ کا بیوپار آپ کے پِتا کے ماتحت ہے۔ یعنی پِتا کے حُکم کے مطابق کرنا ہے۔ اور آپ کے پِتا نے آپ کو کوئی بیوپار کرنے کے لئے بھیجا ہے۔ آپ

روپے سادھوؤں کو دے رہے ہیں۔ تب گورو نانک جی کہنے لگے۔ سنت جی! سُنیئے۔ مجھے پتا جی نے کھرا سودا کرنے کے لئے بھیجا ہے۔ سو یہی کھرا سودا ہے۔ باقی سب سودے کھوٹے ہیں۔ تب مہنت جی نے پُوچھا۔ اے بالک! تیرا نام کیا ہے۔ اور آپ کون ہوتے ہیں۔ تب نانک جی نے جواب دیا۔ میرا نام تو نانک نرنکاری ہے۔ میں کالُو نامی کھتری کا بیٹا ہوں۔ تب مہنت جی بولے ارے بالک! یہ کیا نانک نرنکاری! اور کالُو کھتری کا بیٹا کیا! تب گورو نانک جی نے کہا۔ مہنت جی! پہلے ست جُگ میں نرنکار جی کی بھگتی کی تھی۔ مگر وہ ہماری بھگتی پُوری نہ ہوئی۔ پھر دواپر اور تریتا جُگ میں بھگتی کی تھی جو سمپُورن ہُوئی۔ تب مہنت جی یوں کہنے لگے۔ ارے بالک! کچھ مانگ۔ تب گورو جی نے کہا۔ میں کیا مانگوں۔ ایک نرنکار ہی مانگتا ہُوں۔ مہنت جی نے جواب دیا۔ بالک! تم تو خود ہی نرنکار ہو۔ ہم کیا دیویں مگر ایک کام آپ کریں۔ ان روپوں کو لے لیں! اور جاکر آپ بھوجن وغیرہ کا سامان لادیں۔ ہم بھوجن بنا کر کھاوینگے تب گورو نانک جی وہ روپے لے کر ایک ساتھ والے گاؤں میں چلے گئے سو آٹا۔ چاول۔ کھانڈ۔ گھی اور برتن وغیرہ سب کچھ خرید لائے اور لاکر سادھوؤں کے آگے متھا ٹیک کر ہر ایک چیز رکھ دی۔ مہنت جی نے کہا۔ اے نانک جی! آپ خود نرنکار رُوپ ہیں۔ اور نرنکار نے ہی نانک کا رُوپ دھارن کیا ہے ہم نے اچھی طرح دھیان لگا کر دیکھا ہے۔ اور ان سادھوؤں کو کھائے پیئے سات دن گذر گئے ہیں۔ اے شانت رُوپی نانک جی! اب آپ جائیں تب گورو نانک جی نے متھا ٹیکا اور بالا جی کو ساتھ لے کر روانہ ہو پڑے۔ جب بابا نانک جی اُٹھ کر چلے گئے۔ تب ایک اتیت نے آکر اُس مہنت سے سوال کیا۔ مہنت جی! آپ نے اِس لڑکے کو اُٹھا کر بھیج کیوں دیا ہے۔ اُس نے تو ابھی آپکی کی سیوا کرنی تھی۔ تب مہنت جی نے جواب دیا۔ سُنیئے اتیت جی! وہ خود ہی نرنکار تھا۔ وہ ہماری خبر لینے کے لئے آیا تھا۔ وہ نرنکار کا بھیجا ہُوا ہی ہے۔ ہم نے تو صرف سیدھا یعنی سامان رسد وغیرہ ہی لینا تھا۔ اور اُن سے سیوا نہیں کروانی تھی۔ اُن کا تیج ہم برداشت نہ کر سکتے تھے۔ اِسی لئے ہم نے اُن کو اٹھا کر بھیج دیا ہے۔ جب گورو نانک دیو جی وہاں سادھوؤں سے اُٹھ کر دو تین کوس کے

فاصلے پر آئے۔ تو بھائی بالا سے پوچھنے لگے۔ اے بھائی بالا! ہم نے کیا کیا ہے۔
تب بالا جی نے کہا۔ نانک جی! میں نے روپے کھا تھوڑے ہی لئے ہیں۔ آپ
نے مانگے۔ میں نے آپ کو دے دیئے۔ تب گورو نانک جی کہنے لگے۔ بھائی بالا!
ہم کیوں بھولے۔ تب بالا جی نے جواب دیا۔ نانک جی! آپ نے جان
بوجھ کر یہ بھول کی ہے۔ آپ ہی جانیں کہ آپ بھولے ہیں یا نہیں بھولے ہیں۔
میں بھی آپ جیسا الہھڑ ہوں۔ آگے آپ کے پتا کالو جانیں یا آپ۔ یہی باتیں کرتے
کرتے تلونڈی گاؤں کے نزدیک پہنچے۔ گورو نانک جی پتا جی کے ڈر کی وجہ سے
گاؤں کے اندر نہ گئے۔ اور گاؤں کے باہر ہی ایک تالاب تھا جسمیں پانی نہیں
تھا۔ اُسی کے کنارے بیٹھ گئے۔ بھائی بالا جی اپنے گھر آ گئے۔ اتنے میں کالو جی کو پتہ
لگا۔ کہ بھائی بالا تو گھر آ گیا ہے۔ اور نانک جی نہیں آئے۔ تب کالو جی نے آدمی
بھیج کر بالا جی کو بلوایا۔ بھائی بالا جی بھائی کالو جی کے پاس آئے۔ کالو جی نے
پوچھا۔ بھائی بالا! نانک جی کہاں ہیں۔ اور وہ روپے کہاں ہیں۔ نانک جی بیوپار
میں لگے رہے ہیں یا کہیں رُس کر (غصہ ہو کر) چلے گئے ہیں۔ تب بھائی بالا جی یوں
کہنے لگے۔ اے مہتہ جی! سنیئے۔ جب ہم یہاں سے روانہ ہوئے۔ اور بارہ کوس کا فاصلہ
طے کیا۔ تو ایک جنگل نظر آیا۔ اُس جنگل میں ایک جگہ بہت سے سادھو اکٹھے بیٹھے
ہوئے تھے۔ اُن کو دیکھ کر گورو نانک جی کھڑے ہو گئے۔ اور مجھ سے روپے لے کر
اُن سادھوؤں کو کھلا دیئے۔ تب کالو جی نے کہا۔ بھائی بالا! میں نے آپ کو
نانک جی کے ساتھ اسی لئے بھیجا تھا۔ کہ آپ روپے فقیروں کو کھلا آئیں۔ تب بالا
جی کہنے لگے۔ مہتہ جی! آپ نے جو گورو نانک جی کو کھرا سودا کرنے کے واسطے کہا
تھا۔ سو گورو نانک جی نے کھرا سودا کیا ہے۔ خواہ آپ ناراض ہو دیں یا نہ ہودیں
تب بھائی کالو جی نے پوچھا۔ آپ مجھے یہ تو بتائیں کہ نانک جی ہیں کہاں؟
تب مہتہ کالو اور بھائی بالا دونوں گورو نانک جی کو تلاش کرنے کے لئے روانہ ہوئے
ماتا ترپتا بھی یہ سُنکر بہت فکرمند ہوئیں اور نوکروں کو بھی بھیج دیا۔ تاکہ وہ
بھی گورو نانک جی کو تلاش کر لائیں۔ بی بی نانکی کو بھی بھیجا اور کہا آپ کے
پتا جی بہت غصہ میں ہیں۔ آپ دیکھیں۔ کہ گورو نانک جی کو کوئی تکلیف نہ پہنچے۔

تلونڈی گاؤں کے باہر بھائی بالا مہتہ کالو کو وہیں لے گئے۔ جہاں کہ نانک جی بیٹھے تھے۔ گورو نانک جی کو دیکھ کر کالو جی کو بہت غصہ آیا۔ اور پوچھنے لگے۔ کہ بیس روپے کہاں ہیں۔ جو میں نے آپ کو دیئے تھے۔ یہ کہتے کہتے کالو جی نے گورو نانک جی کو دو تھپڑ دائیں ہاتھ سے بائیں گال پر اور دو تھپڑ بائیں ہاتھ سے دائیں گال پر لگائے۔ اتنے میں بی بی نانکی جی آ گئیں۔ آ کر پتا کے آگے متھا ٹیک کر کہا۔ پتا جی بخش دیجئے۔ نانک جی کی گالوں پر نیل پڑ گئے ہیں۔ مگر گورو نانک جی خاموش ہی رہے۔ اور آنکھوں سے پانی بہنے لگا۔ تب ایک آدمی نے جا کر رائے بلار کو بتایا کہ مہتہ کالو جی نے اپنے بیٹے کو بہت سخت مارا ہے۔ اور بی بی نانکی نے متھا ٹیک کر چھڑایا ہے۔ یہ سنکر رائے بلار نے مہتہ کالو کو بلانے کے لئے ایک آدمی کو بھیجا۔ اس آدمی نے آ کر کہا۔ کہ مہتہ جی آپ کو رائے بلار بلاتا ہے۔ اور نانک جی کو بھی ساتھ لائیں۔ مہتہ کالو کہنے لگے۔ میں کیا کروں۔ اس بیٹے نے تو مجھے بہت ہی تنگ کر دیا ہے۔ تب رائے کے آدمی نے کہا۔ آپ وہاں تو چلیں۔ پھر مہتہ کالو اور گورو نانک جی رائے بلار کے پاس پہنچے۔ رائے بلار کا گورو نانک جی کو دیکھ کر بیراگ چھوٹ گیا۔ اور سری گورو نانک جی کو اپنی بغل میں لے لیا۔ ماتھا چوما۔ اور کالو جی کو دیکھ کر رائے بلار کو بہت غصہ آیا۔ اور کہنے لگا۔ میں نے آپ کو پہلے بھی کہا تھا۔ کہ گورو نانک جی کو مت غصے ہو دیں۔ مگر آپ نے گورو نانک جی کو ایسی مار ماری ہے۔ کہ لوگ دیکھ کر ہائے ہائے کرتے اور دکھی ہو رہے ہیں۔ کالو جی! آپ کو میرے کہنے کا بھی ڈر نہ پہنچا اور نہ ہی پرمیشور سے ڈرے۔ نہ ہی آپ کو بیٹے کا پیار آیا۔ کہ آپ کے گھر اکلوتا لڑکا ہے۔ کالو جی! آپ بڑے ظالم ہیں۔ آپ کے گھر کے قابل گورو نانک جی نہیں ہیں۔ میں کیا کروں۔ اگر میں ان کو اپنے گھر رکھ سکتا۔ تو کیا ہی اچھا تھا۔ آپ ان کی جتنی بے عزتی کرتے ہیں۔ ٹھیک نہیں۔ اور جتنا ان کو آپ ڈراتے ہیں۔ یہ بہت بری بات ہے۔ یہ سب گناہ میرے سر پر چڑھ رہے ہیں۔ یہ تو ایک پرمیشور کے ولی ہیں۔ رائے بلار کے آنسو بہتے جاتے تھے۔ گورو نانک جی کے پیار کی وجہ سے رائے بلار تلملا رہا تھا اور کالو جی کے سخت سبھاؤ کی وجہ سے رائے کا جسم تھر تھر کانپتا ہے۔ رائے بلار کہنے لگا۔ سنئیے مہتہ کالو! آج تک میں نے تم

کو سخت بچن نہیں کہا۔ یعنی میں آپ کو غصّے نہیں ہُوا۔ مگر آج میں تم کو کہتا ہوں آپ نے یہ کیا کام کیا ہے۔ جو گورو نانک جی کو ایسی مار ماری ہے۔ کہ اِن کی گالوں پر داغ لگ گئے ہیں۔ آپ بڑے ظالم ہیں۔ اور بہت ہی سخت ہیں۔ کالُو جی ڈر سے کہنے لگے۔ میں کیا کروں۔ آپ ہمیشہ مجھ سے ہی جھگڑتے ہیں۔ میں نانک جی کو کافی سمجھاتا ہوں۔ کہ اے بیٹا! آپ میرے اکلوتے لڑکے ہیں۔ ذرا سمجھدار بنیں۔ میں نے اِن کو بیس روپے دیئے اور بالا کو ساتھ بھیجا۔ کہ کوئی کھرا سودا کر لادیں۔ سو اب بالا جی کی زبانی معلوم ہُوا ہے۔ کہ گورو نانک جی نے وہ روپے فقیروں کو کھلا دیئے ہیں۔ اور خود گاؤں کے باہر جہاں کہ پانی بھی میسّر نہیں ہو سکتا۔ چھُپ بیٹھے۔ جب سے یہ پیدا ہُوئے ہیں۔ اِنہوں نے گھر کو اُجاڑنا شروع کر دیا ہے۔ یہ سُنکر رائے بُلار نے بھائی بالا کو بُلا کر پُوچھا۔ بھائی بالا جی نے ساری بات جیسے کہ ہوئی تھی سُنا دی۔ تب رائے بلار جی کہنے لگے۔ مہتہ کالُو! آپ کی قسمت کھوٹی ہے۔ جو آپ گورو نانک جی کی قدر نہیں کرتے۔ جیسے کسی کے پاس پارس ہو اور وہ پتھر سمجھ کر اُسے پھینک دے اور کوڈیوں کے پیچھے پیچھے پھرتا رہے۔ کسی انجان کو جواہر ملے اور وہ اُس کی حقیقت سے بے خبر ہو۔ اِسی لئے وہ کنگال ہے۔ میں کیا کروں۔ میرا تن مُسلمان اور یہ ہندو ہیں۔ اِسی وجہ سے میں کچھ نہیں کر سکتا۔ مہتہ کالُو جی! آپ کو دھن کا لالچ ہے۔ جو کچھ خرچ گورو نانک جی کا ہو۔ وہ آپ مجھ سے لیا کریں۔ اِتنا کہہ کر رائے بُلار نے اپنے نوکر جس کا نام اُمیدا تھا کو بُلایا اور کہا۔ کہ میرے گھر سے بیس روپے لاؤ۔ وہ نوکر اُمید رائے بُلار کی رانی جس کی ذات کھوکھراں تھی۔ کے پاس گیا۔ اور روپے مانگے۔ رانی کھوکھراں نے روپے نِکال کر نوکر کو دے دیئے۔ اور نوکر نے لاکر مہتہ کالُو کے ہاتھ پر رکھ دیئے۔ کالُو جی لینے سے اِنکاری ہیں اور رائے بُلار دینے پر اِصرار کر رہے ہیں۔ رائے بُلار نے کہا۔ میں کیا کروں۔ میں گورو نانک جی کو مُسلمان ہونے کی وجہ سے اپنے گھر نہیں رکھ سکتا۔ ورنہ میں آپ کو اِن کا مُنہ بھی نہ دِکھاتا۔ اچھا اِن کو ابھی اپنے گھر رکھیں۔ میں اِن کا بندوبست کام کیلئے کرتا ہوں۔ کالُو جی روپے لینے سے اِنکاری ہیں۔ اور کہنے لگے رائے بُلار جی! یہ روپے

کس کے ہیں۔ ہم کس کے ہیں۔ اور گورونانک جی کس کے ہیں۔ یہ سب کچھ آپ کا ہی ہے۔ مجھے روپوں کی تو اتنی فکر نہیں ہے۔ رائے بُلار نے کہا۔ جو کچھ آپ کرتے ہیں ٹھیک کرتے ہیں۔ اب آپ روپے لے لیں اور جتنی دیر گورونانک جی سمجھدار نہیں ہوتے۔ ان کی میں خدمت کروں گا۔ کالو جی روپے لینے سے انکار کر رہے ہیں۔ اور رائے بُلار دینے پر ضد کر رہا ہے۔ تب نوکر اُمیدا نے کہا۔ مہتہ جی! آپ روپے لے لیں۔ اور رائے بُلار کا کہنا مان لیں۔ کالو جی نے روپے لے لئے اور حیران ہو گئے تب رائے بلار نے کہا۔ آج سے ہم گورونانک جی کو کپڑے بھی بنوا دیں گے اور ان کا خرچ بھی ہم سے لے لیا کریں۔ آپ مایا کے لالچ میں آکر ایسے ست دھرم داتے نانک جی جو کہ پرمیشور کے پیارے ہیں کو مت بُرا بھلا یا نالائق کہیں۔ اور جتنا روپیہ آپ کے گھر کا گورونانک جی نے نقصان کیا ہے۔ وہ سب آپ حساب کر کے مجھ سے لے لیں۔ رائے بُلار دیتے ہیں۔ اور کالو جی لیتے نہیں ہیں۔ رائے بُلار بار بار کہتے ہیں۔ کہ اے کالو جی! آپ کے بیٹے نے دُنیا کو سیدھے راہ لگانے کے لئے مُنش جنم لیا ہے۔ یہ ایک سنت رُوپ ہیں۔ اب ان سے آپ مت ناراض ہو دیں۔ کالو جی نے بہت زیادہ شرم محسوس کی۔ اپنے گھر آئے۔ تلونڈی کے سب کھتری۔ برہمن۔ ہندو۔ ترک اور جٹ غرضیکہ سب لوگ کالو جی کو بُرا کہنے لگے۔ اور ساتھ ہی یہ کہنے لگے۔ کہ پہلے تو اس نے اپنے بیٹے کو ایسی سخت مار ماری اور پھر رائے بُلار سے روپے لے لئے۔ دُوسرے دن رائے بُلار کے پاس کالو جی آئے۔ اور کالو جی آکر رائے بُلار کے پیروں پر گر پڑے۔ اور کہا۔ رائے بُلار جی آپ اپنے روپے لے لیں۔ رائے بُلار نے جواب دیا۔ کالو جی! یہ روپے ہم نے گورونانک جی کو دینے تھے اور اُن کو یہ روپے دیئے ہیں۔ آپ کو نہیں دیئے۔ تب کالو جی نے کہا۔ گورونانک جی کے پاس روپے کہاں سے آ گئے۔ جو آپ نے اُن کے اُدھار دینے تھے۔ تب رائے بُلار نے کہا۔ کالو جی! آپ کو اس بات کی خبر نہیں۔ جتنی مایا اس سنسار میں ہے۔ سب ان کی ہے۔ سب دولت دُنیا کے یہ مالک ہیں۔ میرے گھر میں جتنے سُکھ ہیں۔ گھوڑے۔ رتھ۔ دولت۔ حُکم سب ان کی مہربانی سے ہی ہیں۔ ہم ان کا دیا ہُوا ہی کھاتے ہیں۔ میں کیا سب سنسار ان کا دیا ہُوا کھاتا ہے۔ یہ سُنکر سب لوگ

جتنے وہاں بیٹھے تھے سب اِس بات کے قائل ہوئے۔ تب کالُو جی گھر کو آئے۔

ساکھی جیرام پلتے کی!

ایک دفعہ چیت بسیاکھ کے دِن تھے جیرام نامی آدمی جس کی ذات پلتا تھی۔ اور سُلطان پور کا رہنے والا تھا۔ زمین کی پیمائش کرنے اور کِنّ لینے کی غرض سے تِلونڈی گاؤں میں آیا۔ کام کار کرتے رہے۔ ایک دِن وہ رائے بُلار کے پاس بیٹھا ہُوا تھا۔ کہ سگائی کی بات چھِڑ پڑی۔ جیرام نے رائے بُلار کو کہا۔ کہ رائے جی! یہاں آپ کے گاؤں میں کھتریوں کے گھر ہیں۔ آپ میری سگائی کے لیے کوئی گھر تلاش کریں۔ رائے بُلار نے جواب دیا۔ یہاں صرف بیدیوں کے گھر ہیں۔ اگر اُن کے اور آپ کے رِشتے ہوتے ہیں۔ تو مَیں کہوں گا۔ اور اگر رِشتے نہیں ہوتے تو مَیں کیسے کہوں۔ بھائی جیرام کے ساتھ ایک برہمن رسوئیا بھی آیا ہُوا تھا۔ جو کہ بہت ہی نیک تھا۔ جیرام نے اُس کے ساتھ ذِکر کیا۔ اے گوسائیں جی! ہمارے اور بیدیوں کے رشتے ہوسکتے ہیں۔ تب ندھے برہمن نے جواب دیا۔ ہاں یہ رِشتے ہوتے ہیں۔ تب رائے بُلار نے کالُو جی کو بُلا کر پُوچھا۔ مہتہ جی! جیرام جو پلتا کھتری ہَے۔ کیا اِن کے اور بیدیوں کے رشتے ہوتے ہیں یا کہ نہیں۔ اگر ہوتے ہیں تو آپ جیرام سے رِشتہ کر دیں۔ تب کالُو جی نے کہا۔ رائے جی! لڑکیوں والے خود تو نہیں کہتے۔ صرف ایسے لوگ پہلے کہتے ہیں۔ جن کے من میں کچھ پاپ ہوتا ہَے۔ مَیں آپ کا خدمتگار ہوں۔ جو مرضی آپ کی ہے وہی میری مرضی ہَے۔ تب رائے بُلار نے کہا۔ یہ ہماری بیٹی ہَے۔ آپ کوئی تکلف نہ کریں۔ تب پھر ایک دِن جیرام نے رائے بُلار کو کہا۔ آپ نے کوئی گھر تلاش کیا ہَے۔ تب رائے بُلار نے کہا اے جیرام پلتا! پرائی لڑکیوں کا مانگنا کوئی حکومت کے بس میں نہیں۔ کیوں کہ یہ بات ادھینگی کی ہے۔ سو آپ مہتہ کالو کو بُلا کر ادھینگی سے کہیں۔ اور مَیں بھی اُس وقت جو مناسب خیال کروں گا کہوں گا۔ تب جیرام جی نے کہا۔ مَیں کیسے کہوں۔ آپ راجہ لوک ہیں۔ خود سمجھیں۔ تب رائے بُلار نے کہا۔ بھائی جیرام جی! آپ نہ کہیں۔ آپ کے ساتھ جو ندھا برہمن ہَے۔ اُس سے کہلواؤ۔ تب جیرام جی نے کہا۔ بہت اچھا رائے

جی! پھر بھائی جیرام نے اپنے بِدھے برہمن کو بُلایا۔ تب بِدھا برہمن نے رائے جی کے پاس آکر
کہا۔ کہ ہم اور آپ مِل کر کالُو جی کو کہیں۔ تب سنیچر وار والے دِن کو ابھی ڈیڑھ پہر
دِن رہتا تھا جب کہ بِدھے برہمن نے کالُو جی کو کہا۔ مہتہ جی! آپ بھی کھتری ہیں۔ اور
بھائی جیرام بھی کھتری ہیں۔ یہ بہت اچھا سنجوگ ہے۔ آپ جیرام کے ساتھ
رشتہ کر دیں۔ تب کالُو جی نے کہا۔ اے بِدھا مِصر! تم خود کہتے ہو کہ جیرام
کیسا ہے۔ تب رائے بُلار نے کہا۔ اے مہتہ کالُو! جیرام کیسے کہے۔ برہمن جو
جو کہتا ہے۔ سو اِس کا مطلب وہی کہتا ہے۔ تب کالُو جی نے کہا۔ بہت اچھا
رائے جی! ہم آپ کے کہنے کو بسر و چشم منظور کرتے ہیں۔ تب بھائی جیرام
کی سگائی بی بی نانکی جی کے ساتھ ہو گئی۔ تب اگلے سال بیساکھ کے مہینے میں شادی
بھی کر دی گئی۔ دونوں طرف سے شادی کا کام بہت اچھا نبھ گیا۔ جیرام جی ڈولی
لے کر گھر کو گئے۔ تب ایک دِن کالُو جی نے گورو نانک جی کو کہا۔ کہ آپ سلطان پور
جا کر بی بی نانکی کو لے آویں۔ مگر گورو نانک جی جانے پر رضامند نہ ہُوئے۔ تب
ماتا ترِپتا نے بھی گورو نانک جی کو جانے کے لئے کہا۔ اور یہ بھی ساتھ سمجھایا۔
کہ آپ کو سُلطان پور ضرور جانا چاہیئے۔ تب پھر کالُو جی نے کہا۔ بیٹا! ہم آپ
کو وہاں ہی سونپ دیں گے۔ تب بابا نانک جی نے تمام چیزیں جو رسم و
رواج کے مُطابق لے جانی تھیں لے لیں اور بھائی بالا کو بھی ساتھ لے لیا۔
گورو نانک جی اور بھائی بالا روانہ ہو پڑے۔ جب سُلطان پور پہنچے۔ تو بی بی
نانکی جی کو ملے۔ بھائی جیرام اِن کو دیکھ کر بہت خوش ہُوئے۔ اور اِن کی بہت
عزت کی۔ دوسرے دِن گورو نانک جی نے بھائی جیرام سے واپس تلونڈی جانے کے
لئے اجازت طلب کی۔ اور ساتھ ہی بی بی نانکی کو لے جانے کے لئے کہا۔ مگر بھائی
جیرام جی نے یوں جواب دیا۔ نانک جی! آپ میرے ہاں رہیں۔ ابھی ہم آپ کو بھی
اور آپکی بہن نانکی جی کو بھی نہیں بھیجتے۔ پھر گورو نانک جی کہنے لگے۔ آپ اِس دفعہ تو
ضرور بھیجدیں۔ کیونکہ پِتا جی بھی ناراض نہ ہوں اور ماتا جی بھی راضی ہو جائینگے
تب جیرام نے بی بی نانکی کو کہا کہ نانک جی بہت اُداس ہو کر جانے کے
لئے اجازت مانگتے ہیں۔ اور آپ کو ساتھ لے جانے کے لئے بھی کہتے ہیں۔
تب بی بی نانکی نے کہا۔ جیسی آپ کی مرضی ہو۔ ویسے کریں۔ اور اب کی باری

آپ مجھے آگیا دیں۔ کیونکہ پتا جی۔ ماتا جی اور نانک جی بھی میرے جانے سے راضی ہو جائیں گے۔ اور اگر آپ نے مجھے نہ بھیجا۔ تو نانک جی بھی کہیں گے کہ مَیں خالی واپس آگیا۔ نیز مجھے نانک جی سے بہت ڈر لگتا ہَے۔ اور مجھے جب بھی سُپنا آتا ہَے۔ تو جو کچھ اِن کے مُنہ سے نکلتا ہَے۔ وہی سچ ہو جاتا ہَے۔ اِس لئے مَیں آپ کے پاس بینتی کرتی ہوں۔ تب جیرام نے کہا۔ اب آپ جائیں۔ مگر آپ پھر کب آئیں گی۔ تب نانکی جی نے کہا۔ جب آپ تلونڈی عمل کرنے کے لئے آ دیں۔ مجھے لیتے آدیں مَیں نے خود تو یہاں نہیں آجانا۔ تب گورو نانک جی اور بھائی بالا بی بی نانکی کو ساتھ لے کر تلونڈی آگئے۔ اور آکر ماتا پتا کو مِلے۔ رائے بُلار نے سُنا کہ نانک جی سلطان پور سے ہو کر آگئے ہیں۔ تو اُن کو بُلایا۔ سری گورو نانک دیو جی کو دیکھ کر رائے بُلار بہت ہی خوش ہُوا۔ اور کہنے لگا کہ یہ جتنے سُکھ میرے گھر میں ہیں۔ سب آپ کے بخشے ہوئے ہیں۔ سری گورو نانک دیو جی اُسی طرح کرتار نرنکار کی بھگتی میں لین رہے۔ جب پھر بیساکھ کے دِن آئے اور زمینوں کی پیمائش وغیرہ شروع ہوئی۔ تو جیرام پلٹا تلونڈی آئے جب سارا کام کار ختم کرلیا اور جانے کے لئے تیار ہوئے تو رائے بُلار کو پتہ لگا۔ رائے بُلار نے جیرام جی کو بُلایا اور بہت خاطر و مدارت کی۔ دیکھ کر بہت ہی خوش ہُوا۔ تب جیرام جی نے رائے بُلار کو کہا۔ مَیں آپ پر بہت خوش ہوں کہ آپ نے میری اتنی عزت کی۔ آپ مجھے کوئی کارِ خدمت بتائیں۔ تب رائے بُلار نے کہا۔ اے بھائی جیرام! آپ کا سُسر بھائی کالُو بہت تیز مزاج ہَے۔ اور نانک جی پوُرن سادھُو ہیں۔ میرا یہ خیال ہَے۔ کہ نانک جی کو آپ اپنے پاس رکھیں یہ سادھُو مہاتماؤں سے مِلتا ہَے۔ اور پرمیشور کی بندگی کرتا ہَے۔ اِس کو دیکھ کر مہتہ کالُو کو بہت بُرا محسوس ہوتا ہَے۔ میرا دِل چاہتا ہَے۔ کہ نانک جی آپ کے پاس رہیں اور وہاں رہ کر نانک جی کوئی کاروبار بھی سیکھ جاوے گا۔ تب جیرام جی نے کہا رائے جی! اِس سے بہتر اور کون سی بات ہَے۔ ابھی نانک جی میرے ساتھ چلیں۔ مَیں اِن کی شادی کا بھی کسی اچھے کھتری گھر میں بندوبست کرا دُوں گا۔ تب رائے نے کہا۔ اب نانک جی کا ساتھ بھیجنا مناسب نہیں۔ ایک ماہ بعد ہم نانک جی کو آپ کے پاس بھیج دیں گے۔ آپ اِن کو کسی کاروبار میں لگا دینا۔ اور اِنکی منگنی بھی کسی اچھے گھر

ہیں کرا دینی۔ اِس گُفتگو کے بعد جیرام جی اور بی نانکی جی سُلطان پور اپنے گھر چلے گئے +

ساکھی ایک اتیت سادھ کیساتھ ہوئی

ایک دفعہ کا ذِکر ہَے۔ جب سری گورو جی بیس برس کے ہُوئے۔ اُس وقت بھی وہ پہلے کی طرح جس طرف دِل کرتا چلے جاتے۔ جہاں بیٹھتے وہاں ہی بیٹھے رہتے اِسی طرح وقت گُذرتا گیا۔ ایک دِن ایک اتیت سادھُو شہر کے باہر آئے۔ گورو نانک دیو جی مہاراج اُس کے پاس گئے۔ اور وہاں جاکر بیٹھ گئے۔ اُس وقت گورو نانک دیو جی کے پاس ایک گڈوا تھا اور ہاتھ میں ایک سونے کی انگوٹھی تھی۔ تب اتیت نے پوچھا۔ کہ اے بالک! آپ کون ہیں۔ اور آپ کا کیا نام ہَے۔ گورو نانک جی نے کہا۔ میرا نام نانک نرنکاری ہَے۔ مَیں کھتری ہوں۔ تب اتیت نے کہا۔ اے نانک جی! آپ بھی نرنکاری ہو اور ہم بھی نرنکار کے ہیں۔ ہم کو کچھ کھانے کے لیئے دو۔ تب گورو نانک جی نے چھاپ یعنی انگوٹھی اور گڈوا اتیت کو دے دیا۔ تب اتیت نے کہا۔ ارے نانک! ہم کو یہ گڈوا اور انگوٹھی پہنچ گئی ہَے۔ یہ آپ اپنے پاس رکھیں۔ تب نانک جی نے کہا۔ مہاتما جی جو شبد زبان سے نکِل جائے۔ اُس سے پھرنا نہیں چاہیئے۔ تب اتیت نے کہا۔ نانک آپ اصلی نرنکاری ہیں۔ اور ہم نقلی نرنکاری ہیں۔ تب گورو نانک جی اپنے گھر کو چلے گئے۔ اور وہ سادھ انگوٹھی اور گڈوا لے کر چلتا بنا۔ کالُو جی نے گورو نانک جی کو دیکھ کر کہا۔ ارے نانک! انگوٹھی اور گڈوا کہاں ہیں۔ گورو نانک جی نے کوئی جواب نہ دیا۔ تب مہتہ کالُو کو غصہ آگیا۔ اور کہہ دیا کہ آپ میرے گھر سے نکِل جائیں۔ مَیں آپ سے بہت زیادہ تنگ آگیا ہوں۔ مَیں نے آپ کو سمجھانے کی بہت کوشش کی مگر آپ میری کوئی بات بھی نہیں مانتے اور نہ ہی آپ میرے کہنے کی کوئی پرواہ کرتے ہیں۔ اتنے میں رائے بُلار نے یہ باتیں سُنیں تو رائے نے مہتہ کالُو کو بُلایا اور کہنے لگا۔ پھر کیا ہوگیا۔ تب کالُو نے کہا۔ خاک ہُوا ہَے۔ کیا بتاؤں۔ آج گڈوا اور انگوٹھی کسی

کو دے آیا ہَے۔ تب رائے نے کالُو جی کو کہا۔ مہتہ جی! گورو نانک دیو جی کو جیرام کے پاس بھیج دیتے ہیَں۔ یہاں آپ بھی روز غُصے ہوتے رہتے ہیں۔ اور گورو نانک جی بھی خوش نہیں رہتے۔ وہاں کچھ کام کار بھی کرے گا۔ کالُو نے جواب دیا۔ جیسے آپ کی مرضی۔ تب رائے جی نے خود اپنے ہاتھوں سے چِٹھی لکھی۔ بھائیا جیرام جی! ہم سری گورو نانک دیو جی کو آپ کے پاس بھیج رہے ہیَں۔ آپ اِس کی اچھی طرح دیکھ بھال کرنا اور جلدی ہی کسی کاروبار میں لگا دینا۔ نانک جی کو سالا ہی نہ سمجھیں۔ یہ پُورن پرماتما ہے۔ یہ چِٹھی لکھ کر گورو نانک جی کے ہاتھ میں دی۔ گورو نانک دیو جی رائے بُلار سے اجازت لے کر ماتا پِتا سے اجازت طلب کی۔ جب گورو نانک دیو جی روانہ ہونے لگے تو ماتا جی کی آنکھوں سے آنسُو نِکل پڑے اور کہنے لگیں۔ بیٹا جب تک آپ یہاں تھے تو مجھے دھرواس تھا۔ اب آپ پردیس چلے ہیں۔ کیا معلوم آپ آویں کہ نہ آویں۔ تب نانک جی ماتا سے کہنے لگے۔ ماتا جی! ہم یہاں کون سا آپ کا کام کرتے تھے اور وہاں کیا کرنا ہے۔ تب ماتا جی نے کہا۔ بیٹا! خواہ آپ کام کرتے تھے یا نہ کرتے تھے۔ مگر میری آنکھوں کو تو ٹھنڈک پہنچتی رہتی تھی۔ میرے لئے تو سارا جہان سُکھی تھا۔ تب گورو نانک دیو جی نے کِرپا درشٹی کر کے ماتا کا موہ دُور کر کے کہا۔ ماتا جی! آپ پرمیشور کا سمرن کرنا۔ تب گورو نانک دیو جی سب کو مِل کر بھائی بالے کو ساتھ لے کر چل پڑے۔ سری گورو نانک دیو جی پانچویں دِن سُلطان پور پہنچے۔ سمت ۱۵۴۴ مگھر سُدی ستمی کو گورو نانک جی بے بے نانکی جی کو جا کر مِلے۔ بے بے نانکی جی گورو نانک جی کے پیروں پر گِر پڑی۔ تب گورو نانک دیو جی نے کہا۔ بے بے آپ بڑی ہیَں۔ آپ کیوں میرے پاؤں پڑی ہیَں۔ مجھے آپ کے پیروں پر پڑنا واجب ہَے۔ تب بے بے نانکی جی نے کہا۔ بھائی جی! آپ تو پُورن پرماتما ہیَں۔ اگر آپ صرف معمولی آدمی ہوں۔ تب یہ چھوٹے بڑے کا خیال ہو سکتا ہے۔ مَیں تو آپ کو پرمیشور ہی کا رُوپ سمجھتی ہوں۔ بھائی جیرام جی اُس وقت گھر پر نہ تھے۔ اِس لئے بے بے نانکی جی نے گورو نانک کو بڑی عزت کے ساتھ بِٹھایا اور سری گورو نانک دیو جی سے خیر و عافیت پُوچھنے لگی۔ تھوڑی دیر بعد بھائی جیرام بھی آ گئے۔ گورو نانک دیو جی نے اُن کو آتا دیکھ لیا۔ گورو نانک جی اُٹھ کھڑے ہوئے۔ اور بھائی جیرام کے پاؤں پڑنے لگے۔ بھائی

جیرام بھی بہت عقلمند تھے۔ اور سب کچھ سمجھتے تھے۔ اِس لئے اُنہوں نے گورو نانک جی کے ہاتھ پکڑ لئے اور خود اُن کے پیروں پر ہاتھ رکھے۔ تب گورو نانک جی نے کہا۔ جیجا جی یہ آپ اُلٹی ریتی کر رہے ہیں۔ تب جیرام جی نے کہا۔ نانک جی! آپکو معلوم ہوگا۔ میرا اور آپ کا یہی سالا جیجا کا رشتہ نہیں۔ میں تو آپ کو پرمیشور سمجھتا ہوں اور میں بڑا خوش نصیب ہوں۔ جو آپ میرے گھر آئے ہیں۔ مجھے آپ کے درشن نصیب ہوئے ہیں۔ مجھے بہت خوشی حاصل ہوئی ہے۔ اب آپ یہاں بالکل آرام سے رہیں اور پرمیشور کا سمرن کریں۔ نیز کوئی خاص کام کار نہ کریں تب گورو نانک جی کہنے لگے۔ جیجا جی! اگر کچھ کام کار ہو۔ تو بہت اچھی بات ہے۔ بھائی جیرام جی نے کہا۔ اگر آپ کے دِل کا یہ خیال ہے۔ تو بہت اچھی بات ہے تب بھائی جیرام جی نے پُوچھا۔ نانک جی! آپ کچھ تُرکی بھی پڑھے ہوئے ہیں۔ تب گورو نانک جی نے جواب دیا۔ جیجا جی! ہم ہندی پڑھے ہوئے ہیں۔ تب جیرام جی نے کہا۔ میں آپ کو نواب کا مودی خانہ لے دوں۔ تب سری گورو نانک جی نے پُوچھا۔ آپ کون سے نواب کا مودی خانہ لے دیتے ہیں۔ تب جیرام نے کہا۔ نواب دولت خاں لودھی کا مودی خانہ بہت بڑا ہے۔ اگر آپ اِس کا کاروبار سنبھال سکیں تو وہی لے دوں۔ گورو نانک جی کہنے لگے۔ بہت اچھا جی۔ اگر پرماتما نباہ کر دے گا۔ تو ہم وہی کام کریں گے۔ تب گورو نانک جی کی بہن بے بے نانکی جی بولیں۔ بھائی جی! آپ تو پرمیشور کا رُوپ ہیں۔ جیسا رِزق پرمیشور نے دیا ہے۔ آپ بھی کھائیں اور ہم بھی پرماتما کے دیئے ہوئے سے کھا رہے ہیں۔ آپ اِن جنجالوں میں نہ پڑیں۔ آپ سری نِرنکار جی کے بھگت ہیں اور فقیروں سادھوؤں سے دوستانہ رکھنے والے ہیں۔ تب گورو نانک جی نے کہا۔ بے بے جی جیسے آپ کہیں گے ویسے ہی کیا جاوے گا۔ مگر کمائی کر کے کھانے سے مُنش پوتر ہو جاتا ہے۔ اور آپ نے بھی یہی کہا ہے۔ کہ حق حلال کر کے کھانا اچھا ہے۔ تب نانکی جی نے کہا اچھا بھائی جی جیسے آپ کی مرضی ہے۔ جیسے آپ کے دِل میں خیال آیا ہے۔ وہی بات ٹھیک ہے۔ تو پھر نانکی جی نے بھائی جیرام سے پُوچھا۔ کیا آپ اِن کے حال سے واقف ہیں۔ یا نہیں۔ تب جیرام جی نے کہا میں سب کچھ جانتا ہوں۔ تب نانکی جی نے کہا۔ سنیئے

اب اِن کی سگائی کی بھی کہیں بات چیت کریں۔ تاکہ اِن کا گرحست سے پیار پڑ جاوے۔ پھر یہ کام کار بھی دِل لگا کر کریں گے۔ تب جیرام جی یوں کہنے لگے۔ آپ اتنی جلدی نہ کریں۔ جب یہ کام کرنے لگ جایئں گے۔ تو خود بخود کوئی کھتری آکر رشتہ کے لیئے کہیگا۔ آپ فکر مت کریں۔ سب کچھ ٹھیک ہو جاوے گا۔ منش کو کما کر کھانا واجب ہے۔ جب یہ کام کریں گے۔ چار پیسے پاس ہو جایئں گے عزت اعتبار بن جاوے گا۔ تب خود بخود رشتہ بھی ہو جائیگا۔ تب نانکی جی کہنے لگیں۔ میں آپ سے عقلمند تو نہیں ہوں۔ مگر آپ کو کہہ دیا ہے۔ بھائی جیرام جی نے مگھر سُدی چودس کو گورو نانک جی کی نواب دولت خاں سے مُلاقات کرائی اور جیرام جی نے نواب سے کہا کہ آپ نے مودی خانہ کے لیئے کہا تھا۔ سو یہ نانک جی ہیں۔ اِن کو آپ مودی خانہ کا کام دیں۔ نواب دیکھ کر بہت خوش ہُوا اور کہنے لگا کہ یہ بہت ہوشیار نظر آتے ہیں۔ اور مودی خانہ بہت اچھی طرح چلا دیں گے۔ سو نواب نے بڑی خوشی کے ساتھ گورو نانک جی کو مودی خانہ دیدیا اور بی بی نانکی جی کو بہت خوشی ہوئی۔ کہ نانک جی کام پر لگ گئے ہیں۔

ساکھی مودی خانے کی

سمت ۱۵۴۷ مگھر کی پُورنماشی ویروار والے دن بھائی جیرام جی نے نواب سے ایک ہزار روپے پیشگی گورو نانک دیو جی کو لے کر دیئے۔ گورو نانک جی مودی خانہ میں جا کر بیٹھے۔ تب کچھ دیر بعد بھائی بالا نے ایکدن عرض کی۔ اے گورو جی! آپ نے تو مودی خانہ لے لیا ہے۔ اور آپ اِس کام میں لگ گئے ہیں۔ اب ہمیں جانے کی اجازت دو۔ تا کہ ہم بھی اپنی کِرت یعنی کھیتی جا کر کریں۔ گورو نانک جی بھائی بالا کو کہنے لگے۔ کہ ہمیں آپ سے ابھی بہت کام ہیں۔ اور آپ ابھی ہمیں چھوڑ کر جانا چاہتے ہیں۔ بھائی بالا نے کہا۔ آپ تو کھتری ہیں۔ اور آپ نے اپنی کِرت کرنی شروع کر دی ہے۔ اب ہم بھی اپنی کِرت کریں۔ تب گورو نانک جی کہنے لگے۔ بھائی بالا! کچھ وقت گذر جانے دو۔ ہم نے یہ کام کیا کرنا ہے۔ جو ہمارا اصلی

کام ہے۔ وہی کریں گے۔ آپ نرنکار کا تماشہ دیکھیں۔ جو کچھ کہ وہ کرتا ہے آپ ہمارے ساتھ ہی رہیں۔ تب بھائی بالا نے جواب دیا۔ میں تو آپکو خوش دیکھنا چاہتا ہوں۔ جیسے آپ کہیں گے۔ ویسے ہی میں کرونگا۔ میں تو بچپن سے ہی آپ کا خادم ہوں اور میں ہمیشہ آپ کے حکم میں ہی رہوں گا۔ بھائی بالا جی وہیں گورونانک جی کیساتھ رہنے لگا۔ گورونانک ہر مہینے نواب سے مودی خانہ کا حساب کراتے۔ اور ہمیشہ حساب کرنے سے گورونانک جی اُس سوال کو پورا کر دیتے۔ کپڑا مانگنے والے کو باباجی کپڑا دیتے اور رسد والے کو رسد دیتے۔ اور جو کوئی نقدی آکر مانگتا اُس کو نقدی دیتے۔ گورونانک جی کی دوکان پر ہمیشہ بھیڑ ہی لگی رہتی۔ اور جو کچھ مودی خانہ سے نواب کے حکم سے ملے تو گورونانک جی پانچ سیر کی بجائے ساڑھے پانچ سیر تول کر دیتے۔ اِس لئے ہر ایک آدمی دوکان سے خوشی خوشی جاتا۔ اور سری گورونانک دیوجی کی تعریف ہی کرتا جاتا۔ اِسی طرح سارے شہر میں گورونانک جی کی تعریف ہونے لگی۔ ایک دفعہ ربابی لوگ تلونڈی گئے۔ وہاں جا کر اُنہوں نے گورونانک جی کی بہت تعریف کی۔ جب مہتہ کالو نے سُنا کہ سُلطانپور میں سری گورونانک دیوجی مہاراج لوگوں کو بخشش کرتے ہیں۔ اور جو کوئی جس چیز کا طلبگار ہوتا ہے۔ گورونانک جی دے دیتے ہیں۔ یہ سُن کر مہتہ کالو رہ نہ سکا اور سُلطان پور کو روانہ ہو گئے۔ سُلطان پور پہنچے تو وہاں بھی گورونانک جی کی لوگوں سے بہت تعریف سُنی۔ مہتہ جی گورونانک جی کے پاس آئے۔ گورونانک جی پتا جی کو دیکھ کر اُٹھ کھڑے ہوئے اور پتا کے چرنوں پر گر پڑے۔ تب مہتہ جی نے گورونانک جی کو بغل میں لیا۔ اور بہت پیار کیا۔ پھر بھائی بالے نے مہتہ جی کو پیری پونہ کیا۔ ازاں بعد مہتہ جی اور گورونانک جی بھائی جیرام کو ملنے آئے۔ بھائی جیرام ان کو دیکھ کر اُٹھ کھڑے ہوئے اور مہتہ جی کے چرنوں پر متھا ٹیکیا۔ مہتہ جی نے بھائی جیرام کو گلے لگایا اور بے بے نانکی کے سر پر ہاتھ پھیرا اور رسم ورواج کے مطابق کپڑے گہنے اور نقدی دی۔ تب آپس میں بات چیت کرنے بیٹھ گئے۔ اِتنے میں مہتہ جی نے گورونانک دیوجی سے پوچھا۔ بیٹا! آپ کو یہاں آئے جو اِتنا عرصہ ہوا۔ سو سُنائیے۔ کہ آپ نے کتنا روپیہ کمایا۔ کتنا بچایا اور کتنا ضائع کیا ہے

تب گورو نانک دیو جی نے جواب دیا۔ پتا جی! بہت کچھ کمایا ہے۔ اور بہت کچھ ہی کھایا ہے۔ حساب کتاب بھی نواب سے کرتے رہے ہیں۔ اور جتنے پیسے ہمارے نواب کے ہاں سے نکلتے وہ لیتے بھی رہے ہیں۔ مگر ہمارے پاس اِس وقت تو ایک دمڑی بھی موجود نہیں ہے۔ یہ سُنکر مہتہ کالُو بھائی بالا کے ساتھ لڑنے لگا۔ اور بہت غصُے سے باتیں کرنے لگے۔ گورونانک جی نے بھائی بالا کو اشارہ کیا کہ آپ چُپ رہیں۔ تو بھائی بالا جی چُپ رہے۔ پھر کالُو جی کہنے لگے۔ مَیں نے تو سمجھا تھا کہ گورونانک جی کاروبار میں لگ گیا ہے اور جو کچھ انہوں نے گنوایا تھا وہ کما کر دیں گے۔ علاوہ اِس کے کئی ایسی باتیں کرنے لگے۔ جیسے کہ وہ پہلے کیا کرتے تھے۔ پھر بھائی جیرام سے بولے۔ آپ کو چاہیئے تھا کہ اِن کی خبر لیتے رہیں نہ ہی آپ نے اِس کی کچھ کمائی کو سنبھالا اور نہ ہی کہیں اِس کا رشتہ ہی کیا۔ بے بے نانکی جی بولیں۔ پتا جی! یہاں جو یہ آئے ہیں۔ انہوں نے آپ کا کیا نقصان کیا ہے۔ آپ کو خوش ہونا چاہیئے۔ کہ یہ کاروبار میں لگ گئے ہیں۔ اور برسرِروزگار ہو گئے ہیں۔ جب یہ کوئی کاروبار نہ کرتے تھے۔ تو اُس وقت آپ کہتے تھے۔ کہ یہ کوئی کام نہیں کرتے۔ اب گورونانک جی کام میں لگ گئے ہیں۔ اور آہستہ آہستہ کما بھی لائیں گے۔ اور ہم اِن کی سگائی کے لیئے بھی کوشش کر رہے ہیں۔ آجکل بہت جلدی کہیں نہ کہیں اِن کا رشتہ بھی ہو جاوے گا۔ گورونانک جی اب کچھ نقصان تو نہیں کر رہے۔ کام میں لگے ہوئے ہیں۔ اگر آپ اِن کا رشتہ کرنا چاہتے ہیں۔ تو آپ ہی کہیں کر دیویں۔ مہتہ جی نے کہا۔ بی بی نانکی جی! اِن کا رشتہ دیکھ کر کسی اچھے گھر کرنا۔ کوئی ایسا ویسا گھر ہی نہ ہو۔ تب بھائی جیرام جی کہنے لگے۔ مُولا چونا کھتری پکھو کے رندھاوے میں رہتا ہے۔ وہ وہاں کا پٹواری ہے۔ اُس کے گھر میں لڑکی ہے۔ وہ پُن ارتھ کام کرتا ہے۔ ہم بہت کوشش کرتے ہیں۔ آگے ایشور بھلی کرے گا۔ مہتہ جی! آپ فکر بالکل نہ کریں۔ تب کالُو جی کہنے لگے۔ بیٹا جیرام! مَیں نے بی بی نانکی کا سُکھ مراد تو دیکھ لیا ہے۔ اور مَیں چاہتا ہوں کہ مَیں نانک جی کی بھی یہ خوشی جیتے جی دیکھ لُوں۔ تب جیرام جی نے کہا۔ مہتہ جی! آپ یہیں رہیں اور مَیں جا کر ماتا جی کو بھی لے آتا ہوں۔ پھر کالُو جی نے جواب دیا۔ بیٹا! میرے لیئے

یہاں رہنا مناسب نہیں ہے۔ اور میں وہاں ہی کاروبار میں مصروف رہتا ہوں۔ کیونکہ رائے بُلار نے سارا پٹوار کا کام میرے سپرد کیا ہوا ہے۔ تب جیرام نے کہا مہتہ جی! آپ میرے پتا پرمانند جی کے برابر ہیں۔ تب مہتہ کالو نے کہا۔

جیرام بیٹا! جس وقت گورو نانک جی کی سگائی کی بات چیت ہو مجھے اطلاع دینا۔ اور ساتھ ہی گورو نانک جی کی اچھی طرح سے نگہبانی کرنی تاکہ کوئی پیسہ ضائع نہ کریں۔ تو پھر بے بے نانکی جی کہنے لگیں۔ پتا جی! آپ خوش ہوں کہ گورو نانک جی کا دِل اچھی طرح لگا ہوا ہے۔ اور پتا جی ہم تب نانک جی کو منع کریں۔ اگر وہ چوری یاری یا اور کوئی بُرا کام کر کے پیسہ خراب کرتے ہوں۔ کیا ہوا۔ اگر اپنی کمائی سے ننگے بھوکے کو کپڑا یا روٹی دے دیتے ہیں۔ سو وہ تو نیک کام میں لگے ہوئے ہیں۔ ہم کیسے منع کریں۔ اگر کوئی بُرا کرم کرتے ہوں۔ تب تو منع کرنا بھی دھرم ہے۔ پتا جی۔ سنیئے! جب یہ فقیروں کو کھانا وغیرہ دیتے ہیں۔ تو ہم بہت ڈرتے ہیں۔ کیونکہ دولت خاں بہت سخت آدمی ہیں۔ اور ہر وقت اِن کی دکان پر فقیروں کی بھیڑ لگی رہتی ہے۔ ہمارا دِل ڈرتا ہے۔ کہ کہیں سرکار کا نقصان نہ ہو جائے۔ اور ہم سرکار کی طرف سے سرخرو رہیں۔ مگر پتا جی! جب کبھی حساب کیا جاتا ہے۔ ہمیشہ گورو نانک دیو جی مہاراج کا کچھ وادھا ہی نکلتا ہے۔ سو اِن باتوں سے معلوم ہوتا ہے۔ کہ وہ منش نہیں۔ وہ تو آپ نرنکار ہیں۔ اِسی لیئے ہم کچھ نہیں کہہ سکتے۔ تب کالو جی کہنے لگے۔ بیٹا جیرام! اب پھر جب بھی حساب ہو اور جو کچھ گورو نانک جی کا نفع نکلے۔ وہ آپ سنبھال لیویں۔ سو بہت اچھا ہوگا۔ کیونکہ نانک جی تو لاکھ کو بھی تنکا کے برابر سمجھتے ہیں۔ یعنی وہ پیسے کی پرواہ نہیں کرتے اور بھائی بالا کو بھی سمجھائیں آپ بھی اُس کو کہیں اور میں بھی کہتا ہوں۔ جیرام جی نے اپنے آدمی کو بھیج کر بھائی بالا کو بُلوایا۔ تب بھائی بالا آ گیا۔ بھائی جیرام نے کہا۔ بھائی بالا! آپ ہی گورو نانک جی کے پکے ساتھی ہیں۔ اور ہم آپ کو ایسا ہی سمجھتے ہیں۔ جیسا کہ گورو نانک آپ ہی گورو نانک جی کا خیال رکھیں کہ کہیں پیسہ ضائع نہ کریں۔ تب کالو جی نے بھی یہی کہا۔ بھائی بالا! آپ ساتھ رہتے ہیں۔ اِس واسطے یہی خیال رکھیں۔ کہ گورو نانک جی بہت روپیہ جمع کریں۔ جیرام جی کی باتوں کو تو بھائی بالا نے بُرا محسوس نہ کیا۔ مگر

مہتہ کالُو کی باتوں کو بھائی بالا نے بُرا محسوس کیا۔ اور کہنے لگے۔ مہتہ جی! شاید آپ کو یہ شُبہ ہوگا کہ بالا سری گورو نانک جی کے ساتھ رہتا ہے۔ اور شاید کچھ فضول خرچ کرتا ہوگا مگر ہمارے لئے تو گھی بھی بُری دست کے برابر ہے۔ ہم تو صرف یہ چاہتے ہیں کہ سری گورو نانک جی جو بھی کرتے ہیں۔ سو ٹھیک ہے۔ اور ہم اُن کو منع نہ کریں۔ مہتہ جی! آپ ہی ایسا کریں۔ کہ یہاں آکر جو کچھ آپ حاصل کر سکیں کر لیں۔ ہم تو اِس بارے میں کچھ نہیں کر سکتے۔ اِتنی دیر میں بھائی جیرام جی بولے اور کہنے لگے۔ مہتہ جی! بھائی بالا جی سچ کہتا ہے۔ گورو نانک جی صرف مُنش ہی نہیں۔ وہ تو ہمیں پرمیشور نظر آتے ہیں۔ پھر کہنے لگے۔ مہتہ جی! اب آپ پدھاریں۔ جونہی ہم گورو نانک جی کی سگائی کریں گے۔ اُس کے بعد بہت ہی جلدی ہم شادی وغیرہ کا انتظام بھی کر دیں گے۔ تب خود بخود ہی گورو نانک جی کا اپنے رشتہ داروں کے ساتھ پیار ہو جاوے گا۔ پھر وہ سمجھدار بن جاویں گے۔ تب کالُو جی اپنے گھر کو روانہ ہوئے۔ جب تلونڈی پہنچے۔ تو گورو نانک جی اور بی بی نانکی کے بارے ماتا جی نے پُوچھا۔ تو کالُو جی کہنے لگے۔ گورو نانک جی تو اُسی طرح ہیں۔ جیسے کہ پہلے تھے۔ سارا دِن دکان پر فقیروں کی بھیڑ لگی رہتی ہے اور جو کچھ آکر کوئی مانگتا ہے۔ اُسے دے دیتے ہیں۔ اِسی طرح جب ایک ماہ گذر گیا۔ ایک بھولے آدمی نے بھائی جیرام کے پاس گورو نانک جی کے بارے چُغلی کی اور کہنے لگا کہ آپ گورو نانک جی کو سمجھاتے نہیں آپ کو پٹھانوں کا نو پتہ ہے۔ اور گورو نانک جی بہت پیسے خرچ کرتے ہیں۔ جب اِس بات کا پتہ نواب کو لگ گیا۔ تو آپ سے تمام نقصان شُدہ روپیہ وصُول کیا جائے گا۔ یہ سُنکر بھائی جیرام جی بہت غمگین ہوئے۔ اور گھر آکر کہنے لگے۔ کہ آج فلاں شخص نے مجھے کہا ہے۔ کہ آپ کا سالا یعنی گورو نانک جی بہت پیسے لُٹاتے ہیں۔ آپ اُس کو سمجھاتے کیوں نہیں۔ اب آپ (نانکی) صلاح دیں۔ کہ میں اب کیا کروں۔ یہ سُن کر نانکی جی کہنے لگیں۔ آپ جیسے بہتر سمجھیں ویسے ہی کریں۔ میں نے کیا کہنا ہے۔ میں تو خود آپ کی تابعدار ہوں۔ مگر آپ کو ابھی تک یقین نہیں ہوتا۔ اور آپ کہیں گے کہ شاید بھائی ہونے کی وجہ سے میں یہ باتیں کرتی ہوں۔ مگر جہاں تک سنسار کی مایا ہے۔ سب کے مالک

گورونانک جی ہیں۔ اور سب مایا اُن کے ہاتھوں سے ہی نِکلتی ہے۔ اور سارے سنسار کی
مایا اِن کے حُکم کے اندر ہے۔ مگر اب آپ کے دِل میں اِس بات کا خیال ہے۔ سو آپ
اب ایک دفعہ ضرور دوکان کا حساب کریں۔ خواہ نقصان نِکلے یا فائدہ۔ آپ کِسی
کے کہنے پر مت چلیں۔ تب جیرام جی کہنے لگے۔ مَیں حساب نہیں کرتا۔ اگر آپ کو یقین
ہے۔ تو پھر مَیں نے کیا کہنا ہے۔ تب نانکی جی کہنے لگیں۔ اب آپ اِس بات کو ایسے خالی
نہ دیں۔ مَیں ابھی نانک جی کو بُلاتی ہوں۔ تب نانکی جی نے تُلساں کو کہا۔ کہ آپ جائیں
اور نانک جی سے کہیں کہ آپ درشن دے جائیں۔ تب لونڈی تُلساں گورونانک
جی کے پاس گئی اور جاکر نمسکار کی۔ اور کہا۔ اے ٹھاکر جی! بہو جی کہتی ہیں۔
کہ آپ آن آکر درشن دے جائیں۔ تب سری گورونانک جی بھائی بالا سے
کہنے لگے۔ بھائی بالا! آج نہ معلوم بے بے جی نے مجھے کیوں بُلایا ہے۔ تب بھائی
بالا نے کہا۔ کوئی کام ہوگا۔ پھر گورونانک جی بولے۔ بھائی بالا! میرا دِل کہتا
ہے کہ کِسی آدمی نے میرے بارے چُغلی کی ہے۔ تب بھائی بالا نے کہا۔ گورو
جی! آپ کے برخلاف کون چُغلی کر سکتا ہے۔ تب گورونانک جی کہنے لگے بھائی
بالا! آپ اندر سے پتاسیاں (مٹھائی) والا برتن باہر نکال لادیں۔ بھائی بالا
نے ایسا ہی کیا۔ تب گورونانک جی نے جھولی میں پتاسے ڈلوا لیئے۔ تب سری
گورونانک جی گھر کی طرف روانہ ہو پڑے۔ جب گھر آئے تو تُلساں کہنے
لگی۔ بہو جی! بھائی جی آئے ہیں۔ تب بے بے نانکی جی اُٹھ کھڑی ہوئیں اور
کہنے لگیں۔ آؤ بھیا جی! بے بے جی نے سری گورونانک دیو جی کو بیٹھنے کیلئے
پیڑا دیا اور بھائی بالا جو کہ گورونانک جی کے ساتھ تھا کو بھی بٹھایا۔ تب گورو
نانک جی کہنے لگے۔ جے بے بے جی! آپ نے آج کیسے یاد فرمایا۔ تب بے بے نانکی جی نے جواب دیا
کہ آپ کے درشن کئے بہت دِن ہو گئے تھے۔ اِس لئے آج آپ کے درشن کرنے کے لئے
بُلوایا ہے۔ تب گورونانک جی نے کہا۔ بے بے جی! مجھے خیال ہے۔ کہ آپ نے مجھے
کسی کام کے لئے بُلایا ہے۔ سو آپ وہ بات بتائیں۔ تب بے بے نانکی جی کہنے
لگیں۔ بھائی جی آپ کو ہر بات کا عِلم ہے۔ مَیں کیا کہوں۔ تب گورونانک

جی نے کہا۔ آپ مجھ سے حساب لے لیں۔ میں یہ جانتا ہوں۔ کہ کسی نے میرے
بارے شکایت کی ہے۔ سو آپ مجھ سے حساب لیں۔ تب نانکی جی نے دلا
دیا تب گورونانک جی نے کہا۔ بے بے جی! ایسے نہیں۔ یہ بات حساب کی ہے۔ اِس
میں شرم اور لحاظ کا کوئی کام نہیں۔ تب بے بے جی نے کہا۔ بہت اچھا بھائی جی۔
سمت ۱۵۴۷ پھاگن سُدی پنچمی والے دِن دولت خاں لودھی کے ساتھ حساب کیا
تین ماہ کا ایک سو پینتیس روپیہ نفع گورونانک جی کا نکلا۔ تب گورونانک جی نے
کہا۔ جیجا جی! اب تو ہم آپ سے سرخرُو ہوئے ہیں۔ اب آپ یہ مودی خانہ کسی
اور کو دیویں۔ یہ بات سُنکر جیرام جی بہت ڈرے اور گورونانک جی کے پاؤں پر گر پڑے
اور بے بے نانکی جی بھی رونے لگیں اور کہنے لگیں۔ کہ پہلے تو آپ مجھے ختم کریں اور پھر
کہیں جائیں۔ گورونانک جی کہنے لگے۔ جیجا جی! اب تو حساب پُورا ہو چکا ہے۔ اور نفع بھی
بڑھ جاوے تو آپ کو اِس جنجال میں پڑنے کی کیا ضرورت ہے۔ پھر بھائی جیرام جی یوں
کہنے لگے۔ بھائی نانک جی! پہلے میں کچھ جانتا تھا اور کچھ نہیں جانتا تھا۔ مگر اب مجھے پوری
طرح یقین ہو گیا ہے۔ آپ میرا گناہ بخشیں۔ مجھ سے خطا ہوئی ہے جو کہ آپ کی بہن
نانکی کے کہے کی پرواہ نہ کی۔ اِتنے میں پھر نانکی جی نے کہا۔ نانک جی! جب کبھی دوکان
میں پیسہ گھٹے گا۔ تو اُس وقت میں جواب دونگی۔ تب دوبارہ بھائی جیرام اور نانکی
جی نے بھائی بالا سے کہا۔ کہ بھائی بالا آپ گورونانک جی سے کہیں۔ تب بالا جی گورونانک
دیو جی سے کہنے لگے۔ گورو جی! آپ تو کوئی ظاہرا پیر ہیں۔ آپ کو پیسے کے ہونے نہ ہونے
کا پتہ لگ جاتا ہے۔ مگر اب آپ کو بہن نانکی اور بھائی جیرام جی دونوں منتیں کر رہے
ہیں۔ سو آپ کرتار کی طرف دیکھیں اور مجھ پر مہربانی کریں۔ تب گورونانک جی
نے کہا۔ بھائی بالا! آپ کے کہنے کو بھی میں نہیں ٹال سکتا۔ تب بھائی بالا نے گورونانک جی کے
آگے متھا ٹیکیا۔ اِتنے میں بی بی نانکی جی اور بھائی جیرام جی کہنے لگے۔ بھائی بالا! آپ
نے بہت اچھا کام کیا ہے۔ اور نئے سرے سے ایک قسم کا گورونانک جی دیا ہے۔ تب ایک
ایک سو پینتیس روپے نواب سے لے کر گورونانک جی کو دیئے اور سترہ سو روپیہ اور نواب سے
پیشگی کر دیئے۔ گورونانک جی تمام روپیہ لے کر دوکان پر آئے۔ جتنے اندر کارخانہ دار تھے سب

آکر گورونانک جی کو ودھائیاں اَور مبارک دینے لگے۔ اور ہندو و مُسلمان سب لوگ خوشیاں منانے لگے۔ کیونکہ گورونانک جی نے دوبارہ مودی خانہ چلایا ہَے۔ اَور آپسیں کہنے لگے۔ کہ ہم نے سُنا تھا کہ گورونانک جی نے مودی خانہ چھوڑ دیا ہَے۔ یہ سُنکر ہم بہت غمزدہ ہُوئے تھے۔ گورونانک جی نے سب لوگوں کی عزت کی۔ تب پھر گورو نانک جی پہلے کی طرح ہی کرنے لگے یعنی جو کسی نے مانگا۔ دے دیتے۔ اور اِسی وجہ سے تمام لوگ گورونانک جی سے خوش تھے۔

ساکھی گورُونانک جی کی کُڑمائی کی!!!

ہندو مُسلمان سب لوگ گورونانک جی کی تعریف کرتے۔ کیونکہ ہر شخص کی ہر خواہش کو گورُونانک جی پُورا کرتے۔ ایک دِن مُولا چونا نے گورونانک جی کو دیکھا مُولا پکھو کے رندھاویاں کا پٹواری تھا۔ اُس کا گھر ٹبالہ میں تھا۔ تب مُولا نے بھائی جیرام کے گھر بے نانکی جی کو سگن بھیجا۔ سمت ۱۵۵ میں برہمن۔ شگن لے کر آیا بے بے نانکی جی بڑی خوش ہوئیں۔ سب طرف سے ودھائیاں ملنے لگیں۔ تب بھائی جیرام نے چِھٹی لکھی اور اُس پر کیسر کا چھِنکاؤ بھی کیا۔ اور مہتہ کالُو جی و ماتا جی کو ودھائی دے بھیجی۔ سب پرِوار کو بُلوا بھیجا۔ کہ آپ آئیں۔ تب جو کُڑ خریدا جائے۔ کالُو جی نے جب سُنا بہت خوش ہوا۔ اور جو آدمی پیغام لے کر آیا تھا۔ اپنے ہاتھ سے اُس کا مُنہ کھانڈ سے بھر دیا۔ ماتا جی بھی بہت خوش ہوئیں۔ اور پرمیشور کا بہت بہت دھنباد کرنے لگیں اور کہنے لگیں۔ دھن وہ نِرنکار ہَے۔ جس کی کِرپا سے بیٹا نانک میرے گھر پیدا ہُوا اور پھر یہ بڑی کِرپا ہَے۔ کہ یہ خوشی کا دِن نصیب ہُوا اور مَیں اُس آدمی پر بھی قُربان ہوں۔ جس کے مُنہ سے گورونانک جی کی کُڑمائی کی خبر سُنی۔ اور ودھائی دی۔ رات کو سب رشتہ داروں کو بُلا کر گاون بٹھایا۔ اور سب شریکیاں آپسیں یہ کہنے لگیں۔ کہ ہمارے بیدیوں کے خاندان میں گورونانک جی بہت نیک پُرش پیدا ہوئے ہیں۔ ہمارے خاندان کا سُورج روشن ہُوا ہَے۔ جو دھرم کی کُڑمائی ہوئی ہے۔ اور ہمارے

خاندان کو نِرمل کیا ہے۔ امّاں بی بی نے اپنے پیکے ودھائی لکھ بھیجی۔ تب امّاں بی بی کے پِتا راما جو کہ ذات کا جھنگڑ تھا۔ یعنی گورونانک جی کے نانکے چِٹھی لکھ بھیجی۔ کہ آپ تلونڈی آئیں تو پھر یہاں سے سب مِلکر سُلطان پور جائیں گے۔ اور سب سامان وغیرہ خرید کریں۔ چِٹھی مِلنے پر وہاں سے گورونانک جی کی نانی بھرائی جی آئیں اور ماما کِشنا اور نانا راما سب تلونڈی آئے۔ بہت خوشی ہوئی۔ اور پھر کالُو جی، اماں بی بی۔ لالُو بیدی۔ بھائی راما۔ بھائی کِشنا جھنگڑ اور نانی بھرائی یہ چھ اور دو نوکر بھائی راما کے ساتھ۔ چار اَور آدمی یعنی کُل بارہ آدمی سُلطانپور کو روانہ ہوئے۔ بھائی راما نے خرچ کرنے کے لئے بہت روپیہ ساتھ لیا۔ جب چلنے لگے تب کالُو جی رائے بُلار کے پاس جانے کی اجازت لینے کے لئے آئے اور آکر رائے بُلار کے پاس کھڑے ہو گئے۔ رائے بُلار نے کہا۔ آیئے مہتہ جی! کیسے آنا ہُوا۔ تب کالُو جی نے کہا۔ رائے جی! گورونانک جی کی کُڑمائی پکھو کے رندھاوے ہوئی ہے۔ اور ہم چوکڑ خرچ کرنے چلے ہیں۔ ہمیں اجازت دیں۔ تب رائے بُلار نے کہا۔ سنیئے کالُو جی! آگے گورونانک جی ہیں۔ ذرا خبردار رہیں۔ تب کالُو جی نے کہا رائے جی! آپ نے وسواس ہی ڈال دیا ہے۔ تب رائے بُلار نے کہا۔ کالُو! میں نے تو اَور بات کہی ہے۔ وہ آگے سادھ ہیں۔ آپ کوئی سخت کلام نہ کر بیٹھیں۔ تب کالُو جی نے کہا۔ رائے جی یہ تو میری مُراد ہے۔ رائے جی! آپ تو پرمیشور کے بڑے پیارے ہو۔ مہربانی کر کے آپ یہ دُعا دیویں کہ یہ کام شُدھ ہو۔ تب رائے بُلار نے کہا۔ جاؤ کالُو جی! آپ کو اجازت ہے۔ پرمیشور مہر کرے گا۔ اور سب کام اچھے ہوں گے۔ مگر میری طرف سے بہت پیار کر کے بابا نانک جی کے قدموں پر ہاتھ رکھیں اور لبل میں لے کر ماتھا چُومیں۔ اور میری طرف سے دونوں ہاتھ جوڑ کر نمسکار کہنا اور جیرام جی کو بھی میری طرف سے بندگی کہنا۔ اب آپ جائیں۔ آپ پر سائیں کی کرپا ہو۔ تب کالُو جی رائے بُلار سے وِداع ہوئے۔ اور سُلطان پور کو روانہ ہو پڑے۔ پانچویں دن سُلطان پور پہنچے۔ اور پرمانند چلتے کے گھر آئے اور ودھائیاں مِلنے لگیں۔ اِتنے میں گورونانک جی کو پتہ لگا۔ کہ ماتا پِتا جی اور چچا لالُو۔ نانا راما۔ ماما کِشنا اور نانی بھرائی۔ مردانہ ڈُوم وغیرہ سب آئے ہیں

تب گورونانک جی مودی خانہ سے اُٹھ کر آئے اور آکر پتا جی کے پیروں پر پڑے
کالُو جی نے گورونانک جی کو بغل میں لیا۔ اور ماتھا چُوما۔ گورونانک جی نے پُوچھا۔
پتا جی! رائے بُلار راضی خوشی تھے۔ تب کالُو جی نے کہا۔ بیٹا! بہت اچھے وقت
آپ نے یاد کرا دیا۔ رائے جی نے آپ کا ماتھا چُومنے کو کہا تھا۔ ہم کو بھول ہی گیا
تھا۔ تب کالُو جی نے رائے بُلار کی طرف سے نانک جی کا ماتھا چُوما۔ اور پیار کیا پھر
گورونانک جی اماں بی بی کے پاؤں پڑے اِس کے بعد اپنے چچا لالُو کے پاؤں پر پڑے
لالُو جی نے گورُونانک جی کو گلے لگایا۔ اور کہنے لگے۔ بیٹا نانک! آپ نے ہمارے سارے
خاندان کو نِرمل کر دیا ہے۔ تب پھر گورونانک جی نے نانے رامے کے پاؤں پر متھا
ٹیکیا۔ نانا راما نے گورونانک جی کو گلے لگایا۔ اور گلے سے چھوڑا نہیں۔ تب راما جی
نے اِدھر اُدھر دیکھا۔ وہاں کوئی منگتا بھی موجود نہیں تھا۔ اتنے میں نانی بھرائی نے کہا۔
آپ گورو جی کو چھوڑتے کیوں نہیں۔ اب گلے سے چھوڑ دیں۔ تب بھائی راما نے کہا
مَیں بیس روپے نانک جی کے سر سے واروُں گا۔ تب میری سِک پُوری ہو گی۔ تب
نانی بھرائی نے کہا۔ پھر آپ بیس روپے وار دیں۔ بھائی راما نے کہا۔ کوئی منگتا
لینے والا بھی ہو۔ تب نانکی جی نے کہا۔ تُلساں! فقیروں یعنی منگتوں کو بُلا لاؤ۔ تب
لونڈی تُلساں شہر میں گئی اور منگتوں کو بُلا لائی۔ تب نانکی جی نے کہا۔ نانا جی!
آپ بیس روپے نقد وارو گے یا ٹکے منگوا کر وارو گے۔ تب راما جھنگڑ نے کہا۔
بیٹی جس طرح آپ کہیں گے۔ اُسی طرح کروں گا۔ تب نانکی جی نے کہا۔ ٹکے منگوا کر
واریں۔ تب بھائی راما نے اپنے بیٹے کرشنا کو کہا۔ بیٹا جاؤ اور بیس روپے کے
ٹکے لے آؤ۔ اِتنے میں نانی بھرائی نے کہا۔ بیٹا! میرے لئے بھی دس روپے کے
ٹکے لے آؤ۔ نانی بھرائی نے بھی دس روپے دے دیئے پھر ماما کرشنا اپنے
لئے بھی اپنی جیب سے پانچ روپے کے ٹکے بازار سے لے آیا۔ اور آکر بیس روپے
کے ٹکے بھائی راما کو دیئے اور دس روپے کے ٹکے اماں بھرائی کو دیئے اور باقی
پانچ روپے کے ٹکے اپنے پاس رکھ لئے۔ تب اس طرح سارے پینتیس روپے کے
ٹکے ہو گئے۔ سب ٹکے گورونانک جی کے سر پر وارنے لگے۔ غرضیکہ سب ٹکے وار کر
منگتوں کو دے دیئے۔ سمت ۱۵۵۰ متی مگھر شدی پنچمی دیر وار والے دن سُلطانپور سے

شبھ مہورت کے ساتھ روانہ ہوئے۔ کالو جی۔ بھائی راما۔ کرشنا، بھائی پرمانند پلتا جو کہ بھائی جیرام کے پتا تھے۔ بھائی جیرام پلتا اور نوکر چاکر چل پڑے۔ بھائی پرمانند پلتا اور بھائی جیرام نے ندھے برہمن کو کہہ کے رندھاوے گاؤں بھیجا اور پکھو کے رندھاوے کا چودہری اجتا رندھاوا تھا اور اُس کا پٹواری مُولا چونا تھا۔ اُس کے گھر میں جاکر ندھے برہمن نے خبر کی اور کہا۔ مہتہ مُولاجی! خوش رہو۔ تب مہتہ مُولا نے کہا۔ پنڈت جی نمسکار۔ اور کہا! پنڈت جی! آپ کا کیسے آنا ہوا۔ تب ندھا برہمن نے کہا۔ مہتہ جی! مَیں سُلطان پور سے آیا ہُوں اور بھائی جیرام پلتا نے بھیجا ہَے۔ کہ جاکر مہتہ مُولا چونے کو اطلاع کردو۔ کہ مہتہ کالو۔ بھائی لالو۔ بھائی راما کرشنا۔ اور بھائی جیرام سب آرہے ہیں۔ سو مَیں اِس لئے آیا ہُوں۔ تب مُولا نے کہا۔ پنڈت جی! آپ کا آنا میرے سر آنکھوں پر۔ تب اتوار کے دِن دسمی کو پہر دِن چڑھے پکھو کے رندھاوے میں سب جا پہنچے۔ مہتہ مُولا نے پہلے ہی سب اِنتظام کر رکھا تھا۔ تب پرمانند پلتے نے اپنے ہاتھوں سے چوکرُ خرچیا۔ اور ددھائی لے دے کر جو کچھ راہ ورسم تھی۔ کردی۔ اور دونوں اطراف سے بڑی خوشی ظاہر کردی گئی۔ تب کالو جی نے کہا۔ بھائیا پرمانند پلتا جی! آپ بھائی مُولا جی سے ساہ بھی طلب کریں۔ تب بھائیا پرمانند پلتا جی ایک طرف ہو کر بھائی مُولا کے ساتھ بات چیت کرنے لگے۔ باتوں کے دوران میں ہی یہ بات بھی کہہ دی۔ کہ بھائی مُولا جی! لڑکا بھی جوان ہے اور لڑکی بھی سیانی ہَے۔ اِس لئے آپ شادی کی بھی تیاری ساتھ ہی کردیں۔ تب بھائی مُولا نے کہا۔ آپ تسلّی رکھیں اور ہمیں صرف ایک سال کی مُہلت دیں۔ پھر ہم آپ کو شُبھ ساہ گنوا کر لکھ بھیجیں گے۔ تب بھائی لالو۔ بھائی کالو۔ بھائی پرمانند پلتا اور بھائی جیرام جی واپس سُلطانپور آئے اور اِن کو ددھائیاں ملِنے لگیں۔ تب بے بے نانکی جی نے اپنی سب شریکنیوں کو بُلاکر گادن بٹھایا۔ اور خوب خوشیاں منائیں۔ چوتھے دِن بھائی کالو اور بھائی لالو جی واپس تلونڈی آنے کے لئے تیار ہُوئے۔ تب مردانے ڈومنے نے کہا نانک جی! کچھ ہمیں بھی اپنی ددھائی کی بخشیش کریں۔ تب گورونانک جی نے کہا۔ مردانہ بوچھ

خواہش ہے۔ مانگ لے۔ ہم کو ابھی آپ سے بہت بڑا کام ہے۔ پھر مردانہ نے کہا۔ گورو جی! آپ مجھے کوئی اچھی چیز بخشیں۔ گورو نانک جی نے کہا۔ مردانہ! آپ بھلی دستو مانگتے ہیں مگر بھلی دستو ملنے پر آپ رنجیدہ ہو جائیں گے۔ تب مردانہ نے کہا۔ اگر آپ بھلی دستو دیں گے۔ تو میں کیوں ناراض ہوں گا۔ تب گورو نانک جی نے کہا۔ مردانہ! آپ مراسی ذات کے ہیں۔ آپ آنے والی بات کو نہیں جانتے۔ پھر مردانہ نے کہا۔ اے نانک جی! آپ جو کچھ بھلی دستو جانتے ہیں۔ ہمیں بخشیں۔ تب گورو نانک جی نے کہا۔ ہم نے آپ کو نارکا گُن دیا تھا سو وہ کہاں ہے۔ اُسی کی ہم کو ضرورت ہے۔ تب مردانہ اُٹھ کھڑا ہوا۔ تعظیم کی۔ اور کہنے لگا۔ گورو جی! جہاں آپ نے رکھا ہوگا۔ وہاں ہی پڑا ہوگا۔ تب گورو نانک جی نے اپنے گلے سے چولنا اُتار کر مردانے کو دے دیا۔ تب مردانے نے وہی چولنا اپنے گلے میں پہن لیا۔ تب گورو نانک جی نے کہا۔ مردانہ! آپ میری ایک بات مانیں مردانہ بولا۔ فرمایئے گورُو جی۔ تب پھر گورو نانک جی نے کہا۔ سُن مردانہ! آپ ویدیوں کے مراسی ہیں۔ اور کسی طرف سے کچھ نہیں مانگنا۔ تب مردانہ نے کہا۔ گورُو جی! ہم آپ کی یہ بات مانتے ہیں۔ مگر آپ ہماری خبر گیری میں رہیں۔ تب گورو نانک جی نے کہا۔ کرتار سب کا خیال رکھتا ہے۔ تب مردانہ نے گورُو جی کے آگے متھا ٹیکیا۔ اور پھر سب اپنے گھروں کو روانہ ہو پڑے۔ گورو نانک جی وہی پہلے کی طرح ہی کرتے۔ جو کوئی فقیر آکر سوال کرتا۔ پُورا کرتے۔ اور گورو نانک جی سے کوئی بشر خالی واپس نہ جاتا یہ بات عام لوگوں میں مشہور ہو گئی۔ کہ نانک جو کہ بھائی جیرام کا سالا ہے دیکھو آج کل ہی کہیں نکل جائے گا۔ ہر جگہ یہی باتیں ہونے لگیں اور کئی لوگ آکر یہی کہنے لگے کہ بھائی جیرام! ہمیں یہ معلوم ہوتا ہے۔ کہ نانک جی آج کل ہی کہیں نکل جانے والا ہے ہم آپ کے پُرانے مِتر ہیں۔ اور اِسی لیئے کہتے ہیں۔ کہ ایسا نہ ہو۔ کہ گورو نانک جی کی وجہ سے آپ کو نواب کی طرف سے کچھ نقصان پہنچے۔ بھائی جیرام گھر آکر کہتے۔ کہ سب لوگ یہی باتیں کہتے ہیں۔ اور گورو نانک جی اُسی پُرانے طریقے پر چل رہے ہیں۔ تب نانکی جی کہنے لگیں۔ مہاراج! لوگوں کے کہنے سے آپ فکر نہ کریں۔ تب بھائی جیرام نے دِل میں ہی سوچتے رہے۔ اور باہر ذکر نہ کرتے۔ کچھ وقت گذرنے کے بعد ایک دِن گورو نانک جی خود آکر بھائی جیرام سے کہنے لگے۔ بھائی جیرام جی! سرکار کا حساب

دلوائیے۔ کیونکہ حساب کئے کافی دِن ہو گئے ہیں۔ تب بھائی جیرام نواب کے پاس آئے اور گذارش کی۔ کہ نانک جی حساب کے لئے کہتے ہیں۔ کیونکہ کافی دِن ہو گئے ہیں۔ نواب نے کہا۔ کہ آپ گورونانک جی کو بُلا لائیں۔ تب بھائی جیرام نے بِدھے برہمن کو گورونانک جی کے بُلا لانے کے لئے بھیجا۔ گورونانک جی تمام بہی جات اور ضروری کاغذات برائے حساب لے کر آئے۔ پھر بھائی جیرام اور گورونانک جی اکٹھے نواب کی کچہری میں گئے۔ بھائی بالا بھی ساتھ تھا۔ کچہری میں جاکر نواب کو سلام کیا۔ نواب نے پوچھا۔ ارے مودی! آپ کا کیا نام ہے؟ تب گورو جی نے کہا۔ نواب سلامت! میرا نام نانک نرنکاری ہے۔ تب نواب کہنے لگا۔ ارے جیرام! مَیں نے تو کچھ نہیں سمجھا۔ کہ مودی نے کیا کہا ہے۔ تب بھائی جیرام نے فارسی میں کہا۔ نواب جی! جس کا رنگ رُوپ اور وجود کوئی نہیں۔ اُس نرنکار کی صِفت کرنے والا بندہ ہوں۔ نواب یہ سُنکر ہنس پڑا۔ اور کہا جیرام! مودی کا ویاہ کیا ہے یا نہیں۔ تب جیرام جی نے کہا۔ نواب صاحب! مودی کا ویاہ اب جلدی ہونے والا ہے۔ آپ کی مہربانی ہوگی۔ تو ابھی ویاہ ہو جاوے گا۔ نواب نے ہنس کر کہا کہ نانک جی کہتے ہیں۔ کہ مَیں اُس نرنکار کا بندہ ہوں۔ جس کو بید پُران کتیب قرآن نیت نیت کہتے ہیں جو بے حساب ہے۔ جس کا حساب کوئی نہیں پایا جاتا۔ سو اُن سب صِفتوں کا مالک جو ہے۔ اُس کا بندہ ہوں۔ سو یہ بات اُتنی دیر ہی سچی ہے۔ جب تک شادی نہیں ہوتی۔ اور جب اِن کی عورت اِن کے گھر میں آوے گی تب صِفتی بندہ ہوگا۔ کہ نہ ہوگا۔ پیچھے جپی تپی رِشی مُنی جتنے بھی پیر فقیر ہوئے ہیں۔ جب عورتوں کے انگ اُنہوں نے دیکھے ہیں۔ تب اُن کے جپ تپ ٹھکانے نہ رہے۔ بہت سے ایسے ہوئے ہیں۔ تب گورونانک جی یُوں جواب دینے لگے نواب جی! جن کے من میں پرمیشور کا پُورا پریم نہیں اُن کی یہ بات ہے۔ اور جن کا من ہمیشہ اُسی پرمیشور کے پریم میں لگا رہتا ہے۔ ہمیشہ اُس پرمیشور کی بھگتی میں لین رہتے ہیں۔ اور پرمیشور کو حاضرا حضور جانتے ہیں۔ اور کبھی پرمیشور کو اپنے سے دُور نہیں سمجھتے۔ اُن کے من کو عورت نے کیا کرنا ہے۔ جس عورت کے جسم میں لہو ہڈیاں اور چربی وغیرہ ہیں۔ ایسی عورت کا بل اُن پر کوئی اثر نہیں رکھتا۔ وہ پرمیشور کے پیارے اُس کو جپ کر پرمیشور رُوپ ہو جاتے

ہیں۔ تب نواب گورو نانک جی کا سچا پرمیشور کے ساتھ پریم دیکھ کر اور بات کہنے لگا۔ اور ہنس کر کہنے لگا۔ سنو نانک جی! میں نے سنا ہے۔ کہ آپ بہت پیسے فضول لٹاتے ہیں۔ آپ مجھے جانتے نہیں۔ میں دولت خان لودھی ہوں۔ تب گورو نانک جی نے کہا نواب سلامت۔ حساب کیجیے۔ جو کچھ ہمارا حساب نکلے۔ وہ آپ کی مرضی خواہ دیں یا نہ دیں۔ مگر جھوٹا سچا ابھی دیکھ لیجیے۔ تب نواب نے کہا۔ ارے جیرام! یہ مودی کس طریقہ سے باتیں کرتا ہے۔ بھائی جیرام نے کہا۔ نواب سلامت! مودی سچ کہتا ہے۔ مودی جھوٹا نہیں ہے۔ تب نواب نے کہا۔ جادو رائے کو بلاؤ۔ اتنے میں ایک آدمی جادو رائے کو بلا لایا۔ جادو رائے نے آکر نواب کو سلام کیا۔ نواب نے حکم دیا۔ جادو رائے! آپ گورو نانک سے حساب کریں۔ تب جادو رائے نے کہا۔ بہت اچھا نواب صاحب! بہت دنوں کا حساب ہے۔ دیکھیے۔ کس کی طرف کچھ نکلتا ہے۔ آمدن خرچ دیکھ لیجیے۔ بار بار لوگ نواب کو کہتے تھے۔ کہ نانک مودی پیسے بہت زیادہ لٹاتا ہے۔ اور محتاجوں کو پیسے دیتا ہے۔ یہ بات نواب سے سُنکر جادو رائے کے دل کی مراد بر آئی۔ کہ نانک ہم کو تو کبھی کوئی چیز نہ دیتا تھا۔ تب جادو رائے نے کہا۔ اے نانک! جو پیسے تمہاری طرف نکلیں گے۔ اُٹھنے تب دوں گا۔ جب آپ سے لے لوں گا۔ اور پھر آپ مودی خانہ پر بھی نہ بیٹھ سکیں گے۔ آپ نے ہم کو کبھی کوئی چیز بطور رشوت نہیں دی۔ پھر ایک جگہ حساب کرنے بیٹھ گئے۔ پانچ دن حساب ہوتا رہا۔ جادو رائے نے بہت سی پیچیدہ باتیں کیں۔ مگر پرمیشور کے ساتھ اور سچ کے ساتھ کسی کی پیش نہیں جاتی۔ جو روپیہ نواب کے گھر سے آیا تھا۔ وہ بھی لکھ لیا۔ اور جو روپیہ نواب کے گھر میں واپس پہنچ چکا تھا۔ وہ بھی لکھ لیا۔ تب تین سو اکیس روپے نانک جی کا وادھا نکلا۔ یہ دیکھ کر جادو رائے شرمندہ ہو کر بیٹھ گیا۔ اور بھائی جیرام خوشی خوشی کچہری میں نواب کے پاس آئے۔ اور آکر سلام کیا۔ نواب نے پوچھا۔ ارے جیرام حساب ہو گیا ہے۔ بھائی جیرام نے کہا نواب صاحب! جادو رائے کو بلاؤ۔ تب جادو رائے آیا اور آکر نواب جی کو سلام کیا۔ نواب نے پوچھا۔ جادو رائے! حساب کیا ہے۔ جادو رائے نے جواب دیا۔ ہاں نواب صاحب! کیا ہے۔ تب نواب نے پوچھا۔ ارے جادو رائے۔ کیونکر حساب ہوا ہے۔ تب جادو رائے بولا۔ نواب صاحب!

تین سو اکیس روپے آپ کی طرف گورونانک کے زیادہ آئے ہیں۔ تب نواب نے پُوچھا۔ ارے جادُو رائے ہمارے یا اُن کے۔ تب جادو رائے نے جواب دیا۔ نواب سلامت! آپ نے نانک جی کے دینے ہیں۔ تب پھر نواب کہنے لگا۔ ارے جادُو رائے! آپ تو ہم کو ہمیشہ یہی کہتے تھے۔ کہ نانک تمہاری دُوکان کو لُٹا رہا ہے۔ اور لوگ بھی یہی کہتے تھے۔ کہ نانک پیسے لُٹاتا ہے۔ تب بھائی جیرام جی کہنے لگے۔ اے نواب سلامت! لوگ بہت دُشمنی کرتے ہیں۔ تب نواب کہنے لگا۔ ارے بھوانی داس خزانچی! جتنے پیسے نانک جی کے ہماری طرف نِکلے ہیں ابھی ادا کرو۔ اور اِس کے عِلاوہ تین ہزار روپیہ اور نانک جی کو دے دو۔ تب بھوانی داس خزانچی نے تین سو اکیس روپے جو حساب کرنے سے نِکلے تھے وہ دیئے اور تین ہزار روپیہ اَور دیا۔ گورو نانک جی روپوں کی تھیلیاں لے کر گھر کو آئے۔ اور تین ہزار روپیہ گھر آکر بے بے نانکی کے پاس رکھ دیا۔ صرف تین سو اکیس روپے لے کر دوکان پر چلے گئے۔ بھائی جیرام بہت زیادہ خوش ہُوئے۔ اُن کو ودھائیاں مِلنے لگیں۔ وہ خوشی خوشی گھر آئے۔ گھر آتے ہی نانکی جی نے پُوچھا۔ بتائیے۔ حساب کیونکر ہُوا۔ تب بھائی جیرام نے کہا۔ میں تو بہت حیران ہو رہا ہُوں اور لوگ بھی یہی کہتے ہیں۔ کہ گورونانک جی بہت پیسے لُٹاتے ہیں مگر جب حساب ہوتا ہے۔ اِن کا وادھا ہی نکلتا ہے۔ تب نانکی جی کہا۔ بتائیے آج کیا وادھا نِکلا ہے۔ تب بھائی جیرام نے کہا۔ سُنیئے آج حساب کرنے سے کھاتے پیتے اور لُٹاتے ہُوئے بھی تین سو اکیس روپے وادھا نِکلے ہیں۔ تب نانکی جی نے کہا کہ رائے بُلار گورُو نانک جی کی مہما کو سمجھ چُکا ہے۔ اور شاید ہی کوئی رائے بُلار جیسا شردھالو ہوگا۔ یہ سُنکر نانکی جی بہت خوش ہُوئی +

بٹالہ (ضلع گورداسپور) میں

ساکھی گورو نانک جی کے ویاہ کی

گورو نانک جی پھر مودی خانہ کرنے لگے۔ سمت ۱۵۵۱ تِھی ہاڑ شُدی ستمی ویاہ کی تاریخ مقرر ہوئی۔ بے بے نانکی جی نے اپنے گھر میں خوشی منائی اور پتا کالو و ماتا کو ندھے برہمن کے ہاتھ ودھائی لکھ کر چِٹھی بھیجی۔ مٹھائی اور پانچ روپے نقد تلونڈی بھیج دیئے۔ تب کالو جی کے گھر میں خوشیاں ہونے لگیں۔ تب کالو جی نے اپنے سُسرال ایک آدمی کو بھیجا۔ وہاں بھی خوشیاں ہونے لگیں۔ پھر کالو جی رائے بُلار کے پاس گئے اور کہنے لگے۔ رائے جی! آپ کے داس نانک کا ویاہ ہے۔ میں سلطان پور جانا چاہتا ہوں۔ وہاں سے ویاہ کی چِٹھی آئی ہے۔ یہ بات سُنکر رائے بُلار کو بہت غصہ آیا اور کہا اے کالو! آپ کے ہوش و حواس کہاں ہیں۔ آپ نانک جی کو اپنا بیٹا خیال کرتے ہیں۔ وہ تو سب سنسار کے مالک ہیں۔ آپ مجھے کہہ رہے ہیں۔ کہ آپ کا داس ہے۔ وہ داس نہیں ہیں۔ وہ تو سارے سنسار کے پالک ہیں۔ یہ سُنکر کالو جی نے کہا۔ رائے جی بخشئے۔ پھر ایسی بات ہرگز نہ کروں گا۔ پھر رائے بُلار کہنے لگا۔ کالو جی! آپ کا سبھاؤ بہت خراب ہے۔ آپ سوچ سمجھ کر نہیں بولتے جو مُنہ آتی ہے۔ کہہ دیتے ہیں۔ اِس لئے جو بات بھی کرنی ہو۔ ذرا خیال سے کریں۔ اور مُول جو لہ آپکا کُڑم ہے۔ وہ بھی سخت سُبھاؤ کا آدمی ہے۔ آپ دونوں ایک جیسے ہی ہیں۔ ایسا نہ ہو۔ کہ آپ کوئی کام خراب کر دیں۔ تب کالو جی کہنے لگے۔ رائے جی! میرا ایک ہی لڑکا ہے۔ اُس کا ویاہ ہے۔ ایسے شُبھ کام کے وقت میں کیونکر ایسی بات کروں گا۔ تب رائے جی کہنے لگے۔ وُہ بھی نانک جی ہیں۔ اور آپ کالو جی ہیں تب کالو جی کہنے لگے۔ رائے جی! آپ بڑے ہیں۔ اور وقت کے حاکم ہیں۔ آپ یہ باتیں کیسے کر رہے ہیں۔ شُبھ باتیں کرو آپ پرمیشور کے پیارے ہیں۔ تب رائے نے کہا۔ اچھا کالو جی جاؤ۔ پرماتما آپ کی مدد کریگا۔ اور تمہاری سب مراد پُوری ہو گی۔ آپ سلطان پور جائیں۔ گورو نانک جی کو میرا سلام کہنا۔ اور میری طرف سے گورو نانک جی کے چرنوں پر متھا ٹیکنا . . . . میری طرف سے ہی بغل میں لینا

سمت ۱۵۵۱ ہاڑ سُدھی ستمی کو بٹالہ ضلع گورداسپور میں مُولے چونے کی لڑکی سے گورو جی کا بیاہ ہوا

ਸਾਖੀ ਵਿਆਹ
ਗੁਰੂ ਜੀ

بھائی جواہر سنگھ کرپال سنگھ پُستکاں والے امرتسر

تب کالُو جی اجازت لے کر جانے کے لئے تیار ہو گیا۔ کالُو۔ لالُو۔ پرس رام۔ اندرسین۔ فرزند۔ جگت مل۔ سل چند۔ جگت رائے۔ جٹ مل اور باقی جتنے ویدی ذات کے تھے سب تیار ہوئے۔ اور ماجھا سے رام جی نانا بھی آیا۔ جب ہاڑ کی سنکرانت ہوئی تب تلونڈی سے روانہ ہوئے اور سلطان پور میں پرمانند پلتے کے گھر آئے۔ جب دیاہ میں پانچ دِن باقی رہ گئے۔ تب دیاہ کا ارنبھ کیا۔ اور سُلطان پُور سے شُبھ مہورت کے ساتھ چلے۔ جب بٹالے کے نزدیک پہنچے تو پرمانند پلتے نے بِدھے برہمن کو کہا۔ کہ آپ جائیں اور مُولا کو اِطلاع دیں۔ کہ ویدیوں کی برات باہر باغ میں آ اُتری ہے۔ بِدھا برہمن آیا۔ اور بھائی مُولے چونے کو آکر آشیرباد دی اور کہنے لگا۔ بھائی مُولا جی مجھے بھائی پرمانند پلتے نے بھیجا ہے۔ کہ آپکو یہ اِطلاع دے آؤں۔ کہ ویدیوں کی برات باغ میں آ اُتری ہے۔ تب بھائی مُولا نے کہا آپ نے بہت اچھا کیا۔ جو پہلے آکر اِطلاع دے دی ہے . . . . . تب بھائی مُولا نے اپنی برادری کے تمام بھائیوں کو اکٹھا کیا اور پکھو کے کے چودھری اجتے رندھاوے کے پاس بھی بھائی مُولا گیا اور جاکر کہا۔ چودھری جی! ویدیوں کی برات باغ میں آ اُتری ہے۔ آپ چلیئے۔ تب اجتے رندھاوے کے پتا ہتے رندھاوے نے کہا۔ بیٹا آپ مُولے کے ساتھ جائیں۔ مَیں بوڑھا ہوں اِس کارن مَیں جا نہیں سکتا۔ آپ ہی اچھی طرح سارا کام کریں۔ اور پھر کہا کہ بھائی مُولا! مَیں خود ہی ساتھ چلتا مگر مَیں بوڑھا ہُوں۔ تب بھائی مُولا نے کہا۔ آپ کا حُکم جو ہے سو آپ ہی ہیں۔ تب پھر اجتے رندھاوے نے کہا۔ بھائی مُولا! تیرے گھر جو بیدی آکر ڈھکے ہیں۔ سو بہت ہی نیک آدمی ہیں۔ آپ شرم رکھیں یعنی آپ عزت کریں۔ اور اُن سے اپنی عزت بھی کروائیں۔ جو بات بھی کریں سوچ سمجھ کر کریں۔ بس میرا یہی کہنا ہے۔ مَیں نے سُنا ہے۔ کہ کالُو بیدی بھٹیوں کا پٹواری ہے۔ مگر وہ بھی اپنے بیٹے کے ساتھ سخت کلام کرتا ہے۔ اور آپ بھی زبان کے کوڑے ہیں۔ مگر پرمانند جی بہت نیک آدمی ہیں۔ سو آپ اپنی طرف سے عزت و ادب سے پیش آئیں۔ تب مُولا نے کہا۔ چودھری جی! آپ ہمارے پُشت پناہ ہیں۔ ایک پرمیشور کی اوٹ ہے یا آپ کا سہارا ہے۔ تب اجتے رندھاوے نے کہا۔ ہم کو اور آپ کو یعنی دونوں کو پرمیشور کی ہی اوٹ ہے۔ آپ اُسی پرمیشور کا ہی آسرا رکھیں۔ اور جاکر برات کا استقبال کریں۔ تب بھائی مُولا نے بِدھے برہمن کو کہا

بھیج دیا اور بعد میں پیچھے پیچھے تمام برادری کے آدمی اور اجتا رندھاوا بھی ساتھ لے کر برات
کے استقبال کرنے کے لئے روانہ ہو پڑے۔ وہاں پہنچ کر برات کی عزت اور مہمان نوازی
بڑی اچھی طرح سے کی اور خوب رونق کے ساتھ برات شام کے وقت شہر میں داخل ہوئی
ایک طرف مہتہ کالو جی اور دوسری طرف بھائی جیرام کے پتا پیسے ٹکے اُڑاتے چلے آتے تھے۔ اِس
طرح برات اُس جگہ پہنچ گئی۔ جہاں کہ برات کے بٹھانے کا اِنتظام کیا گیا تھا۔ گورونانک دیوجی
کی برات کو جس جگہ پر بٹھایا گیا۔ وہاں ایک کچی دیوار تھی۔ جو بہت خستہ اور پُرانی تھی۔
اور اُسی دیوار کے بالکل ہی نیچے گورونانک دیوجی بیٹھے تھے۔ لڑکیوں اور عام عورتوں
نے کہا کہ یہ دیوار کچی اور پُرانی گرنے والی ہے۔ اِس کے نیچے سے پرے ہو کر بیٹھ جاؤ۔
تب گورونانک دیوجی نے کہا۔ کہ یہ دیوار کچی نہیں ہے۔ پکی ہے۔ وہی دیوار اب تک قائم ہے
جو کہ گورونانک دیوجی کی یادگار ہے۔ وہاں پہلے ایک معمولی گوردوارہ تھا۔ مگر اب گوردوارے
کی عمارت پکی تیار ہو رہی ہے۔ ہر سال وہاں بڑا بھاری میلہ لگتا ہے۔ دُور دراز سے لوگ
اُس کچی دیوار کو دیکھنے آتے ہیں۔ اور وہاں اپنی شردھا کے پھول بھینٹ کرتے ہیں۔
برات وہاں بیٹھ گئی۔ دولہے کو دیکھ کر سب لوگ خوش ہوئے اور بھائی مولے کے بھاگوں
کی تعریف کرنے لگے۔ اٹھائیس ہزار دیوتوں سمیت اندر۔ برہما۔ وِشنو۔ شیو۔ اپنی شکتیوں
کو ساتھ لے کر بابے نانک جی کا ویاہ دیکھنے آئے۔ اور لکشمی جی۔ پاربتی جی و اندرانی
براہمنی ہاتھ میں آرتی لے کر اور دیگر پوجا کا سامان لیکر باباجی کے ویاہ کے گیت گانے لگیں۔
جب بھائی مُولا کے گھر ڈھکاؤ ہوا۔ اُس وقت نانک نرنکاری کی آرتی کی اور گورونانک جی کا
نام لے لے کر گیت گانے لگیں۔ برہما جی اُستت کرنے لگے اور شیوجی مکٹ لے کر آئے۔ اور
گن گندھرب سب رل مِل کر خوشیاں منانے لگے ساتھ ہی سنکادِک سہرے لے کر
آئے۔ سب دیوی دیوتے تنبول دے کر جے جے کار کرنے لگے۔ نوناتھ چوراسی سِدھ سب
بھیٹا لے کر آئے۔ ہاڑ شُکلا پکھ کی سپتمی کو امرت ویلے بابا نانک جی کا ویاہ ہوا۔ ماتا سُلکھنی
جی کو اِشنان کرا کر نئے کپڑے پہنا کر بابا نانک جی کے ساتھ لاؤں کیلئے بٹھایا۔ باجے بج
رہے ہیں۔ جے جے کار ہو رہی ہے۔ پانچ گھڑی رات رہتی تھی جبکہ لاواں ہونے لگیں۔

راگ سُوہی محلہ ۱

رام پہلڑی لاؤں ستگورُ ست جُگ ساجیا بلرام جیو

ترے گن بستھار اکھ دا جیا بلرام جیو ۲
بجایا اکھ سمند متھیا چھ کولاں نکلی
تیتیس کروڑ چھوڈ کے آئے ٹھاکر کو ملی
دیاہ ٹھاکر چرن لائی اوڑ بھگت بنا ہیا
ارداس نانک لاؤں پہلی بھلا ست جگ ستگور ساجیا ۱۰
رام دوسری لاؤں تیتا جگ درتایا بلرام جیو
دھن دھن سنت پیارے جن ہر نام دھیایا بلرام جیو
سنت جیتے نام ہر کا ملے رام پیا ریا
گنڈیو دھنکھ رگھوپت چڑھایا پرسرام کا بل ہاریا
بیاہ سیتا گر یہ میں آنی اوڑ بھگت بنا ہیا
ارداس نانک لاؤں دوجی سیتا رام بیاہیا ۲
رام تیجی لاؤں جگ دوآپر درتایا بلرام جیو
سرب سکھیاں سہج سیتی رکمنی منگل گایا بلرام جیو
رکمنی منگل گایا سہج سیتی سپال راجہ ماریا بلرام جیو
بچن پورے دوس دھریا چکر سنکھ ہداریا
بیاہ رکمنی گریہ میں آنی اوڑ بھگت نبا ہیا
ارداس نانک لاؤں تیجی رکمنی کرشن جی در پایا ۳
رام چوتھی لاؤں کرتے کلجگ پرگٹیا بلرام جیو
جناں ہر سیئوں پریت ناہیں تے سنگ بھرمے مایا بلرام جیو
مایا تے لاگے بھرم جاگے سگل دجیہ تن گھٹیا
نام دان اِسنان نہیں کیا جم کا پنتھ نہیں کاٹیا
نہہ کلنکی آپ ہوئیا چھپے نہیں چھپایا ۲
ارداس نانک لاؤں چوتھی پربھ سبھناں ماہِ مایا ۲ ۴

اگے منگل راگ سوہی وِچہ چلیا۔ سری مکھ واک منگل

رام پہلڑے منگل ہر ہر نام دھیا ییٔے
میرے من تن سری رنگ اگرچندن گھس لاییٔے
اگرچندن گھس لاییٔے کپُور کنگوُ ڈھو ییٔے
رام نام اُچرنت رسنا سدا ہررس گوییٔے
گھس لاییٔے اگرچندن کنگوُ پریم پربھ کا پاییٔے
قُربان کیتا گوُرو وِٹوُں تیس ایہہ کاج رچاییٔے۔ ۱۰
رام دُوجڑے منگل کاج سُہاییا
اُت ہ ہوا سو بھ سیتی پھُلیں مانگ بھرائیا
پھُلیں تاں مانگ بھراییٔے آپ کرتا پُرکھ بیاہُن آیا
سُر نر گن گندھرب سبھی کَوتک دیکھ لبھائیا
قُربان کیتا گوُرو وِٹوں جس ایہہ کاج رچایا
بنونت نانک سُنو سنتو سب سپھلیو کاج سُہائیا ۲۰۔
رام تیجڑے منگل پیڑ تاجن لیا ییٔے
اِندر پوُری وِچہ جمی تاجن سُرگوں جین منگاییٔے
گل سیح گنڈی پاۓ تاجن لگام تُرت کراییٔے
عجب سوبھا پاۓ تاجن ٹھاکر آپ سجاییٔے
جِت چڑھے سری رنگ آپ سوامی عجب سوبھ سوہاییٔے
بنونت نانک تیجڑے منگل پیڑ تاجن لیا ییٔے ۳۰۔
رام چوتھڑے منگل ستگوُرو بیاہُن آیا
ایہہ عجب درس اپار تیریاں سنتاں کے من بھایا
تیتیس کروڑی سرب سنگت نال گنپت آیا
سدبرھمے سارداِک موتیاں چوک پرائیا
دھرے کھارے دے پھیرے ستگوُرو بیاہُن آیا
بنونت نانک منگل چوتھے سرب کاج سہاییا
تب گورو نانک جی کا ویاہ ہُوا اور بہت انند رہا۔ تب بالا جی نے کہا سُنو گورو جی

یہ بات جو مَیں کہتا ہوں۔ یہ میری آنکھوں سے دیکھی ہوئی بات ہے۔ مَیں سُنی سُنائی بات نہیں کرتا۔ تب گورو انگد جی ایسی باتیں سُنکر رنگ میں بیراگ کرتے رہتے۔ جب لاواں کا وقت ہُوا۔ اُس وقت بابا نانک جی نے کہا۔ بھائی بالا۔ آپ میرے پاس ہی رہیں۔ تب مَیں نے کہا۔ بہت اچھا گورو جی۔ مَیں آپ کے پاس ہی ہُوں اور سنیئے گورو جی۔ جو کچھ گُنجھا (نامعلوم) خرچ گورو نانک جی کا تھا۔ وہ میرے پاس ہی تھا۔ تب گورو نانک جی کے ویاہ کی دونوں طرف خُوب رونق رہی اور برات تین دِن تک ٹھہری رہی۔ پھر چوتھے دِن برات رُخصت ہوئی۔ تب گورو نانک جی ڈولی لے کر سُلطان پور آئے۔ پھر کالُو اور لالُو دونوں بھائی یہ کہنے لگے۔ کہ دُولھا اور دُلہن دونوں تلونڈی کو چلیں۔ مگر نانکی جی اور بھائی جیرام نے اِس بات پر زور دیا کہ یہ دونوں یہیں رہیں۔ اِسی طرح ایک دِن اِسی بات میں گُذر گیا۔ دوسرے روز بھائی پرمانند نے کہا۔ یہ پہلی داری ہے اور دُولھا کی ماتا کی بیک مُراد ہے۔ اِس واسطے مُول چندجی یہ اپنے گھر تلونڈی کو جائیں۔ اور پھر یہ یہیں سُلطان پور آ کر رہیں گے۔ کیونکہ مودی خانہ کا کاروبار بھی یہیں ہے۔ اور گورو نانک جی کاروبار کی وجہ سے سُلطان پور ہی رہیں گے۔ تب گورو نانک جی کو بھی اور ماتا چونی کی ڈولی کو بھی تلونڈی لے گئے۔ سُلطان پور سے چلتی دفعہ گورو نانک جی نے بھائی بالا سے کہا۔ آپ میرے آنے تک مودی خانہ کا کام چلائیں بھائی بالا نے جواب دیا۔ گورُو جی! مَیں اتنا سمجھدار نہیں ہُوں۔ کہ مودی خانہ کا کام سنبھال سکوں۔ گورو نانک جی کہنے لگے۔ بھائی بالا۔ آپ فکر مت کریں یہ کام کرتار چلادے گا۔ صرف آپ دوکان میں موجود ہی رہیں۔ اور ہم ایک مہینہ تک ضرور واپس آجاویں گے۔ تب بھائی بالا نے کہا۔ بہت اچھا گورُو جی۔ جیسے آپ راضی ہوں ویسے ہی کریں۔ اور مَیں آپ کے حُکم کے مطابق ہی کرُوں گا۔ تب گورو نانک جی تلونڈی گئے۔ تب بالا نے کہا۔ سُنو گورو جی (گورو انگد دیو جی سے بھائی بالا مخاطب ہے) مجھے وہاں کی کچھ خبر نہیں۔ کہ گورو نانک جی نے تلونڈی میں کیسے اور کسطرح ایک مہینہ کا عرصہ گذارا۔ ایک ماہ کے بعد گورو نانک جی واپس سُلطان پور آئے۔ اور آکر نانکی جی اور بھائی جیرام کے گھر آئے۔ گورو نانک جی آکر

بے بے نانکی اور بھائی جیرام کو ملے اور ماتا چونی جی بھی ننان کے پاؤں پڑیں۔ نانکی جی نے آشیرباد دی۔ دوسرے دن گورونانک جی مودی خانہ کو گئے اور بھائی مُولا آکر ماتا چونی جی کو لے گیا۔ یعنی ماتا چونی جی اپنے پیکے چلی گئیں۔ اور گورونانک جی مودی خانہ کا کام چلانے لگے۔ گورونانک جی کا وہی پُرانا طریقہ ہی رہا۔ یعنی جو کوئی آکر جو چیز بھی مانگتا۔ گورونانک جی دے دیتے۔ پھر لوگوں نے آپس میں وہی باتیں کرنی شروع کردیں۔ کہ گورونانک جی نواب کے مودی خانہ کو لُٹا رہے ہیں۔ اور پھر نواب کے پاس بھی جاکر شکایت کرنے لگے۔ کچھ وقت اِسی طرح گذر گیا۔ پھر گورونانک جی نے اپنا گھر علیحدہ بنایا۔ اور گھر میں ہر ایک ضرورت والی چیز مہیا کردی۔ گورونانک جی اپنے قبیلے سے تھوڑا پیار رکھتے۔ اِس لئے سُلکھنی جی جب کبھی بے بے نانکی جی کے پاس جاتیں۔ ناراض ہی نظر آتیں۔ بے بے نانکی جی چھوٹی بھرجائی سمجھ کر بہت خوشامد کرتیں۔ گورونانک جی کئی کئی دن گھر ہی نہ آتے اور گھر سے بہت کم پیار رکھتے۔ اِسی وجہ سے ماتا سُلکھنی ہمیشہ بے بے نانکی جی سے شکائت کرتی رہتیں۔ اور جب کبھی بھائی مُولا اپنی لڑکی یعنی ماتا سلکھنی کو ملنے آتے تو اُس سے بھی ماتا سُلکھنی یہی کہتیں۔ کہ آپ نے مجھے کس گھر دے دیا ہے۔ کئی کئی دِن گھر ہی نہیں آتے۔ تب بھائی مُولا جی ناراض ہوکر بھائی جیرام کے پاس آکر غصّے سے زور زور سے بولنے لگا۔ اور گورونانک جی سے بھی کہا۔ مگر گورونانک جی کہنے سُننے کی پرواہ نہ کرتے۔ پھر ہر مہینے بھائی مُولا اور اُس کے گھر کی چودھرانی یعنی دونوں خاوند بیوی آتے اور گورونانک جی کو سمجھاتے۔ مگر کوئی اثر نہ ہُوا۔ آخر کار ایکدن دونوں بے بے نانکی جی سے کہنے لگے۔ آپ بھائی کو کیوں نہیں سمجھاتیں۔ اور بہت غصّے ہونے لگے۔ بے بے نانکی جی آخرکار یہ کہنے لگیں۔ مَیں کیا سمجھاؤں۔ میرا بھائی چوری نہیں کرتا۔ جُوا نہیں کھیلتا اور کوئی بُرا کام نہیں کرتا۔ اگر اپنی کمائی سے ننگے بھُوکے اور محتاجوں کو دان کرتا ہے۔ تو کیا ہُوا۔ اِس بات سے منع کرنا کوئی عقلمندی نہیں اور ماسی جی آپ تب شکائیت کریں۔ جب آپ کی لڑکی ننگی بھُوکی رہتی ہو یا اور کسی قسم کی تکلیف ہو۔ کپڑا گہنا اور اچھا کھانا پینا آپ کی لڑکی کو ملتا ہے۔ اور سب آرام ہوتے ہوئے بھی آپ خواہ مخواہ ہم کو تنگ کریں۔ تو آپ کی مرضی۔

ہمارا دِل نہیں کرتا کہ ہم آپ سے کوئی اور بات کریں۔ گہنے کی جگہ گہنا اور روٹی کپڑا کی کچھ پرواہ نہیں۔ ہم حد سے زیادہ آپ کی بیٹی کی عزت کرتے ہیں۔ اور آپ ہیں اور گورو نانک جی کو خواہ نخواہ بدنام کر رہے ہیں۔ جیسے آپ کی خوشی ہمارا کیا زور ہے۔ آپ جانیں اور آپ کا کام۔ ہم تو آپ کو کچھ نہیں کہتے۔ یہ باتیں سُنکر چندو رانی بہت ہی زیادہ شرمندہ ہوئی اور چُپ کر کے اُٹھ کر اپنی بیٹی کے پاس چلی گئی۔ اور جا کر کہنے لگی۔ بیٹی سُلکھنی! آپ کی ننان نے تو مجھے بہت زیادہ شرمندہ کر دیا۔ اور مجھ سے کوئی جواب بھی نہ بن سکا اور کہا۔ بیٹی سُلکھنی! آپ بھی کچھ سمجھدار ہیں۔ اِتنے میں سُلکھنی جی کہنے لگیں۔ اماں جی! میں کوئی ننگی بھوکی تو نہیں رہتی۔ کھانے پینے کی بھی کوئی پرواہ نہیں۔ اور گہنے کپڑے بھی بہت ہیں۔ تب چندو نے کہا۔ بیٹی! کِسی قسم کی کوئی پرواہ نہیں تو پھر آپ اُس کھتری کے بیٹے کو کیوں خوار کرتی ہیں۔ تب ماتا چونی نے کہا۔ اماں جی! میں کیا کروں۔ مجھ سے تو سیدھے مُنہ بات بھی نہیں کرتے میں کِس سے جا کر کہوں۔ یہ سُنکر چندو رانی پھر بے بے نانکی جی کے پاس آئی اور کہنے لگی۔ سُن بیٹی نانکی۔ تیری بھر جائی کہتی ہے۔ کہ میں ننگی بھوکی نہیں رہتی۔ گہنے کپڑے بھی بہت ہیں۔ مگر مجھ سے سیدھے مُنہ بولتے نہیں۔ اوّل تو مہینہ مہینہ گھر ہی نہیں آتے۔ اور اگر کبھی آتے بھی ہیں تو سیدھے مُنہ بولتے ہی نہیں۔ بے بے نانکی جی کہنے لگیں۔ ماسی جی! بھابی کا سبھاؤ بھی بہت سخت ہے۔ میں کئی دفعہ اُن کو بُلا بھیجتی ہوں۔ مگر وہ آتی ہی نہیں۔ اور اگر کبھی آتی ہیں تو مُنہ غصّہ سے لال ہُوا ہوتا ہے۔ مگر میں یہی خیال کرتی ہوں۔ کہ یہ میری چھوٹی بھرجائی ہے۔ جس طرح راضی رہے اِسی طرح ہی سہی۔ کیونکہ ایک تو ہم اپنے ہاتھوں سے اِسے بیاہ لائے ہیں۔ اور دوسری یہ کھتریوں کی لڑکی ہے۔ یہ خود بخود عقلمند بن جائے گی۔ یہ خیال کر کے میں ہمیشہ بھابی جی بھابی جی کہتی رہتی ہوں اور اِس کی مُنہ کی طرف دیکھتی رہتی ہوں۔ یہ سُنکر چودھرانی نے کہا۔ بیٹی نانکی! گھر میں کِسی چیز کی کمی نہیں مگر آپ عقلمند ہیں۔ کہ عورت کو دِلاسے کی بہت ضرورت ہے۔ تب نانکی جی نے کہا۔ ماسی جی! آپ بھی سچی ہیں۔ پرمیشور بھلی کرے گی۔

مگر آپ بھی ذرا بیٹی کو سمجھائیں۔ کہ اِتنا سخت سبھاؤ نہ ہونا چاہیئے۔ گھر آئے مرد کے ساتھ ہنسکر بات نہ کی جائے۔ تو آدمی کا دِل خوش نہیں ہوتا۔ ماسی جی! شاید آپ یہ خیال کریں گی۔ کہ مَیں اپنے بھائی کی رکھنی کرتی ہوں۔ مگر مَیں سچ کہتی ہوں کہ مَیں تو نانک جی کو پرمیشور سمجھتی ہوں اور اِس بات میں شک بھی کوئی نہیں۔ اچھا ماسی جی اب آپ جائیں۔ پرمیشور بھلی کریگا۔ اور مَیں بھابھی کو دِلاسہ دلواؤں گی۔ چندو رانی اپنے گھر کو چلی گئی۔ ایک دِن گورو نانک جی بھائی جیرام کو ملنے کے لئے گئے تو بے بے نانکی جی گورو نانک جی کو دیکھ کر اُٹھ کھڑی ہوئیں اور کہنے لگیں۔ کہ آج پرمیشور مجھ پر بہت مہربان ہُوا ہے۔ جو آپ نے درشن دیئے ہیں۔ تب گورو جی نے کہا۔ بے بے جی! مَیں تو آپ کا غلام ہُوں۔ تب بے بے نانکی نے کہا۔ بھائی جی آپ مجھ سے یہ بات نہ کہا کریں۔ پھر گورو نانک جی نے کہا۔ بے بے جی! آپ بڑی ہیں۔ بے بے نانکی جی کہنے لگیں۔ مَیں دِنوں میں بڑی ہُوں۔ مگر کرموں میں تو بڑی نہیں ہُوں۔ بھائی جی! بڑا وہی ہے۔ جو کرموں میں بڑا ہو۔ تب گورو نانک جی نے کہا بے بے جی! پرمیشور نے آپ کو یہ بات سمجھا دی ہے۔ اور پرمیشور آپ پر مہربان ہے۔ اِتنے میں بے بے جی کہنے لگیں۔ بھائی جی! مَیں تب سمجھوں گی کہ پرمیشور میرے اُوپر مہربان ہے۔ جب کہ آپ میرا کہنا مانیں۔ تب گورو نانک جی نے خوش ہوکر کہا کہیئے بے بے جی! آپ جو کچھ بھی کہیں گی۔ مَیں مانوں گا۔ آپ میری بڑی بہن ہیں اور تیرا میرا پچھلے جنم بھی بہن بھائی کا سمبندھ ہوتا آیا ہے۔ اور آپ نے ہماری بہت سیوا کی۔ ہم آپ کے بہت احسان مند ہیں۔ آپ جو کہیں گی۔ مَیں بجالاؤں گا تب بے بے نانکی جی نے کہا۔ بھائی جی ہم بہت شرمندہ ہو رہے ہیں۔ کیونکہ آپ بھابی کو دِلاسہ نہیں دیتے۔ اور اگر عورت کو دِلاسہ نہ ہو تو شرمندہ ہونا پڑتا ہے۔ اور آپ تو سادھ ہیں۔ آپ ذرا اپنے من میں ہی سوچیں۔ تب گورو نانک جی نے کہا۔ بے بے جی! کیا اُس کو کسی چیز کی کمی ہے۔ بے بے نانکی جی نے کہا۔ کمی کیوں رہے ہر چیز پرمیشور کی دی ہوئی ہے۔ مگر ایک صرف مُنہ کا دِلاسا عورتوں کے لئے سب سے بڑی خوشی کی بات ہے۔ گورو نانک جی نے کہا بے بے جی! آپ اِس بات کا فکر نہ کریں جو کچھ آپ کہیں گی وہی مَیں کروں گا۔ اب آپ اِس بات کو چھوڑیں۔ اور کوئی بات کریں

تب نانکی جی نے کہا۔ بھائی جی! میرے من میں تو یہی بات ہے۔ کہ میں آپ کی اولاد دیکھوں اور خود اپنے کچھڑ کھلاؤں۔ تب گورو نانک جی نے کہا۔ بے بے جی! جو کچھ آپ مانگتی ہیں۔ ہو ہی جائے گا۔ یہ بات کہہ کر گورو نانک جی چلے گئے۔ اس کے بعد پھر گورو نانک جی خود اپنے گھر سے محبت کرنے لگے +

ساکھی اور چلی

گورو نانک جی سُلطان پور میں دولت خاں کا مودی خانہ چلاتے رہتے۔ جب گورو نانک جی کی عمر بائیس برس کی ہوئی۔ تو گورو نانک جی کے گھر ایک لڑکا پیدا ہوا۔ جس کا نام سری چند رکھا۔ جب سری چند جی ساڑھے چار برس کے ہوئے۔ تو لکھمی داس جی پیدا ہوئے۔ گورو نانک جی روزانہ ندی میں پہر رات رہتی یعنی صبح سویرے اِشنان کرنے جاتے۔ ایک دِن صبح اِشنان کے لئے ٹبی ماری اور گم ہو گئے۔ گورو نانک جی کے ایسا کرنے سے شور پڑ گیا۔ لوگ طرح طرح کی باتیں کرنے لگے۔ اور کہنے لگے کہ گورو نانک جی نے نواب کا پیسہ فقیروں اور محتاجوں کو لُٹا دیا ہے۔ ایسا ہی شور پڑتا رہا۔ تیسرے دِن گورو نانک جی باہر آئے۔ دولت خاں نے بھائی جیرام کو بُلایا۔ کہ حساب کرو۔ بھائی جیرام نے آکر گورو نانک جی کو کہا۔ کہ دولت خان رقم کا حساب، مانگتا ہے۔ گورو نانک جی بھائی جیرام کے ساتھ ہو لئے اور جا کر حساب کیا۔ حساب کرنے سے سات سو سٹھ روپے گورو نانک جی کے وادھا نِکلے۔ نواب کو پتہ لگا۔ نواب نے کہا۔ جو کچھ حساب نِکلتا ہے آپ لیں اور آپ مودی خانہ کا کام کریں۔ تب گورو نانک جی نے کہا۔ نواب صاحب! یہ پیسے میرے نہیں ہیں۔ پرماتما کے ہیں۔ یہ پیسے آپ محتاجوں کو دے دیں۔ گورو نانک جی فقیر ہو گئے۔ گھر نہ آئے۔ گورو نانک جی کا سُسر بھائی مُولا جل کر خاک ہو گیا۔ بھائی مُولا شامے پنڈت کا سیوک تھا۔ شامے پنڈت کے پاس جا کر رو پڑا۔ اور کہنے لگا۔ دیکھو جی! نانک نہ تو کچھ کام کرتا ہے۔ نہ کہیں جاتا ہے۔ میں بہت دُکھی ہُوا ہوں۔ شامے پنڈت نے کہا۔ چل کر دکھائیے۔ نانک کہاں ہے۔ بھائی مُولا نے

کہا۔ گوروں (قبروں) میں بیٹھا رہتا ہے۔ تب بھائی مُولا اور شاما پنڈت دونوں اکھٹے گورو نانک جی کے پاس آئے۔ گورو جی گوروں میں بیٹھے تھے۔ شاما پنڈت نے کہا نانک یہ تم نے کیا سانگ بنایا ہُوا ہے۔ یہ فضول باتیں کیوں کرتے ہو چل کر کچھ کام کار کرو۔ بسنت کی رُت تھی۔ گورو نانک جی نے یہ شبد اُچارن کیا۔

راجہ بالک نگری کاچی دُشٹاں نال پیارو
دوئے مائی دوئے باپا پڑھیئے پنڈت کرو بیچارُو
سوامی پنڈتا تم دیہہ متی۔
کِن بدھ پادُ پران پتی۔ رہاؤ

اِس کا ارتھ:۔ کایا کاچی نگری ہے۔ کام۔ کرودھ۔ لوبھ۔ موہ۔ اہنکار یہ پانچوں دُشٹ ہیں۔ دونوں مائی آنکھیں ہیں۔ دونوں باپ کان ہیں۔ تب پھر بھائی مُولا بولا۔ یہی پیٹ بڑھانے کی ہی پڑی رہی۔ اور اب بیزار ہو کر تم دوڑ پڑے تب پھر گورو نانک جی نے یہ شبد کہا:۔

بھیتر اگن بناسپت مولی ساگر پنڈے پایا
چند سُورج دونویں گھٹ ہی بھیتر ایسا گیان نہ پایا

اِس کا ارتھ:۔ انتر اگن جو ہے سو ترشنا ہے۔ بناسپت جو ہے وہ لڑکے لڑکیاں ہیں۔ اور بیوی۔ دھن۔ روزگار۔ گرام۔ کٹنب سو گورو شاما پنڈت آپ ہو۔ چند سُورج کا چاندنا ہے نابھ کمل میں وہ چاندنا ہے۔ تب جاگے جب گورو پُورا ملے تب اندھیارا بھاگے۔ گیان پراپت ہووے۔ تب شاما پنڈت بولا نانک آپ گھر میں ہی سمرن کریں۔ اور کام کار کریں۔ رام ہر جگہ موجود ہے۔ تب گورو نانک جی نے یہ شبد کہا۔

رام رونتا جانیئے اِک مائی بھوگ کریئے!
تا کے لکھن جانیئے کھماں دھن سنگریئے

اِس کا ارتھ:۔ رام سب کی سار میں ہے۔ مگر ربا اُسی پر ہے۔ جس کو اُس نے کھماں اور دھیرج بخشا ہے۔ تب پھر بھائی مُولا بولا۔ یہ تو ایسا ضدی ہے کہ کبھی

کا کہنا نہیں مانتا۔ تب گورو نانک جی بولے:۔

کیہا سُنے نہ کھایا مانے تیناں ہی سیتی واسا
پرنوت نانک داسن داسا کھن تولہ کھن ماسا

اِس کا ارتھ:۔ یہ رسنا جو ہے۔ یہ کسی کے کہنے سے نہیں جانی جاتی۔ آٹھوں پہر اِسی سے واسا ہے۔ کھن تولہ کھن ماشہ ہے۔ شاما پنڈت! جب کرتار مہربان ہووے تب یہ رسنا وِکاروں سے ہٹے۔

ساکھی آور چلی!

تب مُولا چونا نواب کے پاس جاکر فریاد کرنے لگا۔ نواب دولت خان نے کہا۔ ارے یار خان یہ کون ہے؟ اور کِس کے اُوپر فریاد کر رہا ہے۔ تب مُولا نے کہا۔ مَیں نانک آپ کے مودی کا سُسر ہوں۔ اور نانک پر ہی فریادی ہوں۔ نواب نے کہا ارے یار خان! اِس کو آگے لے آؤ۔ یار خان مُولے کو نواب کے نزدیک لے گیا۔ نواب نے کہا۔ آپ نانک پر کیا فریاد کرنا چاہتے ہیں۔ مُولا نے کہا۔ نواب سلامت۔ سات سو ساٹھ روپے جو حساب سے نانک کے آپکی طرف نِکلے ہیں۔ وہ آپ نانک کے قبیلہ کو دے دیں۔ تب نواب نے کہا۔ ارے مُولا! نانک نے تو کہہ دیا ہے۔ کہ وہ روپیہ فقیروں کو دے دو۔ تب پھر مُولا نے کہا نواب سلامت! نانک تو ضِد کرتا ہے۔ نواب نے کہا۔ ارے یار خان۔ حق تو ٹھیک اِن کا ہے مگر نانک کہے تو۔ مُولا نانک کو کہنے لگا۔ اگر کما کر کھایا نہیں ہے۔ تو فقیروں کو کیوں دیتے ہو۔ تب مُولا ایک مُلّاں کو بُلا لایا۔ اور مُلّاں نانک کو جھاڑا کرنے لگا۔ تب نانک جی مگن ہوگئے۔ جب وہ مُلّاں نانک جی کے ناک میں پلیتے جلا کر دینے لگا تب نانک جی بولے:۔

کھیتی جن کی اُجڑی کھلواڑے ناہیں تھاؤں!
نانک دِھرگ تیناں کا جیویا جو لکھ لکھ ویچے ناؤں

پھر مُلّاں کہنے لگا۔ تم کون ہوگے ہو۔ ہمیں اپنا نام بتاؤ۔ تب نانک

جی نے راگ مارُو میں یہ شبد کہا:۔

کوئی آکھے بھُوتنا کو کہے بیتالہ ۔ کوئی آکھے آدمی نانک دیچارا

بھیا دیوانہ ساہ کا نانک بورانا

ہئوں ہر بن اور نہ جانا۔ ا۔ رہاؤ

تو دیوانہ جانیئے جاں بھے دیوانہ ہوئے!

ایکی صاحب باہرا دُوجا اَور نہ جانے کوئے

تو دیوانہ جانیئے جاں ایکا کار کمائے!

حُکم پچھانے خصم کا دُوجی اَور سیانپ کائے

تو دیوانہ جانیئے جاں صاحب دھرے پیار

مندا جانے آپ کو اَور بھلا سنسار

تب مُلّاں نواب کے پاس گیا اور کہا۔ نواب سلامت! نانک کھپتی نہیں ہُوا وہ تو کوئی پیغمبر ہے۔ وہ خبردار ہے۔نواب نے کہا۔ جیرام کو بُلاؤ۔ جیرام نواب کے پاس آیا۔ اور سلام کیا۔ بتائیے جیرام کیا کریں۔ مَیں نے تو نانک کے پیسے رکھنے نہیں۔ نانک نے کہا ہے۔کہ یہ پیسے فقیروں کو کھلاؤ۔ مگر نانک جی کا سُسراُن پر فریادی ہے۔ ہم نے سمجھا تھا۔کہ نانک کھپتی ہُوا ہے۔ مگر مُلّاں کہتا ہے کہ وہ خبردار ہے۔ اور کوئی ولی معلوم ہوتا ہے۔ اب جیرام آپ جیسے کہیں ویسے ہی کیا جاوے۔جیرام نے کہا۔ مَیں تو نانک جی سے بہت ڈرتا ہوں۔ جیرام چُپ کر گیا۔ تب نواب نے پھر کہا۔ ارے جیرام! تم جواب کیوں نہیں دیتے۔ تب جیرام نے کہا۔ نواب سلامت! نانک جی بھی یہیں ہیں۔ کہیں دُور نہیں گئے۔ تب آدمی نانک جی کو بُلانے کے لئے گیا۔ اور نانک جی نے آنے سے اِنکار کر دیا۔ وہ آدمی واپس آیا اور آکر کہا۔کہ نانک نہیں آتا۔ نواب دولت خان کو نانک جی کے نہ آنے کی وجہ سے غصّہ آیا اور حُکم دیا۔کہ پکڑ کرلے آؤ۔ تب پھر آدمی گیا اور جاکر کہا۔ نانکجی نواب بُہت غصّے ہو رہا ہے۔ تب نانک جی اُٹھ کھڑے ہوئے اور نواب کے پاس آئے۔ مگر سلام نہ کی۔ تب نواب نے کہا۔ارے نانک! آپ کیوں نہیں آتے تھے۔ تب نانک جی نے کہا۔ نواب صاحب! جب

یں آپ کا نوکر تھا۔ تو آپ کے تابعدار بنے ہوئے تھے۔ اور آپ کے پاس آتے تھے
اب ہم آپ کے نوکر نہیں ہیں۔ اب ایشور کے چاکر بن گئے ہیں۔ تب نواب نے
کہا۔ اگر آپ ایسے ہوئے ہیں۔ تو چلیں ہمارے ساتھ نماز گذاریں۔ جمعہ کا روز
ہے۔ تب نانک جی نے کہا چلئے۔ جتنے لوگ وہاں مسجد میں نماز پڑھ رہے تھے
سب کہنے لگے۔ کہ یہ بڑی عجیب بات ہوئی ہے۔ اور جتنے مہاجن لوگ سلطان پور
میں رہتے تھے۔ سب میں یہ شور و غل پڑ گیا۔ تب بھائی جیرام رنجیدہ
ہو کر گھر آئے۔ نانکی جی سمجھ گئیں اور کہنے لگیں۔ کہ آپ اتنے دلگیر
کس وجہ سے ہیں۔ بھائی جیرام نے جواب دیا۔ آج آپ کے بھائی نانک
نے کیا کیا ہے۔ نانکی جی نے پوچھا۔ بات کیا ہے۔ تب جیرام نے کہا۔ نانک
نواب کے ساتھ جمعہ کی نماز پڑھنے کے لئے مسجد میں چلا گیا۔ اور سارے
شہر میں ہندوؤں اور مسلمانوں میں شور و غل پڑ گیا ہے۔ کہ آج نانک
ترک ہو گیا ہے۔ میں کیا کروں۔ کیسے دلگیر نہ ہوں۔ مجھے تو اس بات سے
بہت شرمندگی ہوئی ہے۔ تب نانکی جی کہنے لگیں۔ آپ کسی قسم کا فکر نہ
کریں۔ اور نانک جی کی طرف سے بالکل فکرمند نہ ہوں۔ ان کی طرف کوئی
بری نگاہ نہیں کر سکتا۔ اور نہ ہی کوئی ان کا کچھ بگاڑ سکتا ہے۔ آپ
بالکل اطمینان رکھیں۔ جس وقت یہ بات ہوئی تھی۔ اسی وقت بھائی
جیرام نے ندھے برہمن کو بطور جاسوس کے مقرر کر دیا تھا۔ جب بھائی
جیرام نانکی سے یہ باتیں کر رہے تھے۔ اسی وقت ندھا برہمن آیا۔ بھائی
جیرام نے ندھے برہمن سے پوچھا۔ سنائیے کیسے بات ہوئی۔ تب ندھے نے
کہا۔ میں اندر مسجد میں تو نہیں گیا۔ مگر میں نے ترکوں کے منہ سے سنا
ہے۔ کہ نواب نے نماز پڑھی مگر نانک جی کھڑے رہے۔ جب نواب نماز پڑھ
چکا۔ تب نواب نانک سے کہنے لگا۔ ارے نانک! آپ نماز پڑھنے کے لئے آئے تھے۔ مگر آپ
نے نماز پڑھی نہیں۔ کیا وجہ ہے۔ تب نانک جی نے جواب دیا۔ آپ تو قندھار میں گھوڑے
خریدنے کے لئے گئے ہوئے تھے میں کس کے ساتھ نماز پڑھتا۔ نواب دولت خان نے کہا۔
نانک! آپ اتنا جھوٹ بولتے ہیں۔ میں تو یہاں کھڑا ہوں۔ تب نانک جی نے کہا۔

آپ کا جسم تو یہاں کھڑا تھا۔ مگر جو نماز کرنے والا تھا۔ وہ تو گھوڑے خریدنے گیا ہُوا تھا۔ قاضی نے کہا۔ دیکھو نواب سلامت! یہ ہندو کتنا جھُوٹ بولتا ہے۔ تب نواب نے کہا۔ قاضی! نانک سچ کہتا ہے۔ جب میں سجدے کے وقت کھڑا ہُوا۔ تب میرا دِل قندھار میں گھوڑے خریدنے گیا تھا۔ پھر قاضی نے شکایت کی۔ خان جی! ہم تو نہیں گئے تھے۔ نانک ہمارے ساتھ نماز گزار لیتا۔ تب نواب نے کہا۔ نانک جی! آپ قاضی کے ساتھ نماز گذار لیتے۔ تب نانک جی نے جواب دیا کہ قاضی تو اپنے وچھیرے کو تلاش کرنے کے لئے گیا تھا۔ تب دونوں قاضی اور نواب چُپ ہو گئے۔ میں تو یہی کچھ سُنکر آیا ہُوں۔ تب نانکی جی بولیں۔ پنڈت جی! نانک جی کو کہاں چھوڑ آئے ہیں۔ پنڈھے نے کہا۔ نانک جی کو تو وہیں چھوڑ آیا ہُوں۔ تب بھائی جیرام پنڈھے برہمن سے لڑنے لگے۔ پنڈھے نے کہا۔ نانک جی تو مسجد میں تھا۔ اور جتنے لوگ وہاں تھے سب اپنے گھروں کو چلے گئے۔ مگر میں نے نانک کو تو نہیں دیکھا۔ تب نانکی جی نے کہا۔ آپ کسی قسم کا فکر نہ کریں۔ نانک جی ابھی آرہے ہوں گے۔ یہی باتیں ہو رہی تھیں۔ کہ نانک جی آ گئے۔ تب تُلساں لونڈی نے کہا۔ کہ بھُو جی آپ کے بھائی آئے ہیں۔ نانکی جی کہنے لگیں۔ دیکھئے میں نے کہا تھا۔ کہ نانک جی کی طرف کوئی آنکھ اُٹھا کر نہیں دیکھ سکتا۔ بھائی جیرام جی بہت خوش ہُوئے۔ اور نانک جی سے پُوچھا۔ سُنائیے کیا کیا بات ہُوئی۔ گورو نانک جی نے کہا۔ جو ہُوا سو ٹھیک ہُوا۔ تب بھائی جیرام نے کہا۔ ہم سے کوئی پُوچھے۔ تو ہم کیا جواب دیں۔ ہم لوگوں کی باتوں کو سچ نہیں سمجھتے۔ جو کچھ آپ کے مُنہ سے سُنیں گے۔ وہی ٹھیک سمجھیں گے۔ نانک جی نے کہا۔ جیجا جی! جب دولت خان نماز پڑھنے لگا۔ اور قاضی بھی نماز پڑھنے لگا تو ہم کھڑے رہے۔ جب نواب نماز پڑھ چُکا۔ تو ہمیں کہنے لگا۔ کہ ارے نانک! تم نماز پڑھنے آئے تھے یا یہاں کھڑے ہونے آئے تھے۔ آپ نے نماز تو نہیں پڑھی۔

تب ہم نے کہا ؎
متھا ٹھوکے زمیں پر من اُڈے اسمان
گھوڑے قندھار خرید کرے دولت خان پٹھان

تب ہم نے کہا۔ نواب جی! آپ تو قندھار میں گھوڑے خرید کرنے گئے ہوئے تھے۔ میں

کِس کے ساتھ نماز پڑھتا۔ تب قاضی نے کہا۔ دیکھو خان جی! ہندو کتنا جھوٹ بولتا ہے۔ تب خان نے کہا قاضی جی! ہندو سچا ہے۔ جس وقت ہم سجدہ کرنے لگے تھے۔ اُس وقت ٹھیک ہمارا دِل قندھار میں گھوڑوں کی خریداری میں تھا۔ پھر قاضی نے کہا۔ آپ تو ٹھیک اُس وقت قندھار میں تھے مگر ہم تو کہیں نہ گئے تھے۔ ہمارے ساتھ نماز پڑھ لیتا۔ تب ہم نے قاضی کو کہا۔ سُن قاضی! جس وقت تم مسجد میں آئے۔ تمہارا دِل گھر میں تھا۔ کیونکہ تمہارے گھر کے آنگن میں ایک گڑھا کھودا پڑا تھا۔ جب آپ نے یہاں سجدہ کیا۔ تو اُس وقت آپ کی روح اُس دچھیرے کے ساتھ چلی گئی۔ تب نواب نے کہا۔ آپ یہ کیا کہہ رہے ہیں۔ تب ہم نے کہا۔ خان جی! قاضی کی آج گھوڑی سُوئی ہے۔ اور قاضی کا خیال اُس طرف تھا۔ کہ کہیں دچھیرا اُس کھودے ہُوئے گڑھے میں نہ گر پڑے۔ تب نواب ہنس پڑا اور قاضی سے کہا۔ بتایئے نانک کیا کہتا ہے۔ قاضی نے جواب دیا ہاں یہ سب ٹھیک ہے تب نواب نے کہا قاضی جی نانک فقیر ہو گیا ہے۔ پھر نواب نے کہا۔ نانک! تیرے جو پیسے ہماری طرف نکلے تھے۔ ہم نے تو رکھنے نہیں۔ آپ کے سُسر نے آکر فریاد کی ہے۔ حق تو ٹھیک قبیلے کا بھی ہے۔ اور آپ نے کہا تھا کہ یہ پیسے فقیروں کو دے دو۔ اب ہم دہ پیسے کس کو دیں۔ تب ہم نے کہا ہم تو آپ کو جو کچھ کہنا تھا کہہ دیا۔ آگے جیسے آپ کی مرضی۔ تب نواب نے کہا۔ آدھے پیسے ہم آپ کے قبیلے کو دیتے ہیں اور آدھے آپ اپنے ہاتھوں سے فقیروں کو دے دیں۔ تب ہم نے کہا ہم کچھ نہیں جانتے۔ آپ ہی کریں تب نواب نے کہا۔ اچھا نانک! جیسے آپ کی مرضی۔ یہ بات کر کے ہم یہاں آگئے۔ جیجا جی آپ کو آگے یہ بات اچھی لگے یا بُری۔ تب بھائی جیرام نے کہا۔ جو آپ نے کیا۔ بہت ہی ٹھیک کیا۔ تب نانکی جی نے کہا۔ اب بھی آپ نہیں سمجھ سکے۔ تب جیرام نے کہا۔ آپ نانک کی بہن ہیں۔ آپ کو ضرور اِن کا کچھ اثر ہے۔ دھن پرمیشور ہے۔ دھن نانک ہے۔ اور آپ بھی دھن ہیں۔ جو اِن کی بہن ہیں۔ اور تھوڑے سے ہم بھی دھن ہیں۔ کیونکہ آپ کے ساتھ سنگ ہے۔ پھر بھائی مُولا اور چندو رانی دونوں آئے۔ لکھمی داس جی گودی میں تھے اور سری چند جی پونے پانچ برس کے ہو گئے۔

آگے ساکھی اور چلی

جب سمت ۱۵۵۳ ہوا۔ تب نانک جی اپنے گھر سے نکل کھڑے ہوئے۔ تب چندو اور مولا اپنی لڑکی کو نہ چھوڑتے تھے۔ اور نانکی جی و بھائی جیرام کے بس کی بات نہ تھی اور یہی فیصلہ ہوا کہ سری چند جی نانکی جی کے پاس رہیں اور بھابھی اور لکھمی داس کو آپ لے جائیں۔ چندو رانی نے گورو نانک جی کو جب دیکھا۔ تو بجلی کی طرح کڑکی۔ اور کہنے لگی۔ ارے نانک! تم اسی بات کے لیے بیاہ کرتے تھے۔ جو بڑھے بڑھا کر نکل چلے ہو۔ تب نانک جی نے مارو راگ میں شبد بولا۔

مات پتا مل پنڈ کمایا تن کرتے لیکھ لکھایا
لکھ دات جوت وڈیائی مل مایا سُرت گنوائی
مورکھ من کاہے کرسیں مانا اُٹھ چلسی خصمے بھانا۔ رہاؤ۔
تج ساد سہج سکھ ہوئی گھر چھڈنے رہے نہ کوئی
کچھ کھاجے کچھ دھر جائیے جے بوہڑ دُنیا آئیے
سیبج کایا پٹ ہنڈائے فرمائش بہت چلائے
پیے سیبج سکھالی سودے ہبتیں پوندی کاہے رودے
گھر گھمن وانی بھائی پاپ پتھر تریانہ جائی
بھو بیڑا جیو چڑھاؤ کہہ نانک دیوے کاہو

پھر کچھ دنوں کے بعد کالو جی نے تلونڈی سے مردانے کو خبر لینے کے لئے بھیجا اور کہا کہ میں نے افواہ سنی ہے۔ کہ نانک فقیر ہو گیا ہے۔ آپ جا کر پتہ لے آئیں۔ مردانہ سلطانپور آیا۔ آکر کیا دیکھتا ہے کہ نانک تو فقیر بنا بیٹھا ہے۔ تب مردانہ نانکی جی کے پاس آیا۔ اور پوچھا نانکی جی یہ کیا بات ہوئی ہے۔ مجھے کالو جی نے خبر لانے کے لئے یہاں بھیجا ہے۔ تب نانکی نے کہا۔ بھائی مردانہ یہی خبر ہے۔ جو آپ دیکھ رہے ہیں اگر اور کوئی خبر لینی ہے۔ تو بھائی نانک جی سے جا کر لیں اگر وہ کچھ بتائیں تو۔ تو سُن لینا۔

ساکھی آور چلی

مردانہ آکر نانک جی سے ملا۔ اور کہا۔ نانک جی! آپ نے یہ کیا کیا ہے۔ چنگے بھلے ہو کر انگوچھ سر پر باندھ لیا ہے۔ تب نانک جی بولے۔ مردانہ! آپ کو تار کا گن تھی دیا تھا۔ سو آج ہم آپ کی انتظار میں تھے۔ مردانہ نے کہا۔ فرمائیے۔ گورو نانک جی نے کہا آپ ہمارے ساتھ چلیں۔ تب مردانہ نے کہا۔ کہاں چلوں۔ تب نانک جی نے کہا۔ جہاں کرتار لے جاوے۔ تب مردانہ نے کہا نانک جی! مجھے مہتہ کالو جی نے خبر لانے کیلئے بھیجا ہے۔ اور اماں بی بی میری انتظار میں ہوں گے اور آپ کہتے ہیں۔ ہمارے ساتھ چلو۔ میں کیا کروں۔ تب نانک جی نے کہا۔ سن مردانہ! ہمارے ساتھ تو تنگ دکھ ہے۔ اگر سکھ اور آرام دیکھنا ہے تو آپ تلونڈی جائیں۔ تب مردانہ نے کہا۔ اب میرے لئے جانا بھی مشکل ہو گیا ہے۔ اب میں کہاں جاؤں۔ مجھے سنسار پر کوئی نظر نہیں آتا۔ تب گورو نانک جی نے کہا۔ مردانہ! تار بجاؤ۔ تب مردانہ نے کہا۔ نانک جی! میں نے تو کبھی تار نہیں بجائی۔ تب گورو نانک جی نے کہا ہم نے آپ کو تار کا گن دیا تھا۔ سو کہاں ہے۔ تب مردانے نے کہا۔ بربط بیچا تو نہیں ہے۔ جہاں رکھا ہے وہیں پڑا ہو گا۔ تب نانک جی نے کہا۔ مردانہ بجاؤ۔ مردانے کے پاس رباب نہیں تھا۔ مردانہ حکم بجا لایا۔ مردانہ شہر میں آیا اور کسی ڈھاڈی کی تلاش کرنے لگا۔ کیا دیکھتا ہے۔ کہ ایک ڈمیٹا ایک پٹھان کے پاس بیٹھا گا رہا ہے۔ اور مجھولا رباب ہتھ بجا رہا ہے۔ مردانے نے سلام کیا۔ اتنے میں پٹھان اٹھ کھڑا ہوا۔ تب مردانے نے اس کو کہا۔ چل بھائی مراسیا آپ کو ایک خدا کا بندہ بلاتا ہے۔ وہ مراسی اٹھ کھڑا ہوا۔ اور چل پڑا۔ راستے میں مردانہ سے پوچھنے لگا۔ کہ تم مراسی ہوتے ہو۔ مردانے نے کہا جی ہاں۔ پھر اس نے پوچھا آپ کہاں کے رہنے والے ہیں اور تمہارا کیا نام ہے۔ تب مردانہ نے کہا میرا نام مردانہ ہے۔ اور وطن رائے بھوئے کی تلونڈی ہے۔ تب مردانہ اس مراسی کو ساتھ لے کر نانک جی کے پاس لایا۔ اور اس کو کہا۔ کہ تم تار بجاؤ۔ گورو نانک جی کی سمادھی لگی ہوئی تھی۔ جب اس مراسی نے تار بجائی۔ گورو نانک جی نے آنکھیں کھولیں اور کہا۔ مردانہ تم تار بجاؤ۔ مردانے نے حکم کو مانا اور تار کو بجانے لگا۔ مردانہ نے ایسی تار بجائی۔ کہ جنگل کے مرگ بے سدھ ہو کر گر پڑے۔ گورو نانک جی بہت پرسن ہوئے

اور مردانہ بھی اپنے دِل میں بہت خوش ہُوا اور کہنے لگا۔ کہ مَیں نے تو کبھی تار بجائی نہ تھی۔ آج مجھے غیب کی فتح ہُوئی۔ وہ ڈھاڈی ہو گیا اور کہنے لگا۔ مَیں نے بڑے بڑے ڈھاڈی دیکھے ہیں مگر یہ گُن کسی میں نہیں دیکھا۔ پھر گورو نانک جی نے کہا۔ کیوں مردانہ! تب مردانہ نے اُٹھ کر سلام کیا۔ اور کہا۔ مَیں آپ کو خُدا ہی جانتا ہُوں۔ جو آپ فرمائیں گے ویسی ہو گا۔ اور مَیں ویسے ہی کرُوں گا۔ تب گورو نانک جی نے کہا۔ مردانہ! رباب گورمکھی ہے۔ اور ڈھڈھ و دیگر باجا سب دکار ہے۔ تب مردانہ نے کہا۔ گورو جی! رباب چاہیئے۔ تب گورو نانک جی نے کہا۔ مردانہ! سوال کرنا اچھا تو نہیں مگر ضرورت سب کچھ کرواتی ہے۔ آپ بے بے نانکی جی کے پاس جا کر کہیں۔ کہ نانک آپ پر ایک سوال کرتا ہے۔ اگر آپ مانیں تو کہوں ورنہ نہ کہوں۔ اگر مان جائیں تو کہہ دینا کہ ایک رباب لے دو۔ مردانہ یہ سُنکر اُٹھ کھڑا ہُوا اُس ربابی نے کہا۔ یہ رباب تو حاضر ہے۔ گورو نانک جی نے کہا۔ بھائی ڈھاڈی یا آپ کا یہ کہنا ہمارے لئے لینے کے برابر ہو گیا۔ مگر یہ رباب ہمارے کام کا نہیں۔ مردانہ بے بے نانکی جی کے پاس پہنچا۔ بے بے نانکی نے کہا۔ مردانہ کیسے آئے۔ مردانہ نے جواب دیا۔ نانک جی نے مجھے آپ کے پاس بھیجا ہے۔ اور ایک سوال کہا ہے۔ اگر آپ مانیں تو کہوں ورنہ نہ کہوں نانکی جی نے کہا۔ آپ ندھڑک ہو کر کہیں کونسا سوال ہے۔ تب مردانہ نے کہا۔ ایک رباب لے دیں جتنے کو بھی ملے۔ تب نانکی جی نے کہا۔ ایک کیا اگر سَو کہیے تو لے دوں مگر مجھے درشن دے جائیں۔ تب مردانہ نے آ کر گورو نانک جی کو کہا کہ بے بے نانکی جی کہتی ہیں ایک کیا اگر سَو کہیں تو لے دُوں۔ مگر ایک دفعہ درشن دے جائیں۔ تب گورو نانک جی نے کہا۔ چل مردانہ! ہم بے بے نانکی جی کا کہنا نہیں موڑ سکتے۔ نانکی جی ہماری پچھلے جنم بھی بہن تھیں اُس وقت بھی اُنہوں نے ہماری بڑی سیوا کی تھی چل مردانہ بے بے جی کے پاس جائیں۔ تب گورو نانک جی اور مردانہ ربابی دونوں بے بے نانکی جی کے پاس آئے۔ بے بے نانکی نے پیڑا بچھا دیا اور مردانہ کو بھی بیٹھنے کے لئے پیڑھی دی۔ گورو نانک جی نے کہا۔ بے بے فرمایئے کیا حُکم ہے۔ نانکی جی نے کہا۔ آپ جو کچھ کہیں مَیں ماننے کو تیار ہوں۔ مگر ایک بات آپ میری بھی مانیں۔ گورو نانک جی نے کہا۔ فرمائیں۔ نانکی جی نے جواب دیا۔ آپ میرے پاس رہیں اور جس چیز کی ضرورت ہو فرمائش کریں تب گورو نانک جی نے کہا۔ مَیں آپ کے پاس ہی ہُوں جس وقت آپ یاد کریں گی اُسی وقت مَیں حاضر ہُوں گا۔ تب پھر نانکی جی نے کہا۔ مردانہ! آپ رباب تلاش کریں۔ جتنے کو ملے اُتنے پیسے مجھ سے

لے جاؤ۔ تب مردانہ نے گورونانک جی سے پُوچھا۔ کیسا رباب لے آؤں۔ گورونانک جی نے کہا۔ بے بے نانکی جی سے پُوچھیں جتنی رقم کا کہیں لے آؤ۔ نانکی نے کہا۔ بھائی مردانہ! جیسا آپکو پسند ہو ولیا لیں تب نانکی جی نے کہا۔ مردانہ! آپ جاکر بھائی بالا کو بھی بُلا لائیں۔ تب مردانہ گیا۔ اور جاکر بالا کو کو کہا۔ بھائی بالا! آپ کو گورونانک جی اور بے بے نانکی جی بُلاتی ہیں۔ تب بھائی بالا نے کہا۔ کس لیئے بُلایا ہے۔ مردانہ نے کہا۔ بھائی بالا! بے بے نانکی جی نے رسوئی بنائی ہے۔ اور اس لیئے آپ کو روٹی کے لیئے بُلایا ہے۔ تب بالا نے کہا۔ میں تو گھر جانے کے لیئے تیار کھڑا تھا۔ مگر آپ بُلانے آئے ہیں۔ اِس واسطے گھر نہیں جاتا۔ چلو چلیں۔ تب مردانہ بھائی بالا کو ساتھ لیکر آیا گورونانک جی نے کہا۔ آؤ بھائی بالا۔ تب بالا آتے ہی گورونانک جی کے پیروں پر گر پڑا۔ گورونانک جی نے کہا۔ بھائی بالا! کرتار چت آوے۔ تب تینوں نے روٹی کھائی۔ روٹی کھاکر بالا نے اجازت طلب کی۔ کہ میں گھر جاتا ہوں۔ آپ اجازت دیں۔ گورونانک جی نے کہا بھائی بالا! کہ ہم پر ناراض ہیں۔ بھائی بالا نے کہا گورو جی ہم آپ کیسے ناراض ہو سکتے ہیں۔ ہم تو ہر وقت آپ کے سوالی ہیں۔ گورو نانک جی نے کہا۔ مانگیں جس چیز کی ضرورت ہے۔ ہم آپ کو پرمیشور سے دلواتے ہیں۔ تب بھائی بالا نے کہا۔ یہی مانگتا ہوں کہ کرتار چت آوے۔ آپ کی باتیں دیکھ من نہ بھرے۔ کوئی کچھ کہتا ہے کوئی کچھ کہتا ہے تب گورونانک جی نے کہا۔ بھائی بالا۔ آپ کو کرتار اڈول ہی رکھیگا۔ سنسار خواہ کچھ بھی کہے۔ سنسار تو کُتے کی نیائیں بھونکتا ہے۔ تب بالا گھر کو چل پڑا۔ گورونانک جی نے بھائی کالو اور اماں بی بی کو اچھے سندیش بھیجے۔ تب گورونانک جی نے مردانہ کو رباب خریدنے کے لیئے بھیجا۔ بی بی نانکی نے مردانہ سے کہا۔ اچھا رباب تلاش کریں۔ تب مردانہ نے تعظیم کی اور گورو نانک جی بہت خوش ہوئے تب مردانہ مراسیوں کے گھر میں جاکر رباب تلاش کرنے لگا۔ جس جگہ جاتا مراسی لوگ یہی کہتے۔ کہ کوراہیاں کا ڈُوم آگیا ہے۔ اور کسی نے بھی مردانہ کی عزت نہ کی۔ کئی دن مردانہ اِس طرح پھرتا رہا۔ پھر مردانہ گورونانک جی کے پاس آیا۔ گورونانک جی نے مردانہ سے پُوچھا۔ کیوں بھائی مردانہ۔ مردانہ نے کہا۔ آپ سب کچھ جانتے ہی ہیں۔ پھر گورو نانک جی نے کہا مردانہ! نِسنگ ہو کر کہو۔ تب مردانہ نے کہا۔ گورو جی! نِسنگ کہنے والی بات ہی نہیں ہے۔ تب گورونانک جی نے پھر کہا۔ نِسنگ کہو۔ تب مردانہ کانپتے ہوئے یہ کہنے لگا۔ گورو جی سنسار کہتا ہے۔ آیا ہے کوراہیوں کا ڈُوم۔ یہی ہر ایک کہتا ہے۔ اور کوئی آدر مان نہیں کرتا۔ اور آپ نے کہا ہے کہ کوئی رسیا ہوا رباب لے آؤ تب گورونانک جی نے کہا۔ مردانہ! یہ سنسار

تو ایسے ہی جھکھ مارتا آیا ہے۔ سنسار بھس کھائے۔ سنسار خود بخود آپ کی طرف آئیگا۔ آپ کوئی رباب تلاش کریں۔ تب مردانہ نے کہا۔ کوئی مراسی مجھے آدر ہی نہیں دیتا۔ گورو نانک جی نے کہا مردانہ! آپ میرا کہا مانیں۔ تب مردانہ نے کہا۔ فرمایئے۔ گورو نانک جی نے کہا۔ مردانہ! جنگل میں ایک گاؤں جٹ کا ہے۔ وہ گاؤں دو ندیوں کے درمیان ہے۔ اور گاؤں کا نام عقب پور ہے اُس گاؤں میں ایک فرندہ نامی ربابی رہتا ہے۔ آپ اُس سے جا کر مانگیں۔ اگر انکار کرے تو ہمارا نام لینا۔ تب مردانہ نے کہا۔ بہت اچھا مگر کچھ پیسے بھی تو پاس ہونے چاہئیں۔ تب گورو نانک جی نے کہا۔ مردانہ! جتنی رقم کی ضرورت ہے۔ بے بے نانکی سے جا کر لے لیں۔ مردانہ بے بے نانکی جی کے پاس آیا۔ اور کہنے لگا۔ بے بے جی! میں تمام شہر میں تلاش کر چکا ہوں مگر مجھے رباب نہیں ملا۔ اب نانک جی نے دُور جانے کے لئے کہا ہے۔ اور پیسوں کے لئے آپ کے پاس آیا ہوں۔ نانکی جی نے کہا۔ جو کچھ آپ کو درکار ہو لیں۔ مردانہ نے کہا بے بے جی سات روپے دیں۔ نانکی جی نے اندر سے سات روپے لا کر مردانہ کے ہاتھ میں دے دیئے۔ تب مردانہ گورو جی کے پاس آیا۔ گورو نانک جی نے پُوچھا۔ کیوں بھائی مردانہ! پیسے لے آئے ہو تو جاؤ۔ تب مردانہ چل پڑا۔ تین دنوں میں مردانہ وہاں پہنچا اور وہاں جا کر فرندا اور پھرو ربابی کو تلاش کرنے لگا۔ کسی نے نہ بتایا۔ دو دن مردانہ تلاش کرتا رہا۔ مردانہ تنگ آگیا اور یہی سوچا کہ یہاں تو کوئی نہیں۔ واپس ہی چلیں۔

ساکھی اَور چلی

تب مردانہ نے کہا۔ میں کہاں تلاش کروں۔ اُداس ہو کر چلنے کے لئے تیار ہو گیا۔ تب تیسرے دن فرندا ربابی مردانے کو آکر خود ملا اور پُوچھنے لگا۔ بھائی آپ کون ہیں آپ کس کی تلاش میں ہیں۔ تب مردانہ نے کہا بھائی! یہاں ایک فرندا نامی ربابی رہتا ہے اور پھرو بھی اُسی کو کہتے ہیں۔ تب فرندے نے کہا۔ آپ کا نام کیا ہے۔ آپ کون ہوتے ہیں۔ اور کس نے آپ کو بھیجا ہے۔ آپ کا وطن کون ہے تب مردانے نے جواب دیا وطن رائے بھوئے کی تلونڈی ہے۔ نام مردانہ ہے۔ اور نانک بیدی فقیر نے مجھے بھیجا ہے کہ رباب لے آؤ۔ تب فرندے نے کہا میرا نام ہی پھرو ہے۔ اور نانک بیدی نے آپکو

میرے پاس ہی بھیجا ہے۔ اور رباب بھی میرے پاس ہے۔ نانک بیدی بڑی مدت سے میرے واقف ہیں۔ تب مردانہ نے کہا آپ مجھے رباب دے دیں۔ تب فرندے نے کہا! مردانہ رباب لے لو نا معلوم فرندا کہاں سے رباب لایا۔ مردانہ نے کہا۔ اس کی قیمت کیا ہے۔ تب فرندے نے کہا بھائی مردانہ آپ کے پاس اِس رباب کی قیمت نہیں ہے۔ اور نہ ہی میں نے اِس کی قیمت لینی ہے۔ مردانہ نے کہا۔ آپ بتائیں تو سہی۔ فرندے نے کہا مردانہ اِس رباب کی قیمت نہیں لینی۔ یہ رباب ہمارے ہاتھ قدرتی آیا ہے۔ اور اِس رباب سے یہ آواز نکلی ہے۔ "کہ یہ رباب اور کسی کے سامنے نہ بجائیں۔ ایک نانک بیدی کھتری پیدا ہوگا۔ اِس رباب کو اُن کے سامنے بجانا" اِس لئے میں نے اِس کی قیمت نہیں لینی مگر میں چل کر دیکھتا ہوں۔ وُہ نانک ہی ہے یا اور کوئی ہے۔ تب مردانہ نے کہا۔ چلو چلیں۔ اگر آپ اجازت دیں تو میں اِس رباب کو بجا کر دیکھوں۔ فرندے نے کہا اور کسی کے آگے بجانے کا حکم نہیں ہے۔ تب مردانہ نے کہا۔ بھائی جی! مجھے اُسی نانک نے ہی بھیجا ہے۔ فرندے نے کہا جیسے آپ کی مرضی اُسی نانک نے بھیجا ہے۔ تو آپ بجائیں! تب مردانے نے رباب کو بجایا۔ رباب سے نرنکار۔ نرنکار کی آواز آنے لگی۔ تب مردانے نے کہا۔ بھائی فرندا جلدی چلیں۔ وہ دونوں روانہ ہو پڑے۔ نانویں دن سری گورو نانک دیوجی کے پاس آکھڑے ہوئے۔ اور دونوں نے آکر نمسکار کی۔ گورو نانک جی نے پوچھا۔ مردانہ! اتنی دیر کیوں لگا آئے۔ مردانے نے کہا۔ تیریاں توہی جان۔ ہمیں کچھ خبر نہیں تھی جو آپ بھگت ہیں نرنکار ہیں۔ ہم بڑے حیران ہوئے۔ جہاں آپ نے مجھے بھیجا تھا۔ وہاں جاکر تلاش کرنے لگا۔ کسی نے نہ بتایا۔ آخر تیسرے دِن جب کہ میں چلنے کو تیار ہوا تو یہ سادھ خود آکر ملا۔ اِس نے مجھ سے پوچھا۔ اور ساری حقیقت معلوم کی۔ اور رباب نہ معلوم کہاں سے نکالا۔ باقی ساری بات آپ اِس سے دریافت کریں گورو نانک جی نے فرندے سے پوچھا۔ بھائی آپ کون ہیں؟ تب فرندے ربابی نے کہا۔ گورو جی! آپ کو وُہ دِن بھول گیا ہے جب آپ دواپر میں گورو سری چند تھے اور میں آپ کا سکھ تھا۔ آپ مجھے کہتے تھے کہ ایکا گر بھگتی کیا کرو۔ آپ کا درشن کر کے بڑ بھگت کرتے تھے اور میں آپ کے آگے سرود کرتا تھا۔ میرا جنم نیچ کے گھر تھا اور لوگ کہتے تھے کہ یہ نیچ جنم ہے۔ آپ کی مجھ پر جو کرپا یا دیا ہوتی تھی۔ اِس کر کے

آپ کا پرشاد کوئی بھول نہ کرے۔ تب گورونانک جی نے پوچھا۔ آپ کا نام کیا تھا۔ تب فرندے
نے کہا۔ میرا نام پریما تھا۔ تب گورونانک جی نے کہا۔ کہ یہ رباب آپ کو کہاں سے
ملا۔ بھائی فرندا مردانہ نے یہ بات مجھ سے پوچھنی ہے۔ آپ ہی بتادیں۔ تب مردانے
نے کہا۔ گورو جی! میں تو سب کچھ پوچھ بیٹھا ہوں۔ مجھ کو پوچھنے کی ضرورت نہیں
گورونانک جی نے پھر پوچھا۔ بھائی یہ رباب کہاں سے ملا۔ تب فرندا بولا۔ سنیئے جی!
میں جب رباب بجاتا تھا۔ تو جتنے ادتم تھے۔ سب ہم اور آپ کو دیکھتے تھے۔ جب
آپ کے آگے سرود کرتے تھے۔ تب شہر سے باہر تین کوس دور جاکر
رباب بجاتا تھا۔ اور وہاں بھگتی کرتا تھا۔ گورو جی! یہ اُسی وقت کا رباب
ہے۔ تب فرندا متھا ٹیک کر وداع ہوا۔ تب مردانہ نے کہا۔ گورو جی! میں بھائی
فرندا کو وداع کر آؤں۔ گورونانک جی نے کہا جاؤ۔ مردانہ تھوڑی دور تک ساتھ
گیا۔ تب دیکھتے ہی دیکھتے بھائی فرندا غائب ہوگیا۔ مردانہ کہنے لگا۔ میں اندھا
بھی تو نہیں ہوں۔ مجھے نظر تو سب کچھ آتا ہے۔ پھر یہ کیا ہوگیا ہے۔ حیران ہوگیا
حیران ہوکر گورونانک جی کے پاس آیا۔ گورونانک جی نے ہنس کر مردانہ سے پوچھا ہوا
کہاں تک وداع کر آئے۔ تب مردانہ نے کہا۔ وہ تو مجھ سے غائب ہوگیا۔ اور مجھے
وہ نظر ہی نہ آسکا۔ تب گورونانک جی نے کہا۔ سُن مردانہ! وہ باتوں سے فارغ
پھرتے ہیں۔ اور ہم نے ہی کرتار ظاہر کرنا ہے۔ گورونانک جی نے مردانے کے ہاتھ
میں رباب دیا۔ تب مردانے نے رباب پکڑ لیا۔ اور ٹھاٹ بنانے لگا۔ تب گورونانک
جی نے کہا۔ مردانہ! ٹھاٹ خود بخود بن جائے گا۔ آپ جلدی کریں۔ تب مردانہ نے حکم
مانا۔ ٹھاٹ خود بخود ہی بن گیا۔ مردانہ تار بجانے لگا۔ تار سے یہ آواز نکلی۔

"تو ہی نرنکار۔ تو ہی نرنکار نانک تیرا بندا"

تب گورونانک جی کی سمادھی لگ گئی۔ مردانہ نے دیکھا۔ کہ یہ بے دیہہ ہوگئے ہیں
دو دن اور دو رات سمادھی لگی رہی۔ مردانہ نے رباب بجانا بند کر دیا۔ گورونانک
نرنکاری ہوا۔ جب مردانے کو بھوک لگی۔ تو اُس کا جی بہت زیادہ بھٹکنے لگا۔ چھوڑ
بھی نہ سکے۔ یہی دل میں وچار کرے۔ کہ گوروجی جاگیں تو میں اجازت لوں۔ جب
تیسرا دن ہوا۔ گورونانک جی جاگے۔ گورونانک جی نے پوچھا مردانہ! کیا حال ہے؟ تب

مردانے نے کہا۔ گورُو جی! آپ کی بھُوکھ اور آپ کے دُکھ کو تو کرتار نے دُور کر دیا ہَے۔ مگر ہماری تو دُور نہیں ہُوئی۔ مَیں تو آدمی ہی ہُوں۔ تمہارا ہمارا ساتھ کیسے ہو سکتا ہَے۔

تب گورو نانک جی نے کہا۔ بھائی مردانہ! ہمارے پاس تو یہی بھُوک اور دُکھ ہی ہے۔ اگر آپ قبول نہ کرنا چاہیں تو آپ جا سکتے ہیں۔ تب مردانے نے کہا۔ گورُو جی! یا تو مجھے بھی اپنے جیسا کریں یا میرا اعلاج کریں۔ تب مَیں آپ کے پاس رہ سکتا ہُوں۔ تب گورو نانک جی نے کہا! سُن مردانہ! یہ دونوں باتیں کرتار کے پاس ہیں۔ ہمارے پاس صبر ہَے جیسی آئے تیسی گُذارنی۔ آگے آپ کی خوشی۔ آپ رہنا چاہیں تو رہیں۔ نہیں تو جائیں۔ تب مردانہ نے کہا۔ مَیں جاتا ہُوں۔ گورو نانک جی نے کہا جاؤ مگر یہ رباب بے بے نانکی جی کے پاس رکھ دیں۔ تب مردانہ رباب لے کر بے بے نانکی جی کے پاس آیا۔

ساکھی اَور چلی

تب نانکی جی کے من میں شک گُذرا۔ کہنے لگیں مردانہ! یہ رباب کتنے کو خریدا ہَے۔ اَور آپ بہت دِنوں کے بعد آئے ہیں۔ اور نانک جی کہاں ہیں۔ تب مردانہ کہنے لگا۔ بے بے جی! وہ تو سادھ فقیر ہیں۔ اُن کو نہ تو بھُوک ہے اور نہ دُکھ۔ ہم انسان ہیں ہم کو تو دُکھ اَور بھُوک لگی ہوئی ہَے۔ ہم نانک جی سے وِداع لے آئے ہیں۔ سری گورو نانک جی نے ہم کو خوشی سے وِداع دی ہَے۔ اور کہا ہَے۔ کہ یہ رباب بے بے جی کو سونپ جاؤ۔ تب بے بے نانکی جی کا ویراگ چھُوٹ گیا اَور نہ تھامَا گیا تُلساں لونڈی نے بہت کچھ کہا اور سمجھایا۔ پھر مُنہ پُونچھا مگر دیہہ کا موہ دیاپ گیا۔ دِن گُذر گیا۔ شام ہوگئی۔ تب بھائی جیرام گھر آیا۔ اور آتے ہی دیکھ کر حیران ہوگیا۔ اور پوچھنے لگا۔ تُلساں! کیا بات ہَے۔ بہُو جی اِتنا کیوں رو رہی ہیں۔ آج یہ کیا بات ہوئی ہَے۔ تب تُلساں نے کہا۔ ٹھاکر جی! آج مردانہ نانک جی کو چھوڑ چلا ہَے۔ اِس لئے ویراگ کرتی ہے۔ تب جیرام نے کہا۔ کیوں بہُو جی! ہم تو آپ کے حُکم سے باہر نہیں۔ جس وجہ جس صُورت نانک جی آپکے پاس رہے۔

اور آپ کا من سنتوکھ میں آوے۔ وہی طریقہ بتایئں۔ تاکہ ویسا ہی کیا جائے۔ تب نانکی جی بولیں۔ مَیں تو سنتوکھ میں تھی۔ کیونکہ مردانہ نانک جی کے ساتھ تھا۔ اب مردانہ بھی نانک جی کو چھوڑ آیا ہے۔ بھائی جیرام جی بولا۔ کیا ہُوا اگر یہ آگیا ہے۔ اور اِس کے آنے سے آپ کیوں بھٹک رہے ہیں۔ آپ تو ہمیں اُپدیش دیتے تھے۔ اب آپ خود ہی بھٹکنے لگیں۔ گورونانک جی خود اپنے پاؤں پر کھڑے ہیں۔ اُنہوں کو مردانے کی کیا پرواہ ہے۔ آپ کسی قسم کا فکر نہ کریں۔ اور جس طریقہ سے بھی مردانہ ساتھ رہتا ہے۔ وہی طریقہ اختیار کرو۔ تب نانکی جی بولیں کہ آپ مردانہ کو کہیں۔ تاکہ وہ نہ جائے تب بھائی جیرام نے کہا۔ مردانہ! آپ گورونانک جی کو کیوں چھوڑتے ہیں۔ آپ کا اُن کے ساتھ بہت پیار ہے۔ تب مردانے نے جواب دیا۔ بھائیا جی! مَیں کیا کروں۔ جب وہ سمادھی لگاتے ہیں۔ تو پھر اُن کی سمادھی کھُلتی ہی نہیں۔ اگر کوئی شہر ہو تو پھر ڈر بھی نہ لگے۔ اُجاڑ میں خطرہ رہتا ہے۔ تب بھائی جیرام نے کہا۔ مردانہ! اگر آپ روٹی کپڑا کے لئے کہتے ہیں۔ تو روٹی کپڑا یہاں موجود ہے۔ اور آپ ضرور کچھ دن نانک جی کے ساتھ ہی گذاریں۔ بھائی مردانہ! یہ بات تو ٹھیک ہے۔ کہ گورونانک جی کے ساتھ کوئی بھی نہیں پہنچ سکتا۔ مگر جتنی کوشش ہو سکتی ہے۔ اُتنی تو کی جائے۔ پھر نانکی جی اور بھائی جیرام دونوں نے مردانے کو کہا۔ اگر آپ اِس شہر میں رہیں تو آپ دونوں وقت یہاں سے روٹی کھا جایا کرو۔ اور اگر آپ دُور کہیں جایئں۔ تو خرچ لے جایا کرو۔ تب یہ بات سُنکر مردانہ خوش ہو گیا۔ تب مردانے نے کہا۔ بہت اچھا بھائیا جی! جیسے آپ کہیں گے۔ مَیں ویسا ہی کروں گا۔ نانکی جی بھی خوش ہوئیں۔ رات کو مردانے کو بھائی جیرام نے اپنے پاس ہی ٹھہرایا۔ رات کو مردانے نے وہیں روٹی کھائی۔ جب صُبح ہوئی۔ تو مردانے نے کہا۔ اب مَیں چلتا ہُوں۔ بھائی جیرام نے کہا۔ آپ روٹی بھی کھا جایئں اور کچھ خرچ بھی ساتھ لے جایئں۔ مردانے نے کہا۔ بہت اچھا جی۔ تب بھائی جیرام نے مردانے کو روٹی کھلائی۔ اور رنگچے سے اپنا قمیض نکال کر مردانے کے گلے میں ڈال دیا۔ اور نانکی جی کو کہا کہ آپ مردانے کو کچھ خرچ بھی دو۔ تب نانکی جی نے کہا۔ آپ بتایئں جو کچھ کہ دینا ہے۔ بھائی جیرام نے کہا۔ جتنا آپ سمجھتے ہیں۔ اُتنا ہی

دے دیں۔ میں خوش ہُوں۔ تب نانکی جی نے بیس روپے نِکال کر مردانہ کے ہاتھ میں دئیے اور کہا۔ نانک جی کو کہنا کہ مجھے درشن دے جایئں۔ تب مردانہ قمیض کو پہن کر اور بیس روپے لے کر گورو نانک جی کے پاس آیا۔ اور آکر متھا ٹیکیا۔ گورو نانک جی نے کہا۔ مردانہ! پھر رباب کیوں لے آئے ہو؟ تب مردانے نے جواب دیا۔ گُورو جی! بے بے نانکی جی نے بہت ویراگ کیا۔ اور بھائی جیرام نے مجھے کہا کہ آپ نانک جی کو چھوڑ کر نہ جایئں۔ اَور اُن کے ساتھ ہی رہیں۔ میں نے کہا۔ بہت اچھا۔ تب بھائی جیرام نے اپنا کُرتا میرے گلے میں ڈال دیا۔ اور بیس روپے بھی مجھے دیئے ہیں۔ اور ساتھ یہ بھی کہا ہے۔ کہ جتنی دیر آپ یہاں رہیں۔ اُتنی دیر دونوں وقت یہاں سے روٹی کھا جایا کرو۔ اور اگر دُور جاوٗ۔ تو خرچ اپنے پاس رکھو اور ساتھ ہی بے بے جی نے یہ کہا ہے۔ کہ آپ یعنی نانک جی مجھے درشن دے جایئں۔ تب نانک جی نے کہا۔ او مردانہ! آپ نے کیا کیا۔ آخر ڈُوم ہی ہو گیؤ! پہلے ہی اُن کو سری چند پالنا پڑا ہے۔ آپ یہ کیا کر آئے ہیں۔ تب مردانے نے کہا۔ گُورُو جی! میں نے روپے مانگے تو نہیں۔ اُنہوں نے خوشی سے دیئے ہیں۔ تب نانک جی نے کہا۔ جاوٗ مردانہ روپے واپس کر آؤ۔ چولہ آپ پہنے رکھیں۔ مردانہ! صرف کرتار کا سہارا رکھنا چاہیئے۔ جو ہر ایک کو رزق پہنچاتا ہے۔ بندے کا بھروسہ کرنا بہت بڑا اوگن ہے۔ جاوٗ روپے واپس کر آوٗ۔ تب مردانہ نے کہا۔ آپ بھی چلیں اور چل کر بے بے جی کو درشن دے آیئں۔ کیونکہ وہ بہت زیادہ آپ کے درشن کی طلبگار ہیں۔ آپ اپنے جی کو اِتنا سخت نہ کریں۔ تب گورو نانک جی نے کہا۔ بہت اچھا مردانہ! آپ کا کہا بھی ماننا ہی ہے۔ ہم کو تیرے ساتھ بہت کام ہے۔ تب مردانہ نانک جی کو لیکر بے بے نانکی جی کے گھر لے آیا۔ تُلساں نانک جی کو آتا دیکھ کر نانکی جی کو جا کر کہنے لگی۔ بہو جی! آپ کے بھائی آئے ہیں۔ نانکی جی نے کہا۔ تُلساں! تُو جھُوٹ بول رہی ہے۔ تُلساں نے کہا۔ بہو جی میری کیا مجال ہے۔ کہ میں آپ کے سامنے جھُوٹ بول سکوں۔ اِتنی دیر میں دونوں سامنے آگئے۔ نانکی جی گورو نانک جی کے پیروں پڑنے لگی۔ نانک جی نے اپنے ہاتھوں پر بے بے جی کا ماتھا لے لیا۔ اور کہنے لگے۔ بے بے جی! میں اِسی واسطے تو آپ کے ہاں آتا نہیں۔ کہ آپ پیروں کی طرف دوڑتی ہیں۔ آپ مجھ سے بڑی ہیں اور پرمیشور کی پیاری ہیں۔ میرا اور آپ کا تریتیا دواپر کا سمبندھ ہوتا آیا ہے۔ اور

اب کلجگ میں بھی ہُوا ہے۔ جب آپ میرے پاؤں پر گرتی ہیں۔ تو مجھے بہت بڑا اوگن ہوتا ہے۔ آپ اِس بات کو سچ ہی سمجھیں جو کچھ کہ مَیں کہہ رہا ہُوں۔ تب نانکی نے کہا۔ بہت اچھا بھائی جی! جیسے آپ خوش ہوں گے۔ مَیں ویسے ہی کروں گی۔ مگر آپ مجھے درشن ضرور دیا کریں۔ تب گورو نانک جی نے کہا۔ مردانہ! روپے بے بے جی کو دے دو۔ گورو نانک جی نے کہا بے بے جی! آپ ہمیں کرتار کے پاس سونپ دیں۔ آپ پرمیشور کی پیاری ہیں۔ بڑوں کا کہنا پرمیشور سُنتا ہے۔ تب نانکی جی نے کہا۔ آپ سمجھتے ہوں گے۔ کہ مَیں آپ کو بھائی سمجھتی ہُوں۔ نہیں میں تو آپ کو پرمیشور ہی جانتی ہُوں۔ گورو نانک جی نے کہا۔ بے بے جی۔ آپ یہ روپے ضرور لے لیویں۔ آپ میرا یہ کہنا مان لیں۔ تب ہم یہاں ٹھہریں گے تب نانکی جی نے کہا۔ بھائی جی! آپ نِسنگ ہوکر کہیں بالکل شرم نہ کریں۔ تب گورو نانک جی نے کہا۔ بے بے جی! مردانہ جب کبھی آوے خواہ ہم ہوں یا نہ ہوں۔ مردانے کو خالی نہ بھیجنا۔ آپ بھی بیدیوں کے خاندان سے ہیں اور سری چند کو تو آپ نے گود میں لے ہی لیا ہے۔ سو آپ ہمیں خوش کریں۔ کیونکہ ہم یہاں رہتے اچھے نہیں لگتے۔ تب نانکی جی نے کہا۔ جب تک آپ یہاں رہتے ہیں۔ مجھے بڑا دھیرج ہے۔ خواہ آپ کبھی درشن دیتے ہیں یا نہیں۔ اگر آپ دُور کہیں جائیں گے تو میں اداس ہو جاؤنگی آگے بھائی جی جیسے آپ کی مرضی ہو ویسے کریں۔ میرا کیا زور ہے۔ تب گورو نانک جی نے کہا۔ بے بے جی آپ فکرمند نہ ہوں۔ جس وقت بھی آپ مجھے یاد کریں گی۔ مَیں اُسی وقت آپ کے پاس حاضر ہو جاؤں گا۔ تب نانکی جی نے کہا۔ بھائی جی! آپ ہمارا موہ توڑ چلے۔ تب گورو نانک جی نے جواب دیا۔ بے بے جی! موہ توڑنا ہی بھلا ہے۔ موہ رکھنے سے کام نہیں بنتا۔ تب روپے دے کر گورو نانک جی اور مردانہ دونوں وداع ہوئے جب سُلطان پور سے باہر نِکلے تب گورو جی نے مردانہ سے پُوچھا۔ کہو مردانہ کس طرف چلیں۔ تب مردانے نے جواب دیا۔ گورو جی! مَیں کیا جانوں۔ آپ آگے آگے اور میں پیچھے پیچھے۔ جہاں آپ چلیں آپ کی مرضی۔ تب گورو نانک جی نے کہا۔ چل مردانہ! اِک ترکھان لالو نامی ایمن آباد میں رہتا ہے۔ وہ بڑا دھرماتما ہے۔ چلو اُس کے درشن ہی کر آئیں +

ساکھی اَور چلی

تب مردانے نے کہا۔ اچھا جی چلو۔ گورونانک جی سُلطان پور سے روانہ ہو پڑے سات دِن کے بعد بھائی لالو کے گھر جا پہنچے اور جا کر دیکھا۔ تو بھائی لالو کلے گھڑ رہا تھا۔ بھائی لالو نے دیکھا۔ کہ ایک تپا جیسا ہے۔ اور گلے میں چولا ہے۔ ساتھ ایک ڈُمٹیا بھی ہے۔ لالو اُٹھ کھڑا ہُوا۔ گورونانک جی نے کہا۔ بھائی لالو بیٹھ اور اپنی کِرت کر۔ بھائی لالو نے بیٹھ کر پُوچھا۔ گوُرو جی مَیں واقف نہیں ظاہر کرو۔ گورونانک جی نے کہا۔ بھائی لالو! ہم پردیسی ہیں۔ بھائی لالو نے کہا۔ پردیسی تو سارا سنسار ہے۔ مگر آپ اپنا پوشیدہ پن چھوڑ دو۔ آپ تو بھلے پُرش نظر آتے ہیں۔ سچ سچ بتاؤ اور اِس بھید کو کھولو۔ گورونانک جی نے کہا۔ بھائی لالو! آپ انجان تھوڑے ہیں آپ سب کچھُ جانتے ہیں۔ سب کچھُ جاننے والے کو ہمارے بتانے کی کیا ضرورت ہے تب لالو بولا۔ کرتار کی کرتار ہی جانے مگر جو نانک سادھ پرگٹ ہُوا ہے۔ مجھے تو آپ وہی نظر آتے ہیں۔ پھر گورونانک جی نے کہا۔ بھائی لالو! پھر آپ پوچھتے کیوں ہیں۔ تب لالو نے کہا۔ ہماری کچی مت ہے۔ ہم کیا جانتے ہیں۔ تب گورونانک جی نے کہا۔ بھائی لالو! میرا نام نانک نرنکاری ہے۔ اور اسکا نام مردانہ ہے۔ لالو گورونانک جی کے پیروں پر گِر پڑا۔ گورونانک جی نے کہا۔ بھائی لالو ہمارا اور آپ کا یہ وعدہ تھا۔ تب لالو نے کہا۔ آگے بات کو مت چھیڑیں۔ دِل کی دِل میں رہنے دیں۔ ظاہر مت کریں۔ گورونانک جی یہ سُن کر ہنس پڑے۔ بھائی لالو نے کہا۔ آپ ہنسے کیوں ہیں پھر گورونانک جی نے کہا۔ بھائی لالو! چھپانے سے کبھی چھپایا نہیں جا سکتا۔ تب بھائی لالو نے کہا۔ آپ کی رضا ہم کیا کہہ سکتے ہیں۔ یہ کہہ کر بھائی لالو رسوئی کی تیاری میں لگ گیا۔ تب مردانے نے گورونانک جی سے پُوچھا۔ گوُرو جی! یہ تو کوئی پُورن پُرش معلوم ہوتا ہے۔ گورونانک جی نے کہا۔ مردانہ! یہ اور...... تو اور ہم کِتنے جُگ اکٹھے رہتے رہے ہیں۔ تب مردانے نے کہا۔ گورو جی! ہم نے سُنا ہے کہ پُورن پُرش ہے۔ تب گورو جی نے کہا۔ مردانہ جو اوتار کی پُوجا کرتے ہیں۔ خواہ کیسا بھی بھگت ہو وہ جنم

ضرور لیتا ہے۔ اور اگر نرگنی ہووے اور بغیر پرمیشور کے کسی قسم کی خواہش نہ رکھے۔
تو پھر وہ جنم نہیں لیتا۔ جو صرف ایک نرنکار کا ہی خواہشمند ہوتا ہے۔ اور نرنکار ہیں کوئی
بھید نہیں جانتا۔ وہ پُرش پھر جنم نہیں لیتا۔ آگے سُن مردانہ! جو اوتار کا سمرن کرے
اور کسی قسم کی واشنا کرے تو اُس کو پھر اسی بھوگنی پڑے گی۔ مردانہ! یہ بات سچ
سمجھ اور مردانہ! ہم تو کرتار کے حکم سے کئی جنم کھیلتے آئے ہیں۔ اِتنے میں بھائی لالو
رسوئی تیار کر کے بُلانے کے لئے آیا۔ اور آ کر کہا۔ گورُو جی! پرساد تیار ہے۔ تب گورو
نانک جی نے کہا۔ بھائی لالو یہاں ہی لے آؤ۔ تب لالو نے کہا۔ گورُو جی کیا آپ کے گلے میں
جنیُو ہے؟ تب گورو نانک جی نے کہا بھائی لالو جتنی دھرتی اُتنا ہی چونکا۔ یہاں ہی
پرساد لے آؤ۔ تب بھائی لالو وہیں پرساد لے آیا۔ مردانے نے دیکھا کہ کودھرے
کی روٹی اور سرسوں کا ساگ ہے۔ جب مردانے کے دِل میں یہ خیال آیا۔ اُسی وقت
انترجامی گورو نانک جی سمجھ گئے اور مردانہ سے پُوچھا۔ کیوں مردانہ؟ تب مردانے نے کہا
سُکھ جی۔ گورو نانک جی نے کہا۔ بھائی مردانہ! آپ کھائیں گے تو کہیں گے۔ تب مردانہ
نے روٹی کا ٹکڑا توڑ کر مُنہ میں ڈالا۔ مردانہ کو امرت کا سواد آیا۔ گورو نانک جی نے
پوچھا۔ بتائیے مردانہ پرساد کیسا ہے؟ تب مردانے نے کہا۔ کیا بتاؤں اِتنے میں بھائی
لالو بولا۔ آپ نرنکاری ہیں۔ آپ نے پرساد کی طرف نہیں دیکھنا۔ ہماری طرف
دیکھنا۔ تب گورو نانک جی نے کہا۔ بھائی لالو! جس کو امرت کہتے ہیں آپ نے تو وہ اس
پرساد میں ڈالا ہے۔ تب بھائی لالو نے متھا ٹیکیا اور کہا آج آپ نے مجھے نہال کیا ہے
اور میری جنم جنم کی میل اُتار ڈالی ہے۔ گورو نانک جی نے کہا۔ مردانہ بتاؤ اب کس طرف
چلنے کا وِچار ہے۔ مردانے نے کہا جس طرف آپ کی مرضی ہو۔ تب پھر گورو نانک جی نے
کہا۔ مردانہ! جیسے آپ کہیں ویسے ہی کیا جائے۔ مردانہ نے کہا۔ گورُو جی! میں کہہ
تو نہیں سکتا مگر اِس دھرتی پر ہماری بہت نندیا ہوئی ہے۔ پھر گورو نانک جی نے کہا
دیکھ بھائی مردانہ ہم تین دِن بھائی لالو کے گھر رہ آئے ہیں اور ہم پرسن رہے ہیں۔
اب لالو سے وداع لیں۔ ورنہ یہاں ہم کو تکلیف ہوگی۔ ہم فقیر ہیں۔ ہمارا کسی کے ساتھ
پروجن نہیں۔ جہاں سادھو مُورت ہے۔ وہاں ہمارا رہنا ہو سکتا ہے۔ تب مردانہ نے
کہا۔ گورُو جی! آپ نے میرے دِل کی بات بُوجھی ہے۔ جس گلی کُوچے سے ہم گذرتے ہیں

کوئی کہتا ہے۔ کہ بڑے شودر ہیں۔ اور مجھے کہتے ہیں کہ کوراہی آئے ہیں۔ آپ کی آپ ہی جانیں۔ مگر ہم تو چلتے ہی ہیں۔

صبح ہوئی۔ تو گورو نانک جی نے کہا۔ بھائی لالو! آپ کو کرتار جیت آوے۔ اب ہم یہاں سے چلتے ہیں۔ تب بھائی لالو نے کہا۔ گورو جی! ہم سے کونسی سے خطا ہوئی ہے۔ تب گورو نانک جی نے کہا۔ بھائی لالو! آپ سے تو کوئی خطا نہیں ہوئی۔ مگر لوگ ہم کو دیکھ کر ہم سے ناخوش ہیں۔ تب بھائی لالو نے کہا۔ آپ تو پرمیشور کی ذات ہیں۔ آپ سے کوئی کیسے دکھی ہو سکتا ہے۔ آپ کی کسی سے کیا سانجھ ہے۔ آپ کی سانجھ تو پرمیشور کے ساتھ ہے۔ یا بھلا ھوں سنتوں کے ساتھ ہے۔ تب گورو نانک جی نے کہا۔ بھائی لالو! آپ سچ کہتے ہیں مگر سنسار دکرال روپ ہے۔ اپنی من پسند باتیں کرتا ہے۔ پرمیشور کے بھانے کو نہیں مانتے۔ تب پھر لالو نے کہا۔ آپ اندر بیٹھے رہیں۔ جیسا رُدکھا سوکھا ٹکڑا ہے حاضر ہے۔ تب گورو جی نے کہا۔ بھائی لالو! سنسار سے کرتا ہی رکھے تب رہ سکتے ہیں۔ اب آپ ہمیں رخصت دیں۔ بھائی لالو نے کہا۔ گورو جی آپ کچھ دن یہاں ہی قیام کریں۔ گورو نانک جی نے کہا۔ بھائی لالو! خواہ مخواہ ہم سے کوئی دکھی ہوگا۔ ساتھ ہی مردانہ بھی اداس ہو گیا ہے۔ بھائی لالو نے کہا۔ گورو جی! ایک مہینہ تو ضرور یہاں ٹھہریں۔ تب گورو نانک جی نے کہا۔ بھائی مردانہ! بھائی لالو کا کہنا بھی مانیں۔ مردانہ نے کہا۔ جیسے آپ کی مرضی۔ اِس طرح گورو نانک جی بھائی لالو کے پاس ٹھہر گئے۔ دو دن گذرے تو مردانے نے کہا۔ آپ تو ایک مہینہ ٹھہرنے کی ٹھانی ہے مگر مجھے اجازت دیں۔ تاکہ میں تلونڈی سے ہو آؤں۔ تب گورو نانک جی نے کہا۔ مردانہ! آپ نے ہمارے ساتھ ہی رہنا ہے۔ مردانہ نے کہا۔ گورو جی! میں تھوڑے دنوں میں ہی واپس آجاؤں گا۔ تب گورو نانک جی نے کہا۔ جاؤ مردانہ۔ مگر جلدی واپس آجانا۔ مردانہ گورو نانک جی سے اجازت لے کر تلونڈی کو چلا گیا۔ گورو نانک جی رات کو بھائی لالو کے پاس آرہتے۔ اور دن جنگل میں گذارا کرتے۔ اس طرح پندرہ دن گذر گئے۔ تب ملک بھاگو میرڈ کھتری سرپنچ تھا اُس نے برہم بھوج کیا۔ چاروں ورنوں کو نیوتا دیا۔ برہمن نے گورو نانک جی کو کہا کہ ملک بھاگو نے برہم بھوج کرنا ہے۔ شہر کے تمام لوگ اُس میں شریک ہو رہے ہیں۔ آپ بھی آویں۔ گورو نانک جی نے کہا۔ پنڈت جی! ہم تو فقیر ہیں۔ ہم کیسے آویں۔ تب برہمن نے کہا۔ آپ پہلے ہی کوراہی کہلاتے ہیں۔ اور اگر آپ برہم بھوج میں نہ آئے تو ملک بھاگو غصہ کرے گا۔ جب برہم

بھوج ہُوا۔ گورو نانک جی وہاں نہ گئے۔ تب پنڈت جی نے ملک بھاگو کے پاس شکایت کی۔ کہ نانک تپا ہمارے برہم بھوج میں نہیں آیا۔ تب ملک نے برہمن سے پُوچھا۔ کیا آپ نے اُس کو کہا تھا۔ پنڈت نے کہا۔ مَیں نے تو بہت تاکید کی تھی۔ تب ملک نے کہا۔ جاؤ اُس کو بُلا لاؤ۔ تب برہمن بھائی لالو کے گھر گیا۔ اور جا کر پُوچھا۔ بھائی لالو! نانک تپا یہاں رہتا ہے۔ تب لالو نے کہا۔ ہاں۔ یہاں ہی رہتا ہے۔ تب پنڈت نے کہا۔ آپ اُس کو باہر بھیجدیں۔ گورو نانک جی باہر آئے اور کہا۔ فرمایئے پنڈت جی۔ پنڈت نے کہا۔ ملک بھاگو نے آپ کو بُلایا ہے۔ آپ چلیں۔ گورو نانک جی نے کہا۔ پنڈت جی! ملک کو میرے ساتھ کیا کام ہے۔ برہمن نے جا کر دوبارہ ملک کے پاس چُغلی کی۔ دیکھو ملک جی۔ کھتری کا لڑکا ہے۔ اور شُودر کے گھر روٹی کھاتا ہے۔ اور برہم بھوج میں آنے سے انکار کیا ہے۔ تیسرا آپ کے کہنے پر آتا نہیں ہے۔ تب ملک نے غصہ ہو کر پنجے کو کہا۔ جا کر اُس کو یعنی نانک کو پکڑ کر لاؤ۔ تب پنڈت نے جا کر کہا۔ نانک۔ ملک غصے ہو رہا ہے۔ چلو۔ تب گورو نانک جی چل پڑے۔ پیچھے بھائی لالو بھی رہ نہ سکا۔ وہ پیچھے پیچھے ہو لیا۔ تب پنجے برہمن نے جا کر کہا۔ ملک جی! نانک آگیا ہے۔ تب ملک نے کہا۔ اندر لے آؤ۔ پنڈت پنجہ نے گورو نانک جی کو اندر بُلایا۔ گورو نانک جی اندر آگئے۔ اور آکر پُوچھا ملک جی! مجھے کِس لئے بُلایا ہے۔ ملک نے کہا۔ آپ برہم بھوج میں کیوں نہیں آئے۔ گورو نانک جی نے کہا۔ سُن ملک ہم فقیر ہیں۔ جہاں ملی وہاں گذار لی۔ تب ملک نے غصے ہو کر نانک جی سے کہا۔ تپا نام رکھوانا اور شُودر کے گھر کھانا کھانا اور پھر برہم بھوج میں شامل نہ ہونا۔ ہم کیا سمجھیں۔ تب گورو نانک جی نے کہا۔ اب آپ کچھ کھلائیں گے۔ تب ملک نے کہا۔ او پنجہ پنڈت! اِس تپے کو کچھ کھِلاؤ۔ جب گورو نانک جی نے پیچھے دیکھا۔ تو لالو کو وہاں کھڑا دیکھا۔ گورو نانک جی نے کہا۔ بھائی لالو! بھائی لالو! آپ بھی اپنی روٹی لائیں۔ لالو دوڑ کر اپنے گھر آیا اور کودھرے کی روٹی لے گیا۔ اُدھر پنجہ برہمن پُوری کچوری لے کر آیا۔ گورو نانک جی نے دائیں ہاتھ میں کودھرے کی روٹی لی جو کہ لالو لایا تھا۔ اور بائیں ہاتھ میں ملک بھاگو کی پُوریاں کچوریاں لیں۔ تب گورو جی دونوں ہاتھوں کو بھینچا۔ کودھرے کی روٹی سے دُودھ نِکلا اور پُوریوں کچوریوں سے لہو نِکلا۔ جتنے لوگ وہاں موجود تھے۔ سب کے

سب حیران ہو گئے۔ تب گورو نانک جی نے کہا۔ ملک بھاگو! یہ برہم بھوج آپ نے لوگوں کے خون کا کیا ہے۔ یہی روٹی ہم کو آپ کھلاتے تھے۔ یہ دیکھ کر ملک کچھ بول نہ سکا۔ اور دِل ہی دِل میں غصّہ کرنے لگا +

آگے ساکھی اُور چلی

امین آباد کے خان کا بیٹا بڑا دُکھی ہُوا۔ بہت عِلاج کرتے رہے۔ تب ایک دِن خان نے ملک بھاگو کو بُلایا اور کہا۔ ملک بھاگو! میں کیا کروں۔ میرا جوان لڑکا ٹھیک نہیں ہوتا۔ تب ملک بھاگو نے کہا۔ خان جی! کوئی کامل فقیر تلاش کرو۔ تب تمہارا بیٹا ٹھیک ہوگا۔ تب پٹھان نے کہا۔ مجھے کیا پتہ لگتا ہے۔ کہ کون کامل فقیر ہے۔ اور کون ناکامل فقیر ہے۔ تب ملک نے کہا۔ سب فقیروں کو پکڑو۔ تب سب فقیر پکڑے جانے لگے۔ راستے میں پھرتے ہوئے گورو نانک جی بھی پکڑے گئے۔ بھائی لالو کو بھی پتہ لگ گیا۔ بھائی لالو وہاں جاکر کیا دیکھتا ہے۔ کہ گورو نانک جی بھی وہیں بیٹھے تھے۔ بھائی لالو گورو جی کو دیکھ کر رونے لگا۔ گورو نانک جی نے دیکھا کہ بھائی لالو رو رہا ہے۔ گورو نانک جی نے کہا۔ کیوں بھائی لالو۔ تب لالو نے کہا۔ گورو جی! یہ کیا ہوا ہے۔ تب گورو نانک جی نے کہا۔ بھائی لالو! دیکھو کرتار کے تماشے وہ کیا کرتا ہے۔ تب گورو نانک جی نے کہا۔ بھائی لالو! آپ اِس پٹھان کے لڑکے کو اپنا جھوٹھا روٹی کا ٹکڑا دو۔ اور اُس کو اپنے ساتھ لے آؤ۔ تب بھائی لالو آیا اور گورو نانک جی کا جُوٹھا روٹی کا ٹکڑا اُس پٹھان کے لڑکے کو دیا۔ تب اُس روٹی کے ٹکڑے کو کھانے سے وہ اُٹھ بیٹھا۔ واہگورو۔ واہگورو واہگورو کہتا اُٹھ دوڑا۔ اور کہنے لگا۔ دھن گورو نانک جی جِن کے پرشاد نے مجھے شفا بخشی۔ مجھے بڑا سنکلپ پڑا ہے۔ مگر گورو نانک دیو جی کے پرشاد نے آج مجھے نیا جنم دیا ہے۔ دھن ہمارے بھاگ ہیں۔ جو ہم پاپی اُدھرے۔ یہ اسطرح دیکھ کر ملک بھاگو کے کان کھُل گئے۔ گلے میں کپڑا ڈال لیا۔ اور کہنے لگا۔ کہ میری تقصیر معاف کرو۔ تب گورو نانک جی نے کہا۔ ملک بھاگو ہم نے آپ کو کیا کہنا ہے۔ مگر فقیر کے ساتھ ضِد کرنی ٹھیک نہیں۔

ملک بھاگو نے کہا۔ آپ بڑی دات کے مالک ہیں۔ اور ملک بھاگو گورو نانک جی کے چرنوں پر گر پڑا۔ تب گورو نانک جی نے خوش ہو کر کہا۔ بھائی بھاگو ملک آپ نہال ہو گئے ہیں۔ پھر خان آ کر پیروں پر گر پڑا اور کہنے لگا۔ غریب نواز! مجھے یہ گناہ معاف کر دیں۔ جو میں نے سب فقیروں کو پکڑ رکھا ہے۔ آپ کامل فقیر ہیں۔ آپ میری یہاں ہی خلاصی کریں۔ تب گورو نانک جی نے کہا۔ کہ ملک بھاگو اور خان دونوں جا کر تمام فقیروں کی دعا لیویں۔ یہ سُنکر خان اُٹھ دوڑا۔ اور ایک ایک فقیر کے آگے سر جھکا پھرے۔ خان گورو نانک جی کا مُرید بن گیا۔ اور ملک بھاگو سکھ بن گیا۔ ساتھ ہی سارا گاؤں مُرید بن گیا۔ جب مردانہ ربابی گھر کو گیا تھا۔ پہلے بالا سندھو تلونڈی گیا ہوا تھا۔ پھر مردانہ گیا۔ پہلے بھائی کالو جی کہتے تھے۔ او بالا! آپ نے میرا لڑکا چنگا بھلا کھنڈا کھاندا خراب دیا۔ تب بالے نے کہا۔ آپ نانکی اور جیرام کو جا پوچھیں۔ مجھے کچھ نہ کہیں۔ ہم نے تو اُلٹا اپنی کمائی نانک جی کے ساتھ رہ کر ضائع کر دی ہے۔ اِتنے میں مردانہ تلونڈی جا پہنچا۔ مردانے نے جا کر بھائی کالو کو کلیان دی۔ کالو جی نے کہا۔ بتایئے مردانہ نانک کی خبریں۔ تب مردانے نے کہا۔ مہتہ جی! آپ کسی قسم کا فکر نہ کریں۔ نانک جی نے آپ کے گھر چاند سورج اور رام کرشن اوتار لیا ہے۔ مہتہ جی! آپ خوش ہو دو۔ کالو جی نے کہا۔ دیکھیئے۔ نانک نے میرا نام میرے جیتے جی ڈبو دیا ہے۔ اور یہ بے عقل ڈوم کہتا ہے۔ کہ تیرے گھر چاند سورج پیدا ہوا ہے تب مردانے نے کہا۔ مہتہ جی! آپ کو تو بس اِس بات کی ہی خبر ہے۔ اور نانک کو تمام مخلوقات کا علم ہے۔ اِتنے میں رائے بُلار کا نوکر مردانے کو بُلانے کے لئے آیا۔ مردانے نے آکر رائے جی کو کلیان دی۔ رائے بُلار نے کہا۔ سُنایئے مردانہ نانک جی کی خبریں۔ تب مردانے نے کہا۔ رائے جی! نانک پاتشاہوں کا پاتشاہ۔ پیروں کا پیر۔ فقیروں کا سرتاج فقیر۔ رائے جی نانک جیسا کوئی بھی نہیں۔ نانک سے بڑھ کر صرف خدا ہی ہے۔ خدا نے نانک کو بہت بڑا رتبہ عطا کیا ہے۔ تب رائے نے کہا۔ مردانہ! اب ہم بوڑھے ہو گئے ہیں۔ آپ کسی طرح نانک جی کو یہاں لے آئیں تاکہ ہم اُن کا درشن کر سکیں۔ تب مردانے نے جواب دیا۔ رائے جی! یہ میرے ہاتھ نہیں ہے۔ میں اُن کے ہاتھ ہوں۔ مگر میں اپنی طرف سے بہت تاکید کروں گا۔

تب رائے نے کہا۔ مردانہ! یہ ہمارا کام ضرور کرنا۔ تب مردانے نے کہا۔ ایک اور کام آپ کریں۔ رائے نے کہا۔ بتایئے۔ مردانے کہا۔ کسی طرح بالا سندھو بھی میرے ساتھ چلے۔ تب رائے بُلار نے بالا سندھو کو بُلایا۔ بالا سندھو آیا۔ رائے نے کہا۔ بالا! آپ مردانے کے ساتھ جائیں اور گورو نانک جی کو میرے پاس لائیں۔ اگر وہ آنے سے انکار کریں۔ تو میری طرف سے بہت منت سماجت کرنی۔ اور کہنا کہ رائے کہتا ہے کہ ایک دفعہ خدا کے واسطے مجھے درشن دے جائیں۔ تب بالا نے کہا۔ ہم آپ کے لئے ایک دفعہ کیا دس دفعہ جانے کو تیار ہیں۔ تب رائے نے کہا۔ بالا! آپ کا خدا بھلا کریگا۔ مردانہ اور بالا دونوں اکٹھے ایمن آباد میں لالو کے گھر آئے۔ اور آکر نانک جی کو کہا۔ گورو جی! رائے بُلار بھٹّی آپ کے درشن کا بہت ابھلاشی ہے۔ آپ ضرور رائے کو درشن دیں۔ بھائی بالا! وہاں تیا کالُو جی ہیں۔ خواہ مخواہ اُنکو تکلیف ہوگی۔ تب بھائی بالا نے کہا۔ آپ وہاں زیادہ نہ ٹھہریں۔ رائے نے کہا ہے۔ میں بُوڑھا ہوچکا ہُوں۔ ورنہ میں خود چل کر آپ کے درشن کرنے آتا۔ گورو نانک جی نے کہا۔ بالا! ہم رائے بُلار کا احسان کبھی فراموش نہیں کرسکتے اور اُن کا بہت احسان ہمارے اُوپر ہے۔ چلو اُتار آئیں۔ بھائی بالا اور مردانہ بہت خوش ہُوئے۔ تب سری گورو نانک جی نے کہا۔ بھائی لالو! اب ہم تلونڈی جاتے ہیں۔ بھائی لالو نے کہا۔ گورو جی! آپ ایک مہینہ تو ہونے دیں۔ گورو نانک جی نے کہا۔ بھائی لالو! پچیس دن تو گذر چکے ہیں۔ باقی پانچ دن ہم پھر آپ کے پاس آکر ٹھہر جائیں گے۔ تب لالو نے کہا۔ بھائی بالا! آپ کہاں سے آپڑے۔ بھائی بالا نے کہا۔ بھائی لالو! آپ کی طرح رائے بھی بہت گورو کا پیارا ہے۔ تب بھائی لالو نے کہا۔ میرا کیا زور ہے۔ تب گورو جی نے وہاں سے وداع لی۔

آگے ساکھی اور چلی

گورو نانک جی۔ بھائی بالا اور مردانہ تینوں چل پڑے۔ اور دسویں دن تلونڈی پہنچے۔ تب رائے کو خبر ہوئی۔ کہ بالا اور مردانہ گورو نانک جی کو لے آئے ہیں۔ تب بھائی

کالوُ اور لالوُ اور اماں بی بی تینوں اکھٹے بیٹھے تھے۔ اِن کو پتہ لگا۔ کہ نانک یہاں آیا ہے۔ اور چندر بھان کے کنوئیں پر بیٹھا ہے۔ چندر بھان بالے کا باپ تھا۔ تینوں اکھٹے ہوکر گورونانک جی کی طرف گئے۔ جاکر کیا دیکھتے ہیں کہ نانک نے سر پر ایک چار گز کا انگوچھہ بندھا ہے۔ اور ایک چادر باندھی ہوئی ہے۔ اور ایک چادر اُوپر لی ہوئی ہے۔ اور ایک انگوچھہ ہاتھ میں ہے۔ کالوُ جی نے جب گورونانک جی کو اِس حالت میں دیکھا۔ تو دِل میں بہت زیادہ غصہ محسوس کیا۔ مگر بھائی لالوُ عقلمند تھا۔ دھیرج وشانتی سبھاؤ والا تھا خواہ عمر میں بھائی کالوُ سے چھوٹا تھا۔ بھائی لالو بھائی کالوُ سے کہنے لگا۔ بھائی صاحب! ہم دونوں سیورام کے لڑکے ہیں اور دونوں بنارسی ماتا کے پیٹ سے ہیں۔ تیری اور میری شرم ایک جیسی ہے اِس کو رائے بُلار کے پاس لے چلو۔ تب یہ سُنکر بھائی کالوُ چُپ ہو رہا۔ پھر بھائی لالوُ نے کہا۔ آپ میری اور بی بی کی طرف ذرا خیال کریں۔ تب بھائی لالوُ نے کہا۔ نانک مَیں آپ کا چچا ہوں۔ اور آپ کے اور میرے درمیان تھوڑے سے برسوں کا ہی فرق ہے۔ آپ گھر چلیں۔ تب گورونانک جی نے کہا۔ چاچا جی! ہم نے تو صرف ایک گھر ہی بنایا ہے۔ باقی سب گھروں کو چھوڑ دیا ہے۔ تب اماں بی بی نانک جی کے پیروں پر گر پڑی۔ تب لالوُ نے کہا۔ بیٹا نانک! آپ سادھ ہیں۔ اور سادھ ہمیشہ دیاوان ہوتے ہیں۔ مَیں اور آپ کی ماں اور آپ کے پتا کالوُ سب آئے ہیں۔ کالوُ میرا شریک بھائی ہے۔ مَیں اِس کے آگے ہُٹ نہیں کرسکتا۔ کیونکہ مجھ سے بڑا ہے۔ اور آپ کا پتا ہے۔ تب نانک جی راگ رامکلی میں یہ شبد کہا ۔؎

کِھما ہماری ماتا کہیئے سنتوکھ ہمارا پِتا
ست ہمارا چاچا کہیئے جس سنگ مُنوا جِتا
سُن لالوُ گن ایسا ۔ . . . .
سگلے لوک بندھن کے بندھے سو گُن کہیئے کیسا۔ رہاؤ۔
بھَو بھائی سنگ ہمارے پریم پریت سو چاچا
دھی ہماری دھیرج بنی ہے ایسا سنگ ہم راچا
سانت ہماری سنگ سہیلی مت ہماری چیلی
ایہہ کُٹمب ہمارا کہیئے ساس ہماری کھیلی

اِک اُونکار ہمارا خاوند جن ایہ بنت بنائی
اُس کو تیاگ اَور کو لاگے نانک سو دُکھ پائی

تب پھر بھائی لالُو نے کہا۔ بھائی کالُو! اب نانک ہمارے ہاتھوں سے نکل چُکا ہے۔ مگر ایک دفعہ اِسے رائے بُلار کے پاس ضرور لے چلیں۔ تب لالُو نے کہا۔ بیٹا نانک چلو رائے کے پاس تو چلیں۔ نانک جی نے کہا۔ چلو چلیں۔ گورو نانک جی رائے بُلار کے پاس پہنچے۔ رائے بُلار پلنگ پر بیٹھا ہوُا تھا۔ نانک جی کو دیکھتے ہی رائے بُلار اُٹھنے لگا مگر گورو نانک جی نے رائے بُلار کو ہاتھ سے پھر وہیں بٹھا دیا۔ رائے بُلار نے کہا۔ نانک جی آپ نے یہ مناسب نہیں کیا۔ تب گورو نانک جی کہنے لگے۔ رائے جی! آپ بڑے ہیں۔ ہم تو آپ کے نفر ہیں۔ تب رائے نے کہا۔ تپا جی! مجھے بخشیں۔ اور کرتار سے بھی بخشاؤ۔ نانک جی نے کہا۔ رائے جی! آپ پہلے سے ہی بخشے ہوئے ہو۔ تب رائے نے کہا۔ تپا جی! کچھ اپنی طرف سے بھی مجھ پر کرپا کرو۔ گورو نانک جی نے جواب دیا۔ رائے جی! جہاں ہم وہیں آپ۔ تب رائے نے پھر کہا۔ اگر آپ اپنے پاؤں میرے سر کے اُوپر رکھیں۔ تب میں بخشا جا سکتا ہوں۔ غرضیکہ رائے بُلار نے بہت ہی عاجزی ظاہر کی۔ گورو نانک جی زمین پر بیٹھ گئے۔ تب رائے بُلار نے گورو نانک جی کے پیر اپنے سر پر رکھے۔ اور بہت خوش ہوئے۔ پھر رائے نے کہا۔ او اُمیدا! تم سُدھے برہمن کو بُلا لاؤ۔ سُدھا برہمن آیا اور آکر رائے بُلار کو اشیر باد دی اور کہا رائے سُکھی رہو۔ تب رائے نے کہا۔ سُدھا پنڈت! اپنے برتن لے آؤ۔ اور یہیں آکر میرے سامنے رسوئی کرو۔ تب رائے نے نانک جی سے پُوچھا۔ تپا جی! آپ کیا کھانا کھائیں گے۔ گورو نانک جی نے کہا۔ رائے جی! جیسا کرتار بھیج دیوے۔ ویسا ہی کھا لیتے ہیں۔ تب رائے نے کہا۔ نہیں تپا جی! میں نے تو اور بات پُوچھی ہے۔ اگر آپ کھائیں تو بکرا تیار کروا دوں۔ تب گورو نانک جی نے کہا۔ یہاں فرمائش کی ضرورت نہیں۔ جو کچھ اپنی خوشی سے بھیجے۔ وہی ہمارے لئے اچھا ہے۔ تب رائے نے کہا۔ او اُمیدا! جلدی بکرا تیار کرواؤ۔ اِتنے میں سُدھا برہمن اپنے برتن لے آیا۔ اور آکر کہا۔ رائے جی! میں برتن لے آیا ہُوں۔ تب رائے نے کہا۔ [illegible] کیسی چیز کھائیں گے۔

تب گورونانک جی نے راگ مارُو میں یہ شبد کہا ؎

میٹھا سرم سلونا سنجم کھٹا کھرا دھیان
ایسا بھوجن جو نر آچوے سو مانس پردھان
رائے جی بھوجن ایسا کریئے
اور سگل پر ہر ییے رہاؤ
میوہ گمن لگا سچ سیتی جس کھاوے ترپتاو
دُوکھ بھُوکھ سگلا کی ناسے جاں سچا نام چت آوے
امرت پھل ہے نام دھنی کا سو پیوے جس دیوے
سہیلو درسن اکال مورت ہے تاں کے پر دے سماوے
کہہ نانک سو کھرا سوادی ایکنگ کا رس لیا
اور سواد سب پھیکے لاگے جب سچ نام سُکھ دیا

تب پھر بھائی کالُو نے لالُو سے پوچھا۔ کیوں بھائی لالُو۔ تب بھائی لالُو نے جواب دیا۔ اور کہا۔ بھائی کالُو! اِس وقت آپ کا بولنا مناسب نہیں۔ اماں بی بی گھنڈ کر کے لینی پردا کر کے پیروں پر گر پڑیں اور کہا۔ رائے جی! ہماری اور کوئی جگہ ایسی نہیں جہاں کہ ہم کہہ سکیں۔ جیسے بھی ہو سکتا ہے۔ نانک کو اپنے پاس رکھیں۔ تب رائے نے کہا۔ پتا جی! آپ کی ماتا بہت وِرلاپ کر رہی ہے۔ اور ہم آپ کو کہہ بھی نہیں سکتے۔ تب گورونانک جی نے کہا۔ رائے جی! نِسنگ کہہ دیں۔ جو کچھ آپ کہنا چاہتے ہیں۔ تب رائے نے کہا۔ پتا جی! آپ یہیں رہیں۔ اور کھیتی کریں۔ ہم آپ کو کھیتی کرنے کے لیے نوکر رکھ دیتے ہیں۔ آپ بیشک نہ ہل چلائیں نہ اور کوئی ایسا سخت کام کریں۔ تب گورونانک جی نے سورٹھ راگ میں یہ شبد کہا۔

من ہالی کرسانی کرنی سرم پانی تن کھیت
نام بیج سنتوکھ سہاگہ رکھ غریبی دیس
بھاؤ کرم کر جمسی سے گھر بھاگٹھ دیکھ
بابا مایا ساتھ نہ ہوئے
اِن مایا جگ موہیا وِرلا بُوجھے کوئے۔ رہاؤ۔

تب بھائی لالو نے کہا۔ اگر دُوکان پر بیٹھنا چاہیں۔ تو دُکان پر بیٹھیں۔ تب پھر گورو نانک جی نے یہ پوڑی کہی ؎

ہان ہٹ کر آر جا سیچ نام کر وتھ!
سُرت سبد کر بھانڈ سال تسو جہ تِس نوں رکھ
ونجاریا سیوں ونج کرئے لاہا من ہس

تب پھر بھائی کالو نے رائے بُلار سے یہ کہلوایا۔ کہ اگر نانک جی پھرنا ہی چاہتے ہیں۔ تو گھوڑوں کی سوداگری کریں۔ تب پھر گورو نانک جی نے یہ پوڑی پڑھی۔

سُن ساستر سوداگری ست گھوڑے لے چل
خرچ بنھ چنگیائیاں مت من جانے کل
نرنکار کے دیس جائے تاں سُکھ لہے مل

تب بھائی کالو نے کہا۔ آپ کس کی نوکری کریں گے۔ پھر گورو نانک جی نے یہ پوڑی پڑھی۔

لائے چت کر چاکری من نام کر کمّ!!!
بن بدیاں کر دھاونی تا کو آکھے دھن
نانک نام ارادھ توں چڑھے چوگن ونّ

پھر رائے بُلار نے کہا۔ پتا جی! ہمیں کچھ فرمائش کیجئے۔ تاکہ ہمارا جنم سپھل ہووے۔ تب پھر گورو نانک جی نے راگ سارنگ میں شبد پڑھا:۔

اِک فرمائش آکھیئے جے منّے سائیں
جس تے جور نہ چلئی کر جور دھیائیں
ایسا ستگورو رائے جی کیسے ہاتھ نہ آوے
سوئی کار کمادنی جو اُس کو بھاوے۔ رہاؤ
حکمت حُکم نہ چلئی کوئی کرکر دیکھے
سینخ مسائق سدھ سادھ سب لکھیئے لیکھے
دس اوتاری آیا جگ حُکم چلایا۔۔
انت کال دھرتی پئے کچھ ہتھ نہ آیا

ڈڈے وڈے جہاں بی جودھے ار سوُرے
کہہ نانک سب دیکھیا سب دھرتی دُھورے

تب پھر رائے نے کہا۔ پتاجی! آپ لنگر چلائیں۔ تین کھوہ آپ کے حوالے کرتے ہیں۔ نہ ہالہ نہ معاملہ۔ آپ فقیروں کو کھلائیں۔ تب گورو نانک جی نے راگ آسا میں یہ شبد کہے:۔

لنگر ایک خدائے کا دُوسر لنگر ناہی
دُوسر لنگر نہ چلے جگ تھِر نہ رہائی
رائے بُلار سُن بینتی یہ عرض ہماری
خالق سچا ایک ہے جن خلق سنواری۔ رہاؤ
داتا آپ رحیم ہے خالق سب کھیلے
دیون کو آپے دھنی سگلیا پر پتالے
جیوُ پران تن دھن دیئے دیئے رس بھوگ
آپے کچھوُ نہ ہو رہئی پر بھ کیئے سنجوگ
سبھناں کے سِر ایک ہے سِدھ سادھ بیچار
نانک منگتا سب کو ایک داتا سرجنہارے

سمت ۱۵۵۵ بکرمی پوہ بدی ۲ گورُو نانک جی تلونڈی سے چلنے لگے۔ تب رائے بُلار کو پتہ لگا۔ کہ نانک جی پھر جا رہے ہیں۔ تب بھائی کالُو اور لالُو دونوں رائے بُلار کے پاس جاکر رونے لگے۔ تب رائے نے اُمیدے کو کہا کہ گورُو نانک جی کو بُلا لاؤ۔ اُمیدا نانک جی کو بُلانے آیا۔ نانک جی رائے بُلار کے پاس آئے اور آکر دُعا دی۔ تب رائے بُلار نے کہا۔ پتاجی! مجھے یہ گستاخی معاف کرنی۔ گورو نانک جی نے جواب دیا۔ رائے جی! آپ معاف ہیں۔ تب رائے نے کہا۔ پتاجی! آپ یہیں رہیں بے شک کوئی کام نہ کریں۔ تب گورو نانک جی نے کہا۔ یہاں رہنا ہمارے بس کی بات نہیں ہے۔ رائے بُلار نے منانے کی بہت کوشش کی مگر کوئی اثر نہ ہوُا۔ آخرکار رائے بلار سمجھ گیا۔ کہ یہ اب یہاں رہنے نہیں لگے۔ پھر عرض کی۔ پتاجی! کوئی فرمائش کرو۔ تب گورو نانک جی نے کہا ہماری فرمائش صرف ایک پر ہی ہے۔ آپ ہمیں اجازت دیں۔ کیونکہ ہم آپ سے

اجازت لیکر جانا چاہتے ہیں۔ پھر گورو نانک جی پچھلی رات یعنی صبح سویرے نہانے کے لئے گئے۔ کیا دیکھتے ہیں۔ کہ کوئی کنواں نہیں چل رہا۔ تب گورو نانک جی کے مُنہ سے نکلا۔ کہ ٹوبہ یعنی تالاب بھی کوئی نہیں۔ یہ بات رائے نے سُنی۔ رائے خبردار تھا۔ رائے نے کہا۔ گورو نانک جی کے مُنہ سے ٹوبہ کے الفاظ نکلے ہیں۔ یہاں ٹوبہ کھدوا کر نانک جی کے نام کا۔ گورو نانک جی وہاں سے چل پڑے۔ ساکھی پُوری ہوئی۔ پربھتم اُداسی گورُو بابے نانک کی چلی۔

ساکھی اور چلی

تلونڈی سے چلکر گورُو نانک جی۔ بھائی بالا اور مردانہ تینوں بھائی لالو کے گھر آئے۔ بھائی لالو دیکھ کر بہت خوش ہُوا اور کہنے لگا۔ مَیں نہال ہُوا ہُوں۔ کیونکہ آپ نے مجھے درشن دیا ہے۔ پانچ دِن رہ کر گورو نانک جی نے اجازت لی اور گورو نانک جی انتر دھیان ہوئے۔ اور ڈھاکے بنگالے کی طرف گئے۔ وہاں تین دِن تک کھانے کو کچھ نہ ملا۔ گورو نانک جی تین دن تک پَون اہاری رہے۔ تب مردانے نے کہا۔ گورُو جی! مَیں تو بھُوک سے مر رہا ہُوں میرا کوئی علاج کرو۔ گورو نانک جی نے دیکھا کہ مردانہ تو سچ مُچ بھُوک سے مر رہا ہے۔ پُوچھنے لگے۔ کیوں مردانہ! مردانے نے جواب دیا۔ میں بھُوکا ہُوں۔ اور کلیجے کو بھُوک کھا گئی ہے۔ تب گورو نانک جی نے کہا۔ مردانہ! اِن جھاڑیوں کے ساتھ ککھڑیاں ہیں۔ جِتنی کھا سکو کھالو مگر ساتھ باندھنی نہیں ہیں۔ مردانہ توڑ توڑ کر کھانے لگا اور اُس کو امرت کا لُطف آیا۔ چھوڑنے کو دِل نہ کرے۔ امرت کا سواد آیا۔ آخرکار توڑ توڑ کر پتّے باندھنی بھی شروع کر دیں۔ دُوسری صبح مردانہ بھوک لگنے پر چُپکے سے وہ نکال کر کھانے لگ گیا۔ ابھی ایک گھڑی نہ گُزری تھی۔ کہ مردانہ ہاتھ پاؤں مارنے لگ گیا۔ گورو نانک جی ہنس پڑے اور پُوچھا۔ مردانہ نے کہا۔ گورو جی! مَیں مر رہا ہُوں اور آپ ہنستے ہیں۔ تب گورو نانک جی نے کہا۔ مردانہ! مَیں نے آپ کو کہا تھا۔ کہ بنّے نہ باندھنا۔ پھر آپ نے باندھ لیں اور کھالیں۔ مَیں نے تو آپ کو منع کیا تھا۔ وہ بدتا تو آگ کھا بیٹا۔ تب پھر گورو نانک جی

نے اپنے ہاتھوں سے اُسی بُوٹے سے ککھڑیاں توڑ کر کھلانی شروع کیں۔ جُونہی مردانہ نے ککھڑیاں کھانی شروع کیں۔ اُٹھ بیٹھا۔ تب گورو نانک جی وہاں سے آگے چلے اور امراپ ناہا راجہ کے مُلک میں گئے۔ گورو نانک جی اُس جگہ گئے۔ جہاں جھنڈے باڈھی کی بہنی تھی اور سمندر کے ٹاپوؤں میں ہے۔ تب مردانہ وہاں کچھ اکڑ بیٹھا۔ چونکہ گورو نانک جی کا ستار کیا تھا پریم تھا۔ مردانہ نے کہا کہ میں آگے نہیں جاؤں گا۔ مجھے وداع کریں۔ تب گورو نانک جی نے کہا۔ مردانہ! آگے راستے میں بہت بڑی بلائیں ہیں۔ آپ کو علم نہیں۔ آپ ہمارے ساتھ ہی رہیں۔ مگر مردانہ بضد ہوا۔ تب گورو نانک جی نے بھائی بالا سے کہا۔ مردانہ ہمارا کہنا نہیں مانتا۔ بالا گورو انگد جی کے آگے کہتا ہے۔ اے گورُو جی! میں نے تو مردانے کو کہا۔ نانک نرنکاری ہے۔ آپ ذرا ہوش کریں مگر مردانہ ایسا بضد ہوا۔ کہ آخیر تک نہ ہی مانا اور آخرکار گورو نانک جی سے وداع کی اور واپس پیچھے کی طرف چل پڑا۔ تب گورو نانک جی نے مجھ سے پُوچھا۔ بھائی بالا اب کیسے کیا جائے۔ میں نے کہا۔ گورو جی! جیسے آپ بہتر سمجھیں۔ آخرکار گورو نانک جی اُس دن وہیں جنگل میں ہی بیٹھے رہے۔ جب دوپہر گذر گئے۔ تو گورو نانک جی نے کہا۔ بھائی بالا! مردانے کو ایک راکش نے پکڑ لیا ہے۔ اور کڑاہ میں تل رہا ہے۔ تب میں نے کہا۔ اِس کو تلنے دو۔ کہنا نہیں مانتا تھا۔ تب گورو نانک جی اُٹھ کھڑے ہوئے۔ اور کہنے لگے۔ بھائی بالا! ساتھ لانے کی شرم پڑی ہے۔ اور وہ ہمارے کام کا ہے۔ میں نے گورو نانک جی سے پُوچھا۔ گورُو جی! کتنی دُور ہے۔ گورو نانک جی نے بتایا کہ نو کوس کے فاصلے پر ہے۔ تب میں نے گورُو نانک جی سے کہا۔ کہ ہمارے جانے تک راکش مردانے کو کھا جائیگا۔ گورو نانک جی نے میرا ہاتھ پکڑا۔ ایک پلک تو زیادہ ہوتی ہے۔ معلوم بھی نہ ہُوا۔ کہ ہم وہاں تھے کہ یہاں پہنچ گئے۔ تب گورو نانک جی ہنس کر پُوچھنے لگے۔ مردانہ شرمندہ ہوا۔ تب گورو نانک جی نے کہا۔ بھائی بالا! یہ کڑاہ جو گرم ہو رہا ہے۔ یہ مردانے کے لئے ہے۔ راکش مردانے کو اِس کڑاہ میں تل کر کھا دے گا۔ مگر ہم چھپ کر بیٹھ رہیں۔ میں نے گورو نانک جی کو کہا۔ جیسے آئے تیسے نہ آئے۔ گورو نانک جی بولے۔ دیکھ بھائی بالا! کرتار کیا کرتا ہے۔ اِتنے میں راکش نے مردانے کو غصے کیا تھ کڑاہ میں پھینک دیا۔ مگر کڑاہ اِتنا ٹھنڈا ہو گیا جیسے کہ پوہ ماگھ کا گکر ہوتا ہے۔ راکش حیران ہو گیا۔ کڑاہ کے نیچے والی آگ بھی بجھ گئی۔ تب

گورو نانک جی ظاہر ہو گئے۔ راکشس نے کہا۔ سچ بتائیے۔ آپ کون ہیں۔ آپ کے آنے سے میرا کڑاہ ٹھنڈا ہو گیا ہے۔ تب گورو نانک جی ہنس پڑے۔ اور کہنے لگے۔ کوڈا راکشس! آپ نے اِس گورکھ کیوں چھوڑا ہے۔ کھاتے کیوں نہیں۔ اِتنے میں راکشس بولا۔ آپ میرا نام کیسے جانتے ہیں۔ اور مجھ سے کیونکر واقفیت رکھتے ہیں۔ سچ سچ بتائیں۔ تب گورو نانک جی راگ مارُو میں بولے:-

پھُوٹو آنڈا بھرم کا منے بھیُو پرگاس
کاٹی بیڑی پگہ تے گور کینی بند خلاص
میرا آون جان رہیُو
تپت کڑاہا بجھ گیا گور ستیل نام دیُو۔ رہاؤ
جب تے سادھو سنگ بھیا تو چھوڈ گئے نگہار
جس کی اٹک تس تے چھُٹی تو کہاں کرے کوٹوار
چُوکا بھارا کرم کا ہوئے نہ کرما
ساگر تے کنڈھے چڑھے گور کینے دھرما
سچ تھان سچ بیٹھکا سچ سواؤ بنایا
سچ پُونجی سچ دکھرو نانک گھر پایا

تب کوڈا راکشس گورو نانک جی کے پیروں پر گر پڑا اور کہنے لگا۔ مجھے بخش دیں۔ میں نے بہت بڑے گناہ کیئے ہیں۔ گورو نانک جی نے کہا۔ کوڈا! آپ کا راہداس مردانہ ربابی ہے۔ آپ اِس کو مانیں گے تب تمہاری گتی ہو گی۔ کوڈے نے کہا۔ یہ بھی میری آنکھوں اور سر پر۔ اور بھی جو کہیں وہ بھی میرے سر آنکھوں پر مگر آپ مجھے ایسے نہ چھوڑیں۔ آج میرے کرم جاگ پڑے ہیں۔ آپ نے درشن دیا ہے۔ تب گورو نانک جی نے ہنسکر کہا۔ کیوں بھائی بالا۔ تب میں نے کہا۔ اپنی آپ جانیں۔ تب گورو نانک جی نے کہا۔ کوڈا! ہم نے پرشاد آپ کی بھاونا کا لینا ہے۔ تب کوڈا راکشس جنگل کی طرف دوڑ گیا۔ اور بہت سے میوے لے آیا۔ اور گورو نانک جی کے سامنے رکھے گورو نانک جی نے کہا۔ مردانہ اِن کو کھاؤ۔ مردانے نے کہا۔ گورو جی! میں نے سب کچھ کھایا ہے۔ پہلے آپ مجھے بخشیں۔ میں نے آپ کا کہا نہیں مانا۔ گورو نانک جی نے کہا۔

مردانہ! ہم آپ پر راضی ہیں۔ تم ہم پر راضی رہو۔ میوہ کھاؤ۔ تب مردانے نے کہا
گورُو جی! میرا حصہ مجھے دے دیجئے۔ تب گورو نانک جی نے بھائی بالا کو کہا۔
آپ اِس کے تین حِصے کر دیں۔ آدر بانٹ دیں۔ بھائی بالا نے ایسا ہی کیا۔ ایک
حصّہ گورو نانک جی کے آگے رکھا۔ دُوسرا مردانے کو دیا۔ اور تیسرا حصّہ خود کھانے
لگا۔ گورُو نانک جی نے اپنا حصّہ کَوڈے کو دے دیا۔ کَوڈے نے بخوشی لے لیا۔ اور کھانے لگا
جُوں ہی مُنہ میں ڈالا۔ کَوڈے کے کپاٹ کھُل گئے۔ اور کَوڈا آدر سرُوپ ہو گیا۔ تب بالا اور
مردانہ کیا دیکھتے ہیں۔ کہ کَوڈا غیبی فتُوح لے گیا ہے۔ تب بالے نے پُوچھا۔ ہم بہت حیران
ہوئے ہیں۔ تب گورو نانک جی نے کہا۔ بھائی بالا کرتار ہم کو اِس دھرتی پر اِن جیوُوں کا
اُدھارن کرنے کے لئے لے آیا ہے۔ دیکھ کرتار کے رنگ تماشے اَور دیکھتا جا۔ تب بالے
نے کہا۔ جو کرتار دِکھاتا ہے۔ سو دیکھ رہے ہیں۔ تب گورو نانک جی سات دِن کَوڈے
پاس رہے۔ اور پھر چلتے بنے۔ منجی کَوڈے کو دی۔ منجی بٹھا کر آگے چلے۔

آگے ساکھی اَور چلی

آگے سنتالیسؔ دِن کا راستہ تھا۔ ایک دِن مردانے کو بھُوک نے بہت ستایا
مردانے نے کہا۔ گورُو جی! اَب مَیں چل نہیں سکتا۔ تب گورُو نانک جی نے کہا۔ چل مردانہ
آگے بہت بڑا شہر آ رہا ہے۔ جو کچھ آپ کہیں گے وُہی کریں گے۔ مردانے نے کہا۔
پلّے تو کچھُ ہے نہیں۔ شہر مرُدے کو لے جاؤ گے۔ تب گورو نانک جی نے پیَروں سے
ریت کو کھودا تو لعل نکل آیا۔ گورو نانک جی نے کہا۔ لے مردانہ پلّے باندھ۔ مردانے
نے کہا۔ مَیں اِس پتھر کو کیا کروں۔ تب گورو نانک جی نے کہا۔ آپ پلّے باندھنے کو کہتے
تھے سو باندھو۔ مردانے نے کہا۔ پلّے باندھنے سے بغیر پیٹ میں کچھ ڈالے بھُوک نہیں
دُور ہو سکتی۔ گورو نانک جی نے کہا۔ دیکھ سامنے شہر دِکھائی دیتا ہے۔ مردانے نے کہا۔
ہاں جی۔ تین کوس دُور سے شہر نظر آیا تھا۔ جاتے جاتے مردانہ بھُوک سے بہت تنگ ہو گیا
شہر میں داخل ہوئے تو مردانے نے کہا۔ [illegible] گورو نانک جی نے کہا۔ مردانہ
آپ اِس شہر کا نام جانتے ہیں۔ مردانے نے کہا۔ نہیں کیا جانوں۔ گورو نانک جی انتریامی تھے

کہنے لگے۔ جاؤ مردانہ کسی کے پاس یہ لعل بیچ آؤ۔ اور اِس شہر کا نام لشمبرپور ہے۔ تب مردانے نے پُوچھا۔ اُس لعل کا مُول کیا ہے۔ گورونانک جی نے کہا۔ جو کوئی مُول بتائے گا۔ مجھے آکر بتائیں۔ تب مردانہ شہر میں آیا اور ایک جوہری کو لعل دِکھایا۔ جوہری نے کہا۔ اِس لال کی قیمت تین پیسے ہے۔ تب مردانے نے دِل میں سوچا کہ اِس لعل کی قیمت تو بہت زیادہ کہتے ہیں۔ میں پُوچھ ہی آؤں۔ تب مردانہ نے آکر گورونانک جی کو کہا کہ اِس لعل کے عوض تین پیسے ملتے ہیں۔ تب گورونانک جی نے کہا۔ مردانہ! کسی بڑے جوہری کے پاس جاؤ۔ تب مردانے نے کہا۔ گورُوجی! مجھے چھوٹے اور بڑے کی کیا پہچان۔ آپ ہی بتائیں۔ تب گورونانک جی نے کہا مردانہ ثالث رائے جوہری کا نام ہے۔ آپ اُس کے پاس جائیں۔ مردانہ بازار میں جاکر ثالث رائے جوہری کی دوکان تلاش کرنے لگا۔ لوگوں نے بتایا کہ وہ تو گھر میں ہی رہتا ہے۔ مردانہ اُس کے گھر جا پہنچا اور جاکر آواز لگائی۔ اُس جوہری نے اندر سے اپنا نوکر بھیجدیا۔ مردانہ کہنے لگا۔ کہ کچھ سودا بیچنا ہے۔ جوہری نے اندر سے آواز دی۔ کہ اندر آجاؤ۔ مردانہ اندر چلا گیا۔ اور جوہری کے ہاتھ میں وہ لعل دے دیا۔ جوہری نے ہاتھ میں لعل کو پکڑا اور دیکھا کہ لعل پر کچھ لکھا ہُوا ہے۔ کہ جو لشر یہ لال بیچنے آئے۔ اُس کو سو روپیہ بھانی دینی خواہ اُس کا مالک اِس کو بیچے یا نہ بیچے۔ تب جوہری نے سو روپیہ مردانے کے ہاتھ میں دیا۔ اور لعل کو اپنے پاس رکھ لیا۔ تب مردانے نے کہا۔ میں لعل کے مالک سے پُوچھ آؤں۔ جوہری نے کہا۔ جاؤ پُوچھ آؤ۔ تب مردانہ گورُوجی کے پاس آیا اور آکر سو روپیہ گورُوجی کے سامنے رکھا۔ گورونانک جی نے کہا۔ یہ کیا مُول لے آئے ہو۔ تب مردانے نے کہا۔ اُس نے یہی دیا اور میں لے آیا۔ پھر گورونانک جی نے کہا۔ جاؤ پُوچھو کہ یہ سو روپیہ بطور مُول کے دیا ہے یا کیسا دیا ہے۔ جوہری نے کہا۔ بھائی! اِس لعل پر لکھا ہے۔ کہ جو کوئی لشر یہ لعل لے آوے خواہ وہ بیچے یا نہ بیچے سو روپیہ بھانی دے دیویں۔ سو بھائی مردانہ! آپ کا لعل امانت پڑا ہے۔ مالک سے اِس کا مُول پُوچھ آؤ۔ تب مردانہ نے جاکر گورونانک جی کو کہا۔ کہ جوہری کہتا ہے۔ کہ اِس لعل پر لکھا ہے۔ کہ جو کوئی یہ لعل لادے۔ سو روپے بھانی دے دیویں۔ خواہ وہ لعل بیچے یا نہ بیچے۔ تب گورونانک جی نے کہا۔ کیوں بھائی مردانہ! بیچنا چاہتے ہو۔ مردانے نے جوابدیا۔ مجھے کیا خبر۔ گورونانک جی نے کہا۔ میں کس

لئے آپ سے پُوچھ رہا ہُوں۔ مردانے نے کہا۔ مَیں کیا جانُوں کہ آپ مجھے کس لئے پوچھ رہے ہیں۔ گورُو نانک جی نے کہا مردانہ! ہم اِس لئے پُوچھ رہے ہیں۔ کہ یہ لعل نہیں۔ یہ پرمیشور کا نام ہَے۔ پہلا جوہری اِس کے تین پیسے دیتا تھا۔ اُس کی ویسی ہی نظر تھی۔ اور یہ جوہری بغیر لال کے سو روپے دیتا ہَے۔ یہ لال کرتار کا نام ہَے۔ خواہ بیچو یا رکھو۔ اگر ننگ بھُوک قبول ہے تو نہ بیچو ورنہ بیچ ڈالو۔ تب مردانہ سمجھ گیا۔ اور کہنے لگا۔ گورُو جی! میں نہیں بیچتا۔ گورو نانک جی نے کہا۔ اگر نہیں بیچتے۔ تو سو روپیہ دے آؤ اور اپنا لعل واپس لے آؤ۔ تب مردانہ اُس جوہری کے پاس گیا اور کہا شاہ جی! آپ اپنا سو روپیہ لیویں اور لعل واپس کر دیں۔ مالک نہیں بیچتا۔ جوہری نے لعل مردانے کو دیا۔ تب مردانے نے لعل لے کر سو روپیہ جوہری کے ہاتھ میں دیا۔ اور کہنے لگا یہ اپنا سو روپیہ گن لیویں۔ جوہری نے مردانے کو کہا۔ ارے بھائی! اِس لعل پر لکھا ہَے۔ کہ جو کوئی یہ لعل لے آوے اُس کو سو روپیہ نہانی دے دیویں۔ ہم نے تو اپنا دھرم رکھا ہَے۔ یہ روپے تمہارے ہیں۔ ہمارے نہیں۔ خواہ لعل بیچو یا نہ بیچو۔ روپے تو ہم نے نہیں لینے۔ تب مردانہ واپس گورو جی کے پاس آیا اور دونوں چیزیں لعل اور روپے اُن کے سامنے رکھدیں۔ گورو نانک جی نے کہا۔ مردانہ! یہ روپے کیوں لے آئے۔ مردانہ نے کہا۔ گورُو جی! مَیں نے تو جوہری کو دیئے مگر وہ لیتا ہی نہیں۔ وہ کہتا ہے۔ "مَیں نے تو اپنا دھرم رکھا ہَے۔ اِس لعل کے اُوپر لکھا ہَے۔ کہ لعل دِکھانے والے کو سو روپیہ دے دیویں۔ اَب یہ تمہارے ہیں۔ ہمارے نہیں" مَیں کیا کروں۔ گورو نانک جی نے کہا۔ آپ جا کر کہیں۔ شاہ جی! اگر ہم لعل بیچیں تب نہانی لیویں مردانہ سو روپیہ لیکر پھر جوہری کے پاس آیا۔ اور کہنے لگا۔ شاہ جی! اگر ہم لعل بیچیں تب سو روپیہ نہانی لیویں۔ سو آپ یہ روپے واپس لے لیویں۔ اِس لعل کا مالک آپ کے یہ روپے نہیں لیتا۔ مگر اِن باتوں کے کہنے کے باوجود اُس جوہری نے روپے نہ لئے۔ مردانہ پھر واپس آیا۔ گورو نانک جی لیتے نہ تھے۔ غرضیکہ مردانہ نے سات چکر لگائے۔ مردانہ بہت تنگ آگیا۔ اور مردانے نے روپے جوہری کے گھر پھینک دیئے اور واپس آگیا۔ جوہری نے دِل میں بچار کیا۔ کہ روپے لینا میرا حق نہیں ہَے۔ اور یہ مایا ایسی وستو ہَے۔ جس نے سنکادِک برہمادِک جیسوں کو مُوہ لیا ہَے۔ اور لعل بھی عجیب وغریب دیکھا ہَے۔ جس پر لکھا ہَے۔ میری عُمر اتنی ہوئی ہَے۔ بڑی بڑی قیمت والے لعل دیکھے ہیں۔ مگر ایسا لعل

آج تک نہیں دیکھا۔ یہ قدرتی لعل دیکھا ہے۔ مگر اِس لعل کے مالک کو بھی دیکھنا چاہیئے۔ یہ بچار کر کے اُس نے اپنے ادھر کے غلام کو بلایا۔ اور کہا۔ تم دوڑ کر جاؤ۔ اور دیکھو کہیں وُہ چلے نہ جائیں۔ آپ اُن کو میرے آنے تک کہیں جانے نہ دیں۔ میں ابھی تمہارے پیچھے آتا ہوں۔ تم چلو۔ تب اِدھر کا غلام شہر سے باہر نکل آیا۔ آکر کیا دیکھتا ہے۔ کہ تین سادھو بیٹھے ہوئے ہیں۔ ادھر کا تھوڑی دُور ہو کر بیٹھ گیا۔ مردانہ کو بھوک نے اِس قدر تنگ کیا۔ کہ اُس میں بولنے کی ہمت نہ رہی مگر ڈر کے مارے مُنہ سے کُچھ کہتا نہیں۔ گورونانک جی نے دیکھا۔ کہ مردانہ کو بھوک نے تنگ کیا ہُوا ہے۔ مگر ڈر کے مارے مُنہ سے کچھ نہیں کہتا۔ تھوڑی دیر بعد ثالث رائے بھی آگیا۔ اور سب وستو نوکر کے سر پر اُٹھوا لایا۔ آکر وہ چیزیں رکھ کر ہاتھ جوڑ کر گورونانک جی کے سامنے کھڑا ہو گیا۔ تب گورونانک جی نے کہا۔ ثالث رائے جی اگر ہم لعل بیچیں تب بھانی لیویں۔ اور اگر نہ بیچیں تو کیسی بھانی لیویں۔ تب ثالث رائے نے کہا۔ میں نہیں جانتا۔ کہ وہ لعل تھا یا کہ تم ہی لعل ہو۔ میں تو بہت پرسن ہو گیا ہُوں۔ تب گورو نانک جی نے راگ ماجھ میں شبد بولا۔

لعل و لعل اُپایا لعل و لعل دِسّن
جناں لالی نیتریں دُوجا ناہِ جانن
سُن ثالث تُو جوہری آپنا لعل پچھان
کُوڑے لال نہ گنڈھ بنھ آپنا ساہ سنبھاں۔ رہاؤ
کنکر پتھر میل کے ناؤں سدایو ساہ
بن ستگوُر پُورے اندھ ہے مُول نہ بُوجھے راہ
ہیرا ہیرا کر سنجیو راتی اتے ڈیہہ
کائی ساکھ نہ اُپجی کلر وُٹھے میہہ
سُن ثالث اِک بینتی جے کرم پراپت ہوے
نانک ایک ارادھیئے دُکھ نہ لاگے کوئے

تب ثالث رائے نے کہا۔ آپ کا نام کیا ہے۔ آپ ہوتے کون ہیں۔ تمہارا دیش کونسا ہے۔ اور تمہارا بھیکھ کون ہے۔ میں تو بہت حیران ہو رہا ہُوں۔ بڑے بڑے اتیت

کھٹ درشن کے دیکھے ہیں۔ اور بھی کئی دیکھے ہیں۔ مگر آپ کا بھیکھ کچھ معلوم نہیں کر سکتا۔ میں تو بسماد ہو رہا ہوں۔ آپ ہی بتائیں۔ تب گورو نانک جی نے کہا۔ سُن ثالث رائے۔ نام ہمارا نانک نرنکاری ہے۔ نرنکار کے دیش کے ہیں۔ اور بھیکھ بھی نرنکار کا ہی ہے۔ تب ثالث رائے نے کہا۔ آپ نے نرنکار دیکھا ہے۔ تب گورو نانک جی نے راگ مارُو میں شبد کہا:۔

راگ مارُو محلہ پہلا

بِمل مجھار بسس نرمل جل پدم بجادل رے
پدم بجادل جل رس سنگت سنگ دوکھ نہیں رے
دادر تو کبہ نہ جانس رے۔ ۔۔۔
بھکھس سبال بسیس نرمل جل امرت نہ لکھس رے۔ رہاؤ۔
بس جل نت وسَت الی اَل میر چچا گُن رے
چند کمُدنی دُورہ نِوسِس انبھو کارن رے
امرت کھنڈ دُودھ مدھ سنچس تُوبن چاتر رے
اپنا آپ تُو کبہو نہ چھوڈس پسن پریت جیو رے
پنڈت سنگ وسیں جن مُورکھ آگم ساس سُنے
اپنا آپ تُو کبھوں نہ چھوڈس سوآن پُوچھ جیو رے
اِک پاکھنڈی نام نہ راچے اِک ہر ہر چرنی رے
پُورب لکھیا پادس نانک رسنا نام جپ رے

تب اُس جوہری نے کہا۔ آپ یہ روپے لیویں اور مجھے نہال کریں۔ تب گورو نانک جی نے کہا۔ بھائی جواہری! یہ روپے آپ کا حق ہے۔ تمہارے کام کے ہیں۔ اور آپ کے پاس ہی بھلے لگتے ہیں۔ ہم فقیر اتیت ہیں۔ تب جوہری نے کہا یہ میوہ۔ پکوان اور کچھ باقی بھوجن کھائیں۔ گورو نانک جی لیتے نہیں اور مردانہ مُنہ سے کچھ نہیں کہتا مگر دل میں کہتا ہے۔ کہ اگر یہ لے لیویں تو بہت ہی اچھا ہو۔ میں تو بھوکا مر رہا ہوں۔ تب گورو نانک جی نے راگ مارُو میں شبد کہا:۔

پریت پکوان جو بھوجن کر یئے لچی لوچا پوری
مٹھائی رسنا رس کس بجے تاں من رہے جوری ۔۱۰۔ رہاؤ

سُن ثالث تُو بھائی میرے
سمجھ پوی تاں ہوئے نبیرے
میوہ مِلن ہمارا کہیئے ست کے باگے جوڑے
کھادن کھائے اگھادے سوئی جو بکھ توں من توڑے

ادھرکے غلام نے مالک سے پہلے ہی گورو نانک جی کے پیروں پر ماتھا رکھا۔ گوُرونانک جی اِدھرکے غلام پر بہت خوش ہوئے۔ اور مردانے کو کہا۔ مردانہ پرسادے لے۔ مردانہ پہلے ہی اِس بات کے لئے تیار بیٹھا تھا۔ مردانے نے پرساد لیا اور گورو نانک جی کے آگے ارداس کی۔ غریب نوازکیونکر حکم ہے۔ تب گورو نانک جی نے کہا۔ مردانہ! آپ کے لئے ہی ثالث رائے نے آیا ہے۔ آپ کھائیں۔ مردانہ بہت خوش ہُوا۔ اور کھانے لگا۔ گورو نانک جی نے پوڑی پڑھی:۔

اُتم جنم سو ساکت کہیئے پنج نرائن یا رد
لوبھ لہرتے تیئی چُھوٹے سادھ سنگت گُن گادد
سُن ثالث ایہہ گولا تیرا آپ نارائن مانا؟
نانک بھگت سنگ مِل اُچے پد ٹھہرانا

تب پھر ثالث رائے نے ہاتھ جوڑ کر عرض کی۔ کہ آپ میری مُکتی کریں۔ اپنے سائیں کے واسطے مجھے اِس بلا سے نکالو۔ تب ثالث رائے کو گوُرو نانک جی نے کہا۔ آپ اپنے غلام ادھرکے کے پاؤں پڑیں۔ آپ کی گتی ہو جاوے گی۔ ثالث رائے نے کہا۔ گورو جی! ادھرکا تو سادھُو ہے۔ اگر آپ کہیں تو مَیں کُتے کے پاؤں پڑنے کو بھی تیار ہُوں۔ تب ثالث رائے پیروں پر گر پڑا اور کہنے لگا۔ کہ میرے واسطے کرتار آپ کو یہاں لے آیا ہے۔ گورو نانک دیو جی مہاراج ثالث رائے پر بہت پرسن ہوئے۔ اور اپنے سر کا انگوچھہ اُتار کر ثالث رائے کے سر پر بندھوا دیا۔ انگوچھہ باندھنے سے ثالث رائے کے کپاٹ کھل گئے۔ اور ثالث رائے کا رنگ اَور کا اَور ہو گیا۔ اور ثالث رائے کو یہ شبد پراپت ہُوا۔

ستگوُر داتا نام کا دینے کھول کپاٹ
ایکو دیجا دیجیا بوہڑ نہ آدے گھاٹ
ستگوُر نانک پوُرا:۔ بچن کا سُورا۔ ا۔ رہاؤ۔

اگم نگم دِکھاوے تاں کھولے نیتر اننت
جگت وَنجارا سگل ہے ساہ ایک بھگونت
وَنج ہمارا ستگور پونجی ہماری نام
آٹھ پہر دُھن لاگ رہے سوئی ہمارے کام
ثالث بِنوے بینتی تم سُن لے کرتار
کچا رنگ اُتار کے چاڑھو رنگ اپار
راگ بلاول شبد گورو نانک جی کیتا
گورُو سبد ندِھان ہے من مُکھ آواگون
لکھ جُونی بھرمائیے پھر پاوے گا بھون
تیرا نرمل ہیرا نام ہے کوئی پرکھے پرکھنہار
بیدی انت نہ جاینا پڑھ پنڈت دیچار
بیڑا ہر کام نام ہے۔ چڑھ اُترے پار
اگن پائے سب کو دیکھن وِچ وناس
جن لوُن جگ دیکھئے سے لوُن پرگاس
کنچن کنچن ہوئیا نانک دھرے اپار
جندرا کھولا کوٹھڑی جن نانک دہرم دُوار

تب گورو نانک جی نے لشمبر پور میں ادھرکے غلام اور ثالث رائے دونوں پر مہربانی کی نظر کی۔ اُن کو منجی بٹھایا۔ سکھی پرگٹایا اور سارے دیس میں نام دان پرگٹایا۔ اور کہا۔ سُن ثالث رائے۔ جب تک آپ زندہ ہیں۔ آپ کی منجی ہے۔ اور آپ کی دیہہ چھوٹ جانے کے بعد ادھرکا بیٹھے گا۔ آپ کی اولاد کا کوئی حق نہیں۔ پہلے منجی تو ادھرکے کی تھی۔ مگر ہم نے آپکا مان رکھا ہے۔ کیونکہ آپ سناری سُوت ہیں اِس کے مالک ہیں۔ اور آپ کی زندگی بھی تھوڑی باقی ہے۔ آپ نے صرف دو سال اور سات مہینے اور زندہ رہنا ہے۔ اِسی واسطے پہلے آپ کو منجی بٹھایا ہے۔ اور ادھرکے کے دِل میں اِس بات کا کوئی وچار نہیں۔ مگر کرتار کا حُکم ہی اِسی طرح ہے۔ پھر گورو نانک جی بولے۔ اے ثالث رائے! جو کرتار کے حُکم کو مانتے ہیں۔ وہی مہا پُرش پرم پد

کو پراپت ہوتے ہیں۔ اور وہی اِس جگت میں پُوجے جاتے ہیں۔ اے ثالث رائے جوہری! جو جوہری پُورے اُستاد کا شاگرد ہے۔ وہ تو کھرے کھوٹے کی جلد ہی پہچان کر لیتا ہے۔ اور کھرے لعل کو بڑی عزت کے ساتھ رکھ لیتا ہے۔ اور کھوٹے کو پھینک دیتا ہے۔ اِسی طرح سنت مہاتما اِس سنسار میں شُودھ من والے کو پہچان لیتے ہیں اور اُن پر ہی کرپا درشٹی کرتے ہیں۔ چاہے کسی ذات کا بھی ہو۔ آپ اپنے من میں یہ چنتا مت کریں کہ آپ کی عمر تھوڑی ہے۔ سنسار میں آپ سری بھگونت جی کو یاد کیا کرو۔ آپ کی مُکتی ہو گئی ہے کر سمجھیں +

آگے ساکھی اَور چلی!

لشمبر دیس سمُندر کے ٹاپُو میں تھا۔ گورو نانک جی وہاں سے آگے چلے۔ تو مردانے نے کہا۔ گورو جی اب کہاں جانا ہے۔ گورو نانک جی نے کہا۔ مردانہ! لشمبر دیس جو کہ سمُندر کے ٹاپو میں ہے۔ وہاں ایک سادھو ہے۔ اُس کا درشن کریں گے۔ اور سُن مردانے جہاں کرتار لے جاوے وہیں آپ بھی چلیں۔ گورو نانک جی آگے چلے۔ جاتے جاتے کیا دیکھتے ہیں۔ کہ دھرتی بالکل نظر نہیں آتی۔ تب مردانے نے پُوچھا۔ گورو جی! دھرتی تو نظر آتی نہیں پھر ہم چل کس چیز پر رہے ہیں۔ گورو نانک جی نے کہا۔ ہم مچھلی کی پیٹھ پر چلے جا رہے ہیں۔ مردانے نے پُوچھا۔ گُورو جی! اِتنی بڑی مچھلی ہے۔ گورو نانک جی نے کہا۔ مردانہ! یہ پینتیس ۳۵ کوس لمبی ہے اور پانچ کوس چوڑی ہے۔ تب مردانہ دِل میں بہت حیران ہُوا مگر مُنہ سے کچھ نہ کہا۔ تین دِن اور تین رات اُس مچھلی کی پیٹھ پر چڑھے رہے۔ تب مردانے کو چھن کا چھن کچھ نظر آیا۔ مردانہ دیکھ کر حیران ہو گیا۔ جب مچھلی نے مُنہ کھولا تو مردانہ کانپنے لگا۔ تب بھائی بالا نے پُوچھا مردانہ! آپ کانپتے کیوں ہیں؟ مردانے نے کہا۔ رحمان! مچھلی تو ہم کو کھاتی ہے۔ تب بھائی بالا نے غصہ سے کہا او مردانہ! ابھی تک آپکو سمجھ نہیں آئی۔ تب گورو نانک جی وِسماد ہوئے رہے اے کرتار! تیریاں قدرتاں تجھے بن آیئں۔ ایک گھڑی گزُری تو مچھلی نے اُگالی کی۔ اُس کے مُنہ سے انیک پرکار کے بھوجن نکلے۔ تب مردانہ خوش ہُوا۔ تب گورو نانک جی نے کہا۔ بھائی

تو کون ہَیں۔ تب مچھ بولا جی ہَیں مچھ ہُوں۔ تب گورونانک جی نے کہا جو کچھ آپ ہَیں سو ئی بتائیں۔ تب مچھ بولا۔ آپ نانک نرنکاری ہیں۔ تب گورونانک جی نے کہا۔ آپ کیا جانتے ہیں۔ پھر مچھ بولا گوروجی! جنک بدیہی اور مَیں آپ کا داس تھا۔ تب پھر گوروجی نے کہا۔ تم مچھ کیسے ہُوئے۔ مچھ بولا۔ مَیں تمہارا سکھ تھا۔ ایکدن آپ نے مجھے کوئی کام کہا۔ میں نے غفلت کی۔ آپ نے کہا کہ "جب ہم آپ کو کسی کام کیلئے کہتے ہَیں تو تم مچھلی کی طرح تڑپتے ہو" آپ کے اِن الفاظ کہنے کی وجہ سے مجھے مچھ کا جنم مِلا۔ تب گورونانک جی نے کہا۔ اَب آپ کیا کہتے ہیں۔ مچھ بولا۔ مَیں تو آپ کے راستہ کو اُوڈیک رہا تھا۔ کہ میرے لئے آپ اِسی راستے آئیں گے۔ سو آپ آ ہی گئے ہیں۔ گورُونانک جی نے کہا۔ بہت اچھا! کل آپ کی دیہہ چھوٹ جائے گی۔ اور کلیان ہوگا۔ مچھ بولا۔ جبتک میری یہ دیہہ چھُوٹتی نہیں آپ میرے پاس ہی ٹھہریں۔ تاکہ کچھ بھلا ہو جائے۔ گورونانک جی نے کہا کیوں بھائی بالا۔ تب بالے نے کہا بالے کے کہنے کی کوئی بات نہیں رہی۔ مردانے نے کہا۔ گورُوجی! کیا مَیں بُرا کہتا ہُوں؟ گورُو نانک جی نے کہا۔ ہم نے کب کہا ہے۔ کہ تم بُرا کہتے ہو۔ تب مردانے نے اپنا آپ سنبھال کر دیکھا۔ کہ یہ تو پرمیشور کی ذات ہیں اور مَیں سامنے جواب دیتا ہُوں۔ یہ مَیں اچھا نہیں کرتا ہُوں۔ تب مردانہ گلے میں پلہ ڈال کر گورُوجی کے آگے کھڑا ہوگیا۔ گورونانک جی نے کہا۔ مردانہ کیا کہتے ہو۔ مردانہ بولا۔ گورُوجی! جتنا عرصہ ہم آپ کے ساتھ پھرتے رہے ہیں۔ ہم نے آپ کی اصلیت کو نہ سمجھا۔ سو ہم بھُولے رہے ہیں۔ آپ ہم کو بخش دیں۔ گورونانک جی نے کہا۔ مردانہ! ہم نے تم کو اپنے ساتھ لیا ہے۔ اور ہم نے تمہاری سب باتیں قبول کی ہیں تم ہمارے جیہ پران ہو۔ دِل میں کسی قسم کا خیال نہ کرو۔ رات مچھلی کی پیٹھ پر رہے سوا پہر دِن چڑھا۔ تو مچھ نے دیہہ تیاگی۔ بچن ہُوا چل بھائی مچھ ہم بھی آملیں گے۔

آگے ساکھی اَور چلی

گورونانک جی آگے چلے۔ کہیں خُشکی اور کہیں تری۔ چلتے چلتے ایک شہر پہاڑ پر دِکھائی دیا۔ مردانے نے کہا۔ گورُوجی! سامنے پہاڑ پر کوئی شہر واقع ہے۔ گورُونانک جی نے ہنس کر کہا۔ مردانہ! آپ کا جی شہر میں بستا ہے۔ مردانہ بولا۔ آپ کو پرمیشور

کا ترس بھی نہیں آتا۔ ہم کو تین دن اور تین رات کچھ کھائے پیئے گزر گئے ہیں۔ اور اب
شہر آیا ہے۔ تو آپ طعنے دیتے ہیں: تب گورو نانک جی نے کہا۔ سُن بھائی بالا! مردانہ
کیا کہتا ہے۔ تب میں نے کہا۔ گوروجی! مردانہ سچا ہے۔ ایک تو بھوکا ہے اور دوسرا جنم
کا سجاؤ بھی نہیں جاتا۔ تب مردانے نے کہا۔ جمان! آپ کو تو گورو نے سنوار دیا ہے۔
مگر مجھے تو نہیں سنوارا۔ تب گورو نانک جی بولے۔ مردانہ! یہ ایسا شہر ہے۔ جہاں کڑاہوں
میں تلے جاتے ہیں۔ مردانے نے کہا۔ اچھا گوروجی! میں نہیں دیکھتا۔ گورو نانک جی نے کہا۔ یہ
شہر تو ضرور دیکھنا ہے۔ مردانے نے کہا گوروجی۔ آپ ہی جانیں۔ دو کوس طے کرنے پر
شہر آیا۔ گورو نانک جی پہاڑی کے نیچے بیٹھ گئے۔ مردانے نے گورو نانک جی سے پوچھا۔
اِس شہر کا نام کیا ہے۔ گورو نانک جی نے کہا۔ اِس شہر کا نام دیو گندھارا ہے۔ اور یہاں
کا راجہ دیو لُوت ہے۔ یہ بہت بڑا راج کرتا ہے۔ ستاراں لاکھ دیو اِس کی تابع ہیں۔ اور
ہم نے اِس شہر میں ضرور جانا ہے۔ یہی باتیں ہو رہی تھیں۔ کہ دیو لُوت راجہ شکار کرنے
کے لئے باہر نکلا۔ کیا دیکھتا ہے۔ کہ تین منش بیٹھے ہوئے ہیں۔ سو میری خوراک ہیں۔ راجہ
نے ایک دیو کو کہا۔ جاؤ ان کو پکڑ لاؤ۔ یہ شکار بڑی مُدت کے بعد ہاتھ آیا ہے۔ مردانہ نے
جب دیو کو آتے دیکھا تو ڈر کے مارے رنگ زرد پڑ گیا۔ گورو نانک جی نے کہا مردانہ!
تمہارا رنگ زرد کیوں پڑ گیا۔ مردانہ بولا۔ گوروجی! دیو تو آ گئے ہیں۔ ہم کیا کریں۔ تب گورو
نانک جی نے کہا۔ مردانہ! دیکھ کرتار کے تماشے۔ جو کرتار دِکھاتا ہے۔ تب مردانہ چپ کر کے بیٹھ
گیا۔ جب تین دیو نزدیک آئے تو اندھے ہو گئے۔ تب بھائی بالے نے گورو انگد جی سے کہا۔
گوروجی اَور سب کچھ دِکھائی دیوے مگر ہم تینوں نظر نہ آئیں۔ تب وہ دیو واپس راجہ
کے پاس آ کر کہنے لگے۔ ہمیں تو وہاں کچھ نظر نہیں آتا۔ تب دیو لُوت نے کہا۔ ارے اَور
جاؤ۔ تب تین اور دیو گئے۔ وہ بھی اندھے ہو گئے۔ اِسی طرح سات دفعہ دیو آئے۔ سب
اندھے ہو گئے۔ تب راجہ نے اپنے وزیر کو کہا۔ ارے دیو لُوت وزیر یہ کیا ہُوا ہے۔ جو جاتا ہے
وہی اندھا ہو جاتا ہے۔ یہ کوئی کلادان پُرش ہے۔ مجھے ایک تدبیر یاد آئی ہے۔ اگر آپ بھی بہتر
سمجھیں۔ راجہ نے کہا۔ بتلاؤ۔ جو تم کہو گے ٹھیک ہی کہو گے۔ وزیر نے کہا۔ میں اُن کی سیوا
کے لئے جاتا ہُوں۔ اگر میں اندھا نہ ہُوا۔ تو پھر تم اُن کی سیوا کریں۔ اور اگر میں اندھا ہو گیا
تو جیسے آپ کی مرضی ویسے کریں۔ تب راجہ نے کہا۔ آپ نے بالکل مناسب بات کہی ہے۔

تب دیولُوت وزیر اپنی آتما کو شُدھ کر کے گورُو نانک جی کے پاس آیا اور آکر متھّا ٹیکیا۔ تب وزیر نے اپنے من میں سوچا۔ کہ میَں تو اندھا نہیں ہوُا۔ یہ کوئی کلادان پُرش ہی ہیں۔ تب وزیر نے پُوچھا آپ کہاں سے آئے ہیَں۔ تب گورُو نانک جی نے کہا۔ ہم امرنگر سے آئے ہیَں۔ تب وزیر نے پوُچھا۔ امرانگر کس طرف ہے۔ تب شری گورُو نانک جی نے کہا۔ امرانگر طرفوں سے نیارا ہے۔ پھر وزیر نے پُوچھا۔ آپ کا نام کیا ہے؟ تب گورُو نانک جی نے کہا۔ ہمارا نام نانک نرنکاری ہے۔ تب وزیر نے کہا۔ تم کون ہو۔ گورُو نانک جی نے کہا۔ ہم ہوتے بھی نرنکاری ہیَں۔ وزیر نے کہا۔ ۔۔۔۔۔ آپ شہر میں چلو تب گورُو نانک جی نے کہا۔ سُن وزیر! ہم اتیت فقیر ہیں۔ جہاں بیٹھ گئے وہیں بیٹھے رہے۔ تب وزیر راجہ دیولُوت کے پاس جا کر کہنے لگا۔ راجہ! آپ کے شہر میں بڑا کلادان پُرش آیا ہے۔ اور کہا۔ راجہ آپ چلیں۔ جو کوئی بات تیرے من میں آوے۔ سو دھار لے۔ اگر آپ کی وہ بات پوری ہو تو سمجھ لینا کہ وہ کلادان ہے۔ اور اگر پُوری نہ ہو تو سمجھنا کہ کلادان نہیں ہے۔ تب راجہ نے کہا۔ چلو وزیر چلیں۔ تب راجہ نے من میں یہ دھاری کہ میری تو خوراک ہے۔ میں اُن کو کھاؤں گا۔ اگر میَں بھی اندھا ہو گیا۔ تو میَں اُن کی سیوا کروں گا۔ یہ بات من میں دھار کر چلا۔ ساتھ وزیر بھی تھا۔ اور سارے دیو بھی تھے۔ جتنے دیو راجہ کے ساتھ تھے۔ سب کے سب اندھے ہو گئے۔ صرف ایک وزیر ہی ٹھیک رہا۔ تب وزیر نے راجہ کو کہا۔ کیوں راجہ کیا خبر ہے؟ تم اپنے آتما کی کہو۔ تب راجہ نے کہا۔ وزیر تم سچ کہتے ہو۔ ٹھیک یہ کوئی کلادان پُرش ہے۔ میَں نے من میں یہ دھارا تھا۔ کہ میری خوراک ہے۔ اور میَں ان کو کھاؤں گا۔ مجھے کچھ نظر نہیں آرہا۔ تب وزیر نے کہا۔ راجہ! اب تمہارے من میں کیا خیال ہے؟ راجہ نے کہا۔ اب میں چاہتا ہوں کہ مجھے نظر آوے اور میَں جا کر اُن کے پیر پکڑ دُوں۔ تم یہ دلی طور پر کہتے ہو یا صرف مُنہ سے ہی کہتے ہو۔ راجہ نے کہا۔ میں بالکل سچ کہتا ہُوں۔ میَں نے جو کچھ دیکھنا تھا دیکھ لیا۔ تب وزیر نے کہا۔ اے نانک نرنکاری! آپ تو پُورن کلادان مہاپُرش ہیں۔ آپ راجہ کو بھی درشن دیں۔ اب راجہ بھی آپ کی حقیقت کو سمجھ گیا ہے۔ تب گورُو نانک جی نے کہا۔ کیوں راجہ دیولُوت! تم آنکھیں کھول کر دیکھتے کیوں نہیں۔ تب راجہ دیولُوت کی آنکھیں کھُل گئیں۔ اور راجہ چرنوں پر گر پڑا۔ تب گورُو نانک جی نے کہا۔ راجہ! آپ کو گورُو چیت آوے۔ آیندہ کیلئے جیو ہتیا کھانا چھوڑ دو۔ راجہ بولا۔ آج سے میَں نے یہ کام چھوڑ دیا۔ آپ میرے ہی لئے اِس نگر میں آئے ہیں۔

تب گورُو نانک جی نے کہا۔ تمہارے ساتھ ہمارا وعدہ تھا۔ اِسی لئے ہم تمہارے پاس آئے ہیں۔ تب راجہ نے کہا۔ چلو گورو جی۔ مندر میں بیٹھو اور رسوئی بھوجن کرو۔ تب گورُو نانک جی نے ہنس کر کہا۔ راجہ! تمہارا کھانا ہمارے کسی کام نہیں۔ تب راجہ نے کہا۔ آپ اپنا ہی کھائیں تب گورو نانک جی راجہ کے ساتھ چلے۔ شہر میں آئے۔ راجہ اِن کو مندر میں لے گیا۔ راجہ نے دیووں کو حُکم دیا۔ کہ اچھے اچھے میوے چُن کر لاؤ۔ سات دیو ایک طرف بھیجے اور سات دُوسری طرف یعنی چودہ دیو سلگری اکٹھی کرکے لائے۔ اور راجہ کے حوالے کی۔ گورُو نانک جی نے کہا۔ راجہ! اگر آپ اپنی یہ خوراک چھوڑ دیں۔ تو بہت ہی اچھا ہو۔ راجہ نے جواب دیا۔ اگر آپ چھُڑا دیں تو چھوڑ دُوں گا۔ تب گورو نانک جی نے کہا۔ راجہ تم سُدھرسین کو جانتے ہو۔ تب راجہ دیو لُوت نے کہا۔ ہاں جانتا ہُوں۔ وہ تو میری خوراک ہے۔ تب گورُو نانک جی نے کہا۔ سُن راجہ! اگر آپ اُس کو ہمارے جیسا سمجھیں تو پھر مَیں آپ کا پرساد کھاؤں گا۔ تب راجہ نے کہا۔ آپ سچ کر سمجھیں۔ آپ کا بچن پُورا ہوگا۔ ہم آپ سے بھی زیادہ سمجھیں گے۔ تب شری گورُو نانک دیو جی نے پرساد کھانا شروع کیا۔ مجھے حُکم ہُوا۔ بھائی بالا! آپ پرساد تیار کریں۔ مردانہ بہت بھُوکا تھا۔ ڈیڑھ پہر رات گذری۔ تو کھانا تیار ہُوا۔ راجہ اور وزیر دونوں ہاتھ جوڑ کر کھڑے ہوگئے۔ اور کہا۔ گورُو جی! پرساد تیار ہے۔ آکر پرشاد کھالیں۔ تب مردانہ نے بھی کھایا۔ مَیں بھی کھانے لگا۔ اور گورُو نانک جی بھی کھانے لگے۔ اور پرساد کھاتے کھاتے گورُو نانک جی کی سمادھی لگ گئی۔ جب سمادھی کھُلی۔ تو جو پرساد گورو نانک جی کے آگے پڑا تھا۔ گورُو نانک جی نے راجہ اور وزیر دونوں کو دے دیا۔ اُنہوں نے کھایا تو اُسی وقت اُن کو اگم نگم کی سُوجھی ہُوئی۔ اور دونوں مست ہوگئے۔ تب گورو نانک جی نے کہا دیکھ مردانے کرتار کے رنگ تماشے۔ جب چار گھڑیاں گذر گئیں۔ تب دونوں کی خماری اُتری۔ مگر وہ دونوں پُورن ہوگئے۔ تب وہ کہنے لگے۔ کہ ہم بالکل کسی کام کے نہیں۔ ہم سے تو ناک بھی بہتر ہے۔ جو کہ کام آتی ہے۔ تب گورُو نانک جی نے کہا۔ سُن راجہ دیو لُوت۔ ہم تجھے یہاں کا مسند کرتے ہیں۔ اور آپ کے وزیر کو ٹِہلیا کرتے ہیں۔ تم نرنکار جپو اور کسی جی کا بُرا نہ مانگو اور نہ ہی کسی جی کو ماریں۔ تب اُن دونوں نے کہا۔ گورُو جی! ہمارے پاس تو تنکا توڑنے کی شکتی بھی نہیں رہی۔ اِس طرح گورُو نانک جی نے اُن کو سیدھا راستہ دِکھایا۔ اور وہ دیو نرنکار کا نام جپنے لگے۔ اور دوسرے لوگوں کو جپانے لگا۔ گورُو نانک جی وہاں نو مہینے

پھر وہاں سے تیاری کرلی +

آگے ساکھی اور چلی

وہاں سے گورُو نانک دیو جی مہاراج جی بِسرنا ماشہر کو چلے۔ وہاں پہنچنے میں تین مہینے لگ گئے۔ وہاں کا راجہ تیکھن سین تھا۔ بن مانوؤں کا راجہ تھا۔ اور آپ بھی بن مانو تھا۔ جب بن مانوؤں کے شہر میں گورُو نانک جی گئے۔ تو اُن لوگوں نے دیکھا۔ تب بالے نے کہا۔ گورُو جی! اِن لوگوں سے ڈر آتا ہے۔ مردانہ اُن سے ڈرنے لگا۔ تب گورُو نانک جی نے کہا۔ کیوں بھائی بالا۔ مَیں نے کہا۔ سُکھ گورو جی۔ تب پھر گورو نانک جی نے مردانے سے کہا۔ اور پوچھا۔ کیوں بھائی مردانہ کیا کہتے ہو۔ تب مردانے نے کہا۔ یہ کونسی بلائیں ہیں۔ تب گورُو نانک جی نے کہا۔ یہ بن مانو ہیں۔ مردانہ بولا۔ گورُو جی۔ یہی بن مانو ہیں۔ شری گورُو نانک دیو جی مہاراج نے کہا۔ ہاں۔ تب مردانے نے کہا۔ گورُو جی۔ باقی تو سب دوڑ گئے۔ مگر ایک کھڑا رہا۔ تب مَیں نے پُوچھا۔ بھائی تم کَون ہو؟ اُس بن مانو نے چیخ ماری۔ جس طرح جنگل کے پشُو چیخیں مارتے ہیں۔ بولتے تو نہیں۔ تب گورُو نانک جی نے کہا۔ بھائی بالا! اِن کی بولی یہی ہے۔ گورُو جی! جو چیخیں مار کر دوڑ گیا تھا۔ وہ جنگل سے میوے لے آیا۔ میوے آگے رکھ کر آپ پرے ہو کر کھڑا ہو گیا۔ تب گورو نانک جی نے کہا۔ بھائی بالا! اُٹھا لو مَیں نے کہا۔ گورو جی! آپ تو ایسا دَیا پرساد مُنہ نہیں لگاتے۔ تب گورو نانک جی نے کہا۔ بھائی بالا! یہ پرساد پوتر ہے۔ یہ بن مانو ہیں۔ کند مُول کا آہار کرتے ہیں۔ اور انسانوں سے ڈرتے ہیں۔ وہاں گورُو جی ایک مہینہ جنگل میں رہے اور بن مانو سیوا کرتے رہے۔ پھر گورُو جی وہاں سے چل پڑے۔

آگے ساکھی اَور چلی!!!

آگے سمندر لہریں مار رہا تھا۔ تب مردانے نے کہا۔ گورُو جی! آگے تو سمندر لہریں مار رہا ہے۔ جہاز کوئی نہیں۔ آپ آگے کیسے جائیں گے۔ گورُو نانک جی نے کہا۔ مردانہ! چُپ

کر جا۔ مت بول۔ مَیں نے کہا۔ ارے مردانہ! تم تو گلے میں پلّہ ڈال کر کھڑے ہو گئے تھے پھر تم کو کیا ہُوا۔ تب مردانے نے کہا۔ جہان! آگے تو راستہ نہیں ہے۔ مَیں نے کہا۔ دیکھ مردانہ کرتار کے تماشے اور چُپ کر کے چلے چلو۔ تب گورُو نانک جی نے کہا۔ جس سِکھ کے مُنہ میں یہ شلوک ہوگا۔

• اِک اُونکار ستِ نام کرتا پُرکھ نربھو نِرویر اکال مُورت اجُونی سےبھنگ گُور پرساد:۔ جپ۔ آد سچ جُگاد سچ ہے بھی سچ نانک ہوسی بھی سچ۔

پڑھتا جائیگا۔ جتنی سُنیں گی۔ اُتنی پار اُتر جائیگی۔ مردانہ! تم میرے پیچھے پیچھے چلے آؤ۔ تب آگے گورُو نانک جی اور پیچھے مَیں اور مردانہ جس طرح دھرتی پر چلے جاتے ہیں۔ اِسی طرح سمندر پر چلتے گئے۔ تب مردانہ گورُو نانک جی کو کہنے لگا۔ آپ اور خُدا میں کوئی فرق نہیں۔ شری گورُو نانک دیو جی نے کہا۔ مردانہ! چُپ رہو۔ تب مردانے نے کہا۔ اب ہمیں کس کا ڈر ہے۔ تب گورو نانک جی نے مردانے سے کہا۔ مردانہ آگے بڑی بلا آتی ہے۔ تب مردانے نے کہا۔ پھر آپ آگے کیوں جاتے ہیں۔ شری گورُو نانک دیو جی نے کہا۔ مردانہ! اگر واپس مُڑیں تب بھی نہیں چھوڑتی۔ اُس کے سامنے ہی کیوں نہ جائیں۔ پانچ دن اور پانچ رات سمندر میں چلتے گئے۔ تب آگے کل آتی ہے۔ بڑے دانت اور بکرال رُوپ کر کے آئی۔ تب گورو نانک جی کو ایک گز سوا گز کا ڈنڈا دکھائی دیا۔ گورو نانک جی نے کہا۔ مردانہ! وہ ڈنڈا اُٹھا لاؤ۔ تب مردانہ ڈنڈا اُٹھا لایا۔ اور گورُو نانک جی کے ہاتھ میں دیا۔ اِتنے میں وہ کل بڑے دانت نکال کر اور دکرال رُوپ کر کے گورُو نانک جی کے سامنے دوڑی۔ جب نزدیک آئی۔ تو گورُو نانک جی نے کل کے مُنہ میں ڈنڈا دیا۔ وہ چیختی چلاتی دوڑ گئی۔ تب پیچھے نارد گوسائیں آیا۔ گورُو نانک جی کو مِلا۔ گورو نانک جی نے کہا۔ بھائی بالا! تم کل سے خبردار رہو۔ اور ہم گوسائیں نارد سے بچن کریں۔ تب گوسائیں نارد نے کہا۔ آپ کل کو کیا کہتے ہیں۔ کل تو نرنکار کے حُکم سے سب کچھ کرتی پھرتی ہے۔ تب گورُو نانک جی نے کہا گوسائیں نارد! سنسار کے اُوپر اِس کی کار ہے یا ہمارے اُوپر تب گوسائیں نارد نے کہا۔ جی سنسار اُوپر ہے۔ پھر گورُو نانک جی نے کہا۔ گوسائیں جی! پھر یہ ہمارے سامنے کیوں آئی؟ تب نارد نے کہا۔ اُس سے پُوچھیے۔ گورُو نانک جی نے کہا۔ آپ ہی پوچھیں۔ تب نارد گوسائیں نے کل کو بُلایا۔ کل سامنے آ کر کھڑی ہو گئی۔ تب نارد گوسائیں

نے کہا۔ کل ماتا آپ کو سادھ پر آنے کا حکم نہیں۔ پھر آپ یہاں کیوں آئیں۔ تب کل ماتا نے کہا۔ ایک تو آپ چھوٹے دوسرے لوگوں کو چھڑاتے ہو۔ تب گورُو نانک جی نے کہا۔ جو بھی ہمارا سکھ ہوگا۔ دنی بھوٹے گا۔ اور تمہارے دانت توڑے گا۔ اور آپ کے بال نوچے گا۔ تب کل بولی۔ میں تو حکم کے ساتھ پھرتی ہُوں۔ تب گورُو نانک جی نے کہا۔ آپ کس کے حکم سے پھرتی ہیں۔ کل بولی۔ میں نرنکار کے حکم سے پھرتی ہُوں۔ تب گورُو نانک جی نے کہا۔ ہم کس کے ہیں۔ کل بولی۔ آپ بھی نرنکار کے ہیں۔ تب گورُو نانک جی نے کہا۔ آپ کو یہاں آنا ٹھیک نہیں۔ اور تھوڑا سنسار پڑا ہے۔ تب گورو نانک جی نے کہا۔ جو ہمارا اُپدیش کماوے گا۔ اُس پر آپکا زور نہیں چلے گا۔ خواہ آپ جتنا بھی زور لگائیں۔ ہم کرتار سے پہلے ہی بخشے ہوئے ہیں۔ تب نارد گوسائیں نے کہا۔ کل ماتا! یہ زور آور ہیں۔ یہ نانک نرنکاری ہیں۔ آپ کو اِن کی عزت کرنی چاہیئے۔ تب کل وہاں سے دُور ہٹ کر کھڑی ہو گئی +

آگے ساکھی اور چلی

تب سری گورُو نانک دیو جی مہاراج وہاں سے آگے چلے۔ پندرہ دِن اور پندرہ رات ہوا پر ہی گذارہ کیا۔ سمندر کے ٹاپُو میں لبھر دیش تھا۔ وہاں کا راجہ سُدھر سین تھا۔ بہت بڑا راجہ تھا۔ اُس شہر میں گورُو نانک جی نے جا ڈیرا لگایا۔ ایک دن گذرا۔ دُوسرا دِن گذرا۔ تب مردانے نے کہا۔ گورُو جی! اگر آگیا ہو تو میں شہر میں ہو آؤں۔ گورُو نانک جی نے کہا مردانہ کیوں شہر میں جاتے ہو۔ کیا کام ہے۔ مردانے نے کہا۔ گورُو جی! میں بھُوکا ہُوں۔ اور شہر میں جا کر اگر کچھ کھانے کو مِلے۔ تو کھا آؤں۔ گورُو نانک جی نے کہا۔ کیوں بھائی بالا! میں نے کہا۔ گورُو جی! اِس کا جنم کا سو بھاؤ جاتا نہیں۔ آپ نرنکار کی ذات ہیں۔ تب شری گورُو نانک دیو جی ہنس پڑے۔ اور کہنے لگے۔ کیوں مردانہ! کس طرف جاؤ گے۔ مردانے نے کہا جس طرف حکم ہو۔ گورُو نانک جی نے کہا۔ مردانہ! ایک جھنڈا باڈھی ترکھان ہے۔ تم اُس کے پاس جاؤ۔ مردانہ نے کہا۔ میں تو اُس کو جانتا نہیں ہُوں۔ آپ کوئی نشانی دیں۔ تب شری گورُو نانک جی نے کہا۔ مردانہ! اُس کے باپ کا نام پاکھر ہے۔ تم یہی جا کر پُوچھو۔ کہ بھائی پاکھر باڈھی کا بیٹا جھنڈا باڈھی ہے۔ سو کہاں رہتا ہے۔ تب

مردانے نے کہا۔ گوروجی بہت اچھا۔ آپ چل کھڑا ہُوا۔ شہر میں جا کر پُوچھنے لگا۔ بھائی پاکھر کا لڑکا جھنڈا باڈھی ہے سو کسطرف رہتا ہے۔ اِسی طرح پُوچھتے پُوچھتے ایک کوس فاصلہ طے کر گیا۔ تو ایک آدمی نے کہا۔ تم کون ہو۔ اور کہاں سے آئے ہو۔ اور جھنڈے باڈھی کو کیوں پُوچھتے ہو۔ مردانے نے کہا۔ آپ مجھے اُس کا ٹھکانہ بتا دیں۔ وہ خود مجھ سے پُوچھ لے گا۔ اُس آدمی نے کہا۔ مَیں ایسے تو نہیں بتاتا۔ آپ مجھے اپنا نام اور پتہ بتائیں تب مَیں اُن کا گھر وغیرہ بتاؤں گا۔ تب مردانے نے کہا۔ بھائی! اس نگری کی یہی ریت ہے۔ تب اُس نے کہا۔ یہاں کے راجہ کا حکم ہے۔ کہ جو کوئی پردیسی آوے۔ اُس کو پُوچھے بغیر کچھ نہیں بتانا۔ اِس جگہ کی یہی ریت ہے۔ تب مردانے نے کہا۔ بھائی میرا نام مردانہ ہے اور مَیں ذات کا میراسی ہُوں۔ تب اُس آدمی نے پُوچھا۔ مردانہ! تمہارا وطن کون سا ہے۔ مردانے نے جواب دیا۔ آپ نے پنجاب کا نام سُنا ہو گا۔ پنجاب دلیش میں رائے بھوئے کی تلونڈی ہے۔ وہی میرا وطن ہے۔ تب اُس نے پُوچھا۔ مردانہ! وہاں ایک نانک تپا کھتری پیدا ہُوا ہے۔ کیا تم اُس کو بھی جانتے ہو۔ تب مردانے نے کہا۔ آپ اپنا نام بتائیں۔ مَیں اُن کا ہی میراسی ہُوں۔ آپ اُن کو کیسے جانتے ہیں۔ اُس نے ہنسکر کہا۔ سُن مردانہ! وہ تو ہمارے پُرانے یار ہیں۔ مردانے نے کہا۔ آپ اُن کو پہچانتے ہیں۔ اُس نے جواب دیا۔ اگر دیکھوں تو پہچان لُوں۔ مردانہ نے کہا۔ وہ تو شہر کے باہر بیٹھے ہیں۔ چل مردانہ مجھے دکھاؤ۔ مردانے نے کہا بھائی جی! گورونانک دیو جی مجھ پر غُصّے ہوں گے۔ پہلے آپ مجھے جھنڈے باڈھی کا پتہ دیں۔ اور پھر مَیں آپ کو گورونانک جی کے پاس لے جاؤں گا۔ اُس نے کہا۔ بھائی مردانہ! چلو مَیں تم کو جھنڈے باڈھی کے پاس لے چلوں۔ تب راستے میں جاتے جاتے مردانے نے پُوچھا۔ بھائی! مَیں نے آپ کو تو ساری حقیقت بتائی۔ مگر آپ نے اپنا نام بھی نہیں بتایا۔ سو آپ کا کیا نام ہے۔ تب اُس نے کہا۔ بھائی! گورونانک جی میرا نام جانتے ہیں۔ مردانہ بولا۔ گورونانک جی جانتے ہیں۔ مَیں تو نہیں جانتا۔ مجھے تو اپنا نام بتائیں اُس نے کہا۔ بھائی میرا نام اندرسین ہے۔ تب مردانے نے کہا۔ آپ ہوتے کون ہیں۔ تب اندرسین نے جواب دیا۔ مردانہ! یہاں کا جو راجہ ہے۔ میں اُس کا بھانجہ ہوں اتنے میں وہ جھنڈے باڈھی کے گھر جا پہنچے۔ جھنڈا باڈھی بیٹھا چارپائی بُن رہا تھا۔ جھنڈے باڈھی نے اندرسین کو دیکھا۔ تو اُٹھ کھڑا ہُوا۔ اور بڑی عزت کے ساتھ بیٹھنے کے لیے

چارپائی بچھا کردی ۔ تب اندرسین نے کہا ۔ بھائی مردانہ ! بیٹھو ۔ تب جھنڈے باڈھی نے پُوچھا ۔ یہ سادھ کہاں سے آئے ہیں ۔ تب اندرسین نے کہا ۔ بھائی ! یہ تمہارا گھر پوچھتا پھرتا تھا ۔ اور میں اِس کو تمہارے گھر لے آیا ۔ تب جھنڈے باڈھی نے پُوچھا ۔ اے سادھ جی ! تم کون ہو اور کہاں سے آئے ہو؟ اور تمہارا نام کیا ہے ؟ تب مردانہ بولا ۔ بھائی میرا نام مردانہ ہے ۔ میں مراسی ہوتا ہُوں اور میں شری گورُو نانک دیو جی کے ساتھ آیا ہُوں ۔ تب جھنڈے باڈھی نے پُوچھا ۔ آپ مجھے پُوچھتے آئے ہیں ۔ سو کیا کام ہے ۔ کیا آپ مجھے جانتے ہیں ۔ تب مردانے نے کہا ۔ ہم کو آپ کے ساتھ کام ہے ۔ اور شری گورُو نانک دیو جی مہاراج نے مجھے آپ کے پاس بھیجا ہے ۔ تب جھنڈے باڈھی نے کہا ۔ مردانہ ! ہم تو گورُو نانک دیو جی کو نہیں جانتے ۔ تب مردانے نے کہا ۔ آپ نہیں جانتے مگر وُہ تو آپ کو جانتے ہیں ۔ اور اُنہوں نے مجھے آپ کے پاس بھیجا ہے ۔ آپ اُن کے پاس تو چلیں ۔ تب جھنڈے باڈھی نے کہا ۔ بہت اچھا مردانہ ! میں چلتا ہُوں ۔ یہ چارپائی بُننے دو ۔ جب وہ چارپائی بُن بیٹھا ۔ تب مردانہ نے کہا ۔ چلو بھائی ۔ تو جھنڈے باڈھی نے کہا ۔ آپ جلدی کیوں کرتے ہیں ۔ تب مردانے نے کہا ۔ گورُو نانک جی انتظار کر رہے ہونگے ۔ آپ جلدی چلو ۔ تب جھنڈے باڈھی نے من میں وِچار کیا ۔ کہ کچھ چیز بھی ساتھ لے چلیں ۔ تب جھنڈے باڈھی نے کہا ۔ مردانہ ! نانک جی کا رُوپ کیسا ہے ۔ جیسی آپ کہیں ۔ ویسی ہی بھینٹ لے چلیں ۔ تب مردانہ نے کہا ۔ نانک جی تپا کہلاتے ہیں ۔ جھنڈا باڈھی سمجھا کہ کوئی اتیت فقیر ہی ہے ۔ کچھ اچھا بھوجن بنا کر لے چلیں ۔ تب جھنڈے باڈھی نے کہا ۔ بھائی مردانہ ! تم نے بتایا ہے ۔ اور میں نے سمجھا ہے ۔ مگر تم جلدی نہ کرو ۔ وہ اتیت فقیر ہیں ۔ اُن کے پاس خالی ہاتھ کیسے جائیں ۔ تب مردانے نے دِل میں سوچا ۔ کہ وہ تو پَون اہاری ہیں ۔ اور میں اُن کے ساتھ بھُکھ کرتا پھرتا ہُوں ۔ مگر چلو اب تو میں بھوجن کے لئے آیا ہُوں ۔ بھوجن تو کر لُوں ۔ میں اِسی واسطے تو شہر میں آیا ہُوں ۔ تب مردانے نے جھنڈے باڈھی کو کہا ۔ بھائی جھنڈا ! تم نے جو کچھ سمجھا ہے ۔ اچھا ہی سمجھا ہے ۔ مگر جلدی کریں ۔ باہر وہ فقیر بھُوکے بیٹھے ہُوئے ہیں ۔ جو کچھ کرنا ہے ۔ جلدی کرو ۔ جھنڈے باڈھی نے کہا ۔ جلدی ہی کرتا ہُوں ۔ تب جھنڈا باڈھی سُدھرسین کے باغ میں گیا ۔ جھنڈا اُنکا ترکھان بھی تھا ۔ اور کہہ گیا ۔ کہ یہ جو بڈھل کڈھل کے پھُول میں لایا ہُوں ۔ اِن کی

سبزی بنائیں۔ اور ساتھ روٹیاں پکاؤ۔ اور پھُلاں کا ساگ بناؤ۔ یہ بات گھر کہہ دی۔
اور خود باغ سے اچھے اچھے میوے لے آیا۔ پرساد اور میوے سر پر اُٹھا لیئے اور
کہا۔ چلو مردانہ! تمہارا نانک سادھ کہاں ہے۔ تب بھائی بالا انگد جی کو کہتا ہے۔ گوُرو
جی! جھنڈے باڈھی کو مردانہ ساتھ لے کر آیا۔ جہاں گوُرو نانک جی آدر ہیں بیٹھے تھے۔
تب میں نے ادر گوُرو نانک جی نے کہا۔ بھائی مردانہ کرتار! کرتار! تب شری گوُرو نانک
جی نے ہنس کر کہا۔ او بھائی جھنڈا۔ ست کرتار اور پھر میں نے بھی کہا۔ ست کرتار۔
تب جھنڈے نے شری گوُرو نانک دیو جی مہاراج کے سامنے بھوجن رکھا۔ گوُرو نانک
جی نے کہا۔ بھائی جھنڈا! یہ کیا لے آئے ہو۔ جھنڈے نے کہا۔ آپ کے لئے بھوجن لے
آیا ہوُں۔ تب گوُرو نانک جی نے کہا۔ بھائی جھنڈا! تم ہمیں کیا جانتے ہو۔ جھنڈے نے
کہا۔ میں تو آپ کو نہیں جانتا مگر آپ تو مجھے جانتے ہیں۔ تب ہی آپ نے مجھے یاد کیا ہے۔
تب گوُرو نانک جی نے کہا۔ بھائی جھنڈا! یہ پرساد کہاں سے آیا ہے۔ تب جھنڈے
باڈھی نے کہا۔ یہ پرشاد پرمیشور نے بھیجا ہے۔ تب گوُرو نانک جی نے کہا بھائی
جھنڈا! تم پرمیشور کو جانتے ہو۔ کون ہے جو پرمیشور کو نہیں جانتا۔ میں تو آدمی ہوُں
جیہ جنت پشوُ پنکھیرُو بھی پرمیشور کو جانتے ہیں۔ تب گوُرو نانک جی نے ہنس کر
کہا۔ بھائی جھنڈا تم سچ کہو۔ تم کب سے پرمیشور کو جانتے ہو۔ تب جھنڈے نے کہا۔ پرشاد
تو کھاؤ۔ بہت دنوں سے بھوُکے ہو۔ باقی بات چیت پھر کریں گے۔ تب مردانہ نے کہا۔
یہ سکھ سچ کہتا ہے۔ پرشاد تو کھاؤ۔ باقی باتیں کہیں جانے تو نہیں لگیں۔ تب گورونانک جی
نے ہنس کر کہا۔ سُن بھائی بالا۔ تب میں نے کہا۔ مردانہ سچا ہے گوُرو جی! بہت دنوں
کا بھوُکا ہے۔ تب گوُرو نانک جی نے کہا۔ بھائی جھنڈا! یہاں آپ کا کس کے ساتھ جوڑ ہے
تب جھنڈے نے جواب دیا۔ جی اندرسین راجہ سدھرسین کا بھنیواں ہے۔ وہ بڑا پریمی ہے۔
اُس کے ساتھ ہی میرا پریم ہے۔ تب گوُرو جی نے کہا۔ جاؤ بھائی جھنڈا! اُس کو بھی
لے آؤ۔ تب کچھ دیر بعد بھائی جھنڈا اور اندرسین اکھٹے آگئے۔ تب پھر جھنڈے باڈھی
نے کہا۔ آپ بھوجن تو کرلیں۔ تب گوُرو نانک جی نے کہا۔ بھائی جھنڈا پانچ حصے کرو۔
ایک حصہ مردانے کو دے دو۔ جھنڈے نے کہا۔ آپ تو تین ہیں۔ پانچ حصے کیوں کریں
گوُرو نانک جی نے کہا۔ تین ہم ہیں۔ ایک تم۔ اور پانچواں اِندرسین۔ تب بھائی جھنڈے نے

پانچ برابر حصے کیئے۔ اور ایک حصہ مردانے کو دینے لگے۔ تو مردانے نے کہا۔ میں تو پہلے نہیں کھاتا۔
تب گورُونانک جی نے کہا۔ مردانہ! تم کیوں نہیں کھاتے۔ مردانہ نے کہا۔ آپ کھائیں گے۔
تو مَیں بھی کھاؤں گا۔ تب گورُونانک جی نے کہا۔ تم بھُوکے ہو۔ تم پرساد کھاؤ۔ تم ہمارا
خیال نہ کیا کرو۔ تب مردانے نے کھانا شروع کردیا۔ پھر جھنڈے باڈھی نے کہا۔
آپ بھی پرساد کھایئں۔ تب گورُونانک جی نے کہا۔ بھائی جھنڈا۔ جب تم اندرسین کو لے
آؤ گے۔ تب ہم یہ پرساد کھایئں گے۔ تب جھنڈے نے کہا۔ آپ پرساد کھایئں۔ تو میری
سردھا پُوری ہو۔ گورُونانک جی نے کہا۔ بھائی جھنڈا تم کہتے ہو۔ کہ ہم پرساد کھایئں۔ تو آپ
کی سردھا پوری ہو۔ اور ہم یہ کہتے ہیں۔ کہ جھنڈا اور اندرسین کے کپاٹ کھُلیں تب ہمارا منشا
پُورا ہووے۔ پھر ہم پرساد مُنہ لگایئں۔ تب جھنڈے کے من میں گیان ہوُا۔ کہ یہ تو پُورن
سادھ ہیں۔ ہم بھی یہی گیان کرتے تھے۔ سو ہم کو آکر ملا۔ تب اندرسین نے کہا۔ کیوں
بھائی جھنڈا؟ جھنڈے باڈھی نے کہا۔ وہ مردانہ مراسی جو آپ میرے پاس لائے تھے
اُس کا گورُو جو نانک ہے۔ وُہ یہ باتیں کرتے ہیں۔ اِندرسین نے کہا۔ بھائی جھنڈا! مَیں تو
اُن کو جانتا ہوں۔ وُہ میرے تو پُرانے واقف کار ہیں۔ ہم اور وہ ملے ہوُئے ہیں۔
تب جھنڈا بہت حیران ہوُا۔ اور کہنے لگا۔ وُہ تو کہتے ہیں۔ کہ ہم پندرہ سو کوس کا
فاصلہ آپ کے لیئے طے کرکے آئے ہیں۔ پہلے تو وُہ کبھی نہیں آئے۔ اور تم کہتے ہو۔ کہ
ہمارے پرانے واقف کار ہیں۔ آپ یہ کتنا جھُوٹ بول رہے ہیں۔ تب اِندرسین نے
کہا۔ بھائی جھنڈا! آپ کو پتہ لگ جائیگا۔ جب اُن سے ہم ملیں گے۔ پھر جھنڈے
باڈھی نے کہا۔ آپ چلیں۔ کیونکہ جو پرساد مَیں اُن کے لیئے لے گیا تھا۔ وُہ اُنہوں نے
آپ کے لیئے ابھی تک نہیں مُنہ لگایا۔ آپ ضرور چلیں۔ تب اِندرسین نے من میں
سوچا کہ پہلے تو ہمیں کوئی نہیں جانتا۔ اور اب یہ ہمیں ظاہر کرنے آئے ہیں۔ تب
اندرسین نے جھنڈے کو کہا۔ آپ تو اب چلیں۔ اور ہم صبح ملیں گے۔ تب جھنڈے
نے کہا۔ جی وُہ بھوجن امانت پڑا ہے۔ وُہ تو کھاتے نہیں اور آپ کہتے ہیں کہ صبح
ملیں گے۔ یہ بات ٹھیک نہیں۔ تب اندرسین نے کہا۔ چل بھائی جھنڈا۔ تب چھ گھڑیاں رات
گذرنے پر اندرسین اور جھنڈا باڈھی گورُونانک جی کے پاس آئے۔ تب اِندرسین نے جھنڈے سے
پُوچھا۔ بھائی جھنڈا! کیا تم اُن کی بولی بھی سمجھتے ہو۔ کہ وہ کیا کہتے ہیں۔ تب جھنڈے نے باڈھی نے کہا۔

بولی تو بھلی بولتے ہیں۔ کہتے ہیں۔ "کرتار کرتار"۔ تب اِندرسین اور جھنڈا باڈھی دونوں نے ایک پہر رات گذرنے پر گوُرونانک جی کو آکر کرتار کرتار کہا۔ تب گوُرونانک جی نے ہنس کر کہا۔ آؤ بھائی ست کرتار۔ آؤ ہمارے پرالمی یار۔ تب جھنڈے باڈھی نے کہا۔ آپ ہم کو ملے تو اَب ہیں ہم کتنی دیر کے پرالمی یار کیسے ہوئے؟ تب گورونانک جی نے کہا۔ اِندرسین سے پوچھو۔ اِندرسین سے پُوچھا۔ کہ یہ سادھ کیا کہتے ہیں۔ تب اِندرسین نے مچلے ہو کر کہا۔ میں تو کچھ نہیں جانتا۔ تب مردانے نے کہا۔ آپ تو مجھے کہتے تھے۔ کہ نانک جی میرے پرالمی واقف ہیں۔ اَب کیوں مُکرتے ہیں۔ تب اندرسین نے کہا۔ بھائی مردانہ! کوئی نشانی دیں تو سمجھیں کہ یہ وہی ہیں۔ تب گوُرونانک جی نے کہا۔ اے اندرسین! اِس جھنڈے کو تو کوئی خبر نہیں۔ مگر آپ تو خبردار ہیں۔ آپ کو تو سارا عِلم ہے۔ اندرسین نے مچلے ہو کر کہا۔ جی میں تو نہیں جانتا۔ کہ آپ کونسی خبرداری بتاتے ہیں۔ پھر گوُرونانک جی نے کہا۔ سُن بھائی اندرسین! وہ دِن یاد کرو۔ جب تم راجہ جنک کے سیوک تھے۔ اور تریتے جُگ میں راجہ جنک نے ہنسنی بابت سانگ اُٹھایا تھا۔ اور کہا کہ ہنسنی میری ہے۔ مگر ہنسنی ہنس کی تھی۔ تم نے پُوچھا کہ ہنسنی کِس کی ہے۔ آپ نے ڈر کے مارے جھُوٹی گواہی دی۔ کیونکہ تم راجہ کے نزدیک رہتے تھے۔ تم نے سمجھا۔ کہ ہمارا پُورن گورو ہے۔ ہمیں کیا ڈر ہے۔ اور راجہ جنک نے تو یہ چھل کیا تھا۔ راجہ جنک نے ہنسنی کو کیا کرنا تھا۔ آپ کو کرتے نے بھُلایا۔ اور آپ نے جھُوٹی گواہی دی۔ تب راجہ جنک نے تمہیں اپنی زبانی کہا۔ کہ آپ کو پھر جنم لینا ہے۔ اُس وقت تم اور یہ اکٹھے رہتے تھے۔ تب آپ نے پھر کہا۔ کیا معلوم یہاں سے بچھڑ کر کہاں جا پڑیں گے۔ تمہارا ہمارا میل ہوگا۔ کہ نہیں۔ تب تم کو کہا۔ دیکھ بھائی! تمہاری بھگتی پُورن ہوئی۔ مگر تم سے دو خطائیں ہوئیں۔ ایک تو آپ مُورت پوجتے تھے اور ایک جھوٹ بولا تھا۔ راجہ جنک تُم کو منع کرتے تھے۔ کہ مُورت نہ پُوجو۔ مگر تم پُوجتے رہے۔ اور آپ کے ساتھ جو ہُلوا تھا۔ وہ مچھ ہُوا ہے۔ تب تم پھر راجہ جنک کے پاس کھڑے ہُوئے اور کہا۔ راجہ جی یہ کیا ہُوا۔ ہم نے آپ کا کہنا مانا تھا۔ اور آپ نے پھر جنم میں پھینک دیا۔ یہ آپ کے من میں کیا آئی۔ تب راجہ جنک نے کہا۔ میں نے تم کو سچ ڈرایا تھا جھُوٹ نہیں ڈرایا۔ تم میرے کہنے پر نہیں چلے۔ میں کیا کرُوں۔ مگر آپ کی سیوا کا یہی پھل ہے۔ کہ تُم نشٹ جنم میں آؤ گے۔ تب آپ نے کہا۔ کہ ہم ہمیشہ جنموں میں ہی آتے رہیں گے وہاں کبھی ہمارا کیا

خلاصی بھی ہوگی ۔ تب راجہ جنک نے کہا۔ بھائی تمہاری بھگتی پُورن ہوئی ۔ مگر یہ جنم بھوگ کر کلجگ میں اُدھر دگے۔ کلجگ میں تم کو پُورن پُرش ملے گا۔ اور کلجگ میں نانک نام ہوگا نیز تمہارے ساتھ بہت سے لوگ تریں گے۔ اور میں تمہیں ڈھونڈ کر آملوں گا۔ تب اندرسین کو کہا۔ سُن بھائی! اگر کوئی اور نشانی بھی مانگو تو دُوں۔ صرف یہی نشانی کافی ہے۔ تو آپ جائیں۔ تب اندرسین نے کہا۔ دھن بھاگ میرے جو مجھے آپ کا درشن ہوُا۔ تب اندرسین نے سمقاٹیکیا۔ اور ایک گھڑی تک خاموش رہا۔ پھر کہنے لگا۔ مجھے ایک جواب دیں۔ تب گورُونانک جی نے کہا۔ بھائی اندرسین نسنگ کہو۔ تب اندرسین نے کہا۔ اب آپ کا منورتھ کیا ہے ۔ تب گورُونانک جی نے کہا۔ ہمارا منورتھ یہی ہے کہ ہم اور آپ اکٹھے رہتے رہے ہیں۔ آپ نے بھگتی بھی بڑی کی ہے۔ اس لیئے ہم تمہارے پاس آئے ہیں۔ تب اندرسین نے کہا۔ آپ کو پرمیشور لایا ہے۔ ہمارا اُدھار کرکے جائیں آپ نے ہمارے ساتھ وعدہ کیا تھا۔ تب اندرسین نے کہا۔ بھائی بالا! میں بھی نانک جی کا سیوک ہُوں ۔ اور میں جانتا ہُوں ۔ کہ آپ نے بہت بڑی کرپا کی ہے۔ مگر کچھ کرتے ہو تو جھنڈے کے ساتھ کرو۔ جو کچھ جھنڈے کے ساتھ کروگے۔ ہمارے ساتھ ہوگی۔ تب گورونانک جی نے کہا۔ سُن بھائی اندرسین! ہم آپ کے لیئے آئے ہیں۔ اور جھنڈے کے لیئے بھی آئے ہیں۔ مگر تمہارے ساتھ ہمارا بچن تھا۔ تب اندرسین نے کہا۔ آپ بچنوں کے پورے ہیں۔ بچن تو آپ کا پُورا ہُوا۔ جو کچھ آپ چاہتے ہیں۔ سو ہم کو خوشی نہیں آتی۔ ہم کو تو آپ ہی سے کام ہے۔ کوئی کم خوشی ہمیں نہیں ہوتی۔ جو کچھ کرتے ہو۔ جھنڈے کے ساتھ ہی کرتے جو جھنڈے کے ساتھ کروگے۔ وہ ہمارے ساتھ ہوگا۔ تب گورونانک جی نے کہا۔ آپ کی خوشی۔ ہم نے تو بچن پُورا کرنا تھا۔ آگے جیسے آپ کی مرضی۔ ویسے کریں۔ تب اندرسین نے کہا۔ او بھائی جھنڈا۔ جو کچھ گورُونانک جی کہتے ہیں۔ مانو۔ تب جھنڈا باڈھی بولا۔ میں کیا جانوں۔ نانک جی کیا کہتے ہیں۔ تب گورونانک جی نے راگ رامکلی میں شبد بولا

محلہ پہلا

اندھن تے بیسنتر بھب گے ۲	
پانی کو جل ودھں بتا گیے ۲	

اُوپر چرن تلے آکاس ؟
گھٹ میں سندھ کیا پرگاس
ایسا سمرتھ پربھ کا ناؤ ؛
آٹھ پہر من تا کو دھیائے ۔ ۱ ۔ رہاؤ ؛

تب جھنڈے نے کہا ۔ میں تو کچھ نہیں سمجھا ۔ تب گورُو نانک جی نے ارتھ کئے ۔ کہ ایندھن دیہی میں ہڈیاں ہیں ۔ اور بیسنتر دیہی میں جٹھر اگن ہے ۔ ماٹی یہ دیہی ہے ۔ ماتا جو پانی پیتی ہے ۔ سو بالک کی دیہی کچی ہوتی ہے ۔ سو اِس تک پوہ نہیں سکتی ۔ اِس واسطے نہیں پوہ سکتی کیونکہ اِس کو نام کی لِو ہوتی ہے ۔ پربھ کا سمرن کیا ہے ۔ بھائی جھنڈا ! تم نرنکار جپو ۔ آپ کے ساتھ کچھ نہیں لگیگا ۔ تب جھنڈے نے کہا ۔ کہ پرمیشور جپو ۔ مگر میں تو غریب ترکھان میرا قبیلہ کہاں سے کھاوے ۔

تب گورُو نانک جی نے دُوسری پوڑی کہی :-

پرتھمے ماکھن پاچھے دُودھ ۔ میلو کینو صابن سُودھ
بھے تے نربھو ڈرتا پھرے ۔ ہوندی کو انہوندی کرے

تب پھر جھنڈے نے کہا ۔ میں تو کچھ نہیں سمجھا ۔ تب گورُو نانک جی نے ارتھ کئے ۔ جو بالک گربھ میں ہوتا ہے ۔ تب دُودھ نہیں نکلتا ۔ مکھن جم جاتا ہے ۔ اور جب بالک پیدا ہوتا ہے ۔ تب دُودھ نکلتا ہے ۔ آپ فکر نہ کریں ۔ اُس پرمیشور نے پہلے رزق پیدا کیا ہے اور پھر جیو پیدا کیا ہے ۔ سو آپ کیوں ڈرتے ہیں ۔ آپ بے فکر ہوں ۔ بھے مت کرو ۔ یہ جو دیہہ اور رزق کہتے ہیں سو یہ انہوندی ہے ۔ اور آپ جو ہیں ۔ ہمیشہ ہوتے آئے ہیں ۔ یہ تیرا پسارا ہے ۔ تب جھنڈے نے کہا ۔ آپ جو کہتے ہیں ۔ سو یہ باتیں گُپت ہیں ۔ میں کیا سمجھوں ۔ تب گورُو نانک جی نے تیسری پوڑھی کہی :-

دیہی گُپت بدیہی دیسے ؟
سگلے ساج کرے جگدیسے ؛
سادھ سنگت مِل کرو بکھان ؛
ساستر سمرت بید پُران ؟

تب جھنڈے نے کہا۔ میں کچھ نہیں سمجھا۔ تب گورونانک جی نے ارتھ کئے۔ یہ دیہی ہی رہے گی۔ اور اِس کے اندر مُشٹ دیہی ہے۔ سو گپت ہے۔ اُس دیہی کے ساتھ یہ جائے گی۔ اور یہ دیہی یہیں رہ جائے گی۔ وُہ دیہی اِس پرانی کو سُوجھتی نہیں۔ یہ تمام ساز جگدیس کے بنائے ہوئے ہیں۔ اِس بات کا وچار کرنا آیا ساؤھ سنگت میں کرے خواہ بید شاستر میں کرے۔ مگر سادھ سنگت میں ترُت لوے گا۔ تب جھنڈے نے پھر کہا۔ وہ تو نظر نہیں آتی۔ اور یہ تو نظر آتی ہے۔ سب سُروپ جتنے ہیں۔ تِتنے ہیں۔ تب گورُونانک جی نے بھوگ کی پوڑی پڑھی۔

درِشٹ مان کو کہے ادرِشٹ!
ادرِشٹ ویکھ بھُولی سب سرِشٹ
برہم دیچار دیچارے کوئے
نانک تاں کی پرم گت ہوئے

پھر جھنڈے نے کہا۔ مَیں تو کچھ نہیں سمجھا۔ تب گورُونانک جی نے اَرتھ کئے۔ سُن بھائی! جتنی درِشٹا درِشٹ مان ہے۔ سو سب ادِرشٹ ہے۔ ہو ہو کر چھُپ جاتی ہے۔ ایک سیکنڈ میں کئی رنگ تماشے کر دِکھاتی ہے۔ ظاہر جو نظر آتا ہے۔ اُس کو سنسار ادِرشٹ کہتا ہے۔ اور جو دیکھتے دیکھتے آنکھوں کے سامنے جاتے رہتے ہیں۔ اُن کو کہتے ہیں نظر نہیں آتے درشٹ مان ہے۔ جو کوئی ایسا برہم بیچار کرے۔ اُس کی پرم گت ہووے گی۔

تب جھنڈا باڈھی گورُونانک جی کے پیروں پر گر پڑا۔ اور کہنے لگا۔ میں بھُولا ہوں۔ آپ مجھے بخش دیں۔ میں نے آپ کے ساتھ بہت سی ایسی ویسی باتیں کی ہیں۔ تب اندرسین نے کہا۔ اُٹھ بھائی جھنڈا! کوئی بات نہیں۔ یہ گورُونانک جی تمہارے لئے ہی آئے ہیں۔ جھنڈا اُٹھ کھڑا ہوا۔ تب گورُونانک جی نے کہا۔ بھائی جھنڈا۔ پرساد لے آؤ۔ اڑھائی پہر رات گذری تھی۔ تب جھنڈے نے پرساد سامنے لا رکھا۔ گورُونانک جی پرساد کھانے لگے۔ آدھا پرشاد گورُونانک جی نے کھایا۔ اور جب آدھا رہ گیا۔ تب گورُونانک جی نے کہا۔ اے بھائی! یہ پرساد تم کھاؤ۔ تب اندرسین نے کہا۔ اے بھائی جھنڈا! یہ پرساد اُٹھا لو۔

تب جھنڈے نے پرساد اُٹھالیا - اور کھانے لگ گیا - ابھی جھنڈے نے آدھا پرساد ہی کھایا تھا - کہ جھنڈے کے کپاٹ کھُل گئے - جھنڈا بدیہہ ہُوا - تب جھنڈے کو سب کچھ بھُول گیا - اِندرسین نے دیکھا - کہ جھنڈا بدیہہ ہو گیا ہے - تب اندرسین نے گورُو نانک جی کو کہا - گورُو جی! یہ کیا کیا ہے - تب گورُو نانک جی نے کہا - بھائی اِندرسین! ہم کو جو کرتار یہاں لے آیا ہے - اِسی واسطے لے آیا ہے - ہم کیا کریں: اِندرسین نے کہا - آپ نے کرنا کیا تھا - اور کر کیا دیا - تب گورُو نانک جی نے کہا - بھائی اندرسین! کچھ آپ کہیں - سو وہی ہووے - اندرسین نے کہا - آپ نے اِس کو منجی بٹھانا تھا - یہ اب منجی کِس طرح بیٹھے گا - تب گورُو نانک جی نے پُوچھا - ابھی رات کِتنی باقی ہے تب مَیں نے کہا - رات ایک پہر اَور ہے - گورُو نانک جی نے کہا - جل لے آؤ - اِشنان کریں - اور جھنڈے کو بھی نہلاؤ - تب گورُو نانک جی نے اشنان کیا - اور جھنڈے کو بھی نہلایا - تب جھنڈے کی خماری اُتری - جھنڈا باڈھی گورُو نانک جی کے پیروں پر گر پڑا تب گورُو نانک جی نے کہا - بھائی جھنڈا! ہم نے آپ کو منجی بٹھانا ہے - جھنڈے نے کہا - گورُو جی - جیسے تمہاری خوشی - تب گورُو نانک جی نے جھنڈے باڈھی کو منجی سونپی - اِتنے میں راجہ سُدھرسین کو بھی پتہ چلا کہ یہاں ہمارے نگر میں ایک تپا آیا ہے اَور اُس نے جھنڈے کو منجی سونپی ہے - سُدھرسین راجے نے کہا - اُس تپے کو میرے پاس لے آؤ - گورُو نانک جی، مَیں، مردانہ، اِندرسین اور جھنڈا باڈھی پانچوں اُدیان جنگل میں بیٹھے تھے - راجہ کے آدمی آ کر کہنے لگے تپا یہاں کون ہے - راجہ نے اُسے بُلایا ہے - تب اندرسین اُٹھ کھڑا ہُوا - اور اُس نے راجہ کے آدمیوں کو کہا - تم چلو - اور مَیں راجہ کی تسلی کراتا ہُوں - تب گورُو نانک جی نے کہا - بیٹھو اِندرسین - اِندرسین نے کہا - گورُو جی! وُہ تو آپ کو جانتا نہیں - اور وہ میرا ماموں ہے - اُس کا بگھن نہ ہووے - اُس کی تسلی کراتا ہُوں - کہ آپ کیا کہتے ہیں - تب اِندرسین راجہ سُدھرسین کے پاس گیا - اور جا کر پرنام کی - راجہ سُدھرسین نے کہا - کچھ کہو گے - اندرسین نے کہا - ہاں کہنے کے لئے ہی آیا ہُوں - سُدھرسین راجہ نے کہا - کہو بیٹا! کیا کہتے ہو - تب اِندرسین نے کہا آپ نے تپے کو بُلانے کے لئے آدمی بھیجے تھے - تب راجہ نے کہا - ہاں بیٹا بھیجے تھے - اِندرسین نے کہا - کِس واسطے تب راجہ نے کہا - مَیں نے سُنا ہے - کہ اُس نے جھنڈے

باڑھی کو پُورن کیا ہے۔ اِس واسطے بُلایا تھا۔ کہ مَیں بھی اُن کو دیکھوں۔ تب اِندرسین نے کہا۔ راجہ جی! دیکھنے میں بڑا فرق ہے۔ ایک دیکھنے میں بھلا ہوتا ہے۔ ایک دیکھنے میں بُرا ہوتا ہے۔ تب راجہ نے کہا۔ جس دیکھنے میں بھلا ہوتا ہے۔ وُہ مجھے بتلاؤ۔ میں اُسی طرح دیکھوں۔ تب اِندرسین نے کہا۔ وہ تو پُورن سادھ ہیں۔ اُن میں اور کرتار میں کوئی فرق نہیں ہے۔ اور وہ تو بے طمع ہیں۔ آپ کس خیال سے دیکھنا چاہتے ہیں۔ راجہ نے کہا۔ میں تو سادھ مُورت ہونے کی وجہ سے دیکھنا چاہتا ہوں۔ اندرسین نے کہا۔ راجہ جی! سادھ مُورت کر کے دیکھنا اِس طرح نہیں ہوتا۔ کہ زور سے گھر بُلایا جائے۔ سادھ کی مُورت کو دیکھنے کے لئے خود چل کر جانا واجب ہے۔ تب راجہ نے کہا۔ بیٹا! آپ ٹھیک کہتے ہیں۔ جیسے آپ کہیں گے۔ میں ویسے ہی کرونگا۔ تب اندرسین نے کہا۔ راجہ جی! اچھا بھوجن تیار کراؤ اور اچھے میوے لے کر عاجزی کے ساتھ جا کر چرنوں پر ماتھا رکھو۔ سادھ مُورت دیکھنے کا یہی طریقہ ہے۔ راجہ سُدھرسین بڑا خوش قسمت تھا۔ راجہ نے وہی بات مانی۔ اور اچھا بھوجن لیا۔ اچھے میوے لئے اور اچھے ہی کپڑے لئے۔ اندرسین کو ساتھ لے کر گورُو نانک جی کے پاس گیا۔ بھوجن وغیرہ آگے رکھ کر ماتھا چرنوں پر رکھا۔ تب اِندرسین نے کہا۔ راجہ کرم ونت ہے۔ اِس پر کرپا کیجئے۔ تب گورُو نانک جی نے راجہ کی پیٹھ پر تھاپی دی۔ اور راگ بلاول میں شبد کہا:۔

ایکو راج دیا سُدھرسین
مٹے اندھیارا گئے بِکارا
سُدھرسین یہ بات ہماری
اٹھارہ راجے تمہاری رعیت کینے
ایسی پربھ جی کرپا دھاری
ستوٹا پُوکارا نج تہارا
برھما بِشن مہیش تے اُونچے
اندرسین ایہہ سنگ تمہارا

انجن گیان پایا جیہہ نین!!!
جیبا صاحب میت ہمارا!
ایکو راج دیا چھتردھاری ماہ راہ
سب سے دکھرے پربھ سیوں من بھینے
جد گورمت اُپجی رووے دکاری
تین دیپ تُم چرن پُجارا
سُدھرسین تُم نرمل سُوچے
کرن کارن آپے کرتارا

کہہ نانک جس آپ دیا لا
تِس سرب سُوکھ سب مٹے جنجالا

گورُونانک جی نے سُدھرسین کو سَنگلا دیپ کا راجہ کیا۔ چھتر راج دیا۔ آگے اٹھارہ راجے راج کرتے تھے۔ گورُونانک جی اور اِندرسین کی کرپا سے تین دیپ کا راج کرنے لگا اور ساتھ مہا پُرش بھی ہو گیا۔ تب گورُونانک جی نے کہا۔ اے راجہ سُدھرسین! دیکھنا کبھی جھنڈے کی ریس نہ کر بیٹھنا۔ ایسا نہ ہو کہ راج تیج میں آ جاوئے۔ یہ سمجھ لو۔ تب راجہ سُدھرسین ہاتھ جوڑ کر کھڑا ہو گیا۔ اور کہنے لگا۔ گورُو جی میں راج بھی اِس کو دیتا ہُوں اور میں آپ کے ساتھ پھرتا ہُوں۔ ایسا وقت مجھے کب ہاتھ آ سکتا ہے۔ تب گورُونانک جی نے کہا۔ سُن راجہ سُدھرسین! ہم نے یہاں جو جھنڈے باڈھی کو بٹھایا ہے۔ سو منجی ہماری ہے۔ اور آپ کو جو ایک چھتر راج دیا ہے۔ وہ راج بھی ہمارا ہے۔ آپ کو راج اور منجی دونوں دیئے ہیں۔ جھنڈے کو ہم جیسا سمجھنا۔ تب جھنڈا اور اندرسین دونوں نے متھے ٹیکے۔ تب گورُونانک جی نے کہا اب ہم یہاں سے چلیں گے۔ آپ کے لئے ہی کرتار ہمیں اِس دھرتی پر لے آیا ہے۔ اور وہ بات پُوری ہو گئی ہے۔ تب راجہ سُدھرسین کا بیراگ چھُوٹ گیا۔ گورُونانک جی کہا۔ کیوں راجہ؟ تب راجہ نے کہا۔ آپ چلے جائیں گے۔ تو ہمارے پران بھی چھوٹ جائینگے تب گورُونانک جی نے کہا۔ راجہ! ہم آپ کے پاس ہی ہیں۔ ہم تم ایک ہو گئے ہیں آپ کسی قسم کا خیال نہ کریں۔ انند کے ساتھ رہیں۔ تب راجہ سُدھرسین نے کہا آپ کچھ دن یہاں ٹھہریں۔ تاکہ ہمارا آتما بھی ٹھہرے۔ تب اِندرسین نے کہا۔ گورُو جی! راجہ کا کہنا بھی مانیں۔ ایک ماہ یہاں اور ٹھہر جائیں۔ تب گورُونانک جی نے کہا اچھا! آپ کا کہنا بھی نہیں موڑنا۔ ایک مہینہ گورُونانک دیو جی مہاراج اِن کے پاس رہے پھر شری گورُونانک جی مہاراج چل پڑے۔ "بولو بھائی جی واہیگورُو"

آگے ساکھی اور چلی

گورُونانک جی سِلملا دیپ کو چلے۔ سمندر پانی پر گورُونانک جی ایسے چلتے جاویں۔ جیسے زمین پر چلا جاتا ہے۔ تین ماہ آرام سے چلتے گئے۔ جہاں گورُونانک جی جا بیٹھے۔ بیٹھ جاتے۔ آگے سِلملا دیپ میں دُھوم مچی ہوئی تھی۔ کہ ایک تپا آیا ہے۔ اور اُس نے

راجہ سُدھر سین کو تین دیپوں کا راجہ بنانے کا بچن کیا ہے۔ اور وہاں ایک جھنڈ ا باڈھی
نرکھاں رہتا ہے۔ اُس کو پُورن مہاپرُش کیا ہے۔ یہی دُھوم مچی ہوئی تھی۔ ہم تینوں
جنگل میں جا بیٹھے۔ جب سات دِن گذرے تو مردانے نے کہا۔ اگر آگیا ہو۔ تو شہر
دیکھ آؤں۔ تب گورُو نانک جی نے ہنس کر کہا۔ کیوں مردانہ! کچھ بھوک لگی ہے۔ مردانے
نے کہا۔ آپ کو تو کرتار نے ایسا کیا ہے اور میں آپ کے ساتھ ہٹھ کرتا پھرتا ہوں۔ اب
شہر آیا ہے یہاں سے تو کچھ کھا آؤں۔ تب گورُو نانک جی نے کہا۔ مردانہ کچھ سنتوکھ
کر۔ تب مردانے نے کہا۔ اچھا گورُو جی۔ مردانہ چُپ کر کے بیٹھ گیا۔ اور پُوچھنے لگا۔
گورُو جی! اِس شہر کا نام کیا ہے۔ تب گورُو جی نے کہا۔ مردانہ! اِس شہر کا نام بریم پور
ہے۔ اور یہاں کا راجہ مدھربین ہے۔ ورن برہمن کا ہے۔ یہی باتیں ہو رہی تھیں۔ کہ
راجہ مدھربین شکار کھیلتا کھیلتا اِس طرف آ نکلا۔ جہاں کہ ہم بیٹھے تھے۔ تب راجہ
ہم کو دیکھ کر کھڑا ہو گیا۔ اور پُوچھنے لگا۔ تم کون ہو؟ جو اُجاڑ میں بیٹھے ہُوئے ہو۔ تب
مردانے نے کہا۔ ہم آدمی ہوتے ہیں۔ راجہ نے کہا۔ آپ شہر کے باہر کیوں بیٹھے ہیں
مردانے نے کہا۔ کِس کے گھر جا بیٹھیں۔ تب راجہ نے پُوچھا۔ تم اَتیت ہو۔ تب مردانے
نے کہا۔ آپ کو کیا نظر آتا ہے۔ تب راجہ نے کہا۔ تم کِس بھیجہ میں بولتے ہو۔ تب میں نے
دیکھا۔ کہ گورُو نانک جی تو بولتے نہیں۔ اور مردانہ بھوک کی وجہ سے چھچھا ہو گیا ہے۔
تب میں نے کہا۔ راجہ جی! ہم تو پردیسی ہیں۔ راجہ نے پُوچھا۔ ارے بھائی! تم کِس
نگر سے آئے ہو؟ تمہاری بولی تو سمجھی نہیں جاتی۔ تب میں نے کہا۔ راجہ جی! ہم پنجاب
کی سرزمین سے آئے ہیں۔ آپ نے کبھی پنجاب کا نام تو سُنا ہوگا۔ تب راجہ نے سوچا۔
اگر پرمیشور نہ بھلائے تو یہ وہی سادھ ہیں۔ تب راجے نے کہا۔ ارے بھائی! اُس شہر
دلیس راجہ سُدھر سین کا ہے۔ تم نے وہ بھی دیکھا ہے۔ میں نے کہا۔ راجہ جی! ہم
وہیں سے تو آرہے ہیں۔ تب پھر راجہ نے پُوچھا آپ کا نام کیا ہے؟ اور آپ کون
ہوتے ہیں۔ تب میں نے کہا۔ ہمارے مہنت کا نام نانک نرنکاری ہے۔ میرا نام
بالا ہے۔ اور اُس کا نام مردانہ ہے۔ تب راجہ نے کہا۔ سُن بھائی بالا! راجہ
سُدھر سین اور جھنڈے باڈھی کو یہی پرتاب دے آئے ہیں۔ سچ ہی کہیئے۔ تب میں
نے کہا۔ راجہ جی! ہاں یہی دے آئے ہیں۔ مگر آپ اپنا نام تو بتائیں۔ اور ورن بھی

بتائیں اور شہر کا نام بھی بتائیں۔ راجہ نے کہا۔ سُن اننیت! میرا نام مدھربین ہے اور شہر کا نام برہم پور ہے۔ میں ہی یہاں کا راجہ ہوُں۔ میرا ورن برہمن کا ہے۔ میں نے پھر پُوچھا۔ یہ تو ٹھیک معلوم ہو گیا۔ مگر اِس دیپ کا کیا نام ہے؟ راجہ نے کہا سُن اننیت یہ سِلمِلا دیپ کہلاتا ہے۔ پھر میں نے پُوچھا۔ یہاں کتنے راجے راج کرتے ہیں۔ تب راجہ بولا۔ سُن بھائی اننیت! اِن تین دیپوں میں اٹھارہ راجے راج کرتے ہیں۔ میں نے پوچھا۔ اُن راجاؤں کے نام کیا ہیں۔ راجہ نے جواب دیا۔ سُن اننیت راجاؤں کے نام۔ راجہ کنول نین۔ (۱) سُدھرسین (۲) مدھربین (۳) سُکھ چین۔ (۴) اسناہا۔ (۵) سگرسین۔ (۶) بیرسین (۷) لال سین (۸) رائے عین (۹) سُکھ ساگر (۱۰) ناگ پرسرام۔ (۱۱) راجہ اٹکا گھٹکا (۱۲) سُدھ سمالکا (۱۳) بُدھ بیک بالکا (۱۴) راجہ نین جوت (۱۵) راجہ بال سنگار (۱۶) راجہ ترُت رنگ (۱۷) راجہ مگن رائے۔ (۱۸) سُکھ رائے۔ جب راجہ نے سب راجاؤں کے نام بتائے تو میں نے کہا۔ راجہ جی! یہ تو آپ نے سب کے نام بتائے مگر اِن سب راجاؤں کا سردار راجہ کنول نین ہے میں نے کہا۔ راجہ جی! یہ بات جھُوٹ ہے۔ راجہ نے کہا کیسے یہ بات جھُوٹ ہے۔ تب میں نے کہا۔ راجہ جی! سب راجاؤں کا سردار کنول نہیں راجہ سُدھرسین ہے۔ راجہ نے کہا۔ اننیت! تم کیا جانتے ہو۔ میں نے کہا راجہ جی! میں جانتا ہُوں کیونکہ میرے گوُرُو نانک جی نے سب راجاؤں کا سردار راجہ سُدھرسین کیا ہے۔ تب راجہ مدھربین نے کہا۔ سُن اننیت! یہ بات تم کہتے ہو۔ یا تمہارا مہنت کہتا ہے۔ تمہارا مہنت تو بولتا نہیں۔ تب میں نے کہا سُن راجہ! میرا گوُرُو تب بولے گا۔ جب کوئی بُلانے والا آئے گا۔ تب راجہ نے کہا۔ اننیت! ہم بُلا دیں گے۔ تب میں نے کہا بلاؤ راجہ۔ اگر بُلا سکتے ہو۔ تب راجہ گھوڑے سے اُترا۔ اُتر کر نزدیک آیا۔ اور پُوچھنے لگا۔ ارے بھائی! اِن کی آواز کیا ہے۔ میں نے کہا اِن کی آواز "کرتار۔ کرتار" ہے۔ تب راجہ نزدیک آیا اور کہنے لگا۔ مہنت جی! کرتار کرتار۔ تب سری گوُرُو نانک جی کی سمادھی کھُلی۔ تب گوُرُو نانک جی بولے۔ "ست کرتار" "ست کرتار" آؤ بھائی بیٹھو۔ تب راجے نے متھا ٹیکیا۔ گورُو نانک جی نے کہا۔ آؤ راجہ مدھربین! تب راجہ نے

کہا۔ آپ نگری میں چلیں۔ گورُو نانک جی نے کہا۔ راجہ! ہمارا نگر یہی ہے۔ پھر راجہ نے کہا۔ آپ نگری میں چلیں۔ جنگل میں بیٹھنے سے کیا فائدہ ہے! گورُو نانک جی نے کہا۔ راجہ! ہم اتیت فقیر ہیں۔ ہم کو جنگل میں بیٹھنا ہی ٹھیک ہے۔ تب راجہ نے کہا۔ نگر میں تو کوئی بھنڈارے کی خبر لے گا۔ تب گورُو نانک جی نے بلاول راگ میں شبد کہا۔

ایک بھنڈارہ نام کا جن سب کچھ دینا
بھُوک ننگ سب چھین کے اپنا کر لینا
ایسا نام نہ چھوڑیئے سدا سنگ ہمارے
لیکھا کبھی نہ نِکھُٹی من میت پیارے۔ ا۔ رہاؤ
بھوجن اُتم ہم کیا سنتن پرساد
جل سِتیل ہردے پیا رِدے میں سانت
بستر برہم پیارا کایاں کے سنگ
لکھ چوراسی ایک ہے تو ہے نر بھنگ
نانک کہے گجیندر سُن سب جھُوٹ پسارا
دسٹ مان سب بنس جائے رہے آک ادلارا

تب راجہ مدھر بین گورُو نانک جی کے پیروں پر گر پڑا۔ اور کہنے لگا۔ مجھے کچھ آگیا کرو۔ تا کہ میں سیوا کروں۔ تب گورُو نانک جی نے کہا۔ سُن راجہ مدھر بین! ہم آپ کو یہ بات کہتے ہیں۔ کہ ہم نے سُدھرسین راجہ کو چھتر راج دیا ہے۔ جو کوئی مانے گا۔ اُسی کا بھلا ہوگا۔ اور جو کوئی نہ مانے۔ اُس کی مرضی۔ ہم نے تو اپنی طرف سے کہہ دیا ہے۔ تب راجہ نے کہا۔ گورُو جی! وہ ہمارا پاتشاہ اور ہم اُس کی رعیت۔ تب گورُو نانک جی نے کہا۔ راجہ! تمہیں کرتار چیت آوے۔ پھر گورُو جی کہنے لگے۔ سُن راجہ مدھر بین! یہ راج بھاگ وغیرہ سب یہاں ہی رہتا ہے۔ یہ ساتھ نہیں چلتا۔ اور جو پُرش سنتوں کے بچن کو ست کر مانتے ہیں۔ وہ کیرت کے ساتھ چلتے ہیں راجہ مدھر بین نے کہا۔ گورُو جی! ہم کو تو آپ کا بچن ہی سب کچھ کام آنے والا ہے راج وغیرہ کیا چیز ہے۔ تب گورُو نانک جی اُس پر بہت خوش ہوئے۔ تب پھر گورُو نانک جی نے کہا۔ سُن راجہ مدھر بین! اب ہم چلتے ہیں۔ راجہ مدھر بین نے

کہا۔ گورو جی! جیسے آپ کہیں ویسے ہم راجہ سُدھر سین کو ملیں۔ تب گورو نانک جی نے کہا۔ سُن راجہ مدھر بین! آپ جس طرح ہمارے آگے بنیتی کرتے ہیں۔ اسی طرح راجہ سُدھر سین کے سامنے کھڑا ہونا۔ تب راجہ مدھر بین نے کہا۔ ہم آپ سے بھی زیادہ اُن کی عزت کریں گے۔ تب گورو نانک جی نے کہا۔ ایسے ہی چاہیئے۔ تب مدھر بین نے گذارش کی۔ کہ آپ کچھ دن یہاں ٹھہریں۔ تب میں نے کہا۔ گورو جی! اس کی بھاونا پوری کریں۔ تب گورو نانک جی اُنیس مہینے راجہ مدھر بین کے پاس رہے۔ پھر آگے سلملا دیپ کو چلے +

آگے ساکھی اور چلی

تب گورو نانک جی وہاں سے چل کر راجہ کنول نین کے دیس کی طرف روانہ ہوئے۔ چلتے چلتے جہاں گورو جی جائیں۔ اُن کی سمادھی لگ جائے۔ اور وہیں بیٹھے رہیں۔ کہیں چار دن کہیں پانچ دن اور کہیں سات سات دن بیٹھے رہیں۔ غرضیکہ سات ماہ اور تیرہ دن سمندر کے ٹاپوں میں چلتے گئے۔ تب ایک شہر دُور سے دکھائی دینے لگا۔ تب مردانہ نے کہا۔ گورو جی! کوئی شہر بھی آئیگا۔ یا اسی طرح جنگل میں ہی چلتے جائیں گے گورو نانک جی نے کہا۔ مردانہ! کیا بھوک لگی ہے۔ مردانہ بولا۔ اگر بھوک لگی ہے۔ تو کسی نے کیا آگے لا رکھا ہے۔ جو کھالیں۔ تب گورو نانک جی نے کہا۔ وہ دیکھو۔ شہر نظر آتا ہے۔ جو آپ چاہیں گے کھا لینا۔ تب مردانے نے کہا۔ کسی دن اسی طرح جان نکل جائیگی۔ تب گورو نانک جی نے کہا۔ اگر جان نکل جائیگی۔ تو ہم پھر ڈال لیں گے۔ آپ ڈریں مت تب مردانے نے کہا۔ سچ کہتے ہیں۔ آپ کو کسی بات کا طمع نہیں۔ ہمیں کیا خبر ہم کیسے آپ کے ساتھ جیتے پھرتے ہیں۔ مگر ہمیں کرتار زندہ رکھتا ہے۔ تب گورو نانک جی نے کہا۔ مردانہ چلو آگے دیکھو کرتار کیا کرتا ہے؟ تب مردانے نے کہا۔ اچھا جی! اسطرح آہستہ آہستہ چار کوس پر شہر کے باہر جا ڈیرا لگایا۔ اور مردانہ سے کہا۔ جاؤ مردانہ! شہر آیا ہے۔ کچھ کھا آؤ۔ مردانے نے کہا۔ پلے تو ہے کچھ نہیں

اَور میَں جاکر کھاؤں کہاں سے ؟ تب گورُو نانک جی نے کہا ۔ مردانہ ! ہم آپ کو سارا
شہر سونپتے ہیں ۔ جہاں سے جی چاہے کھا آؤ ۔ آپ کو کوئی منع نہیں ہے ۔ مردانے
نے کہا ۔ کوئی چور بنا کر پکڑے گا ۔ تو کیا کروں گا ۔ تب گورُو نانک جی نے کہا ۔ مردانہ !
اگر کوئی چور بنا کر آپ کو پکڑے گا ۔ تو ہمارا نام لینا ۔ وہ تمہیں چھوڑ دے گا ۔ تب مردانے
نے دِل میں سوچا کہ اِن کے ہر جگہ پر اتنی یار ہیں ۔ مردانہ شہر میں چلا گیا ۔ کیا دیکھتا
ہے ۔ کہ سب سورن کی دھرتی ہے ۔ ہر کہیں سورن ہی نظر آتا ہے ۔ تب مردانہ یہ دیکھ کر
بہت ہی حیران ہوا ۔ اور مردانے کی بھُوک دُور ہوگئی ۔ تب مردانہ نے ایک آدمی سے
پُوچھا ۔ ارے بھائی ! تم کہاں سے آئے ہو ۔ مردانے نے کہا ۔ ہم دُور سے آئے ہیں ۔
پہلے آپ اِس نگری کا نام بتائیں ۔ اُس نے کہا ۔ تم اپنا نام بتاؤ ۔ مردانہ نے کہا میرا
نام تو مردانہ ہے ۔ آپ اِس نگری کا نام بتایئں ۔ اُس نے کہا ۔ ارے مردانہ
اِس شہر کا نام سورن پور ہے ۔ تب مردانہ نے کہا ۔ اِس نگری کا راجہ کون ہے ۔
اُس نے جواب دیا ۔ ارے بھائی مردانہ ! اِس نگری کے راجہ کا نام کنول نین ہے ۔
سُرسِدھ کا بیٹا ہے ۔ جس کے ماتحت سب راجے ہیں ۔ تب مردانے نے کہا ۔ ارے
بھائی ! یہاں کیا رواج ہے ۔ یہاں تو سب سونے کی دھرتی ہے ۔ پھر مردانہ نے
کہا ۔ تمہارا نام کیا ہے ۔ اُس نے کہا ۔ میرا نام دھرم سِنگھ ہے ۔ اِس شہر کا یہ
رواج ہے ۔ کہ جو کوئی یہاں آوے جو چاہے کھا لے ۔ مردانہ بہت خوش ہُوا ۔ اور
کہا ۔ سُن دہرم سنگھ ! مجھے بھُوک لگی ہے ۔ تب دہرم سنگھ نے کہا ۔ بھائی مردانہ ! یہاں تو
کسی قسم کی رُکاوٹ نہیں ۔ جس دکان پر جائیں ۔ جو کچھ درکار ہو وہاں سے اُٹھالیں
مردانہ نے کہا ۔ مجھ سے یہ تو نہیں ہوسکتا ۔ اپنے ہاتھ سے دو ۔ تب میں لُوں گا ۔
تب اُس نے پُوچھا ۔ تمہارے ساتھ کوئی اَور بھی ہے ۔ تب مردانے نے کہا ۔ وہ
ایسے آنے والے نہیں ہیں ۔ وہ بڑے سنتوکھی ہیں ۔ اُس نے کہا ۔ چل بھائی !
مردانہ تم کھاؤ ۔ مردانے کو ایک دکان پر لے گیا ۔ اور کہنے لگا ۔ کہو بھائی مردانہ
کیا چاہیئے ؟ تب مردانے نے کہا ۔ جو کچھ کوئی دے دیوے ۔ وہی ہم لیتے ہیں ۔
تب دہرم سنگھ نے کہا ۔ بھائی تم اپنا اہار لو ۔ تب مردانے نے کہا ۔ بھائی میرا

آہار تو اڑھائی سیر ہے۔ تب دھرم سنگھ نے کہا۔ بھائی اڑھائی سیر مِٹھائی لچیاں
تول دو۔ تب اُس نے مٹھائی تولنے کے لئے ترازُو میں بٹے ڈالے۔ مردانے نے دیکھا
کہ بٹے بھی سونے کے ہیں۔ ترازُو بھی سونے کا ہے۔ یعنی ہر ایک چیز سونے کی ہے
اور قیمت کچھ نہیں لیتے۔ تب مردانے نے اپنا اہار لیا۔ اور کھا لیا۔ پھر کہنے لگا
دھرم سنگھ جی! میری تُم تسلّی کرو۔ سونے کی دھرتی ہے۔ اور بھی سب چیزیں
سونے کی ہیں۔ اور قیمت کچُھ بھی نہیں لی جاتی۔ پھر یہ سارا کام کیسے چلتا ہے۔ تب
دھرم سنگھ نے کہا۔ مردانہ! یہاں مُشکل ایک ہے۔ پِسنے اور پکانے کی۔ اناج
قُدرتی طور پر پیدا ہوتا ہے۔ راجہ کا حُکم ہے۔ کہ جس چیز کی ضرورت ہو۔ باہر سے
لے آوٗ۔ تیار کر کے رکھو۔ آپ بھی کھاوٗ۔ اور جو کوئی آوے اپنا اہار لے جاوے
باقی جِتنے کارخانے ہیں۔ اور کاریگر ہیں۔ کوئی کام اُن سے کرا لیوے۔ وہ خود ہی
کر دیتے ہیں۔ نہ تو کچُھ قیمت ہی لی جاتی ہے۔ اور نہ ہی کوئی مزدُوری مانگتا ہے
راجہ کا حُکم ہے دھرم نگری ہے۔ بھائی مردانہ! یہاں ایسا ہی بیوپار چلتا ہے۔
مردانہ یہ بات سُنکر بہت خوش ہوا۔ اور دِل میں کہنے لگا۔ کہ اِسی شہر میں رہیں
پھر مردانہ شری گوُرُو نانک دیو جی مہاراج کے پاس آیا۔ تب گوُرُو نانک جی نے کہا
سُناوٗ مردانہ! شہر کا حال۔ تب مردانے نے کہا۔ سنیئے گوُرُو جی! اِس شہر کی دھرتی
سُونے کی ہے۔ جو سامگری ہے۔ سب سونے کی ہے۔ بڑے اچھے کھانے تیار
کیئے پڑے ہیں۔ نہ کوئی کِسی چیز کی قیمت لیتا ہے اور نہ ہی کوئی مزدُوری مانگتا ہے۔
اناج قُدرتی پیدا ہوتا ہے۔ جتن کوئی نہیں۔ نہ کوئی یہاں کنواں ہے۔ بارش کا پانی
بہت کھڑا ہے۔ اِس شہر کی یہ باتیں ہیں۔ تب مردانے نے کہا۔ گوُرُو جی مجھے ایک
سادھ سا مِل گیا۔ میں نے اُس سے سب باتیں پُوچھیں۔ اُس نے ساری باتیں بتائیں۔
اور مجھے اڑھائی سیر مِٹھائی اور لچیاں بھی کھِلائیں۔ ایک دوکاندار کو کہا۔ اڑھائی
سیر مِٹھائی اور لچیاں تول دو۔ جب وہ تولنے لگا۔ مَیں نے دیکھا تو ترازُو کی ڈنڈی
اور چھابے سب سونے کے ہیں۔ اور بٹے بھی سونے کے ہیں۔ جب مَیں نے مٹھائی جھولی
میں لی۔ تو اُس نے ایک اور بات بھی کہی۔ کہ اگر اور کوئی بھی ساتھ ہے۔ تو اُس کو بھی لے
آوٗ۔ تو مَیں نے کہا۔ کہ وہ بڑے سنت کھڑے ہیں۔ تب مردانے نے کہا۔ گوُرُو جی! یہ راجہ تو

راجہ سُدھر سین سے بھی بڑا ہے۔ تب گورُو نانک جی نے کہا۔ مردانہ! راجہ سُدھر سین کو کرتار نے اور ہم نے بڑا کیا ہے۔ ورنہ وُہ اِس کے ماتحت تھا۔ پھر مردانے نے کہا۔ گورُو جی! مَیں کہہ تو نہیں سکتا کیونکہ آپ پون اہاری ہیں۔ مگر اب شہر میں آئے ہیں کچھ کھانا کھا لو۔ تو مَیں لے آؤں۔ آپ تو شہر میں جاتے نہیں۔ تب شری گورُو نانک دیو جی نے کہا۔ مردانہ! دیکھ کرتار کے رنگ تماشے۔ چُپ کر جاؤ۔ تب مردانہ چُپ کر کے بیٹھ گیا۔ اِسی طرح سات دِن گذر گئے۔ مردانہ جاتا اور کھانا کھا آتا۔ جب آٹھویں دِن مردانہ شہر میں گیا۔ تو اُس آدمی نے مردانے سے پُوچھا۔ ارے بھائی! تم تو کہتے ہو۔ کہ میرے ساتھ اَتیت اور بھی ہیں۔ وُہ تو ہم نے نہیں دیکھے۔ وُہ کہاں ہیں۔ اِس کا مطلب تم جھُوٹ بولتے ہو۔ مردانہ نے کہا۔ وہ دونوں اِتیت جنگل میں بیٹھے ہیں۔ وُہ بہت سنتوکھی ہیں۔ وہ کِسی کے گھر نہیں جاتے۔ دھرم سنگھ نے کہا۔ اگر کوئی لے جاوے تو کھاتے ہیں یا نہیں۔ مردانے نے کہا۔ اُن کی خوشی آوے تو کھا لیں۔ نہیں تو نہ کھائیں۔ تب اُس نے پھر کہا۔ یہ کیا؟ تب مردانہ نے کہا۔ یہ ایسے ہی پوّن آہاری ہیں۔ کہیں پوّتر بھوجن ہو تو کھا لیتے ہیں ورنہ نہیں کھاتے۔ تب دھرم سنگھ نے کہا۔ تم نے یہاں کپُاون کیا دیکھا ہے۔ تب مردانے نے کہا۔ مَیں نے تو کپُاون کچھ نہیں دیکھا۔ تب اُس نے کہا۔ تم نے یہ بات کیوں کہی۔ تب مردانہ نے کہا۔ تم لے چلو۔ تب دھرم سنگھ نے پانچ سیر دستُو لی۔ اور اڑھائی سیر مردانہ کو کھلائی۔ تب اُس نے کہا۔ بھائی مردانہ! چلو مَیں بھی چلتا ہُوں۔ مردانہ گورُو نانک جی کے پاس آیا اور کہنے لگا گورُو جی! مَیں نے یہاں عجب تماشہ دیکھا ہے۔ یہاں کام کیسے چلتا ہوگا۔ تب گورُو نانک جی نے کہا۔ مردانہ یہ دھرم نگری ہے۔ یہاں پاپ کوئی نہیں کرتا۔ سچ اور سنتوکھ کا استعمال کرتے ہیں۔ یہاں تُرک کی ذات نہیں۔ دیکھیں کہیں یہ نہ کہہ دینا۔ کہ مَیں مراسی تُرک ہُوں۔ یہاں تُرک کو کوئی جانتا بھی نہیں اور نہ کوئی سُرت کو جانتا ہے۔ دھرم نگری ہے جو کہتے ہیں وہی کرتے ہیں۔ تب مردانے نے کہا۔ گورُو جی! یہاں ہی رہیں۔ گورُو نانک جی نے کہا۔ مردانہ! یہ ہمارے بس کی بات نہیں۔ یہ کرتار کے اختیار ہے۔ جہاں رکھے وہیں رہیں۔ پھر مردانے نے گورُو نانک جی سے کہا۔ یہاں اِستری پُرش میتھن کرتے ہیں یا نہیں۔ گورُو نانک جی نے جواب دِیا۔ مردانہ! یہاں

ہیتھن نہیں ہوتا۔ وِسٹ بھوگ ہوتا ہے۔ تبھی دھرم کلا استعمال ہوتی ہے۔ جہاں ہیتھن ہوتا ہے۔ وہاں سے دھرم کلا اُٹھ جاتی ہے۔ تب مردانے نے کہا۔ یہ تو آپ نے عجب بات بتائی۔ تب گورُو نانک جی نے کہا۔ مردانہ! کرتار کی باتیں عجیب ہی ہیں۔ جتنی دیکھو اُس کی قدرت کا کوئی انت نہیں پایا جاتا۔ وُہ بے انت ہے۔ کوئی ایک رائی کے برابر دیکھتا ہے۔ تب یہ آدمی اکڑ جاتا ہے۔ برداشت نہیں کر سکتا۔ اَور وُہ کرتار کیسا ہے۔ جو دِکھاوے اَور اَور کرے اَور۔ تب پھر مردانے نے گورُو نانک جی سے پُوچھا۔ اس راجہ کی حد کہاں تک ہے۔ گورُو نانک جی نے کہا۔ جہاں سے ہم مٹی اور پانی پر چلے تھے۔ وہاں تک اِس راجے کی حد ہے۔ اور مردانہ! اناج پیدا کرنے کے واسطے کرتار جیووں کو رزق اناج پہنچاتا ہے۔ اور سونا تو کِسی نے کھا نہیں لینا۔ وُہ اُونچا پہاڑ جو سامنے دِکھائی دیتا ہے۔ اُس کے پرے سب سونے کی دھرتی ہے اَور پہاڑ بھی سونے کے ہیں۔ تب مردانہ نے پُوچھا۔ اِس طرف اِس راجہ کی حد کہاں تک ہے۔ اَور کتنے کوس ہے۔ تب گورُو نانک جی نے کہا۔ مردانہ! اِس راجہ کی حد نو سَو سات ہزار جوجن ہے۔ اِتنا بڑا راجہ کلجگ میں اَور کوئی نہیں۔ یہ کلی کال میں بڑا راجہ ہے۔ اِس جیسا اور کوئی نہیں۔ یہ باتیں کرکے گورُو نانک جی کی سمادھی لگ گئی۔ دھرم سنگھ آیا۔ اُس نے مردانہ سے پُوچھا۔ بھائی مردانہ! اِن کی آواز کیا ہے۔ تب مردانے نے کہا۔ اِن کی آواز "کرتار" "کرتار" ہے۔ تب دھرم سنگھ نے کہا۔ جی "کرتار" "کرتار"۔ تب گورُو نانک جی کی سمادھی کھُلی۔ اُنہوں نے کہا۔ آؤ بھائی ست کرتار۔ تب دھرم سنگھ نے کہا۔ آپ کے لئے گوبند پرساد لے آئے ہیں۔ گورُو نانک جی نے پُوچھا۔ بھائی تمہارا نام کیا ہے؟ تب اُس نے کہا۔ میرا نام دھرم سنگھ ہے۔ یہاں ذات ورن سب کا ایک ہی ہے۔ یہاں گھٹ وَدھ کوئی نہیں۔ یہاں سب سے بڑا گوبند ہے۔ تب پھر گورُو نانک جی نے کہا۔ بھائی دھرم سنگھ! یہاں کا راجہ کون ہے؟ تب دھرم سنگھ نے کہا۔ یہاں کا راجہ کنول نین ہے۔ تب گورُو نانک جی نے کہا۔ بھائی! یہاں جو راجہ راج کرتا ہے۔ وہ تو پرتاپی ہے۔ دھرم سنگھ نے کہا۔ اُس کے سر پر چھتر کرتار نے دیا ہے۔ خواہ اُس کے سر پر چھتر ہے۔ مگر پھر بھی وُہ کِسی سے سلام نہیں کرواتا اَور ستّرہ راجے اِن کے ماتحت ہیں۔ یہ کِسی پر سختی نہیں کرتا۔ یہی سمجھتا ہے۔ کہ

سب گو بند کے بندے ہیں۔ جیسے باقی سب ہیں۔ ویسے میں بھی بندا ہوں۔ تب گورو نانک جی نے دل میں سوچا۔ کہ ہم نے راجہ سدھرسین کو اس کے اوپر کیا ہے۔ دیکھو، کرتار کیا کرتا ہے۔ یہ خیال گورو نانک جی کے دل میں آیا۔ اتنے میں دھرم سنگھ نے کہا۔ بھوجن کریں۔ تب گورو نانک جی نے کہا۔ بھائی دھرم سنگھ جی! ہم پرساد نہیں کھاتے تب دھرم سنگھ نے کہا۔ آپ پرساد نہیں کھاتے۔ اس میں تم دوکھ کیا رکھتے ہو۔ تب گورو نانک جی نے کہا۔ بھائی دھرم سنگھ! پرساد میں تو کوئی دوکھ نہیں۔ مگر راجہ میں دوکھ ہے۔ تب دھرم سنگھ نے کہا۔ آپ نے راجہ میں کیا دوکھ لگایا ہے۔ راجہ تو دھرماتما ہے۔ لیکن اگر کوئی راجے کا دوکھ تم کو نظر آیا ہے۔ تم مجھے کہیں۔ تب گورو نانک جی نے کہا۔ بھائی! جسمیں دوکھ ہوتا ہے وہی جانتا ہے۔ اور کوئی کیا جانتا ہے سنسار تو سرب بھی ہے۔ تب دھرم سنگھ نے کہا۔ یہ فیصلہ کیونکر ہو؟ تب گورو نانک جی نے کہا۔ تم راجہ کو بتاؤ گے اور وہ ہم سے سمجھے گا۔ تب ہم پرساد کھائیں گے۔ تب دھرم سنگھ نے کہا۔ بھائی! یہ بڑی حیرانی کی بات ہے۔ کہ انہوں نے راجہ کو دوکھ لگایا ہے۔ دھرم سنگھ کو بہت حیرانی ہوئی۔ اور اس نے آکر راجہ کنول نین کو بتایا۔ کہ راجہ آپ کے نگر میں تین اتیت آ اترے ہیں۔ ایک تو شہر میں آکر کھانا وغیرہ کھاتا ہے۔ اور دو باقی تو شہر میں آتے ہی نہیں۔ میں ان کے لئے کھانا لے گیا تھا وہ کھاتے نہیں تھے۔ میں نے کہا سادھو جی! یہ تو دھرم نگری ہے۔ آپ یہ کھانا کیوں نہیں کھاتے۔ آپ نے اس کھانے میں کیا دوکھ لگایا ہے۔ اور وہ جو ان کے مہنت ہیں۔ انہوں نے کہا۔ کہ پرساد میں تو کوئی دوکھ نہیں ہے۔ دوکھ راجہ میں ہے تو پھر دھرم سنگھ نے کہا۔ میں نے ان سے پوچھا۔ کہ کون سا دوکھ ہے۔ مجھے بتائیں۔ لیکن انہوں نے کہا۔ بھائی جسمیں دوکھ ہوتا ہے۔ وہی جانتا ہے۔ راجہ مجھ سے خود سمجھ لے گا۔ تب راجہ نے کہا۔ دھرم سنگھ! تم سوچو کہ انہوں نے مجھے کونسا دوکھ لگایا ہے۔ تب دھرم سنگھ نے کہا۔ راجہ جی! تم چل کر خود دریافت کرو تب راجہ کنول نین نے پوچھا۔ دھرم سنگھ وہ اتیت کہاں بیٹھے ہیں۔ تب دھرم سنگھ نے کہا۔ وہ سلما پہاڑی کے نیچے بیٹھے ہیں۔ تب راجہ نے کہا

چلو چلیں۔ تب راجہ نے گھوڑا منگوایا۔ پھر دِل میں سوچنے لگا۔ کہ میرے شہر میں بھنڈارے کا تو کسی کو اٹکا نہیں۔ اَور اگر مَیں کچھ لے جاؤں اور وُہ قبول نہ کریں۔ تو یہ بھی ٹھیک نہیں اچھا اَب تو ایسے ہی جاؤں۔ اِتنے میں راجہ کے لئے گھوڑا آ گیا۔ راجہ نے کہا۔ دھرم سنگھ جی چلو۔ وہ اتیت کہاں ہیں۔ تب دھرم سنگھ راجہ کنول نین کو لے آیا۔ جہاں گوُرُو نانک جی اور بھائی بالا بیٹھے ہوئے تھے۔ اور مردانہ تار بجا رہا تھا۔ شری گوُرُو نانک دیوجی آدر میں مست مگن بیٹھے تھے۔ شری گوُرُو نانک دیو جی مہاراج کی سمادھی لگی ہوُئی تھی۔ اَور مردانہ بھی تار میں مست بیٹھا تھا۔ تب راجہ گھوڑے سے اُتر کر کھڑا ہو گیا۔ مردانہ کو بھی پتہ نہ لگا۔ کہ کوئی ہمارے پاس آیا ہے یا نہیں۔ تب راجہ کنول نین نے دھرم سنگھ سے کہا۔ دیکھ دھرم سنگھ اِن کی آواز کیا ہے۔ تب دھرم سنگھ نے کہا۔ راجہ جی! یہ پُورن سادھ ہیں۔ تب راجہ نے کہا۔ ہم کیونکر جانیں۔ تب دھرم سنگھ نے کہا۔ تم اِن کو بُلاؤ۔ راجہ نے کہا۔ کیسے بُلائیں۔ تب دھرم سنگھ نے کہا۔ راجہ جی! تم اِن کو کہو۔ سادھ جی کرتار کرتار۔ تب راجہ نے کہا۔ ایسے ہی کہیں دھرم سنگھ نے کہا۔ ہاں ایسے ہی کہیں۔ تب راجہ نزدیک ہو کر کہنے لگا۔ سادھ جی۔ کرتار، کرتار، تب شری گوُرُو نانک دیو جی مہاراج کی سمادھی کھُلی۔ اَور اُنہوں نے کہا۔ ست کرتار۔ بھائی آؤ جی۔ بیٹھو جی۔ راجہ بیٹھ گیا۔ اور راجہ نے کہا۔ مہنت جی! آپ نے جو بھوجن نہیں کیا۔ اَور ہم کو دکھ لگایا۔ سو ہمیں دکھ تبائیں۔ اور ہمارا دکھ دُور کریں۔ تب گوُرُو نانک جی نے کہا سُنو راجہ جی! دُکھ تم کو یہ لگا ہے۔ جو تُم یہ کہتے ہو۔ کہ سب گوبند کے کئے ہیں۔ ایسے ایک ہم نے بھی کئے ہیں۔ جب تمُ یہ جانتے ہو تو اَوروں کے پاس کیوں آ کر مناتے ہو۔ راجہ نے کہا۔ ہم کسی کے پاس منانے نہیں آتے۔ وُہ تو خُود آتے ہیں۔ ہم کسی کو فرمائش نہیں کرتے۔ کِسی پر دباؤ نہیں ڈالتے۔ تب گوُرُو نانک جی نے کہا۔ سُن راجہ کنول نین! ہم نے سُدھرسین کو آپ سب راجاؤں کا سردار بنایا ہے۔ اور سب راجے اُس کے ماتحت کئے ہیں۔ آپ کا کیا وِچار ہے۔ تب کنول نین نے کہا۔ یہاں تو سب خیریت ہے۔ اور ہم آپ کا کہنا بسر و چشم قبول کرتے ہیں۔ مگر آپ ہمارا دکھ دُور کریں۔ تب گوُرُو نانک جی نے کہا۔ تمہارا دکھ دُور

کرنے کے لئے ہی ہم ہزارہا جوجن سے تک ئے بیٹھے ہیں۔ راجہ! آپ ہمیں نہیں جانتے مگر ہم تو آپ کو جانتے ہیں۔ آپ اگر راجہ سُدھرسین کے ماتحت رہوگے۔ تو آپ کا بھلا ہوگا۔ اور یہ ساری سامگری ٹھیک رہے گی۔ ورنہ آپ کی خوشی۔ جیسے جی چاہے کریں۔ تب راجہ کنول نین نے کہا۔ گُورُوجی! جو آپ نے کہا ہے۔ ٹھیک کہا ہے۔ مَیں آپ کے حُکم کے بمُوجب راجہ سُدھرسین کا کہا کبھی نہ مُوڑوں گا۔ آپ یہ بات سچ کر سمجھیئے۔ مگر آپ میرے دِل کا بھرم دُور کریں۔ آپ یہ جو کہتے ہیں کہ تم ہم کو نہیں جانتے مگر ہم تمہارے واقف ہیں۔ آپ کب سے مجھے جانتے ہیں؟ اور کب سے یہ پریت ہے؟ مہربانی کرکے مجھے بتایئے۔ تب گُورُونانک جی نے کہا۔ سُن راجہ کنول نین! جب راجہ جنک بدیہی تھا۔ اُس وقت تُم راجہ کے خاص اشنانی تھے۔ رات جب سوا پہر باقی ہوتی تھی۔ تو تُم راجہ کو اشنان کروایا کرتے تھے۔ راجہ آپ پر بہت ہی مہربان تھا۔ لیکن ایک دِن راجہ نے آپ کو کہا۔ ارے مگھرا! ہمیں ستیل جل پلاؤ۔ مگر کہاں کا جس جگہ کا مَیں کہُوں۔ تو آپ نے کہا۔ کہیئے راجہ جی۔ تب راجہ جنک نے کہا۔ ارے مگھرا! جل لاؤ۔ جب آپ جل لینے گئے۔ تو آپ کے دِل میں یہ خواہش ہُوئی۔ کہ ہم راجہ ہوتے تو ہمارا بھی حُکم چلتا۔ آپ جل لے آئے اور راجہ کے سامنے رکھا۔ راجہ نے جل پیا۔ اور آپ پر بہت ہی پرسن ہُوا۔ پھر راجہ نے کہا۔ ارے مگھرا! کچھ مانگ لو۔ تب آپ نے کہا۔ مَیں کچھ نہیں مانگتا راجہ جنک جی انتریامی تھے۔ تب راجہ جنک کہنے لگے۔ ارے مگھرا! آپ مانگ چُکے ہیں۔ کیوں مُکرتے ہو۔ جو آپ نے مانگا۔ وُہ ہم نے آپ کو دیا۔ پھر آپ نے کہا۔ راجہ جی! مَیں نے تو کچھ نہیں مانگا۔ تب راجہ نے آپ کو کہا۔ ارے مگھرا! جب تُم جل لینے گئے تھے تو آپ نے اپنے من میں کہا تھا۔ کہ ہم راجہ نہ ہُوئے۔ اب آپ جایئے۔ ہم نے آپ کو راج دیا ہے۔ ہم سے بھی بڑا راج کر دگے۔ راجہ ہماری تمہاری وہاں کی ہی آشنائی ہے۔ اور پریت ہے۔ تب راجہ نے کہا۔ اُس وقت آپ کا کیا نام تھا۔ گُورُونانک جی نے کہا۔ ہمارا نام نرنکاری تھا۔ تب راجہ کنول نین نے کہا۔ آپ وہی نرنکاری ہیں۔ اب تمہارا نام کیا ہے؟ گُورُونانک جی نے کہا۔ اب ہمارا نام نانک نرنکاری ہے۔ تب راجہ نے پردکھنا کیں۔ اور کہا۔ بلہار

جاؤں گورُو جی آپ کے چرنوں پر ۔جنھوں آکر مجھے یاد کیا۔ اور درشن دیا۔ ہم کو آپ نے نہال کیا ہے۔ ہماری شردھا پُوری ہُوئی۔ راجہ گورُو نانک جی کے چرنوں پر گر پڑا۔ اور کہنے لگا چلو گورُو جی مندر میں لبسرام کرو۔ تب گورُو نانک جی نے کہا۔ آپ ہی مندر میں اچھے لگتے ہیں۔ ہمیں تو جنگل میں رہنا ہی ٹھیک ہے۔ تب راجہ نے کہا۔ گورُو جی! یہ راج آپ کا ہی دیا ہُوا ہے۔ تم بیٹھ کر راج کرو۔ اور ہم آپ کی سیوا کریں۔ تب گورُو نانک جی نے کہا سُن راجہ! جیسے آپ راج کرتے ہو اور راج میں غلطان ہو اِسی طرح ہمارا ایک مراسی مردانہ نام میں مست ہے۔ یہ مردانہ بھی نہیں جانتا۔ کہ کوئی آیا یا نہیں آیا۔ ایسا نام میں مست رہتا ہے۔ تب راجہ کنول نین نے کہا۔ گورُو جی! ہمارا دکھ بھی دُور کرو۔ اور مندروں میں چلو۔ ہماری سردھا پُوری کرو۔ تب گورُو نانک جی نے کہا۔ راجہ! آپ کو یہی دکھ لگا ہُوا ہے۔ جو آپ کہتے ہیں۔ کہ سب گوبند کے کئے ہیں۔ ایسا ایک مَیں بھی ہوں۔ اگر آپ یہ بات جانتے ہیں تو اَوروں کے پاس آکر کیوں مناتے ہو۔ تب راجہ نے کہا۔ گورُو جی! ہم تو کسی کو کچھ فرمائش نہیں کرتے۔ اَور نہ ہی کسی پر دباؤ ڈالتے ہیں۔ تب گورُو نانک جی نے کہا۔ سُن راجہ کنول نین! ہم نے سُدھرسین کو آپ سب راجاؤں کے اُوپر سردار کیا ہے۔ اور باقی سب راجے ماتحت کئے ہیں۔ آپ کا کیا وِچار کیا ہے۔ تب راجہ کنول نین نے کہا۔ گورُو جی! ہم آپ کا کہنا لبسرِ وچشم منظور کرتے ہیں۔ آپ ہمارا دکھ دُور کریں۔ گورُو نانک جی نے کہا۔ ہم آپ کا دکھ دُور کرنے کے لیئے ہی تو اِتنی دُور سے آئے ہیں۔ اِتنے میں بھائی بالا نے کہا۔ گورُو جی! آپ جو کہتے ہیں۔ اُس کو راجہ مانتا ہے۔ تو پھر جو راجہ کہتا ہے۔ تو آپ بھی مانیں۔ تب شری گورُو نانک جی نے کہا۔ کہو راجہ تم کیا کہتے ہو۔ راجہ کہنے لگا۔ آپ میرے مندر میں آئیں۔ گورُو نانک جی نے کہا۔ اچھا راجہ جی چلو۔ تب راجہ شری گورُو نانک دیوجی۔ بھائی بالا اور مردانہ کو ساتھ لے کر مندر میں آیا۔ گورُو نانک جی نے دیکھا کہ سارا نگر ہی دھرماتما ہے۔ راجہ کنول نین نے شری گورُو نانک دیوجی کو پندرہ مہینے اپنے پاس ٹھہرایا۔ پھر گورُو جی آگے چلنے کیلئے تیار ہو گئے۔ تب راجہ نے کہا۔ گورُو جی! یہ راج آپ اپنے ہاتھوں سے کسی کو دیتے جائیں۔ مَیں آپ کے ساتھ چلتا ہوں۔ تب گورُو نانک جی نے کہا۔ اے راجہ! تم گھر بیٹھے ہی راج جوگ کماؤ۔ تب گورُو نانک جی شہر کے باہر نکل کھڑے ہُوئے۔ تب راجہ نے پیر دکھنا لیں۔ اور پیروں پر گر پڑا۔ ڈنڈوت کی اور پھر بینتی

کرنے لگا۔ گورُوجی! آذانت کا ہی دھیان ہووے۔ تب گورُونانک جی نے کہا۔ راجہ تم سدا اڈول رہوگے۔ تب گورُونانک دیوجی سُمیر پربت کو چلے۔ تب مردانے نے کہا۔ گورُوجی! آپ نے ساری دُنیا دیکھ لی۔ مگر مُسلمان کہتے ہیں۔ کہ مکّہ کی زیارت کا بہت فائدہ ہے۔ گورُوجی! مکہ کس طرف ہے۔ مجھے وہاں کی بھی زیارت کرائو گے۔ تب گورُونانک جی نے کہا۔ وہ تو پچھم کیطرف ہے۔ پر چلو بھائی بالا۔ پہلے مردانہ کو مکہ دکھائیں کیونکہ خواہش پھر جنم لے آتی ہے۔ اور سر پر کا کوئی بھروسہ نہیں۔ اُس طرف بھی جانا تو ہے ہی اور مردانہ نے یہ خواہش ظاہر کی ہے۔ ابھی اِس کو زیارت کرالائیں۔ مَیں نے کہا۔ جیسے آپ کی خوشی

بولو بھائی جی واہیگورُو

آگے ساکھی اَور چلی؟

جب گورُونانک جی بھائی لالو سے وداع ہوکر اُترکھنڈ کی اُدرسی کو چلے تھے۔ تو ایک مہینہ کشمیر رہے پھر بنگالے میں دو آسرا پور کی طرف پندرہ دن میں گئے۔ کوڈے کے پاس سات دِن رہے۔ پھر ڈیڑھ ماہ میں لشمبر پور گئے۔ دو سال اور سات ماہ ثالث رائے کے ہاں ٹھہرے تب بیس دِن تک پون اہاری چنتے گئے۔ اور لبھر دیس میں راجہ سُدھرسین کے ہاں ایک مہینہ ٹھہرے۔ پھر اُنیس ماہ راجہ سُدھربین کے پاس رہے۔ اِس کے بعد دیو گندہار کو جاتے جانتے ستر دِن لگے۔ دیو لُوت کے پاس نو ماہ رہے۔ پھر پرس ناما شہر کو گئے۔ وہاں جانے میں تین ماہ لگے۔ اور ایک ماہ بن مانوؤں کے پاس رہے پھر سورن پور کی طرف چلے۔ وہاں جاتے جاتے جاتے سات ماہ تیراں دِن لگے۔ پندرہ ماہ راجہ کنول نین کے پاس ٹھہرے۔ غرضیکہ اِس طرح چھ سال سات ماہ اور تیس دِن گذر گئے۔ تب گورُونانک جی نے مردانہ سے کہا۔ مردانہ اب کیا دیکھنا چاہتے ہو۔ اُس وقت سری گورُونانک جی کی عُمر پورنے اُنتالیس برس کی تھی۔ اور گورُونانک جی کی داڑھی اچھی چاپ واسی ہوگئی تھی۔ مستک پر نرنکار کی لالی جوت تھی۔

جب گورُوجی نے یہ بات مردانہ سے پُوچھی۔ تو مردانہ نے ہنس کر کہا۔ گورُوجی! تُرک مکّے کی بہت تعریف کرتے ہیں۔ وہ دِکھائیں تو ٹھیک ہے۔ گورُونانک جی نے کہا۔ مردانہ! وہ تو کہیں دُور رہ گیا ہے۔ نیز مردانے! ہندوؤں کو وہاں جانے بھی نہیں دیتے۔ تب مردانہ نے کہا۔ گورُوجی آپ کے لئے کچھ دُور نہیں ہے۔ آپ کا تو ایک قدم ہے۔ تب گورُونانک جی نے کہا۔ مردانہ!

اڑھائی ہزار جوجن کوس کا فاصلہ ہے۔ مردانہ نے کہا۔ گورُوجی! آپ کے لئے تو اڑھائی قدم ہیں۔ ساتھ ہی آپ کہتے ہیں۔ کہ ہندوؤں کو وہاں نہیں جانے دیتے۔ آپ کو کون روک سکتا ہے۔ تب گورُو نانک جی نے کہا۔ اچھا مردانہ! آپ کا کہا ہم موڑ نہیں سکتے۔ ہم نے پہلے سمیرُو کو جانا تھا۔ مگر اب تُم کو وہاں لے چلتے ہیں+

پاک ناواں ساکھی مکّے مدینے کی چلی

نصیحت نامہ بابا نانک جی کا شاہ شرف اور قاضی رُکن دین کے ساتھ ہوا۔

راگ تِلنگ ۔ گذشت راہ صلوات

ادتار پیغمبراں ہم بالکل صفات ۔۱۔ رہاؤ
ایکو ایک خُدائے ہے جیوان نبات
بے چُون بے چگُون ہے تس جنم مرن نہ جات
ہوئے خوف خدائے کا کُھوں الائے تاک
لا اللہ اِل اللہ گوبند نانک خلف ال!

گھر رسالیاں دے گاونا

گورُو نانک جی نے تمام دُنیا کو تارنے کے لئے بھیکھ اُداسی کا دھار کر سب دھرتی کی سیر کی۔ اور سب جگہ اپنے آسن مقام تھاپے۔ ایک دِن گورُو نانک جی دکھن دلیش کی طرف بدرِ شہر میں بیٹھے تھے۔ تب حاجی حج کرنے کے لئے مکّہ کو چلے۔ تب مردانہ مراسی نے ارداس کی۔ سچے پاتشاہ! حاجی مکّہ مدینہ کے حج کو چلے ہیں۔ کیونکہ مکہ مدینہ خُدا کا گھر ہے۔ جو کوئی مکّہ مدینہ کا حج کرتا ہے۔ سو خدا کے پاس آتا ہے۔ اگر حکم ہو۔ تو مَیں بھی مکّہ مدینہ کا حج کر آؤں۔ تب گورُونانک جی نے کہا۔ مردانہ! مکّہ مدینہ اِس دیہہ کے اندر ہے۔ جب اُس کی مہر ہوتی ہے۔ تو گھر بیٹھے ہی مکہ مدینہ کا حج کرتا ہے۔ بزرگوار دانشمند کہلاتا ہے۔ تب گورُو نانک جی نے شلوک کہا:۔

شلوک

مقام مکّہ من مدینہ سر تلامتک مبیت

نک قبر بازُد دارانا اِمسام ؟
کلمہ نالا قرآن زبان ؟ ؟ ؟
تمام انگ سی حرف قاعدہ الف ب پچھان
رُوح آجائس سم بکا دات ؟
نین بتی کرن کعبہ ہتھ حضرت پیر رسُول
نانک ایسا عمل جو کرے سو درگاہ پوے قبول

جب گورُو نانک جی نے یہ بچن کہا۔ مردانہ چُپ ہو گیا۔ گورُو نانک جی نے کہا۔ مردانہ! اگر آدمی اپنے اندر دیکھے اور خود کو پہچانے۔ تو سب کچھ دیہہ کے اندر ہے۔ مگر یہ دُنیا کے لالچ میں بھُولا پھرتا ہے۔ اپنا آپ بھُلا بیٹھا ہے۔ مِرگ کی نابھ میں کستُوری ہے مگر جھاڑیوں کو سونگھتا پھرتا ہے۔ تب پھر مردانے نے کہا۔ سچے پاتشاہ! جیسے آپ چاہیں ویسے کریں۔ تب گورُو نانک جی نے کہا۔ مردانہ! تم سچ کہتے ہو۔ کہ فقیروں کو دیس پردیس دیکھنا بھلا ہے۔ ہم بھی مکّہ مدینہ دیکھیں گے۔ اَور قاضی رُکن دین کے ساتھ ایک دو باتیں مذہب کے بارے بھی کرنی ہیں۔ تب ایک دن گورُو نانک دیو جی اور مردانہ مکّہ کے حج کو چلے۔ جب دوسری منزل گئے۔ تب چار قاضی اور ایک فقر شاہ شرف اِن کو راستہ میں ملے۔ تب شاہ شرف فقیری کی پیوندوں کو دیکھ کر حیران ہو گیا۔ اور اپنے ساتھی حاجیوں سے کہا۔ اگر آپ ٹھہریں۔ تو اِس فقیر سے فقیری کا سوال کرتے ہیں۔ اگر اِس نے فقیری کا جواب دُرست دیا۔ تو یہ کامل فقیر ہے۔ اور اگر اِس نے فقیری کا جواب دُرست نہ دیا۔ تو اِس کے کپڑے اور فقیری کا کسب چھین لیں گے۔ تب شاہ شرف گورُو نانک جی کے پاس آیا۔ اور کہنے لگا۔ اے بھائی! تم کون ہوتے ہو؟ گورُو نانک جی نے کہا۔ سُن اہلِ درویش! آوارہ پُوچھنا فقیری تقصیر ہے۔ کس لئے کیونکہ فقیر دُنیا سے نا اُمید ہے۔ تب شاہ شرف حیران ہو کر چُپ ہو گیا۔ اَور من میں سوچا۔ کہ یہ فقیر فقیری کے فرقے میں کامل ہے۔ جس نے ایسا جواب فقیری کا دیا۔ مگر پھر بھی پُوچھتے ہیں۔ دیکھئے کیا کرتا ہے۔

سوال شرف شاہ!

اوّل فقیری اوّل شمارا ئیں پُرسیمئی سُخن را جواب بدیہہ درویشا اوّلے فقیری کیست

آخر فقیری چیست خانہ فقیری چیست تُلہ فقیری چیست تدیل فقیری چیست مقبرے
فقیری چیست گنج فقیری چیست ۔ ریشم فقیری چیست خرقا فقیری چیست ۔ کفنی فقیری چیست
پھہڑی فقیری چیست ۔ جامہ فقیری چیست وصلا فقیری چیست ۔ سیلی فقیری چیست ۔
کِشتیُ فقیری چیست مُتبکا فقیری چیست ہراِک سوالی را جواب بدہند آں کامل فقیری
است و اِلانہ کاملے فقیری است کہ جواب را فقیری نہ دہند ۔ ا ۔

جواب نانک شاہ

اوّل فقیری پناہ است ۔ آخر فقیری لقا است ۔ خانہ فقیری مُسلم است ۔ تلُہ فقیری
خاموشی است ۔ تدیل فقیری آجدیو بندگی است ۔ مقبرے فقیری حلیمی است ۔ گنج فقیری
پائے بوسی است ۔ تریکی فقیری بداری است ۔ سوجن فقیری عقل است ۔ ریشم فقیری
دیدار است ۔ لُقمہ فقیری صبُور است ۔ خِرقا فقیری راستی است ۔ کفنی فقیری زندہ مُردہ است
دھوآں فقیری مانندِ لِش خورُد حقاق است ۔ پھہوڑی فقیری خاکردبی است ۔ جامہ فقیری
ہر کہ آید آرام حاصل کُند وکُشاد است ۔ سیلی فقیری بروا پیش مُرشدا است ۔ کِشتی
فقیری رُدئے گردا عذر جہان وصلا فقیری ضامن سے پیا ہر کرامات است ۔ درمہرد
تہر پُر معمور اثر مکتی فقیری من لبکا کاسہ نشنی اسپ ۔ اگر کسے بہ ایں طرلقیہ عمل کُنداں
کامل فقیری است و اِلانہ لقمہ فقیری است رائے دندلاہ فقیری چاگم کردا است ۔
تب پھر شاہ شرف نے پُوچھا ۔ جو سوال کُنجا منی جواب یامنی ۔ تب شرف شاہ نے
پُوچھا ۔ چہشت منی جواب تب گورُو نانک جی نے کہا ۔ یکو نانک ایکدھنی ایکدھنی ۔ تب
پھر شاہ شرف نے پُوچھا ۔ سوال شُمامے پُرسم اہل جواب بگو درولیش ۔ بہ دہند کُل
شُما چہ مذہب است ۔

جواب نانک شاہ

جو مُنوآ مُنڈے تب ولی کہائے
بِن من مُنڈے جُگت نہ پائے
مُنڈ کاٹ گور آگے دھرے !
من مت تیاگ گورمت لے ترے

من مُنڈائے ہوئے سب رینا
سو بیراگی پرکھے گُور بینا
من مُنڈائے کی ایہہ گت بھائی
کو وِرلا گُورمکھ من مُنڈائی
سواد سنے ممتا سب تجینگ
توں نانک اِس بدھ کل پہری انگ

تب پھر شاہ شرف نے پُوچھا۔ تمام پُرس اہل جواب بگو درویش جُرتا شماچہ ما جواب است۔

جواب نانک شاہ

پیر مت مُرید رہنگ ॥ خفنی ٹوپ من سدگہن انگ
بہتا دریاؤ کئے بر یتی ॥ سہج گھر بیٹھا تاں سکھیا دیتی
ہرکھ سوگ کینا آسا رنگ ॥ پہر خفنی دُشٹا بدارنگ
سُن گھرے دستی لبائی ۴ ॥ توں کفنی ٹوپی کی جگت پائی
کُٹنب چھوڑ ہوا اکیلا ॥ پہر کفنی نانک بھیا سوہیلا

تب پھر شاہ شرف نے پُوچھا۔ سوال میں ترا پُرسم جواب بگو بجوال درویش۔ کپین شماچہ مذہب است۔

جواب نانک شاہ

گُور سبد دیکھیا من صاحب گہن انگ ॥ پنج اندریاں دِرڑھ اٹل ہن انگ
درِشٹ بند بھرما ٹھہرا ہننگ ॥ دسویں دُوارتا ناچرا ہنگ

اٹھ سٹھ ہٹ تاڑ کرن انگ

بن دے مت گُور ہریں چہ ٹنگ ॥ ایہہ بدھ نانک پہر بوہ نگو ٹنگ

تب پھر شاہ شرف نے پُوچھا۔ سوال تمہارے پُرجم جواب بگو اہلِ درویش پاپوش پاپوش ترا چہ مذہب است۔ بدیند۔

جوابِ نانک شاہ

سرب گیان میں نسیت رتینگ
پادک پَون جات من کیتنگ
دھرم دردر کی رہت انگ ہن انگ
کاٹن مونامن ہیں ہانگ
دریاؤ سیلاری تب کری آڈھی
بھگت کر لئو ساکھی ؟
ایہہ ہاکر رہو پنہانگ ہن ؟
جت پاپوش برہم ہوئے رہن انگ
بن برہم کینے پاپوش بتا گے
کہہ نانک اوہ ترڑا لاگے
نفقر کہادے باندھے دُوارا
مایا سنگ کرے پیادا
نفقر کہادے پکڑے لاٹھی
اوہ نفقر نہیں امر کا ساتھی
نفقر کہادے پہرے پے جار
سو اوہ کی جانے نفقیری کی سار
نفقر کہادے پکڑے کاسہ
ٹوک پکڑ کی بندھے آسا
نفقر کہادے کپڑے ہنڈائے
اوہ نفقیری گرہست ماہنہ سمائے
نفقر کہادے کمر تلوار
نفقر نہیں اوہ منصب دار

نفقر ہوئے سُکھ آسن چڑھے
تاں کو اسمان ٹوٹ نہیں پڑے
نفقر کہادے چڑھے تُرنگ
سرگردان مایا کے سنگ
نفقر کہادے کرے سوال
نہاں جنجالی سدا جنجال
نفقر کا مُنظاہر پانی پَون ۶
دل دستار متا آدا گَون
اِتنیاں نفقراں تھیں گرہی بھلا
نانک خیر کمادے سپھل پھلا

تب شاہ شرف نے سوال کیا۔ کہ اے بابا نانک جی! یہ جو نفقیری کے کپڑے پہنتے ہیں اور نفقیری کا بھیس کرکے اپنے آپ کو بڑا کہلاتے ہیں۔ سو اِس طرح نفقیری حاصل نہ ہوئی۔ نہ گرہستی اور نہ اوداسی۔ کورا ہی رہا۔ مگر ایک اور بات ہمارے من میں رہی ہے جو جتنے بستر نفقیری کے ہیں۔ اُن کی سب خاصیت کہیئے۔ تاکہ ہماری تسلی ہو۔ تب گورو نانک جی نے کہا۔ سُنو شاہ شرف نفقر! پہلی بات تو یہ ہے کہ نفقیری اندر چاہیئے۔ نفقیری ایسی ہے۔ خواہ گرہست میں رہے۔ خواہ اوداسی میں ہووے۔ اور نفقیر ہو۔ کام

گرہستیوں کے کرے۔ لباس فقیروں کا کرے۔ سر مُنڈاونا اور ٹوپی پہننی۔ لنگوٹی پہننی
تب اِس کے لبستر توبہ کر اُٹھتے ہیں۔ اور کہتے ہیں۔ اے حیوان خدا کے! آپ جو
ہمیں پہنتے ہیں۔ سو کیوں پہنتے ہیں۔ اور جن کے ہم لبستر ہیں۔ اگر آپ اُن جیسے ہوں۔
تب آپ ہمیں پہنیں۔ تب ٹوپی بولی۔ سُنو حیوان خدا کے! بندے ٹوپی پہننی اور سر
مُنڈاونا جو ہے سو بالکوں کا کام ہے۔ اگر بالک کی طرح من ہو دے۔ تب مجھے پہنو۔
اور اگر سیانے ہیں تو نہ پہنو تمہارے سر پر عذاب چڑھے گا۔ پھر کفنی بولی۔ اے بندے
خدا کے! تم جو مجھے پہنتے ہو۔ سو کیوں پہنتے ہو۔ کیونکہ میں کفنی ہوں۔ اور یہ مُردے
کا لباس ہے۔ ہاں اگر جیتے ہوئے تم مرے رہو تب مجھے پہنو اور اگر تمہارے من میں
اِس دُنیا کی کِسی قِسم کی کوئی حرص ہے تب مجھے نہ پہنو۔ گرہست میں ہی رہو۔ پھر پھوڑی
بولی۔ سُنو اے بندے خُدا کے! تم جو مجھے ہاتھ میں لیتے ہو سو کیوں لیتے ہو۔ کیونکہ میں
پھوڑی ہوں اور گدڑی کی طرح ہوں۔ اگر تم گدڑی کی طرح ہو رہو اور دھوئیں کی بھبھوتی
کے ساتھ مِلی رہو بُرا بھلا سب تیاگ دو۔ تو مجھے ہاتھ میں پکڑو۔ ورنہ نہ پکڑو۔ پھر دھواں
بولا۔ اے بندے خُدا کے! اگر تم پہلے اپنے پانچوں حواس جلاؤ۔ تب مجھے جلاؤ ورنہ نہ
جلاؤ۔ کیونکہ میں دِن رات جلتا رہتا ہوں۔ اگر ایسے چلو اور خُدا کی طرف تُم ہو تو مجھے جلاؤ
ورنہ نہ جلاؤ۔ میری طرح سُواہ کی ڈھیری ہو رہو۔ تب پھر ڈِبی بولی۔ اے بندے خُدا
کے! مجھے جو تم ہاتھ میں لیتے ہو سو کیوں لیتے ہو۔ اور برتنوں کے مُنہ سیدھے ہیں اور میرا مُنہ
اُلٹا ہے۔ اگر تم لوگ جہان (دلیش) کی طرف اپنا مُنہ کر رکھو تو مجھے ہاتھ نہ لگانا اور میرے
نزدیک مت آنا۔ تب پھر سیلی بولی۔ اے بندے خُدا کے! میں بندھن بردے کا ہُوں۔
اگر تُم نے مجھے گلے میں رکھا ہے۔ تو پہلے مُرشد کے آگے تم بردا ہو رہو۔ جہاں وہ تمہیں
کہے اُسی طرف جاؤ۔ اور عُذر نہ کر تب مجھے گلے میں پہنو ورنہ مت پہنو۔ پھر توڑے بولے
اے بندے خُدا کے! ہم قیدیوں کے سنگل ہیں۔ اگر ہمیں پیروں میں پہننا چاہتے ہو
تو اپنی دوڑ دلیل دُنیا والی ترک کر دو۔ در در خوار نہ ہوتے پھرو۔ خُدا کی طرف آؤ
آسن دوڑ ھد کر دو تب فقیری کے لبستر بولے اصل فقیری کا کیا راہ ہے۔ جو ایک دفعہ
گھر کو تیاگ کر نِکل پڑے۔ پھر گھر گھر بھیک نہ مانگے۔ جا کر صبر کرے۔ گوشہ پکڑ کر بیٹھ
رہے۔ اور خُدا کی طرف دھیان لگائے۔ یا تو دم نِکل کر دوڑا یا خُدا آکر مِلا۔

جس دُنیا کو چھوڑ کر نکلے۔ پھر اُسی دُنیا کے لوگوں کے آگے ہاتھ پھیلائے۔ تو وہ خدا سے پھرا۔ کسی منزل پر نہ پُہنچا۔ اگر ایسی فقیری کما دے تو گھر ہی بہتر ہے۔ کہ خدا سے پریم کرے۔ اور دُنیا سے بھی سُرخرو رہے۔ یہی خدا کے سچے فقیروں کا کہنا ہے۔ کہ جس نے اندر فقیری کی۔ وہی پورا فقیر ہُوا۔ اور خدا کو پہنچا۔ اور جس نے ایسا نہ کیا۔ وہ سوانگی ہُوا۔ جیسے بھگتیا جوگی کا سانگ کر کے آتا ہے۔ وہ معلوم ہوتا ہے۔ کہ جوگی ہے۔ مگر اُس کے لچھن ظاہر ہوتے ہیں۔ تو ہر ایک یہی کہتا ہے۔ کہ بھنڈ بھگتیا سنگی ہے۔ اور لباس جوگی کا کیا ہُوا ہے۔ اِسی طرح سِدھ ہووے پیر۔ ہووے سنت ہووے۔ جہاں پُرش بھگت ہووے۔ اگر فقیری دعوے ہو رہے تو سچی فقیری۔ ورنہ جھوٹی فقیری۔ دین اور دُنیا دونوں طرف سے گیا۔ مگر ایک بات یہ بھی ہے۔ کہ آدمی کے ہاتھ میں کچھ نہیں ہے۔ جس کو دے وہی مولا۔

سلوک

گلاں وات نہ جوگیاں پیری جوگ نہ پندھ

تیتھے عقل نہ اَپڑے جیتھے پریا دِی سندھ

تب شاہ شرف نے کہا۔ واہ واہ بابا نانک جی واہ واہ آپ کی فقیری کو اور واہ واہ خُدا کو جس کی یہ وڈیائیاں ہیں۔ فقیری اِسی کا نام ہے۔ جو بابا نانکجی آپ نے کی ہے۔ اور گُوریائی بھی آپ کے نام اور آپ ہی کے لائق ہے۔ زہد جس کا نام ہے۔ سو شیخ فرید نے کیا ہے۔ پیری وہ ہے۔ جو خواجہ مون دین کشتی نے کی ہے۔ پاتشاہی وہی ہے۔ جو رسالت پناہ نے کی ہے۔ عدل اُس کا نام ہے۔ جو عمر خطاب نے کیا ہے۔ تیاگ وہی ہے۔ جو کبیر بھگت نے کیا ہے۔ جوگ وہی ہے۔ جو گورکھ ناتھ نے کیا ہے۔ تیاگ وہی ہے جو راجہ بھرتھری اور راجہ گوپی چند نے کیا ہے۔ تپ وہی ہے جو راجہ جنک نے کیا ہے۔ سنیاس وہی ہے۔ جو دیودت نے کیا ہے۔ تپ وہی ہے جو لچھمن نے کیا ہے۔ جور وہی ہے۔ جو ہنونت بیر نے کیا ہے۔ یدھ وہی ہے۔ جو دَہ سِر نے کیا ہے۔ بیوگ وہی ہے۔ جو سری رام چندر جی نے کیا ہے۔ ہٹھ وہی ہے۔ جو دھرو بھگت نے کیا ہے۔ ست وہی ہے جو سیتا جی نے کیا ہے۔ کرمت وہی ہے۔ جو بادا آدم نے کیا ہے۔ اِتنی صفتیں جب شاہ شرف نے کیں۔ تب پھر بارگ

ہیں ہوگیا اور شبد بولا:۔

راگ دھناسری محلہ ۱

چکرڑی

تِن پچھو پنڈت جوتشی

پیا کبھوں مِلا دا ہوئے سی || مِل ورد وِچھوڑا پائے سی
تپ رہیاس مائے جیوبلے || ایں کنت نہ دیکھیا نین بھرے

رہاؤ

نِت کانگ اُڈادُبن رہو

نِس تارے گنتی نہ سووں || جیوں لوے بہہیا توے لووں
مَیں پیا بِن پل نہ وہادائے || جیوں جل بن مین ترفادائے
جیوں وِچھڑی کونج کُرلادائے || شیخ شرف نہ تھیوا اُتادلا
اِک چوٹ نہ تقیین چادلا || کِی درشن بھولا بادلا

جواب نانک شاہ

راگ دھناسری

چکڑی

کرسہج سیگار بنایئے || کر کرنی کا جل پایئے!
من مارن مانگ بھرایئے || ایہوں کنت مِلا دا ہوئے سی
پچھ پنڈت سیئے جو سی || سوہ ورد وِچھوڑا کھوئے سی

رہاؤ

سوہ مِلیا نیت بجھایئے || دیکھ درشن نین اگھایئے
سوہ مِلیں سدبلایئے || جاں بھانا تاں گل لایئے
کیوں کانگ اُڈادیں بن رہوں || کیوں تارے گنتی دُکھ سہوں
پی بوند پپیہا چپ نہ ہوں || جو وِچھڑیا ہووے غم دیوں
کہے نانک تو سُن باولا || شاہ شرف نہ تھی اُتاولا
میوں دیال دیود چادلا || کاہے بھولا پھریں اُتاولا

جب گورُو نانک جی نے یہ جواب دیا۔ تو شاہ شرف کے من میں سنتوکھ آیا۔ اور گورُو نانک جی نے اُس کی پُوری تسلی کر دی۔ تب شاہ شرف گورُو نانک جی کے پیروں پر گرا اور پھر اُن سے رُخصت ہو کر اپنے ساتھی حاجیوں کو جا ملا۔ حاجیوں نے پُوچھا۔ اے شاہ شرف! کیا تم نے فقیر سے فقیری کے بارے پُوچھا ہے۔ شاہ شرف نے جواب دیا۔ ہاں۔ یہ فقیر تو کوئی کامل فقیر ہے۔ اِتنے میں گورُو نانک جی بھی حاجیوں میں آ ملے۔ اور اکٹھے سفر کرنے لگے۔ حاجی آپس میں کہنے لگے۔ کہ یہ فقیر ہندُو ہے یا کہ مُسلمان۔ تب ایک حاجی نے پُوچھا۔ فقیر جی آپ ہندُو ہیں یا کہ مُسلمان ہیں؟ تب گورُو نانک جی نے جواب دیا۔ ہم رب کے فقیر ہیں۔ تب حاجیوں نے کہا۔ یہ راستہ ہندوؤں کا نہیں۔ ہندوؤں کی حد تو دوارکا تک ہے۔ آگے ترکستان ہے۔ تب کچھ مُدت کے بعد دوارکا جا پہنچے۔ جب آگے چلے تو پھر حاجیوں نے کہا۔ کہ ہندُو فقیر ہو کر آگے کیوں چلتے ہو۔ آگے جا کر ایک ایسی جگہ آئے گی۔ جہاں ہندوؤں کو مار دیتے ہیں۔ اور ہندُو جن مُسلمانوں کے ساتھ جاتے ہیں۔ اُن مُسلمانوں کو بھی وہاں کے حاجی لوگ تنگ کرتے ہیں۔ گورُو نانک جی نے کہا۔ جب وُہ جگہ آ جائے گی۔ تو تم ہمیں چھوڑ کر بے شک چلے جانا۔ ہم اپنے آپ کو خود بچا لیں گے۔ پھر حاجیوں نے کہا کہ آپ ہمارے ساتھ نہ آئیں۔ تب گورُو نانک جی وہیں بیٹھ گئے۔ اور کہنے لگے۔ مردانہ! اِن حاجیوں کو جانے دو۔ اگر آپ کی قسمت میں مکّہ کا حج ہے۔ تو ہم بھی پہنچ ہی جائیں گے۔ مردانہ! اگر مہر۔ محبّت اور خدمت کرتے ہُوئے وہاں جائیں تو بہت فائدہ ہوتا ہے۔ اور اگر حُجت۔ ہنسی۔ مذاق رنج کرتے ہُوئے جائیں۔ تو حج کا کوئی فائدہ نہیں ہوتا۔ تب پھر حاجیوں نے کہا۔ حج کا لابھ کِسطرح ہوتا ہے۔ اور مہر کیسے کریں۔ وہ عمل کیسے ہیں۔ جِن عملوں کے کرنے سے ٹھیک حج ہوتا ہے۔ تب گورُو نانک جی نے حاضر نامہ کیا۔

حاضراں کو مہر ہے۔ غیر حاضروں کو قہر ہے۔ ایمان دوست ہے۔ بے ایمان کافر ہے۔ گُمان لعنت ہے۔ پس غیبت کا مُنہ کالا۔ دیانتدار سُرخرُو ہے۔ بے دیانت سیاہ گو ہے۔ اکرت گھن زرد روئے ہے۔ دروغ دوزخ ہے۔ سچ بہشت ہے۔ حرصی فراؤن ہے۔ بے حرصی اولیا ہے۔ عِلم حلیمی ہے۔ توجہ بلندی ہے۔ فقر صبُوری ہے۔ نہ صبُوری نکر دُور ہے۔ جور ظُلم ہے۔ بے جور پاک ہے۔ دُعا دولت ہے۔ بددُعا قہر ہے۔ اِنصاف صاف ہے۔ چوری لالچ ہے۔ کرامات قدرت ہے۔ راہ پیراں ہے۔

بے راہ بے پیراں ہے۔ درد مند درویش ہے۔ بے در۔ قصائی ہے۔ روزی بخش رحیم ہے۔
دیگ تیغ مرداں ہے۔ عدل پاتشاہاں ہے۔

پتیاں ٹولاں جو جان جاوے + تو نانک دانشمند کہاوے

جب اِتنا حاضر نامہ گورُو نانک جی نے کہا۔ تو سب حاجی حیران ہو گئے۔ اور کہنے لگے۔ اے گورُو نانک جی! ہم خدائیوں سے ڈرتے ہیں۔ کیونکہ وُہ حجتی ہیں۔ اور کھوجی نہیں بادی ہیں۔ ہم نے سمجھا تھا کہ مسلمانی آسان ہے۔ مگر اِس کے عمل کرنے بہت مشکل ہیں۔ تب گورُو نانک جی بیٹھ گئے۔ اور کہنے لگے اے مردانہ! اِن حاجیوں کو جانے دو۔ اِتنے میں حاجی وہاں سے چلے گئے۔ گورُو نانک جی نے کہا۔ اے مردانہ! تم شبد گاؤ۔ جب شبد کا بھوگ پڑے گا تب ہم مکّہ میں پہنچ جائیں گے۔ یہ بچن سُنکر مردانہ شبد گانے لگا۔ اُس جنگل میں جتنے شیر بگھیاڑ تھے سب اکٹھے ہو کر آ گئے۔ مردانہ ڈر گیا۔ اور کہنے لگا۔ سچے پاتشاہ جی! آپ بیابان جنگل میں بیٹھ گئے ہیں اگر کوئی شیر بگھیاڑ ہم کو کھا گیا۔ تو کیا کریں گے۔ تب گورُو نانک جی نے کہا۔ ارے مردانہ! اگر تم کو ہی شیر بگھیاڑ کھا جائیں گے تو ہم سارے سنسار کی رکھشا کیسے کر سکیں گے۔ ہم تمہاری ہر جگہ رکھشا کرتے ہیں۔ مگر تم کو ہماری پرتیت نہیں آتی تب مردانہ بولا۔ گورُو جی! اگر ہمیں آپ کی پرتیت نہ ہو تو ہم آپ کے ساتھ کیسے پھریں۔ ہم کو آپ کی پرتیت ہے۔ تبھی آپ کے ساتھ لگے پھرتے ہیں۔ تب مردانہ شبد گانے لگا۔ گاتے گاتے جب تیسرا پہر ہوا۔ تب مردانے نے شبد کا بھوگ ڈالا۔ اور بینتی کی۔ سچے پاتشاہ جی۔ آپ کا بچن تھا۔ کہ شبد کا بھوگ پڑنے پر ہم مکّہ پہنچ جائیں گے۔ تب گورُو نانک جی نے کہا۔ مردانہ اُٹھ کر دیکھو۔ مغرب کی طرف دیکھو۔ مکّہ وہی ہے۔ جب مردانہ نے اُٹھ کر دیکھا۔ تو مکّہ کے مینار اور بُرج نظر آنے لگے۔ اور مکّہ کی سب نشانیاں دکھائی دینے لگیں۔ تب مردانہ بہت ہی خوش ہُوا۔ اور کہنے لگا۔ غریب نواز! جہاں ہم بیٹھے تھے۔ وہاں سے مکّہ ہزاروں کوس کا فاصلہ تھا۔ مگر آپ کی مہربانی سے بیٹھے بیٹھے تین پہروں میں یہاں پہنچ گئے ہیں۔ پاتشاہ! آپ کا بھید آپ ہی جانیں۔ ہم تو مُل مُوتر کی دیہی کے کیڑے ہیں۔ تب گورُو نانک جی نے کہا۔ مردانہ! ہم نے ایک دو باتیں قاضی رُکن دین جو کہ مکّہ کا قاضی ہے۔ کے ساتھ کرنی ہیں۔ اور ایک دو نصیحتیں کارُوں حمید جو کہ مدینے کا پاتشاہ ہے کے ساتھ کرنی ہیں۔ شاید اُس کا رجُوع خدا کیطرف ہو جاوے۔ مگر وُہ ظالم بڑا ہے۔ جو کوئی

اُس کی قید میں آتا ہے۔ وُہ وہیں ہی مرتا ہے۔ تب گورُو نانک جی نے مکّہ کے نزدیک آکر حاجیوں کا لباس پہن لیا۔ ایک ہاتھ میں عاصہ لیا۔ اور دُوسرے میں تسبیح پکڑی۔ سر پر مُصلّہ پہنا اور بغل میں کتاب لی۔ اِس طرح پُورے حاجی کی شکل بنا کر مکّہ کے حج کو چلے۔ مسجد میں جا کر بیٹھ گئے۔ ساتھ ہی سُورے کلام کی صفت کرنے بیٹھ گئے۔ اِس طرح دِن وہیں گذارا۔ اور رات کو بھی اُسی مسجد میں سو رہے اور پاؤں مکّہ کی طرف کئے۔ سر اُتر کیطرف کیا۔ جب پہر ڈیڑھ پہر رات باقی تھی۔ تو مُلّاں جیون جو کہ مسجد کا جھاڑُو کش تھا آیا۔ چراغ جلا کر روشن کیا تو کیا دیکھتا ہے۔ کہ باقی تمام حاجی ٹھیک طرح سوئے پڑے ہیں۔ مگر جو حاجی درویش کل آیا ہے۔ وہ غلط طریقہ پر یعنی قبلے کی طرف پاؤں کرکے سویا پڑا ہے۔ یہ دیکھ کر جیون قاضی دِل میں بہت غصّہ محسوس کرنے لگا اور کہنے لگا کہ یہ مومن ہے۔ یا کہ کافر جو خدا کی طرف پاؤں کرکے سویا ہُوا ہے۔ تب قاضی جیون نے غصّہ کھا کر گورُو نانک جی کی پیٹھ میں ایک لات ماری اور کہنے لگا۔ او بندے خُدا کے تم کون ہو۔ ہندو ہو یا مُسلمان ہو۔ تم خُدا کے گھر کی طرف پاؤں کرکے سوئے ہوئے ہو۔ تب گورُو نانک جی نے کہا۔ جیون جی! ہم بھُول گئے ہیں۔ تم ہمارے پیر سیدھے کر دو۔ تب جیون مُلّاں نے گورُو نانک جی کی ٹانگیں پکڑ کر دُوسری طرف پھیر دیں۔ تب ساتھ مکّہ کا مُنہ بھی پھرنے لگا۔ مُلّاں جیون کیا دیکھتا ہے۔ کہ پُورب دِشا پھر کر پھر اُتر دِشا سامنے ہو گیا ہے۔ تب یہ دیکھ کر جیون مُلّاں اور باقی حاجی جو مسجد میں تھے۔ سب حیران ہو گئے۔ تب مُلّاں جیون تازیانہ پکڑ کر گورُو نانک جی کو مارنے کے لئے اُٹھ کھڑا ہُوا۔ اور حاجیوں کو کہنے لگا۔ کہ اب قیامت نزدیک ہے۔ اور دوستو! یہ کوئی اولیا ہے۔ اور نیارا ہے۔ اِس کا بھید کوئی نہیں پا سکتا۔ یہ اِس زمانہ کے کوئی ولی پیدا ہوئے ہیں۔ تب گورُو نانک جی اُٹھ کھڑے ہوئے اور وضو کرنے لگے۔ اور قبلہ کیطرف مُنہ کرکے کھڑے ہو گئے۔ ساتھ ہی راگ بسنت میں شبد بولنے لگے۔ یہ چیت کے دِن تھے عید کے دِن مکّہ کا حج ہوتا ہے۔

راگ بسنت۔ اشٹ پدی

نو ست چودہ تین چار کر مہلت چار بہالی
چارے دیوے چوہ ہتھ دیئے ایکا ایکا وارک
مہردان مدھ سُودن مادھو ایسی سکت تمہاری۔ا۔ رہاؤ

گھر گھر لسکر پاد ک تیرا دھرم کرے سکداری
دھرتی دیگ ملے اک ویرا بھاگ تیرا بھنڈاری
ناسابوُر ہووے پھر منگے نارد کرے خواری
لب اندھیرا بندی خانہ اَوگن پر لہاری
پُونجی مار پوے نت مُگدر پاپ کرے کوٹ واری
بھاوے چنگا بھاوے مندا جیسی ندر تمہاری
آد پورکھ کو اللہ کہیئے سیخاں آئی واری
دیول دیوتیا کر لاگا ایسی کیرت چالی
کوجا بانگ نواج مُصلّہ نیل رُوپ بنواری
گھر گھر میاں سنبھناں جیاں بولی اَور تمہاری
جے تو میر مہی پت صاحب قدرت کون ہماری
چارے کُنٹ سلام کریں گے گھر گھر صِفت تمہاری
تیرتھ سمرت پُن دان کچھُ لاہا ملے دہاڑی
نانک نام ملے وڈیائی میکا گھڑی سمالی

جب یہ اشٹ پدی گوُرو نانک جی نے مکّہ کے سامنے کھڑے ہو کر پڑھی۔ تب حاجیوں نے پُوچھا۔ اے حاجی درویش! یہ جو کچھُ آپ نے اپنی ہندی زبان میں کہا ہے۔ اور مکّہ کے سامنے کی ہے۔ ہم کو تو کچھُ سمجھ نہیں آئی۔ تب گوُرو نانک جی نے کہا۔ مُلاں جیون! اِس شہر کا محرم خُدا ہے۔ یا تھوڑی بہت چار کتابیں ہیں۔ یہ مکّہ مدینہ تیرتھ ہے۔ مہادیو کا اِس میں لنگ ہے۔ چاروں کوُنٹوں میں برہما بشن مہادیو کے مقام ہیں اور مہادیو کو بابا آدم بھی کہتے ہیں۔ پاربتی کو اماں ہوّا کہتے ہیں۔ ہندُو مسُلمان دونوں کا بڑا ہے۔ ہندوؤں کے اٹھسٹھ تیرتھ تب پاک اَور پوتر ہو سکتے ہیں۔ جب چاروں کوُٹ اُتر دکھن۔ پوُرب۔ پچھم چاروں طرف لنگ کا مکان تیرتھوں کی جج کا درشن کریں اور اِسی طرح مسُلمانوں کے بارے بھی کہتے ہیں۔ جب تک سمیر کمیر کے گرد نہیں پھرتے اُتنے تک پاک نہیں ہوتے۔ تیرتھ اَور حج کسی کا قبول نہیں ہوتا کیونکہ ہندو مسُلمانوں کے مقاموں کو بُرا بھلا کہتے ہیں۔ اور مسُلمان ہندوؤں کے مقاموں کی بدگوئی کرتے ہیں۔ دونوں فرقے

ایسی پوتر جگھوں کو بُرا بھلا کہتے ہیں۔ تب مُلاں جیون نے کہا۔ وہ سردد جو آپ نے کہا ہے۔ اُس کا مطلب بھی مجھے سمجھائیں۔ تب گرو نانک جی نے کہا۔ اے مُلاں جیون! خدا نے اپنی قدرت کے ذریعہ نو کھنڈ زمین ساجی اور یہ نو مقام آدمی کے سپرد کئے۔ اُس کے اُوپر استھان کیا۔ سات سطح تمام کے شاہ کئے ہیں۔ اور یہی ساتوں فرشتے آسمان میں نیکی بدی ... ہیں۔ چودہ طبق ہیں۔ سات طبق اُوپر اور سات طبق نیچے ہیں۔ باد ؏۱ آب ؏۲ آتش ؏۳ خاک ؏۴ ان چار تتوں ارباناسر کی صفت چار کتیبوں میں کی ہے۔ یہی چار کتیبا چار زمانوں میں سردار ہیں۔ چاروں ہاتھ برہما کے بیج ہیں۔ برہمے کو حضرت جبرائیل بھی کہتے ہیں۔ تین قومیں انسان کے جسم سے پیدا کی ہیں۔ دیوتے۔ آدمی اور راکشس۔ تینوں کو تین لوک باندھ دیئے ہیں۔ یہ سب پیدا کر کے چار جگوں کی مہلت اُن کو باندھ بٹھائی ہے۔ وہی چاروں چراغ اپنے زمانے روشن ہیں۔ اور چاروں کتیب چاروں کُوٹوں کی طرف روشنی کرتی ہیں۔ جگ جگنتر چاروں چراغ برھما روشن کرتا ہے۔ ایسی سکت مدھ سُودن مادھو کی ہے۔ جو چاروں زمانے آکر اکٹھے ہوئے ہیں۔ دونوں فرزند بابا آدم کے ضد کر کر کے اور لڑ لڑ کر مرتے ہیں۔ اِس حرام خوردنی دُنیا کے واسطے مگر بیشک دونوں طرفیں دوزخ میں چلی جاتی ہیں۔ جو مغربی ہیں۔ وُہ برہم برن ہیں۔ اور جو جنُوبی ہیں۔ سو کھتری کہلاتے ہیں۔ جو مشرقی ہیں۔ سو ویش کہلاتے ہیں۔ جو شمالی ہیں۔ وہ شُودر کہلاتے ہیں۔ عمل اقرب اُرفان فرمان ہے۔ شمال کی طرف اِس کا مُنہ ہے۔ سو سنکھالیاں ہیں۔ آگے سیام عُرف جنبُو رہی شیخوں کے تلے تھا۔ اب ولیشوں کا مذہب چھوڑ کر شُودر کا مذہب ملا ہے۔ جب شیخوں کی باری آئی۔ تب شیخوں کی طرف دیوتوں اور ہندوؤں کے آسن تھے۔ اُن کو لِگاڑ کر حاصل کرنے لگے۔ تب ایسی چال شیخوں نے چلائی۔ اپنے مقام ظاہر کئے۔ گورستانوں کی پُوجا کرنے لگے۔ ہندوؤں کے ماتھے مڑیاں گرا دیں۔ منہدم کئے۔ اِس وجہ سے ضد پیدا ہوگئی۔ سچائی اور انصاف بھول گیا۔ تب درگاہ میں دیوتوں نے فریاد کی۔ اور کہنے لگے۔ کہ اے پرمیشور! اب ہمارا تیج کلجگ میں گھٹ گیا ہے۔ یگ ہوم ہیم بلبیش پُرکھ ہندوؤں کو سیکھ جو آپ نے سنسار میں بھیجے ہیں۔ آپ کی پرستنا نہیں کرنے دیتے۔ جب دیوتوں کی یہ عرض نرنکار نے سُنی۔ تب نرنکار کو غصہ آگیا۔ درگاہ میں سب پیر پیغمبر اولیا صادق سدھ جو کوئی اُس مقام پر پہنچا ہے۔ خواہ

ہندو خواہ مسلمان سب حاضر تھے۔ تب سچے صاحب کی نگاہ نانک درویش پر پڑی۔ تب نانک کو بھیجا۔ پھر باری تعالےٰ خدا کا حکم ہوا۔ کہ نانک درویش آگے آؤ۔ میں آپ کو حکم دیتا ہوں۔ کہ آپ سنسار میں جائیں اور لوگوں کو راہِ راست پر لگائیں۔ ساتھ ہی "ست نام" کا پرچار کریں۔ صرف ایک ہی نام کا پرچار کرو۔ کیونکہ دوسرا میرا شریک کوئی نہیں۔ سو اب حکم نانک درویش کو آیا ہے۔ کہ تُم جا کر جگت میں نیکی کا دَور پھیرو۔ جو کوئی راہِ راستی پر چلے گا۔ وہی پاک ہوگا۔ اب میاں جیون جی! راج پاتشاہی تمہاری ہے۔ اور تمہارے ہی لشکر ہیں۔ تمہارے ہی گھوڑے ہیں۔ گھر گھر میاں سبھاں جیاں کا جو صاحب ہے۔ سو بھی تم ہی ہو۔ بولی بھی تمہاری اَور ہے۔ تمہاری بولی سے ہندو لوگ ڈرتے ہیں۔ سمجھتے نہیں جو رب نے فرمایا ہے۔ جو کوئی دھرم کی کوٹ داری کرے گا۔ اُسی کی دھرتی اَور اُسی کی دیگ۔ جو کوئی داڑی پکتی ہے۔ جہاں تک نعمتیں ہیں۔ سو سب اکٹھی اَور ایک ہی دفعہ پکتی ہیں۔ اور بھاگ بھنڈاری ہے۔ جیسی کسی کے باب کلام بھاگ کی چلی ہے ویسا ہی بھاگ اُس کو ملا ہے۔ جو سچ کی کوٹ داری کرے گا۔ تِس کی بھاؤ بھنڈاری ہے۔ اور جس پر بخشش ہو۔ پھر کچھ اور مانگے۔ دُنیا کی حرص کرکے اُس کا کیا حال ہوگا۔ شیطان کا حکم اُس پر غالب ہوگا۔ لوہے کے قیدخانہ میں پڑے گا اور اُس کے گلے لعنت کا طوق پڑے گا۔ اَور اُس کے پاؤں میں بیڑیاں پڑیں گی۔ اُس کو سزا ملے گی۔ نار د شیطان کے حوالے کریں گے۔ سنسار میں خوار کریں گے۔ مُلاں جیون جی! خواہ آپ بُرا سمجھیں یا بھلا۔ جیسا کریں گے۔ ویسا بھگتنا پڑے گا۔ اب تم آدپورکھ کو اللہ کہتے ہو۔ وڈیائی تُم کو شیخوں کی ملی ہے۔ اَور دیول دیوتے اَور پُرآتن تیرتھ جو ہیں۔ وہ تو خُدا نے ہندوؤں کو دیئے تھے۔ سو تُم نے منسوخ کر کے اُن کو کر لگایا ہے۔ ایسی کیرتی تمہاری کلجگ میں چلی ہے۔ کوُجا بانگ اور مُسلّع جو نیل رُوپ بنواری کا بھیس تھا۔ تمہارے گھر گھر میاں سبھاں جیاں میں وَرتیا ہے۔ اَور چاروں کُوٹ تمہارے آگے سلام کرتے ہیں۔ کِس لئے جو حُکم رب کا ہے ابھی تمہارا ہاتھ ہے۔ اور بولی بھی تمہاری اَور ہے۔ اِس لئے جو ہندو سنسار میں ہیں

ملہ کیرت

وہ ڈرتے ہیں۔ اور تم ہی پت صاحب ہو۔ گھر گھر تمہاری صفت ہوتی ہے۔ اور جو نانک
درویش جو چاروں کوٹوں کے تیرتھوں کا اشنان کر آیا ہے۔ کچھ لابھ وڈیائی آخری زمانے
یہ مانگتا ہے۔ جو رب کو میں ایک گھڑی یاد کروں۔ اور رب مجھے بھولے نہیں۔ تب اتنی باتیں
گورو نانک جی نے کہیں۔ تب پھر مُلاں جیون نے کہا۔ نانک درویش جی! آپ نے جج مطابق
چاروں کتیبوں کے دُرست کئے ہیں۔ ہم کو تو صرف ایک مغربی کی ہی خبر ہے۔ اور یہ کیا سحر
ہے۔ تب گورو نانک جی نے کہا۔ مُلاں جی! اِس حقیقت کو کوئی نہیں پا سکتا۔ یہ جو
لوح قلم زمین آسمان کھڑا ہے۔ بابے آدم کا جُبتہ یہی ہے۔ اور خاکی بُت ہے۔ دن رات
چاروں کوٹوں کو سجدہ کیا ہے۔ آفتاب اور مہتاب[1] اُس کی آنکھیں ہیں۔ چاروں طرف
خدا ہے۔ اِس ہی بڑے عالم میں کئی عالم سر بیر پیدا ہو کر مر مر کر نام پیدا کر گئے ہیں
چار کتیب اور چاروں جُگ میں تمام دن اور رات سجدے کرتے ہیں۔ چاروں طرف
کو بابا آدم ایسا عمل کرے اور اُس کی اُستت ہندو مسلمان کریں۔ شیطان پر حکم چلے
اب حکم پا کر خدا کا درویش نانک آیا ہے۔ جو آگے شیخوں کو حکم دیا ہے۔ کہ تم سچائی کے
مارگ پر چلو۔ سب فرقوں میں ایک ہی رب سمجھو۔ تب تدبیراں کر کے سنسار کو عذاب
دینے لگے۔ حرام حلال اپنے اختیار میں رکھا ہے۔ کتیبوں کے راستے بھول گئے ہیں۔ کتیبیں کچھ
کہتی ہیں۔ اور وہ کچھ اور عمل کرتے ہیں۔ اب اُن کا عمل منسوخ ہوا ہے۔ عمل نانک درویش
تمہارا چلا ہے۔ تم اپنے آپ کو سنبھالو۔ دُنیا میں جاؤ۔ سب تھان مکان جتنے نو کھنڈ
پرتھوی اُوپر ہیں۔ اُن کی زیارت کر کے اور اُمتی جو ہیں۔ (ایک خدا پر ایمان لانے والے)
اُنکی رکھشا کرو۔ کیا ہندو کیا مسلمان! کیا دیو کیا دانو! کیا اور عالم بہت قسموں کے ہیں۔
سب کی خبر لو۔ مُلاں جیون جی! ہم اِس عالم کا مشاہدہ دیکھ کر عجب حیران ہو گئے ہیں۔ اور
من میں عجب حیرانگی ہو رہی ہے۔ جو درگاہ میں تاکید پیدر پے پیغمبر اوتاروں کو یہاں
ہوتی ہے۔ جو خلق سب خالق کے جسم سے ہوئی ہے۔ جو خالق کو خلق یاد کرے، تو پھر خالق
کو ملے۔ آدم ذات ہو کر دُنیا حرام بدکار شیطان کی پرستام کرے سو پھر جسم شیطان کا
دھرے گا۔ اور پھر خراب ہوگا۔ چوراسی لاکھ جُون میں پھرتا رہے گا۔ کیا ہندو کیا مسلمان اپنے
اپنے عمل پروان حکم نانک فقیر بندہ جو کوئی رب سُنائی دیتا ہے۔ سو اُس کو سچے صاحب کا
حکم ہے۔ کہ دُنیا میں جاکر اپنا علم نصیحت ظاہر کرو۔ ایک خدا کا نام ہی ظاہر کرو۔

[1] سورج اور چاند۔

پہلے ایک لاکھ اسی ہزار پیغمبر اَور اوتار بھگت سِدھ سادھک ولی اولیا غوث قطب سالار مُلاں پنڈت جو دُنیا میں بھیجے ہیں۔ وہ دُنیا کو راہِ راست دِکھا کر بہشت داخل کریں۔ سونانک! وہ اپنی روٹی کپڑے کے واسطے لالچ میں پھنس گئے ہیں۔ سچّا راستہ چھوڑ دیا ہے۔ کُل عالم میں اندھیر ہو رہا ہے۔ حُکم پاک رب کا درویش نانک کو ہُوا ہے۔ کہ کلجگ میں چاروں چراغ روشن کرو۔ اَور جا کر لوگوں کو راہ راست پر لگائیں ورنہ یہ زمین غرق ہوتی ہے۔ دُنیا میں اندھیرا ہو رہا ہے۔ جس کِسی نے کلجگ میں بیڑا اُٹھایا۔ وہ اپنی بڑائی اَور اُپما میں خوار ہُوا ہے۔ رُوسیاہ کر کے یہاں آیا ہے۔ آگے دوزخ اور لعنت کا طوق درگاہ میں پیا رہے اَور پھر رب کا حُکم اِس طرح ہُوا ہے۔ جو سب پیغمبروں محمد نے دُنیا میں بیڑا اُٹھایا۔ اَور اُنہوں نے ۷۲ فرقے مذہب کے نام پر چلائے۔ باقی جو دس نام سنیاسی بارہ کن پاٹے۔ اپنے بھئے راماند بیراگی کے سنسار میں ورتے ہیں۔ باقی فقیروں کی گنتی کچھ نہیں جو آپو دھاپی ہوتے رہے ہیں۔ اُن کی دھوم دُھر درگاہ صاحب سچے کی سُنی ہے۔ اور مُلاں جیون جی! ہم جھوٹ نہ رہنے دیں گے۔ ویسے کلجگ میں کئی جیسے لکائی رکھیں گے۔ جو کچھ کرامات صفت درگاہ سے ہمیں ملی ہے۔ (وہ سب میں آدجگاد برتے گی) اور خداوند تعالےٰ ہمیشہ سب کا ایک ہی ورن کرتا آیا ہے۔ مگر اَب تو کلی کال کلجگ میں نہ سب ہندو ہو رہے نہ سب مسلمان ہو رہے۔ اپنی اپنی شیطانی میں لپٹے ہُوئے روٹی کپڑے کے لئے سب بن بیٹھے ہیں۔ آگے دیکھئے۔ جو رب کو منظور ہوگا۔ وہی ہوگا۔ ہماری بات کوئی نہیں چلتی۔ کلجگ میں خُدا اپنے اپنے بناؤں بناؤس کرے گا۔ جیسا عمل کوئی کرے گا۔ ویسا ہی پائے گا۔ جب یہ بات مُلاں جیون نے سُنی۔ تب تمک میں آیا۔ اور کہنے لگا۔ یارو سُنو۔ نانک درویش ہندی کی نصیحت اور ساتھ ہی ہمارے سامنے سے مکّہ پھر کھڑا ہُوا ہے۔ اور مُلاں جیون گورُو نانک جی کو کہنے لگا۔ درویش جی! یہ تمہارے ہند کے قاضی دروغ گو آئے کعبے کے لوگ بھی خراب کئے ہیں۔ اِتنے میں مکّہ کا قاضی حاجی رُکن دین اولیا نماز پڑھنے کے لئے آ کھڑا ہُوا۔ گورُونانک جی اَور قاضی رُکن دین کی آپس میں سلام علیکم ہُوئی۔ تب گورونانک جی نے کہا۔ قاضی جی! ہم تمہارے دیدار کی خاطر حج کے لئے ہزاروں کوس کا فاصلہ طے کر کے آئے ہیں۔ ہمارا مقابلہ اور سب قوموں کے ساتھ ہُوا ہے۔ اور ردّ و بدل کر کے منسوخ کی ہیں۔ اب پڑھے گُڑھے ثواب نہیں۔ عمل کرنا ثواب ہے۔ اور پڑھنا گُڑھنا درکار نہیں۔ خاص عمل کرنا خُدا نے فرمایا ہے

اِس آخری زمانے میں بغیر بندگی اور نیک عملوں کے بغیر خلاصی نہیں۔ قاضی جی! ایک دو باتیں حق راستی کی آپ کے ساتھ کرنی ہیں۔ سو خدا نے جیتے جی ہمارا تمہارا میل کیا ہے۔ کلجگ میں جو فرقے تحقیق کئے ہیں۔ ابھی اُن میں بھی شک ہے۔ کافراں مُلحداں کا جو پنتھ ہے۔ وہ اِس پاک نامہ میں درج کیا۔ اور جو دروغ گمراہ ہیں۔ اُن کو رد کریئے۔ تمہارا دین گھر مدینہ ہے۔ جو یہاں قضا ہو پڑے۔ سو وہی آپ آپنے عمل ظاہر کریں۔ سچ رکھئے۔ جھوٹ منسوخ کریئے۔ جواب سوال حق راستی کا شروع ہُوا۔ ایک طرف بابا نانک حق راستی گُپت شُنید ہُوئی۔ سچے شبد پر فیصلہ ہندو مُسلمان کا گورُو نانک جی نے کیا۔ ہندوؤں کو اپنی جگہ اور مُسلمانوں کو اپنی جگہ رکھا۔ تمام مذہب اپنے اپنے راستے پر کامل کئے۔ اور چاروں ورن برہمن۔ کھتری۔ ویش۔ شُودر اپنے اپنے نیموں پر چلائے۔ کوئی کسی کو بُرا بھلا نہ کہے۔ اپنے اپنے زمانے میں سب سردار تھے۔ کم یا زیادہ کوئی نہیں کیا۔ رب کی درگاہ میں ذات یا مذہب وغیرہ کچھ نہیں پُوچھا جاتا۔ نیکی بدی پُوچھی جاتی ہے۔ پاتشاہ اُمراء قاضی مُفتی مُلّاں اِن سے دوح عدالت کا حساب پُوچھا جائے گا۔ کہ آپ رب کا فرمان لے کر جو آئے تھے۔ سو کس کس کو پہنچایا ہے۔ جنہوں نے اچھے عمل نہیں کیئے۔ وہ حاویہ دوزخ میں پڑے سڑ رہے ہیں۔ اور توبہ توبہ کرتے ہیں۔ اور کوئی قبول نہیں پڑتی۔ جب اِتنی نصیحت گورُو نانک جی نے کہی۔ تب مُلّاں جیون نے غصّہ سے آواز کی۔ اور سُورا پڑھنے لگا۔

سوال مُلّاں جیون سُورا

حمد سُنائی رب نُوں دوئم نبی رسُول
لکھیا دُھر درگاہ دے اکو پاک آلائے
اِسرافیل فرشتہ جد پھُو کسی کرناے
اُڈسی دُنیا آیت بھانت جیوں پیچھے ملکی کپاہ
تد قاضی ہوسی آپ رب مُفتی نبی رسُول
سب چھڈ پچھسن اُمتی جناں دے سوال جواب
تس روز محشر جھیڑے ہوسن سوئی خراب
مُنتر تیئے رب دے درنے ہی طلاق

سوئیم چاروں یار ہون پڑھ کلمہ ہوئے قبول
اُپر کلمہ نبی دا پڑھیا ہوئے پاک اور آئے
تس روز محشر ڈبڑے ہوسی گُل کہائے
پچھسن زمیں آسمان دوئے رُوح کھاسن دُنا ہے
پچھسن کھول کتاب نُوں نیک بدا سب مُول
حضرت کا فرمایا لکھیا وچ کتاب؟
جو دتی بانگ نہ جاگدے سُتے پئے ناپاک
بے نمازاں تے سنگ بھلے ہو رہندا اتیں جاگ

اوہ جو کرن اللہ دی بندگی وڈّے ناں دے بھاگ
اوہ ویلہ وخت نہ جاندا کچھ عمر خطاب
بد پلیتی کافراں پر عورت نال مُحاب
دوزخ سڑوے پائیے تن تے سہن عذاب

عزرائیل فرشتہ آکر کرے خراب
سُور شراب حرام ہے بیجا بھنگ گناہ
جیون شامت نہ نفس دی پاسن کلے سزائے

جواب سری گورو نانک جی مہاراج

حمد ثنائی رب نوں واحد لا شریک
لکھ چوراسی عالما کان حیوان نبات
واحد لا شریک ہے اِک قادر پاک اللہ
کلّا اِک خُدائے ہے قدرت کئی رسُول
لِکھیا دُھر درگاہ دے اِکو پاک خُدا
مُفتی کوئی نہ رب دا جو کھولے پاس کتاب
واحد لا شریک ہے قاضی مُفتی آپ
آپے بخش ملائیندا دے سزائیں آپ
چاندی دھووے سُنیار جیوں کھوٹے کھرے ملائے
ہانڈی چاڑھ جلالیسی آپ سُنیار رب
خرباں لگسن کھوٹیاں پر کھوٹے تے نہ کم
کھرے خزانے پوسنی کھوٹے دھر دھن ڈھا
نانک آکھی جیونا مُکھ تے پیچ الائے
ہوسی قیامت دُنی پر انت نہ اوڑک تائے
غیر حساب نہ ہوسیا ربانی درگاہ
اوہ پوسن دوزخ جا دیے گل سنگل رُسیا
بد عملی جو کرن گے ہوسی لانت فناہ

اَوتاراں پیغمبراں اِک سکیا نہ کر تحقیق
واحد لا شریک ہے نِت مکھوں الائے دے جواب
قدرت لکھ رسُول ہین بیچ درگاہ پاون راہ
جیون نیّت راس کر درگاہ پوین قبول
دوئم ہویا نہ ہوئے گا جو ہویا بھیا فناہ
یار نہ کوئی اللہ دا جو کرے سوال جواب
آپے کھول کتاب نوں آپے کرے حساب
اکو اک خدا ہے جس دا مائی نہ باپ
سکّہ پیچ رلائیکے کھوٹے کڈھے جلائے
کھوٹے تھیوسن خاکڑی قائم کھرے کتّب
صاحب الویں پرکھسی جیویں صرافاں دم
کھوٹے ملسن خاک نال کھاسی جا رول
روز محشر جھیڑے ہوسی گُل کہائے
تد قاضی مُفتی کو نہیں قاضی آپ اللہ دے
عملاں پوسن آکیاں کیتے جناں گناہ
[illegible] عملاں والڑے دیکھسن یا اللہ
عمل عُوفی اُت دے دل آرسن بیچ صلاح

جور نہ ہوسی پاس کو اِک ہوسی اللہ گواہ ‖ عمر حیاتی بہشت وِچ پاسن پیچ اللہ
چھٹسن سیئی نانکا مُرشد جہاں پناہ ‖ مُسلمان کہاون مشکل جے ہوئے تاں مُسلمان کہائے
اول اول دین کر میٹھا مکلنا مال ہٹاوے ‖ رب کی رضائے منے سِر اُوپر کرتا منے آپ گواوے
ہوئے مُسلمان دین مہانے مرن جیون کا بھرم چُکاوے
نانک سرب جیاں مہرمت ہووے تاں مُسلمان کہاوے

آیئت

ہر مسیت صِدق مُصلّا حق حلال قرآن ‖ سرم سُنت سیل روزہ ہووہ مُسلمان
کرنی کعبہ سچ پیر کلمہ کرم نواز ‖ تسبیح ساتس بھاوسی نانک رکھے لاج
مُسلمان مُہاوے آپ ‖ صِدق صبوری کلمہ پاک
کھڑی نہ چھوڑے پڑی نہ جائے ‖ سو مُسلمان بہشت کو جائے

سُورا

حق پرایا نانکا اُس سُور اُس گائے ‖ گُور پیر ہامہ تاں بھرجاں مُردار نہ کھائے
گلّی بہشت نہ جایئے چھوٹے سچ کمائے ‖ مارن پاہ حرام میں ہوئے حلال نہ جائے
نانک گلی کوڑی کوڑے پلے پائے

اِس کا ارتھ

جناں سچ پچھانیا پہنچ بہشتیں جائے ‖ حق حلالی کھاونا سچ نیاڑے بھائے
زور نہ کیجے کسی پر اُتم مدھم نہ کوئے ‖ ہندو مُسلمان نوں دوہاں نصیحت ہوئے

نصیحت ہندواں

دیا کپاہ سنتو کھ سوت جت گنڈھی ست وٹ ‖ ایہہ جنیئو جیہ کا ہئی تاں پانڈے گھت
نہ ایہہ تُٹے نہ مل لگے نہ ایہہ جلے نہ جائے ‖ دھن سو مانس نانکا جو گل چلے پائے

حدیث

چوکڑ مُل انائیا بہہ چوکے پائیا!
سِکھا کن چڑھائیاں گور براہمن تھیا!
اوہ مُوا اوہ جھڑ پیا دے تگا گیا!

آیئت

لکھ چوب با لکھ جاریاں لکھ کوڑیاں لکھ گال
تگ کپاہ ہو کتیئے باہمن وٹے آئے
ہوئے پرانا سُٹیئے بھی پھر پائیے ہور
نائے مینیئے پت اُدپجے صالاحی سچ سُوت
تگ نہ اِندری تگ نہ ناری
تگ نہ پیریں تگ نہ ہتھیں
دے تگا آپے وتے
لے بھاڑ کرے دیاہُ
سُن دیکھو لوکا ایہہ وِڈان
جے موہا کا گھر موہے گھر موہِ پتری دے
وڈ جیئے ہتھ دلال کے مُصفی ایہہ کرے

لکھ ٹھگیاں پہنامیاں رات دِنس جیہ نال
کوہ بکراریں کھایا سب کو آکھے پائے
نانک تگ نہ تُتیٔ ڈرے جے تگ ہووے زور
درگاہ اندر پائیے تگ نہ توٹس پُوت
بھلکے تُھک پوے نت داڑھی
تگ نہ جہوا تگ نہ اکھیں
وٹ دھاگے اورا گھتے
کڈھ کاگل دسے راہُ
من اندھا ناؤ سُجان
اگے دست سنجائیے پتری چوڑ کرے
نانک اگے سو ملِے جو کھٹے گھالے دے

بھاو

تگ نہ ہندو پایا تگ نہ مُسلمان
ہند وسنگل سُوت دا اِس کا بھوہنس کرے
ہنُدو بدھا سُوت سیلوتِن کو ٹھپن اسان
کندھی جیوں دریا دی دین کنارے دوئے
ہندو بندھن جو کرے کوئے نہ سکے توڑ
بندھن چنگا سُوت دا تیئے پائیے ہور
کرمی بدھے جے مرن مر پھر آوہِ جاہ
سُنت ہندو تُرک دی کانے سُنیئے دوئے
آلت کٹیئے تُرک دی ہندو گوش چھدائے

دو دیں بھُلے راہ تے غالب بھیا شیطان
بھادیں بیٹھے چوک وچ بھادیں باہر ہوئے
ترُکل سنگل شیر کا چھُٹے مُسلمان
آپو اپنے دین وچ بدھے دِسن سوئے
بندھن کٹے تُرک جے مارن ہنڈ ادھوڑ
جے بندھن ٹُٹے تُرک دا تاں کافر ہوئے نکور
کھُلے بندھن جے مرن پھر جنم مرن نہ تاہ
سُنت باجھوں جیونا ہندو تُرک نہ کوئے
ضرب لگاسن آپنی نیارا رہیا خُدائے

ہندو مُسلمان دوئے درگاہ ہین نہ جائے
نیں نکر جہان وِچ ہندو تُرک کہائے
کلجُگ وچ منسوخ ہین ہندو مُسلمان
تیجا دِین چلا ییا مشکل کِتیا آسان

سوال رُکن دین قاضی

آکھے قاضی رُکن دین سُن نانک درویش
ایتھوں کلمے پاک جو سو اللہ دے درویش

اوّل نائے خُدائے دا دوم نبی رسُول
نانک کلمہ یاد کر درگاہ پوے قبُول

لکھیا دُھر درگاہ دے اکس باجھ نہ کوئے
کہے محمد اُمتی کلمہ پاک بگوئے

صاحب کا فرمایا لکھیا وچہ کتاب
دوزخ جلدے نہ پون جو پڑھدے کلمہ پاک

تریہے روزے جو رکھن پنجے وقت نماز
بہشت تناں کو جوڑی لبھتے سب عذاب

آتش دوزخ جادیے کافر نت جلن
مُسلمان مُسلمی جے خاکوں سنگ ملن

قائم ہوئے قیامتی وت نہ آون جان
رُکنل رُوح امانتی جے ثابت رکھے ایمان

جواب نانک شاہ سُورا

سُنو قاضی رُکن دین آکھی نانک شاہ
جناں ایمان سلامتی سے درگاہ پائن راہ

اوّل نائے خدُا دا کیتے نبی رسُول
رُکنل نیت راس کر درگاہ پویں قبول

لکھیا در خُدائے دے اکس باجھ نہ کوئے
دُوجی قدرت ساج کے رنگ دکھائے سوئے

اک دروات لکھ لکھوں لکھ اسنکھ
نانک قیمت نہ پوے صاحب اگم بے انت

آدم ہوا سرجیا قدُرت بندے دوئے
دوہیں ہتھیں اُپجی میدنی جیہ جنت الوئے

کیتے نوُر محمدی ڈھٹے بنی رسُول
نانک قدُرت دیکھ کر خودی گئی سب بھُول

اللہ والی درگاہ دا انت نہ پارادار
کئی اسنکھاں طبق کر بے انت بیشمار

اکو در درگاہ اک اکو پاک خدائے
دُوجی قدرت ساج کے ہو آپے پردائ

اکو عاشق آپ ہور معشوق نہ ہوئے
قدُرت کئی معشوق ہے دعوے ارتھ کر دسوئے

صاحب کسے نہ دیکھیا سب قدُرت نوں لپٹائے
قدُرت انت نہ پاونی پھر پھر دھکے کھائے

کیتے لکھ پیغمبراں مر پھر ہو دے خاک
جت در لکھ محمدا لکھ برہمے بشن مہیش
لکھ لکھ اوتھے جتی ہے ستیہ تے سنیاس
لکھ لکھ اوتھے آسماں گور چیلے ربراس
لکھ پیر پیغمبر اولئے لکھ قاضی مُلاں شیخ
سادھک سیدھ اگنت ہے کیتے لکھ اپار
سرناتھاں کے ایک ناتھ ست نام کرتار
لکھ لکھ جوگی جُگت کر لکھاں سنت مہنت
لکھ لکھ کورم مچھ کچھ لکھ لکھ بھئے براہ
رام کرشن ان گنت ہیں بودھ کلنکی لکھ
کیتڑیاں اوتار لکھ بیتے انت نہ پار
لکھ پیر پیغمبر اولئے غونث کُتب لکھ پیر
نانک سچا پاتشاہ سر شاہاں پاتشاہ
برہمے آئن آکھدے بید پڑھیں لکھ چار
سِو پُران در کھڑے دیوی دیو اسنکھ
چار کیتاں سودھیاں سودھے چاروں بید
صاحب اِکو راہ دکھ ہندو مسلمان
نانک دعوے چھڈیا جگ وِچہ درتے خیر
نانک آکھے رکن دین سچے سنو جواب
آتش دوزخ حاویے پائیا تناں نصیب
مسلمان مسلمی جو جیئے وچہ مرن
نانک آکھے رکن دین کلمہ سچ پچھان
مسلمان خدائے دے ہندو آکھن رام

خاکوں تے پھر اُپجے کئی اسنکھاں لاکھ
لکھ لکھ رام وڈیریاہ لکھ راہیں لکھ دیس
لکھ لکھ اوتھے گورکھا لکھ ناتھاں لکھ ناتھ
لکھ لکھ دیوی دیو تے لکھ دانو لکھ نواہں
کیسے سانت نہ آئیا بن ستگورکے اُپدیس
ایتڑیاں اپوترہے بن ستگور کے سبد بیچار
نانک تاں کی قیمت نہ پوے بے انت بیشمار
لکھ دھرتی آکاس ہیں پریا لکھ اننت
لکھ لکھ اوتھے نارسنگھ باون لکھ اللہ
آون جانا حُکم وِچہ کرتے آنکھ فرق
کیتی ہو ئیا اُمتی کچھ انت نہ پارادار
ترسن کھڑے دیدار نوں دِسن کھڑ ظہیر
قائم دائم قدرتی قادر بے پرداہ
بسن کسن کیتی بہڑے حُکمی دھریں اوتار
اُپجے ہو دیں جھڑ مریں ہیچ سدا بخند
سودھی نو کھنڈ پرتھوی بُبہ بدھ ہوئے بھید
دعوے اُتے لڑ مرے رہیا خدائے امان
نہ کاہوں سو دوستی نہ کاہوں سو بیر
صاحب کا فرمایا لکھیا وِچہ کتاب
بھسِت حلالی کھاوناں کیتاں جناں پلیت
قائم ہوئے قیامتی فیر نہ جنم دھرن
اِکو رُوح امانتی جے ثابت رکھے ایمان
دوہاں دعوے پکڑیا غالب بھیا شیطان

ہندو مورت نرملی مسلمانی پار
عمل اُپر نبڑے سبھے نمانی خاک

اربا نامر میل کے جسے رچے خدائے
قائم دائم قدرتی سچے بے پرواہ
سوا لکھ پیغمبراں آئے دُنیا ماہ
ایتھے اوتھے ایک ہے دُوجا ناہیں کوئے
نیچاں اندر نیچ ذات نیچی ہُوں ات نیچ
باد پیر آبی پدر خاک سما در جان
نیکی بدی بکھانیئے ملک الموت حضور
جناں حکم پچھانیا چلے متک گھال

آپے ساجن نوا جدا آپے کرے فناہ
نانک صاحب ایک ہے ہور شیطانی راہ
آپو اپنی نوبتی سبھو چلائے راہ
دُوجا آپ جنائیکے گئی سمجھی ہوئے
جھتے نیچ سالین تھتے ندر تیری بخشیس
دائی دایا روز شب کھیلے سگل جہان
عملی آپو آپنی کے نیڑے کے دُور
نانک تے مُکھ اُجلے کیتی چھُٹی نال

سوال رُکن دین سُورا

آکھے رُکنل نانکا رہے رسُول خدائے
نہ مائی نہ باپڑے نہ بھائی نہ بیر
تناں اُوپر مصطفےٰ بھرسی نہ صفات

جو کوئی کرے بُرائیاں سوئی لہے سزائے
جو بد عمل کماوندے تناں گلیں زنجیر
دوزخ آتش گھتیں توبہ کرن نفاق

توبہ پُکارن لکھ وار پے پوے نہ کوئے قبُول
ملن سزائیں رُوح نُوں پچھیئے بھُول ابھُول

جواب نانک شاہ سُورا

آپے بخس ملائیندا آپے دے سزائے
حُکم پچھانے خصم دا آیا سو پروان
بیڑی جیُوں دریا دی رہن نہانے پیر
پچھُن کھول جگائیے منگن مال جگات

اکو اک ورتائیندا ہور کسنُوں پُچھ جائے
نانک تاں کو ناک ہے اکو رُوح امان
بنن گھنڈ جکا تکی بہت مُرید بے پیر
دینی آئی تناں کو جنی کمائے پاپ

بنن پُل دریاؤ دے پاتشاہ
لنگھے اگنتی میدنی پچھ نہ سکے اگاہ

ننگھے بباہی اُمتی لکھ اسنکھاں پُور
جنی نام دھیائیا سو جگ وچہ پاتشاہ
کنگ گئے گھر آپنے پاتشاہ گئے دربار
بازاری بازار وچہ اُدہناں آکے لائے بازار
بچن بھنڈ اتائیاں تانے سانگ بنائے
مُلاں پڑھن رسالڑے کرن سر دھوہائے
پُوڑے گور نکمے بھوجلوں لائے چرنی گھتی لنگھائے
کھنڈے کوڑوں تکھِڑی اگ لبے جُوں تیائے
سرپ اکٹھوئیں وچہ ٹھری جو کٹ کٹ پایاں کھاہ
چور اُچکے لالچی حرام خور بد راہ
بے اُستاد بے مُرشداں اِنہاں ملدی بہت سزائے
کُتیاں اتے لوبیاں اِنہاں رُدھا ڈڈی سزائے
رکھ پرائی امانتی جد منگے مکر پائے
کرکے لیکھا کوڑ دا لیندے درب بھلائے
کٹ اُتارے پُرسلات بہہ کوکے کرلائے
کتیے ہی اسنکھ جُگاں وِچہ بھوجل ہن سزائے
لکھ چوراسی جُون وچہ بھنبل بھُوسے کھائے
مانس دیہی پائیکے پھر صاحب کرے نہ یاد
توڑچی نویں بند دتی لے لیندا مر گئے مار
اندر رہوس بیج جے بھادیں ہوس کرناہ
کو دِرلا مارگ سیچدے کوٹی مدھے ہوئے
جیوں پارس اندر پتھراں جیوں پارجاں بن آہ
کوئی لکھ نہ ہنگھی سادھو چلت اپار

عملی آپو آپنی کو نیڑے کو دُور
عملی آپو آپنی لیکھے ملے سزائے
چور لِے وچہ بندیئے رعیت گئی گھر بار
کرن کسے لبس داتیئے قصہ خانی جائے
داچن پنڈت پوتھیاں گیتا بھگوت گائے
آپو آپنی کاربار لگی سب جائے
سُنے کنیں پُرسلات دالوں نِکی کہائے
تلے دہے ندی پُوں رت دی اُبھے لیت گرائے
پیر کھڑے لئی بیڑیئے سدلین مُرید بٹھائے
ٹھگ بٹپارے رہزن لائے طباسی کھاہ
لُون حرامی کرت گھن ادہناں لگے کہائے
کرکے زور غریب پر مایا لین چھپائے
کھس لین پرائی زمین نوں دُڈھی سہائے
انہاں تو ماں ظامن کو نہیں تار اتے دین چرائے
کٹ کے فیر سوارین راہ دت اُتے ہی پائے
بنیئے اسنکھاں چوکڑی پھر سٹین دھرتی پائے
وڈے بھاگاں نال ہی آدم دیہی پائے
اندروں کپٹی بھو سُکھ بینوندا جویں کمان
کڈھے گھنڈ سر مڑی نِوبے مکھ کرن منگھ
اُدہ درگاہ اندر سُرخرو امرت پھل جُن کھاہ
سیئیں ہزاریں نال ہاں لکھیں نہ پائیے سوئے
جیوں گنواں اندر کا مدھین تیوں سادھو مانکھ ناہ
جو تی سمجھانے اِک توں ادہ بھی سادھ بچائے

ناطر سمجھا دئے باز بیٹھے جال وِچھائے
مایا مُولوں وِچھائیکے پھر مایا لین پھہائے

سب بیٹھے جال وچھائیکے کوہپا اچھے آئے
بچ سکیے آپنے واسطے سرلینَدے پاپ اپھار
کوڈی تل حلال دی نہیں دمڑا کوٹ حرام
جیسی چنگ انار دی دن کھنڈ سکل جلائے
پاپی بہُ پرکار کے اُتم مدھم جان
گئو براہمن ماریئے گوتری ہت کرائے
کوٹ چھنویں پاپ سم ہتیا ایک کہائے
دسواس گھات اِک کوٹ سم ہتیے ما اربائے
کوٹ پاپ کے تُل ہے اکِرت گھن نرجُب
اے سبھے پاپ اِکتر کر جیتے ورتن لوٹ
سایاں تحذک نہ مرے جیوے برس اپار
پڑھن قرآن پُران بہُ بھید نہ پاد کوئے
مُلاں بانگ نماز کراہنس کریں پُکار
پڑھیا نہ پادے بھید کہہ بجھیا سوئی پائے
موٹی پگڑی بنھ کے لماں شملا کھول
چھڈن راہ کتاب دا پڑھن راہ سیطان
لکھ چوراسی اُمتی سرجی آپ اللہ
اِکو پاک خدائے ہے سرث ہل پاتشاہ
دُوجی قدرت ساج کے کیتی آدم رُوپ
خاصے بندے قدرتی سرجے خود کرتار
اِکدُوں آدم لکھ کر لکھوں لکھ اسنکھ
سجھنیں راہیں اِک رب قدرت کئی رنگ رُول
بندے اِک خدائے دے ہندو مُسلمان

اِک مُرغ ادیہے آوندے جاند جال اُڈائے
بجر پاپ نہ اُترن رساتل کھڑن ہتیار
کوڈی اکھٹ بھنڈار ہے کوٹ درب نہ تھوں کام
رنچک سمرن پربھُو کے کوٹ پاپ جل جائے
ہتیا کھوٹ پرکار ہے من ہیں لئے پچھان
رن ہتیا کینا ہتیا دسواس گھات ادھکلائے
کھوٹ ہتیا کے تُل ہے گُور تے سکھ پھرجائے
اور ہتیا سب اُترے ایہہ ہتیا ناہیں جات
نہاں پاتکی جانیئے جو زوست پرائی نار
ادشٹ وچار سے نکے سبھ پاپ چڑھے سرسو
سب پاپی دا پھڑیا نندک کے سر بھار
چار کتیاں بید چار پڑے گرڑھ چیٹے رد
خلقت کُوک سُناندے ہے نہ آپن سار
جن بجھیا تن سمجھیا چار اِک خدائے
لُقمہ کھادن رشوتی کہن دروغی بول
دُنیا دوزخ جل مرن قیامت ہوئے حرام
گُوناں گُون اُپائے کے کیتوس بہر صلاح
نباں دوزیر راج ہے اگم بے انت اتھاہ
کان حیران بنات ہے ترے سر تینوں کے بھوپ
صفت کرن کتاب پڑھ سب اُپر سردار
اِک حبہ رُوح اِک راہ شیطان بے انت
اِکو اِک خدائے نوں منے پوئیں قبول
دعوے رام رسُول کر لڑ دے بے ایمان

زوراں کُفر حرام ہے کیسے نہ کرد بجُول
جیتی دُنیا بندگی درگاہ پوے قبول

خاصہ جیہ آدمی چنیاں سبھناں ماہِ
دعوے چھڈ و مومنو درگاہ پوو قبول
اِکو نور خدائے ہے اِکو آدم رُوح
اِکو پاک خدائے ہے اِکو تسبیح ہاتھ
جیوتیاں مارے جیہ کو تیہ پر چھری حرام
جنوں کوئی مارسی سو بھی مارن ہار
اکس آدمی باہری سبھے شیئں حلال
جتنی اُمت ربدی اربا ناسر ماہِ
سبھناں اِکو رُوح ہے پنج پاک خدائے
قائم دائم قدرتی اِک اُپائے الائے

دیوے خبر خدائے دی بید کتیب سنائے
چار کتیباں ہندواں چارے کہے رسول
جان بوجھ دعوے کرے پو کفر کے کھوہ
من کے اِکسے رنگ ہے کفر دکھایا لاکھ
مار مُردیاں پاک حلال ہے کٹھی رد الکلام
قیامتی لیکھا بنڑے چھٹے کویں نہ یار
رب رضائی جے مرے تِن پر کہی کلام
کان حیوان نبات ترے چوتھا انس کہائے
باہجھ اللہ دی بندگی پھرے کھائے گناہ
چوپڑ بازی خلق دی پھر پھر آوے جائے

سوال قاضی رُکن دین سُورا

رُکنل آکھے نانکا سچ کتیب قُرآن
ترے کتیب منسوخ ہیں چوتھا من فرمان
حُکم نہ چلے ترہاں دا منن مسلمان
الکا ایکی ہوئے رہے ثابت رکھ ایمان

جواب نانک شاہ سُورا

نانک آکھے رُکن دین پڑھ کے دیکھ کتاب
چار کتیباں چوہ جگی کندے آد جگاد
من اللہ دے قول نوں من کتیباں چار
چارے قول خدائے دے چاروں مذہب ایک

چار کتیباں چار جگ سب مذہب وچ آب
ترے رچیاں توہ رُکن دین تِس تے لگے عذاب
اربا ناصر من توں جو چار اللہ دے یار
چوہاں وچہ خدائے ہے الکا ایکی دیکھ

برہمن چھتری دلیش شودر چاروں ورن پچھان
آپو اپنی نوبتی چل جائے نیسان !!!!

چار جاگے چو جگی چوہاں چلائے راہ
خودی نہ کسے میٹیا کر دے کھچو تان
قادر کنے نہ دیکھیا قدرت گربھ گمان
کیتے لکھ پیغمبراں اُمت لکھ الوئے
واحد لاشریک ہے اوہ پاک پاک خدائے
کسے نال نہ بولدا دُوآ ہویا نہ ہوئے
چاروں یار خدائے ار با ناعمر بھال
پنجواں رُوح ملائیکے ہوئے پنج تن پاک
اکناں مشرق بھاپیا اِکناں بیناں غروب
ترے کُنڈاں بھالئے ترے سود ھے بھید
جِس گُن دیہہ نہ پائیں جس کو بھیا نصیب
بید القرین باہرے جو کو کرم کرے
نہ ہنسے گو تری ترینوں روزہ نہ نماز
دوزخ دُنیا کار نے اہنس پھر رنجوُل
دُکھی دُنی سہیڑیئے جائے نہ لگے دُکھ
دُوجی دُنیا کفر ہے اندر رکھے چھپائے
کُوکن ڈھول وجائیکے رباب مردنگاں نال
کُوکن جتی پائیکے ہندو مسُلمان
کافراں جھوٹھی بندگی بڑیائی کرم نواز
دین گنوایا دُنی سیئوں دُنی نہ چالی ساتھ
شرع شریعت سودھ کے حرام حلال پچھان
پائیے راہ شریعتے کر کے عمل بکار
من مُوآ عالم مُوآ چاہ اِچاہ مرجائے

چار دیکھ جہان وِچ رکھ ایمان خدائے
آڑا گوڑی نت کریں ہندو مسُلمان
دعوے اُتے لڑ مریں پڑھن قرآن پُران
کلمہ اِک خدائے ہے دُوجی دروغ بگوئے
ناہ نمونہ جس دا بے چگوں کہائے
نانک آکھے رُکن دین اللہ یار نہ کوئے
بادی آبی آتشی خاک بنانی نال
چوہاں تے باہر جو رہے تیناں کو ناپاک
اِک جنوب منائیدے رہی شمال درود
توریت انجیل جنبور ترے پڑھ سُن ڈھٹھے دید
نانک کلجگ تار نے پرگٹ بھیا رسید
تِس پر غضب شیطان دا رب ڈھوئی دے
عملاں باہجھوں مومنوں دوزخ دُنی عذاب
کرم نمازاں بنہ کرے پوے نہ کائے قبول
نانک سچے نام بن کسے نہ لبھتی بھکھ
سچ اسلام خدائے ہے کُوکن بانگ الائے
پنج پنج نام پُکار دے دے دے پُوز تال
رب نہ سُندا اِک گل جھکھ جھکھ مُوا بان
سچے مارے جھوٹ پر قاضی کرے اکاج
دُنیا دوزخ جل مُوئی بھئی اسنگھ نپاک
کر عدالت سچ کی راہ شریعت مان
پہنچے حق حقیقت مارفتی من مار
حُکم پچھانے رب دا سچے محل سمائے

سچ پرانا نہ تھیئے نہ من میلا ہوئے
سچو آدرے سب کو سب تھک رہی کھلوئے

سُنیئے قاضی رُکن دین پڑھ کے دیکھ قرآن
ایتھے اوتھے دوہیں جگ تھاپے دوئے جہان
جیہا بیجے سو لُنے جو کھٹے سو کھائے
ہِتے مُسلمان کی پیڑے پئی کمبھیار د
جل جل روودے بیڑی جھڑ جھڑ پوہیں انگار
اوّل دُشمن نفس ہے دُوجا ہے شیطان
چوتھا دُشمن خواب ہے جین نہ دیندی نام
چھیواں دُشمن تام ہے جس باہجوں حیران
ثابت رکھن رُوح نُوں تو ثابت ایمان
پنج حواس خویسین ثابت کرن نہ دین
صاحب کا فرمایا لکھیا وچہ کتاب
نانک ناؤں خُدائے دا دِل اچھے لکھے
خاکی بُت بنایا خاک ملسی جائے
کے لئے آیوں مومنوں پھر توں کے لے جائے

اِکو رُوح امانتی جے ثابت رکھے ایمان
ایتھے دیہہ اوتھے نے گلاں ہور شیطان
عملی آپو آپنی لیکھے ملے سزائے
گھڑ بھانڈے اِٹاں کیاں جلدی کر ریکار
نانک جن کرتے کارن کیا سو جانے تار
تیجا دُشمن دُنی ہے کردی گربھ گمان
پنجواں دُشمن کوڑ ماں جس سیتی غلطان
نانک ایتے ویری ہندے سو کیونکر رہے ایمان
باجھوں سچے نام دے بھکر سب جہان
رُوح نہ قائم رہے اُڈن عملاں باجھوں ہین
بن عبادت بندگی ہور عمل شیطان
اور دِوا جے دُنی کے جھوٹے عمل کرے
جیوت خاکی ہوئے رہے پھر خاک تسیے کھا
تھوڑے جیون کارنے بُرے نہ عمل کمائے

نانک دُنیا بھس رنگ بھسھوں بھس کھیہہ
بھس و بھس کمائیے بھی بھس بھریئے دیہہ
جاں رُوح وِچوں کڈھیئے بھسو بھریا جائے
اگے لیکھے منگیئے ہور دسونی پائے

سوال قاضی رُکن دین سُورا

آکھے رُکنل نانکا لکھیا وِچہ قرآن
جبہ دھر یوس پاک دا سایہ اُس نہ مُول
نُوری جبہ نبی دا کھی لبھے نہ مُول
دُنیا اندر آیا دور قیامت ماہ!

آیا محمد مصطفےٰ خاصہ مُسلمان
سایہ جبہ سبھنیں باجھوں پاک رسُول
قائم رہسی قیامتی صاحب نبی رسُول
کلمہ پاک سُنایا اُمتی بہشت کراہ

جوابِ نانک شاہ سُورا ۶

آکھے نانک رُکن دین نوُری اِک خُدائے ۔ ہور نہ کوئی ہویا جگ وچہ مثل اللّٰہ دائے
خاکی جثہ آدمی سائے بِناں نہ کوئے ۔ جناں سایہ رب دا رہے بِنانے ہوئے
قائم ناؤں قیامتی جثہ رَلسی خاک ۔ نانک آیا دُنی وِچہ مُکھوں الائے تاک
کلمہ اِکو رب ہے دُوجا رہیا نہ کوئے ۔ صِفتی کیتی محمدی چلے سبھے روئے
قائم دیہہ نہ دِکھیا جگ وِچہ کسے بزمُول ۔ پڑھنا گڑھنا رہ گیا گھیرے دُنی نپاک
رُوح وِچہ دوزق جل مُوآ جلت اُوتے لکارخاں ۔ جیوت روے آتشے دوزخ دھریا ناؤں
دوزخ دُنیا بندگی جیوں اگن جھلو ٹھے کاؤں ۔ رکھن جثہ پاک بہہ اندروں مَیل نہ جائے
باب نناڑے کرِتی باجھ عبادت ناہِ ۔ چار کتیبی اِک ہے چاروں قول خدائے

چاروں قدم سبد دے قاضی دِل وچہ لائے

اوّل دُنی مُسلّمی دُوجی خیرائت جان ۔ تیجی نیتی راس کر حرام حلال پچھان
چوتھا ہوئے مہمان رہو جنم مرن بھوڈار ۔ ہوئے ثواب مُسلّمی جلدی اُمت تار
چار ورن چار مذہبا اِکو نُور خُدائے ۔ دُوجا ہویا نہ ہوئے گا نانک سچ الائے
نانک آکھے رُکن دین سچا سُنو جواب ۔ چاروں کُنٹ سلام کرتاں توہے ہوئے ثواب
خالق آدم سرجیا عالم وڈا کبیر ۔ قائم دائم قدرتی سر پیراں دے پیر
تِس وِچہ عالم بہت ہے آدے جائے انت ۔ عالم وڈا اسلامتی کوئے نہ جانے انت
آفتاب مہتاب دوئے ایہہ آدم کے بنت ۔ انہاں باجھ نہ سُجھئی نانک کہے ببیک
چرخ پھرے آسمان وچہ رین دوس کے ماہِ ۔ سبھو پھرتیاں اُمتی لکھ چوراسی آہ
سجدے کرے خُدائے نوُں عالم وڈا کبیر ۔ نیوندا چارے کُنٹ کو جانن پیر فقیر
قائم کُرسی عرش ہے قطب ستارا ایک ۔ تُو بھی قائم رُکن دین جے سب میں جانے ایک
کارن نفس شیطان دے تساں کردے ہزار ۔ روز قیامت ڈیہڑے کرسن عمل خوار

دیکھ توریت انجیل نوُں جنبوُرے فرمان
ایہو چار کتیب ہن پڑھ کے دیکھ قرآن

جھوٹی قسم کتیب دی کردے نہ کوئی قبول | ایسی رہنی جو ہے سائیں پاک رسول
کھاون قسم قرآن دی کارن دُنی حرام
آتش اندر ساڑین آکھے بنی کلام

سوال قاضی رُکن دین سُورا

سُنو نانک پیرجی آکھے رُکنل دین | آیا محمد مصطفےٰ ثابت کرن یقین
ثابت کیتوس دین نوں پڑھ کر کلمہ پاک | کافر ثابت نہ تھیئے وچہ آتش جلن ناپاک
حُوراں پریاں بہشت آہوئے نہ اوہ محمُور | پوسن دوزخ جادیے سُن سی بنی نہ دھر دوم
مُسلمانی پاک ہے پڑھن کتیب قرآن
کرن نمازاں روزڑے دوزخ تناں حرام

جواب نانک شاہ سُورا

آکھی نانک رُکن دین سچے سُنو جواب | کئی محمد مصطفےٰ موئے وِچہ عذاب
ثابت دین نہ کر سکیا مر ہوئے خاک | خاکوں پھیر جلایا گھڑ گھڑ بھانڈے پاک
اِکناں دُودھ سمایئے اِکناں وِچہ پیشاب | گوناں گون بنا میتں کئی علامت ساج
مٹی مُسلمان دی وِچہ آتش لے عذاب | کلمہ رہیا کنارڑے جل بل ہوئے خاک
آتش باجھ نہ سُدھرے کیتے بنی رسول | جلدے دوزخ جادیے توبہ نہ پوے قبول
کِھتے نمازاں روزڑے کِھتے سوہناں حُور | کِھتے سے پڑھن قرآنڑے جل بل ہوئے دُھور
اگے نہ مُسلمانڑی کافر ناہ دِسن | جلدے دِسن دودیں خاکوں وِچہ مِلن
خودی تکبری کر موئے ثابت بھیا نہ دین | دُنیا دوزخ جل مرن ہے کیونکر کریقین
لکھیا در درگاہ دے اِکسن باجھ نہ کوئے | کیتے لکھ محمدی ہن نہ سوئے

روندی ڈھٹی امینا دائے محمد دائے!!
باجھ محمد مصطفےٰ! رووے ہائے ہائے

آئی اندر خواب دے ڈِٹھیں درگاہ نور
دِس نہ آیو مصطفےٰ اوہ روڈے بھی منور

کیتوسن پھیر آوا جڑا ہائے محمد ہائے
مینوں دے جواب کوئے ردد کرے کہائے

کیتے لکھ محمدا اگوں اُٹھے پکار
کیہڑا پچھدی اے مصطفےٰ اپھریں اسنکھ اپار

اڈرک انت نہ پائیے کیتے جبرائیل
سنجو اندر حکم دے کیتے میکائیل

کئی اسنکھ فرشتے ملک الموت بے انت
ترسن پیہج الائے تے راکھش جن اسنکھ

ڈِٹھوس ایہہ مشاہدہ ہوئے اہی حیران
ایتھے کوئی نہ جاندا دُنیا فانی جہان

رُوحاں بھستن دسنی دوزخ دِسے نہ کوئے
جیوندیاں دی صاحبی مویاں خبر نہ ہوئے

موئے خاکوں سنگ ملے اربا ناصر ماہ
سوبھی پھیر جمایوں گُوناں گوُن رکاہ

کوڑا دعوے رہ گیا بعد مرے سنسار
ہندو مسلمان ددے جل بل ہوئے چھار

دُوجا آکھن شک ہے نہ کو ہوُا نہ ہوئے
ایک پاک خُدائے ہے رہ رہیا سب کوئے

نہیں محمد مصطفےٰ ناہیں کو اوتار
نہیں پیر پیغمبر اولیے غوث کتب سلار

جیوندیاں سب دِسنی مویاں دِسے نہ کوئے
نانک بازی کُوڑ دی آخر کوڑی ہوئے

ایہہ سب جیئے خاک دے دھرتی اتے اسمان
چودہ طبق نہ رہسنی آخر فانی جان

بادی آبی آتشی چوتھی خاکی نال
مرمر پھر پھر اُپجنی جیہ جنت دس کال

ایہہ سب بندے حکم دے حکمی آون جان
حکم نہ بجھن نانکا کھپ کھپ مرن انجان

سوال قاضی رکن دین سورا

آکھی رُکنل نانکا لکھیا وِچ قرآن ۶
چودہ طبق جہان وِچ زمیں اتے اسمان
تِس وچ نُور محمدی روشن بلے چراغ
جتنی اُمت نبی دی تِناں دوزخ آنچ نہ لاگ
رہے قرآنوں باہر تِناں بنی نہ بھرے صفات
اوہ پاکاں وچ نہ لِکھین رہے سدا ناپاک

جواب نانک شاہ سورا

نانک آکھی رُکن دین سچا سُنو سوال
کیتے نورُ محمدی روشن بلے چراغ
گُوناگُون قرانڑے گُوناگُون رسُول
نورُ محمد کیتڑے پیر محمد لکھ!!!
ناداں بھانو نہ گِن سکاں ڈِٹھے نبی رسُول
مکے ڈِٹھے کئی لکھ لکھ مدینے نال
بید بیاس اسنکھ لکھ کرکے بید بیچار
لکھ اسنکھاں طبق وِچ کیتڑیاں اوتار
پھرن طبق اسمان وِچ چشمی دیکھ لبار
پھردے رہندے روز بھی حکم اللہ دے نال
رُکنل قاضی کیتڑے مون دین مادار
شاہ شہیداں کیتڑے سرور انت نہ پار
ڈِٹھے لکھ اسمان میں چار یار اسنکھ
کئی اسنکھ امام ہیں شاہ شہاب انیک
نارد سارد کیتڑے لبوا متر لشسٹ
چرپٹ بھرتھر کیتڑے الیشر گوپی چند
سِدھ چوراسی منڈلیاں پھر دیا لکھ اپار
بید کتیباں کیتڑے بہ بہ کرن وِچار
گُوناگُون پیغمبراں گُوناگُون قرآن
کلجُگ نانک نِرملا پنتھ چلایا آئے

اسماناں اسمان لکھ پاتالاں پاتال
جو لوڑدے دُنیا دا اڈڑے وِچ سڑدے دوزخ اگ
گُوناگُونی اُمتی بہ بہ کرن ملُول
لکھ محمد مُصطفےٰ وِچ ہودے اکھ فرق
مذہب کئی اسنکھ لکھ گنے نہ جاہی مُول
حاجی کئی اسنکھ لکھ گُوناگُون سنبھال
اِکسے اِکسے طبق وِچ کئی اسنکھ اوتار
پیر پیغمبر کیتڑے غوث طبق سالار
اُتھے پیغمبر کئی لکھ کئی لکھ اسنکھ اوتار
اسنکھ اوتار پیغمبراں پھردے ہیٹھ پاتال
ہجرت پیراں کیتڑے پیراں دے سردار
عمرُ خطاباں اُبوبکر شیرعلی اپار ر
نانک انت نہ جاپنی الکھ اپار بے انت
سبھناں کے سر اِک رب الکھ اپار الیکھ
کئی مچھندر گورکھا کئی اسنکھ سرشٹ
دتہ تریو اسنکھ ہیں کیتے را مانند
ایہ سبھے منسُوخ ہیں باجھوں الکھ اپار
گُوناگُون نصیحتاں گُوناگُون قطار
گُوناگُون رسالڑے گُوناگُون کلام
بید کتیباں باہرا اِکو جا پیا خُدائے

ٹُٹے ٹوئے دُنی توں کیتے ڈھاہ میدان
کیتی ہے منسُوخ سب سچی رتح چوگان

سوال قاضی رُکن دین سُورا

آکھی رُکنل نانکا تدھ وِچ وڈ کرامات
کیتے نی منسُوخ سب باجھوں اللہ پاک
جتی پردے دُنی دے ڈِٹھے نی سب اُٹھائے
کوئے نہ کسے جانسی باجھوں پاک اللہ
بناں خلیفے مُرشدے کوئی نہ پوے قبول
بناں امام پیغمبروں باجھوں یار رسُول
اُمتی ہٹائے نہ ہادی بناں رسُول خدا اے
لکھیا وِچ قرآن دے جبرائیل گواہ

جواب نانک شاہ سُورا

آکھی نانک رُکن دِین اِکو پاک خدائے
دُوجی قدرت کُوڑ ہے اللہ آپ گواہ
جِچر کُوڑ نہ بجھا سر پر مُرشد تھاپ
محرم ہوئے کلام دا خودی اُٹھاؤ تاپ
کرو پناہ خدائے دی اُمت دی چھڈ آس
عملی آپو آپنی نیکی ہو تھیا سس
عملی آپو آپنی سِر سِر ہوئے حساب
آپے نبی رسُول ہے آپے ہے اصحاب
سب وڈیائیاں رب ہتھ دیکر پھر کھس لے
دُنیا کارن اُمتی بہہ بہہ میل کرے
دُنیا دروغی داہ ہیں خاطر تے کر دُور
بھار کھ زمین پر خاطر رکھ حضوُر
اکیا اکی ہوئے رہو دُوجا سنگ نواز
دُوجا سنگ کُسنگ ہے فانی ایہہ سنسار
دُنی بلیوے کارنے ہارن اپنا دِین
چھوڑ تکبر خودی کو پکڑو پاک زمین
پند نصیحت حاجیاں نانک کہے فقیر
جو راہ شیطانی گُم تھیے تناں گلیں زنجیر
آوہ جاوہ بھوائیسے دوزخ لے سزائے
لکھیا وچہ کتاب دے آکھیا پاک خدائے
نو سو ندی نرڑ نویں ملن سمندر جائے
ست سمندر اویہا ندیاں انت نہ پائے
پوندے وچہ گرگاڑ دے بُوند جویں تپ تائے
بلن تلے تناں دیاں ہڈیاں جو بے عدلا پاتشاہ
قاضی مُفتی کارکن فوجدار کوتوال
عمرے تے دیوان وزیر امیر نال

بخشے بُوٹا بھتیجے نالے فتح دار
جوڑن بہت جماعتی ہوئے زمانے دار
داڑاں پاڑے چودھری ہر مقدم کوڑ
کُٹّاں حرامیاں جو گھرِیں بیگانی جان
چوراں یاراں چُغلاں کھاون لائے تبار
چڑھن پرائی دیلڑی کنتی سیج وِچھائے
راہ دار جگاتیاں لیکھا لکھن آہِ
سِر پر اُہناں دے بھنا تولا اِنتن آہِ

داروغے مصطوفیا کردے کوڑ دا پار
خان لُٹ کے کردے جور دا پار
چوکیدار پیادیاں جل بل ہوئے دھوڑ
دلیوا آتے گٹّیاں ایہہ نس کریں حرام
لُون حرامی وِسواس گھات درگاہ ہوئے خوار
سِر پر دوزخ پادسن ہسن بُہت سزائے
دوئے دوئے چوراں دالیاں پر گھر نِدھن
چِھچے دے دو چھابڑے پتھر دا کر سیر

چنگا کرہا لیئے موہ پرائے ڈھیر

کرم حرام حرام خور تِناں ہڈ جلائے
جلدے دوزخ جا دیلے جو دین گواہی کوڑ
سُنو قاضی رُکن دین پند نصیحت لہہ
باہجھ اللّٰہ دی بندگی چھڈ عمل بکار
کرو مشقّت زُہد دی سیں اُٹھا دُبھار
دسواں حصّہ وَنڈ کے راہ خُدائی دے
پانی پکھا پیسنا دھودیں قدم پکھار
سبھے لذت روگ ہن دیہی نُوں پیڑن
جواں دی کھلائے روٹڑی لُون نہ تاں رلائے
چھڈ سبھے نعمتیں قیامت نُوں کر یاد
کھاہدا پیتا نِکلے جیوں تِل گھانی تیل
اَوڑ بنا ہے کوئے نہ جیوندیاں مرمار

کھاون کا دن ماس تِرکھس مال بیگانہ کھا
گھُٹ لنگھائن دُختراں جلد ڈُبھے پُور
چھڈو راہ شیطان دا سچ حقیقت ایہہ
درگاہ گیا جانیئے ایہہ نانک آثار
نِجھ سِکھ پوے پسینڑا سیئی کردا ہار
پادیں راج بہشت دا راہ حقیقت ایہہ
کرو وڈائی دِنجہ دی لذت سب وِسار
اکھیں جویں رس نِکلے بہت سزائیں دین
ٹھنڈا پانی پی کے سچا رب دھیائے
صُبہ اُڈسی رُوئے جیوں پلیا مِٹھا سواد
رس کس کھادے بُہہ گھنے سنگ گُنگے بیل
دُنیا کھوٹی داسڑی منوں چِتوں وِسار

سُکھاں نُوں ڈھونڈ دیاں دُکھڑے ہڈ پیئے
ڈُکھے ڈُکھ دِہا وندا سُکھڑے نس گئے

سوال قاضی رُکن دین سُورا

رُکنل آکھے نانکا لکھیا وِچ قرآن
اوتھے ٹکے نہ بھنا ٹھہر نہ سکن پیر
ساعر لوہو پوئندا اگن چلے بھڑکائے
اوتھے بیلی محمد مصطفیٰ اُمت پار لنگھائے
جناں کلام نہ جانیئے سو کھڑے پُران

داتوں نکی پُرسلات کھنیوں ترکھی جان
مُشکل تناں لنگھنا جنی کمائے ڈیر
کندھی دِس نہ آوئیئی دھاہی پو کہائے
کافر پار نہ جانئی پتن تے بل لائے
تناں بیلی نہ ہووے مصطفیٰ لے نہ پھیر چھڈائے

بھرے صفات نہ تناں دی درگاہ دے حضور
بے ایمان کسُومتی نت کماون کور!!!

جواب نانک شاہ سُورا

نانک آکھے رُکن دین مُکھ تے سمجھ الائے
کئی محمد مصطفیٰ کھڑے لنگھاون پور
پچھن تناں جگاتیئے جناں کیتے بہت عذاب
نیکی بدی دیچار دیئے ملک الموت حضور
مُنہ تے کلمہ آکھ کے دُوئی دروغ مٹائے
ساعر دے مرجیوندے بیڑیاں دے ملاح
بے پیراں بے مُرشداں ڈھوئی کوئی نہ دے
بدیاں تُل نہ نیکیاں ہیجاں کرن حساب
اوہ پھر خاکوں نال مل ہن جمن مڑ کے پیاہ
ویلنے دیل دِلائیے پھر پیہن پیڑاں کھائے

جتھے ساعر آتشی بیڑے بہت ملائے
گُونا گُونی اُمتی کئی سچ کئی کوڑ
کئی نہانے مصطفیٰ سکے نہ دے جواب
کٹ اُتارے پُرسلات جل بھن ہوون دُھور
اگے محمد مصطفیٰ سکے نہ تناں چھڈائے
جلن اُنہاں دی اُمتی وچ ساعر اگن اتھاہ
راہے وِچ فرشتے مال جگاتی نے
باقی جناں دیونی ہوون سبھئی خراب
چُن چُن کڈھن کھُٹیاں ملے سزائے
کتن کت کتائیے تند دُن کھینچ کڈھائے

پھر اگنی کھنبھ چڑھائیے منگلی دب کُٹائے
کترن قینچی کٹیئے سُوئی جوڑ سِوائے

پہرن ہوئے قسباۓ پھر تس مَیلو کھائے
کرن سلام مشالچی آتش نال جلائے
سدو محمد مصطفیٰؐ لے کپا ہے چھڈائے
ہیٹھے پائے پیڑائیے کڈھیے کھانی تیل
اِکا مٹی تریاں دی ایوں جلدے مُسلمان
اِس جُونوں جو کڈھیا تِل ہو جمیاں سوئے
دیوے پائے جلائیے جل جل ماٹی ہوئے
تِل دی جُونوں کڈھیا پھر جمیاں ہوئے سو کماد
اِکھ جویں رس کڈھیئے پوے کڑاہ ماہ
کھادیاں ہوئے تُوتی پھیر نہ چھوندا سوئے
کیتی جُون ادیہیا گنتی گِنی نہ جائے
مر مر جمن پھیر پھیر جُونی بھویں آنکھ
سُنے نہ رام رسُول کو رُدھاں دی فریاد
کُوڑی مجلس بیٹھ کر کیتوس کُوڑ دا پار
نِبھ چلایا عزرائیل ساتھی سنگ نہ کوئے
مِلن سزائیں بہتیاں ملک الموت حضور
ناساں لوئیں کرے توبہ کرن پُکار
آلت جیوا کرے چکھ چکھ سادی لکار
پنج حواس بخیل سنگ توبہ کرن پُکار
رُوح کرن بد فعل نہ رکھ پناہ رسُول
رام رسُول نہ دسنی لیوں روح چھڈائے
پیچ سرندا پاتشاہ آدُ جگادی سوئے
دُوجی کار پکار ہے پُوری کسے نہ پار
مویاں جیوندیاں سنگ سدا سائیں سچے
درگاہ ذات نہ زد ہے لب تیے نہ ہوئے

ہوئے پُرانا سِٹیئے اڈھن مُول وِکائے
جل بل ہو دسے خاکڑی پتے تے بِل لائے
اِک کپاہ دی جُون وچ اِیتی لِے سزائے
دی وٹ کپاہ دی دیوے اندر میل
جل بل رودن بُپڑے پھر کوئے نہ پُھن ان
تیلی پیڑیئے گھانیئے دے ڈدباں ردے
سدو محمد مصطفیٰؐ تیسے سنائے ردے
ٹوٹے بھن پڑائیے لیندا بہت عذاب
دے دے تاؤ پکائیے شکر کھنڈ کرائے
سو محمد مصطفیٰؐ تیسے سُنلے ردے
پھر چوراسی بھوندیاں بُہتی لے سزائے
دُکھ سُکھ بہت کماوندے گِنت نہ گنے لے انت
دُنیا اندر آئیکے عمر گنوائی باد
جاں پر اُٹھی چلیا لدا اہتر بن بھار
لہے سزائیں اگلیاں کیسے سُنلے ردے
لیکھا منگن چتر گپت جو چھپ کماے دھوڑ
دیون کن اگاہیاں اناں رُوح پکار
ہتھاں پیراں چاکری حکم کماون کار
اسیں بندے حکم دے حکم کماون کار
لگی ملن سزائے جب گئے نہ سبھے بھول
سچ جو ساتھی سبھس دا مُوڑ نہ پلے پائے
ہیسی ہوسی سچ ہے اوڑ نہ دُوجا کوئے
نانک آکھے رُکن دین سچا اِک خدائے
سچے باہر جو لہے سو انتی چلے ردے
سچو سچ نیاؤں ہے کرتا کرے سو ہوئے

نانک مُرشد سچ ہے دیوے سچ ملائے
مردے مُسلمان ہوئے رکھن قبر بنائے
پھر لوہندی وس کلال دے بھانڈے گھڑ بنائے
کھادن اگ نِت بھٹھ دی جل بل کرن کباب
مرے وِچارا ہند ڑُو وِچ اگنی دین جلائے
پڑھ کے دیکھ قرآن وِچ کِس نوں وڈی سزائے
پہلاں آتش سیوں جلے پھر تِناں جلاون
آب سمانا آب سیوں آہا ناصر پاک
جت کیتی خواہشا پھر لے اُٹھا نال
کھیلے لکھ چورا سیاں دھر دھر رُوپ انیک
مِٹی وِچ بٹھائیے خاصے مُسلمان
پہلے خاکو سنگ مِلن پھر گندے ہو کھنبیر
اکدُوں رُوحوں لاکھ ہوون دھر دھر کیڑے روپ
سے دریاں وِچ پاک ہون سہہ سہہ وڈے عذاب
بھانڈے اِٹّاں بہُت بدھ جلن پچادیں سال
یار محمدی جیئڑے فاتحہ دین دُعائے
دُنیا دیاں وڈیائیاں رہیاں دُنیا ماہِ
جیندیاں بھیجن بہشت وِچ پھر ہویا بین نہ سار
بھانڈے اِٹّاں پکائیندے کڈھے پھر کُلال
پھر اُترن جائے بازار وِچ لوکی سرا اُٹھل

پیچھے مُرشد باہرا بھمبل بھُوسے کھائے
سے دریاں ہوئے خاکڑی خاکو سیوں مِل جائے
اِٹّاں گھڑے بنائیکے آدی دین چڑھائے
جل بل رو دن بپڑے لوکاں کیا پرواہ
جل بل ہو دے بھسمڑی پونا کھڑ اُڈائے
ہوئے کافر دوزخی جو ہتا کھاندا تائے
خاک سمانی خاک سیوں پون سمانی پون
قیامت ڈیرا اُٹھائیے رہے نمانی خاک
کیتا اپنا بھوگنا پھر پایا دس جنجال
رنگ تماشے کھیل کے انت ایک کا ایک
جوگی تے سیناسیاں کھٹ درشن ہندوان
دھرتی دے وِچ پیڑ سین ہو دن بہت ظہیر
مر مر خاکوں سنگ مِلن کر کر رنگ کرُوپ
پھر بوندے دس کلاں دے بھانڈے گھڑ دشتاب
جل جل کردے ہائے ہائے کوئے نہ پُچھے حال
جلدے وِچ پچادیاں کوئے کڈھے آئے
بہہ بہہ یار محمدی ترتر لقمے کھائے
جلدے وِچ پچادئیاں جل جل ہووانگار
گُونا گُونی بھانڈڑے پکن کالے سال
عملی آپو آپنی بیسیں گلیاں رُل

اِکناں پون بیناتی اِکناں پوسے پیشاب
عملی آپو آپنی ہین عذاب ثواب
سُنو قاضی رُکن دین نانک کہے جواب
صاحب دا فرمایا لکھیا وِچ کتاب

سوال قاضی رُکن دین سُورا

آکھے قاضی رُکن دین سُنو نانک پیر
کیونکر اُپجیاں پیامتاں اِہ بھی دَسّیائے
ہور نہ کوئی جان ہے غیبی سرکھوائے

اربا ناصر کیت بہت اُپجی کد تدبیر
اِک ناں جانن فقر کچھ اِک بجھے آپ خدائے
پچھے پنڈت جوتشی قاضی تے علمائے

خاطر نشانہ کو کرے کر تھکے بہت تدبیر
بناں فقیر سادھ کے کوئے نہ کٹے زنجیر

جواب نانک شاہ سُورا

سُنو قاضی رُکن دین کہندے عدل فقیر
مُلاں بجھ نہ سکنی پڑھے قرآن کیتب
بید کیتیوں باہرا کہن فقیر سُنائے
رکھی پوشیدہ گوشڑے کوئے نہ پایا بھید
اُتپت پرلے خلق دی نانک کہے فقیر
کھانی چار اُپائیاں چاروں بانی نال
پانی اُپجیا سیتیوں سب جیاں کا جیو
بھئے پیدائش دھرتیوں آنڈے بھئے غلیظ
اُبھی چاروں کھان تب لکھ چوراسی پھیر
سبھناں دے سرتاج کرسا جیا آدم آپ
جانے جیا ذات سب لکھے بید کتب
جاتی جنسی بہت بدھ ہو بدھ رکھے ناؤں

سُنیئے سچ سند لیبڑا جو بجھ نہ سکن پیر
پنڈت بھید نہ پائینی پڑھ سُن چاروں بید
ایہہ حقیقت غائب دی جانے آپ خدائے
پئے دردلن پائیے کہہ سُن بید کتیب
سُنو حقیقت سچ دی کرکے بہت تدبیر
سیتیج انڈج اُت بھجاں چوتھی جیرج بھال
سیتیج تے انڈج بھئی انڈیوں دھرتی بید
تاں تے اُپجے آن بہُ انوں جیرج کین
گُوناں گُون پیدائیشی جی جُونی پھیر
سبھے شے پچھاندا جانے پاک ناپاک
اِک آدم تے لکھ بھئے بہو بدھ کیتے بھید
بہو بدھ بید کتیڑے بھئے انکھاں دباؤ

دانوں دیواں ناگ کر راکھش بھوت لیساچ
ستِ دشکتی کئی اسنکھ کر خلق جیہے تتہ جاپ

ایہہ سب خاکے تے بھئے پھر خاکو ماہنہ سمات — خاک سو بیرج خلق دا اُپجے تے کھپ جات
دانا اِک گڈا ایئے خاکو نال ملائے — ہوئے نہ پیدا خاک وِچہ نام نشان نہ کائے
اِک تے دانے لکھ ہوئے آب خاک دے جی — ایسی قدرت رب دی از غیب پیدائش کی
خلق کھپاون کارنے فرقے رچے اینک — دعوے کر کے لڑ مرے ہوئے ایک بیک
صاحب دعوے باہرا مہناں دے سر پیر — دعوے اندر جو رہے ہوئے انت ظہیر
دعوے چھڈو مومنو ملو سو خاکو نال — قائم ہودے جس ڑا اچھٹن کال جنجال
جیوندیاں خاکو سنگ ملے پھر خاک تسے کھائے — قائم لیندا جس ڑا مرے نہ آوے جائے
باہجوں قائم جس ڑے ہوئے نہ مسلمان — پھر پھر اگن جلاوئی پایا دس شیطان
قائم جسا نہ جلے ہوئے جہ قائم دھات — سکے اگن جلائے تس نِت نِت ودھدی جات
سونا قائم دھات وِچہ سکے نہ اگن جلائے — دھرتی وِچہ دبائیے پھر خاک نہ سکے کھائے
دھات سونے باہری جاوے دھرتی کھائے — جل بل ہوون خاکڑی پھر خاکو سنگ مل جائے
مرمر جمن منافقاں کفر جناں دے وچ — جونوں جون بھوائی آن مرمر جمن نت

سنو قاضی رکن دین پڑھ کے ویکھ کتاب
بجھے بناں بیکڑے لگن بہت عذاب !

سوال قاضی رکن دین سورا

رکنل آکھے نانکا دیو سچ نشان — گائے سور دی حد ہے ہندو مسلمان
ہندو گائے نہ کھاودی ترک نہ کھاوے سورا — دوہاں دعوے پکڑیا سچ لکھیا کہ کوڑ

ایہہ کیوں رووے آپ وِچہ ہوئی چیر جہان
رکنل آکھے نانکا مشکل کرد آسان

جواب نانک شاہ سورا

نانک آکھے رکن دین لکھیا وِچہ کتاب — گائے سور نوں ماریاں لگن بہت عذاب

گائے چودھواں رتن ہے کام دھین تہ نام
شیر جناں دا پیو ہیے تس ماریاں بہت گناہ
سور بیرا ہیوں اُپجیا تس پوجن کرا وتار
ترپتیاں روماں گائے دیاں دُودھ پیون جو ملیا گھار
پینے بناں دودھ گائے دا کھادیاں گیا پاتال
جو جی مار گوائین تِن سے ماس حلال
گائے سور حرام کر دونوں دیئے اُٹھائے

پوجن سب اوتار تہ کر کے مات سمان
نانک آکھے رکن دین بہہ بھکھیاں ہوئے پناہ
سب پیغمبراں چھڈیا کر حرام اہار
جار ساتل داس لین جون سرپ کی پائے
جو گائے سور ماس کھان تناں دوزخ جنجال
جو موئے پھر جیون ہیں پھر منگن ماس سنبھال
اِکناں دودھ حلال ہے ماس ناپاک کرائے

محرم راہ دوہاں دا درگہہ سبھے سوئے
کافر جلدے کفر وچ جناں پچھاتے دوئے

سوال قاضی رکن دین سورا

رکن آکھے نانکا سچا دیہہ جواب
پیون پیالے بدعمل کھاون نال کباب
کھان معجوناں کتلیاں نال افیم ملائے
کھوہن بیگانے مال نوں طائفے بھنڈن جائے
جوئے کھیلن قمار باز کر دے دمڑے پھیر
جنیا دھن سمندر دا گیا نہ آوے وت
سُجھن ناہیں عزرائیل دیندا اُلٹ سزائے
حال تناں کی ہوئیگا جو پیون عمل بکار
تاں ہوں منیں نانکا کل وچ اوّل فقیر
صفت سناؤں صوفیاں جو پیون پیالے سچ
آکھے رکن نانکا سچ گواہی دیہہ

درگہ تناں کون حال جو پیوے بھنگ شراب
بھنگی افیمی پوستی چکھن علم ناپاک
کردے عشق حرام پر ناری کنٹھ لگائے
دمڑا لین حرام دا دین حرامے جائے
پنجے عیب جو ادیئے چت نہ پھردا پھیر
رکن آکھے نانکا اوہ پھرے گت بہت
دیہہ خبر درگاہ دی سچی مکھوں الائے
سچ سُنیہا صوفیاں ایہہ بھی کر دیچار
کر کے عمل بکار جو کر سچی تدبیر
رہن خمار رات دن منوں تیاگن سچ
اہلی زدّن صوفیاں ہونی اہل ردے

جھگڑا نبیڑ دوہاں دا اک کوڑا کر لکھائے
لکھیا وچ کتیب جو سوئی مکھوں الائے

جواب نانک شاہ سُورا

نانک آکھے رُکن دِین لِکھیا وِچ کتاب — درگاہ اندر مارئین جو پیندے بھنگ شراب
چرسی افیمی پوستی چلماں چھکن پیشاب — کھان مجُوناں کتلیاں سیخیں لائے کباب
پینے بھنگ ترکائیکے جُوری نال رلائے — دُنیا مانن مستیاں درگہ لین سزائے
جیوں تِل گھانی پیڑئین دوہاں جہاناں ہار — رمن پرائیاں عورتاں تپت تھم گل لائے
سِکہ گھال سنہسر من مونہیں تِناں وچ پئے — جو عمل بکاری سنگ کرے تِناں ملے سزائے
دوہیں جہانیں زرد رُو رہندے سدا خوار — سُونی خاصے مجلسی تنے سچ خوار
چور حرامی قمار باز اپناں پیٹ گھانی گار — مکھوں پکارن ہائے ہائے اگوں سُنیئے نا ہیں کار
باجھوں روٹی پانیے ہور نہ کھانے کھان — کرن اللہ دی بندگی ثابت رکھ ایمان
ہین بکاری عمل نوں درگہ تین نہ ڈھوئے — مکھ تِناں دے کرتی بات نہ پچھے کوئے

نانک آکھے رُکن دین سچا ایہہ جواب
جو درگاہ اندر ورتدا لِکھیا وِچ کتاب
باہجھ اللہ دی بندگی گلاں ہور شیطان

سوال قاضی رُکن دین سُورا

رُکن آکھے نانکا سچ سُناؤ بات — کِتھوں آون آدمی کان حیوان بنات
پھیر پھر مکدے نال رُوح کِتھے جا سمائے — غیبی خبر خُدائے دی دیون فقر سُنائے
کر تدبیراں لکھیا وید کتیب بنائے — غیبی خبر خُدائے دی کوئے نہ مکھوں الائے
گھت جنجریں مارے قاضی تے علمائے — جے کو سچ الائیندا تِس آتش دین جلائے
ہندو مُسلمان دوئے سچ نہ کہن سُنائے — دونویں دوزخ پوسنی لین بہت سزائے

دوزخ بہشت کتاب وِچ پڑھ کر خلق سُنائے
مویا پھر نہ آئیا جو خبراں دیوے آئے

پیر پیغمبر اولئے تِناں سر کی حال بہلائے
دبے پئے زمین وِچہ کئی لکھاں جگ تباہ
پھر کے صورت تِناں دی ڈِھٹی کسے نہ مُول
عیسےٰ موسےٰ ابراہیم محمد کیتے بنی رسُول
پھیر نہ ڈِٹھیاں صُورتاں رہے تِناں دے حال
رہے نہ اُمرے پاتشاہ جناں دسائے گادربار
خاکو سیتی مِل گئے کئی وزیر پاتشاہ
رعیت انت نہ پائیے اگم بے انت اتھاہ
اک پاس رہے پاتشاہ دا اِک وزیر سر ہوئے
اِتنیاں اُمتی پیغمبراں انت ناہیں کوئے

خطرا منوں نہ اُترسے بیاں فقیر اللہ
خبر سُنائے از غیب دی سنسا منوں چکائے

جواب نانک شاہ سُورا

نانک آکھے رُکن دین سچ سُناودں بات
گُونی گُونی بُوٹیاں سُرخی سبز سیاہ
مر مر ملدے خاک نال پھر ہوندے جمدے گھاہ

نیلیاں پیلیاں چِٹیاں ہور گلابی دن
بھار اٹھارہ بنا سپت بہہ میوے بہہ ان
کھان جیوا ناں آدمی پائے پرندے لکھ
ہودن تخفے بوٹیوں مر پھر جمن دت
آداگون نہ مٹئی جیوں دہندے دریائے
اِتنی خبر از غیب دی دین فقیر سنائے
ایہہ سُن یاد خلق دی بہت ددھائن دیر
دانا پانی کھائیکے رکھن ڈِنگے پیر
خاک دے سب پُتلے خصمے دے ہتھ کل
مرنا چِت نہ آدمی چھپے مرے کِہ پل
جیئے کھادن جیئے کو جیاں جیئے اہار
آپو اپنے کھیل کر ایہہ تکے بیوہار
سُنیے قاضی رُکن دین نانک کہے فقیر
اِکو راہ مُرید دا اِکو سر پر پیر
اِک پیغمبر دُنی وِچہ فرقہ بھی اِک ہوئے
ایتھے دین اگنت ہیں پار لنگھائے کوئے
راج جناں دا دُنی وِچ سِکہ تِناں دا ہوئے
ضرباں لگن اینک بدھ حکم نہ مانے کوئے
اِکو راہ درگاہ اِک اِکو چھتر اٹل
اِکو ضرب جہان وِچہ نانک لج اچل

مشرق اتے مغربوں اور جنوب شمال
درشن دیکھن آوئیگی اُمتی انت نہ بھال

ستر جامے دُنی وِچ رکھے لکائی پھیر
نانک درشن کلی وِچ ہور نہ درشن بھال
چادر پائی درگاہ تے نانک شاہ فقیر
جیو آدے چل کے بہے چادر ہیٹھ
جیوں میدا کھنڈ شکراں ماکھیوں ماجھا دودھ
کرسن بھوگ بلاس بہُ گونا گوُن پرشاد
جھگڑ چُکاون کارنے آئے دُونی فقیر
ہندُو ذات اٹھُوئیا تُرکش کالے ناگ
ہندُو نہ بھاوے ہندواں جے کو وڈا آکھیا جائے
ہندُو کہن ہندو آں تُرکاں ردکریں
تُرک ردے راہ ہندواں اپنا دین صلاحے
اندھے کارن دوزخی دوزخ پئی جائے
دوہیں جتھیں دیکھ توں تاں سچ پیے محل

مذہب نہ جانے دلیسنی رکھسن اُمت گھیر
جُگ جُگ درشن تو تناں نانک شاہ کتال
تلے بہے گھرانہ کس دا سو کدے نہ ہوئے ظہیر
کلی کال بتیال دی تیسے نہ لاگے پھیٹ
کھیر کھنڈ میٹھائیاں رب سب کچھ دتا مُجھ
جوشرن پئے گور دیو دی سو بھوگن آد جُگاد
ہندو مسلمان دوئے ڈِٹھے کھڑے ظہیر
ہندُو دعے کماوندے تُرکاں زور جراب
تُرک صلاحے ترک نوں کرو ڈادین صلاحے
دونویں اکھیں میٹ کے سگلے دھرم ردین
ہندو مسلمان دوئے کر منسوخ اُٹھائے
کانیاں دا چھڈ سنگ توں اندھیاں نال نہ جائیں
نانک کل وِچ نرملی گور سکھی پردان

اگنت لگے اُمتی سچ نام پردان

سچو چاہے سب کھڑی درگہ لہن نہ ڈھوئے
کھاون پہنن رب دا کرمی ملے پائے
پھٹ تناں دا جیویا جو پرکی آس کریں
سُنو قاضی رکن دین سچا ایہہ جواب
ایتھے دیکھ سنجاں لے اگے جائے پچھان
نکلی زرسرکار تے آئی سیبار بہے ہیٹھ
کسیے تناوڑے والیاں کنگن گھڑ سنوا

ردی کپڑے کارنے کوڑ کماون لوئے
آس بیگانی جو کرے سے درگہ پین سزائے
ردی کپڑے کارنے لکھوں کوڑ بولیں
صاحب دا فرمایا لکھیا وِچ کتاب
وِچ فقیری خلق دی ہندو مسلمان
کسیے نبلے چھلڑے کسے بنائی نتھ
سونا اکسے ذات دا زیور بہُ پرکار

مانس اکسے ذات دے دین بھن بھن ہوئے
کوئی کرائے سُنتی جت رکھلے کوئے ۴
دوہاں بدھے مو سچے ریبار دو شیطان
دعوے رام رسول کر لڑدے بے ایمان

دعوے چھڈ دو منو باد مٹا دو کوڑ ؟
ہندو مسلمان جے کر دیو دو منسوخ ؟

پکڑو راہ خدائے دا درگاہ پوؤ قبول
لکھیا وچہ کتاب دے جھگڑا ارام رسول

وچہ وچہ گلاں کوڑیاں سنو بید کتیب
پردے پائے بھرم دے بہہ بد کیتے بید

باراں برگ سمان دے وچہ نال ستارے ست
ایہہ تہر ہو رتا ہو رستائی نہ کھت

بھدراں پنج کر جوگنی چھپے پل بچار
ایہہ ربانی لوہ ہے لکھے خود کرتار

جیوں سورج باراں برج وچہ تیوں اک خدائے
دوسر ہویا نہ ہوئیگا من وچہ دیکھ لگائے

جنگا مندہ لیکھ سب نو گرہہ وچہ ہوئے
نو گرہہ باہر برج وچہ اکو سچا سوئے

گلاں ہور شیطان دی ورتن کو سنسار
باد بکھادی جھگڑے جنمے تے سنگھار

سر سر لکھ الیکھ دا اوتم مدھم جان
کرمی آپو آپنی مستک بھئے نشان

پھرن چکر سر اپرے رین دنس کے ماہے
کافر سب سنسار دے حکمے وچہ ہو دے سنسار

کلا رکھی اسمان وچہ چار نت پتال
جیوں جیوں کلا پھرائیے تیوں تیوں پھیر

الٹا کھیل خصم دا سر اپر تل پائے
سر تل ہا ہے جمد ہنپل کیونکر جائے

سر تلوائے کم وچہ باہر بھیتر ہوئے
اوپر حیاتی پائینی نانک سچ نکوے

مستا دھر کے زمیں پر خاطر رکھ حضور ؟ ؟
ملیار ہے خدائے نال ہوئے نہ کبھو دور

سوال قاضی رکن دین سورا

رکنی آکھے نانکا درگاہ دی خبر سنائے
کہیا رنگ محل جھتے رہے خدائے

کیہے برج محل دے جھجے تے چوگاٹھے
کیہیاں ڈیہیاں بیٹھکاں کس نال کیتے راس

کیہا گارا چونڑا کون بناون ہار
صورت کون محل دی کیونکر ہوئے دیدار

درتے لکھیا کی کچھ ایہہ بھی دے بتائے
کیہڑا یار خدائے دا جنوں ٹھاک نہ پائے

پہنچے کیہڑی بندگی کر کے کون نماز
سچو سچ بتائے توں سچا کیہڑا ساچ

کیہڑی سنت پائیے جائے دیدار خدائے
کون رسول پہنچائیندا درگہ سچی جائے

سب نشانیاں دیہہ کھاں تاں توں ادل فقیر
پیراں اندر پیر توں میراں اندر میر

جواب نانک شاہ سُورا

نانک آکھے رُکن دین درگاہ دی سُدھ لے
رنگ عجائب محل دا ہیرے لعل جڑے

موتی تے یاقوتیاں ہنی زمرداں نال
آفتاب مہتاب لکھ روشن بلن مثال

رنگ محل ہے قدرتی جس وچ تخت سبحان
بیٹھا سچا پاتشاہ سُلطاناں سُلطان

باراں بُرج محل دے نو دروازے نال
پنج خواص ہیں پہرو چوکی دین سنبھال

بُرج سنوارے زری کے میناکاری داس
بنے چوکاٹھاں چھجڑے بادن چندن کاٹھ

پتھر پارس لائیے پارس ذات منگ بار
کامدھین لکھ بھیمیاں ہوئے گولی کرن اداس

لیپن مید کستوریاں چوئے لبہ پرکار
رنگ عجائب بیٹھکاں گا رہے مُشک اپار

نو دروازے کوٹ دے دسواں نُور محل
حوض حیاتی پر بھرے تس وچ کول اچل

گِرد محل دے کوٹ ہے بادن کنگرے تس
کنگرے کنگرے توپچی وڈن نہ دیندے کس

ست سمندر کھائیاں ندیاں انت نہ پار
کئی رکھوالے سُورمے پیادے تے اسوار

اِک محل دوئے باریاں شو شکتی سُلطان
کھڑکی کھول دیدار دین بہت دُھناں دھن

غیبی وجن نوبتاں سنکھ نگارے بھیر
سُرنائیاں تے مُرلیاں نالے الاندے پھیر

بانگاں برگُو سِنگیاں سارنگیاں رباب
وجن چھینے کیپیاں تیرے راگاں ساز

گاویں چھتیں راگنی سنگ کھسٹ الاپن راگ
سنگ الاپن نائیکا دار دوارتی جاگ

پہلے بھیرو گاوہی پنج راگنی سنگ
بھیرو تے بلاولی نال بنگالی چنگ

پُنیاکی اسلیکھی شاہ پانچوں نار سنگ بہار
مالکونس پُھن گاوے پنگ سنگلے بار

گونڈکری الاپے دیو گندھاری نال
سورٹھ گندھاری کہے دھناسری سنگ بھال

گاوے پُھن ہنڈول راگ پانچ راگنی ساتھ
تلنگی دیوکری آکھے بسنتی سندھوُر

سرس اہیری بہار جا گاویں راگ جیند ہُور
گاویں دیپک راگ پُن پانچ راگنی ساتھ

کاچھیلی پٹ منجری ٹوڈی گاؤ الاپ
کامودی ار گُوجری سنگ دیپک کے لائے
گاون اُچی سُر لئے بیٹھا سُنے خدائے

پنچم گاویں سری راگ پنج راگنی نول ॥ بیراری کرناٹکی گوڑی سنائے بول
پنچم گاوے سندھونی سری راگ کی نار ॥ داری آپو آپنی سبھو راگ اچار
میگھ راگ سنگ پنچ ہے گاوے گنی بچار ॥ تیں راگنی گاودے گاوہ کھٹ ہی راگ

جو جاگے سیئی سنے جاگن تس کے بھاگ

راگاں وچہ کیئی راگ ہیں کاڈھ سگھڑ بنائے ॥ تیں راگنی کھٹ راگ سدسر بدا آئے
گاویں تال ملائیکے سمے سمے کر راگ ॥ ساز کھاج سب سنگ بجیں ہو دیں ناد انار
اپر فانے محل پر دیوے بانگ خدائے ॥ سُتے بانگ نہ سن سکن رہیا خدائے جگا
سُتی پئی نکھانگ سب سُنے نہ بانگاں کو ॥ جو جاگے سیئی سُنے سائیں سندی سو
راہ خدائے بھی جاد لاوالوں دسویں بھائے ॥ ہاتھی جلے نہ سکنی ہو مے رکھے اڈنے
صورت رنگ محل دی مٹھ پر رکھو لائے ॥ در دے اپر لکھیا اِکو پاک خدائے
قدرت کئی رسول ہیں یاراں انت نہ پا ॥ جندی باری دُھر چڑھے پہتا جا نو سو
آون جان فرمان تے کئی اجار چائے ॥ کیتے لکھ مرید کر ہومے اندر پائے
رہیاں اُرے امتی نانے بنی رسول ॥ نگورُے راہ نہ پائینی منی گیانے بھول
سچی شرلیت بندگی سچی سُنت ایہہ ॥ سچا دیدار خدائے دا سچ نماز کرے
سچ برابر نہ بار کو جو دیکھو خدائے ملا ॥ ہندو مسلمان دا دعوے دے اٹھائے

نانک لیکھے اِک گل ہور گلاں شیطان
عملاں اُپر نبڑے ثابت رکھ ایمان

جب اتنی نصیحت سورا کلام کی قاضی رکن دین کے ساتھ ہو لی۔ تب اور قاضی و دیگر شہروں اور ملکوں کے ملاں لوگ جنہوں نے نصیحت نامہ کو پوری طرح نہ سمجھا تھا۔ بولے سہ

سورا

حاجی آکھن ناز کا سُن تو سچ جواب ॥ ہندو جلدے وچہ آتشی سہندے بہت عذاب
ڈڈا دوزخ آتشی نبڑے جائے نہ کوئے
ہندو جلدے تِس وِچہ دوزخ پہنچے سوئے

اُمت پاک محمدی ملے سو خاکوں ساتھ ‌ ‌ قیامت پھیر اُٹھا ملیسی قاضی محمد آپ
نیکی بدی کیس جو عورت پُرش روئے ‌ ‌ قیامت ہوئے حساب سب مسلمان جو ہوئے
جس دا حبہ تس کو دُوجا ملے نہ ہور ‌ ‌ روز قیامت ڈُبہڑے ہوسن وڈے شور
اسرائیل فرشتہ جد پھوکیسی کرنائے ‌ ‌ اُٹھسن سبھے اُمتی جو خاکوں سنگ سمائے

آپ محمد مصطفےٰ میزاں کرے حساب
نیکی بدی بیچار کے دیسی عذاب ثواب
کلمہ جناں پچھانیا سہن نہ وڈے تائے
لکھیا وچ قرآن دے کہے رسول خدائے

جواب نانک شاہ سوڑا

نانک آکھے قاضیاں سُنیئے سچ سوال ‌ ‌ ہندو جلدے اِک وار نرک دُ ہنجال
ہٹی مسلمان دی جمے ہوئے نبات ‌ ‌ جلن نباتی ہمیش وچ آتش سہن تھام
جل بل کوئلے ہوئیکے پھیر ملا با خاک نال ‌ ‌ کہتے محمد مصطفےٰ میزان کرے بنان
قیامت چشمی دیکھئے اندر کیے جہان ‌ ‌ ہندو مسلمان دوئے اندر آپ جلان
محمد محمد کیا کرو محمد گھر گھر ہوئے ‌ ‌ اِک محمد مصطفےٰ اکئی محمد لوئے
پرد اکوڑی ڈال کے رکھیا سچ تپائے ‌ ‌ دڑک سچ سلامتی دیسی کوڑ اُڈائے
اِکو سچ پچھان کے اِکو جا نو سوئے ‌ ‌ آمد رفت نہ رہ سکے رکھ نہ سکے کوئی
بھاویں آپ خدائے جب اِس تے کر اینک ‌ ‌ پھیرا نیکوں اِک کرے نانک اِہ ہبیک
جس دے مرگ نصیب قیامت تس دکھائے ‌ ‌ اسرائیل فرشتہ جب پھوکیسی کرنائے
اُٹھے جبہ تس دا جس دے گر نیب ‌ ‌ اِک دُوں جیئے اسکھ ہوں نانک کہے سعید

آپے اِک خدائے ہے کئی محمد لوئے
واری آپو آپنی اُٹھی چلے روئے
کُوڑا جھگڑا حاجیو من تے رکھو نہ مُول
اِکو پاک خدائے ہے ہور کیتے رام رسول

اوڑک ڈِٹھا حاجیاں رہے سبھے مرجھا وے
شرع شریعت سودہ ہے سچ شریعت کیں
پاؤ وراہ حقیقتے حق حلال گواہ
نانک آکھے حاجیاں چار کیتب گواہ
جلدے دسن دو نوڑے کوک پکارن ہائے
اندروں باہروں آتشی بھید نہ پاد کوئے
بہشتاں دسن جلدیاں حاویے دوزخ نال
دُنیا دوزخ آتشی سب گھتے دین جلا
جتنے فرقے دُنی وچہ کھانے نال کھونڈ
آبی خاکی آتشی چوتھا بادی نال

جُحت حاجت شرح دی سکن نہ لکھوں الائے
پکڑو راہ طریقتے کر کے ثابت دین
راہ پچھانو معرفت آپے آپ الاو
بہشتاں بہشتاں کیا کہو دوزخ دیہو دکھائے
مُسلمان ہیچاں کرسے بناتی جوئے
نانک آکھے حاجیاں جلدے دسن دکھ
ہندو مُسلمان دا کوئے نہ پچھے حال
پیٹ نہ پاون روٹیاں وِسر جا خُدائے
اِکو فرقہ رب دا تِس وِچ بتے بند
چاروں جلدے دِسنی کُنوں آکھن حال

جنس رُوح نمانڑے وڈ آتش کے سنگ
دِسن دوزخ بہشت وِچہ جلدے بلدے رنگ

سوال حاجی سُورا

حاجی آکھن نانکا کہیے مجید کلام
بیٹے رکھے خاک وِچہ روز قیامت سمد
مُسلمان مُسلمی پچھے رسُول خدائے

رکھے رُوح امانتی خالق وِچہ اسمان
قیامت پھیر اُڈائین پچھے نیک اور بد
کافراں کوئے نہ پچھسی، راہ شیطانی پائے

جلسن دوزخ حاویے کوئے نہ سُنسے پکار
عزرائیل فرشتہ کرسی اَنت خوار

جواب نانک شاہ سُورا

نانک آکھے حاجیو سُنو حقیقت پاک
اربا ناصر چار مل پنجواں پون کاشی

اربا ناصر مل کر ناؤں دھرایا خاک
نس تے بھیا اداجڑا ناؤں دھرایا ساس

گُوناگونی رنگ گڑے جیہ جنت اپار
دوزخ بہشت دکھانئیے دونویں سے جہان
اِکناں گلیں زنجیریاں بدھے کرن سلام
رام رسُولاں بُہت کرے توبہ کر فریاد
چور اُچکے لالچی ہندو مسلمان
ہندو مسلمان دا رہیا سے دعوے ادر
کر دے حاکم بُہت حکم مارو گردن جائے
سچیاں کوئے نہ پُچھّی چور تے سچ نال
جناں پنڈاں پاپ دیاں سیں اُٹھا بھار
اگے دی اُس ڈٹھیا اتھے ہی ہو نبیڑ
نانک جھگڑ چُکایا اندر اسے جہان
سُتیاں موباں جو دِسے سوئی کیجے بات
مُلاں چھوڈ تکبری راہ معرفت چل
دُکھ سُکھ بھوگے دُنی وچ دوزخ بہشت تکائے
سُکھیے رہندے سُکھاں وچ بہشت تِلائے
خاکوں ہوون روحانئیے کان جیوان بنا
خاکوں اُپجے ہندوآں کافر تے مُلحد
رُومی جنگی اِرمنی حبش تے کلماک
نر تے لکھ چوراسیاں گنی نہ جائے ذات
فرتے لکھ چوراسیاں سب خاک دے جیہ
جتنے خلقی رُوح ہین جل بل ہوند خاک
جیتے آپ خدا [illegible] ہے ہندو مسلمان
قیامت بنی رُوحانیاں جیوندیاں کیا پار واہ

سبھناں اگن جلاسی قیامت ایہہ آثار
اِک چڑھ جُھلدے پالکی اِک پیر پیادے جان
اِلن سزائیں لعبد وچ سُنے نہ کوئے کلام
ضامن کوئے نہ بنڑے دا مارن دے عذاب
کیتیاں بہت گناہ دے سب کو کہے شیطان
پکڑیا راہ گناہ دے کوکے کھڑا استغفار
چوری یاری جو کرے دیہوتنی سزائے
جناں کُوڑ کمایا تِناں وڈے جنجال
دِسن وچ جہان دے ہوئے سوئی خوار
اکھیں دِسے سو کہیے پڑھ مُلاں بہت نبیڑ
دس جتے اِس دُنی وِچ ستر قیامت جان
موئیاں سُدھا سُن ہے جیسی دے خاک
بہشت دوزخ دُنی وچہ اگے بھی کچھ گل
کوئے نہ سکا تِناں کو دُکھاں کنوں چھڈائے
بھُکلے دُکھی پکار دے کردے ہائے ہائے
لکھ چوراسی میدنی سب پیدائش خاک
عیسائیاں مُسائیاں بہت جو ہندارد
ایرانی تُورانیاں سبھناں اِکا خاک
خاکوں ہی تے اُپجتے پھر ہوندے آخر خاک
جیہ دیری دے ہون تد قدرت کرتے جیہ
مسد و محمد مُصطفیٰ رُوحاں بھر صفات
سڑدے وچہ پُچادیاں دیکھے سب جہان
جیوندیاں نہیں مار دے کردے کرن کہائے

رام رسُول نہ دیکھنی رُوحاں بین چھڈائے
ایہہ وِچارا قیامتی کیا ! گے بھئے فنائے

دِسے ناہیں مُصطفےٰ نے سو خبری آئے | چار یار نہ دِسنی اُمتی لین چھُڈائے
کہاں سو راجہ رام ہے کہاں سو کاہن رسول | کہاں تِناں دی اُمتی جل بل تھیئے رول
کہاں محمد مُصطفےٰ کہاں سے چار دیار | چودہ کہاں خانوادڑے امام صحاب سالار
کہاں سو شیخ مسائکاں غوث قُطب دد پیر | رہیا نہ جُبہ تِناں دا موئے انت ظہیر
ناؤں نشانی رہ گئی آخر ہوئے باد | آخر ناؤں بھی جائیسی کسنوں رہسی یاد
آخر چلنا خاک نال جل بل ہوسن سواہ | نانک بازی کُوڑدی ہوسی انت فناہ

واری آپو آپنی میر مُلک سُلطان
پیر پیغمبر اَد لئے گئے بجائے نِشان

سوال حاجیاں سُورا

آکھن حاجی نانکا لِکھیا وِچ قرآن | پھیر تولّد نہ تھیئے جو ہوئے مُسلمان
قائم ہوئے قیامتی ثابت رکھ ایمان | رہین رُوح امانتی وت نہ آون جان
کافر جلدے آتشی ہیتے لین عذاب | کوُکن پئے مسان وِچ آتش بے حساب
باہجھ محمد مُصطفےٰ کوئے نہ لے چھُڈائے | جنّاں کلمہ آکھیا وڑد بہشتی جائے

حُوراں پریاں بہشت وِچ ہودن تِناں نصیب
راہ شیطانی کُفر دا کیتا جِنّاں پلیت

جواب نانک شاہ سُورا

نانک آکھے حاجیاں لکھیا وِچ کتاب | جو ہوئی اربا نامردں لیسی سب عذاب
نہ کو مُسلمان ہے قائم کیونکر ہوئے | قائم رہن پیغمبراں لکھ سوائے سوئے
سوا لکھ پیغمبراں آئے تِناں مقام | اُمت انت نہ پائیے جل بل تھیئے مسان

کیتیاں اوتار لکھ جل بل تھیئے خاک
سینے اوتار پیغمبراں پھر نہ ہوئے ناک

بلن بناتی ہیما جل بل ہوئے انگیار ۔ کِتھے محمد مصطفےٰ اُمت انت نہ پار
خاکو سیتی مِل گئے لین نہ اپنی سار ۔ جِتی دِسے دھڑ تڑی سجا بھی مسان
پہلاں دوزخ شِکم ہے رہن نہ دے ایمان
لا پسچ دُنی پلیٹیا قائم ہو رنہ کوئے ۔ قائم اِک خُدائے ہے اَور نہ دُوجا ہوئے
وہندے رُوح امانتی لکھ چوراسی ماہ ۔ لکھ چوراسی میدنی گھٹے نہ ودھے اُتاہ
ایہا قایم دُنی وِچہ ہور قائم نہ کوئے ۔ جِناں نام دھرائیا رہے نہ قایم سوئے
بچہ حبشہ جو کھُلے پھرے چوراسی انگ
مُلاں برہمن نہ بُجھیں بُجھن فقر نہنگ

سوال حاجیاں سورا

حاجی آکھن نانکا سچی خبر سُنائے ۔ کِتھوں آن رُوحاں بناں پھر کِتھے جا سمائے
مُورت صُورت نہ کچھ کِس بنائے کھیل ۔ کِس جگایا نُور نوں کِس مِلایا تیل
جے ایہہ کرو تسلڑی تُو اوّل فقیر ۔ میراں اندر میر توں پیراں اندر پیر
رُوحاں دی کی ذات ہے رُوتاں دا کیا رنگ
اساں کچھ نہ سُجھئی کوئے بُوجھے فقر ملنگ

جواب نانک شاہ سورا

نانک آکھے حاجیاں سچے سُنو نشان ۔ دانے پانی رُوح ہن تس تھیں لُطفے جان
عورت خصم مِلاپ تے سے لُطفے دوئے ۔ دوئے دی مِل جندڑی اِک کھڑا ہوئے
لکھ چوراسی رُوح مِل تِناں بنایا رُوپ ۔ جُسے ہوئے رُوح دے مِل چوراسی سُوت
تیسا ہی اِک آدمی ہو راسکھاں ذات ۔ گندے پانی تے بھیے گُونا گُون صِفات
جناں شئیں تے اُپجیا پھر تیہی جائے سمائے
آواگون خلق دا رہے کبھوں نا ئے

لکھ چوراسی اُپجی مر مٹیں سو فاگُو نال
ہوری تے ہور ہور کہہ آپے رُوپ بنا
رُوحاں ذات نہ پات ہے ہندو مسلمان
مسر پنڈت اندھلے قاضی مُلاں کور
جے سو پند سُنائیے بھجے نہ چت کٹھور

ہوئے خیر جو دکھرن ٹک سڑ ہوئے ڈال
جیسے سوانگی سوانگ کر اچرج کھیل دکھائے
جیہی مجلس آدہے تیہے دھرسہ نام
ہور کہہ سمجھائیے اگوں سمجھن ہور
تناں نال نہ الجھیئے جو شبد دے چور

ہند کتاباں نہ منّنے نہ فقراں دی گل
خودی تکبر کر موئے وَت نہ دسن گل

سوال امام کریم دین سُورا

کہے امام کریم دین سُنو نانک شاہ
پنجن سنگ مُنافقاں دل جناں دے سنگ
پائن دُکھ مسان وچ جل بل ہون سواہ
باجھوں نبی رسول دے پان نہ کبھی ٹھاہ
کوئے نہ پچھے بات تڑی کوئے نہ لہہ چھڈائے
کُفر کتاباں واچدے کافر وڈ ہندوان
موئے پھر نہ آؤنی کہے مجید سلام
جیہڑی صُورت بھجدی پھر نہ ہووے راس
رہے امانت خاک دی روز قیامت حد
رد توریت انجیل کے تیجا رد زبور

جناں اُمید نہ رب دی تناں کون پناہ
وچ جلدے آتش حاویے چُونا ہوئے پتنگ
جلدے پئی پُکارنی کوئی نہ سُندا آہ
جل بل بھیون کوئلڑے تیون اگن جلوہ دے کاہ
بہتی داس نہ پائینی باجھ رسول خدائے
آکھن وچ کتاب نوں موئے پھر نہ آن
مر مر مل کے خاک سیکوں قیامت تھیے قیام
تایم تھیئے قیامتی کہے کرم سدات
موئے پھیر نہ اُپجے ہندو کتاباں رد
ایہہ ترے منسوخ ہین تھیا فرقان منظور

اِس زمانے پاتشاہ کلام مجید قرآن
رہے قرآنوں باہرے تھیسن اَن شیطان
جس زمانے عمل ہوئے کوئے کری نہ مول
اوہ درگاہ ڈھوئی نہ لہے پھر نہ صفات رسول

جواب نانک شاہ سُورا

سُنو سید کریم دین منے چاروں کتاب
آکھیں قول خدائے دے جناں وچ حساب
مُوئے پھیر نہ آوُنی رہن امانت ناد
نا وا موت نہ ہودیئی لکھ آدہ لکھ جاب
رام کرشن ہوئے اسنکھ لکھ محمد ناد
اوہ پھیر نہ آیا دت رہے مراتب تھاو
خان خوین نہ جاونی میر وزیر باتشاہ
جیئے رہندے بھر کسیے رہن مراتب جاہ
جتنے رُوح امانتی تِناں مراتب نال
اُتم مدھم لکھ ملے ہندو ترک جنڈال
اِک آدن اِک جاہ اُٹھ آداگون بسنسار
الیہ آئے نہ جاویئی ہیچے ایہہ اثار
جیبے برگ نوات دے ترُٹ دھرتی پان
اوہو جیہاں ہُوتاں ہور ہیٹھوں نکلی آن
عجب تماشہ رب دا خالی رہے نہ تنگ
آداگون خلق دا رہندا ہے نشنگ
نانک پیچ الا دہے سُنو کریم سدات
جناں اُمید نہ رب دی سے رہن سدا ناپاک
اوے قبراں وچ پیڑین جلد کرن کہائے
عزرائیل فرشتہ دیندا بہت سزائے
قبراں تِناں جلائیں جو ہوئے مُسلمان
جناں ایمان نہ رکھیا لگ دوزخ دی جان
ہتی مُسلمان دی بھی منافق سنگ
آتش سیتی دیا چُونا ہوئے پتنگ
کمھ سُپاری چُون ترے چوتھے مِلن جہان
ہودن لال گُلال بہہ صاجبزادے خان
ہودن نطفو سنگ تھیں اُپجن سیدھ ادیر
ایہہ مراتب آیا دھے پھر ی بیر
ہندو مُسلمان دے ساجے جیئے دسے
ہودن رُوپ کرودِ بڑے ڈھوئی لین نہ موئے
پیلے آتش جو دوھا جل تھل ہویا سواہ
پھیر نہ آتش دہ دہے اللہ آپ گواہ

مِلن جو خاکوں سنگ سو سہندے بہت تنعاب
سڑدے وچہ بجادیاں تا دُہیے چھ ماس

سوال امام کریم دِین سُورا

کہے کریم دِین نانک رُدھاں دائی تول
کتنک ہلکے رُدرح ہن کیتکو بھار ابول

کیتک قد باریک ہے موٹا کیتک ہوئے | کیہی صورت روح دی رنگ کیہا ہوئے
کون حکیم بنایئدا جسہ گوناگون | ایہہ حقیقت جو کہے سوئی وڈا اخون

بندے کیہڑی جائے ہیں ایہی کرو بیان
روحاں اک کہ بہت ہیں مشکل کرو آسان

جواب نانک شاہ سورا

نانک آکھن راہ ایہہ سنیو کریم سدات | ذات
باوے داکی تول ہے آبے دی کی
دھرتی داکی ناپ ہے آتش داکی تول | کیتک دور اکاش ہے کیتک آکھاں پھول
باوی صورت روح دی تیسدا روپ نہ ریکھ | آتش نور خدائے داکچھ انت نہ پار اویکھ
رکھن چراغ محل وچہ چانن سب ہی جائے | پھر رکھن اندر ڈھنڈتے لئے سب جوت چھپائے
آبی خاکو دوئے مل جیسے ہوئے اوئے | حکمت لکھ حکیم مل صاحب تل نہ کوئے
وڈا حکیم خدائے ہے رچے چوراسی انگ | اکسے اکسے انگ وچہ گوناگونی رنگ
بھیا پلاڑ اکاش تے کرے آوازہ روح | قائم قدرت رب دی مل روح پکار روح
لکھ چوراسی تخم ہے تخماں انت نہ کوئے | اکسے اکسے تخم وچہ بھئی چوراسی لوئے
آدن اگنتی روح ڑے جادن انت نہ گئے | اکدوں روحوں لکھ ہوئے لکھوں لکھ ہوئے
کی پیمانہ روح داکیتک کہاں بتھار | پسریا زمین اسمان وچہ رہیا سو چانن دھار
اکو روح نہ کیسے دالکھ چوراسی بند | پھر لکھ چوراسی اک ہوئے لیکھے بدھ بدھ بند
آپے مارے کرے آپ قدرت چلت بجھا | پردے ڈارے بھرم دے دیتو سب بھلائے

مرناری دوئے سرج کر کھانی بانی اپائے
جو ان ذاتی بجھسی آپے آپ خدائے

سوال کریم دین سورا

کہے امام کریم دین سنو نانک شاہ | کیتھوں آئس اپجدا پھر کتھے جا سمائے

ایہہ حقیقت جو کہے سوئی رسول خدائے
ایکا ایکی ہوئے رہے دوجی رہے نہ جائے
دوجا آکھن شک ہے جھے تے مرجائے
سو کیوں مینے نانکا جو قائم رہے خدائے

جواب نانک شاہ سورا

آکھے نانک بندگی سنو کریم سدات
اچے عالم خاک تے پھر خاکو ہوئے بنات
ہور بناتوں نعمتاں دیوے گونا گون
خاکوں ہودن آدمی نطفے ہوئے مجمون
نطفیوں ماس اپجئے ماسو جنے پاک
رہیا گندا ہو یا دھریا ناؤں ناپاک
نعمتاں تے دشٹا بھیا ملیا جو آدم سنگ
کھایدا کاداں گو کراں آدرا گنتی رنگ
دشٹاں نے کئی اپجے جیہ جنت اپار
مٹی مسلمان دی پھر پھر دھرے اوتار
لکھیا وچہ کتاب دے بولے نانک شاہ
جنی پچھاواں رب دا پھر رب ہی ماہ سماہہ
سرپوشیدہ رکھیا اربا نامر ماہ
جو ظاہر کرے جہان وچہ بہشت نہ دوزخ تاہ
رُدرح نوں رُدرح کھادنی پھر رُدھلتے رُوح
آداگون جہان دا درنج نہ سکے کوئے
دیکھ پیدائش رب دی گھٹ ددھ نہ تھیئے آکھ
دوجا ہوا نہ ہو سیا درتے تاک دتاک
لکھ محمد مصطفےٰ رام کرشن لکھ ہوئے
اک آدن اک جاوہ اُٹھ گنتی گنے نہ کوئے
لکھ اوتار پیغمبراں اُمت انت نہ پار
مرمر ملدے خاک سیوں پھر پھر ہوا اوتار
لکھ کتاباں لکھ گئے سبھے سے خاکو ڈھیر
لکھ لکھاری اُجہہ ادئے پھر لکھ دا لکھ ڈھیر
قاضی ملاں حاجیاں مہر پاندھے لکھ
برہمے بشن مہیش لکھ مرضی لکھن دت

لکھن بید بیچار کر اُکت سیانپ نال
مر پھر جمن بُڑے پھر لیندے بید سنبھال
بیدو پھیر کتیب کرے دیر وردھ کرائے
لکھ لکھ وانو دیو تے کاتر ہوئے مراہ
شوشکتی دوئے ساجیاں اُدتم مدھم لوئے
مردے دیر ورودھ کرم پھر ماٹی ہوئے

سوال کریم دین سُورا

کہے امام کریم دین پچھے سبھ سوال
حق بیگانہ جو رکھن تناں ہوسی کون حوال
موئے خاکو سے ملے دت نہ آدم ہوئے
لینا دینا دُنی دا فیصل کیونکر ہوئے
کرن غریباں اُپرے ظالم بتے زدر
کُوکن کھڑے یتیم بہت سُنے نہ کوئی شور
عدل نہ حاکم کرسنی لُٹ لیسن گھربار
ایہہ حقیقت سودھ کر دے سبھ بیچار
غیب مقام خدائے دے جیہے لین حساب
لینا دینا دُنی دا کرن سوال جواب

کیونکر لین ہئی دا کس بدھ دینا دین
کہے امام کریم دین ایہہ فیصلہ کیونکر لین

جواب نانک شاہ سُورا

سُنو امام کریم دین نانک کہے فقیر
حق بیگانہ جو رکھن سو ہوسن بہت ظہیر
اوہ پڑسن جُوں چوپائیا نک تناں دے دور
لینا دینا نہ چُھٹے لد لد لیسن پور
دیندے بہت سزائے کولیں گے سبھے حساب
جناں ظُلم کمایا دُنی وچہ تناں قیامت ایہہ عذاب
باندر ریچھ اوتار دھر کلندر دین سزائے
گھر گھر پھرسن نچدے لیتا پاسن آئے
دردر ہوسن منگتے جو کھان بیگانہ مال
نانک کہے کریم دین بُرا تناں دا حال
بھٹ اوہیا کھایا دینا پوے جو پھیر
دینا لینا نہ چُھٹے سہے سزائیں ڈھیر
ہاتھی گھوڑے اُونٹھ خر بھینسے بیل اوتار
جناں دے سِر بہت ظلم سے پھرلیسن مار
ہور پرندے جانور پھاسن پھاہی آئے
لینے دار نہ چھڈہی لیسن ماس دکھلائے
جیہا کوئی بیجے لُنے سو تیہا سوئے
تیہا مت کے دوس ہی سبھے نکھیڑی ہو
خواہش پھر لیا دیئی دُنیا اندر پھیر
لینا دینا نیک و بد ہوسی سب نبیڑ

خواہش اندر جو مرے پھر لے اُٹھے نال
دینا لینا نہ چُھٹے لئی اگے سب سنبھال

جیسی کھیل چوراس دی تیسا ایہ سنسار | اِکا پھیر نہ آوئی پیا جو اندر وار

پہتا جائے خدائے نوں پھیر نہ جمے سوئے

قائم ہٹی تِس دی کنچن وَنی ہوئے

سوال امام کریم دین سورا ۴

سُنو نانک ہندیاں کہی کریاں الو | ہندی چار فرشتے برہما بشن مہادیو

چوتھی شکت فرشتہ کہے بھوانی جاہ | چاروں خلق خالق دے ہندو کرن سناہ

تدھے ہی کچھ بجھیا دوہ فرقیاں دا راہ | ایہہ حقیقت سچ دی سبھا دیئو بجھائے

لکھیا وِچہ قرآن دے اِکو پاک الٰہ | دُوجا نور محمدی بھیا رسول خدائے

بناں رسول خدائے دے تیجا ہوا نہ کوئے

ہوئے جو مسلمان کو کہے نصیحت سوئے

جواب نانک شاہ سورا

سُنو سید کریم دین جا نو سچ سُنائے | نوری چار فرشتے چار کتیب گواہ

اوّل نور خدائے دا جا کا انت نہ پار | نوروں بلیا چراغ اِک شکتی دا اوتار

شکتیوں تین فرشتے برہما بشن مہادیو | آبی بادی آتشی سچ حقیقت الیو

تینوں آپ کہاونیا ہمسر اور نہ کوئے | آپے آپ خدائے کہہ بھرم بھلانے سوئے

تینوں کیا گمان بہہ ہم ہی کہے خدائے | آتش مثل چراغ دی اِک تھیں لکھ جگائے

آتش ہی تے اونجے ایہہ تینوں ہی دیو | لکھیا تین کتاب وِچہ برہما بشن مہادیو

ہویا آواز غیب دا سُنیاں تینوں دیو | ہم تے خالق خلق دے ہور آوازاں دیت

تینوں اکٹھے ہوئے کر گئے شکت دے دوار | جا کھڑے در سچے لاگے کرن جہار

تجھ بن تین فرشتے ہم پر بھی ہے ہور

ہوا آوازہ غیب دا ہور کیتے انت نہ اور

کُون پُری کے دیو تم کہاں بسو کِس نُوں
ہُوا حکم خُدائے دا قدرت بھئی حضور
دیکھن رنگ محل نُوں پُر ہے انڈیاں نال
دیکھن انڈا بھور کر وِچہ طبق دسے کئی کوٹ
رام کرشن پرسرام لچھمن مچھ کچھ اوتار
کیتے لکھ محمدا انت نہ لوآ کوئے
بلن چراغ بے انت لکھ سبھے ہوئے اننت
نُور دِل بلیا چراغ اِک اِک چراغوں لکھ
ایک پلک کے اندرے اُتپت کھپت اپار
کہو محمدی اِک تم درگاہ کئی اپار
سب خاکُو تے اُپجے کاہِن جیوان بنات
مومن ہوودے موم دِل مر پھر ہووے خاک
کان جیوانوں آدمی تاں کہے نُطفے صاف
کان جیوانوں آدمی مر پھر آدم ہون
ہوئے مُنافق سنگدل مر پھر ہوون خاک
چُونا ہوودے پتھروں دہیا آتش سنگ
پتھر باجھوں دسیا دِن دِن بڑھتا جائے
ہِٹی مسلمان دی بے مراتب ایہہ
مومن ہوون نعمتاں تاکے سُن تُو نام
مصری کھنڈ بنات گڑ میوے گوناگون
آتش بناں نہ موم ہوئے رہے جو دھرتی ماہ

سُنکر ایسی آواز نُوں رہے سمادھی ہوئے
نُور ملیا جائے نُور نُوں ہوئے رہے بھرپور
آگیا ہوئی شکت نُوں اِک انڈا اتہاں کمال
برہمے بشن مہیش لکھ گِنتی انت نہ کوئے
نرسنگھ باون بودھ لکھ کئی بے راہ نہ پائے
اِتنے ہی برہمنڈ دا انت نہ پائے کوئے
وڈا نُور ہالا چُپ جس تیں بھئے اننت
آفتاب مہتاب لکھ اُتپت آکھ فرق
تو بالی درگاہ دا کیتا کرد شُمار
اُپجے نُور خدائے تے کھپت نہ لائے وار
نانک آکھے راہ پیچ سُنو کرم سدات
خاکوں ہوئے بنات پھر بہت نعمت پاک
نُطفے ہون آدمی اور ر حیوانی جات
پان مراتب قیامتی پیہیا ہیجے موم
خاکوں پربت پتھراں پتھر تے پھر دھات
چُونے پانی میلیاں ہوودے مومن پنگ
رہے سہسر جُگ لگ پتھر نام کہائے
ہوون پتھر خاک تے مر مُنافق دیہہ
گندم موٹھ بھرِنج مُنگ نخود مسور ر داہ
روغن کپڑے تیل دُدھ ہوئے بناتوں موم
سُنو کریم سیّدا آکھی نانک شاہ

سوال کریم دین

کہے امام کریم دین پیغمبر دی جد
ہندو مسلمان ہے دو وِچہ کیہڑا رد

اگے اِک خُدائے ہے ایتھے کیوں دُو ہوئے جد
رکھو پیچ سلامتی کوڑ ملامت چھڈ

رڈد جنوں ردنا وت نہ لبھے نام ‖ کوڑی دنیا کارنے مری نہ ہوئے حرام

جیہڑی سچی گل ہے دوہ وچہ کڈھو گوئے

ہندو مسلمان دو دوہاں وچہ چنگا کوئے

جواب نانک شاہ سورا

نانک کہے کریم دین اک صاحب دے حد ‖ ہندو مسلمان دوئے ایہہ فرقے تو ترد

دائم ہیچ سلامتی جھوٹ نہ رہسی مول ‖ جو کرن عبادت رب دی پر درگاہ پئے قبول

اگے ناؤں نہ ذات ہے عملاں اُپر نبیڑ د

عملاں باہجھوں مومنو پوسن دوزخ جھیڑ

سوال کریم دین سورا

کہے امام کریم دین سنو نانک شاہ ‖ وچہ کتاباں لکھیا آکھیا آپ اللہ

وچہ زمانے آخری خاتم نبی رسول ‖ پچھلے سب منسوخ ہن تناں نہ منو مول

سب ہی ہوسی اک رنگ دوجا رنگ نہ کوئے ‖ ہندو تھادوں دی بھلا مسلمان بھجے ہوئے

مسلمان مسلمی رہن قیامت تک ‖ ہندو رہن نہ پائینی لئے جو آتش بھکھ

ناؤں نشانی نہ رہی رہیا ڈنہ ماس ‖ سبھے جلائے آتشی اڈ گیا ہے نراس

روز قیامت جیہڑے جلی نہ اٹھے خاک

آتش اندر سڑ موئے ہندو وڈے ناپاک

جواب نانک شاہ سورا

سنو سید کریم دین آکھی نانک شاہ ‖ وچہ کتاباں لکھیا ایہا آپ اللہ

کرماں اُپر نبیڑے ہور نہ کوئی جاہ

ہندو مسلمان دوئے ایہہ سنوخی جان ‖ دین گوائن دنی پر ہودن بے ایمان

آپے ہی چھڈ جائیں گے توبہ کر دین ہندو دھرم نہ رکھسن ہوسن انت بے دین
جو والی ہے جگت دا ہے ددہاں دی ساری دُنی غلام خدائے دی رہے قدماں نال

پیر فقیر خُدائے دے صورت رب سنبھال

فقر خُدا وند ایک ہے دُوجا ہور نہ کوئے ایہہ نصیحت شاملی ہندو مُسلمان
پچھلے سب منسُوخ ہیں رہے تِناں دی ناد عمل تِناں دا نہ چلے جیوں ہل درا لگاد
منّے رام رسُول کو منے کرشن کریم دُنیا کارن اُمتی کرسن کُفر رحیم
لالچ دُنی حرام ہے لین خُدائی مان اگوں کوئی نہ نِندوا اکھن رسُول خدائے
کوڑی مُل نہ پائیندے رام رسُولاں دے گھر گھر پھردے ویچدے اگوں لئے نہ کوئے
عجب زمانہ آیا رب نہ منے کوئے کوڈی اُپر ویچدے اگوں لئے نہ کوئے
گھتن ناؤں خُدا دا بھکھیاں رُدنی لیہہ منّے نہ ہندو ترک دے کری نِشانی ایہہ
ہیرے جیبی دست ہے کوڈی مُل نہ پائے کوڈی مُل نہ پاوندے رام رسُول خدائے
نہیں خُدلے رسُول کو رام کرشن اوتار جالی کلا بھو لیکے دِتی ادس سب بھرمائے
دیوے دیو نہ رہسنی نہیں بید پُران قرآن مکّاں مسیتی نہ رہن نہیں ہندو مُسلمان
ذات صفات نہ رہسنی سبھے ہوسن ایک سمان ہنچل اِک خُدائے ہے ہو زمانی سب جہان
اُڈسن حرف کتاب دے سچ نہ کہسی کوئے ہندو مُسلمان دے مذہب نہ رہسن دوئے
بید کتیب پُران مت اور کہاون کتب ہٹو ہٹ وکاسنی ہوسن انت نکھید
گھر گھر نام وِکاسنی کنگ مردنگ وجائے اگے کوڈی نہ لبھے اِدیں ابر تھا جائے

سُنو اِمام کریم دین سچی رب کلام
دوزخ دُنیا کارنے ردٹی نوں حیران

سوال اِمام کریم دین سُورا

کہے اِمام کریم دین سچا دے سنیہہ جس بدھ قائم ہوئے تن سوئی عمل کر
قائم ہوئے قیامتی جسے خاک نہ کھائے
کُھلے نہ جسہ تِس دا پھیر نہ آوے جائے

کون عبادت رب دی جِت قائم ہووے درد وچ
پھیر نہ پھرے چوراسیئے بہتی ہوئے نہ دھرد

کیہی صورت رب دی کس بدھ لئیے دھیان
کس بدھ چلے سادھیئں سچ دے بیان

حاتم اِس زمان دا تُو نانک شاہ فقیر
میراں اندر میر تُوں پیراں اندر پیر

مُرشد ہندو تُرک دا دیہن دسائے راہ
سچ حقیقت سودھ کے دیئو حق سُنائے

جواب نانک شاہ سُورا

نانک آکھے راہ سچ سُنو امام کریم
جیوندیاں تُوں ہوئے رہو دُنیا وچ یتیم

راہ عشق خدائے دے من اندر جن لائے
اِک حقانی عشق ہے حق دا حق کمائے

گوشہ نشینی ہوئے رہو دھرتی سیس ٹکائے
کرو عبادت رب دی چلّے بیٹھو جاگ

دُوجا عشق سچ بندگی بُرے ست تیاگ
الیکا ایکی ہوئے رہو جا جاگن تینڈے بھا

تیجا عشق ظہیر ہے کھان پین سب جانے
بیٹھو آسن مار کر جگ دھیانے لائے

ماہر اِکو گھر رکھ بھن بھن رہن نہ دے
آواگون نہ ہوئے پھر جو بچ نتسا دکھ سے

چوتھا عشق مجاز ہے جیوں دیو جلے پتنگ
گنجھی آتش عشق دی عشق مسافا سنگ

چاردں عشق محبوب دے دکھ جنوں آئے راس
جوگی بھوگی عاشقاں پُورن ہووے آس

باجھوں لگے عشق دے کوئے نہ پوے قبول
عشق لگائیے رب جے ظاہر تھیے رسول

جیہا عشق کمائیے تیہا آوے راس
لگا رہے روز شب پُورن ہووے آس

حاجی قاضی سیّد سب پچھن کر تکرار
جب دے دل خدائے ہے سوگندی نہ آدھا

حاجی قاضی ہار کر نویں کرن سلام
کجھ نہ چلے کوڑ دا اُپر سچ کلام

حجت خجت شرح دی آئے نہ سکے نبیڑ
جتی فرشتے دُنی دے نانک کیتے زیر

سب مذہب منسوخ کر سچا عمل چلائے
ست نام کرتار دا چوں کونٹی طبل بجائے

اِکو تبکا تخت اِک اِکا مہر چلائے
اِکو ہی پاتشاہ جگ کوڑ نہ رہسی کائے

رہن ناہی میکا نڑے گوراں مڑی فنائے
کل وچہ نانک نرملا سچا اِک خدائے

سوال قاضی رکن دین سورا

پاس بیٹھا سی پیر بہاد دین سر پیراں دے پیر
رکن کہے مخدوم جی سُن نانک دی تدبیر
رام رحیم نہ منّیٔ بشن کریما دے
چار کتیب نہ منّیٔ برہما بشن مہیش
رام رحیما اک ہے کرشن کریما ایک
اکو ہی کھٹ دا ٹڑے چودہ بلن چراغ

سُن گلاں خدائے دیاں ہوئے رہیا دلگیر
کیتوس منسوخ سب اوتار پیغمبر پیر
منّے نہ چاروں یار رکھ نا دے چودہ نور
میر مدھان نہ منّیٔ منّے نہ باشک شیش
اکو نبی رسول ہے چار اصحاباں ایک
دوجا آکھن شک ہے آکھیا پڑھن عذاب

پچھو کا تدبیر کر کِسنوں کرے قبول ؟
تھکے نصیحتاں دیندیاں گیاں سو سبھے بھول

جواب نانک شاہ سورا

نانک آکھے مخدوم جی سچا سبد پچھان
دوجا آکھن سچ ہے تساں کیوں بنتے دوئے
نام نہ لیندے رام دا کرشن کہو فرعون
ترک نہ جپدے رام نوں ہندو نہ جپے رسول
آکھے نانک سچ سُن مخدوم بہاد دوست
رام رسولاں کیتڑے کرشن کریم اتوے
یار اصحاب خانوادڑے بید کتیب دی چار
مر مر جمن کیتڑے برہما بشن مہادیو
گگو سور دوئے اک کر اک پچھانے سوئے

آپے ہی ترم دو کہو آپے اک بکھان
ہندو کہے ناپاک ہے دوزخ جائے موئے
کہندے اللہ رسول ہے ہور نہ پوجو مول
فرقہ ہندو ترک دا اس بدھ منو نہ مول
کیتے ہوں منسوخ سب سچی رکھ پناہ
اوتاراں پیغمبراں پیراں انت نہ کوئے
کئی مدھانے باشکاں شیشاں انت نہ پائے
اکو سچ خدائے ہے ہور دروغی بھیو
ہندو مسلمان دے مذہب اٹھا دوئے

دعوے ہندو ترک دا من تے رکھو نہ مول
سچ نصیحت یاد کر درگاہ پوے قبول

صاحب خود فرمایا لکھیا وِچ کتاب — مرجمن منسوخ ہین مینا پڑھن عذاب

قدرت کسی اسکھ ہے آپ قادر نیارا آپ — قادر قدرت باہرا سب جیدی تسد جاپ

قدرت بندے ربدے حکمی آوہ جاوہ — برگ جویں نبات دے ترٹ ترٹ پھر جاوے

اوہو جیہیاں صورتاں اوہو جیہے نام — کوڑ پسارا خلق دا اُجڑ وساوے گاد

اوہو پھیر نہ آونی سب جیسے جہان تا — بھرمے بھولا آدمی مرجیسے آوہ جاوہ

جیسے موتی اوسدا دیسا عالم جان — مویا کم نہ آوئی دب گوری سڑے مسان

مِٹی گور مسان دی پھر آوے ہتھ کمہار — بھانڈے اِٹاں جہ بدھی گھڑ گھڑ دھر سنوار

پھر کھاون اگن اگنتی جل بل کرن پکار

ہندو مسلمان دوئے پھر لہے نہ تیناں سار

سوال پیر بہاؤدین غونث سورا

آکھی غونث بہاؤدین سنو نانک شاہ — کون نمونہ روح دا رنہ آکھیں ہو جاوے

روح دی کی ذات ہے کون صِفت کہائے — آیا کس مقام سے دریا کتھے جائے

جو شک اتارے دِل دا سوئی اوّل فقیر — سچے رہ پہنچدیاں ... ملوا نظیر

توں جوئندہ سچ دا ڈھٹے شک اٹھائے

پیر کہے سن نانکا من دا شک چکائے

جواب نانک شاہ سورا

سنو پیر بہاؤدین آکھی نانک شاہ — ناہ نمونہ روح دا رنگ نہ روپ نہ جاہ

ذات صفاتوں باہرا رنگ روپ نہیں ہوئے — کرے آوازہ غائب دا اندری پونہ سوئے

آیا غیب مقام تے پھر غیبی جلے سمائے — لکھ چوراسی جسر دے پہر خوشی رہا

اِکیہے اِیسے بسترے کئی اسنکھاں روح

ہوئے اکٹھے آپ وِچ کرن آوازاں روح

رُوح خُداوند بھید کرا کا ذات صِفات — پنجے مِلن خامیتاں ساج دِکھائی ذات
ذات صفات کہائے کے پائیں پیڑ زنجیر — جبہ پکڑ پا جُسیاں کھپ کھپ ہوئے ظہیر
رُوح بنایا اپ کو کُوڑی دُنیا لگ — ذات صفات خُدائے آدی ناؤں دھرایا ٹھگ
ٹھگ ٹھگے مِل ٹھگ نُوں دُوجا ناؤں رکھائے — دُوجی قدرت کُوڑ ہے سچا اِک خُدائے
آپ بھُلایا دُنی لگ ہما تما دھر نائے — جد رُوح جُدا ہوئے تن تے ناؤں ڈھاؤں گُناہ
سچا قدرت رب دی اربا ناصر ماہِ — اربا ناصروں باہرا اِکو آپ اللہ
کر د ریاضت بندگی جانے آپنا آپ — جناں آپ پچھانیا تناں پُن نہ پاپ

آکھے نانک بندگی سُنو بہاؤ دین پیر
پا دو راہ خُدائے دا کدے نہ ہوئے ظہیر

سوال مخدوم بہاؤ دین سُورا

آکھے پیر بہاؤ دین سنو نانک پیر — آدم حوا سِرجیا کِتہ سچی تدبیر
خاک بِنانی اندھلی کیونکر بھئی خمیر — صُورت ہوئی خاک تے کر آواز ضمیر

سہس اٹھارہ عالماں گُونا گُون سریر
ایہہ حقیقت غیب دی کہے سوال فقیر

جواب نانک شاہ سُورا

سُنو مخدُوم بہاؤ دین نانک کہے فقیر — اربا ناصر میل کر خلق کِیا خمیر
دانہ بھیا خمیر تے سُن ساچی تدبیر — اِکت دانے لکھ ہوئے گونا گُون سریر
آنوں بھیا خمیر پھر نُطفے بھئے بہُ رنگ — اِک دانے قیمت نہ پوے رنگا رنگی آن
سہس اٹھارہ آتما نُطفے ہی تے کین — سب دُنیا آدمی جانے دین بے دین

اربا ناصر ہوئے پھر جو تن تیتے خاک
خاک آپی ناپاک ہوئے ناری ناری تا

جاں ہون علیحدہ آپ تے کرہہ نہ پھر آواز ۔ تاراں ڈھلیاں تھیون پھر شبد نہ کرز باب
کلا بنائی غیب دی غیبی ہوئے سو پائے ۔ اکے تاں جانے کتب دی غونث اجاآپ ہکے نہ جدائے

سن مخدو بہاؤ دین ایہہ اللہ دی کھیل
آپے آپ وچھوڑدا پھر آپ کرائے میل

سوال پیر بہاؤ دین سورا

آکھے پیر بہاؤ دین جے کیتے روح ۔ کیونکر تھیا آواز ڈاہل روح پکار روح
کتھوں اپجیاں دانشیں کتھے جا سمائے ۔ بولن ہارا کون سی ایہہ غیبی ستر کرائے
آبی سی کہ خاکی سی بادی سی کہ نار ۔ چوہاں وچوں کون سی دیہو بھیج بیائے
جو صورت بن دکھائیندا کردا بہت لپار ۔ ہوندا جے نہ پید روح کچھ دسے نہ انتار
کچھ سی کچھ ناہ سی اسدا دے بیان ۔ دے حقیقت بھیج دی کیہے پرگٹ جان

جواب نانک شاہ سورا

سنو پیر بہاؤ دین پنج خاصیت روح ۔ پنج جو پنج پنجویں سب مل پکار روح
پنج مل اپجیاں دانشیں پھر پنجاں ماہ سمائے ۔ بولن ہارا جگت گر صورت باد ہوئے
غیبی پنج فرشتے مل کر کرن آواز ۔ مڑ باپکھا وچ جسم دا ایہہ رب بنایا ساز
آپے اکو ہو رہیا جیہ جنت سب ماہ ۔ ہور شریک نہ دوسرا اکو اک الاہ
چاروں یار مسلمی سبے اللہ دے نال ۔ بھلے دنیا خودی لگ نال خراب جال
خاکی آبی آتشی بادی چار کتب ۔ ایہا یار خدائے دے آپ پیغمبر رب
قائم چاروں طرف دے کیتے چار کتب ۔ چاروں تھمے عرش دے رلدے مول نہ کد
قائم کرسی عرش ہے قائم اک خدائے ۔ پنجے قائم ہیں سدا ہور نہ قائم جائے

جو آیا سو جائیسی جو گیا پھر آئے
اگلا سانگ اتار کے پھر آگے ہو نبا

کِس کا مائی باپ کِم کِس کا پُوت کہائے ‖ کِس کی جُورُو دھی کِہیں سب کُوڑے پیاڈ

جیوندیاں سب دِسدی مویاں دِسے نہ کوئے
نانک بازی کُوڑدی آخر کُوڑی ہوئے

سوال پیر بہاوُدین سُورا

آکھے پیر بہاوُدین سُنو نانک شاہ ‖ کیہی صُورت رب دی رہند اکیہڑی تھائے
کہا نا کون خُدائے دا پہرکون پوشاک ‖ کون شریک خُدائے دا سچ حقیقت آکھ

ہِندُو مُسلمان وِچہ کون نزدیک خُدائے
دونوں مذہب سودھ کے سچا اِک دِکھائے

جواب نانک شاہ سُورا

سُنو پیر بہاودین آکھی نانک شاہ ‖ سچی صُورت رب دی رہند اسچی جائے
سچا کہانا رب دا پہرے سچ پوشاک ‖ اِکو اِک خُدائے ہے ہور شریک نہ ساتھ
ہندو مسلمان دوئے درگاہ بین سزائے ‖ مذہب دوئے جھُوٹھے ہیں وِسکے نہیں گمراہ

سوئی شریک خُدائے دا جاں کی جنم نہ ذات
بید کتیبوں باہرا انحد شبد الات

سوال پیر بہاودین سُورا

آکھے پیر بہادین سنو نانک شاہ ‖ ہندو مسلمان دوئے بیتے نی ملو اُٹھا
تیجا مذہب کون ہے جو تُوں کیتا تحقیق ‖ ایہہ حقیقت سچ کہو ناہ تاں لگدی ٹیک

ہندُو مُسلمان دوئے باوے آدم دے فرزند
تُو کیوں دین نانکا سچ کہو ایہہ پند

ہاریا حاجی رُکن دین ہاریا شاہ کریم
ہاریا حاجی حج کر پڑھ گڑھ بیٹھے یتیم

ہتوں پھیڈا پیر بہاؤ دین مُلتانے دا پیر
ہندو مُسلمان دی کر سیچی تدبیر

جواب نانک شاہ سُورا

آکھی نانک شاہ سچ سُنو بہاؤ دین
تیجا مذہب پاک ہے نیک بدتوں دُور
بھلا بھلیائی گر بیبا موسم اور نہ کوئے
دونویں رہے جہان وِچ دُھر نہ پہنچے جائے
تیجا مذہب سچ ہے معرفتی من مار
نیک بد دوئے گاڈے چلدے گاڈی راہ
لیہے لیہے گاڈی چلے لیہے چلن پُوت
ہندو مسلمان دوئے بالے آدم دے فرزند
درگاہ اوڑ نہ پاتی جو کریندے دعوے کوڑ
بچھڑ رُوح مکان تے جسہ ثابت نال
پھر جو راسی بھر پدا ہوئے نماناں رُوح
جتنے یار محبتی ہین کمان دے ہت
ملدے آئے محبتی چاہم دام سے یار
پڑنانے نانیاں چاچے تائے ہت
دادی دادے دیورے جیٹھانی درانیاں یار
کُرم دھرم بہو بھاتیاں بہہ بہہ کرن پکار
دُنیا دیکھو کُنگ سب تجو بہاؤ دین پیر

ہندو مُسلمان دوئے سِر غم بھٹے ظہیر
بھلے بُرے درگاہ وِچ دڑن نہ کیڈ جُھور
بُرا بُریائی سہمیا پیچ کرم لبہ روئے
نانک کہے بہاؤ دین ہتوں رکھے اُڑلے
نیک بد دوئے راہ چھڈ ہردم خالق سار
دونویں بھانتے راہ وِچ جھیڑے جان اِلاہ
تینوں لیہے نہ چلن سنگھ سُورما سپُوت
لڑدے صداں بن کر چا بُھلا تن بندھ
دعوے رام رحیم کر لڑ مردے ہونیدے دھوڑ
تدبیراں بہہ بدھ کرے مر دیاں چلے نہ نال
کوئی نہ پچھے باتڑای وانگ پیڑیندا روں
مویاں دیکھن رُوح کو پھیر نہ لائن چیت
بھائی سکے پر ہتیں بھائی بھتیج ہزار
مامے تے مامانیاں پھپھی پھپھڑ چیت
انت نہ ساتھی کوئے ہو بھجن ہوئے بجار
کچھے ساک کُنگڑی مویاں لین نہ سار
جناں پناہ خدائے دی سے کدے نہ ہوئے ظہیر

دُنیا دی سب صاحبی جس بھی دُنیا ماہ
چلیا رُوح اکلڑا جتنے پچھیندا اداہ

پھر آدے وِچ ورا سِئے کر کے رُوپ اینک — لکھ اسنکھاں رُوپ کر لکھ اسنکھاں بید
وِچ رُوح نہ قائما تِچر نکے نہ بھوُر — جے ہووے قائم جھگڑا اِسے وِچ راسی ڈوڈ
ہاریا دانشمند سب ہاریا بہاؤ دین پیر — جیتے نانک شاہ سب دھر سچ شبد پر دھیر

آخری اِس زمان دے نانک شاہ فقیر
ماریا سِکہ سچ دا سِر پیراں دے پیر

سوال پیر بہاؤ دین سُورا

آکھے پیر بہاؤ دین نانک سچ الائے — خطرا رہندا رات دن کر مسلہ سچ سنائے
کون بنوُد جہان وِچ ہیل قائم کون — جو ایہہ حقیقت دس دیویں سُن را دن کون
ایہہ حقیقت حق دی دیئو سب سمجھائے — قادر مول نہ دِسنی سب قدرت بھرم بھلائے

قائم کون عبادتی ہو دے جسہ پون
ہماری دات سدا سچ خبر سُنائے جون

جواب نانک شاہ سُورا

سُنو پیر بہاؤ دین آکھی نانک شاہ — رکھیا سِتر پوشیدڑا سُنی سچ سُنائے
جسے نابد جہان وِچ ہیل قائم رُوح — رُوح چھڈے جب جُسیاں ہِتے آوانہ رُوح
دُوئے بنوُد جہان وِچ ہیل قائم دوئے — جو کرن عبادت بندگی سچ خبر تا دن ہوئے
جسے باجھ نہ رُوح رُوح باجھ نہ جسہ ہوئے — نانک لیکھے منگیئے روندے ڈِٹھے دوئے
مِلن سزائیں جسیاں رُوح پُکارن ہائے — نیکی بدی بیمار کے بِلے اذائے سزائے
آپے رُوح کہا بیندا آپے جسہ ہوئے — ایہہ تماشہ دیکھ کے نانک دِتا روئے

روئے نہ کوئی آیا ہس نہ چلیا کوئے
اگا پِچھا سودھ کے نانک رہنا کھلوئے

سوال پیر بہاؤدین سورا

آکھے پیر بہاؤدین سنو نانک شاہ
معلم کجھ نہ ہودیئی دانی کی بلائے
مسلماں چھڈیا کھانا حق حلال
دونویں بھلے راہ تے سچ نہ جانہ مول

اک خدائے رسول ہیکیوں دنیا بھتے راہ
راہ سچا واچھڈ کے ہٰہ ہوئی گمراہ
ہندو کھان دروغ کہہ تناں ہوسی کی حوال
مال بیگانہ کھس کھان قسماں رام رسول

درگاہ انہاں کی حال ہوئے سب دے خبر تباے
پیر کہے سن نانکا خطرا منوں چکائے

جواب نانک شاہ سورا

سنو پیر بہاؤدین آکھی نانک شاہ
کارن کپڑے طعام تے بہت ہوئی گمراہ
جن آندی دنواڑیوں چکھ چکھ لئی کھہائے
پہلاں جھانبے جھاڑیے منجے اُتے دھت
پھر منہ دتی دیلنے کھاوے سکتی بھیڑ
پھر کھڑ سوہنی پینجیا گھتن ناڑی بند
پھر سوہنی چوڑے والیاں کتن بانہہ اُلاں

لبے کارن پیر جی دنیا بھتے راہ
کھان تصیصاں ایہہ بھانت جیوں سر بھیا پیاہ
کوکے کپاہ ناڑی کھسدی کرے کہائے
کوکے ایہہ کپاہڑی دُنی نہ آداں دت
کیتے کارن ماریئے کس آگے کوکے پیر
دکھ چکھ ہوئے بھنیدڑی کارن کتن تند
کوکے ایہہ کپاہڑی ہوں کت آئی سنگ

پھر سوہنی جولاہیاں تانی تندے ٹھوک
چھک چھک دین مروڑیاں اندھا کرے لوک
پھر سوہنی تناں درزیاں جیوں جیوں خصم کہن
پہن کپڑ من بھاوندا جت پیندے سو دن
نہ کو ہسے ہڑبڑائے نا کو کرد سلوک
ایہہ سر بھیا کپاہ دے انہاں جنتاں سر کی ہوگ

سوال پیر بہاؤدین سُورا

آکھے پیر بہادین سُنو نانک شاہ
جسُہ کیونکر سرجیا سچا دیہ سُنائے
کون مقدم پنڈ دا کِس دسائے لوک
کھادے کون نعمتاں کِسنوں بھوگ جوگ
کردا کون آوازڑا سُننے ہارا کون
جسُہ رکھدا کون ہے سُپنے جاندا کون

ایہہ حقیقت جو دسے سوئی اوّل فقیر
پیراں اندر پیر ہے میراں اندر میر

جواب نانک شاہ سُورا

آکھے نانک شاہ سُنو بہادین شاہ
جسُہ ساجیا نعمتی سچے سُنو سُنائے
رُوح مقدم پنڈاں دا کرم دسائے لگ
کھاوے اگنت نعمتیں رُوحاں بھوگی جوگ
کردی باز آوازڑا سُننے ہارا رُوح
جسُے رکھتی اگن ہے رُوح پھرکے پر جُوہ
رُوح چھڈے پر جُسڑا اُبھر مودن رُوح
پھر لگے کھاون جُسڑا کرڈارہ تس چھار
مُوئے کی گنتی نہیں ہیو تا دیکھ پرکھ
جیتے دانے ان دے جیہ جنتو لکھ
غیبی سِر خدائے دا بُجھ نہ سکے کوئے
پیر پیغمبر اولیئے تھک تھک رہے سو

رُوح نہ آوندا دسیئی جاندا لکھے نہ کوئے
ایہہ اِشارت جو بُجھے پیراں دے سر سوئے

سوال پیر بہاؤدین سُورا ۶

آکھے پیر بہادین سُنو نانک شاہ
چارے راہ امانتی رہندے کون پناہ

چاروں راہ خدائے دے مینوں ایہہ بھی کھول دِکھلئے
لکھیا دِچہ کتاب دے کیہا رسُول خدائے

باہجوں راہ شریعتے کدے پاک نہ ہوئے — باہجوں سُنّت آدمی درگاہ لہے نہ ڈھوئے
مُسلمان اساڈڑی بات نہ پھُسن کوئے — باہجھ رسُول محمدؐ دے دُوجا ہور نہ کوئے
دوئیم راہ طریق تے سوئیم حقیقت راہ — معرفتا آکھیئے چاروں راہ خُدائے
جبُہ چار خاصیتاں کیوں ہِتیا ناپاک ؟
کون مِلیا سنگ چار دے ہوون پنج تن پاک

جواب نانک شاہ سُورا

سُنو پیر بہاودین آکھی نانک شاہ — چاروں راہ خُدائے دے سُکر من ہیں لائے
اوّل راہ شریعتے غسُل خیرات نائے
روزہ نمازاں بندگی اَور ریاضت سار — کرکے عمل بکار سب راہ طریقت دھار
جانے حق حقیقتے بجھے حُکم خدائے — آپے آپ اللہ ہے ہور دُوجا کوئی ناؐ
جیوندیاں جو مر رہے معرفتی من مار — مِلیا رہے خُدائے نال توں ہی اُتر پار
مُشکل مُسلمانڑی جیوں تِرکھی تلوار — بھُلے راہ شریعتے دلیں سزائیں مار
بہہ مارن لکھیں ساڑ بھُلے مُسلمان — کلمے ہوئے نو ساڑیے کرکے بے ایمان
بہشت نہ پہتا بہڑا اساڑیا جو لکھاں ماہ — کھاہدا کاواں کُتیاں مِلیا ناپاک جاہ
پیر جی ایویں جانیاں اوہ بہشتی ٹھور نہ — جیدا کلمہ آکھیئے اوہ دیوے ایت سزائے
کلمیں پڑھیا ناپاک ہوئے بہشت نہ تاکے بھائے — کلمہ آکھیاں ایہہ گُن ہوئے گُناہاں پاک
آگے کرے گُناہ پھر تِس بہشتوں مِلے ہلاک
بھَن بھانڈا اُکٹ دا پھر لہے اڈُونے دم — جے بھانڈا بھجے خاک دا پھر آوے تے نہ کم
کلمے بولیا اُمتی چلے رساتل جاہِ — اگے اگم اتھاہ ہے پار نہ کاہو پاہِ
وِچ زمینے دبین چلے رساتل جان — آگے ہاتھ نہ لبھی کئی پتال تلاہِ
پھر ہوون سارسیا تشی جلبہ رساتل ماہِ — جیون بنتے برکھ لگ پھر آتش وچ جلاہہ
پھر ہو دِگیدّ ماہیاں تُلن جو کسے ساز — اِک دیہہ نکھد جل جُون ہے جو بشِ بھئے اوتار
کھان جناور آدمی بہت نعمت نال — پھر ہوون اودوں نکلنے جیہہ خبت سنبھال

وِچ دست جلائیکے جل بل ہووے خاک
گیا رُوح اسمان نُوں آب حیاتی نال
رہی جو مٹی خاک دی ہوئی پھیر بنات
نُطفے ہوئے جیہ جنت لکھ چوراسی نُوں
جیہے عمل کمائین پھر قیامت پاوندیہ
ہندو مُسلمان دوئے ضرب لگاوندے دوئے
رِشتہ آپ خُدائے ہے من نے سگلی نُوں
سچی سُنّت رب دی سوئے لے آیا نال
پھر گیا درگاہ وِچ اگے رکھ نِشان
اوّل سُنّت سوئے ہے سِیر پر رکھے جوئے
رکھے ہوئے حلال کھائے نِکٹ حرام نہ جائے
ٹکھن سُچا اندری جتی سُپنے منی نہ جان
جو مُکھ سے آکھے ہو پھوسے مُرو نِیف زبان
کیسے کٹایا لانڈ کو کِسے چھدائے کان
بُرے دوہاں دے پنتھ رے بُرا دوہاں دا میل
سچی صُورت رب دی کوئے نہ پاوے بھید
بید کتیبوں باہرا لاشریک الا وہ
کئی اسنکھاں قُدرتی ساجی خود کرتار
اِکو سِکہ تخت اِک نِرب بھی اِکا ہلوے
گُنگا چھپائن اگ نُوں چھپن نہ اگن برے
آد سچ جُگاد سچ ہے بھی سچ نانک ہوسی بھی
مر مر ہن کپڑے ہندو مُسلمان
نیکی بدی دوئے رو کر آوو اللہ دے پاس

من دی سیر نہ نِکلے ہوئی ہٹی پاک
رہی جو خاک نمانڑی ارباناں مر بھال
کھان خبا در آدمی پھر ہوون نُطفے پاک
اِکے تاں جانے آپ ربّ کے خاکی بندا کو
قیامت رُوح نُوں مار کر پھر پھر جمے کیہ
صاحب فربوں باہرا دِر رہیا وِچ دوئے
جویں پھرائے تیوں پھرن درلا جانے کو
جو رکھے سوئے امانتی جو خاصہ بندا گھال
ہو ر درگاہ ڈھوئی نہ ہن جو دانے شیطان
پاوے مراتب سیدی ڈاڈا رکھے جو ہوئے
سب جہاں دی کی چلی تِس تے ڈرے خُدائے
ایسی رہنی جو رہے تِس کو کال نہ کھائے
پہلے رکھیا ایہہ گُن چیلہ سب جہان
ثابت صُورت رب دی بھنن بے ایمان
جے کو سچ الائیندا گھٹ مارن ہِنہ جیل
ہندو مُسلمان دوئے پڑھ لڑدے بید کتیب
کئی اسنکھ محمد ابرہمے بشن کہائے
آپے مار جوائیندا آپے کرے شُمار
جانے خود خدا اسے ہے پاوے سچا سوئے
آخر ظاہر سچ ہے جیوں گھ جلن نِنگ بھائے
جو مر کے پھر پھر جمیا ہوئی کچ نِکچ
قائم تیجا راہ ہے مُشکل بھیا آسان
جو منے اوہدے حکم نُوں سوئی بندا خاص

بار کتیاں سو دوکیہ دیکھو دینے لگائے
رب نہ وِچ نیب دسے رہے جیلا جائے

رہے علیحدہ سب تے وچ سبھناں دے جان
سنو معرفت پیر جی ملت مذہب چھاڈ
قایم چاروں روح ہے چار دبسے ساتھ
اوّل بادی روح ہے نام فرشتہ جان
آبی تیجا روح ہے مانو صورت دیو
پنجواں روح خدائے ہے پل چوں نیگے ہوئے
دوئے نیک دے بدیں دیری میت کہائے
بے کر عبادت بندگی صورت جان خدائے
جو محروم خدائے تے کرن عبادت ناہِ
نیک خاصیت پاک ہے باد فرشتے ماہِ
آتش قوت بادی بن باد نہ آتش ہوئے
خاکی قوت آب دی بن آب نہ ہوئے خاک
بادی ہوئے غلیظ جب آوے بنہ بادو
آب غلاظت جے کرے گندی سو ہو جائے
خاک غلاظت جے کھوے نیڑے چھوہے نہ کو

جیسی صورت دسیا ہے تیسی لئے مان
سو دھو جثہ آپنا کیا رب نبلے ساز
پنجویں قدرت رب دی پل ہوئے پنج تن پاک
دوجی آتش روح ہے جن کہلائے نام
خاکی چوتھا روح ہے بھیا خوبیں بھید
کل برکتی رب دی چاروں قایم ہوئے
دہشت ناں خدائے دی کی پکڑ سدھے راہ
قایم چار فرشتے چلن تسبیہ رضائے
پھردے سرگرداں اوہ روز عبادت نال
بادپیوند خدائے نال خاصہ یار کہا
آبی قوت نار دی بن نار نہ آبی ہو
جچر پنج نہ ملنی ہوئے نہ پنج تن پاک
ہووے نار غلیظ جب کیسے کم نہ ہوئے
بوئے بوئے خلقت سب کر ہتھ نہ کوئی
چاروں پل غلیظ ہوئے نیڑے نہ ڈھکے کو

بناں برکت رب دی چاروں کیسے نہ کام
آکھے نانک سن پیر جی ساری رب کلام

سوال پیر بہاو دین سورا

آکھے پیر بہاو دین سنئے پیچ سوال
کون مراتب تناں دا پوسن کیہڑی جا
غصہ کر کے جو مرے دڈی مراتب پائے

تنئے زندر جو مرن پھیر تناں کون حوال
دوزخ جائے کہ بہشت جاہ ایہ بھی سچ دسا
لکھیا چار کتاب وچ سو ملے شہیداں جائے

قایم رہے قیامتی مرے نہ جے سوئے
ڈن و بنہ مرے شہید ہوئے تس ایہ مراتب ہوئے

جواب نانک شاہ سورا

آکھے نانک شاہ سورا سنو بہاودیر
لکھیا چار کتاب وچ غصہ کرے حرام
اوہ ہووے جنبورے گیدماں زہر لیٹے مار
غصہ آتش کر موئے جیوں جلے پتنگ دیاں
شکتی مرنا دوزخی سب آکھن موا حرام
جیوت پوجے سب کو موا بہشتی جائے
شکت مراتب کچھ نہیں نت دوزخ ہے جائے
ظالم کردے ظلم سر کرن غریباں زدر
کھادن ماس غریب دا آکھن ہتیا حلال
مارنا ہے دشمنی کدے نہ چھوڑے کوئے
مذہب اتے اڑمرے جو ہووے دھرماں

غصہ کرکے جو مرن سو ہوسن بہت ظہیر
دنیا کارن لڑ مرے سو موا آکھے نہ کام
زن وچہ غصہ کر موئے لین سے بھئے اُتار
چشتی دیکھو پیر کی پاچھے کرو کلام
سو کا مرنا بہشت ہے سب کوئی کرے سلام
نانک آکھے پیر جی ہے وڈا مراتب پائے
جیوں پروانے جل مرن وچہ روشن دیپ جلائے
ایوں پرسن دوزخ جاوے جیوں لبھے سزا اس چور
پھر لین ماس اُدھیڑ کے جیوں دتا لین سنبھال
جیسے کوئی بیجی پھر لُونی تیسا سوئے
غصہ ایہہ چنڈال ہے نہ ہے قیامت نام

ایہہ نصیحت پیر جی سن کرکے زدر حرام
لکھیا وچہ کتاب دے آکھی رب کلام

سوال پیر بہاؤدین سورا

آکھے پیر بہاؤدین سن نانک شاہ فقیر
کیونکر آدم ساجیا کیونکر بھیا خمیر

اوّل اک خدائے سی دوجا ہو نہ ہیر
یکجا چار فرشتے ہوئے کس تدبیر

چاروں وچہ شریف کون کون کثیف کہائے
ایہہ حقیقت جو دسے سوئی رسول خدائے
اوّل بُت نوا جیا کیوں کیتا پھر منسوخ
ایہہ حقیقت جو دسے اللہ دا معشوق

جواب نانک شاہ سُورا

آکھے نانک شاہ سچ سُنو بابا دو پیر
کر تدبیر منے وِچہ چار ملائے کین
پنجواں بُرزخ بنائے کر صُورت کر اسمان
کیتا حُکم خدائے نے تینوں ملک بُلائے
آنوہ خاک پتال دی صُورت بُتہ بنائے
پھر ہوا حُکم خدائے دا بُت آگے کر نماز
ناری حُکم نہ منیا تہ رکھیا ناؤں شیطان
دِتا بہشتوں گرا ایکے پھر ڈھوئی ملے نہ تاں
کیونکر اُپجے عالماں کان حیوان نبات
سیّد ہزار عالماں آتش بناں نہ ہوئے
آکھن سب فرِشتے سُنیے چار خدائے
بیٹا ناؤں سدائیکے حُکم نہ منے باپ
کر کے صاف گُناہ سب پھر آتش لئی لا
لیا شیطان جہان نال آتش غصہ نام
گر سنا تِر شنا حِرانگی ننگ بھکھ ہوار
جِتنے راہ شیطان دے سب آتش ہی ہوئے
ہوا جثہ دُرست جب اربا ناصر میل
صُورت نر نار اپنی ساجی آپ خدائے
آدم تے ہوا بھئی بام رام تے کین
مرد چار دے عورتاں چاہے جوڑ ہوئے

اوّل خود خدائے سی پھر دُوجی کر تدبیر
بادی آبی آتشی چوتھی ہِل جنین دد
چھیواں آپ الائے دا رہیا پوشیدا سان
بادی ناری آب نوں ہویا حُکم خدائے
ساجیا بُت ملائکاں جیوں ہوئی رب رضائے
بادی آبی مانمت تب سجدے کرنے لاگ
لعنت سندا طوق گل پائے کڈھیا بے ایمان
بناں ملائک آتشی کیونکر چلن راہ
آتش باجھوں پیر جی ہوئے نہ ذات صِفات
لکھ چوراسی میدنی بن آتش جیے نہ کوئے
جو حُکم نہ منے رب دا سو بہشتوں ملے گرا
ہوئے پھر دُنی زرد رُو دے دوزخ پیا ناپاک
اربا ناسر میل کر پھر دِتے رچے خدائے
شہوت منی گرانگی خودی تکری جان
پھر نا سرگردان ہوئے بھونکے لڑے خوار
آتش باہر جو رہے نر خدائی سوئے
پنجواں پول اسمان دا رب ٹھیک بنایا کھیل
نر مادہ دوئے آدمی صُورت عجب بنائے
ہابیل قبیل تے ایرطونہ تولد کین
ادلہ بدلہ عورتاں نر مادہ کر دوئے

چوہاں تے چارے مذہب کینے خود کرتار
سب پیدائش چوہاں تیں کچھ تا کا انت نہ پار

عالم وڈا انبیر ہے آدم ہوا جان
اینی سے سب اُپجے پھیر اسی ماہ سمائے
ہوا صورت زمین دی آدم شے اسمان
جیب بُت پُچایا قابیل قبر بچائے
پُوجے بُت ثواب نہ پوچے ہوئے عذاب
رہیا خدائے پوشیدہ آپ لکھ نہ سکے کوئے
گوراں مڑھیاں گرڑا ایکے ہوئے رہے بنا کو
ہابیل قبیل ایہ طور چاروں سکّے بیر
چاروں عورت چار مرد سب آدم کے فرزند
چار مُصلّے چار مذہب چاروں بنائی بند
براہمن چھتری ویش شُودر چوہاں چلائے راہ
چاروں مُفتی چار مذہب ہین نبی دے پاس
چار کتیباں چار جُگ چاروں مذہب نال
چار خاصیت چار بید چاروں نال امام
باد ملائک خاک بُت آکھی زندہ پیر
پنجم آپ خدائے ہے اندر باہر سوئے
آبی ۔ خاکی ۔ باد نار چاروں رُکن پچھان
جُگ جُگ ایہو چال ہے پنج تن پاک حول
جو امر اوتاک ہندُو آں چلے وِچ جہان
کیہے نہ رو بُدھ پیر جی سمجھاں آپ اپاہ

قائم سدا سدیو ہے کرے نہ آدن جان
آدم ہوا نہ مرن ہو سنگی آدت جان
اِن ہی تے سب اُپجے لکھ چوراسی جان
دوہاں چھپایا خدائے نوں سب بتیوں بھرمائے
جیوں گُڈیاں دی کھیلڑی کچھ نہ ہی ثواب
دعوے مڑیاں گور کر لڑ مردے دین دے
ہوئے دلی خدائے دا جہن ایسی کرنی ہوئے
اگنی ہے رنوائے بائیس چاروں نیر
کھتری برہمن ویش شودر چاروں سنگ پیوند
آدم نبی رسول ہوئے چار کتیباں سنگ
آپو آپنے مذہب وِچ چارے ہی پاتشاہ
دے روایت بُھلیاں جوں صاحب آکھیا آپ
چار مُصلّے چار کنٹ جُگ جُگ کرے سنبھال
پنجم ہویا پیغمبراں دُوں آدم حضرت جان
آتش نور خدائے تے جانا کر تدبیر
ایہہ حقیقت پیر جی وِرلا جانے کوئے
چاروں امام چار مذہباں چار کتیباں جان
آپو آپنے مذہب وِچ سب کوئی ہویا قبول
ایہہ بھی چارے مذہب کر کرم مُتیا آن
دُوجا ہویا نہ ہوئے گا جو ہویا یقین آنا

اوّل آخر اک ہے وِچ وِچ نانی جان
آدن جان ان گِنت ہی جیہ جُگت پچھان

سوال پیر بہاودین سُورا

آکھے پیر بہاودین کِہ نانک بیچار ||| کھدیاں کون نعمتی اُجھ عمل بُکار

کون نعمت کھادیاں ہووِن نیک عمل

ایہہ حقیقت گوئے کر کرد تمامی حل

جواب نانک شاہ سُورا

آکھے نانک راست پند سُنیئے مَن چت دھار ||| نعمت جو بدخاک دی کھادیاں ہوئے بُکار

نعمت جو نیک خاک دی تِس تھیں نیک عمل ||| نعمت کھاوے جوہ دی لئے خُدا دے محل

کھانا مال حرام دا نعمت گُوناگُون ||| کھاوے پیتے حرام ہیں دِھرگ اوہی جُون

غُصہ ہووے جِت کھادیاں شہوت منی حرام ||| خُودی تکبر شیطانگی کرے اِبلیس کا کام

دے عذاب غریب نوں کھائے تناں دا ماس ||| مُرغی مار پیر جی دغا کرے غریبی گات

ہور جِتا ہِ جانوراں پائے پرندے لکھ ||| مارن پلے حرام ہو سُوہ بلا دا انہاں بھکھ

ضَرراں مار نہ سکنی فیلاں شیر پلنگ ||| تھیے حرام بُہ ظالماں جو مار انگوں

ڈاڈھیاں کوئی نہ ماری کرن جے آگوں چیر ||| جو غریب نمانڑے تناں نیندے پھڑ ڈھیر

لکھیا دیا کتاب وچہ سب پرزور حرام ||| سوئی کملے پاک جو سنے رب کلام

ست جُگ اندر پیر جی پھر سیتیان دے اوتار ||| کھانا انہاں دا بادسی کچھ ہور نہ آہار

کرن اللہ دی بندگی ہور دیوہار نہ کوئی ||| محل نہ ماڑی بیٹھکاں کانہ چھپر چھائی

تریتے اندر پیر جی دیواں دے اوتار ||| کھانا اُنہاں دا آب ہی کچھ ہور نہ کرن آہار

دوآپر اندر پیر جی جناں دے اوتار ||| کھانا اُنہاں نارشتی مچھی ماس آہار

کلجُگ اندر پیر جی کھوبیاں دا اوتار ||| کھانا کیتا کرتی ہکلہ انبکھہ آہار

خاکے دے ایہہ پُتلے پھر خاکو ماہِ سماہِ

پیر جی ایویں جانیئے پھر مر جمن پھراہِ

بندگی باجھوں پیر جی پانی طام حرام || پان سزائیں بہت بدھ غفہ شہوت کام
کلجگ اندر پیر جی بناں عذاب نہ طام || جیون کھائے حرام ہے موئیاں آوے کام

کلجگ دُنی حرام ہے موئیاں نہ آوے کام

جیون دین گنوایے موئیاں نال نہ جائے || کشتی ڈُبی عذاب دی کدھے نہ سیئے کو

رام رسول سیدھ پیر جی تھکی رہے کھلوئے

بھاری کشتی عذاب دی نہانیاں پاس نہ || ڈُبی عبادت بندگی وچہ لاہو گھُمر گھور
عملی آپو آپنی سب کو ہے سزائے || حق عملاں دیاں نیکیاں بدیاں ہین جو پائے
جیہا بیجے سو لُنے ہتھو ہتھ نبیڑ || کلجگ کرنی سارے ہوسی جھگڑا پھیر
عدل نہ کرسن پاتشاہ میر وزیر اُمرائے || قاضی مُفتی مولوی مُلاں شیخ علمائے

سبھناں اُپر صدر ہے دیندے حق گنوائے
دھرگ ادیہا کھاونا جت کھادیاں ملے سزائے

سوال پیر بہاوُدین سُورا

آکھے پیر بہاوُدین سُن نانک سردار || کیونکر ملیئے رب نوُں کیونکر ہوئے دیدار
کیہڑی صوُرت رب دی رہندا کیہڑی جائے || کھاندا کی نعمتاں پہرے کی کوائے

کرکے جیہڑی بندگی ملے غریب نواز
جاں رب ملے تاں قرض ہوئے پورا ہوئے پُورا کاج

جواب نانک شاہ سُورا

آکھے نانک شاہ سُورا پیر سُنو بہاوُدین دشاہ || رہے مسکینی بندگی تاں ملیئے بے پرواہ
نوُری صوُرت رب دی رہندا سبھیں جائے || کھاندا راگ نعمتاں پیندا شبد اگھا

کرکے محنت بندگی ملے غریب نواز
جاں رب ملے تاں کرم ہوئے سوُرن سبھے کاج

سوال پیر بہاؤدین سورا

آکھے پیر بہاؤدین سچا سنو سوال
مسلماناں چھڈیا کھانا کھاخ حلال
ہندوآں دروغ کہہ تیناں ہوسی کون حوال
ادے پاسن کس سزائے نوں جاسن کیہڑی چال

ہوسی کی حوال تیناں پاسن کی سزائے

کلمہ اشہد آکھ کے کھس کھان بیگانہ مال
ہندو دغا کمائے کھائے کی ہوئے تیناں حوال
آکھن مسلمان ابیں اساں رسول پناہ
نیکی بدی نہ کو پچھے آن پچھے بہشتی جائے
جناں کلمہ آکھیا سے دوزخ ہن سزائے
ہندو رام رام آکھ کے مال بیگانہ کھائے

ڈٹھا کس خدائے ہے کچھ آگے ایہہ کہ ناہ
ایہہ نصیحت جان کر دور بد عمل کمائے
اِناں سر کی ہوسے کی دیؤ سچ سنائے

جواب نانک شاہ سورا

آکھے نانک شاہ سچ سنو بہاؤدین پیر
کھانا کھان حرام جو سو ہوسن انت ظہیر
ادے دھرمن جنبہ نبات دا سیر ہن بڑ نمانے
کٹ کٹ لین ہیٹھاں سنے نہ کوئے داد
ٹنے نہ رام رسول کو سنے نہ کوئے ادتار
امت چھڈ ان کیت بھت آپ جل بل ہوئے چھار
ان اپنی میل نہ دھوتیا ہو رکیونکر ہوون پاک
نانک کہے سن پیر جی سب امت رہے ناپاک

گکھ رام رسولاں آکھ کے مس مال بیگانہ کھائے
داک تیناں ڈے کریتی وچ دوزخ ہن سزائے

سوال پیر بہاؤدین سورا

آکھے پیر بہاؤدین سنو نانک پیر
کیونکر کرداں نکل دوزخ کہہ سچی تدبیر

کتنوں دی ایہہ خاک ہے پھر مرد آیتھے جا — خاک وچھنی خاک تے پھر کیونکر ملدی آر
روح وچھنا جیوں کیوں پھر جمے آدر — اک ہوڑ نوں چھڈ کے کیوں پھر دا اوری کھوڑ

ایہہ حقیقت جو دسے سوئی پاک فقیر
سر پیراں دے پیرادہ سر میراں دے میر

جواب نانک شاہ سورا

آکھے نانک شاہ سچ سنو بہاودین پیر — خواہش اندر جو مرے پھر جلدا انگل سریر
جتھے مشرق اُچیا پھر دا مغرب جائے — باد اُڈائے خاک نوں پھر لے اُٹھا دن آئے
بھانڈا بھنا خاک دا دت نہ آوے لاگ — پھر بھانڈا ہور بنا کے روح کراوتا ہین باس
جچر قایم ناہ روح ٹکے نہ اکتے ٹھور — اک پلک دے اندرے کر آوے سے مدھ دور
روح پون دی ذات ہے پھر نہ آوے ہتھ — وستی مسٹی باہرا دسدا الکھ الکھ
بھن گھڑن سمرتھ ہے بھانے منڈا رب — آپے کرے اول تے آپے کرے سبب

آپے بنھے آپ نوں آپے دیوے کھول
آپے رہے خاموش ہوئے آپے بولن بول

سوال پیر بہاودین سورا

آکھے پیر بہاودین سن نانک کرتار — جتی تھیے پیغمبراں جتی تھیے اوتار
بادشاہ امراء جتھے قاضی مفتی شیخ — ملاں تے مولانیاں پڑھن کتاباں انیک
پیر فقیر اولیاں غوث قطب سالار — حکم لے آئے رب دا نیک عمل بیچار
آ بیٹھے آئے دنی وچہ گھیرے نفس شیطان — گھیرے پیچ کیچ کوڑے کارن کرتان
نہاں دروغ نہ آدمیں لکھ ہزاراں دام — کرکے جبر جیاں تے ظالم لٹ لٹ کھان

رکھ پناہ رسول دی ترک کریندے زور
ہندو رام بھلا ہکے دھرو لیندے دام کروڑ

درگاہ کی حوال ہوئے سیر ہندو مسلمان
کی سر ہوئے پیغمبراں جو اُمت دے زمان

جواب نانک شاہ سورا

آکھے نانک شاہ سچ سنو بہاؤ پیر
اُمت کرے عذاب لئہ پیغمبر سر بھار
قاضی وغیرہ ہور جو وچہ جیلیں بہت حیوان
بدھے پاپاں کارنے سوہن تک جیٹھہ ناہ

اوتار پیغمبر جتنے وچہ درگاہ بہت ظہیر
لئہ ہندو پاپ کماوندے تند چھین اوتار
ملن سزائیں تناں کو جو ہوندے بے ایمان
عمل جناں دے بہہ ظلم سر پر چڑھیا تنا

غور غریباں نہ کرن لے رشوت حق گنوائے
درگاہ اندر ڈھائیں پاندے بہت سزائے

سوال پیر بہاؤ دین سورا

آکھے پیر بہاؤ دین سنو نانک شاہ
ہندو آکھن اساں وچہ ترک کہن اساں ماہ
ہندو ردن ترک نوں ترک رد ہندو آہ
ترک کہن رب ترک ہے ہندو کہن ہندو آہ
جیوں پانی دودھ ملایئے تیوں ہندو مسلمان
بہتیاں بنیاں نصیحتاں بہتے دھرم کتیب
تناں اندر بہت ہیں فرقے انت نہ پائے

ہندو ترک دے دھڑیں سر پر اک اللہ
دوہیں فرقیاں وچہ کس دل سچے دیئے گناہ
دوہاں وچہ سچا کون ہے سچی کہہ سمجھاؤ
ردنا ہندو ترک دا عملی کر دکھلائے
ردغن ہتھ نہ آوندی رڑکن ہار شیطان
عجب حیرانی منے وچہ اک رب دے بھید
پیر کہے سن نانکا کر دیو تارتپا ر

جواب نانک شاہ سورا

نانک آکھے پند سچ سنو بہاد پیر
ردہ ہندو ترک دوئے جز تو بہت ظہیر

ہندو مسلمان اک سائی دی دو حد | دونو کر منسوخ تو جو اللہ کیتے رد
رد زہوداں کافراں منافقاں تے ملحد | رومی جنگی ارمنی حبشی تے املاک

کشمیری کشمیریاں ہیرا تُرت لاک

کفر فرنگی دوزخی یا نونی بدخواہ | دہیئے گمراہ بہہ جو جانن ناہ الاہ
پھٹا دودھ نہ کم کسے روغن بھہ نہ آہ | جے سو ورہیاں رڑکیئے سرسک ڈہیوں مائے

نانک آکھے سُن پیر جی باجھ ہیچ گمراہ

جب اتنی بات چیت پیر بہاد دین کے ساتھ ہوئی۔ تب بغداد کا پیر جلال دین پوتا حضرت محمد دین اپنے دل میں غصہ کرکے بولا۔

سوال پیر جلال دین بغدادی سورا

آکھے پیر جلال دین سن نانک ہندو فقیر | ہندو صورت دوزخی وچہ آتش سوکھیر
جے آدہ راہ امام دے تاں بہشت پادہ ٹھام | پیراں اندر پیر قطب غوث مراتب پاوہ
دلیاں اندر ولی ہوئے شیخاں اندر شیخ | دچہ سلاراں سلار ہوئے جاں ایہہ ونگا بھیکھ
ہندو بہشت نہ کو گیا سب گھتے اگن جلائے | ناؤ نشانی نہ رہی پیا کتھاؤں جائے

اس پچھے درود نہ فاتحہ نہ کو کردا یاد
ایہو مراتب ہندواں عمر گنوائی باد

جواب نانک شاہ سورا

سنو پیر جلال دین آکھی نانک شاہ | ہندو مسلمان دوئے ڈٹھے ہیں گمراہ
جبہ مسلمان دار کھیا بہشت جائے | آخر ہوا خاکڑی گئی سو خاکو کھائے
قدرت زمیں بنات سچ کجھ آئی کلاو ہتھ | بھانڈے اتاں ساج کے جلن پجاویں کمت

توبہ پکارے خاکڑی سُنے نہ کو فریاد
مسلمان محمدی پھر تدہبہ نہ کردے یاد

دونویں دسن جلدیاں وچ بہشتاں اگے جائے
وارث رام رسول دے سکن نہ امت چھڈ دا اے
رہے مراتب دنی وچ اگے دی سدھ ناہ
ڈاڈھی بنی ردح سر پھر کے چڑاسی ماہ
جناں نکیہ رب دا سے رتے پیچ نائے
قایم تھیئے جہان وچ پھر مرے نہ آدہ جاہ
بناں ریاضت بندگی قایم تھیئے سنسار
قایم نہ رہے پیغمبراں قایم نہ چار دیار
قایم نہ تھیئے اوتار جگ راما کرشن مرار
قایم نہ پیر فقیر ہوئے سیدھ سادھک سالار
قایم جیسے نہ تھیئے رہے کہ قایم ناڈ!
ناداں انت نہ پایا لکھیا آدہ لکھ جائے
قایم جبہ جو رکھے قایم رہیے سوئے
بناں عبادت بندگی رہیا نہ قایم کوئے
مشکل مسلماناں ہندو حرکت ماہ
دونویں قایم نہ تھیئے دعوے کر مر جائے

نانک دعوے چھڈیا دوہہ تے نیارا ہوئے
ایتھے ملن وڈیائیاں درگاہ پاوے ڈھوئے

سوال پیر جلال دین سورا

آکھے سید جلال دین بغداد دا پیر
پوتا حضرت پیر دا پچھے کر تدبیر!
ہفتاد دے ملدا پھر کے مسلمان
الاہتا اک دو اک ہے سچی کہن سلام
کلمہ پڑھن رسول دا سنو نانک پیر
روز قیامت دیہڑے تھیسن ناہ ظہیر
ہندو مسلمان دوئے کیتے نی منسوخ
در تے باہر جو تھیسی سخن الاہ نہ ہوک
کلیا پیر جلال دین کلیے ملاں شیخ
حاجی پیر مشائکاں ترک ملنگ درویش
سالک صادق قاضیاں غوث قطب پیرا
سب اکٹھے ہوئے کر آدین کعبہ ماہ

ہکے دکھائے عزمتا نہیں تاں دیہہ سزائے

جواب بہاؤ دین سورا نال حاجیاں پیراں دے

آکھے پیر بہاؤ دین سنو جلال دین پیر
گورو نانک پاسوں پچھنا ہتی ہے تقصیر
ظاہر عظمت اسدی مکہ وِدوس پھیر
کیتے سوراہ منسوخ سب آندے ہے سو ویر

منیا ہے سو خدائے اک دوجا ہور نہ کوئی   دو جا مرشد پیر ہے سچا راہ دکھلے جوئی
ہندو دیکھ نہ بھُل توں مسلمان بھائی   دو نویں ردّے سی مذہباں جھتے سی دوزخ ماہو
وڈا فقیری مراتبہ معرفتی سچ راہ   معرفتی جو باہرے سبھے ہیں گمراہ
دنیا کارن مذہب بنیئے انت اپار   سچا فقر رب دا کون لنگھائے پار

تسیں محرم ناہیں پیر جی نانک وڈا فقیر
رب جناں دے حکم وچہ سے سبھناں دے فقیر

جواب نانک شاہ سورا

آکھے نانک شاہ سچ سنو جلال سدات   وڈا بول نہ بولیئے صاحب ہتھ کرامات
صاحب بھاوے سو کرے فقر صاحب دے نال   صاحب بنایاں تاں ہے صاحب بنایا مان
اکا ساں اکا س لکھ لکھ پاتالاں پاتال   سبھناں دے سر اک رب سب دی کرے سنبھال

جیہ جنت وس کرے رب دے وسدے لوآلوے
تھکا ہوں اوڑک بھال ہن چپ کر رہیا کھلوے

سوال پیر جلال دین سورا

آکھے پیر جلال دین سن نانک شاہ   چودہ طبق کتاب وچہ تس تے پرے زوال
ڈِٹھے باجھوں نانکا خاطر جمع نہ کوئے   کہنا سننا باد ہے جو ڈِٹھے سچ سوئے

مجلس اندر بیٹھیاں ہوئے انتر دھیان
آکھیں اگوں چھپ گئے مجلس بھئی حیران

جواب نانک شاہ سورا

آکھے نانک شاہ سچ سنو جلال سدات   ہکے اساں کو نال دے ہکے تاں چلو آپ

دِتا بیٹا پیر ناں جُل جُلالی نام ؛
اِک پلک دے وِچ پھِر گئے ڈِٹھے اَگنت اسمان
پھیر گئے پاتال نُوں ڈِٹھے کئی پاتال
جِتھے بابا جاوندے تِتھے ہی گُل ہوئے
کاراں بھیٹاں سرنیاں نذر نیازاں لکھ
اِک زمیں دے اندر بابا پہنچیا جائے
بابا سُنیا سنگیت سب درسن لگی آئے
لئی کڑاہی بابے ترڈکے پائی وِچ کچکول
اِک پلک دے اندر پھر کے پہنچے آئے
اِس آخر زمانے وِچ نانک وڈا فقیر
آکھیوس مونہوں کلام جو سوئی دِتی اُس دکھلائے
آگا سیں پتال لکھ پاتالاں پاتال
ہیٹھوں کئی پتال تے لے کڑاہی آئے
سبھے گئے حیران ہوئے نانک وڈا فقیر
سبھے قدمیں ڈھیہ پئے من وِچ شُبہ ڈر رکھ

داؤ چڑھے اسمان وِچ تِس دا سُنو بیان
کئی پیغمبر دیکھ کر پیر ہوئے رہیا حیران
اوتاراں پیغمبراں گِنت اَگنت بھال
کارن درشن دیکھنے آدے سگلی لوئے
گُونا گُونی نعمتاں میوے لکھ الکھ
اگے کڑاہ پیا رسی گا دن سبدالائے
رکھیا اگے کڑاہ نُوں پیریں سیس نوائے
پھر دِتی کڑاہی پیر نُوں بیٹھا سی جو کول
بیٹا پیر جلال دین مکھ تے بچن الائے
پیراں دے سر پیر ہے پیراں دے سر پیر
تسیں جانو ہور کجھ اساں بجھیا خود خدائے
ڈِٹھے کتنے پلک وِچ ہوں بھی قُل کرنال
ساری مجلس اندر دِتوس کڑاہ دکھلائے
بکے تے خود خدائے ہے کہن سبھے تدبیر
اجی کائی نشانی رکھیے مکہ بہشت کرلئے

بابے کونش اُتاری پاؤں تے رکھی نشانی ایہہ
جو کرگ زیارت کونش دی اوہ پھیر نہ جنم دھرے
اتی سری مکے دی گوسٹ سمپورن

اِک اُونکار ستگُور پرساد۔ اب ساکھی مدینے کی چلی۔ گورُو نانک جی مکہ میں ایک برس رہے۔ سب حاجی گورُو نانک جی مہاراج کی تابع ہوئے۔ پھر وہاں سے گورُو نانک جی مدینہ کیطرف چلے۔ پہلے جب گورُو نانک جی مکّہ کو چلے تھے۔ نوادر قاضی بھی مکّہ کو چلے تھے۔ وہ قاضی ایک برس کے بعد مکّہ آ پہنچے۔ آکر کیا دیکھتے ہیں کہ وُہی ہندوؤں کا فقیر جو ہمارے ساتھ روانہ ہُوا تھا وہ پہلے ہی بیٹھا ہُوا ہے۔ تب اُن حاجیوں نے مکّہ کے حاجیوں سے پُوچھا کہ اِس فقیر کو یہاں آئے کتنے دِن ہو گئے ہیں۔ تب مکّہ کے حاجیوں نے کہا۔ کہ اِس کو یہاں آئے ایک

سال ہو گیا ہے۔ تب وہ نئے حاجی حیران رہ گئے۔ اور کہنے لگے۔ کہ یہ فقیر اور ہم اکٹھے چلے تھے
عجب کرامات ہوئی ہے۔ کہ ایک دن میں ہی یہ فقیر مکّہ آ پہنچے ہیں۔ تب دُوسرے حاجیوں نے
کہا۔ کہ یہ کوئی خُدا کی صُورت ہی ہے۔ جتنے مکّہ کے علمائے قاضی پیر غوث قُطب سالار
تھے سب نے یہی صلاح کی کہ ہم گورُونانک جی کے ساتھ مدینہ کا حج کریں گے۔ پہلے مدینہ
میں چار امام ہیں اور چاروں ہی مُسلمان ہیں۔ شاید یہ فقیر اُن کے سامنے ہار جاوے۔
اور ہمارے دین میں آ جاوے۔ ایسا زور مکّہ میں کسی کا نہیں دیکھا جو کہ نانک فقیر کو
جیت کر اپنے مذہب میں لے آوے۔ دیکھیں اب مدینہ میں کیا کچھ بات چیت ہوتی ہے۔
تب گورُونانک جی اور مکّہ کے حاجی لوگ مدینہ کے حج کو چلے۔ شہر سے سب اکٹھے نکلے جب
باہر آئے تب گورُونانک جی انتر دھیان ہو گئے۔ اور شری گورُونانک جی پَون کا رُوپ
دھار کر بمعہ مردانہ ربابی کے ایک پلک میں مدینہ میں آ پہنچے۔ مدینہ میں ایک رُوم شہر ہے
رُوم کا بادشاہ سُلطان حمید قارون تھا۔ بڑا قارون جو پہلے مہتر موسےٰ کے زمانہ میں
ہُوا تھا۔ قارون ہارون دونوں بھائی تھے۔ سُلطان حمید قارون بھی بڑا ظالم تھا۔
جتنی دولت تھی۔ سب لُوٹ لی تھی۔ گورُونانک جی نے کہا۔ مردانہ! چلو پہلے بادشاہ
کو ہی ملیں۔ تاکہ اُس کا بھلا ہو۔ ورنہ پہلے قارون کی طرح یہ بھی ہلاک ہوگا۔ تب
گورُونانک جی مہاراج اور مردانہ بادشاہ کو ملنے کے لئے چلے۔ پہلے قارُون نے چالیس
گنج خزانہ جمع کیا تھا۔ اور اس سُلطان حمید قارُون نے پنتالیس گنج خزانہ جمع
کیا تھا۔ تب گورُونانک جی نے کہا۔ ارے دربانو! اِس بادشاہ نے اتنا خزانہ کیسے
جمع کر لیا ہے۔ تب دربانوں نے کہا۔ کہ یہ ایسا ظالم ہے۔ جہاں کہیں روپیہ یا مُہر سنتا ہے تا پھر
چھوڑتا نہیں۔ خواہ کچھ بھی ہو۔ ایکدن سُلطان احمید نے کہا۔ کہ کہیں روپیہ کی ذات رہ گئی ہے؟
تب وزیروں نے کہا۔ کہ کہیں نہیں رہی۔ تب بادشاہ نے ایک خوبصورت سہیلی کو بازار بھیجا۔ جو
کوئی ایک روپیہ دیوے سو اس کو خرید لے۔ تب ایک سوداگر کے بیٹا نے آکر اپنی ماں کو کہا۔
کہ آپ ایک روپیہ دیں تو بادشاہ کی سہیلی بکتی ہے۔ تب اُس کی ماں نے کہا۔ بیٹا! روپیہ تو
سُلطان نے ساری بادشاہی میں نہیں چھوڑا۔ مگر ایک روپیہ جو کہ آپ کے باپ کے مُنہ
میں قبر میں دفن کرتے وقت رکھا تھا۔ وہ دیکھ لو۔ تب سوداگر کا لڑکا وہ روپیہ لاکر
سہیلی کو خرید لے گیا۔ تب بادشاہ نے تمام روپیے قبروں سے نکلوا لئے۔ سو یہ ایسا بادشاہ ہے
جو کہیں بھی نہیں چھوڑتا۔ تب شری گورُونانک جی نے کہا۔ کہ یہ بڑا گنہگار ہے۔ خدا کی درگاہ

کی بڑی سزا پائے گا۔ لعنت ہے اِس کی کمائی کو اور حیف ہے اِس کی زندگی کو۔ اے پروردگار!
یہ بڑا گنہگار ہے۔ اگلے قارون کو تو زمین نے اپنے آپ میں سما لیا تھا۔ مگر اِس کو کوئی جگہ بھی نہیں
رکھ سکے گی۔ تب سری گورُونانک جی نے دربانوں کو کہا۔ کہ تم سلطان حمید کو صرف اِتنا جا کر کہو کہ
دو فقیر تمہاری ڈیوڑھی کے سامنے کھڑے ہیں۔ اور کہتے ہیں کہ آپ ایک دفعہ آ کر ہم سے ملاقات
کریں۔ تب دربانوں نے جا کر گذارش کی۔ تب بادشاہ باہر آیا۔ اور آ کر کیا دیکھا کہ گورُونانک
جی باہر ٹھیکریاں چُن رہے ہیں۔ تب سُلطان حمید قارون نے کہا۔ کہ یہ ٹھیکریاں چن کر کیا
کرو گے۔ تب گورُونانک جی نے جواب دیا۔ کہ یہ ٹھیکریاں خُدا کی درگاہ میں لے جائیں گے۔
تب بادشاہ نے کہا۔ یہ ٹھیکریاں تو نہیں پہنچ سکتیں۔ یہ تو مرنے کے بعد یہیں رہ جائیں گے
تب پھر گورُونانک جی نے کہا۔ اے سلطان حمید قارون! آپ نے جو چتالیس گنج خزانہ
جمع کیا ہے۔ سو تمہارے ساتھ کیسے جائے گا۔ تمہارے پہلے بڑے قارون نے چالیس
گنج خزانہ جمع کیا تھا۔ تب پھر سُلطان حمید قارون نے کہا۔ کہ کس طریقہ سے یہ خزانہ
میرے ساتھ جا سکتا ہے۔ تب گورُونانک جی نے کہا۔ اے بادشاہ حمید قارون!
یہ خزانہ تمہارے ساتھ تب جا سکتا ہے۔ جب کہ آپ اِس کو خدا کے نام پر خیرات کریں
ورنہ یہ خزانہ یہیں رہ جائے گا۔ اور اِس خزانہ کے مالک اور ہی بن جائیں گے۔ پہلے
تمہارا خزانہ مال جنس زمین کو قابو کریں گے اور پیچھے تمہاری قبر کھودیں گے۔ دیکھو تمہارا
جو بڑا قارون تھا۔ جس نے چالیس گنج خزانہ جمع کیا تھا۔ وہ ایسے گنج تھے جن کا ایک سرا
زمین اور دُوسرا سرا آسمان تھا۔ تب مہتر موسےٰ پیغمبر کی عنایت کو قبول نہ کیا اور
ساتھ ہی خُدا کے حُکم کو نہ مانا۔ تین فرمان خُدا کی طرف سے قارون ہلاک کو ہوئے۔ کہ
اے قارُون! تم اِن چالیس گنج خزانوں میں سے ایک گنج میرے راہ پر خیرات کرو۔ تب
تمہارے ساتھ خزانے پہنچیں گے ورنہ یہیں رہ جائیں گے۔ اور اس خزانہ کے مالک اور
ہی بن جاویں گے۔ تب خُدا کے حُکم سے تین الہام حضرت موسےٰ قارُون پر کئے کہ اے قارُون!
سنچھ تھوڑی بہت خیرات اُس خدا کے نام پر کرو۔ جس نے آپ کو پیدا کیا ہے۔ اور آپ
کو بادشاہ بنایا ہے۔ مگر قارُون ایسا مغرور تھا۔ کہ اُس نے اِن حُکموں کو ٹال دیا۔ پھر
چوتھا حکم ہُوا۔ اُس کی بھی پرواہ نہ کی۔ تب زمین کو حُکم ہُوا۔ کہ قارُون فرعون کے پیر پکڑ کر غرق
کر دو۔ غرضیکہ قارون بمعہ خزانوں کے غرق ہُوا۔ اور دور قیامت تک ہی زمین میں ہی چلا جائے گا
اے قارون حمید! زمین نے اُس کو اِسی لئے غرق کیا تھا۔ کہ وہ کنجوس تھا۔ ظالم تھا۔ اور دوسرا

بھائی قارون تھا۔ اُس نے خدا کی اطاعت قبول کی۔ موسےٰ پیغمبر کی اُمت ہُوا۔ موسےٰ کے بعد اُس کو پیغمبری ملی۔ آپ اُمت محمد مصطفےٰ کی ہو کر رعیت پر ایسا ظلم کر رہے ہو۔ کہ جہاں کہیں روپیہ نظر آیا۔ سب آپ نے لُوٹ لیا۔ یہ ظلم کے خزانے تمہارے ساتھ کیسے جائیں گے۔ اب آپ اِس ظلم سے باز آئیں۔ توبہ کریں۔ تب قارُوں حمید نے کہا۔ کہ میرا من دُنیا کے لالچ میں غرق ہُوا ہُوا ہے۔ پہلے جو کچھ ہو چکا سو ہو چکا۔ اب میری اِس ظلم سے توبہ ہے لیکن کوئی ایسی نصیحت سُنائیے۔ جسے سُنکر میرا دِل موم ہو جائے۔ اور خُدا کے راہ پر لگے۔ تب سری گورو نانک جی نے سُلطان حمید قارون کو یہ نصیحت نامہ سُنایا۔

نصیحت نامہ

کیجئے نیک نامی جو دیوے خُدائے
دایم و دولت کسے بے شمار
دمڑا انسی کا جو خرچے کھوائے
ہوتا نہ راکھے اکیلا نہ کھائے
کیجے تواضع نہ کیجے گمان
ہاتھی و گھوڑے و لشکر ہزار
دُنیا کا دیوانہ کہے مُلک میرا
کیتی چلی دیکھ داچے وجائے
آیا اکیلا اکیلا چلا ہئیا
لیکھا منگیجے کیا دیجے جواب
خلق پر کیا جور دمڑا کمایا
آخر پچھوتانہ کرے ہائے ہائے
لعنت ہے تیں کو و تینڈی کمائی
پیئے پیالے دکھائے کباب
جس کا تو بندا انسی کا سنوار یا

جو دِیسے زمین پر سو ہوسی فناہ
نہ رہیں گے کروڑی نہ رہیں گے ہزار
دیوے دِلاوے رجاوے خُدائے
تحقیق دِل دانی وہی بہشت جائے
نہ رہے گی دُنیا نہ رہے گا دیوان
ہو وہیہ غرق پل وِچ نہ لاگے گی بار
آئی موت سر پر نہ تیرا نہ میرا
رہے گا وہی اِک ساچا خُدائے
چلتے وقت کوئی کام نہ آیا
توبہ پُکاریں یا پاویں عذاب
کھائیا منڈائیا اسنا ئیں گنوایا
درگاہ گیا بہت پاوے سزائے
دغے بازی کرکے دُنیا لُوٹ کھائی
دیکھو رے قارون جو ہوتے خراب
دُنیا کے لالچ تیں صاحب وسار یا

نہ کیتی آ عبادت نہ رکھیا ایمان
کیتی حکومت پُکارے جہان
اندر محلاں کے بیٹھیں تو جائے
حرماں سے کھیلیں خوشبوئی ہوائے
پُوچھے نہ بُجھے کہ باہر کیا ہوئے
حرامی غریباں کو مارے بگوئے
دسدی اُجاڑیں تاں پھر نہ دسادہہ
کوُکہہ پُکارہِ نہ داد پادہہ
کروڑی لکھوڑی کرے بے شُمار
کئی کِرسان بُپڑے مردیہہ ہزار
حاکم کہادیں عدالت نہ ہوئے
دُنیا کا دیوانہ پھرے مست لوئے
لُٹے مُلکھ سارا پھرے خرچ کھائے
دوزخ کی آتش مارے گی جلائے
نہ کیجئے حرص دیکھ دُنیا کے دِیوانے
ہمیشہ نہ رہے گی تو ایسی نہ جانے
اُٹھاتے صفالِس کو لاگے نہ وار
تب کِس کی ہے دُنیا کِس کے گھر بار
نہ کیجئے حِرص بہت دُنیا کے یار
چند روز چلنا کچھ پکڑہُ قرار
شرمندہ نہ ہو وہ کچھ نیکی کمائے
لعنت کا جامہ تو پہرے نہ جانے
غفلت کروگے تو کھاؤگے مار
بیٹی و بیٹا کو لے گا نہ سار
توبہ کرد بہت کیجیے نہ زور
دوزخ کی آتش جلاوے گی گور
مسائک پیغمبر کیتے شاہ خان
نہ دِسیے زمین پر تہنوں کے نشان
اُڈتے کبوتر جنادر کی چھاؤں
کیتے خاک ہوئے نہ پُوچھے کوناؤں
چالی گنج جوڑے نہ رکھیو ایمان
آخر وقت قارون ہوا پریشان
نادانی ایہہ دُنیا د فانی مقام
تو خود چشم بینی ایہہ چلنا جہان
ہر وقت بندے تو خدمت سنبھار
مستی و غفلت سے بازی نہ ہار

توبہ نہ کیتی آ کردِیاں گُناہ ✓
نانک اِس عالم سے تیری پناہ ✓

جب سِری گورُو نانک دیو جی نے یہ نصیحت نامہ سُنایا۔ تب سُلطان حمید قارون حیران ہوگیا۔ اور موم دِل ہوگیا۔ کہنے لگا کہ ہم تو عظیم دُنیا میں غرق ہیں۔ اور خُدا کی درگاہ میں ہمارا کیا حال ہوگا۔ توبہ توبہ کرتے ہوئے کہنے لگا۔ کہ ہم کو تو آج ہی خُدا کا پتہ لگا ہے۔ پہلے تو ہم غفلت میں سوئے ہوئے تھے۔ اور کچھ خبر نہ تھی۔ اب گورُو جی! تمہارا اُپدیش سُنکر ہم بہت ڈرے ہیں۔ بابا جی! اب ہمارا کیا حال ہوگا۔ تب گورُو نانک جی نے کہا

اے حمید قاروں! خدا باتیں کرنے سے خوش نہیں ہوتا۔ اور تب تک راضی نہیں ہوتا۔ جب تک کہ خدا کی بندگی میں مقدّم نہ ہو دیں۔ اور لوگوں کی دوستی کام نہیں آتی۔ لوگ تو بس کھانے پینے کے ہی یار ہیں۔ جب تک کھانا پینا ملتا رہے۔ تب تک دوست اور جب کھانا پینا نہ ملا تب دُشمن۔ لوگوں کا تو بس یہی روّیہ ہے۔ کیا اپنے کیا بیگانے سب سُکھ کے یار ہیں۔ دُکھ کا کوئی دوست نہیں۔ اِس وجہ سے سنسار کی دوستی کام نہیں آتی۔ بہ نسبت سنسار کے خدا کی دوستی اچھی ہے۔ تب سُلطان حمید نے کہا۔ کہ آدمی کی دوستی تو نہ کریں مگر خدا سے دوستی کیونکر کریں۔ تب سری گورُو نانک جی مہاراج نے راگ تلنگ میں شبد کہا۔

راگ تلنگ

دوستی یار دو دوستی سیر پر جانے ‖ حُکم پچھانے شاہ کا چلے خصم کے بھانے

رہاؤ

دوستی تاں پر جانیئے جا رچ پچ لائے ‖ گھنڈ نہ کڈھے خصم سیُوں شرم سب گنوائے
دوستی تاں پر جانیئے جاں گورُو نہ کھائے ‖ ہوئے نمانی جھڑ لوے خصم دے دوارے
جو رنہ لگے دوستی نہیں مُول لکائے ‖ دغے سیُوں لال نہ ریجھئی جے لکھ جتن کمائے

بھٹھ پئی دوستی کل دی گئی دیکھدیاں ہو
نانک سوئی دوستی جو توڑ نبا ہو

جب یہ شبد سری گورُو نانک جی نے کہا۔ تب بادشاہ قدموں پر گر پڑا اور کہنے لگا۔ جو آپ حکم کریں میں ویسے ہی کروں گا۔ تب گورُو نانک جی نے کہا۔ جتنے قیدی آپ کے جیل خانہ میں ہیں۔ سب کو چھوڑ دو۔ تب تمہارا دونوں جہان میں بھلا ہو گا۔ اور غریبوں پر نذور ظلم نہ کرو۔ تب آپ خدا کے راہ پر چل سکتے ہیں۔ تب سلطان حمید قاروں نے کہا۔ بہت اچھا جی! پھر جتنے قیدی تھے۔ سب کو رہا کر دیا۔ اور ظلم کرنا بھی بند کر دیا۔ اور خدا کی بندگی کرنے لگا۔ ساتھ ہی خزانے خیرات کے لئے کھول دیئے۔ لنگر لگا دیئے۔ اور سارے مُلک میں جہاں تک کہ اِس کی بادشاہی تھی۔ ہر جگہ امن چین ہو گیا۔ بادشاہ کہنے لگا۔ کہ اب ہم کو خدا کی اُمید ہوئی ہے۔ تب گورُو نانک جی نے کہا۔ جن کا دھیان خدا کیطرف لگا ہے اور جو بندگی کرتے ہیں۔ اُن کے سب کام خدا ٹھیک کرتا ہے۔ اُن پر خدا کی مہر ہوتی ہے۔ تب سُلطان حمید قاروں نے کہا۔ آپ کی کرپا سے ہی خدا ملتا ہے۔ تب

گورُو نانک جی نے کہا۔ اے سُلطان حمید قاروں! آپ پر خُدا کی مہر ہوئی ہے۔ ورنہ پہلے قاروں کی طرح تم بھی ہلاک ہوتے۔ لیکن آپ خُدا کے راستے پر چل پڑے۔ تب پھر سُلطان حمید نے کہا۔ آپ کا دیدار پھر کب ہوگا۔ تب گورُو نانک جی نے کہا۔ ہم مدینہ کی حج کرنے آئے ہیں کچھ دِن مدینہ میں ہی ٹھہریں گے۔ تب بادشاہ مدینہ میں آیا۔ اور مدینہ میں ہی رہنے لگا۔ کچھ مُدت گذری۔ تب مکہ کے حاجی، رُکن دین حاجی مکہ کا اور جتنے پیرزادے تھے۔ اور پیر بہاودین وغیرہ سب مدینہ میں آپہنچے۔ چاروں مدینہ کے امام اُن حاجیوں کو لے آئے۔ سب حاجی آگئے۔ آکر کیا دیکھتے ہیں۔ کہ درویش نانک جی قلندر دُھوآں لگائے بیٹھے ہیں۔ اور مردانہ ربابی شبد گا رہا ہے۔ تب قاضی رُکن دین مدینہ کے حاجیوں سے پُوچھنے لگا۔ کہ اس درویش کو یہاں آئے کتنا عرصہ ہُوا ہے۔ تب اُنہوں نے کہا۔ اِس کو یہاں آئے کافی مُدت ہو گئی ہے۔ تب پھر سب حاجیوں کا سری گورُو نانک جی سے مقابلہ ہُوا۔ سب حاجی آپس میں کہنے لگے۔ یارو یہ فقیر بڑا اولیا ہے۔ اور بڑی کرامات رکھتا ہے۔ اگر یہ فقیر ہمارے مذہب میں آجاوے۔ تب ہمارے مذہب کا رُتبہ اُونچا ہو جائے۔ ایک دفعہ پھر اِس فقیر سے مباحثہ کریں
خُدا نے خود فرمایا ہے۔ کہ نیک راہ میں کافر کو زور آوری سے لے آنا بھی واجب ہے یہ کوئی بُری بات نہیں۔ تب پیر بہاؤ دین نے کہا۔ اے رُکن دین! یہ صرف آدمی ہی نہیں ہے جو تمہارے ہاتھ آئے گا۔ اور تم اِس کو پکڑ کر اپنے مذہب میں لے آؤ گے۔ یہ کوئی فرشتہ کی صُورت ہے۔ ہاتھوں سے غائب ہو جائیگا۔ یہ فقیر پُوری کرامات رکھتا ہے۔ نہ جانے جیسے کہ مکہ کا رُخ پھیر دیا ہے۔ ایسے ہی مدینہ کو بھی رُوم کے ختم کر دیگا۔ تو تم کس کی پناہ ڈھونڈو گے۔ تمام عالم فناہ ہو جاویں گے۔ یہ کوئی اِس زمانہ کا ولی پیدا ہُوا ہے۔ مکہ میں پُورا ایک سال اِس کے ساتھ مباحثہ ہوتا رہا۔ تب نہ اِس نے کچھ کھایا۔ اور نہ کچھ ہی پیا۔ رات دِن سب حاجی اِن کو گھیر کر بیٹھے رہے۔ یہ پُورا سال فاقہ کشی میں ہی رہے۔ اور اب بھی فاقہ کشی میں ہیں۔ نہ کچھ کھاتا ہے۔ اور نہ ہی حاجت رکھتا ہے۔ نہ ہی اِس کو وہاں مکہ میں کوئی جیت سکا ہے۔
اب آپ جو چاہیں کہ نانک درویش کو زیر و زبر کر کے جیتیں۔ سو یہ مُشکل ہے۔ اِس بات میں سب عالموں کا نقصان ہے۔ اور دُوسرا (خُدا نے زور کرنا نہیں فرمایا جو ہندو پر زور کریں) سب مِل کر چار اماموں کے پاس چلیں۔ اور جو مُسلمان چار اماموں کے پاس بیٹھے ہیں سب مل کر عید کے روز حج کرو۔ مدینہ کی مسجد میں جس دِن حج ہوگا۔ اُس دِن یہ درویش بھی وہاں آئیگا۔ تب ہمارے اِمام اِس کو معلوم کر لیں گے۔ بحث مباحثے میں یہ فقیر ہمارے قابو میں نہیں آتا۔

حج کے دِن سب عام و خاص حاجی قاضی پاتشاہ امراؤ سب آئیں گے اور پھر اُس وقت نانک درویش سے مقابلہ کریں گے۔ جب حج کا دِن آیا۔ تب سب حج کے لئے اکٹھے ہوئے۔ تب پھر حاجیوں کا مُقابلہ سری گورُو نانک جی سے ہُوا :۔

سوال چار اِمام سُورے

آکھے اِمام کمال دی نالے حمید جمال
پچھدے ہاں چار نصیحتاں تس دا دے بیان
دوہاں اندر شک ہے دوہاں وِچ سچا کون
دُوجا پچھے جمال دین کہُہ تو نانک شاہ
ہندو مُسلمان دوئے کُفر تے اسلام
اگے پیغمبر خلق وِچ اگے ہیں اوتار
جو آکھیہ تیجا پاک ہے پاک ہے پروردگار
پچھے زمانے جو تھیئے کافراں دے اوتار
جیتا کیا بیان تہٰ اساں یقیں آئے
شرطاں ہندو ترک دیاں پھر نوبر کریاں
ہندو رہن نہ پاسنی جو رب رسُول خدائے

غونث عالم قُطب دِین چاروں رکن کمال
بیٹے آدم شغنی دے ہندو مُسلمان
ایہہ حقیقت جو حل کرائیں ہووہ آدم توں
حضرت آدم تے تھیئے ثابت دونویں راہ
دونویں حکم جہان وِچ دونویں جان اسلام
تیجا کیہڑا مذہب ہے تس دا کہُہ بیچار
آدم صُورت ہوئے کرنہ کرے قرار!
ہُن تھیئے ہن منسُوخ سب عمل محمد یار
جادُو کرکے ہنداں دِتو ئی لڈ پھرائے
تیں کیتے جو منسُوخ دوئے ہندو مُسلمان
نوبت مُسلمان دی وجی ہے ہُن آئے

اسیں پچھدے ہاں تکرار کر دسس تسلی ایہہ
اسیں بھی چھڈدے ناہِ تو دِ بن سچے سُنے سنیہے

تیجا پچھے غونث دین کرکے بہت قرار
تہ کچھ جاتا ہو رہے اوہ بھی دبیہ بیچار
دوہاں وِچ جو رد تھیا تس کو کہہ شیطان

اگے رسُول خُدائے ہے اگے چاروں یار
اگے ہندو نہاں وِچ ہن آیا مُسلمان
دتا بہشتوں ڈال کر تھیا نام ابلیس

لکھیا وِچ قرآن دے آکھیا نبی حدیث

چوتھا بول قُطب دین دبیہ سچا بیچار
کنیں پو تُبلیں جس ہوئے گُناہاں پاک

سبھناں اُپر کلام رب سب مُلاں کرمہ تکار
قایم ہو دے قیامتی پھر نہ ملے طلاق

پنج نمازاں پنج وقت روز تریہ کھان
تیں کیوں سبھے رد کیئے کی کر کے تدبیر
بن کیتے تسلڑی چھٹیں کیسے نہ جائے

چار امام چار مذہب جا بنہ مسلمان ؟
انہاں دی کر تسلڑی نہیں دیندے نی تاجیر
پنجویں کون کتاب ہے اساں بھی پڑھ سمجھائے

چار امام چار مذہب چاروں دیکھ امام
اول کر منہ تسلڑی پچھوں کرو کلام

جواب نانک شاہ سورا

آکھے نانک شاہ سچ سنو چار امام
اول اک خدائے سی دوجی قدرت کین
ہندو مسلمان دوئے کیٹڑی وچہ کتاب
ٹھہکن جھولاں بانس جیوں آتش پیدا ہوئے
لکھیا کس کتاب وچہ دعوے رام رسول
اک خدائے قدرت دوسری بل سے ہوئے
دوہ ہیں اوجیاں جانوی سے چار کتیب
حجت راہ شیطان دا کیتا جناں قبول
دعوے چھڈ و امام جی آپا طمع مٹائے۔
دوہیں سریں اک رب ہے بور نہ دوجا جان
تیجا مذہب پاک ہے جو دعوے کرے نہ نزول

سید کمال جمال دی قدرتی غونث لبجان
تیجے فقر خدائے ہے سچ پرجاں یقین
دوہاں دیوا پکڑیا مردے جھگڑ گنوار
آتش غصہ شیطان ہے جل بل مردے دوئے
سو دھمہ چار کتاب وچہ سو دھو حدیث رسول
ہیدے دوہ تیں کی ہوئے ہے دیو سچ بتائے
چارے قول خدائے دے چرہاں اکو بھید
سوئی درگاہ ڈھوئی نہیں نہ بھر سے نا ہوئے
ہیڑے تول نہ آوئی دوزخ سندی بھائے
ہندو مسلمان دوئے صورت جان شیطان
لکھیا وچہ کتاب دے کہیا خدائے رسول

غصہ کر کے جل مرن دُنی دیوے کام
دوہاں مذہباں تے گئے بھرے نہ مرشد ہام

سوال بابا نانک شاہ سورا

آکھے نانک شاہ سچ سنو چار امام
راج تساڈا دُنی پر کرد عدالت بیان

قاضی مُفتی تِنہاں ڈِٹّھے میر مُلک پاتشاہ ۔ حُکم تساں دا دُنی پر اپن چلائے راہ
اوّل چار امام سُن ہابیل قابیل جان ۔ ایہہ وچ طرح چار بھائیاں چار دن پلک امام
پچھے ہور جو ہوئے پیغمبر گنتی گنی نہ جائے ۔ اِک پیغمبر چار یار سُن دُھر دی چلدی آئے
اوّل پیغمبر خدائے سی نائبے چار دِن یار ۔ بادی آبی آتشی آکھیں چار بچار
پھر ساجیوس آدم شغی نوں ہو آپ پوشیدہ آپ ۔ نہ اوہ جمیا کِس جائیا نہ کوئی مائی باپ

کیتیا کون عدالتاں سچ سنا دیہہ موہ
جو لِکھیا چار کتاب وِچ سبھ کھول سُنا دیہہ توہ

جواب غوث دین امام سُورا

آکھے امام غوث دین پڑھ احمد دی کتاب ۔ کرے گُناہ کبیر جو تِنہوں ڈڈّے عذاب
جو ہانت کرے خدائے دی ہانت کرے رسول ۔ پھر اُوہی ایمان تے منے نہ قرآن رسول
دُوجا کبیر گُناہ ہور تِسدی سُن تدبیر ۔ دھی بھین سکی ماؤں سوں کر گُناہ ایہہ
تِن شبیر کرکے ماریئے اکھیں اگن جلائے ۔ دُھو ہیے سارے شہر وِچ ننگی رساں پائے
پھر سُٹیئے جائے اُجاڑ وِچ کوّے کر کر کھائے ۔ کر کبیری گُناہ جو تِس دیجے ایہہ سزائے

ایہہ کبیر گُناہ ہین کوئی نہ بچنا ہوئے
کافر ہوئے مُسلمان ددہاں وِچوں کوئے

جواب اِمام دُوجا سُورا

سُنو نانک شاہ آکھے قطب دین ۔ آدم سڑیا عذاب ہے جے ہووے ڈاڈھا دین
ملازم ملک آکھیا لکھیا وِچ کتاب ۔ پہلے گردن ماریئے ننگ ساری ڈوڈا سبھ

بند بند پچھوں کیجیئے چُوہنہ کُنٹی ڈے ٹنگائے
ہور تجیر نہ اسنوں بِن مارے نہ جائے گُناہ

جواب امام تیجا سورا ۴

آکھے امام جلال دین پڑھ شافی کتاب ۔ آدم صورت رب دی ایہہ لائق نہیں عذاب

ساڑن مارن عذاب ہے رہے بندہ مدام ایہہ ۔ کھانا دیوے نون بن لادن نال نہ دے

وچ مارن بند دے ایہہ سب تے وڈا عذاب

لکھیا وچ کتاب دے ہوئے گناہ تھیں پاک

جواب امام چوتھا سورا

کہے امام کمالدی پڑھ عازم دی کتاب ۔ صاحب آدم سرجیا دتوس وڈا خطاب

کیتوس آپنے تل پھر دتوس تخت سبحان ۔ سجدہ کیتا ملائکاں وچہ نوہاں ناہ شیطان

رنبہ دختر ساج کے نال کیتوس تس جاہ ۔ جوڑے جیے چار تب اک دوجے دیا ویاہ

ادسدا جوڑا اسنوں ادلہ بدلہ کین ۔ اول آدم کیوں کیا تس پر کرے یقین

اک تھیں اک ایہہ کیا مسئلہ نامنظور ۔ دھی بھین سکی حرم ہے ہور کہی حلال رسول

نہ ماریئے نہ ساڑیئے ناہ کیجے بندی ماہ ۔ الکر کے ردے سیاہ تس سب ملکاں وچ راہ

دے سزائے تاں جانیئے حد اپنی وچوں نکال

کرن گناہ کبیر جو تنیاں کیجے ایہہ حوال

سوال فقیر نانک شاہ سورا

پچھے نانک ہندگی سنو چار امام ۔ عازم دا فرمایا کرد نہ مسلمان ؟

چھڈیا راہ رحمان دا پکڑیا راہ شیطان ۔ آدم صورت رب دی بھنن مسلمان

آدم ماریا عذاب ہے جیوں ڈھاہے مسیت عذاب

صاحب دا فرمایا لکھیا وچہ کتاب

ڈھاہے میت پھر اُس گارا اِتاں لائے ۔ آدم ماریا نہ جی سکے بھاویں کوئی نہ جوائے
ایہہ عذاب ہے سیوں نہ اُترے مول ۔ لکھیا وِچ قرآن دے کہیا خدائے رسول
اِسم اعظم باجھ کتاب ہور جو کیتے تین ایمان ۔ مارن آدم شغنی نوں پڑھ کے راہ شیطان
پاتشاہ نوں فرمایا صاحب خالق آپ ۔ لکھیا چار کتاب وِچ سُنو کلمہ پاک
پیغمبر کلمہ آکھیا اِکو اِک خدائے ۔ سبھناں اندر اِک ہے گھٹ وَدھ کہی نہ جائے
لکھ چوراسی جیاں وِچ رب اِکسے دا مُقام ۔ مخالف چار نصیحتاں کیتیاں ہین شیطان
ہَومیں پائی سبھس وِچ اِک دُوجے منے نہ کو ۔ نانک آکھے اِمام جی اِس بدھ بگڑی کوئے
پاتشاہ نوں فرمایا تیمے آپ خدائے ۔ لیون خبر غریب دی شیخ فقیر بنائے
گوشہ نشینی فقر جو بندگی کرن خدائے ۔ اندھے لنگے ضعیف جو پیریں سکے نہ جائے
جو بھکھے مرد طعام بن محنت کردے آئے ۔ محنت کم نہ چلیا پھر چوری کار کمائے

اِکدن چوریوں پکڑیا بندی ملے سزائے

حاکم ایوں نہ پُچھیا کِس کارن کیا حرام ۔ گُناہ ذِمے پاتشاہ جِس دِیا نہ فکر لائے
اُہندے کرائے سب کم بھلے بُرے جگ تمام ۔ اُہند اکرائے بد فعلیاں پر گھر کر مِہ نہ جائے
جے اندر سب کچھ ہو دے حرام مال زر طعام ۔ اِتنی دولت دھر رکھے پھر پر گھر کرے حرام
لائق اوہ سزائے دے جیوں بھاوے دے سزائے ۔ اعظم ایوں فرمائیا اِتس اُپر عمل کرلئے
جو بھکھا ہووے طعام دا اِتس پیٹ کر پاتشاہ ۔ جو بھکھا ہووے زناہ دا اِتس دیو عورت ویاہ
جو بھکھا ہووے مال دا اِتس دے دیج کرلئے ۔ جے کھانے نوں پاتشاہ دے ار محنت لئے کرائے
جس لائق ہووے کار دے تس کار لئے لگائے ۔ جے ایسی ہووے جہان وِچ سب لگے چلا جائے
خبر لوے جہان دی پاتشاہ کہائے نام ۔ ہووے نائب آپنے سب مُلکی نقل تمام
سب کھا دیہہ لُٹ جہان نوں پی دا دُدھ بکائے ۔ بھکھے مرن غریب جے سب سِر پاتشاہ عذاب
کرن کِرسانی کِرسان جو اوہ بیون ان جائے ۔ کر کے آن تر بھاولی ترسے جھے کرن بنائے
دوے خاوند اِک حاکمے جو اِس دا عمل ہوئے ۔ کر اعتبار خدائے پر بھکھا مرے نہ کوئے
لالچ کر کے حاکماں لُٹ لیندے گھر کِرسان ۔ ترسے حقیقے لئی حاکماں بھکھے مرد سب جان

ہوئے اُجاڑ مُلک وِچ پھر بیجے آن نہ کوئے
آنے باجھوں آدمی مر جاون رن نہ سوئے

باقی رہے کرسان جو اٹھ دعائیں کیت لاگ
اُجڑی پے گئی مُلک وِچ لوک گئے سب بھاگ

بد نیت کر حاکماں لُٹ لیتا سب جہان
چشمی دیکھ امام دی اویں قیامت پہنچی آن

ہِیا فناہ جہان وچ سرپاتشاہ عذاب
کھائے کھیتری واڑ جے تاں آکھے کون جواب

لے آوندے صُوبے مُلک کا ماہِ !!!
بخشی تے تباتیئے اور دیوان کہائے

قاضی مُفتی مولوی سیر صدر تناں مواں
لوندے خِدمت دم دئیے لُٹ کھادن سنسار

حق نہ کوئی پہنچیا کُوک رہی کُرلائے
جے لگے جائے تریک کو اگے دین پیادے مار

ایہہ نیاؤں وریتا عمل تُساڈے ماہیہ
ڈوبے ناؤں تپال دے سب ذمے تُساں گناہ

جتی جہان وچ پاتشاہ سب اُمت رسول آئے
مِل گل سب عذاب تیس پھر لگہ پیغمبر آئے

نایت تسیں رسُول دے کہیو چار امام
کر و مُنادی جہان وچ کو کرے نہ ایسا کام

سب عذاب جہان دے سر تُساڈے ہوئے
کرن گناہ جو اُمتی تناں ٹھکن ہار نہ کوئے

جواب چار اِمام سُورے

سُنو نانک حاجیاں آکھن چار اِمام
جتنی کہیو نصیحتاں اِک نہ کرے جہان

مال زکاتی جو دیوے ایہہ بھی دین حساب
کتنی مال زکات ہے ایہہ بھی آکھے سو وہ کتاب

اُمت کرے گُناہ جو بیر رسُول گُناہ
دت مودی اِنہاں دا کون ہے جو آخر کرنا ہ

اساں تاں کجھ نہ بجھیا بیڑاں وِچ غلطان
کھاندے خیرات رب دی پیغمبراں دے نام

تُوہیں فقر خُدائے دا رہندا سدا نزدیک
سچا گل اِمام دی کر ایہو تحقیق

جواب نانک شاہ سُورا

آکھے نانک شاہ سچ سُنو چار اِمام
اُمت کرے عذاب جو انت آسی سر ارکان

ارکان محمد مُصطفےٰ سب تس دے سر عذاب
درگاہ دیکھا منگیاہ تسے نہ دے جواب

ادتھے کوئے نہ پچھیا ضامن بڑدا کوئے ۔۔۔ کھوٹی ہُڑ نہ چلیہہ کلمہ کُوموج بگوئے
کھرے خزانے پوسنی جناں کیتے نیک عمل ۔۔۔ نانک کہے امام جی سے درگاہ اندر مل
مال ذکاتی جو پچھیا تس دا سُنو بیان ۔۔۔ سب گھردا مال شُمار کر دیو کی علیحدہ آن
دیہو کی بھی نہ دے سکے تاں بھی سو کی دئے ۔۔۔ اِس پر قائم نہ تھیے تاں چاہل کیو گھٹ نہ کئے
دے نہ مال ذکات جو تس دا سُنو بیان ۔۔۔ اِکے تاں لیون چور لُٹ اِکے آفت پوجہان

ہنہ دِتا راہ خدائے دے نہ دِتا قرض جہان
دانگوں صاحب دِلے سب لُٹ لئی شیطان

جواب نانک شاہ سُورا

آکھے نانک شاہ ہیج سُنو چار امام ۔۔۔ ہاروں کاروں دوئے تن تس دا کردبیان
حاتم طائی نوشیرواں اِن دی خبر سُنائے ۔۔۔ نیکی بدی رہی تناں کیونکر کیتی آئے
جیُو رہے نہ قایم رہے مراتب نام ۔۔۔ نیکی بدی جہان وِچ رہے قیامت تک عام
کی کیتا عدل نوشیرواں قائم رہیا نام ۔۔۔ کی کری خیرات حاطمے با تا سب جہان
قاروں وِچ کی عیب سی ہویا جو غرقاب ۔۔۔ ہیج کہو امام جی جیُوں لِکھیا وِچ کتاب

جیُوں دوہاں مراتب پایا کر مسئلہ سمجھ سُنائے
نانک کہے اِمام جی کی تناں سِر دہائے

جواب چار امام سُورا

کہے اِمام کلام دِین سُن نانک شاہ اِمام ۔۔۔ موسےٰ لے پیغمبری بیٹھا اِتھے آئے
پھیر بدس قُطبہ آپنا اندر الیس جہان ۔۔۔ سبھنا اُمتی منیا قاروں نہ منیا الہام
ہاروں حکم سر ملیا موسےٰ آئے ۔۔۔ ہویا اُمت پیغمبری وڈا مراتب پائے

اگے جتی اُمتی سبھے سُن گمراہ
موسےٰ ہویا حکم ۔۔ [illegible] دِکھلائے

تیاں نقراں بنائے دس ملی بہت جہان
موئیاں نوں جوائے توں نے خدائے دا نام
عالم طالب زر دا سرن ہور نہ آن
اس بدھ ملیسی سب کو موسی اُمت آئے
بن ڈیٹھے کرامات دے کوئی نہ سیس نوائے

قاروں کفر پلٹیا آپ خدائے کہائے
دعوے بدھوس لڑن دا موسے نبی بنائے
چالی گنج خزانیاں اُچے ڈھیر بنائے
چالی گنج کرمال دے تس دا سُنو بیان
پیر لگدے زمیں پر سر لگے اسمان

لگا کرن نگاہ دا سب لڑنے دا سامان
موسے جائے پکاریا اگے بار خدائے
مال خزانہ لشکراں لڑنے دا کر ساز
تب ہویا حکم خدائے دا تم پھیر کردا الہام
جو ترے الہام تیرے نہ منے پھر ہویا حکم زمین
موسے کیا الہام پھر قاروں اُپر آئے
قاروں حکم نہ منیا غرق غرورت ماہِ
ترے الہام نہ منیا شتاب ہویا حکم زمین
موسے پیغمبر پکڑیا جس کیا خراب جہان
قاروں حکم نہ منیا گھیریا شیطان بلائے
ایہا عرض غریب دی سُنو غریب نواز
ترہیوں واری الہام کر جا کر دا ایہہ کام
لیسی پیروں پکڑ کے موسی غرق بے دین
چالیوں اک ذکات کڈھ دے بنام خدائے
دوجا کیا الہام پھر ابہہ بھی منیوس ناہ
پیروں پکڑ لیوس قاروے کیتا غرق بے دین
چلیا قیامت تیک جاہے گا ہیٹھ پتالے ماہِ
ایہہ سر وانی کار اے رب جو منیوس ناہِ

جوابِ امام جمال دین سورا

کہے امام جمال دین سُنو نانک شاہ
پاک نہ ہویا مذہبی عدلوں تھیا قبول
آپو آپنی جگہہ دونوں ہیں پاتشاہ
عادل ہویا نوشیرواں کیتوس سچ نیاں
کافر وڈا نوشیرواں تس دے سُنو ساہِ
کی کُفر کی اسلام ہے برابر کئی رسول
دونوں ظلماں آدم شفی دی آپو آپنی جاہِ
کھوہس بیٹیا آپنا ہویا تھا بد راہِ
کھس پرائیاں عورتاں رکھیاں آپنے زیر
سُنی پکار نوشیرواں غصے ہویا پھیر

ہوئی فریاد جہان دی نوشیرواں اگے جاہ
پڑھ کے التماس کو حقیقت بھئی معلوم
سُن کے سچ نیائے کو ہٹ گئے سب لوگ
میزاں سیر سیر شاہیاں کیتے پیمان تول
چوری چیڑی سو کرے جو ننگا بھکھا ہوئے

بیٹھا پاتشاہی تخت پر لیتوس پتر بند بھائے
کھوس بیٹا آپنا جو ہویا ملعون
پھر نہ ہوئی فریاد کدے سب کرنے لگے بھوگ
پورا لینا دیونا مکھ تے سچا بول
بکری شیر برابری پھردے اکو جائے

کھادن اک تیز نگاہ پر شیر بکری آئے

عالم ہوئیا گلزار سب کر ہے سب دہار   گیا بہشت نوشیرواں عادل رہیا سنائے

ایسی عدالت کرے جو سوئی ہے پاتشاہ
ظالم پیسی دوزخے انت ہوسی رُوئے سیاہ

جواب امام قطب دین سُورا

کہے امام قطب دین سُنو نانک پیر
گھر وچ کجھ نہ رکھے دیوے راہ خدائے
سیر توں مٹھا کچھ نہیں جو منگے نام خدائے
اک پاتشاہ ملک دا نت لڑدا حاتم نال
کہیا اکس وزیر نے ایہہ حاتم جنے نہ سوئے
تب ہوئیا فقیر پاتشاہ گیا حاتم دے پاس
کو نک او کھا کم ہے اٹک رہیا ہے سوئے
واسطہ ہئی خدائے دا جس تے پرے اندر
تب ہی آکھیا حاتم جیئوں کر حکم رضائے
تب فقیرے آکھیا رسہ گل وچ ڈال
جب ایہہ بدھ کیتی حاتمے تب کینے چودہ سوئے
تب پادشاہ مرید ہوئے لگا قدمی آئے

پایا مراتب حاتموں تس دی سُن تدبیر
پھر دا پر اُلکارنوں سب کیتے گواہ
اوہ بھی مول نہ رکھدا دیکو خیرات چائے
جیت نہ سکے پاتشاہ جو حاتم ہوئے پامال
جو منگے نام خدا دے سر تے ٹلے نہ سوئے
بہت یتیم غریب ہوئے کیتوس بہت سس اردائے
جے چلیں میرے نال توں تاں کم اساڈا ہوئے
اُتھے کم نہ ہور دا اکر تھکے سبھے زور
جیئوں کر تیری خوشی ہے سوئی کم فرمائے
رسہ میرے ہتھ دے اُٹھ چل میرے نال
جیہی کیتی حاتمے تیہی کرے نہ کوئے
ہتھیں رعیت ہوئیکے چلے حکم رضائے

ناؤں خدائی جو منے سو وڈا مراتبہ پائے
ایتھے ملن وڈیائیاں پھر پلے بہشتی جائے

جواب امام غوث دین سورا

سُنو نانک شاہ پیح آکھے غوث امام | چاروں مراتب پایا ثابت رکھ ایمان
مُوسے پچھے پیغمبری پائی ہاروں آن | چار مراتب جو کرے سو درگاہ پوے قبول

عدل خیرائت بندگی ثابت رکھے ایمان
دین دُنی کا پاتشاہ ہے جو چار مراتب جان

جواب نانک شاہ سورا

آکھے نانک شاہ پیح سُنو چار امام | مذہب ملت قبول نہ فرقے کتے نہ کام
عملے اُتے بنڑی درگاہ پئی قبول | حجت حاجت نہ کیتے کم آکھے پاک رسول
جیتی ملت مذہباں سب جھگڑدے از نہج | حاجوں وڈا کوہ نہیں جو رکھے جہا تھنبھ
چاروں قول جو تم کہے ہے ایسا کوئی ہور | جس دی دِل خُدائے ہے تس وچ وڈا زور
سب ہتھ کرامات خدائے دے کر کرادا آپ | عمل گناہ جہان دے جو کردے عیب ثواب

جو آیا سو چلسی رہسن عمل جہان
نیکی بدی نہ دبنسن پیح نانک کہے دکھان

سوال چار امام سورے

سُنو نانک ہند کی آکھن چار امام | ختم محمد مُصطفےٰ آیا وِچ جہان
اگے جو ہوئے پیغمبراں اک لکھ اسی ہزار | کیتے سب منسُوخ ہین نبی محمد یار
اس تھیں اگے نہ ہور کو اللہ دا معشوق | اگے جوئے پیغمبراں کیتے سب منسُوخ

آخر اس زمانے دے خادم نبی رسُول
نال چاروں یار مُسلمی جو کردے شل مُشوُل

عمر خطاب ابوبکر عثمان علی سادات
وارث چاروں تخت دے جو نبی بنائے آپ
واری آپو آپنی عمل کیتیاں نے پاک
روز قیامت حد تک رہسی نبی رسول

ظاہر سب دے کُنٹ وِچہ کیتا سب قبول

اگے ہور عمل نہ چلسی پیغمبر اُتے کوئے
جو کرسی زور آئیکے مارلئی سی ہوئے
سب آسی اِکتے راہ وچہ ہوسی مسلمان
اِس زمانے دا پاتشاہ نبی رسول سلطان
چلیا عمل محمدی اِس دے پِرے نہ ہور
خاتم سب پیغمبراں دِتا سو وڈا زور
تُو بھی آیا نانکا صاحب وڈ کرامات
جتنیاں حاجیاں قاضیاں غوث قطب سادات
جوگی جنگم سرلوڑے برہمن تے سنیاس
کھٹ درشن پیغمبراں چھتی پاکھنڈ اُداس
سادھی ہئی زمین سب چھڈ لونہ اساپاس
پھیر لو مکہ آئیکے کرکے وڈ کرامات
ہُن آیا پاتشاہی رُوم وچہ بلوچ پاتشاہ ہو
ظالم قاروں حمید نوں گھیتر سدھے راہ
جِن چھوڈی نہ دمڑی گور وِچہ مرے چھڈ ڈھنڈول
کڈھ روپے مُنہ وِچوں پٹ نہ لدھے گور
قاروں ہلاک جوڑیا خزانہ چالی گنج
اِس نبیالی جوڑیا رکھیا خزانہ سنج
جو لگا کرن خیراتیاں چھڈ دِتوس بنداں
کرکے خادم آپنا ہویا موم سمان

آندا ہی آپنے مذہب وِچہ جو آہا مسلمان

مکہ رُوم جت کے ہُن وڑیا مدینہ آئے
اِکے اساڈی نشہ کرا کے کچھ کرامات دکھائے
جنھوں تیکر اُمتی سب ہوئیاں گھٹیاں آن
کر دنی سنگسار سب مل کر مسلمان

دعوے کر پیغمبری آیا ہیں عربستان د
عرب چھڈس ناہیں جیوندا کچھ لائے لے آپنا تان

جواب نانک شاہ سورا

آکھے نانک سچ سنو چار زمام
مکہ ہے مہا دیو کا برہمن سن سلطان
اُپجیا برہمن جد وِچوں ہوکر مسلمان
بانی نبائے آپنی دکھیوس نام فرقان

بانی پر ہیسے ڈیکی بلی سب سنسار
چاروں باب کتیب دے چراں چہ راہ

دعوے رکھ خدائیاں گئواں ذبح کرائے

کیتے برہمن بھرشٹ سب دیتوس بانگ الائے
پھر لوس حکم جہان وچ سب ہووے مسلمان
جو مردے بھکھ عذاب نال سو ملے پیغمبر جائے
ملیاں تو ماں لٹ نوں ایویں ملی نہ کوئے
تاں بھی جیت نہ سکیا سہ ہندو ہندوستان
پھر بیڑا چایا مومن دین سید شاہ مدار
ہسے ہڑ ہڑا چہلتن کہے کہاں چلے ملتان
اسیں سہاب پیغمبری آئے نال امام
شاہ علی وڈا امام سی رومی پیر سلطان
جانہیے رہندے جاوتہ نال سنت ہوو بنائے
شاہ مرداں آیا زور کر سندھوں گیا نہ پار
تب دھرکے ہندو بھیس کو چلے مومن مدار
اک رہیا اجمیر وچ اک رہیا مکن پور جائے
رہے ہندوستان وچ فرق اللہ دیوے ...
اگے جوگی اجے پال وسدا سی اجمیر
ناٹک چیٹک کر مودنی بیٹھا پیر کہائے
ہندو کل ہویا نہ ترک کوئی اسیں بھی ہے ڈرایان
اک ادھ ہند دبھی رلائیکے لے آون اپنے راہ
قدم ترکاں دا آجدوں پیا ہندوستان
یکو جوگی ترک سب ہوئے اتے جائے کر
گورکھ دتا مدار نوں کر کے بہت کرامات
درشن لائیوس دگمبری گٹ درشن ملیا آئے

کلمہ اک خدائے کہہ محمد رسول سنائے
بہتیاں حکم نہ منیاں جو آہے مایا دان
دے حدیہ دیتا آپ سیتی لے ڈلائے
کجھ نوائی زور کر شاہ مرداں کھڑک جائے
جے حج ہووے رب دا کیتیاں زور حرام
آئے شاہ خراسان دے چہل تناں دیدار
جنہدے دعوے دار ہوا گئے بھی ہندوستان
اسیں مارے ہندو کوہ وچ شاہ ماریا ہندوستان
دارا کڈھ نہ سکیوس رہیا کھیت ناداں
جا دا پھالے زہر ہیں بن جاندہ نہ اگے جائے
لکھ گیا طلاق نوں اندر پربت دار
آئے ہندوستان وچ تب لاگے کرن بیچار
کر کے ناٹک چیٹک ہندو لے ملائے
زوری ہندو نہ جتیا کر زوراں رہے کھلوئے
ناٹک چیٹک کر مودنی کیتا زوری زیر
راجہ پرجا ہندو اسمجھو نویا آئے
عمل ہندواں کا ہٹ گیا ادھ گئے مسلمان
اٹھے رعیت ہو بیکے من اندر دغا کمائے
ہندو گھٹن دن ودن ودھن مسلمان
ہندو پاٹے وچ دکھو دکھ رہائے
داڑھی مچھ منا بیکے نیں سدات
ترکی دعوے چھڈ کے بیٹھا بھجو چڑھائے

اگے ہندو دھرم سی ترک نہ دیسے کوئے
پیر پایا جب ترک کا کلجگ دریا لوئے

راج ترک کا آیا اٹھ گیا ہندو راج
ہندو ہوئے منسوخ سب جب آئے مسلمان
مشرق دتا مغرب بیان کرکے بہت خروج
دیہر دیوی دیوتے دتے سب گرا ائے
گنگ بنارس ہندواں مکے مدینے مسلمان
دھواں دھام بہ کرن لائن ڈڈے زور
بیٹھا تخت پیغمبری شیر علی سردار
علی کیتا سفر جب تاں رہے حسن حسین
حسن حسین مارکے یزید ہویا پاتشاہ

سب منی تابع ترک کی ہندو ہوئے محتاج
ہوئے پھر پاتشاہ جگ اگے رکھ نشان
اگے رکھ قرآن نوں کرن مقاماں کوک
اپنا عمل چلایا گوری پیر سمائے
راہ چلے دوئے جگت وچ پَین وچ شیطان
صاحب زور نہ بھاوندی جے چاہے بھیجے ہور
بھائی کہیئے رسول دا ساتھ جوائی یار
دعوے کرکے تخت دا لگے یزیدی لین
مروا ہویا وزیر پاس جو خاصہ یار کہائے

سیدا کیتا خروج پھر ماریا یزیدی آئے

تب دوئے بدھ ہویاں امتی دوئے بدھ چلے راہ
ہویاں دوئے بدھ امتی جتنی دوئے
مسلماناں آپ وچ لگی رون مار
بھیجے خدائے جہان وچ اک جیا دن نام
تب ہندو مسلمان دوئے کیتے رب منسوخ
آکھے نانک شاہ سچ سنو چار امام
کان انگلیاں پائے تب نانک دتی بانگ
بدھے جتنے سعص ڈہلے جلے نہ کوئے
قاضی حاجی مولوی ملاں شیخ علمائے
بابے کہیا امام جی کر سنگ ساری موہ
کرکے قدرت رب دی چھڈے بندی دان
چاروں کری ارداس تب سنیئے نانک شاہ
سری نانک ڈٹھا نظر بھر سب ہوئی بند خلاص

اک ہنی اک رواجی فرقے دوئے بد راہ
ہوون لگا جھگڑا تب رہیا مذہب کھلوئے
رحیم محمدی کون نے پھر سار
ہوہی تے ہر ہوئے گئی تاں وسر گیا فرمان
بے فرمان خدائے دا نانک کیا خروج
دیکھو ہن کرامات ہور سندے جو کان
جتنی امت جہان ہی سن سنکر بانگ
کارخانے چھتیس جگ وچ ہو گئے بند سوئے
اکھیں دیکھن ترتر مکھوں نہ سکن الائے
بہتی امت دیکھ کر گرب کیا جو توہ
گل وچ پلو پا ٹیکے سب قدمی ڈھٹھے آن
جیونکر اساں چھڈایا ہور امتی بھی چھڈے دا
بند چھڈائے ستگورو رب اگے کرارداس

ہاریا سبھناں امتی جتی مدینے ماہ
ہارے چار امام سب جیتیا نانک شاہ

جواب قاضی رکن دین سورا

آکھے قاضی رکن دین سنو چار امام ‏— نانک آیا جہان وچ سچا لے فرمان

آکھن سبھے حاجیاں نالے بہاو دین پیر ‏— نانک تائیں چھیڑنا بھتی ہے تقصیر

آکھے سید جلال دین آکھن سب سادات ‏— نانک وڈا پیر ہے صاحب وڈ کرامات

بنی ادس سب امتی رکھ تھیں بانگ آئے ‏— حاضر ناظر سب ہیں جائے نانک ولی خدائے

آخر ایس زمانے اندر خاتم بنی رسول ‏— خاتماں دے سر ختم ہے نانک رب قبول

اساں جاتا بنی پر ہو نہ ہوسی کوئے ‏— دوہاں فرقیاں تے باہر ظاہر نانک ہوئے

ہندو مسلمان نشئی تیتی نی منسوخ ‏— لے فرمان خدائے دا نانک کیا فرد ونشا

جت کر تینوں کنٹ کو چوتھی پہنچیا آئے ‏— چوتھی کنٹ بھی جت نئی سچی رکھ پناہ

سچا بالا دست ہے جو قایم سچ پر ہوئے

کوڑ نہ پہنچے سچ نال جے سیئوں دوڑے کوئے

سوال نانک شاہ سورا

آکھے نانک ہند کی سنو چار امام ‏— مسلمانی ہند وچ کیونکر ہوئی آن

کر دے بت اپائے ہن تن تک مسلمان ‏— یک سر ہند نہ ہو دسی سبھو کر بیان

جچر حکم خدائے دا تچر چلیا زور ‏— جاں بھاوے خدائے پھر اپر بھیجے ہور

پاتشاہاں دے معاملے دریاواں دے پھیر ‏— سب گل ہتھ خدائے دے لوک کرن منصوبے ڈھیر

تساں نوں بھیجیا رب نے کافر پاؤ راہ ‏— جیہڑے رب نہ منندے ہوئے ہن گمراہ

لے فرمان خدائے دا آئے مسلمان ‏— مارن گئو غریب نوں دتے بھلائے شیطان

کہندے پکڑ پرندیاں اور درندے جیہ ‏— مارن چھریاں لت دے کہن حلال بقیہ

ترُدے پھردے جیان ہے دلوں تُرت اٹھائے ‏— کھاون ماس حلال کہہ ہوسن انت خوار

انگلی تیجلی سب گئی بالکل دتیائے ‏— آکھو چار امام سچ پچھے نانک شاہ

جوابِ چار اِمام

مسئلہ سُنیئے ہند دا جیُوں آئے مُسلمان

راجہ جهوں کوہ دا دِلی دا پاتشاہ ۔ ناؤں سلوان آکھیئے شاہاں دا سرشاہ
بڈھوس کوٹ سیال ادس نہیہ بھی ترڈوائے ۔ ہندو ہویا تُرک راج حُکم خدائی پائے
بٹیا رنڈی رن دے اِکو ہی گھر سوئے ۔ نہیں دتا پاتشاہ ترس نہ کیتوس کوئے
ترس نہ کیتا رب دا کافرنے مردلئے ۔ نٹھی رنڈی جان لے پہتی مکے آئے
بُرقعہ پاڑے پٹ دا لاُلکھتے کُوکے ہائے ۔ بٹیا جھے عرب دا رُومی عالم شاہ

رنڈی کُوکے باد واد کریں عدالت شاہ

مُسلمان کو ماریا کافر نہہ جیُّنائے ۔ بیٹھا تخت پر پاتشاہ رنڈی دی سُن کہا

کتھر بھر کنبے پاتشاہ جاں کنمیں سُنیں کہائے

بیڑا رکھیا عالم شاہ چُکے کوئی جوان ۔ لک بنھ شمشیر کو گھنے ہندستان
سب کھڑی باسی سی رُوم دی نا ہے چھترشان ۔ کھڑے بہتر اُمرے اک بھتیں اک جوان
تُرتُر دیکھن اُمرے سکن نہ مُکھ ولائے ۔ سبھا کھلوتی عام خاص کوئے نہ بیڑا چائے

کھر بھر کنبے پاتشاہ جیُوں جیُوں ڈھِل لگائے

باہروں آئے شِکار کھیڈ شاہ علی اِمام ۔ گگا نا ہتھ دیاہ دا جنجے دا سمیان
بٹیا رُومی شاہ دا شاہ علی سردار ۔ لیتوس بیڑا اُٹھائیکے بنھ لک تلوار
چار سے وریں اگے بنی بھتیں ہے کو بتیں ابہ بات ۔ چڑھیا اِمام فوج لے سب بھیجی ساتھ
اِک لکھ اسی ہزار گِن مِلیا نال حساب ۔ چڑھیا ہندوستان پر بہتا آئے شتاب
اِک سرا ہندو کوہ دا اِک سرا لے رُوم ۔ دھائے کٹک ہلک اچھونہیاں ہفت ولایت دھوم
اودھروں لشکر ہند دے بہتے ہند پہاڑ ۔ دکن پُورب اِک سرا آئے کٹک ہزار
پہنچ سے کوہ میدان بن تاہلے دوولِ آئے ۔ ہاتھی گھوڑے اگنتی قیمت کہی نہ جائے

ہویا جنگ عظیم تب ددہ دھر ماری ڈھیر
جتنی فوج گئی رُوم دی اِک نہ آئی پھیر

شاہ علی شہید ہوئے مارے سبھے سہاب
پچھے ہکس ترک دے مارے ترک کروڑ
فیصلہ ہویا نہ جھگڑا مدت بہت بتائے

نکھے لبیسی عمر رے ستر خان خطاب
اگے ہوئے قتلام دل پھوں ہنچن ہور
جھگڑے وچہ اپچے بنی رسول خدائے

زور رے بنی رسول دے ہوئی ضبط ہند
پڑھیا رتبہ بنی دا سنیا سگل نزند

جواب نانک شاہ سورا

آکھے نانک شاہ سوچ سنیے سچ کلام
ہن تک ہند نہ سادھیا سب ہوئی نہ مسلمان
جچر عمل سی مغربی تچر تمہارا زور
رہیا حکم غرب دا چلایا حکم شمال
حکم اتھرن بید دا جے ہو دس چار اگے
اک کرن دے کارنے آیا نبی رسول
کلمے اک پکاریا اکو اک خدائے
آکھن آکھیا اک نام سمجھیا تی نہ مول
ترت ہوئے منسوخ ہن نانک کیا خروج
جد ہتھ فرمان ہوئے سچا عمل چلائے
ہندو مسلمان سب منن حکم قبول
گزرے نوں ملوانا جے تس پر بیٹھ ہور
کرکے آپ برابری چار دہ بہلے تخت
اگلے مذہب نہ پھیر تس کو بیٹھے اک سرود
نانک راج چلایا سچ نیو سلطانی دی
خالی تخت نہ رہے کدے مہاں پرکھ مدبر

گھنی مدت بیٹھیاں تساں کھادھی ہندو بستان
گھٹ نہ ہوئی تساں دلوں سنو چار امام
ہن حکم تمہارا اٹھیا آئے پتہ ہن ہور
اکس پیر نہ رل سکے جچر ہوئے نہ چار
چاروں مذہب اک ہوئے تا چلنہ راہ لنگ
دنیا لا پیچ لگیا اک نام گیا ہے بھول
سبھناں اندر اک ہے وددھ گھٹ کہی نہ جائے
کھان حرام حلال کر چلیا مذہب رسول
ہندو مسلمان دوئے ہن کیتے ہن منسوخ
جتھے اہدا حکم جائے اگوں سکے نہ کر درگاہ
نانک آیا دنی وچہ دوجا جپ نہ مول
مر ہو بابا ہائے جلے پھر ہوئے سوایا نور
دیوے ڈنکا ہتھیں آپنی دے سوائی بخت
اک جوت ودھے ہوئی تی شک نہ کرو سبوت
لے نہ ملائی تیسے دی کھس نہ کوئی لے
سوائی تے سوائیا جامے پہرے ہوئے

دیوے تے دیوا بلے جوتی گھٹ نہ جائے!
میر مرید برابری نانک سچ الائے؟

سوال چار امام

کیونکر تساں ہندلئی اساں سمجھ کہا بیان

تیں آپنے مذہب دا مسئلہ کہو سنائے | لے کر اول آخر دن سب دیہو گل تبائے
کیونکر آدم سرجیا زمیں تے اسمان | اوّل اوّل کون سی جن سرجیا ایہ جہان

ایہ حقیقت جو دسے سوئی اوّل فقیر
میراں دے سر میر ہے پیراں دے سر پیر

جواب نانک شاہ سورا

آکھے نانک شاہ سچ سنو چار امام
بین بون بیجگوں بے جنم مرن وچہ ناد
نہ تد باد نہ آب سی نہ تد نار نہ خاک
صاحب آپنے خیال تے لیتوس نور جگا
آبوں آتش اُپجی آتش تے پھر خاک
اوّل خود خدائے سی قدرت نور کہائے
راجس سانک تامسی اینا گن اکین
اوّل آدم بشن ہوئے دوجا برہما ہوت
چوتھا آدم کسپ رکھ جن ساجی بہت صفا
لکھ چوراسی جیہ جنت کچھ انت نہ پایا وار
اُپجے تیئے پیغمبراں اُپجے کئی اوتار
[illegible]

اوّل صاحب آپ سی ہور نہ دوجا جان
اکو اک خدائے سی تور ہیا سمجھاں ماد
آپو آپ خدائے سی پاتال دے سر پاک
نور دے [illegible] پھر [illegible] دوں آپ اُپلے
خاک بت بنایا [illegible] دھریا آدم پاک
برہما بشن [illegible] ترے پھر قدرت نے بنائے
تینوں [illegible] ہوے تا تے بھی زمین
تیجا آدم [illegible] وچہ کیے سب کر
پیدا اُنہے آدمی کان جیواں بنات
[illegible] کیا نہ [illegible]
[illegible] ساکی [illegible]
[illegible]

لکھ ورہے دی آرجا کوٹھے منڈپ ناد
[illegible]

بٹی بیٹا اک دار ہو دینہ تولد دوسے
جیون دا نہ آسرا رہندے سدا نراس
کھترے پن دے کارنے تریتے دھر اوتار
بل ہراس پرسرام دا چرن بسیں لگائے
ترنیے رتھ جتے کا زور اگے رتھواہ
کھتری راجے پاتشاہ رام چند اوتار
دو آپر رتھ تپے دا اہنکار اگے رتھواہ
ہوا کرشن اوتار تب جن کیتے دیت فنلہ
دو آپر کے انت وکھے جب کلجگ لگا آئے

رہندے پون اہار پر بہت اہار نہ ہوئے
برہمن راجہ پرس رام جن کھتری کیتے ناس
تریتے رام اوتار سی کھتری بلی اہنکار
برہمن سٹیا کھڑگ کو سکے نہ پھیر اٹھائے
متھیا کھیر سمندر کو چودہ رتن کڈھائے
جن جتی نو کھنڈ پرتھوی اک درن کیا سنسار
ہوئے جادو روپ سب دلیشاں دے پاتشاہ
سبھا ہوئی ورن اک دوسج اور نہ آہ
لیلا ساجی کلجگی کر کے بہت بکھاد

آہیت

سامو کہے سیتمبر سوامی سچ مہہ آچھے ساچ رہے سب کو سچ سماوسے
ست جگ اندر سچ ورتے جھوٹ نہ کوئے الاونے

رگ کہے رہیا بھرپور
رام نام دیوا مہو ر
نائے لئے پراچھت جاہ
نانک توں موکھنتر پائے۔۲۔

جج مہہ جور چھلی چندراول کان کرشن جادو بھیا
پارجات گوپی لے آیا بندرا بن مہہ رنگ کیا۔۳۔
کلمہ بید اتھربن ہوا ناؤں خدا اللہ بھیا
نیل بستر لے کپڑے پہرے ترک پٹھانی عمل کیا
چاروں بید ہوئے سچیار
پڑھیہہ گنیہ تن چار بچار
بھاؤ بھگت کر نیچ سدائے
تو نانک موکھنتر پائے

جواب نانک شاہ سُورا

سُنو چار اِمام سچ کہو کھول بیان
پڑے سبھے پارجات ڈُڈھوں لے اُکھڑ
نیل بستر لیٹیا صاحب دا فرمان ؟
بندرپوری تے آئے کر بیٹھا متھرا ماہ
پھر متھروں چلیا کرشن جی لے اتھرن بید
پھر نیلی کھنتھا پہر کر بیٹھا مکے آن
نیلا بانا کر دھریا مُصلہ سیس
آکھے سچ کلام نوں اِکو اِک خُدائے
ست جُگ وِچ اِنیاؤں سی سُنیے تسدا بیان
ترتیے دا اِنیاؤں سُن کان دھر سب کوئے
دواپر دا اِنیاؤں سُن کوئی آدکم وِگاڑ
کلجُگ سچ نیاؤں ہے جو وِگاڑ پاوسوئے
جیہڑا انگ گناہ کریں اگے مِلے سزائے
بانی برہے رِکھی دی بھیا اتھرن بید
ست جگ ہویا گج میدھ ہاتھی جگ لوائے
ترتیے ہویا اسمیدھ راجے ہوم کرائے
دواپر ہویا گئو میدھ پھر لینی کرشن جوائے
تھتوں ہوئی بھرشٹ سب پھر مسلمان بنائے
ہندو مُسلمان دوئے ہوئے بندھ نیاں دو
گئو ماتا ہندواں پوجن کر نمسکار

ماریا کرشن اِندر پُور سب گوپی لُٹی بندھان
ہیٹھوں نکل آیا گرنتھ اتھرن بیڑ
سبھناں مَنیا سیس پر ہندو مُسلمان
بندرابن بنائے گوپی کان کھلاہ
جیتوس چاروں کُنٹ نو کرکے اچرج کھیڈ
اِکو اِک خُدائے ہے ایہہ آکھے ہو نہ کلام
آسا کو جاہیتہ کر قاضی ہویا جگدیس
جیسا کوئی بیج ہے تیسا ہی چُن کھائے
اِک وِگاڑے کم جے ماریئے سب جہان
کم وِگاڑے اِک کو سب نگری کو دُکھ ہوئے
ماریئے اُسدا گوتر سب کر نہ کوئے وِچار
ہورس کسے نہ ماریئے بھاویں کوئی ہوئے
وِچ کتاباں لکھیا آکھیا پاک خُدائے
ہندو مُسلمان وِچ تد ہوئے بدھ بھید
ہوم کیا سب دیوتیاں پھر ہاتھی لیا جوائے
مُوا پھیر جیوایئے کر حلال سب پائے
پچھے سری کرشن دے بن منتر نہ سکی اُٹھائے
کھتوں ہوئے راہ دوئے مِل بیٹھن کھائے
اُنہاں کھانا بڈ ماس اوہ ہیون دُدھ چوئے
گئو مارن دُکھ ہے کُوکن بید پُران

ہندو ہندی آپ دے وِچ ہند دُترک لڑائے
اُنہاں ماریا سُور نوں اُنہاں ماری گائے

دوہاں کیتی ہتیا موئے نہ جیوے پھیر
درگاہ سچے رب دی ددہن سزائیں ڈھیر

کلجگ دانوں میدھ ہے جنہاں کیتا گوداں میدھ
سٹرمن اگی پائیکے جناں کیتے دھرم نکھید

دھرموں کرموں باہرے درگاہیں نہ ڈھوئے
ہندو مسلمان وچ بھاویں کوئی ہوئے

اک رہے اک جاہ اُٹھ تب ہی چلے راہ
دوئم قائم ہوئے رہے گھیرا گھمر کھائے

دوئے تھیں ہویا نہ کم کو پھر کیتا حکم خدائے
دوکے اُپر تیسرا نانک تو ہی جائے

دُبیا اندر جائے کر اکو نام جپائے
اُمت سب بدراہ ہے تم پاؤ سیدھے راہ

دھرم چلاؤ بہج دا دیو کوڑ اُٹھائے
جو مرنی آدے دوہاں وچوں تسنوں دو ملائے

نہ حق جیاں کا مارہہ دکھ کرو غریباں جاہ
لکھ چوراسی میدنی سبھناں وچ خدائے

چٹا بانا ست جگی پیلا تریتے ماہ
رتا بانا دواپرے کالا کلجگ پاہ

جب ہوسی اک برن سب تب ہوسی نیلا رنگ
بانی سچ خدائے دی کہے نانک شاہ ملنگ

ذات پات سب اُڈسی سب شنکر برن کہائے
نانک کہے اِمام جی ایوں لکھیا بیداں ماہ

سوال قاضی منجملہ مسلمان سورا

سُنو نانک ہندواں کہن مُسلمان
صاحب آدم سرجیا پاتشاہاں سر سلطان

آدم کا کی مذہب سی ایہہ بھی دے بیان
اوّل کیہڑا مذہب سی جد پیدا کیا جہان

ہندو سی کہ مُسلمان دوہاں وچ اِک ٹھہرائے
جے کہسی مُسلمان ہے تُرک دیں دین گنوائے

ہندو کہے سزا ئے ہے تاں دیں بہت عذاب
کرن مہلت نانکا کھولو رُدم شتاب

بہتا دبیا ہی قاضیاں پیر کیتے نی سب زیر
جادو سحر جگا ئیکے مکہ دِتا ای پھیر
ہُن آیا مدینے حد رُدم دی اِتھوں چھٹسی ناہ
اگے کرکے بہُہ تدبیریاں ہُن حق بھی چلسی ناہ
جو کھولے اِس رُدم نوں سوئی اوّل فقیر
پیر پیغمبر سبھس دے سر شاہاں دے پیر

جواب نانک شاہ سُورا

آکھے نانک بندگی سُنو سبھے مُسلمان
کھول دِکھاوَ رُودم نُوں سبھو سُنو بیان

اربا ناصر میل کر آدم سِرجیا خُدلئے
آدم ہویا خدائے دا خاصا پُتر کہلائے

جیسا مذہب دا باپ پُتر بھی تیسا ہوئے
بیٹے تھئیں جو اُپجے پوترا کہیئے سوئے

آدم ہوئے چار پُتر چاروں رُکن پچھان
چاروں بھیجے چوہنہ کُوںٹی دے کے چار کلام

سرِ نُوں بھارا ڈار کے رہیا کِنارے ہوئے
آپو آپن مذہب وِچ چاروں پرچے سوئے

چاروں رُکن چار حد کرنے لاگے راج
آپو آپنے مذہب وِچ کوئے نہ ہویا محتاج

چار بیٹے چار مت چاروں طرف پچھان
چار مذہب چوہنہ انگ تے تِسدا سُنو بیان

ٹھکر تے ہوئے برہمن باز چھتری جان
دیش اُپائے ران تُوں پاؤں شُودر پچھان

جس دا ہووے راج جگ کرے دھگا سوئے
ہوری دا کہہ نہ چلے جیکر دیکھے کوئے

برہمن ہوئے مشرقی کھتری جنوبی جان
دیش لگے ہنگ مغربی شودر شمال پچھان

جس زمانے دا ہوئے سوئی کھُلے کتاب
سوئی جگ پر پاتشاہ مے کتاب حساب

جس زمانے دا عمل ہے تِس دَل ہوئے گھر وجّ
چڑھ چڑھ دھان فرشتے کر کر بیٹھے دُوج

چار موکل چوہنہ طرف چار دُ حکم دربار
جو وارث زمانے دا تِس اگے عُمر ہیار

چار وارث تخت دے رہندے سدا حضُور
حاضر رہندے رات دِن ہوئے کد نہ دُور

اسرائیل زبرائیل میکائیل پچھان
عزرائیل فرشتہ چار موکل جان

چاروں وارث تخت دے حُکمی بندے چار
سدا حضُوری تِس رہیں جو بھیوے اوتار

سوال اِمام کمال دین سُورا

کہے اِمام کمال دِین سُنو نانک شاہ
کِتنیک مُدت گُذری آ تول آدم کہائے

کِتنی کرُسی تھیا ایہہ بھی کر دِشمار
ایہہ حقیقت غیب دی کھول دِکھا شاہ

وِچ کتاباں عربی لکھیا بُہہ بدھ بھائے ॥ جدتک زمین آسمان نہ آدم تک کہائے
مسلمان دکھان دے بُہہ بدھ کری وچار
آدم پیدا ہویا برساں پنج ہزار

جواب نانک شاہ سُورا

آکھے نانک شاہ سُنو امام کمال ॥ آدم حوا اُپجیا مُدت تھوڑی بھال
کئی اگنتی جُگ تھیے گنتی گنی نہ جائے ॥ ایہہ حقیقت غیب دی جانے آپ خدائے
اُٹھے بہُہ تدبیر کر لکھ گئے بہت عُلمائے ॥ پنڈت بہت بھائے کر گئے بُہہ بدھ گنائے
آدم تھیں ہوئے چار پُتر چاروں بھئے امام ॥ قسمت چاروں کُنٹ چار چاروں لئی بنائے
پرستش آفتاب کی مشرق سیس نوائے ॥ بانی رب آفتاب ہے ہور نہیں خدائے
قابیل ہویا مغربی تس تھیں قوماں چار ॥ رُومی زنگی ارمنی فرنگی سالار
پرستش کریں مہتاب دی جانن بہہ خدائے ॥ ایہہ بھی آپنے مذہب وچ ہوئے سب گمراہ
طور سلامی ہویا تس تھیں قوماں چار ॥ اُنج بک تج بت کافراں اور الماسی
کافر ہوئے بُت پرستاں جانن بُت خدائے ॥ تس کر کافر آکھین ہوئے سبے گمراہ
ایر جنوبی ہویا چار قوم اُپجائے ॥ تھیں مرہٹے گھیلے چوتھا قبل داس
کرن پرستش آتشے ناؤں یہود اسوئے ॥ آپو آپنے مذہب وچ چاروں قائم ہوئے
آپنا مذہب چھوڑ کر آدس ہوریں ماہ ॥ تس کو مُلحد سب کہیں کافر اشد بھائے
مشرق پانی داغ ہے دیون ندی دہائے ॥ دبیہ عزدلی گور وچ خاکی داغ بنائے
مرے شمالی کافراں سُٹن وچ اُجاڑ ॥ کھاون کوّے کُوکرے گدڑ اور بگھیاڑ
مرے یہود جنوبیا سُٹن اگن جلائے ॥ داغ کہاوے آتشی ہُوا پریت کہائے
چار کتاباں چار جُگ چاروں مذہب کہائن ॥ آپو آپنے مذہب وچ چاروں ہیں سُلطان
جیسی کھیل جو راس کی بیٹھے حداں مل ॥ جھنڈے آپو آپنے آپو آپنے ڈھل

کلجگ وچ منسوخ کر چاروں دیئے اُٹھائے
چاروں داغ پوتر ہیں ارباناصر بھائے

وِچ بید اتھربن لکھیا دھرت پُتر داغ
دھرتی وِچ بِھڑایا جوگی تے سیناس
جِچر گنگا چھپن مہہ تِچر اگنی داغ
دھرتی دِھیرج دھرم سال سب دھرتی اُپر ہوئے
کلجگ دھرت پُتر ہے رہی نیانی ہوئے
کلجگ کی مریادے چار لکھ بتی ہزار
دھرتی گئو سُروپ ہے اہنس کر پکار
دُکھی پُکارے رین دِن پاپاں بھاری ہو
کھلوتی اِک ہی پیر پر ترے تاں گئو ناس
چار ڈاب جہان وِچ اِک رہیا تر ناہ
چاروں مراتب جہان دے سُنو چار نام
کھتری بادی نار ہے مویا کھر وڈ اُڈلئے
دلیتاں آتش داغ ہے وِچ اگنی دے بلائے
بادی داغ دیوتیاں مانس آبی داغ
جِچر عمل دیت دا تِچر اگنی داغ
بادی داغ ہے بشن دا برہمی آبی داغ
اِک رکھیشر منشیاں دے بدھ ہے سنائے
جٹا دھاری جو مرے تِس دیجے دھر داغ
آتش داغی پریت ہے بن کریاں گت نہیں ہو
ست جُگ اندر جو مرے پھر ترے دے دھر اوتار
دواپر اندر جو مرے پھر اُترے کلجگ ہوئے

دھرتی وِچ بہایئے ہونے سیتی داب
کھٹ درشن گور ہندو آں ہبھناں دھرتی آس
گنگا ہوسی الوپ جب تد ہوسی دھرتی داغ
پنجے تت ورول کر دھرتی کڈھی گوئے
چرناں تلے ہین ہے اُپر سگلی لوئے
سارا کلجگ بھوگسی نانک دھرکے اوتار
ہے کوئی ایسا سادھ جو مینوں لے اُبار
وڈا پاپ گئو بدھ ہے جس پر ساری لو
جائے رُنجھی پیر پیاہ سب پر جاہو ناس
جائے کنجھی جگ مینہ رہے تاں دھرتی نگھر جائے
جیوں جیوں جگ ہیں ہبھے سُنو بیان
برہمچاری آبی داغ ہے وِچ پانی دے نوائے
شودر دھرتی داغ ہے دھرتی وِچ بہائے
اگنی داغ پریت ہوئے دھرتی تن سیاس
جب جاسی راج دیت دا تب ہوسی دھرتی داگ
داغ مہیسر آتشی شکتی دھرتی داغ
رکھیشر سو جو جٹا دھر منیشر منائے دار
مون منیشر جو مرے تِس اگنی دے سماج
جُگ جگ اِکو دھرم ہے دھرم نہ دوجا کوئے
تریتے اندر جو مرے پھر دواپر دھر اوتار
کلجگ اندر جو مرے پھر جنم نہ دوجا کوئے

جو ثابت مرے ایمان وِچ خواہش رہے نہ کائے
تِس آواگون نہ ہوئے پھر آکھیا آپ خدائے
دھرتی وِچوں اُپجیا پھر دھرتی ملیا جائے
کر اعتبار خدائے تے اوئے پھیر نہ جنمے آئے

سوال چار امام سورا

سُنو نانک ہندگی آکھن چار اِمام
ہندو کی لگ دھرت نال جو آتش وِچ جلائے
اوّل دوزخ آتشی جو جُسے گھتے ساڑ
آتش وِچ پُکاردا سُنے نہ کوئی داد
اِس آخر زمانے وِچ آدم سڑیا عذاب
رُوح نہ جُدا جیُوں اربا ناصر ایک
پچھلے جُگ منسُوخ ہین عمل تِناں داناو

دھرتی وچ سمائین فاسے مُسلمان
ہوئے ہوداں کافراں دوزخ لے سزائے
رُوح دِچھنا جیُوں کھوں پُکاردھائے
کون چھڈاوے تِس نوں جو آتش سڑیا ئے
خُدائے رسُول فرمایا لِکھیا وچ کتاب
کس کس راگ انگ کہے امام ببیک
کلجگ عمل ہے خاک دا سب خاک وِچ سمائے

خاک بہشت مقام ہے دوزخ کی نہیں جائے
کہے اِمام سُن نانکا ہندو چھڈن راہ گمراہ

جواب نانک شاہ سورا

آکھے نانک ہندگی سُنو چار اِمام
اِک دبین اِک ساڑین اِک دِچن ندی رُڑائے
رُوح دُکھ نہ پوہیا خاک مِلی سنگ خاک
دبن ساڑن رُڑادنا پیارہے دھرماہِ
دبیاں نہ مُسلمان ہوئے ساڑیاں نہ کافر ہوئے
جوگی سنیاسیاں کھٹ درشن ہندوپان

مویاں دُکھ نہ رُوح نوں ہی سُن سمان
اِک پے رہے میدان وِچ گئے کتے گرگ کھا
مویاں جسم پلیت ہوئے مِل خاک ہوئے پاک
جگاں جگاں دے دھرم ہیں آپو آپنی راہِ
جیہی زمانہ چال ہے تیہی دستے لوئے
دھرتی دِچہ بیٹھایاں ہوئے نہ مُسلمان

دھرتی دِچہ بیٹھادنا کلجگ داغ پروان
بیداں اندر لِکھیا جِن نانک کہے بکھان
جو اُرے اُرے دیاں جُگتاں پیش نہ جاد کائے
سوئی درتے جگت وِچ جیُوں جیُوں خصم رضائے

سوال چار امام سُورا

سُنئیے نانک شاہ جی پُچھن چار امام
پنج خاصیت بُری وِچ کون مُنب تمام

پنج خاصیت بدہیں تِس دا کر بیان
پنج خاصیت نیک وِچ سو بھی مُنب بیان

کِتھوں اُپجیاں نیک خاصیتاں اوہ بھی دسو جائے
کِتھوں اُپجیاں بدکاریاں پھر کِتھے جا سمائے

پنج خاصیتاں ناپاک ہین جت پیاں اُٹھن ہلکا
اِنہاں ماریاں کی گُن ایہہ بھی کہو بیچار

کام کرودھ اور لوبھ موہ پنجواں نال ہنکار
مار پینے سن اُمتی ہندو ترک اپار

اِنہاں چھڈیاں کی گُن | رکھیاں کی ثواب
آکھو سمجھا سودھ کے جو لِکھیا وِچ کتاب

جواب نانک شاہ سُورا

آکھے نانک شاہ سچ سُنو چار امام
پنج و پنج خاصیتاں اُپجیاں سُنو بیان

آبی خاکی باد نار پنجواں رُوح ہوائے
پنجے خالق خلق دے جہاں دتی سب بھرمائے

آبوں اُپجیا کام دیو شہوت منی بنائے
جن بھرمائے اُمتی سب دوزخ گھتی جائے

غصہ اُپجیا آتشوں گور پیر نہ مانے کوئے
غصہ کرن حرام ہے شیطان جلا لوئے

لالچ اُپجیا باد تے جیں لوبھ کیہے سنسار
لوبھی مارے اُمتی پیغمبر تے اوتار

جو وسن وِچ پتال دے آسن کوے نہ راہ
جال پسارے لوبھ دا جِل آون جانہ پھاہ

لوبھ نہ را دان خلق دا چھڈیا نہ باقی کوئے
نانک کہے امام جی لوبھ مری سگری کوئے

خاکوں اُپجیا موہ ہے جن موہیا سب سنسار
صُورت حُسن جمال دی بن موہے آکاش پتال

موہے ہیں لوک جن ایہا موہے پیار
حُسنہ موہے موہ تے جت مرڑیا آئے قرار

غرب اکاشوں اُپجیا ہویا رُوپ اہنکار
خاطر بیٹھ نہ لیاوئی پیغمبر اوتار

نِویں نہ گردن گرب دی اُچا سیر دکھلائے
وڈے وڈے اہنکار یا کوئی رہیا نہ جگ بیچ آئے

پنجاں وچہ مُنیب ہے لوبھ وڈ اسُلطان
لوبھ مرے مرجائے سب جیوندا ہے نرگو
لوبھے ہی تے کام ہو رسک سکھائے بُھائے
لوبھوں ہون بُرِیائیاں اپنے پرائے نال
لوبھ ہی اُپجے بھر لوبھے ماہِ سمائے
پنجے نیک خاصیتاں سُنو چار امام د
سنت سو جو مار کام نوں جو آپ تپت سکھا پُت
جت کر ہوئے سادھ کا ہو رجو رام ہی سدھ
رات دِہے سوچیت ہوئے سُپنے بند نہ جائے
شو کر مارے کرودھ نوں جس گھتی خلق جلائے
دیش بیگانے بھج جا ہن کوئی نہ آدے نیڑ
کرودھ جلائیاں اُمتی آگے پیچھے جو ہوئے
مارے لوبھ سنتو کھ کر سہجے ہوئے سو ہوئے
سنتوں سنت اُدبجے دیا دھرم تے دان
مارے موہ ببیک کر انت کال نہ کوئے
کندھی لگے ناؤں جائے گھنڈے سبّ ہی لوے
نہ مائی نہ باپڑو نہ بھائی نہ دِ ویر
جیوندیاں میلی سب کو موئیاں رکھے نہ جھٹ
نہ کر موہ نہ کپڑا انت نہ ساتھی نال
سیوا مارے اہنکار نوں کوئی کرے بلیا
ہوئے وچہ گمر دُہ ہے مہا اہنکار چنڈال
سبھناں اندر آت بلی لوبھ وڈا سردار
کوئے نہ چھڈ یا جیوندا اندر سب جہان

سبھے اسدے زیر ہین بن لوبھ نہ چلن تان
سب بکھیڑا لوبھ دا نانک کہے بگوئے
را دے نار پرائیے بھکھ ابھکھ سب کھا
جیسی غرضِ ہوس پر سکے نہ آپ سنبھار
اِک الوبھی رب ہے دُوسر کوئے ناہِ
پنجے ہوئے پنج وت تے تِسد اسُنو بیان
وڈا سِدھ جو جت کرے جن تھم رکھیا ہوت
چر جیو ہوئے جت کر جت کرمالی نوندھ سِدھ
پرگٹ پیری تِسدی سچ نانک کہو الائے
جاں کرودھ سمائے آپ نوں تاں نیڑے کو نہ آ
جیسا اندر مار کے دہر کھلوے شیر
نانک کہے امام جی کرودھ جیڈ نہ کوئے
ہونی آئی سو ہو رہی میٹ نہ سکے کوئے
نانک کہے امام جی سنتوکھ وڈا پردھان
ندی نام سنجوگ سیُوں جیہر ندی وچہ ہوئے
میری میری تِجّر نوں جیہر اکٹھے ہوئے
کیچے ساتھ کُسنگتی ہوں تِس پر باندھو پیر
سب کوئی ایہو آکھدا باہر آپے سٹ
نانک کہے امام جی اگوں رہو سنبھار
اہنکار ہے بِرد یا سکے نہ آپ سنبھار
کامی کرودھی کچھ نہیں اگے بلی ہنکار
چاروں اسدے آسرے جِن ماریا سب سنار
نانک کہے امام جی لوبھ چار وِچہ شیطان

پنجے نیک خاصیتاں سُنو چار امام
نیک خاصیت جو کرے تِس جتے سگل جہان

بُری خاصیت ددزنی بُرا کہے سنسار ۔ دیوے حاکم ڈنڈ تِس لُٹے گھر بار

بُریاں چھڈ خاصیتاں پکڑ خاصیتاں نیک
نیکوں وڈا مراتبہ نانک کہے ببیک

سوال پیر بہاوُدِین سُورا

آکھے پیر بہاوُدِین سُنو نانک پیر ۔ خبر سُناوُدِین دی کرکے سب تدبیر
اِکو اک خدائے ہے ہر زمانے ماہِ ۔ کلجُگ اندر بہُت ہیں من سمجھیں کیوں ناہِ
اول جُگ منسُوخ کر مُہن دا کرو بیان ۔ اِس زمانے جو بھئے ہندواں دے اِمام
جتنے اسا ڈے امام ہن سبھو حاضر دیکھ ۔ اوہ امام سہاب ہے اوہو قاضی شیخ
اگے بھئے فوت جو ہتہ پر بیٹھے آدر ۔ اوہ کُتبہ حُکم او اوہو قائیم دَور
وڈیاں باہر جو کرے ماریئہ لکھیں ساڑ ۔ اِکو حُکم پیغمبری دُوجا ناہی وِچار

تُسیں دی آپنے مذہب دے ظاہر کرو امام
سبھناں نائب تُسیں ہو اُہناں ظاہر کرد کلام

جواب نانک شاہ سُورا

آکھے نانک شاہ سچ سُنو بہاوُدِین شاہ ۔ اساں دل جو بھگت ہن سب نِسدِے سُنو شاہ
تُرکاں وچہ امام ہیں ہندُو بھگت رہن ۔ آکھن اندر دوئے ہن اِکو بھید دِسن
آپو آپنے مذہب دے سبھوں ہن سردار ۔ جتنے بھگت اساں دے کرموں نام اُچار
اوّل بھگت کبیر ہے دُوجا راما نند ۔ پایا کبیر مراتبہ گور مِل راما نند
قائم حبہ کبیر دا رہیا وچہ جہان ۔ نہ دبیا نہ ساڑیا ہندو نہ مُسلمان
دوہاں کُولوں اُگھڑا تھیا سکہہ پردان ۔ ساڈے بارہ بھگت ہن میراں بائی اوہ چھان

تیجا بھگت رودا[illegible] ہے چوتھا ہے نام دیو
پیپا نانا[illegible] ست ان ہے جے دیو

اٹھواں بینی بھگت ہے ناواں سدھنا ٹھان
دسویں دھنا جٹ ہے جس ٹھاکر لیا آن
بھگت ترلوچن یارہواں باریہواں ایہن پچھان
سب بھگتاں سرگورو ہے را مانند پچھان
میراں بائی بھگتنی ہوئی ہیسی نار
نانک آکھے پیرجی سب نہ سب دسوار
گورکھ الیشر مچھندر ناتھ چرپٹ گوپی چند
راجہ بھرتھرا امر سدھ ہے جن استھر کیتا پنڈ
سدھ چوراسی امر ہین بھگتاں وچ سرند
ایہہ رہن جگ امر سدھ جب لگ سورج چند
دیکھو بھگت فرید ہے شیخاں اندر شیخ
زیدکرتن سادھیا دس کیتوس نفر دشیش
سب پیتے ہے خود خدائے نال سب ماہ ایک پچھان
جگو جگنتر امر ہے گاون بید پران

ساکھ انہاں دی پیرجی لکھیئے وچہ کتاب
اِماماں سر اِمام ہے اصحاباں سر اصحاب

جواب نانک شاہ سورا

سنو پیر بہاؤ دین آکھے نانک پیر
بیگناہ جو جانوراں کردے کیوں تدبیر
جور ظلم حرام ہے جو سر غریباں ہوئے
بے زباناں نوں مار کر کھاوے ماس جو کوئے
جتی پیدائش رب دی کان جیوان نبات
سبھناں اندر اک رب کیہن ناہیں گھات
کیتی شیئں پاک ہیں کیتی شیئں پلیت
نفسے کارن ماریہ کہی خدائے حدیث
کارن سوادے نفس دے جانا جیب کرائے
جسنوں کوئی مارسی پھر ادہ بھی کوسی آئے
پکی نبات حلال ہے اُسنوں کرنا طام
رب رضائی جو مرے تس پر پھری کلام
تندرست نہ ماریئے جو پھردا اگلیاں ماہ
آئی اجل جو گرڑے ادہ کرے حلالی کھا
باجھوں پانی طام دے کھانا ہیو حرام
نوس رضائی باتلی کیہا مول نہ مان

جے کرے ریاضت بندگی تسنوں ماس نہ پاس
سبھناں اندر رم رہیا ہردم صاحب آپ

جواب اِمام کمال دین سورا

کہے اِمام کمال دین سنو نانک شاہ فقیر
بھیا سبھی حلال جیوں تیدی سن تدبیر

ساجیا رب داؤد نوں دسّے نہاری ساج
اوّل آدم ساجیا کان جیوان بنات
داؤد کہاڑا ساجیا دُوجی کاتی نال
خالی تھیئی زمین تب جاں کری جیوان بنات

آیا گھن پیغمبری جو رب فرمایا کاج
خالی دِسے نہ جائے کا عالی گھاٹ نہ بات
کوہاڑا وڈھے بنات نوں کاتی کر کے حلال
لکھیا دِوچ کتاب دے سب بخشیں نعمت پاک

جوات شئیں نہ مارئیں دت بسے زمین مل
ہناں مارن روا ہے جو تھیئی حلالی گل

جواب نانک شاہ سُورا

آکھے نانک شاہ سچ سُنو امام کمال
گئو بھینس تے مُرغیاں جو ہوئے جوان غریب
دُشمن جو انسان دے تِناں دا ماس حلال
زہراں مارنہ ہنگئے جو کرن اگوں تے زور
ظالم مارن ہنگیں چیتے شیر پلنگ
جو بچار جانور مارن تِناں روال
موتی شے مُردار ہے سہیے جان گنوائے

جو غالب ہوئے اِنسان پر مارن تسے حلال
تِس پر چھُری حرام ہے کھادن تِناں پلیت
مارن تِناں روا ہے سُنو اِمام کمال
تِس پر زور نہ لگے دینی حرام کر چھوڑ
تِناں چھڈ حرام کر جو مارن اگوں ڈنگ
ہناں رضائے خُدائے دی تہ پر چھُر جوال
کھانا ایہہ حلال ہے تِس پر چھُری روائے

کھادیاں ماس گُناہ ہے زوری کیا حلال
زوری کُٹھا حرام ہے تس تے ہوئے جلال

راگ تلنگ محلہ ۱

دغا ہندو کا زور تُرکاں کا اِن دونوں دے راکھ اللہ ۔۱۔ رہاؤ

جب ہند کی ہوت سگائی باندی آنی مول منگائی
دام لے کے بیٹی بیچی تِس دے پیر کو ملے سزائے

چونکا دیوت جھانڈے دھو کرم اکرمی کار کرائے
ایسے عمل ہندو کے دیکھے متے کو ہندو نام کہائے ۔۱۔

چار کیتی زور حرام ! گل کاٹے ناہیں مُسلمان
کلمہ جاں کا پڑا جو رہتا صُورت جھتا بنی نہ ہوتا ۔۲۔

پیغمبراں کلمہ کوک سنایا — سبھناں اندر اک جنایا
اک جان کریئے تک بیر — سبھی درگاہ ملے تنظیر ۔۳۔
بھئی مرض بہہ دکھ پایا — پتھر ساڑ اُپر لوایا
وند بھنے پتھر فریاد — نانک اللہ نہ کیتو یاد ۔۴۔
طوریت انجیل جنبور فرمان — چاروں کو کہہ زور حرام
اللہ فرمایا منے نہ کوئے — خودی بخیلی کرے سب کو ۔۵۔
بے جان پر چھری حرام — قیامت تیکھا دیا امان
جیسا کرے تیسا ہی پاوے — ہتھیں ہتھیں جھگڑ چکاوے
ثابت دردمند درویش — بے درداں کو قیامت پیش
دنیا لینا چھڈے نہ کوئے — آخر وقت نبیڑا ہوئے ۔۷۔
من پتھر جس کا فر سوئی — آتش بناں نہ چونا ہوئی
چونا ہوئے تو موم کہاوے — تب تے مومن نام سداوے ۔۸۔
حق راہ وچ رہے حیران — حق حلال بھکھ گئے کھان
ہوئے حلال لگے سچ جائے — تو نانک دردیدار سمائے ۔۹۔
شرح شریعت سچ پچھانے — سب سے مندا آپ پچھانے
ترک ترلیقت بد عمل تجاوے — تب ہی حق راستی پاوے ۔۱۰۔
معرفت ہوئے نفس کو مارے — آپ ترے سب امت تارے
ایسا دانشمند علمائے — مرے نہ جیوے آوے نہ جائے ۔۱۱۔
تب لگ دنیا آتش ماہی — جب لگ حق پچھاتا ناہی
حاکم کا حکم جنی پچھانا — سر پر بہشتے تس ہی جانا ۔۱۲۔
سچ کی کاتی سچ سب سار — گھاڑت تس کی اپر اپار
سچ نہ سان ہی چلکائے — گن کی تھیکا ماہ سمائے ۔۱۳۔
تس کا کٹھا ہوئے سیخ — لہو لب نکتا ویکھ

ہوئے حلال لگے حق جائے
نانک در دیدار سمائے

راگ تلنگ محلہ پہلا

اوّل اوّل ایک خُدائی
قدرت کلمہ کوں ڑُستنایا
واہ واہ واہ قادر تیری قُدرت جانی
قدرت سِرجے آدم ہوا
سانت بیجھے ملے لکائی
آدموں کئی پیغمبر ہوئے
اپنی کھٹی روا کرمانی
یار مسائق بزرگ لائق
پریاں دیو جن بندی دینے
تاج کلہہ سر دانے مینے
یار محمد بنے جو آئی
مرتبہ علی شیر خُدائی
یار محمد بندھپ بھائی
لوح قلم زمیں اسماں
مرن جیون کی غمی نہ کائی
خان مُلوک عُمرے سوار
ڈھول دمامے گئے دجائی
کریں تکبری خودی خباوند
نانک جے کو ایک پچھانے

دوسری قدرت ساج دکھائی
ایک الہی راگ بتایا۔۱۔
سر موت صاحب سُلطانی ۔ رہاؤ
تن بھی کیتا بہت دعوے
سے بھی موتے کئے فناہی ۔۲۔
خودی تکبری کرکر مُوئے
سے بھی موتے کئے فانی ۔۳۔
مہتر سلیمہ کو ہیَں عنائیت
سے بھی موت ہلاک کینے ۔۴۔
خالق سو تپ سپردے کینے
سو بھی موتے کئے فناہی ۔۵۔
خلق تاکو دئی عطائی
سو بھی موت نہ کی فناہ ۔۶۔
خالق رُوح رکھی آمان
سو بھی اُمت کینے فناہی ۔۷۔
سر بھی مُسافر چلن ہار
سو بھی موتے کئے فناہی
آد جُگاد انئیت پاوے
تو کچھ پند نصیحت جانے ۔۹۔۲۔

آیت

آوے کال کہاں کو جائے
پانی پَون اگن پھُن کال
روسس تارا منڈل موئے
جتی ستی نو ناتھ کہلائے

جل تھل مہیل کال سمائے
دھرتی کال پسار یا جال ۔۱۔
دھُردہر بلا داٹل ہوئے مُوئے
سِدھ چوراسی کال پچائے ۔۲۔

نِس باصر تپ دیو ددالا   کال نہ چھاڈے کان گوپالا
مونی جونی پھر پھر تھاکے   سُر نر موئے کال کے چاپے ۔۳۔
رانا رنک نہ کوئی رہے   پکڑ چھوٹ کال سب گئے
کھانی چار نہ رہسی جگ ہیں   کال لپاریا بندھن پگ ہیں ۔۴۔
ہیر پیر صادق اور سالک   خلقت مرے سدا بھر خالق
جو دِسے سو سگل سدھائے   کال بِل نہیں چھُٹے پادے ۔۵۔
چودہ طبق کال کے دس   کال چھاڈ کِت جایئے نسَ
کال جلاد سبھے جگ کھایا   ترئی لوئی ہیں رہن نہ پایا
کال دس بھئے رام رسُول   بر سیر نانک کال قبُول ۔۶۔۲۔

گوڑی بھگت کبیر جی کی

سادھو ایک پگ دوئے باٹاں رے   آد ایک انت ہے ایکو دِچہ مارگ یہ پھاٹا رے

رہاؤ

ہندُو کی صدگُو دیہرا تیرتھ برت اِشنا نا رے   بکری مار ماس مُکھ میاہہ تِس کیسے رواجانے رے ۔۱۔
روزہ رکھن نماز گزارہ کمے سیت لپٹانا رے   تسبیح پھیر تکبر نہ چھاڈےہہ تِن کیسے اللہ پچھانا رے ۔۲۔
ماں سے کرے جینُو ناہی پُرت کہا دین پا ہندو کے   بی بی کو تاں سُنّت ناہیں برہمن قاضی بھاندوکے ۔۳۔
آپنے وِت کو کان چھدائے سُنتے ادھا تیسر کرلی رے   جیکر حُکم خدائی ہوتا دھروں ہی کاٹی آئی رے ۔۴۔
گنوُ سُور کی اِکو کایا اِکو لوہو چا مارے   کہت کبیر دو کہو نہ دیکھو گھٹ گھٹ ایکو رامارے ۔۵۔

راگ سورٹھ

سادھو آئے جائے سو مایا   ہر پر تپا لک کال نہیں واں کو نہ کچھ گیا آیا

رہاؤ

کچھ رُوپ کا ہے سر دھریا میں پچھ پادہا   یہ تو کھول پون کا کہئے کلا تھار دھر بار ہا ۔۱۔
کئی میر سر بت پردھا ہے کئی دھرا کاسا   ایک میر پر بھ پچھ پر دھریا ایہہ بدھا آدت ہا ۔۲۔
کچھو رُوپ کا ہے سر کنیا بید کون بیانی   لیکھ الیکھ دو ہُوں تے نیارا پر بھ گر بھ ہوتی ۳

ہر بے راہ بھئے کا ہے کو دھر دس پر دھارا ۔ اِکو کام رام کے ناہی جھوٹھ کہت سنسارا ۔۴۔
اننت آکاش پتال پربھ کینے انت نہ پایا جائی ۔ اِکے دھرن بے راہ اُٹھاری اَور دوکون لیائی ۔۵۔
نرسنگھ ہر کیوں کر کہیئے کم کاج تہ بگریا ۔ جے بجے سراپ کے مارے ہرن کسپ ہوئے بنریا ۔۶۔
جے بجے بیکنٹھ بست ہے ہوانی کہلادہ ۔ سنکادک سراپ پائیکے دیت جنم دھرآدہ ۔۷۔
دیو دیت میں آپ براجے چرت آپ پربھ کینا ۔ آپے مارے آپے راکھے آپے دانا بینا ۔۸۔
آپے نرسنگھ ہرن کسپ پرہلاد ہوئے آیا ۔ بیر بھاد ہر کھے من ناہی مایا کھیل بنایا ۔۹۔
باون ہوئے کے بل ہر چھلے جرچا ہے سو آیا ۔ بن بیبک سگلا جگ ڈوبا مایا کھیل رچایا ۔۱۰۔
پرسرام ہر کن بدھ کہیئے مہان ہنکاری ہوا ۔ چھتری مار سنگھار کینے یہ بدھ بڈا نہ ہوا ۔۱۱۔
دو سراپ تے بھن سوائی دیر دیدھ نہیں بھاوے ۔ آپن کھیل آپ ہی دیکھے آپے مار جیوادے ۔۱۲۔
رام کا باپ دسرتھ کہیئے دسرتھ کال کا جایا ۔ دسرتھ کا باپ رام کا داتا کہو کہاں تے آیا ۔۱۳۔
یہ بھی چرتر مایا نے کینا راون دیت اُپایا ۔ رام مایا روپ رام ہوئے اُتریا راون ناس کرایا ۔۱۴۔
سب پر پنچ میٹ کے راون بید کتیب بچارا ۔ وہ ٹھاکر اسنبھو کہیئے گربھ جون تے نیارا ۔۱۵۔
گوپی گوال نہیں وہ گوکل کرتا کنس نہ مارے ۔ وہ دیال سبھناں جیاں پر کو جیتے کو ہارے ۔۱۶۔
رادھا حکم نہ کرشن کی بالی کرشن وہ کادیرا ۔ سولہ سہسر گوپی جن بھوگی بش بکھیال کا کرا ۔۱۷۔
ماں دیوکی پتا واسدیو نند مہر گھر آیا ۔ سُن سادھو وہ کرتا ناہی جو کرماں ہاتھ بکایا ۔۱۸۔
بودھ اوتار بدھ کہیئے سیلا روپ سا سوجھے ۔ انک بھیکھ مایا ہوئے کھیلی کو برلا گیانی بوجھے ۔۱۹۔
محمد دین کا ہے ہر کریا کون دھرم تن کینا ۔ ہندو دھرم بھرشٹ کر ڈارے اپنا کیا کینا ۔۲۰۔
نہ کلنک کا ہے ہر ہوا کون بات تے پرکی ۔ دیو دیت دُو دسم پربھ کے مایا لڑ لڑ مرگی ۔۲۱۔
ہر جی پاپ پُن تے نیارا کرم دھرم موناہی ۔ دیر بھاد تہ ناہیں بھاوے سدا انگس من ماہی ۔۲۲۔
سب پر پنچ مایا نے کینے ایہ بدھ ہرانا ۔ جہ نر عقل نرنجن جاتا ناہی تت پچھانا ۔۲۳۔
دس اوتار ایس کی مایا کرتا کرمت پوجے ۔ کہہ کبیر رام اناشی اُپجے کھپے دُو بجے ۔۲۴۔

سادھو کرتا کرماں تے نیارا
کہت کبیر وہ کرتا نہیں مایا کیا پسارا

رہاؤ دُوجا

گوڑی کبیر جی

سادھو دو جگدیش کہاں تے آئے ۔ آد ایک انت ہے ایکو اب کیوں دوئے کہائے

رہاؤ

سونا ایک کہن کو گہنا اِن میں بھید نہ دُوجا ۔ کہن سُنن کو دوئے کر تھاپے اُس نماز اُس پُوجا ۔۱
اوہی محمد اوہی مہادیو آدم اوہی کہیئے ۔ کو ہندو کو ترک کہاوے گھر ایکے میں رہیئے ۔۲
وہی مسیت وہ ٹھاکر دوارہ وہ کلمہ وہ کرما ۔ ہاں لئے کی ضدی پڑی ہے ۔ قاضی پنڈت بھرما ۔۳
اوہ لے جاوے اوہ لے گاڈے اِنیں بھید نہ انتر ۔ ایسے داغ دونوں کو ہوتے دھرتی پون پانی بیسنتر ۔۴
بیسنتر کو دوزخ کہیئے بہشت سو قبرستانا ۔ مُوئے کو سم دونوں کہیئے اِس بدھ لوک بھلانا ۔۵
جاں کو رام رحیم کہت ہے کرشن کریما سوئی ۔ ہر حضرت دوئے نام دھرت ہیں بھرم نہ بھولے لوئی ۔۶
وہ قرآن وہ پرانا وہ مُلاں وہ پانڈے ۔ گھڑ گھمیار کیئے بہتیرے اِس ماٹی کے بھانڈے ۔۷
وہ سنت وہ کان چھداوے وہ غسل اِشنانا ۔ وہ مالا وہ تسبیح کہیئے وہی میرا ایمانا ۔۸
وہی رزق وہ بھوجن کہاوے اِنیں بھید نہ کوئی ۔ وہ گنگا وہ کعبہ جاویں اِس بدھ بھولے دوئی ۔۹
اندھا کیا بچارہ من ماہ انتر ہے سچ سوئی ۔ کہت کبیر پُورن کی گت مت وِرلا جانے کوئی ۔۱۰

سادھو ہندو تُرک نہ کوئی
کہت کبیر سوئی جن تکتا جو دوہ رینا راہد ئی ۔۱

رہاؤ دُوجا ۔۲

سوال پیر بہاودین سُورا

آکھے پیر بہاودین سُنو نانک شاہ ۔ سبھے گلاں چھوڑ کر چلیئے سِدھے راہ
راہ ریاضت چلیئے چھڈیئے راہ شیطان ۔ چھڈیئے جھگڑے دُنی دے چھڈ ہندو مُسلمان
راہ نہ دوہاں پایا کوڑے جھگڑے لگ ۔ جیوں چور ملن جا چور نوں ٹھگاں ملدے ٹھگ

سادھو ملدے سادھواں سچا راہ پچھان
چلیئے راہ خدائے دے جو آخر آدے کام

ہُن کیجے گل خدائے دی ملنے دا دس راہ || دس ریاضت بندگی دسو سب شاہ
کیونکر ملیئے رب نُوں کی کُجھ لے کے بھینٹ || جِت پایئے دیدار خُدائے کا پھر لگّے نہ جم کی چھیٹ

صاحب مِلے تے کرم ہوئے جنم مرن دا راہ
آکھے پیر بہاودین سچ دسو خدُائے

جواب نانک شاہ سُورا

آکھے نانک شاہ سچ سُنو بہاود پیر || راہ خدُائی سخت ہے کر دا بہت ظہیر
والوں نِکّی آکھیئے کھنڈوں تِرکھی دھار || اِن کولوں باریک ہے کیونکر جایئے پار
ایہہ مَن ہاتھی ہوئے رہیا خودی تکبر نال || کیونکر لنگھیئے پیر جی اُوڈھ بھرے سنگ مال
ہتھوڑے تے سرا پچے لشکر لوح ہزار || جے تکیہ کیتا ای رب دا تاں ساتھی سب سیار
کر اللہ دی بندگی ایکا ایکی ہوئے || پاس نہ رکھیئے دُوسرا اِن مُرشداں بِن کوئے
سِلا اُونی چھڈے سچے مارگ لگ || جِتی دِس رُتّی ایہہ سب دُنیا دے ڈھنگ

آخر بلی کوئے نہیں باجھوں پاک خُدائے
آکھے نانک پیر سُن آوہ سچے راہ

راگ تِلنگ محلہ پہلا

بندے جپ صاحب گمنی || سمجھ بید کتیب کو بے خواب کیا منی

رہاؤ

جان دُنیا جمال صُورت دیکھتے پھر ناہ || دس چوبیس ہزار ہر دم نت خزا آ کے جا ۱۰ بنے
منی ہیں تو غرق غافل بے بہرہ پیر || دریں غمانے پڑہ چوباں ہوئے نہ تقصیر ۲
صدق گھڑی بھر توشہ خیر خوبی ہاتھ || دھنی کا فرمان آیا تیر آکھیا چلیا ساتھ ۳
پیر پیغمبر اولیئے سب ہتے ہیں پر دیس || اَزہ دور کی خبر نہ جانتے عقل بے فرمیز ۴

تج کن جز بہ تم کر خصم کی کان ۵ ۵
نانک بنو بیر بندی کسبھ حق حلال بچھان ۵۰ - ۱۔

راگ تلنگ محلہ پہلا ۶

صاحب جیہہ کہاں معمور د || دل ہول قفل قلید جے مقام عرش حضور

رہاؤ

ہر وجودے ایک صاحب بے وجود ماہنہ || بے نمونے بے چگونے بہشت دوزخ ناہِ۔۱۔
نامراد و سدا صاحب بے وزیر راج || ناہِ بید کتیب قاضی دیدہ نہ ملاں بانگ۔۲۔
نور روشن ہر دو عالم ناہِ تلسی بھاگ || بالکل تمام دیدم لاہوت لا مقام۔۳۔

کفر دین ہر دو ناہیں ایکو کرہہ نام
نانک دیوانی منے مالح روز شب حیران۔۴۔

سوال قاضی رکن دین سورا

آکھے قاضی رکن دین سنی نانک شاہ || تریہے حرف قرآن دے ساجے آپ اللہ
معنے اِک اک حرف دے کہیئے کر تدبیر || جس مراتب کو پہنچیا کے سادھو کے پیر
الف ب فرمایا معنے کرکے بیان || تنئیں بھی آخر شاہ جی سبھی رب کلام
صفت تمامی رب دی سبھا کھول سنائے || آکھے قاضی رکن دین کرکے بر خدائے
ہندو مسلمان دوئے دسدے ہن گمراہ || باجھوں جھگڑے ہور ناہِ ڈھونڈھ سچ نہ راہ
جیہڑی گل خدائے دی کہے نہ کوئی مول || کارن لالچ دنی دے جھگڑے لم رسول

راہ سچا او دسیئے جے دس آوے جیو
حجت حاجت درنج کردہ نمانہ بھیو

جواب نانک شاہ سورا

سنو قاضی رکن دین آکھے نانک بند || سئی بیانی گل وچہ تس وچہ بہتے بنا
تریہے حرف قرآن دے تریہ سپارے ہین || تس وچہ کجھ نصیحتاں سنکر کرے یقین
کرے پکار کتاب لبہہ خاطر جمع نہ ہوئے || جو رہے شیطانی گم تھئے پہنچیان جانہ تو

سہ حرفی از سری گورو نانک جی

الف اللہ کو یاد کر غفلت منوں وسار
ب بدعادت دور کر قدم شریعت راکھ
ت توبہ کر بدی تے مت توں اپڑیں جاہ
ث ثنائی بہت کر خالی سانس نہ کڈھ
ج جماعت جمع کر چلن دا کر بندھ
ح حلیمی پکڑ توں دل تھیں حرص نکار
خ خام نیئو بھئے جن وسریا کرتار
د دیانت کرے من اٹھے پہر نہ سوئے
ذ ذکر کر عاجزی خاطر ناہ ڈولاہ
ر رہت ایمان کی نیئو دیکھ جائے
ج جاری کر منے میں سوئی بے پرواہ
س سودھ من آپنا سب کچھ اس ہی ماہ
ش شہادت پایئے پیاسوں لولائے
ص صلوات گذشت کو آکھہ مکھنے نت
ض ضلالت گم کر رہی عادت سوں میل
ط طلب کر راستی دے من رسال
ظ ظالم سوئی بھئے چینن ناہیں نام
ع عمل کمائیے جے کو پار اداس
غ غنیمت رکن دین جنی منجی تا آپ
ف پھر نیئو بھئے جو چلیہ مرشد بھلے
ک کلمہ اک یاد کر اور نہ بھاکھ بات
ق قرار نہ آوئی جت من اوچے جاؤ

سانس پلٹے نام بن دھگ جیو سنسار
نو چلدا گئے سبھس دے مندا کسے نہ آکھ
تن بنسے مکھ گنڈیئے تب توں کہا کراہ
ہٹ دہٹ دکایا گئی نہ لہسی اڈھ
باہجوں سائیں آپنے پھرسی اندھ دا ندھ
دھاوت در جو رکن دین ہر دم خالق سال
دنیا لالیچ لگ مرے منہ اُڈھاوے بھار
ایک پہر گھر جاگنا سائیں سیج بگوئے
تل نہ لگے روال تن بھوبے منہ چھکائے
بوجھے درجہ رکن دین سائیں سو دل لائے
جو کچھ چاہے سو کرے تس دا کیا وساہ
تن بھانڈہ من دست کر حکمی بند سماہ
رکن ایہے تن جانیسی کیچے طلب خدائے
خاصے بندے رب دے سیر منزلاں دے مت
اُٹھی بندے نظر کر جینے نامی کھیل
جناں ڈٹھیاں دکھ جائے تن توڑے بابا جال
سائیں تیرے نام بن کیوں آوے آرام
بن عملاں ناہیں پائیے مریئے پھوٹ تاس
اس پنجرے وچ کھیل ہے نہ تس مائے نہ باپ
آپے تحقیق تن رنگا رنگ ملائے
نفس ہوائی رکن دین تس سوں کو نہ مات
پارس کنجن ہتھیئے جن بیٹھیا ہر رادو

ل لعنت بر سر تناں جو ترک خدا کرین
م مرشد من توں من کتیاں چار
ن نہیں اوہ گم ہے جن کیتے عمل قبول
و واؤ جو آدے رکن دین جس پھاٹیتھ نال
ہ ہیبت تس دناں دی جس دن عدل کرے
ل لائی تیتو بجھے جاں رحمت ندر دھرے
الف اللہ توہ نال ہے چیتن کیوں انجان

تھوڑا ہتا کھیٹا ہتھو ہتھ گوین
من توں اک خدائے نوں فاجت دربار
مایا بندھن گل پڑھبہ جت خالی وجھہ بھول
عمر وہائی باور ے پڑ پلت جنجال
باب ہمارے رکن دین کیہا حکم کرے
جے سیئو لو جن موا نجھے جے اپن سنگ ملے
گور سیوا تو چھٹسی اوسرانت نادان

ی یاری کر رب سیئوں تس دا اب چل رانج
اک اکیلا نازکا کسے نہ ہوئے محتا نج

سوال قاضی رکن دین سورا

آکھے قاضی رکن دین سنو نانک شاہ
اربانا مرب ساجیا عنصر چار ملائے
چوہاں وچوں گوئے کر کیتے اک لطیف
ایناں چوہاں کو میل کر صورت بند دکھلائے
منی خون دوئے ملکر کیونکر تھیند روح
صورت تھیئے نہ ہوندیقیں قدرت کرکرتار
بن نر مادہ جفت دے ئولدے نہ کوئے

کچھدے ہاں اک مسئلہ دسو سب سناہ
بادی ناری آب خاک چار لطیف کہائے
وچے شرف لطیف کوں کیچن ہو کثیف
اول صورت آدمی کیونکر شکم سمائے
جب ثابت تھیئے آدمی تب آکھن اللہ ہ
آخر بیریہ بند ہوئے دسو سب ویچار
براخدائی سودھ کر نانک سچ بگوئے

جواب نانک شاہ سورا

سنو قاضی رکن دین آکھے نانک شاہ
غیبی سحر خدائے دے سکے نہ کو الائے
بید نہ بجھن برڑے پنڈت نہ کرن دیچار
لکھیا ناہ کتاب وچہ قاضی کرن پکار

کوئی نہ جانے غیب گل کد ہویا اکار
گزری نوں صلوات کر جو ہن ہویا سود بکھ
اوّل منی نہ خون سی نہ کچھ دھڑ نہ میل
منی خون مِل بوند کر دے تک ایک پر دان
دونویں تھوک اکتر ہوئے گلولہ بھیا روپ
آب خاک دی گرہ ہوئے بام کنکھ آسان
چار خاصیت میل کر ہُوا سگلا سُوت
جیسے زمانے نے بھیجئے تیسا ہی پرکار
اوہی پل اِوہی جیسے اوہی تھِت اوہی وار
دُکھ سُکھ کھانا پینا نیکی بدی دِچار
سیرت لوایا شکم وِچہ لکھے سائیں لیکھ
کون سماں نا کا لکھے کون تھِت کون وار
نو مہینے گربھ کُنڈھ ٹِکے پھل کی بھانت
سِمرن کرتا اُردھ مکھ پل پل سانس و پانس
جو کچھ مادر کھائے پیئے تاں تے جو رس ہو
ناڑ ا لگا نابھ سوں جیسے کمل کی بھانت
گُتھی اندر تن رہے منی خون کے دو
جوگ ریاضت تپ کرے سُرت خصم کی بیچ
ست نام مکھ جپ کرے ہو نامی چو داہ
صاحب سیتی بنتی کرے دہر سانس اُٹھ
کبھی وا اچا خسم سیں من بیت تِنھے دھیائے
باد لیٹا چلیا دوڑ بھال سے دوار
تند جویں جھک کڈھیا بیج دیئے خسم نام

اوّل نور خدائے ہک ہُن تھیئے روح اپار
اوّل آخر جو تھِیا سچ نانک کہے ببیک
نر مادہ دوئے مِل کر رہ بنیا اچرج کھیل
منی ماشہ ڈیڑھ ہے خون اڈھائی سان
لنک آندروں سو لگا جیسا پھل سروپ
پاکے آتش باد مِل ہوئے پنڈ پران
جیسا رت کا تخم ہے تیسا آدم روپ
اِسی بھانت کی جگت مِل اُپجت ہے سنسار
اوہی سماں ساعت اوہی دھریا چھتر شمار
مِل اڈھائی سُوت کا منک لکھیا کرتار
کوئی میٹ نہ سکی کرم کال کی ریکھ
کون سے رُتی ماہ کون کیتا ہتھ آکار
پیروں سر کر تلے کو نہ سُکھ دہے نہ رات
جے اِک پل رب نہ جپے تپ جَبھی جل جاس
ناڑے دِھرے ہوئے کر اندر جاوے سوئے
باد آب ار نار ماہ پکے دِن ار رات
ہر دم اندر جپ کرے باہر کِس بدھ جاہ
تاں پیچھے تر بیا لو رنہ اچرج ہے جگدیس
نو ماس تیو اگن مہہ پھیر چلیا باہر جاہ
کچھ بِن ہیرا اوئے نہیں جیو پنڈ سب تاس
گُتھی نوڑی اندروں باد جھکوراں لائے
مادر دُکھ پکاریا کہاں گیو کرتار
نادر پیر دُکھ لگا نرک نشانی آہ

نیکی بدی سر پنڈ لے باہر نکلیا
لگا ہٹولہ سیس پر دُنیا چھکلیا

اندر دیکھیا آدر کیچھ نظر کیا کچھ اور
تب لگا ہوں ہوں کرن ہوں ہی ہوں ہی ہوئے
مایا ممتا موہ کی دیہہ رچی جگدیس
کروڑ تیتس دیوتا سب کچھ دیہی ماہِ
جو سمگری کھنڈ کی برھمنڈ ہی وچہ کین
چار پدارتھ سگل گن نام دان اشنان
ایہہ ہی تم کو تارسی نِس دِن جپ کے میت
لیکھ لکھایا تھا سدھ جے سدھ نہ باہر کو
اندر گو سے تو تو باہر ہوں میں ہوئے
مُرشد شرنی جے پڑھ کری سبیس نوائے
سدھا نا رگ رب دا نہیں سماتا تا
اُلٹا کھیل خصم دا ندموں سبیس جھکائے
ہوں میں چھڈے خصا جب تو تو جاپ کرے
بھلا بُرا دوے لیکھ تھا نفوٹے لکھ پایا
سبیس نوائیاں ایہہ کھیل سنو کن دین
وِیچ نت پریدان کر جیوا اں پیچ ملائے
جیں غرور رت من کری سوے بھیا شیطان
حکم صاحب دا پھیریا کیو نکر ہووے سُکھ
صاحب دا ایہہ حکم ہے پیری ہوں نہ چھوڑ
دھرتی متھا ٹیکیا آج سہیلا ہو
سر مقدراں دے جیہے لکھیا متھا ٹیک
سبیس نوائے اندروں ہویا سو پردان
کپٹ نہ اندر رکھیے دھرتی سبیس نوائے

باہر آیا جہان وِچ پھر یا آکے دودر
اِسی دچار دے ددس کی تجھی الیا پاہ
برہما بشن مہیش تے ساج کیا سب بیچ
صاحب سنگی سرشٹ کا بھمبل بھوسے کھار
اسٹ دساں سیدھ نو ندھیاں صاحب کل دین
ست نام اکال پورکھ دا منتر ملیا تب دان
ایہاں ہوں ہوں کر اُلٹیا کھٹی بدھ لیے پریت
سدھے سے اپچھا بھیا تالیاں نوں بہہ رہے
کیو نکر لیکھ مٹایئے تقدیر نہ چھاڈے توہ
کر اعتبار خدائے تے دھوڑی لیکھ مٹائے
پگ تلے اِم ہوں جب تب متک لگے ہئے
سر تلے پیر اُپیرہ تب مارگ سِدھا پائے
پھر کرم نہ لاگو ہوئے تِس سدھا لکھے پڑھے
دُھوڑی بُرا مٹایا سبھ کچھ سو بھایا
ہونی مٹے ایوں رب من تے کر و یقین
اُنہاں سبیس نوایا دھرتی اگے آئے
نہ جیویں نہ مر سکیں آتش وِچ حیران
جم ڈنڈ میرد ں نہ اُترے آپیے جائے دکھ
سنہ گور تاریاں اُمتی بیتی لکھ کر دُر
جاں پہلوں دُھوڑی منگیے تاں پھوٹ گئے تو
پھر اُلٹی کھودیں آپ سدھا لیکھ
ایتے پلن وڈیائیاں درگاہ پاوہ مان
کر اعتبار خدائے تے نہ کچھے سمرائے

وڈا باپی جیوندے جیا جیو کہائے
پیر بکھا نیئے سب کا وڈا کہائے

پانیوں ہویا مانسر جنہاں جگ جگائے
پانی دھرتی ہیٹھ ہے اُتے دھرتی دھرائے
پانی انتر ایہہ گُن انت دہی دہائے
نو سے ندی نڑنویں سپت سُمندر وہائے
دھرتی اُتے اسنکھ جیو ہل چل مُول نہ پائے
سیس نوائیوس دھرت نُوں لیوس ناہی گیان
بُوند آکاسوں اُبرے نویں دھرتی اگے آن

اپنا آپ سنکوچ کے وِچ لینی دھر سمائے
دُوجا گُن ہے پَون دا سُنو میرے مِت
من ہت سیس نِوائیدا دھرتی اگے نت

دُھوڑی کارن آوندا کوہ قاف تے چل
دیکھ اکاش ہنکار وِچ سب تے اُوچا ہوئے
نِت نِت دھوڑی جا چڑا سنگو ر دھرتی رُوپ
سبھے اوگن آتشی اُوچا آپ جنائے
دِل گھٹی ماریہہ بھر مرہٹی چھنڈ د
جے پانی اُتوں ماریہہ ندے نِولے سیس
آتش سِر نہ دوش کچھ دُھر ہی لکھیا پائے
اوّل بھیا اکار جب خواہش کری خدائے
دھوڑ دھرت کی میل کے جاندا مُنہ تے مل
نِویاں اگے دھرت تے لگا دِسے سوئے
اِس بدھ سہج دسائے کے کیا نیچ تے اُوچ
سِر نوائے دھرتی نُوں چھتر اُتوں کھائے
اجے نہ سیس نِوائیندا آتش بُری بلج
بدخاصیت آتشی وڈی نگوری ڈھیٹھ
سُنو سینہا سہج دا لائیے من کے ماہِ
پنج تت اُتپت کر چھیواں سہج مِلائے
بادی آبی آتشی چوتھی خاک سروپ

مایا قدرت اِک ہے اِن ہیں ناہیں بھید
اوّل خود خدائے سی جس دا رُوپ نہ ریکھ
درنوں جہنوں باہرا الکھ نہ لکھیا جائے
خواہش کرے خدائے جب ساجیا قدرت رُوپ
قدرت ہی حضور جب تین سروپ اُپائے
برہما بشن مہیش ترے کئے ترگُٹ سرُوپ
پھر مایا من ماہِ دھاریا کچھ کیتے ہور اکار
دُوجے کانوں میل کڈھ کیتے دیت سرُوپ
بھید کتے وِچ آدمی کچھ کب بید کتیب
صُورت مُورت ناہِ کچھ رہے اونشٹ الیکھ
سُنیئے قاضی رُکن دین سہج نانک کہے الائے
آکھیا کُن خدائے تب پھر بھیا الکھ سرُوپ
بادی آبی آتشی مائیا لے بنائے
دِتا سب اختیار تہہ کیتے جگ پت بھوپ
کانوں میل نکال کے مانس رُوپ سنوار
مدھ کے نجھڑ تہ نام دھر نرناری دو رُوپ
نرناری مانس بھیا جِن کیتی سرشٹ سرُوپ
راجہ من تہ نام دھر مہا رکھی اوتار

جاگی ریکھ کے چکر کر کئے سات سُمند
دُنیا ساجیا مدھ کیٹبھ دانوں بڑی بلائے
تب مایا منے بچاریا کا بھیا ایہہ پُوت
مایا دانو ڈے رن ہوون لاگی مار
مدھ کیٹبھ کے سیس کو کٹائے چکوں مار
چکنائی جل پر تری تب بھئی میدنی گرد آپ
پنچ تت پروان کر پھر کیا سگلا ساج
سر پر مُکٹ بندھایا متھے تلک چڑھائے
آ بچل ہمارا راج ہے دُجگا جگنتر ماہ
تینوں گُنا بلائے کہہ آ گیا کینی مائے
دونوں سیس نوایا تیجے دینا پھیر
پَون گُورُو پانی پتا ماتا دھرت بہت
متر لوک کے وچ رہے بہشت نہ جا پایا
آتش جگت جلایا بچن نہ پایا کوئے
غصہ اُٹھو آتشوں خاک کرے پل بیچ
ظام کیے سنگ آتشے تِس وچ بھی شیطان
کاموں رُوح ملین ہوئے کرے کرودھ رس بھوگ
جہاں پا پنی اگن کا کہاں کہاں نہیں ٹھور
اندر باہر رم رہی لکھ چوراسی ماہ
دھن دھرتی ستگور دُپھر آتش رے ملائے
الیا ستگور دھرتری رہے چرن تل لین
نس دن کرہہ پر دکھنا سُورج چند دو راہ
تِناں بھی سیس نوایا دھرتی اگے آئے

ساتوں ہی ست دیپ کر کیا راج برند
تِنا پرتی جوجن سہنس بُڈھتا اُپر جائے
ہوَن رچنا سنسار کو ایہہ سرب کھائیگو گوت
بسری جُگ لڑ دے رہے بڑا ہُوا دُھند کار
کانوں تے نکلی میدھا ہر ہر کار
مایا مانس ہوئے تب پھیر بدھونے ست
تب مایا مانس کو کہیا جائے کرو تم راج
سر اُپر چھتر پھرایا ور دِتا مہاں مائے
تمہارے ثانی دُوسرا ہو رجگ میں کوئے ناہ
سیس نوایو پُوت تم مانس اگے جائے
تاں تے بھیا شیطان جگ بھیاں مہہ دو پھیر
بھیا شیطانی آتشی ہشتوں دتا سٹ رے
جب جیُوں کیوں پہنچے بہشت کو پھر دوں آگل گرا
ہندو مسلمان دوئے جب لگ مانی ہوئے
نِس نرندرا میں جگت کو بھیا نِشانی بیچ
کھادھیا نِپت آرام ہوئے پاچھے اُپجے کام
خویش بیگانی نہ سجھے کرنے لاگا بھوگ
جیتے مانس دیوتا سب دا کردی دور
کسے تھوڑی کیسے اگلی خالی کوئی ناہ
اِتنے اوگن جان کے ذرا نہ چیت وسائے
اُپر پھر دے جیہ جنت دُکھ نہ کرتا دین
جہاں دے جان جیہ جنت رہندے بے پرواہ
راجیاں میں بُڈ راج ہے پاتشاہاں سر پاتشاہ

جیتے رکھی مُنشراں ہوئے وڈے اوتار
پیر پیغمبر اولئے غوث قطب سالار

تِناں بھی سیس نِوایا دھرتی اگے آئے
داغ پوتر دھرت جو دھرتا ہوئے سمائے
دھرتی وِچ سمائیں جوگی تے سنیاس
دھرتی اُتے بیٹھ کے جو جو سادھے جوگ
مرنا بھلا اُجاڑ دا جہاں جیہ جنت درسائے
جے کو دھرتی ہو رہے دھرتی کا گور سوئے
لکھ دھرتی دھرتری لِوے نہ لاگے سوئے
دھیرج دھرتی ذہرم سادھو کرن جہار
سادھو جگ وِچ ایویں ہین جیو پارس بھر ماہ
من ہر دِچ جس سپ دے سیار وِچ بھراہ
چندن باون آکھیئے رکھاں وِچوں ہوئے
پارجات جگ وِچ رہے مرم نہ پاوے کوئے
کامدھین جگ وِچ رہے مرم نہ کوئی پائے
سادھو جگ وِچ آکھیئے جگ ہی وِچ پھرائے
مایا وِچ اُداس ہے بوے اچرج بان
اکتھ کہانی بوذرسے شبد تنہیکے بولائے
بھیکھی سادھ نہ پائیے جانے جانن ہار
سادھو اجن سہج دا جے سوجھے سب کو
اوّل آدم ایہہ بھیا سُنیئے ذکر دین
کئی اسنکھاں قیامتاں پرلو انت نہ پار
کِتی ہوئیاں قیامتیں کچھ کیا نہ جا شمار
چوپڑ بازی دھرت ہے گوٹاں سب سنسار
پکی ساری پڑے لوے پھر کچی وچے دار

دھرتی پورے ستگورو سبھے لے سمائے
تا کے نکٹ نہ آوئی دوزخ سندی بھائے
سور بیر ودیام دی پورن کردی آس
پورن ہو دے کامنا مٹ جائیں بھو روگ
سارے رہے جوال بڈ دھرتی وِچ سمائے
جت جت دھرے اوہ چرن کو تت نت پاون ہوئے
جے کو دھرتی دیہہ وِچ گن دھرتی ہوئے
جا چن چرنا دھوڑ نوں مکھ تے لائن چھپائے
اچن چیتی ذات نوں کنچن درن کرائے
آپنا مرم نہ دیونی گپت دلادیں ماہ
اپنی مشکوں سہسر وکھ چندن کردا کھو
جو اچھپا کر منگیئے سوئی پراپت ہوئے
جیتی امرت منگئیں نت چھن کڈھ دوائے
اپنا آپ چھپاوے ہے کیسے نہ آپ لکھائے
مایا دھاری بھرمدے سکے نہ کوئے پچھان
کھوجت کھوجت پائیے پایا سہج سُبھائے
جا بنیا جانے باہرا بولے سبد اپار
جس پراپت تس مِلے ایہہ مت پاوے کوئے
کئی اسنکھاں آدمی تِیدے پچھے لین
جیسی قیامت نوح دی ہوئی اپر اپار
آدم انت نہ پائیے پیغمبر اللہ نے اوتار
پا سہ ہتھ خدائے دے جیوں بھاوے تیوں ڈار
نانک آکھے رُکن دین ایہہ سرت سنسار

اگلی پچھلی سُکھ نہیں کر دیو یا سنسار
کر کر بہت دلیریاں بید کتیب بیچار

جو بید کتیباں آکھیا آدم کا وِچار
ادّلاں اوّل آدمی اِس بدھ کیا خدائے
جت ایہہ ساجی سرشٹ رب تب دو نو چلے راہ
جب اول ساجیا آدمی تب گندم ہوئی نال
جبدا ہو ئیا وزن ایہہ تب آدم کے قد ہوئے بجے
صاحب کسے نہ دیکھیا سب قدرت تنئے ہائے

وِچ داستاناں پچھلی کیتی سب شمار
آدموں سا نجے آدمی مدھ کیتو دیت اُپائے
اِک دانواِک دیوتے دیر ورد دھکرا ایہہ
وزن سیرا ہی چھٹری پکے ورح سنبھال
نانک آکھے رُکن دین صاحب انت نہ کوئے
قدرت انت نہ پایا سب لکھ پڑھ تھکی گائے

سوال پیر بہاوودین سُورا

آکھے پیر بہاو دین سنیئے نانک پیر
آدمی ملیا بخش کی لے آیا ایس جہان
وڈے تمہارے کون سن تم کہتوں اُپجے آئے
تُو صاحب ہیں کرامات داتوں پائی گھڑن خدائے
وڈا صاحب ہیں کراماتاں دا آپنے سرخود کوئے
لکھیا وِچ کتاب دے اوّل اِک خدائے
ایتھے آیا دین جہان وِچ بنتا کیتوس دین
لکھیا وِچ قرآن دے اوّل اِک خدائے

رب جیونکر آدمی ساجیا تیں آکھی ہیچ تدبیر
تسیں بھی آپنیاں کرسیاں پچھوں کہو بیان
ادل آخر ہیچ کہو تب دِل کا خطرہ جائے
ہور دِتی کسے نُوں آدمی توں کسنوں آئے
کہو شرافت آدمی جیں کہے وڈا سب کوئے
دُوجا نُور محمدی جو خاصہ یار کہائے
پچھوں ہویا اُمتی تِناں دسیو شرع یقین
دُوجا نُور محمدی جِن چانن کیتا آئے

ایہہ سب گلاں کھول کے آکھے نانک پیر
آپو آپنے مذہب دی سب کہندے ہن تقریر

جواب نانک شاہ سُورا

آکھے نانک شاہ ہیچ سُنو بہاو پیر
رب جیونکر آدم سرجیا سب آکھی رب تدبیر
جب ہویا حکم خدائے دا تب قدرت آدم کیں
رب اِکو آدم سرجیا جو جانے دین بے دین

آدم مانس اِک ہے ددے وِچ زباناں پھیر
اوّل اِک خُدائے سی دُوجی قدرت کین
برہما بِشن مہیش ترے تین گُناں نے ہوئے
نالے برکت رب دی ایہہ تنیوں بدھائے
مانس رُوپ دا مسئلہ سب پچھے کہیا سُنائے
برہما بِشن مہیش ترے بھئے قدرت دے اگوان
چھالے تے ایہہ اُپجے ترے بدھ نت سُروپ
مانس ہوئے میل تے ایہہ من نت کرائے
برہما ساجے صُورتاں رُدر لشن ملائے
چوتھی قدرت رب دی سنگ ملیا نُور خُدائے
برہما ساجے سنسار نُوں لائے بشن ہے دیوان
تب ہویا حُکم ترِہاں نُوں تم جائے کرو سب کاج
باقی تخم جو آدمی پھر تِس دا سُنو بیان
پھر آگیا کینی شکت نے سُن رہبرے پُوت
مایا الیا دَر دیا مانس چرنی لائے
اوّل ہویا آد پُورکھ دُتیئے مایا کین
پنجم ہویا مہادیو چھیواں کشپ اُپائے
سُورج تے من اُپجیا مانس دھریا نام
سُورج کُل تے رگھ بھیا رگھ بنسی بھیا رام
ایہہ ہمارے بڑے ہیں جُگاں جُگاں اوتار
ست جُگ ترتیا دواپروں کلجُگ چار زمان
ست جُگ کی گِن آرجا سُنو پیر سلار
باراں لکھ چھیانویں سہسر ترتیا جُگ پرمان

اگے سُنو مہادیں باقی مسئلہ ڈھیر
بادی آبی آتشی پھر قدرت کیتے تین
سے صُورت کیتی ملائکاں رہے اِستانی ہوئے
چوتھی کانوں میل لے مانس رُوپ بنائے
اگوں سُنیئے پیر جی جو آکھیا پاک خُدائے
پاربتی تے لکشمی ساوتری نال پردھان
تاں تے علوی آکھیں جو ہووے دیو سروپ
آدم ہوئے سِفلی سنو مہادہ شاہ
کرے سنگھار مہادیو تھیں جن آتش سرجان
چاروں خالق خلق دے رب قدرت کیتے بنائے
کرے بھنڈارہ مہادیو جو کھائے سب جہان
آپو آپنے آستے ترے کرنے لگے راج
جو ساجیا قدرت آپ تے جن مانس نانک نام
تُو سب تے اُتم ساجیا جو لکھیا چدا سی سُوجھ
آپ گئے الوپ ہو جل کے دیکھے سمائے
ترِیئے ہویا داسدیو چوتھے برہما چین
کشیوں ردسیس اُپجیا شو سکت سُروپ
من تے کُرسی لبھ بھئی گنے نہ جائیں نام
رامچندر کے ددے سُت لو کشو ہت نام
اِہنی کے گھر اُپجے نال کل اوتار
چار زمانے سب کہے بید کتیب بکھان
ستر لاکھ چونسٹھ سہنس ست جُگ کا شمار
آٹھ لاکھ چونسٹھ سہسر دواپر بھیا مان

چار لکھ بتی ہزار کلجُگ کی مُنیاد
ترتالی لکھ اسی سہسر چاروں جُگ مرجاد

چار جُگ اِک چوکڑی بھئی بہا دو پیر
روز شب دے اندرے اندر اٹھائی مرجائے
جب برہما مرے ہزار اِک تب گھڑی بشن اَلد ہوئے
جب یارہوں رُدر بتیت ہوئے اِک نِکھ مہا دیو
جب تسکت سہسر اِک مرتب ہودے کلپ پرمان
سب پتر گریں کلپ برکھودے تب مہا کلپ کہائے
مارکنڈے کی آرجا چودہ مہاں کلپ کہائے
سب ردم سرکا گر پڑیں ہنس اِک نمکھ تبائے
بڈلابھ رکھ جب ناس ہوئے اِک پر بھُسنڈ فنا
بھُسنڈ بھوگے سب آرجا تب کُورم اَلد جائے

جُگ بیتے بہتر چوکڑی اِک ہووے اندر تگیر
تب برہمے اِک رات دِن گنتی کر سُنائے
جب بشن بارہ نکھ مرتب رُدر اردھ پل ہوئے
جب الیشر بیتے ہزار اِک مہاں شکت ادتار
اِک پتر ٹُٹے کلپ برکھ اِک پرلو ہوئے جان
کئی ہوئیاں قیامتاں کچھ انت نہ سوجھی پائے
جب مارکنڈے ہزور رت ہوئے تب لومس ردم گرائے
جو ہوئے ناس بڈہنس دابڈ لابھ بکھ پلک کہائے
کاک بھُسنڈ سب گرٹھ اِک ہو اس بھُسنڈ کدھائے
اِکدن پرمان ایہہ تب کیتے برکھ بچار

سو برس کُورم دی آرجا انت مرسی سب سنسار
کھنڈ برہمنڈ نہ رہسی ترے لوئے نہ رہیئے آئے
تب غونث تے آد لے سب ہوسی انت فناہ
تب رہسی اِک خُدائے سچ نانک قدرت نال
ایہہ بُنیاد جہان دی رب اجِنس سدا سمالی ۔ ۴۶

وار تلنگ کی محلہ ۱ سلوکوں کیسا تھ

سلوک

اگم اگوچر الکھ ہے رُوپ نہ لکھیا جائے
جوت کری دیدار کی آکھے کوئے اللہ ئے

پوڑی

لکھ مہتاب چراغ ہوئے آفتاب مسالہ
رب نہ کنی دیکھیا کویہا قدرت کمالہ
ہوئے روشنائی سب دی جوت لال گُلالہ

کئی کروڑی رکھیں روز نائی سالہ
نُور محلوں نظر پائے چانن دی جھالہ
ربانے دیدار دا دِسے اُجیالہ ۔ ۱ ۔

سلوک

تھاں تھنمن دور رہیا سچ خالق سبحان
در گھر سچا سچ ناؤں سچ محل استھان

پوڑی

سچ صورت رحمان پاک سچ سرجنہارا ‖ سچو سچ ورتدا قدرت پاسارا
سچ محل کوٹ قدرتی چوگرد اُسارا ‖ دروازہ دِسے قدرتی رشنائی ہارا
قدرت دے کُنڈے کُلف حکمی کوارا ‖ حکمے ہی دروان ہوا جفر بن بھارا۔۲۔

سلوک

دروازہ ہے قدرتی قدرت سب جیران ‖ دھرگ بنائے قدرتی وچن درسُجان

پوڑی

قدرت وچن نوبتی سُکھ گھرے نگارے ‖ اسرائیل فرشتہ پھیرنہ وادن ہارے
سُرنائی اُدنکار ہوئے جوڑن مول دارا ‖ کرنائی فیل دار گھتن جھنجکارا
لکھ واجے لکھ نوبتی کچھ کیت نہ پارا ‖ وجن ولجے غائب دے خالق دبارا۔۳۔

سلوک

درکی جانب جاندیاں طرف وچی عبدال ‖ دس ہنیے چہل ترنگ ربانے لال

پوڑی

واسی سچے شہر دے غوث قطب خدائی ‖ جہدی کامل محنتی تھوڑتن ہی پائی
اِک بزرگ پیر فقیر ہین جناں بھلی ربائی ‖ اِک مہربان دِل ادلیئے من مہر سائی
اُدہناں دُوجا بھاؤ چکایا لِوا لیکا لائی ‖ دس بے غم شہر وچہ جنت نہیں کائی۔۴۔

سلوک

اندرس پاک شہر دے جنس کیہی دربار ‖ راہ غریبی بندگی پہنچے پہنچنہار

پوڑی

کوٹ زیبائش قدرتی ات برج اپارے ‖ در دیوان دِچہ چلنا آپ آپ نِوار
اگے کھڑے پنج فرشتے اودنکارے ‖ دھرتی سبز رنگ نور محل اپارے
قدرت محل بلند ہے دسیں گینارے ‖ ستارا طرف شمال دے سوہاں دربارے۔۵۔

سلوک

ادتھے سبز قنات ہے قُدرت سب دکھلائے
فرش انیکاں رنگ دے بھانتو بھانت دِچھائے

پوڑی

رنگ عجائب قدرتی بیچ محل اپارا ‖ گردِ دَرو دنس کماد گاہِہ جا پے لِسھارا
خانگاہ تے کھلوتا جائے لبیارا ‖ ترہاں ہیجے قدرتی کئی لکھ ہزارا
آپ سنجھا ہے ہپلیسو جہ آپ اُجیارا ‖ انت نہ جا پے محل دا کچھ ناہِ شمارا ۔۶۔

سلوک

پیش محل تو باد رکھ تو سُو ہے رہے ‖ دے مُنہ دا منگیا واصل غرض کرے

پوڑی

عین محل سُلطان ہو پروردِگار ‖ قدرت دا سِر چھتر ہے مالک کرتارا
چنور جھلے سر قدرتی رحیم ستارا ‖ اندر سازش قدرتی قدرت شمارا
قدرت کی سہجا پلنگ قدرت چوبارا ‖ بہشت نہالی قدرتی آپ ببین ہارا
بانا قدرت نیل رنگ پہرادا لجھارا ‖ کھانا پینا قدرتی سچ سہج اہارا
کپڑے پہرے قدرتی سبھی سرکارا ‖ نور مشک سب قدرتی قدرت ہبکارا
سیئی محل بُلائین خوب خدمتگارا ‖ خانِ راس ایمان ہے دِل بیچ قرارا
عین محل تے محرمی نیک بزرگو ارا ‖ نیک رِنان قدرت حرم ات رُوپ اپارا
جوکہ آسائش رنگ وِچ پریم کھیلن ہارا ‖ قدرت بیٹے چہل تن فرزند پیارا ۔۷۔

سلوک

صُورت مانس رو دسب سب گاوینہ رب حُضور ‖ رُوپ عجائب قدرتی رنگ پلٹے نور

پوڑی

پہلے مُجرے گاوندا بھیروں پریاں ‖ ادبھُت پری تلنگ ہے ٹوڈی جتیستریاں
بھوپالی بھیم پلاسری ہِیٹھی دھنا سریاں ‖ دُتیئے گاوے مالکوس بہہ اپنی بریاں
مالکوس کی راگنی آسا گجریاں ‖ دیو گندھاری آساوری مالو ا لم کلیاں ۔۸۔

سلوک

میگھ ملایر گاوندے کھٹ پربارے پاس ‖ وڈہنسی پری بہاگڑا سدھ سارنگ ساتھ
بِل گادہہ دوئے راگنی ماجھ کانڑا راس
میگھ راگ کی راگنی رب اگے کرے اردا س

پوڑی

دیپک راگ جہاں بلی پریم ماتا گاوے ۔ مالی گوڑا کی جھری گوڑی سُر لاوے
دیوکری کلیان سنگ نٹ آن مِلاوے ۔ سری راگ کی راگنی گوڑ سوہی سہاوے
مندری گونڈ بلاولی کل دل بھوگاوے ۔ سری راگ پریاں سنے داری پہنچاوے ۔۹۔

سلوک

راگ ہنڈول الوپ ہے سنگ پری بسنت ببجھاس ۔ کِدارا مارد سیدھوی انکھار مِن تو کلفت

پوڑی

راگ رنگ پریاں سدا سبھے درگاوے ۔ وجن وجنترا سنکھ تال کُچھ انت نہ پاوے
واجے بہت بے انت ہیں گنتی نہ جاوے ۔ وارن ہارے کیترڑے بے انت اُپاوے
وجن ولجے قدرتی دربار خُدا دے ۔ نُور وقت نال صُبح دے سب صِفت الاوے ۔۱۰۔

سلوک

صِفت خزانہ رب دا صِفتے بھر بھنڈار ۔ صِفتی بزرگوار ہے آپ بنی سرکار

پوڑی

شیخ مسائک اولئے غوث قُطب سائی ۔ پیر فقیر ظہیر سب تیری صِفت سمائی
قاضی مُلاں صِفت کر کر بانگ سُنائے ۔ روز مشقت صِفت بے نِت رہن لگائے ۔۱۱۔

سلوک

عین محلوں محل ہو بیٹھا تخت خُدائے ۔ سازش کرداؤنی دی دیکھے بنت بنائے

پوڑی

تریئی لوکی چودہ بھون دیپ سپت رچائے ۔ چار چک اتے نوکھنڈ کر حلیت دکھائے
آدم ہوا پیدا کیا سب جگت اُپائے ۔ کھانی بانی چار جُگ بند بھیج بنائے
لکھ چوراسی میدنی سب جیہ اُپائے ۔ ساجے ہندو مُسلمان دوئے راہ چلائے
چار کتیباں چار بید جگ بیں پرگٹائے ۔ عرشوں سبھے اُترے نال حکم خُدائے ۔۱۲۔

سلوک

ہندو جپتے رام رام مُسلمان خُدائے
اِکو رام رحیم ہے من میں دیکھو لائے

پوڑی

داتا وڈا مہربان ہیج اَلکھ اَپارا ‖ عالم سب سیاندا آپ لیندا سارا
پین روزی رِزق دا رب دیون ہارا ‖ چھچھ محنت دھرت دیگ پکے اہارا
چھ مہینے کی راس ہوئے دم مُفت تارا ‖ لکھ چوراسی میدنی پہچاون ہارا
بھاگ وڈا ہے مُدنیا حکمی دربارا ‖ جِو جِو رب رضائے ہے ونڈے بھنڈارا ۔۱۳۰

سلوک

چال بھلی پاتشاہ کی چلے حق ویچارا ‖ بیزار پائے حق راستی ہکو ہک دربار

پوڑی

چڑھیا سچا پاتشاہ جس سچا سایہ ‖ پہرے برقہ سفید رنگ سچ زین بنایا
جنبوری دیوار ہیں ہر رنگ چڑھایا ‖ اسِل خانہ ہتھیار سب کو دہے لایا
دھیرج رب رکھنا دالے لک بندھایا

سلوک

دُکھ جدھر کردد دہ رنگ صفن صفا پن سانگ ‖ اگر نج خُدائے گت گور کرڑکے بجلی دا نگ

پوڑی

لے کرکٹ کا گل ملے تا نج مل ڈارا ‖ بھگت بھگت فقیر دیوان ہن پیش برور دگارا
سکدارا اتے کروڑیئے پیر بزرگوار ‖ بنی سندے فرشتے خاصے فوطے دارا
ایہہ یا عزرائیل ہے نبیان ہنارا ‖ بے محرم ادا سیا توڑ کرن خوارا ۔۱۵۰

سلوک

سبھنی کھنڈیں ونڈدا احد آپ اللہ ‖ طمع نہ رکھے کیسدا سچا بے پرداہ

پوڑی

سرساہاں پاتشاہ ہے ددھی سب لوئی ‖ رعیت سب پاتشاہ دی جو کرسے ہوئی
خبر دند خود خالصہ اِکو من سوئی ‖ امر منے پاتشاہ دا تِس بجھن نہ کوئی
آپے سب کچھ جاندا جیہہ جا نوئی ‖ جنی امر نہ مینا درہن نہ ڈھوئی ۔۱۶۰

سلوک

سرداراں کروڑیاں شاہ کہے سمجھائے ‖ لاہا دُنیا بندگی عمل کر دجگ جائے

پوڑی

آپے دُنی کردڑیئے پیر بزرگوارا ‖ اُنہاں نشان دِکھالیا اندر سنارا
اِکناں لکھیا مینا اِک بھلے گنوارا ‖ منن والے جِن گئے جان اسر بھارا
حُکم نہ منن بے مہر دڑے پردہ اہارا ‖ اتے دوزخ پوسن لال جی نیدک کوڑیارا ۔۱۷

سلوک

جناں باقی دیونی نیندر تناں کیوں پائے ‖ اُنہاں اُپر آہدیا عزرائیل بے گاھ اب چکائے

پوڑی

ایہدی عزرائیل نوں صاحب کیا فرمائے ‖ لے آ دُنیہ مواپیاں دے دے بہت سزائے
عزرائیل کیا سلام جو حکم رضائے ‖ سِلہ خانہ ہتھیار سب رب پیش منگائے
گرز دِتیوس عزرائیل نوں ہتھیار بندھائے ‖ دُکھ کٹاری غضب دی بے تیر لک بندھائے ۔۱۸

سلوک

جم آیا دُنیا اُپرے بھیجیا آپ خدائے ‖ جو جو حکم خصم دا تیوں تیوں دے سزائے

پوڑی

عزرائیل فرشتہ ہو ایہدی آیا ‖ بے ایمان فرعون سب لے قید کرایا
دِسواس گھاتی تے دغے باز جناں آپ کمایا ‖ گرز تناں سر ماردا گر بجہ گھور لدائیا
بدعملی بدمعاملی پر در رب کھُلایا ‖ دُکھ کٹاری لائیدا ردگی بل لایا
تیر چلائے غضب دے سر ٹھگاں آیا ‖ اُنہاں دُکھ بھکھ کدے نہ اُترے جُونی بھرمایا ۔۱۹

سلوک

وِچ آئے دُنی پیغمبراں لکھ ہزار نئے ‖ جیوں جیوں کردے بندگی تیوں تیوں میل لئے

پوڑی

غوث قطب اولئے سالار دُنیا وِچ آئے ‖ پیغمبر اِک لکھ اسی ہزار رب آپ اپائے
بہت جامیں جوڑیاں بُتہ پنتھ چلائے ‖ سیوں تیجے رب ولی نوں الصباح ۔۲۰
داری آپو آپنی دا اجے گئے دجائے

سلوک

روز قیامت جیہڑے تخت بہے گا انلحق ‖ بکوہی گھر رب دے کرگ نہیں الحق

آخر وقت جہان نوں رب گیل اُٹھائے
ویکھگ دفتر کھول کے جیوں عمل کرائے
بہشت جنہاں دے بھجائے ہے درگاہ پینائے
اوہ دِل لادن مہاں دُکھی بہُ ہن سزائے

کرگ پتا دس حق دا حضور طلائے
جنہاں مُرشد سنگ ایمان راس جُونی ہسن آئے
جنہاں امر نہ منیاں خصم دا سو دوزخ پائے
دالی کوئے نہ تناں دا جو لے چھڈائے ۔۲۱۔

سلوک

آپے قدرت ساج کے دیکھے تھاپ اُتھاپ
ہتھ نہیں کچھ کسے دے جو کچھ کرے سو آپ

پوڑی

آپ اُپلئے کھپائیندا سگلا لیکھا را
برہمے دے سوں برس نیک پتھ رکھے بارا
برکھا ہوئی سوں برکھ جیوں موہلے دھارا
عزرائیل فرشتہ پھیردائے پُکارا

وسدی کن اُٹھائیندا وسے مُلک بھنڈارا
حُکم ہویا میکائیل نوں جھڑلائی بھارا
ستو برس دگے پون پھر جل سُوکھن ہارا
اُڈن دھرت آکاش سب ہوئے جھکھڑ چھپارا ۔۲۲۔

سلوک

آدانت مدھ ایک ہی ہیج خالق سُبحان
آپ رچن رچائیکے پھر فانی کرے جہان

پوڑی

پون پانی سب تھوک ہیں ہوئے بیٹھا نیارا
سب کچھ ساج نوا جیوں جیتا پاسارا

درنا چھپا باہرا آپے نرنکارا
ابناسی اگت اڈول کچھ کو نہ پارا
بیٹھا تاڑی لائیکے وچہ دھندوکارا

سلوک

جُگ چھتری ماہ دھیان لائیتوس دُھندکارا
مصلحت بیس جیہ نال کیچے پھر منارا

پوڑی

بھانے کیا جہان سب بنت بنائے
چوداں طبق رہایا سولہ کلاں لائے

نو دوں پنج فرشتے رب آپ اُپائے
چند سُورج دے ساجکے جگ جوت جگائے

آدم حوّا پیدا کیا دوئے نیک خُدائے
چلن بھانے خصم دے جو حکم رضائے

. . . .

سلوک

کو صفت صلاح نہ کر سکے کیونکر دکھائے راہ | سلطاناں سر سلطان توں پاتشاہاں سر پاتشاہ

پوڑی

ہوں ڈھاڈھی ہاں نیچ ذات تدھ گاونہ جانا | اک ترن کیم نہ پائیے کیا آکھ دکھانا
تیری گت مت نہ پوے کیوں تدھ پچھانا | پوے قبول نہ خصم درجت شبد نسانا
سدا ہی کری کلیان اُٹھ خیر دیہہ سُجانا | جن نانک دیجے درس دان جن کری ربانا

رسالہ

اوّل ہویا ایک الٰہی پھر دوجی قدرت ساجی | قدرت کیتا بہت پسارا پائی بہو بڈ بازی
آپنے نوروں شیطان پاکوں آدم کیا | تھیا شیطانہ حکم خدائی تس آدم دس لیا
حکم خدائی کوئے نہ منے سب راہ شیطانی لاگے | اگن شیطان سکاموں اُلٹی سب بیچ راہ چھڈ بھاگے
تسکمیں کارن قاضی ملاں کیتب قرآن سناوے | تسکمے کارن برہمن پنڈت پران کتھا نت گاوے
تسکمے کارن گھر چھڈ نکلے ہوئے جوگی کن پڑاوہ | کھٹ درشن چھتری پاکھنڈ بہو بدھ بھیکھ بناوے
تسکمے کارن جودھے سورے رن وچ آپ کہاوے | تسکمے کارن لکھے لکھاری کیر تنیے گن گاوہ
تسکمے کارن ہنی پاتشاہ دل لشکر لے دھاوے | تسکمے کارن ہنیئے مواسا قلعے کوٹ بنواوہ
لکھ کروڑی تسکمے کارن مرمر جونی آوہ | تسکمے کارن تھیئے پیغمبر بہو بدھ پنتھ چلاوے

تسکمے کارن تھیئے اوتارا راما تن بھارت گاوہ

جتنی حکمت حجت جگ وچ رب لیچ جا پسارا | ٹھگی دگی چوری یاری سبھے شیطانی کارا
روٹی تسکم لوے جے ملاں آوے یاد خدائی | حکمت حجت سب چت آوے پیر مرید گور بھائی
روٹی کھائے نہ تھیئی صبوری شہوت منی لگائی | ہوئے شیطان پھر مہگب اندر خاطر کیتے لیائی

چھوٹا کم چھوٹا ہووے پھر درگاہ دڑن نہ پائی
نانک کہے سنو اماماں جو ایہہ حقوتاں چھڈے
تس دی کمی ہووے اللہ سب ملک باندھ دا گے

تمسرا

جب ہویا حکم خدائے دا نانک شاہ فقیرا | تب آیا الیس جہان وچ ہے سچی کر تدبیر

ملیاں آئیاں درگاہ تھیں سو حدیث رسال
حاجی قاضی اولیئے شیخ مسائق پیر
پنج نصیحت جو سُنے کی ہندو کی مُسلمان
سُن کے پنج نصیحتاں آنے خاطر ماہِ د
ہوز دُوجا ناہیں دُنی وچہ اِکو اک خُدائے
سچا رب فرمان لے آیا الیس جہان
کہتی لکھ پیغمبراں کیتے لکھ اوتار
قاضی مُفتی مولوی مُلاں صدر علمائے
گُزرے نُوں صلوات کر حاضر ہوئے تِس ماں
سچا فرقہ ساچیا نانک شاہ فقیر
ملیا رہیے رات دِن دھرمسال کے ماہِ
نِت میلہ کیجے ددے دار دہے چل جائے
سبھناں اندر اِک جان مہر محبت ساج

ہویا کیجے حج وِچہ سیدا ماماں نال
جتناں لکھ تھیں بھاکھیا سو بھی لکھیا وچہ زنجیر
ہون گُناہی پاک سب ثابت رہے ایمان
اِک کرے جو عمل اہناں پر سے درگاہ پید جائے
نانک خلیفہ خدائے دا مُکھ تے سچ الائے
اِک نام جپائیندا دُوجا نانی جان
پیر مسائق اولیئے غوث قُطب سالار
باندھے مہر جو تکی سب پڑھ لکھ تھکیے نماہ
حاضر ناظر اِک رب وِچہ ہندو مُسلمان
جو آوے سچے مذہب وِچہ سو کدے نہ ہوون ظہیر
گُزر گُزر وِچہ دھرمسال مل لین مُرید بندھائے
سو درس ہلا آرتی جپ گُورپرب کرائے
جو کھاوے کُنکا دنڈ کے سب ہوون تِس کے کاج

دسواں حصہ کھٹ کے گُور سکھاں دے مُنہ پائے
نانک آکھے اُمتی ایوں اکھیا آپ خُدائے
اتی سری گوشٹ مکے مدینے کی سمپورن

ساکھی گورو نانک جی کی بی بی نانکی جی کیساتھ

گورو نانک جی نے کہا۔ بھائی بھالا! ہمیں بے بے نانکی جی یاد کر رہی ہیں۔ تب مَیں نے کہا۔ یاد کر رہی ہوں گی۔ تب گورو نانک جی نے کہا۔ بھائی بالا! ضرور چلنا چاہیئے۔ میں نے پُوچھا۔ گورو جی! کتنا فاصلہ ہے۔ گورو نانک جی نے جواب دیا۔ یہاں سے ستائی سو کوس کا فاصلہ ہے۔ میں نے پُوچھا۔ گورو جی کب پہنچیں گے۔ گورو نانک جی نے جواب دیا۔ بھائی بالا! کرتار جلدی ہی پہنچا دیگا۔ دوپہر کو یہ ذکر ہُوا۔ اور شام کو گورو نانک جی نے کہا۔ تم آنکھیں بند کرو۔ تب میری گورو جی اندر دھیان ہُوئے۔ ایک گھڑی رات گذرے سُلطان پور بھائی جے رام کے گھر آ پہنچے۔ تلساں لونڈی نے

اِن کو آتے دیکھا تو فوراً جا کر بے بے نانکی جی کو خوشخبری دی۔ تب بے بے نانکی جی گورُو نانک جی کو دیکھ کر بہت خوش ہوئیں اور آ کر پیروں پر گر پڑیں۔ گورُو نانک جی بے بے نانکی جی کے ہاتھ پکڑ لیئے۔ اور کہنے لگے۔ بے بے جی! آپ نے ہمیں یاد کیا ہے۔ اِسی لیئے ہم آپ کے درشن کرنے کیلیئے آ گئے ہیں۔ تب بے بے نانکی جی نے کہا۔ آپ کہیں نزدیک ہی سے آئے ہیں۔ میں نے آپ کو دوپہر کو یاد کیا تھا۔ تب مردانہ نے کہا۔ بے بے جی! گورُو نانک جی ستائی سو کوس سے ایک گھڑی میں آئے ہیں۔ اور ہمیں بھی لے آئے ہیں۔ تب گورُو نانک جی نے کہا مردانہ! چُپ رہو۔ تب بے بے نانکی جی نے کہا۔ مردانہ! رائے بُلار پر ہی اِن کی نظرِ عنایت ہوئی لیکن ہم نے اِن کی قدر نہ کی۔ تب گورُو نانک جی نے کہا۔ بے بے جی! آپ نے ہمیں یاد کیا ہے۔ اور اسی لیئے ہم یہاں آئے ہیں۔ اب آپ جو کچھ کہنا چاہتی ہیں کہیں۔ تب بے بے نانکی جی نے کہا۔ ہم کو آپ کے درشن کی ابھلاشا ہوئی۔ آپ کو ملے کافی مُدت گذر گئی۔ آپ نے ہمیں بھُلا دیا اِسی لیئے آپ کو یاد کیا ہے۔ تب گورُو نانک جی نے کہا۔ بے بے جی! اب تو آپ کی خواہش پُوری ہوئی ہے۔ آپ ہمیں جانے کی اجازت دیں۔ تب تُلساں لونڈی نے کہا۔ ٹھاکر جی! آپ ابھی آئے ہیں۔ اور ابھی جانے کے لیئے کہہ رہے ہیں۔ آپ بھائی جیرام جی کو تو آنے دیں۔ تب گورُو نانک جی نے کہا۔ تُلساں! ہم کو ضرور ہی جانا ہے۔ اور پھر بے بے نانکی جی کو کہا۔ کہ آپ ہماری طرف سے بھائی جیرام کو نمسکار کہہ دینا۔ جب گورُو نانک جی نے یہ کہا۔ تو بے بے نانکی جی کی آنکھوں سے آنسو نِکل پڑے۔ تب بے بے نانکی جی نے سیری چند کو لا کر سامنے کھڑا کیا۔ تب گورُو نانک جی نے کہا۔ بے بے جی! آپ کو یہ بات کرنی واجب نہیں۔ کیونکہ ہم آپ کو ملنے کے لیئے کہاں سے آئے ہیں۔ تب بے بے نانکی جی نے کہا۔ آپ کچھ دِن میرے ہاں ٹھہریں۔ تب گورُو نانک جی نے کہا۔ بے بے جی! ہم آپ کے پاس کافی مُدت رہیں گے۔ لیکن اِس وقت ہم منزل پر ہیں۔ اور ہمارا بھلا اِسی بات میں ہے کہ آپ ہمیں جانے کی اجازت دیں۔ تب بے بے نانکی جی نے کہا۔ آپ پرساد تو کھائیں۔ تب گورُو جی نے کہا۔ اچھا بے بے جی! جو کچھ تیار ہے لے آؤ۔ تب بے بے نانکی جی اندر سے پکوان لے آئیں۔ بتاسے اور گرم دُودھ لا کر سامنے رکھا۔ تب گورُو نانک جی نے کہا۔ مردانہ! کھاؤ۔ تب مردانہ نے کہا۔ گورُو جی! آپ بھی کھائیں۔ تب میں بھی کھاؤں۔ تب گورُو جی نے مجھے کہا۔ بھائی بالا! اِس کے تین حصے کرو۔ تب میں نے ایسے ہی کیا۔ ایک حصّہ مردانے کو دیا۔ ایک حصّہ

گورُو نانک جی نے لیا اور ایک مجھے بلا، ہم سب نے کھایا۔ تب گورُو نانک جی نے کہا۔ بے بے جی! کرتار کرتار۔ تب بے بے نانکی جی نے پُوچھا۔ بھائی جی! پھر کب درشن ہوں گے۔ تب گورُو نانک جی نے کہا۔ بے بے جی! جس وقت آپ یاد کریں گی۔ اُسی وقت آؤں گا۔ تب بے بے نانکی جی نے کہا۔ بھائی جی جیسے آپ کی خوشی۔ تب میں نے کہا۔ گورُو جی! میری ایک گذارش ہے۔ تب گورُو نانک جی نے کہا بھائی ہم نے آپ کا کہنا کبھی نہیں موڑا۔ آپ جو کچھ کہنا چاہتے ہیں۔ بے شک کہہ دیں۔ تب میں نے کہا۔ گورُو جی! آج کی رات یہیں ٹھہریں۔ آپ بے بے جی کو ناراض نہ کریں۔ تب گورُو جی رات وہیں ٹھہرے۔ گورُو نانک جی یہ باتیں کر ہی رہے تھے۔ کہ بھائی جیرام بھی آگیا۔ تب گورُو نانک جی اُن کو ملے۔ ہم تینوں نے اور بھائی جیرام نے بھی پرساد کھایا۔ رات اِسطرح وہیں ٹھہرے۔ سوا پہر رات باقی تھی۔ کہ گورُو نانک دیو جی مہاراج نے اِشنان کیا۔ تب میں نے بھی اور مردانہ نے بھی اِشنان کیا۔ تب گورو نانک جی نے کہا۔ بے بے جی کرتار! کرتار! بے بے نانکی جی نے کہا۔ بھائی جی ست کرتار! ہمیں بُھلانہ دینا۔

ساکھی اُتر دیس کی چلی

تب گورُو نانک جی وہاں سے انتردھیان ہوئے۔ اور صُبح ہوتے ہو بجا سو کوس دُور جا کھڑے ہوئے۔ گورُو نانک جی نے کہا۔ بھائی مردانہ اور بھائی بالا! ہم کہاں آئے ہیں۔ میں نے کہا۔ گورُو جی! آپ ہی جانیں ہمیں تو کچھ پتہ نہیں لگتا۔ کہ آپ پربشیور ہیں! یا سادھ ہیں! تب گورُو نانک جی نے کہا۔ مردانہ! ہم کہاں آئے ہیں۔ تب مردانہ نے کہا۔ گورُو جی! جہاں سے آپ اڑھائی ہزار کوس دُور سے انتردھیان ہو کر مکہ جا پہنچے تھے۔ اب پھر ہم وہیں آپہنچے ہیں۔ تب گورُو نانک جی نے کہا۔ مردانہ! بہت اچھی طرح یاد کیا ہے۔ تب مردانہ نے جواب دیا۔ گورُو جی! آپ کی کرپا سے یاد رہا ہے۔ یہ تو پچھلی صُبح کی بات ہے۔ تب گورُو نانک جی نے کہا۔ مردانہ! اب کس طرف جانے کا خیال ہے۔ مردانہ نے کہا۔ گورُو جی! جس طرف آپ کی خوشی۔ تب گورُو نانک جی نے کہا۔ مردانہ! اگر تم کہو تو سُمیر پربت کو چلیں۔ وہاں سِدھ منڈلی ہے۔ جاکر اُن کے درشن کریں۔ میں نے کہا بہت اچھا گورُو جی! تب گورُو نانک جی وہاں سے انتردھیان ہوئے۔ ایک پہاڑ پر جا کھڑے ہوئے وہ پہاڑ سونے کا تھا۔ اور وہاں کی زمین بھی سونے کی ہے۔ تمام سامگری سونے کی ہے۔ تب مردانہ نے کہا۔ گورُو جی! یہاں تو عجیب تماشہ ہی دیکھا ہے۔ قدرت رس چو رہی ہے۔ نیز سارا

پہاڑ اور زمین سونے کی ہے۔ مگر یہاں آدمی نظر ہی نہیں آتا۔ اس جگہ کا کیا نام ہے؟ اور یہ جو امرت رس بہہ رہا ہے۔ اور یہاں کوئی کھانے والا نہیں ہے۔ اور نہ ہی یہاں کوئی بیچنے والا ہے۔ یہ سب کیا ماجرا ہے۔ تب گورو نانک جی نے کہا۔ مردانہ! یہ امرت پھل قدرتی طور پر پیدا کئے ہوئے ہیں اور خود بخود ہی پھل لگتے ہیں۔ اور رس بہتا ہے۔ یہ آدمی کا کام نہیں ہے۔ کیونکہ یہاں آدمی پہنچ نہیں سکتا تب مردانہ نے کہا۔ گورو جی! یہ امرت رس کسی کے مُنہ میں نہیں پڑتا۔ یہ ایسے ہی ضائع جاتا ہے۔ تب گورو نانک جی نے کہا۔ مردانہ! یہ ایسی چیز کرتار نے بنائی ہے۔ جو کبھی ضائع نہیں جاتی۔ تب مردانہ نے کہا یہاں آدمی تو کوئی نظر نہیں آتا۔ اور یہ سونا خواہ مخواہ پیروں کے نیچے روندا جاتا ہے۔ تب گورو نانک جی نے کہا۔ یہ جو امرت رس کرتار نے پیدا کیا ہے۔ سو اپنے پریمیوں کے لئے بنایا ہے۔ جو اُس کے سچے بھگت ہیں۔ جنہوں نے سنسار کو تیاگ دیا ہے۔ اُن مہاتاؤں کو یہ رس ملتا ہے۔ اور قدرتی طور پر اُن کی رسنا پر جا پڑتا ہے۔ اور یہ جو سونا نظر آرہا ہے۔ یہ صرف کرتار کے سچے بھگتوں کو ہی دکھائی دکھائی دیتا ہے۔ اور جو سنسار میں ہے وہ کچا ہے۔ سنسار اُس کے ساتھ موہ چھاگت ہو رہا ہے نیز بھگتوں کی بھوک اِس امرت سے ہی دُور ہوتی ہے۔ اور کسی چیز کے ساتھ بھگتوں کی بھوک نہیں جاتی۔ تب گورو نانک جی نے کہا۔ مردانہ! بھگتوں اور سنساریوں میں بس اتنا ہی فرق ہے تب مردانہ نے کہا! گورو جی! اگر اجازت دیں۔ تو میں بھی یہ امرت کھاؤں۔ گورو نانک جی نے کہا اِس امرت کو ہضم کر سکو گے۔ تب مردانہ نے کہا۔ گورو جی! آپ کے ساتھ پھرتے اتنی مدت ہو گئی ہے۔ کبھی تو آپ بھی دیا کریں۔ تب گورو نانک جی نے کہا۔ مردانہ! یہ امرت رس مہا اچرج ہے۔ جس کو کرتار بخشے وہی اِس کو ہضم کر سکتا ہے۔ نہیں تو بیر بن بیٹھتے ہیں۔ برداشت نہیں کر سکتے۔ آپا گنا بیٹھتے ہیں اور سانگ بنا بیٹھتے ہیں۔ تب مردانہ نے کہا۔ گورو جی! جو اِس امرت رس کو ہضم کر سکتے ہیں۔ وہ کیسے ہیں۔ تب گورو نانک جی نے کہا۔ مردانہ! جو اِس رس کو ہضم کرتے ہیں وہ غائب ہو جاتے ہیں۔ وہ نربندھ ہو جاتے ہیں۔ اُن کو میرا تیرا بھول جاتا ہے۔ وہ یہ نہیں جانتے ہیں کہ یہ میرا بیٹا ہے اور یہ پرایا ہے۔ وہ سب نرنکار ہی جانتے ہیں۔ تب مردانہ نے گورو نانک جی کے پاس گذارش کی۔ گورو جی! مجھے توفیق دیں تو میں پی لوں۔ تب گورو نانک جی نے کہا۔ مردانہ! یہاں جو آپہنچے ہیں۔ سو پینے کے لیئے ہی آئے ہیں۔ جتنا پی سکتے ہیں پیو۔ تب مردانہ نے وہ رس پیا۔ اور پیتے ہی مست ہو گیا۔ مردانہ کی سب دُکھ بھوک یکدم اُتر گئی۔ تب گورو نانک جی نے مجھے کہا بھائی بالا! یہ کیا ہُوا ہے۔ میں نے کہا۔ تیری باں تُو ہی جان۔ ہم تو کچھ نہیں جانتے۔

تب پھر گورُو نانک جی نے مردانہ کو سوادھان کیا۔ تب مردانے نے کہا۔ گورُو جی! یہ کیا کیلہ ہے تب گورُو نانک جی نے کہا۔ مردانہ! ہوش کرو۔ ہم نے تمہیں اپنے ساتھ ہی رکھنا ہے۔ تب مردانہ نے کہا۔ بہت اچھا گورُو جی جیسے آپ کی رضا۔

ساکھی ہماچل پربت کی چلی

تب گورُو نانک جی انتردھیان ہُوئے اور ہماچل پربت پر جا پہنچے۔ تب مردانہ نے پُوچھا۔ گورُو جی یہ کونسی جگہ ہے۔ تب سری گورُو نانک جی مہاراج نے کہا۔ مردانہ! یہ لگا برف ہے جس کا نام ہماچل ہے۔ اِس میں آدمی اگر پیر رکھے تو گل جاتا ہے۔ یہاں آدمی نہیں آسکتا تب مردانہ نے کہا۔ گورُو جی! ہم کیسے آئے ہیں۔ گورُو نانک جی نے کہا۔ مردانہ! ہم کو کرتار لے آیا ہے۔ تب مردانہ نے پُوچھا۔ گورُو جی! اِس سے پرے بھی کوئی جگہ ہے۔ گورُو نانک جی نے جواب دیا اِس سے آگے ہیم پربت ہے۔ تب گورُو نانک جی سردھار پربت کو چلے۔ تب سری انگد دیو جی نے پُوچھا۔ بھائی بالا اِس کا سردھار پربت نام کیوں ہے؟ تب بالا کہنے لگا۔ گورُو جی! جب سری گورُو نانک جی سردھار پربت پر جا کھڑے ہوئے۔ تب مردانے نے پُوچھا۔ اِس کا نام سردھار پربت کیوں ہے۔ گورُو نانک جی نے کہا۔ اِس کا نام اِس لئے سردھار پربت ہے۔ کیونکہ اِس پربت نے سر نلوایا ہے۔ اور سردھار کی جگہ ہے۔ یہاں راستہ وغیرہ کوئی نہیں۔ یہاں وہ پہنچتا ہے۔ جو پون پر سواری کرے۔ ایک کبیر بھگت یہاں پہنچا ہے۔ دوسرا رو داس بھگت یہاں پہنچا ہے۔ تب مردانہ نے کہا۔ گورُو جی کہتے ہیں۔ کہ پانڈو ہماچل میں گل گئے ہیں۔ سو وہ یہیں آکر گلے ہیں۔ تب سری گورو نانک جی نے کہا۔ مردانہ! پانڈو تو ہماچل تک پہنچے ہی نہیں۔ وہ تو پیچھے ہی کہیں برف میں گل گئے ہیں۔ ایک راجہ یدھشٹر سہی سلامت آیا ہے۔ وہی سورگ لوک کو گیا ہے۔ وہ بھی یہاں تک نہیں پہنچا۔ تب بالا سندھو نے گورُو انگد دیو جی سے کہا۔ جب گورو نانک جی نے یہ کہا۔ تب مردانہ نے پھر پُوچھا۔ گورُو جی آگے چلنے کا وِچار ہے۔ تب گورُو نانک جی نے کہا۔ چل مردانہ! آگے بھی چلتے ہیں۔ جب یہ باتیں ہو رہی تھیں۔ تب گورکھ ناتھ آپہنچا۔ اور آتے ہی یہ کہنے لگا۔

گورکھ ناتھ واچ

کَون رُوپ کَون ذات تمہاری ‖ کہو کہاں تو چلے اگاری
نہ آگے دھرن رہوگے کہاں ‖ سنتیل جل بر کھے ہم تہاں
آگے دِن نہ رات پیچھے پھر بھاگو ‖ نِکل جاؤ کاہے دُکھ جھاگو
جھِلمِل جھلکے تے جھلکارا ‖ ایہاں سوئی ٹھہرے جو پورن سارا

سُن نانک گورکھ تُم کہیے
پھر جاؤ پیچھے کاہے دُکھ ہے

تب پھر گورو نانک جی نے شبد کہا:-

راگ آسا

رُوپ ہمارا اچرج کہیئے اچرج ہماری ذاتی ‖ اچرج نگر تے چلے اگاری جہاں دِن نہیں راتی
پیچھے آگے دِشٹ ہماری دھرن آکاس ہمارا ‖ دیا ہماری سیت ہماچل تِن سیئوں سنگ ہمارا

کہہ نانک سُن گورکھ جوگی تیں پُورا گُور نہیں پایا
جُگت نہ جانی اودھ ودھائی بر تھا جنم گنوایا !!

یہ بچن سُنکر گورکھ ناتھ چلتا ہُوا۔ تب پھر مردانہ نے پُوچھا۔ گورُوجی! یہاں تو سُورج بھی نظر نہیں آتا۔ ہم کہاں آگئے ہیں۔ گورُو نانک جی نے جواب دیا۔ مردانہ! ہم سُورج سے بھی اُوپر آگئے ہیں۔ مردانہ نے پُوچھا۔ گورُوجی! ہم سُورج سے کتنے جوجن اُونچے آگئے ہیں۔ گورُو نانک جی نے کہا۔ ہم سُورج سے دو ہزار جوجن اُونچے آئے ہیں۔ پھر مردانہ نے پُوچھا۔ گورُوجی! جہاں سے ہم آئے ہیں اُس جگہ سے سُورج کتنا اُونچا ہے۔ گورُو نانک جی نے کہا۔ اُس جگہ سے سُورج پچیس ہزار جوجن اُونچا ہے۔ غرضیکہ ہم کُل ستائی ہزار جوجن اُونچے آئے ہیں۔ مردانہ ڈرتے ہوئے کہنے لگا۔ کہ مجھے اور بات کرتے ذرا جھجک سی آتی ہے۔ گورُو نانک جی نے کہا۔ کہ آپ بالکل نہ ڈریں۔ کیونکہ مہاں پُرش اور سیبوں کا کرتا سنجوگ بنایا ہے۔ پُوچھنے اور بتانے کا۔ اور جب کوئی سِکھ اپنے گورُو سے کوئی بات پُوچھنے جاوے اور گورو پریم سے بات بتاوے تو اچھی بات ہے۔ اور اگر کوئی بات سِکھ کے من میں ہو اور وہ گورُو سے نہ پُوچھے اور اگر سِکھ پُوچھے اور گورُو نہ بتائے اور گورُو غصہ کرے تو وہ گورُو نہیں بلکہ ٹھگ ہے۔ اُس گورُو کو چھوڑ دینا ہی مناسب ہے۔ جس کو اپنے پنڈ کی خبر نہیں وہ سِکھ کو کیسے پار اُتارے گا۔ گورُو دھارن کرنے وقت بھی سوچ سمجھ کر کرنا چاہیئے۔ منش جنم پھر دُرلبھ ہے اور گورُو کرنا بھی بہت ضروری ہے۔ کیونکہ گورُو کے بغیر گتی نہیں ہوتی سو اور گورُو کو بھی خیال سے سِکھ بنانا چاہیئے

مردانہ! جو کچھ پُوچھنا چاہتے ہو۔ نشنگ ہو کر پُوچھو۔ ایسا نہ ہو کہ آپ کے دِل میں کِسی بات کے پُوچھنے کا ارمان رہ جائے۔ اور پھر ہم کو دوش دو۔ تب گورُوجی! یہ بات سُنکر میں بہت ہنسا۔ تب مردانہ نے کہا۔ گورُوجی! میں نہیں پُوچھتا۔ گورُو نانک جی نے کہا۔ تم کیوں نہیں پُوچھتے۔ تم کو کِس نے منع کیا ہے۔ مردانہ نے کہا۔ بالا بڑا محسوس کرتا ہے۔ تب میں نے کہا گورُوجی! میں تو اِسے کچھ بھی نہیں کہتا۔ اور مجھے ہنسی اِس لئے آئی ہے۔ کہ آزمائے ہُوئے کو کیا آزمانا ہے۔ تب سری گورُو نانک جی نے کہا بھائی بالا! یہ جو کچھ مردانہ پُوچھتا ہے اور ہم بتاتے ہیں۔ یہ ہمارے بعد لوگ ساکھیاں کر جائیں گے اور جو لوگ گورمکھ سِکھ پریت والے ہوں گے۔ وہ اِن ساکھیوں کو وِچاریں گے۔ بالا! ہم تینوں پراتی یار ہیں۔ تب گورُوجی! میں نے ہاتھ جوڑ کر عرض کی۔ گورُوجی! میری بنیتی ہے۔ ذرا دھیان سے سُنو۔ تب گورُو نانک جی نے کہا۔ بھائی بالا! آج میں نہال ہُوا ہُوں۔ آج ہم پر کرتار بہت مہربان ہُوا ہے۔ تب گورُو نانک جی نے کہا۔ بالا! جو کچھ تمہارے من میں ہے نشنگ کہو۔ جلدی کہو دیر مت کرو۔ تب میں نے کہا۔ گورُوجی! اگر ہم اور مردانہ پراتی یار ہیں۔ تو مردانہ ترک کیوں ہُوا۔ گورُو نانک جی نے کہا۔ بھائی بالا! تریتے جُگ میں ہم اور مردانہ اکٹھے رہتے تھے۔ اور یہ اُس وقت بھی ہندو مراسی تھا۔ اور راجہ جنک کے پاس سرود کرتا تھا۔ ایک دِن مردانہ سُرا پان کر کے راجہ جنک کے پاس آیا۔ اور راجہ جنک کے مُنہ سے نِکل گیا۔ "جا ملیچھا" سو بھائی بالا! اِس واسطے مردانہ نے ترک کے گھر جنم لیا۔ پورن پُرشوں کے مُنہ سے جو بات نکلتی ہے۔ وہ سچ ہو جاتی ہے۔ تب گورُوجی! میں نے نمسکار کی۔ اور کہا۔ مجھے سمجھ نہیں آتی کہ وہ جنک بھگت ہیں۔ کہ اوتار لیکر آئے ہیں کہ نرنکار ہیں۔ تم دُھن ہو۔ تیری تُو ہی جان۔ تب گورُو نانک جی نے کہا۔ مردانہ! تم بھی کچھ پُوچھ لو۔ تب مردانہ نے کہا۔ گورُوجی! چاند کیوں نظر نہیں آتا۔ گورُو نانک جی نے کہا۔ مردانہ! جتنا زمین سے سُورج اُونچا ہے۔ اُتنا سُورج سے چندرماں اُونچا ہے۔ مردانہ نے کہا۔ زمین سے چندرماں کِتنا اُونچا ہے۔ گورُو نانک جی نے کہا۔ پچاس ہزار جوجن یعنی دو لاکھ کوس اُونچا ہے۔ تب مردانہ نے پوچھا۔ گورُوجی! تارے کِتنے اُونچے ہیں۔ گورُو نانک جی نے کہا۔ تاروں کا کوئی حساب نہیں۔ کئی اُونچے ہیں کئی نیچے ہیں۔ مردانہ نے پھر پُوچھا۔ دھرو تارا جو ہے وہ کتنی دُور ہے گورُو نانک جی نے کہا۔ وہ سب سے اُونچا ہے۔ سُمیر کے اُوپر کیلاش آسن ہے۔ سو اُس کے اُوپر دھرو کا آسن ہے۔ مردانہ نے کہا گورُوجی! کِسی طریقے سے اُس کا بھی درشن کریں گے۔ تب گورُو نانک جی نے پُوچھا کیوں بھائی بالا مردانہ کیا کہتا ہے۔ تب میں نے کہا۔ گورُوجی! جیسے آپکی رضا۔ بولو بھائی جی واہگورُو!

گورُو نانک جی اُونہ پربت پر گئے

تب گورُو نانک جی سِدھ صاد پربت سے چلے اَور اُونہ پربت پر گئے۔ تب مردانہ نے پُوچھا گورُو جی! اِس پربت کا کیا نام ہے۔ تب گورُو نانک جی نے کہا۔ اِس کو اُونہ پربت کہتے ہیں۔ تب مردانہ نے پُوچھا۔ گورُو جی۔ اَب ہم کتنے جوجن آئے ہیں۔ تب گورُو نانک جی نے کہا۔ ہم سِدھ صاد پربت سے پچیس ہزار جوجن آئے ہیں۔ تب مردانہ نے کہا۔ ابھی چندرماں نظر نہیں آتا۔ تب گورُو نانک جی نے کہا۔ دیکھ مردانہ کرتار کیا تماشہ کرتا ہے۔ یہی باتیں کر رہے تھے۔ کہ گورکھ ناتھ نے جا کر سِدھ منڈلی میں کہا۔ اے میرے سِدھو سادھو اور جتیو! یہاں بلین دیہی والوں کی جگہ نہیں۔ ایک نانک تپا کل مُوتر کی دیہی لے کر رات لوک سے آیا ہے۔ کوئی سِدھ ناتھ جتی تپی اُس کو جا کر جیتو۔ کہ یہاں نہ آوے۔ تب مچھندر ناتھ نے کہا۔ میں جاتا ہُوں۔ کون مائی مُنڈا ہے تب مچھندر ناتھ گورُو نانک جی کے پاس آیا۔ اور آ کر کہنے لگا۔ اے بالا! یہاں جو آئے ہو۔ کیا شکتی رکھتی ہو۔ تب گورُو نانک جی نے کہا۔ مچھندر ناتھ تم جو کچھ مانگتے ہو۔ وہ تم کو کرتار سے دلاتے ہیں۔ تب مچھندر ناتھ نے غصّہ کر کے کہا۔

مچھندرو واچ

کَے ہاتھ سر کا کپاٹ : کَے اُنگل مُکھ کا تاک : کَے ہاتھ بیلا دپاٹ : کَے اُنگل کلیجہ کَے اُنگل ہیلا : کَے اُنگل تلی : کَے اُنگل پھیپھڑہ۔ کَے اُنگل بجر کی کوٹھڑی۔ کَے اُنگل اجری کی کوٹھڑی۔ کَے ہڈیاں کیتے کوٹھڑیاں۔ کیتے ہاڈ کَے ہزار دِن رات کے سانس کیتی دیہی کی رومادِل کیتے سندیھ : کہے الیسر مچھندر دیہہ نانک اِس دیہی کا منتّت ۔:۔

سری نانک جی واچ

سوا ہاتھ سر کا کپاٹ : چار اُنگل مُکھ کا تاک : ہاتھ بیلاٹ۔ چھبی اُنگل دِل۔ تیراں اُنگل کلیجہ۔ پنج اُنگل ہیلا۔ چار اُنگل تلی : سات اُنگل پھیپھڑا۔ بارہ اُنگل بجر کی کوٹھڑی۔ نو اُنگل اجبری کی کوٹھڑی : اٹھ سَو ہاڈ : نیل کروڑی دیہہ کی رومادلی چو بیس۔ ہزار دِن رات کا سانس۔ نو سَو ناڑی۔ سولہ سَو سندھ۔ یہ نانک سُن الیسر مچھندر دیہہ دِس دیہی کا منتّت ہا

مچھندر ناتھ نے سری گورُو نانک جی کے آگے متھا ٹیکیا اور چلتا بنا۔ گورکھ ناتھ کو جا کر کہنے لگا سُنو ناتھ جی! وہ تو تت سُروپ ہیں۔ اُن کی دیہہ مل مُوتر کی نہیں ہے۔ تب بھرتھری ناتھ نے کہا۔ میں جاتا ہُوں۔ تب بھرتھری ناتھ آیا اور کہا آدیس ادبالے آدیس۔ تب گورُو نانک جی نے کہا۔ آدیس اِک اُونکار کو آدیس آدَرے بھرتھری ناتھ۔ تب بھرتری ناتھ نے کہا۔ ارے بھائی بالا! ر کہاں سے آیا ہے؟ اور کون ہوتے ہو؟ تب گورُو نانک جی نے کہا۔ ہوتے نرنکار کے ہیں اور آئے بیگم پوُری سے ہیں۔ نام نانک نرنکاری ہے۔ تب بھرتری ناتھ نے کہا۔

بھرتھری واچ

کَون گھاٹ جت کرے اِشنان ||| بولن بکن تے رہے نِربان
کَون جل جت ہرس پیوے ||| کَون سو رس جت استھر تھیوے
تے ایسا گیان دیہو اب موے ||| کَون سنگ تو رکَون سنگ جورے۔ ۱۔

گورُو نانک واچ

اُپر اُدگھٹ سرور نہاوے ||| بکے نہ بولے اوگھٹ نہاوے
جل آکاسی سُن سماوے ||| ست کر جھول مہاں رس پیوے
نام رسائن پی استھر تھیوے
ایسا گیان سُنو اب مورے ||| بھرپُور اِک اُونکار کی ٹھور۔ ۲۔

بھرتھری واچ

کَون تت جت تت بلووے ||| کَون سو سر جت مل مل دھووے
کیسے راجہ کیسے ہووے ||| کَون سیؤ کرے کَون سیؤ کھووے۔ ۳۔

گورُو نانک جی واچ

سہج من کارن تت بلووے ||| سُمر سرو ور جت مل مل دھووے
جیسے راچے تیسے ہووے ||| کرتا کرے سو ئی سُن ہووے۔ ۴۔

بھرتھری واچ

کَون برت نیم جت بنسے کام ||| کَون شبد کا سُناوے جام
کَون شانت کر دودھ جلاوے ||| کَون اُپدیش پرم پد پاوے۔ ۵۔

گورُو نانک جی واچ

ست درت نیم نہ نام سنتاوے ॥ ستگور کا شبد کرودھ بلاوے
گگن نواس سمادھ لگاوے ॥ پارس پرس پرم پد پاوے - ۶ -

بھرتھری واچ

کون ستی جو اگن بجھاوے ॥ کون کال ببھوت چڑھاوے
کون دو کمہ سہج گھر آوے ॥ کون جتن کرناد بجاوے - ۷ -

گورو نانک واچ

گور بو ستیل اگن بجھاوے ॥ سیوا سرت ببھوت چڑھاوے
گور درشن دیکھ سہج گھر آوے ॥ انرمل بانی ناد وجاوے - ۸ -

بھرتھری واچ

کمل گیان رس پیوے سار ॥ کون تیرتھ مجن دیچار
کون ناتھ پوجے پوجارا ॥ کون جوت جوتی دہارا - ۹ -

گورو نانک جی واچ

انتر گیان مہاں رس سارا ॥ تیرتھ مجن گور دیچارا
انتر پوجا تھان مرارا ॥ پرجہ جوتی جوت ملاون ہارا - ۱۰ -

بھرتھری واچ

کون سو رس دریا بھائے ॥ کون سو تخت نواسی گائے
کون سو کار کرے کرائے ॥ کون سو اتھہ نہ لکھیا جائے - ۱۱ -

گورو نانک جی واچ

رس دریا من اکے بھائے ॥ تخت نواسی نرنجن رائے
کار کراون خصم رضائے ॥ اوگت ناتھ نہ لکھیا جائے - ۱۲ -

بھرتری واچ

کہہ اوپجے کہہ کہیئے دور ॥ کن میں جوت رہی بھرپور
کس نبیڑے کس دور تاوے ॥ کس گن گاوے [illegible] - ۱۲ -

گرو نانک جی واچ

جل تے اوپجے جائے دور ॥ جل میں جوت رہی بھرپور
[illegible] ॥ [illegible] گن گاوے [illegible] - ۱۴ -

بھرتھری واچ

کَون انتر کَون باہر ہوئے | کَون کارن چلے سب روئے
کہہ بھرتھری نانک دیو دیال | بولت کَون کہے اُدھار - ۱۵ -

گورُو نانک جی واچ

انتر باہر ایکے سوئے | اِک اُونکار رہے سو ہوئے
سُن بھرتھری نانک کہے بیچار | بولت رہے کَون اُدھار - ۱۶ -

یہ سُنکر بھرتھری بھی لا جواب ہوگیا جب یہ حقیقت گورُو انگد جی نے سُنی۔ تب گورُو انگد دیو جی نے کہا - بھائی بالا! یہ بات چیت تمہارے سامنے ہوئی ہے؟ تب بالے نے کہا - ہاں جی یہ سب بات چیت میرے رُوبرو ہوئی ہے - یہ سُنکر گورُو انگد دیو جی مست ہوگئے - سات دن اور سات راتیں اِسی طرح بے دیہہ ہی رہے - بُلانے پر بھی آواز نہ دیتے - اور نہ کچھ کھایا نہ پیا - گاؤں میں افواہ پھیل گئی - کہ گورُو انگد جی سما گئے ہیں - جب آٹھواں دن ہوا - اور سوا پہر دن چڑھا - تب ہوش میں آئے - اور سوا دھان ہوئے - بھائی بالا نے آکر متھا ٹیکا - تب پھر گورو انگد دیو جی نے کہا - بھائی بالا! یہ سارا امرت آپ کے حصہ میں ہی آیا ہے - تب بھائی بالا سِدھو خاموش رہا - اور مست ہوگیا - پھر بالا کو ساتویں پہر ہوش آیا - اور سوا دھان ہوا - اور جنم ساکھی لکھوانے لگا - بھائی پیڑا موکھا کھتری لکھتے اور گورُو انگد دیو جی سُن رہے ہیں -

ساکھی سِلکا پربت کی

جب پھر گورُو نانک جی سِلکا پربت پر گئے - تب چند رماں بھی نظر سے غائب ہوگیا - تب مردانہ نے پُوچھا - گورُو جی! اب چندرماں بھی نظر نہیں آتا - تب گورُو نانک جی نے کہا - مردانہ! نیچے دیکھو - جب مردانہ نے دیکھا - تو چندرماں نیچے دکھائی دیا - مردانہ نے کہا - گورُو جی! ہم چندرماں کے اُوپر آگئے ہیں - تب گورُو نانک جی نے کہا - مردانہ! ہم کُل بونجا (۵۲) ہزار جوجن آئے ہیں - تب مردانہ نے کہا - گورو جی! اِس سے آگے بھی کوئی جگہ ہے - تب گورُو نانک جی نے کہا - مردانہ! ہاں آگے بہت سی جگہیں ہیں - مردانہ نے پُوچھا - کونسی جگہیں ہیں - تب گورُو نانک جی نے کہا! آگے سُمیر ہے - اُس پر سِدھ منڈلی ہے - اور سِدھ منڈلی سے آگے دتہ تریے سنیاسی اودھوت ہے - اُس سے آگے کمیر ہے -

جس کے قبضہ میں ساری مایا ہے۔ اور نو ندھیاں ہیں۔ اُس سے آگے بھادیو بھنڈاری ہیں اور آپ ننگلا ہے۔ اُس کے اُوپر کیلاش ہے۔ جہاں کہ دھرُو بھگت کا منڈل ہے۔ اُس کے کے اُوپر نرنکار کا تخت اور اُس کے اوپر آپ نرنکار کرتا پُورکھ جوتی سرُوپ براجمان ہے۔ تب مردانہ نے پوچھا یہاں سے سُمیر کتنا اُونچا ہے۔ گورُو نانک جی نے کہا۔ یہاں سے تریسٹھ (۶۳) ہزار جوجن اُونچا ہے۔ پھر مردانہ نے پوچھا۔ گورُوجی! جہاں سے ہم چلے تھے۔ وہاں سے سُمیر کتنا اُونچا ہے۔ گورُو نانک جی نے کہا۔ وہاں سے سوا لکھ جوجن اُونچا ہے۔ یہ باتیں ہو رہی تھیں کہ بھنگر ناتھ آپہنچا۔ اور آتے ہی کہنے لگا۔ ارے مائی مُونڈے! کہاں چلے آتے ہو۔ آگے تمہارا کام نہیں ہے۔ تب سری گورُو نانک جی نے سلوک کہا:۔

گورُو نانک جی واچ

ملے ہماری منسا ہوتی تس کا مُونڈ منڈایا	دُرمت ہماری دادی کہیے تس کا پھل پایا
ناکی راکھ لے نرمل چھانی سیئی بھبُوت چڑھایا	کہے نانک سُن بھنگر ناتھا تیں پُورا جو نہ پایا

جگت نہ جانی اودھ وِدھائی برتھا جنم گنوایا

کن پڑائے مُندراں پایا جوگ کی جگت نہ جانی	الائے بھبُوت بیٹھا ہوئے جوگی سگلی سُدھ بسرانی

ڈنڈا پھرا آہتھ پھوری سیلی انگ نبائی

کہہ نانک سُن بھنگر ناتھا تیں جھوٹی اودھ وِدھائی

یہ جواب سُنکر بھنگر ناتھ لاجواب ہوگیا۔ تب گورُو نانک جی نے کہا۔ کیوں بھائی بالا! کیا رضائے ہے۔ تب میں نے کہا۔ جیسے آپ کی رضائے۔ پھر گورُو نانک جی نے کہا۔ کیوں مردانہ! کیا رضائے ہے۔ تب مردانہ نے کہا۔ گورُوجی پھر اُس دھرتی پر کب آئیں گے۔ اچھا یہ بھی دیکھ چلیں۔ تب گورُو نانک جی نے کہا۔ مردانہ ہم نے تیرا کہا ہی ماننا ہے۔ تب وہاں سے کُونا پربت کو چلے +

بولو بھائی جی واہیگورُو

ساکھی کُونا پربت کی چلی

تب گورُو نانک جی وہاں سے انتردھیان ہوئے۔ اور کُونا پربت پر جا کھڑے ہوئے تب مردانہ نے پُوچھا۔ گورُوجی! اب ہم کہاں آئے ہیں۔ گورُو نانک جی نے کہا۔ مردانہ! ہم کونہ پربت پر۔

آئے ہیں۔ تب پھر مردانہ نے پُوچھا۔ گورُو جی! ہم سلکا پربت سے کتنے جوجن آئے ہیں۔ تب گورُو نانک جی نے کہا۔ مردانہ! سلکا پربت سے سینتالیس ہزار جوجن آئے ہیں۔ پھر مردانہ نے پُوچھا۔ گورُو جی! ہم کُل کتنے جوجن آئے ہیں۔ گورُو نانک جی نے کہا۔ ہم کُل نڑنویں (۹۹) ہزار جوجن آئے ہیں۔ پھر مردانہ نے پُوچھا۔ گورُو جی! یہاں سے سُمیر کتنے جوجن ہے۔ یہ باتیں ہو رہی تھیں کہ کنیفہ سدھ آ پہنچا۔ تب گورو نانک جی ہنس پڑے۔ مردانہ نے پُوچھا۔ گورُو جی! آپ ہنسے کیوں ہیں۔ تب گورُو نانک جی نے کہا۔ مردانہ! یہ جو سدھ سامنے آ رہا ہے۔ اِس کا نام کنیفہ ہے اور گورکھ ناتھ کا چیلہ ہے۔ گورکھ ناتھ ہمارے اُوپر چڑھائی کر کے بھیجتا ہے۔ تب مردانہ نے کہا۔ گورُو جی اگر آپ آگیا دیں۔ تو اِس جوگی کو خُوب مار دُوں۔ گورُو نانک جی نے کہا مردانہ! یہاں ہاتھوں سے لڑنے والی لڑائی نہیں ہے۔ یہاں تو صرف سبد کی لڑائی ہے۔ تب مردانہ نے کہا۔ بہت اچھا گورُو جی! اتنے میں کنیفہ سدھ بولا۔ سُنو بالا! آپ جو یہاں آئے ہیں سو کیسے آئے ہیں۔ تب گورُو نانک جی نے کہا۔ ہم تو نرنکار کے درشن کرنے آئے ہیں۔ تب کنیفہ سدھ نے کہا۔ ارے بالا! پہلے بھی کبھی نرنکار کے درشن کئے ہیں۔ کہ اب ہی آئے ہو۔ تب گورُو نانک جی نے کہا۔ کنیفہ! آگے بھی درشن کئے ہیں۔ اور اب بھی آئے ہیں۔ تب پھر کنیفہ سدھ نے کہا ارے بالا! تمہارا نام کیا ہے۔ اور تم ہوتے کون ہو۔ تب گورُو نانک جی نے یہ شبد کہا۔

راگ آسا محلہ پہلا

ناؤں ہمارا اچرج کیہئے ہم تو ہیں اچرج ربانی ۔ صِفت ہماری سب ہو رہا ہے جو سگل جہانی
سُنو کنیفے راول جوگی د ۔ ست جُگ تریتے دواپر کلجگ نِبل ہمارا رنگی

رہاؤ

جات ہماری جت کر دیکھو نا برن ہمارا ۔ اُپجن بنسن کھیں ہمارا شو شکتی بیوہارا
ہرکھ سوگ کی کایا باندھی پاپ پُن دو ساکھا ۔ کلا ہماری جل تھل بسری بھرپور ساکھی

آپ اونکار ہمارا نام سب جس ہم ساج نواجے
کہے نانک سُنو کنیفہ سرت شبد مِل کا بے

پھر کنیفہ سدھ نے کہا۔ ارے نانک! تم نے گورُو کوئی نہیں کیا۔ چلو تم کو گورکھ ناتھ جی کا مُرید کرائیں۔ کان پڑواؤ اور مُندراں پہنو۔ تب سری گورُو نانک جی نے ایک اور شبد کنیفہ سدھ کو کہہ سُنایا۔

اِکو چیرا جانے جوگی	کل مایا تے رہے اردگی
سُن منڈل کی بھکیا کھائی	ست سنتوکھ کی کھنتھا پائی
بن کھپر پانی پیا	بن دھرتی بن کُو آ !
بن سنگی ناد شبد واجے	بن بادر گگنا گاجے
بجلی چمکارا لایا	تب نانک جوگ پایا

یہ جواب سُنکر کنیفہ شرمندہ ہو کر چلا گیا۔ تب مردانہ نے کہا۔ گورُو جی! اب تو آگے چلو۔ تب گورُو نانک جی نے کہا۔ مردانہ! جلدی نہ کرو۔ اور سِدھوں کا تماشہ دیکھو۔ مردانہ نے کہا۔ جیسے آپ کی خوشی۔ اِتنے میں حنیفہ سِدھ آیا اور آتے ہی کہا۔ آدیس اِد بالا! آدیس! تب گورُو نانک جی نے کہا۔ آدیس! اک اُونکار کو آدیس آؤ حنیفہ جوگی۔ تب حنیفہ سِدھ نے کہا۔ ارے بالا! تُم مجھے جانتے ہو۔ کیونکہ تم نے میرا نام پُکارا۔ یہ بتاؤ۔ تب گورُو نانک جی نے کہا۔ سُن حنیفہ! تم راجہ کنکرن کے بیٹا ہو۔ جب آپ کا پتا مرا تھا۔ اُس وقت تم ستاراں برس کے تھے۔ اور تمہارا نگر ستیلا پور تھا۔ جب تم راج کرنے لگے۔ ایکدن تم شکار کھیلنے باہر گئے۔ تم نے شکار مارا مگر تم دِلی طور پر بہت غمزدہ تھے۔ اُس وقت تم کو گورکھ ناتھ نظر آیا۔ تم نے کہا۔ جوگی کو بھنڈارہ دو۔ تب گورکھ ناتھ نے کہا۔ ارے بالک! ہم یہ بھنڈارہ نہیں لیتے۔ یہ ملین ہے۔ تب تُم نے کہا۔ کیوں ناتھ جی! یہ آہار تم کیوں ملین کہتے ہو۔ تب گورکھ ناتھ نے کہا۔ ارے بالک! تیرے من میں دَیا نہیں۔ تمہاری کایا بار بار کٹیگی۔ تب تُم نے کہا ناتھ جی! میں کیسے اِس عذاب سے بچ سکتا ہوں۔ تب گورکھ ناتھ نے کہا ارے بالک! تم جوگ کماؤ۔ تم نے کہا۔ ناتھ جی! کیسے جوگ کماؤں۔ تب گورکھ ناتھ نے کہا تم مُونڈ مُنڈاؤ مُندراں پاؤ۔ اِس پرکار جوگ کماؤ۔ تب تم نے گورکھ ناتھ کے آگے متھا ٹیکیا اور بیٹھ گئے۔ تب گورکھ ناتھ نے تمہارا مُونڈ مُنڈایا۔ کان چیرے اور تجھ کو جوگ دیا۔ تب تم سِدھ ہوئے۔ تب حنیفہ سِدھ نے کہا۔ ارے نانک! ہم نے کان کِس جگہ چِروائے اور کِس جگہ مونڈ مُنڈایا۔ تب گورُو نانک جی نے کہا۔ حنیفہ! لُنڈے پیپل کے نیچے۔ تب حنیفہ نے کہا۔ اگر آپ ایسے ہیں۔ تو ہماری بھی تسلی کرو۔ تب گورو نانک جی نے کہا۔ سُنو حنیفہ۔

حنیفہ دا پرچ

اِخیر دِرت باہر رہے کو ناہ	اِجیرڑا کہیئے کون سنگ سے چڑھے شکار کون بہارے

کَون مرگ پکڑ لیا دے گھاٹ | کَون کر راکھے اُن کوؤ باٹ
ایہہ اہیڑا کِس کے ساتھ | حنیفہ پُوچھے نانک پاس

گورُو نانک جی واچ

اخیر برت باہر آیو دھائے | اہیڑا پایو گھر کی گائے
سنت سنگ لے چڑھیو شکار | ترِشنا چپل کوؤ لیوے مار
مرگ پکڑ گھر آنے ہاٹ | مُکھ مُکھ لے گئے باٹ ار گھاٹ
ایہہ اہیڑا کینو دان | نانک کے گھر کیول نام
سن حنیفہ ایہہ بیچار | گورکھ ناتھا سمرے دوار

تب حنیفہ سِدھ گورُو نانک جی کے چرنوں میں نمسکار کر کے چلتا ہُوا۔ تب گورکھ ناتھ نے گوپی چند کو کہا۔ ارے بیٹا تم جاؤ۔ اَور اُپدیش دے کر لے آؤ۔ تب گوپی چند نے کہا۔ بہت اچھا گورُو جی! تب گوپی چند گورُو نانک جی کے پاس آیا اور آ کر کہا۔ آدیس ہو تپا آدیس۔ تب گورُو نانک جی نے کہا۔ آدیس ایک اونکار کو آدیس۔ تب گوپی چند نے کہا۔

گوپی چند واچ

کَون نام کَون برن تمہارا | کَون رُوپ کَون لبستھارا
کَون منورتھ ایہاں آئے | چلو تپا تم ناتھ بُلائے
کن پڑا لئے مُندراں پہرا دیں | گور گورکھ کے چرن لگا دیں

گورُو نانک جی واچ

نام ایک اونکار کرتارا | جات برن تے رہے نیارا
رُوپ دیہہ کینا لبستھارا | الکھ نہ لکھیئے سگل پسارا
پار برھم کے درشن آئے | امرا جُونی لئے بُلائے
کن پڑائے نہ مندراں پاؤں | سب سِدھن کو چرن لگاؤں

اِک اُونکار گورُو سِر میرے
کہہ نانک سُن گوپی چندا دِرشٹ مان کیتے سب چیرے

گوپی چند واچ

کَون گیانی کَون دھیانی | کَون تیرتھ مجن اِشنانی

کَون سو نِرمل کَون سو میلا
کَون سو لبت جت لاگے گیلا

کَون سو اُوپر کَون سو تلے
کَون جگت جت دیپک بلے

گوپی چند کہے سُن نانک تپے
کَون سو جاپ جت رسنا جپے

گورو نانک جی واتح

گیانی سوئی جو گورمکھ ہووے
دھیانی سوئی جو سُرت نہ کھووے

تیرتھ تجن گور درشن پایا
جیرنی لاگے آپ گنوایا

نِرمل بانی جس میل نہ رائی
گور پورے بن میل نہ جائی

گور اُپدیش نے کار سِدھایا
دھر پہنچے کوئی کھٹاک نہ پایا

اُوپر ہی حکم حکم ہی تلے
حکم پچھانے تاں دیپک جلے

کہے نانک سُن گوپی چند
مایا تت ہووے انند

موہ مایا کے بندھن کہے
ایہہ بدھ جاپ جت رسنا جپے

جب یہ بچن گوپی چند نے سُنے تب گوپی چند نے کہا۔ چلو تپا جی سِدھ منڈلی کا درشن کرو اور کراؤ۔ تب گورُو نانک جی نے کہا۔ چلو گوپی چند ہم تھوڑی دیر میں آتے ہیں۔ تب گوپی چند خوشی خوشی گیا۔ اور جا کر گورکھ ناتھ سے کہا۔ ہے جی! وہ تو تت سروپ ہیں۔ مَیں نے اُن کے ساتھ بات چیت کی ہے۔ وہ تو مہاں پُرش ہیں۔ تب گورکھ ناتھ نے کہا۔ بیٹا! میں جانتا ہوں مگر اِن سدھوں کا مان اُترنے دو۔ تب گوپی چند چُپ کر گیا۔ تب بھرتری اپنے من میں بہت غصہ کرنے لگا۔ اور کہا۔ گورُو جی! میں بھر جاتا ہُوں۔ تب گورکھ ناتھ نے کہا جا بھرتھری۔ اُپدیش دے کر لے آؤ۔ تب پھر بھرتری گورُو نانک جی کے پاس گیا اور آکر کہا آدیس ہو نانک تپا آدیس۔ تب گورُو نانک جی نے کہا۔ آدیس اِک اونکار کو آدیس تب سری گورُو نانک جی نے کہا۔ آؤ بھرتھری ناتھ تم تو پہلے بھی یہاں سے ہو گئے ہو۔ تب بھرتری نے کہا۔ چلو نانک تپا۔ آپ کو گورکھ ناتھ کے پاس لے چلوں۔ گورُو نانک جی نے کہا۔ ارے بھرتری وہاں جا کر کیا کریں گے۔

بھرتھری واچ

کن چھیدا اُمندراں پہرو کھنتھا انگ منڈا اُ
آگیا بھنگ نہ کر ہو کبہوں ایوں جو جگت کُگت پاؤ

سُن بالے ایہہ جوگ کماؤ
تب انہد دُھن واجا واجاؤ

گورُو نانک جی واچ

گُورُ کا سبد منے مَیں مُندرا کھنتھا کھما ڈنڈا دُ || جو کچھ کہے بھلا کر مانو سہج جوگ نِت پاوَ
بابا جُگتا جیوُ جُگ جُگ جوگی پرم تت مَیں جوگ || امرت نام نرنجن پایا گیان چھایا رس بھوگ

بھرتھری واچ

اِک ہاتھ میں پاتر دیوُں ایک ہاتھ میں ڈنڈا || کلپ بھبھوت چڑھاؤں تم کو ایک تا دن پنتھا

گورُو نانک واچ

پاتر وِچار گیان مت ڈنڈا ورتمان بھبھوت سنگ || اہر کیرت رہ رس ہمارا گورکھ پنتھ اتیتک

بھرتھری واچ

اپنے نگر میں لبو آسن چینیو باد بباد نگ || سِنگی دیئو مکھ بین بجاؤ سُنیئے نادا ناد نگ

گورُو نانک جی واچ

شیو نگری میں آسن بیسو کلپ تیا گو باد نگ || صُورت سدا دُھن سوہے انِس پُورے ناد نگ

بھرتھری واچ

سِنگی دِرشٹ دِکھاؤں ایسی جوگت جگا ڈنگا || لِولاگی کب ٹُوٹ نہ جاوے پرا پُورن پد پاد جگ

گورُو نانک واچ

سِنگی سمیا جوگ نرالی نانا برن اینکنگ || کہہ نانک سُن بھرتھر جوگی پار برہم لو لاگے ٹک

تب پھر بھرتھری نے کہا۔ چلو نانک تپا۔ جب آپ یہاں تک آ پہنچے ہیں اب خالی کیوں واپس جاتے ہو۔ تب گورُو نانک جی نے شبد کہا:۔

راگ آسا محلہ پہلا

خالی سد کرتار نہ جانا || آپنا آپ نہ کچھو پچھانا
سُن سِدھا تو بھرتھر جوگی || گورکھ بھیٹ نہ ہوئے اردگی

رہاؤ

راج چھوڑ کر جوگی ہوا || ممتا موہ نہ اجھونگ موا
ممتا اُپجی اور دھ ددھائی || جوگ جُگت کی مرت نہیں پائی
نانک بولے تت بیچنار || موُنڈ مُنڈ اسئے نہ پالو پار

تب بھرتھری نانتھ نے پھر یہ بچن کہا:۔

بھرتھری واچ

ایہہ پیالہ نانک پیئو ॥ امرت رسنا ہوئی بھیئو ॥
اِس مد پیتے کریئے بھوگ ॥ سُوکھ سہج آنند ارو گ۔ رہاؤ
میری تیری چنت نہ رہتی ॥ لِو لاگی ہر دے پہج سیتی
بھوک پیاسی سونہیں دیاپے ॥ نس جائے سب تینوں تاپے
بھرتھری بولے سُن نانک بیدی ॥ اِس مد پیتو بلائے سب چھیدی

تب گورو نانک جی کو شبد پراپت ہُوا :۔

راگ آسا محلہ پہلا

گڑ کر گیان دھیان کر دھاوے کر کرنی کس پائیے ॥ بھاٹھی بھاؤ پریم کا پوچا اِس بدھ امیو چوائیے
اہند متوالا رام رس پیوے سہج رنگ رچ رہیا ॥ اہند بانی پریم لِو لاگی سبد اناہد گیا

رہاؤ

گور کی ساکھی امرت بانی پیوتہی پروان بھیا ॥ ہر درس کا کانکھی ہووے مُکت بیکُنٹھے کر کیا
سچا آپ پیالہ سُوچا تِسے پیائے جا کو ندر کرے ॥ امرت کا واپاری ہووے کیا مد ہوچھے بھاؤ دھرے

صفتی رتا سد بیراگی جُوئے جنم نہ ہارے
کہے نانک سُن بھرتھر جوگی کھیوا امرت دھارے

بھرتھری نانک دُوسری بار واپس چلا گیا۔ تب بھُوتو سے سدھ آیا۔ اور آکر کہنے لگا آدیس بالے آدیس ۔ تب گُرُو نانک جی نے کہا۔ آدیس اِک اونکار کو آدیس۔ پھر بھُوتو سدھ نے کہا

بھُوتو سے واچ

آسا جہاں دُکھنگ ॥ انراسا جہاں سُکھنگ
آس نِراسا بھُوتو سے سُکھ دسنتی پنگلا ॥

گورُو نانک جی واچ

آسا نِراسا سمری کہیئے نِراسا دُکھ اپارنگ ॥ بِن آسا گور دیو نہ ملبو نہ ملبو کرتارنگ

بھُوتو سے واچ

چل رے بالا تینوں گورو گورکھ کے پاؤں لگا ॥ جنم مرن تو رہت کراؤں

گورُو نانک جی واچ

سدھ جتی ارناتھ پُکاریں ہمری گت نہ کائی	گورُو تہمارا گورکھ دیکھیا جن بتی اودھ دوھائی

نانک بولے سُن بھُوتوے انت دیہہ گر جائی

تب بھُوتوے بھی واپس چلا گیا۔ پھر ہرپا سدھ آیا۔ اور آتے ہی کہا۔ آدیس رے بلے۔ آدیس! تب گورُو نانک جی نے کہا۔ آدیس آد پُورکھ کو آدیس۔ آؤ ہرپا جوگی۔

ہرپا واچ

کاہے کو اُدیانی ہوئے کیوں تیاگو مات پیارا	ہاٹی باٹی کہاں تیاگی کیوں تیاگو بنج دپارا
جہہ کارن تو بھرمت بھٹکت سو ہے اگم اگادھا	کہے ہرپا گورکھ پُوتا سُن نانک ہمری باتا

گورُو نانک جی واچ

سبھے ہی اُدیانی ہوئے سبھے مات پیارا	ہاٹی باٹی سبھ کمائی سبھے وَنج وپارا
کرپا کینی آپ نرنجن تاں ملیا اگم اگادھا	نانک اودھوت کہتا پُوتا سُن ہرپا دتا

ہرپا بھی چُپ کر کے چلا گیا۔ تب گورکھ ناتھ نے پُوچھا۔ کیوں رے ہرپا سُناؤ کیسے گزری۔ ہرپا نے کہا۔ ناتھ جی! نانک تپا تو اٹکتا نہیں ہے۔ تب گوپی چند جو کہ نزدیک بیٹھا تھا۔ کہنے لگا گورُو نانک جی تو پُورے جوگ ہیں۔ تب گورکھ ناتھ نے کہا۔ بیٹا گوپی چند میں جانتا ہوں۔ مگر ان سدھوں کا مان اُتار نے دو۔ تب چرپٹ ناتھ آیا۔ اور آکر گورُو نانک جی کو کہا۔ آدیس او بالے آدیس۔ تب سری گورُو نانک جی نے کہا۔ آؤ چرپٹ جوگی۔ اِک اُونکار کو آدیس۔

چرپٹ واچ

کون سُوت تے کپڑے پہرے چلتے کتنے جوجن	کہاں تمہارا آسن بیٹھن کہاں تمہارا بھوجن
چرپٹ بولے سُن تُو نانک ایسا کہوں گیانا	کھاٹ تلائی کہاں بچھائی کہاں کرو سرانا

گورُو جی واچ

کھما سُوت کے کپڑے پہرے چلنگ اڈھائی جوجن	آسن بیٹھن کا کیا بھیتر نام ہمارا بھوجن
نانک تپے سُن چرپٹ ناتھا ایسا کتھو گیانا	کھاٹ تلائی دسویں دُوارے تہاں کر بسرانا

چرپٹ ناتھ بھی واپس چلا گیا۔ اور جا کر گورُو گورکھ ناتھ کو کہا۔ ناتھ جی! نانک تو پُورن جوگی ہے۔ تب گورکھ ناتھ نے کہا۔ کیوں جھنگر ناتھ جی۔ تب جھنگر ناتھ نے کہا۔ میں جاتا ہُوں دیکھوں کیسا مائی مُونڈا ہے۔ اور آکر گورُو جی کو آدیس کہا۔ اور کہنے لگا:-

ہاتھ جوڑ نانک ہیں باتاں کون ہے بالے کون تو اپنا نام بتائے

گورُو نانک واچ

سُن رے بھونڈو ہمارا ناؤں ‖ اِک اُونکار کیا بناؤں
تُو بھی بھولا گور کھ بھولا ‖ اَودھو دُدھائی من میں پھُولا
اِک اُونکار ہمارا ناؤں ‖ اپنے گُور کے بل بل جاؤں

جھنگر ناتھ واچ

بن چکنائی کیوں دیپک جلے ‖ بن دُودھے کیوں بالک پلے
بناں دھنش کیوں تیر چلاوے ‖ بناں چرن کیوں نگر سدھاوے
جھنگر پُوچھے سُن رے بالے ‖ بن کُنجی کیوں کھولے تالے

گورُو جی واچ

اُلٹ کوَل دیپک کو جالے ‖ لِو لاگی تیوں بالک پالے
سُرت باندھی تے تیر چلایا ‖ گُور پینی لے نگر سدھایا
بولے نانک سُن جھنگر بالے ‖ کِرپا کینی تاں کھُلے تالے

تب جھنگر ناتھ بھی شرمندہ ہو کر واپس چلا گیا۔ تب مردانے نے کہا۔ آپ تو نرنکار ہیں۔ آپ کے سامنے کوئی نہیں ٹھہر سکتا۔ سب جھوٹے پڑ جاتے ہیں۔ تب گورُو نانک جی نے کہا۔ مردانہ! ہم کو کرتار نے اتنا بڑا گورُو ملایا ہے۔ جو بغیر کرتار کے ہماری درشٹ تلے نہیں آتا۔ اور مردانہ! کبیر بھگت سے لیکر بہت مہاتما پیلے ہوئے ہیں۔ مگر اس دہی کے ساتھ کسی کو نرنکار کے درشن نہیں ہوئے۔ تب مردانہ نے کہا۔ گورُو جی! نرنکار میں اور آپ میں کوئی فرق نہیں۔ تب گورُو نانک جی نے کہا۔ مردانہ! کرتار کو سب پیارے ایک جیسے ہی ہیں۔ تب مردانہ نے کہا۔ گورُو جی! اب آگے چلو۔ تب گورُو نانک جی مینا پربت کو چلے۔

آگے ساکھی اور چلی

گورُو نانک جی انتردھیان ہوئے اور مینا پربت پر جا کھڑے ہوئے۔ تب مردانہ نے پُوچھا گورُو جی! ہم کس جگہ آ پہنچے ہیں۔ گورُو نانک جی نے کہا۔ مردانہ ہم مینا پربت پر آئے ہیں مردانہ نے کہا۔ ہم وہاں سے کتنے جوجن آئے ہیں۔ گورُو نانک جی نے کہا۔ مردانہ! ہم سولہ ہزار جوجن اُوپر آئے ہیں

مردانہ نے کہا۔ گورُو جی! ابھی سُمیر پربت کتنی دُور ہے۔ گورُو نانک جی نے کہا۔ مردانہ! ایک جوجن باقی رہتا ہے۔ پھر مردانہ نے پُوچھا۔ آپ کو جو گورُو مِلا تھا۔ اُس کا نام کیا ہے۔ گورُو نانک جی نے کہا۔ مردانہ! اُس کا نام بابا جندا ہے۔ پانی۔ ہوا اُس کے حکم سے چلتے ہیں۔ آگ اور مٹی بھی اُس کے زیرِ سایہ ہیں۔ تب مردانہ نے کہا۔ گورُو جی! ہم بھی اِتنی مُدت سے آپ کے ساتھ پھر رہے ہیں۔ آپ کو کب مِلا ہے۔ تب گورُو نانک جی نے کہا۔ مردانہ! اُس وقت تم ہمارے پاس ابھی نہیں آئے تھے۔ جب اِسکو ہم ملنے گئے۔ تب مردانہ نے پُوچھا۔ آپ کب گئے تھے۔ گورُو نانک جی نے کہا۔ جب سُلطان پور میں ڈُبکی لگائی تھی۔ ہم تین دِن اُس کے پاس رہے۔ بھائی بالا یہ جانتا ہے۔ مردانہ! وہ ایسا گورُو ہے۔ جس کی ستا سمپُورن جگ کو آسرا دے رہی ہے۔ اور مردانہ! زندہ اُس کو کہتے ہیں۔ جو کال کے بس میں نہ آوے۔ بلکہ کال اُس کے بس میں ہو۔ تب مردانہ نے کہا گورُو جی! اُس کا رنگ کیا ہے؟ اور اُس کا آسن کہاں ہے۔؟ تب گورُو نانک جی نے کہا مردانہ! اُس کا رنگ لال ہے۔ مگر اُس لالی کے ساتھ کوئی لالی مقابلہ نہیں کر سکتی۔ اور اُس کے روم سونے کا رنگ رکھتے ہیں۔ لیکن سونا بھی اُن کے ساتھ مقابلہ نہیں کر سکتا۔ اور روم روم سے یہی شبد نکلتا ہے۔ گہر گنبھیر گہر گنبھیر۔ تب مردانہ نے کہا۔ دھن ہو گورُو جی۔ تمہارے بغیر ہماری تسلی کون کرا دے۔ تب مردانہ نے کہا۔ گورُو جی! اب سُمیر پربت پر چلو۔ گورُو نانک جی نے کہا۔ مردانہ! ابھی سِدھ منڈلی میں وچار ہو رہا ہے۔ ابھی کچھ دیر صبر کرو۔ تب مردانہ نے کہا۔ اچھا گورُو جی۔ تب سِدھ منڈلی میں گورکھ ناتھ نے کہا۔ کیوں رے سِدھو! ناتھو! جیتو! کسی کو بولنے کی طاقت ہے۔ تب سنگھر ناتھ نے کہا۔ گورُو جی اگر آگیا دیں تو میں جاتا ہُوں۔ تب گورکھ ناتھ نے کہا۔ کیوں سنگھر ناتھ! بولنے کی طاقت ہے! تب سنگھر ناتھ نے کہا۔ نانک تپا نہ ہی کیا؟ تب گورکھ ناتھ نے کہا۔ جاؤ ناتھ جی! تب سنگھر ناتھ بہت اکڑ کر آتے ہی گورُو نانک جی سے کہنے لگا۔ آرمائی مُونڈیا آ دیس۔ تب گورُو نانک جی بولے نہیں بلکہ مُسکرا دیئے۔ تب سنگھر ناتھ نے کہا۔ آرمائی مُونڈے بولتے کیوں نہیں۔ تب گورُو نانک جی نے بچن کیا:۔

مائی مُونڈا گورکھ کہیئے جن تم کو عقل نہ دئی ‖ ہاتھ پھہوری کنیں مُندا اُتر بدھ سب پئی
مُونڈ مُنڈایا گو تر بجایا بھی نہیں جوگن بیایا ‖ کہے نانک سنگھر ناتھا جیوُن پانی وچہ ڈُڈو

رن دِلّی پُتر جایا پھردا مُورکھ جھڈو

تب سنگھر ناتھ نے شرمندہ ہو کر بچن کیا:۔

سنگھر ناتھ واچ

کون جگت کر تیاگی مائیا

کون جگت کر کرودھ کو جیتا | کون جگت کر بھئے اتیتا
کون جگت لوبھ پر ہرے | کون جگت کال سیر ترے
کون جگت کر موہ نہ بیاپے | کون جگت اہنکار نہ جاپے
سن نانک کہے سنگھر اودھوتا | دیہو گیان تاں ہووں سپوتا

گورو نانک جی واچ

سچ جانیاں تاں کام گنوایا | شبد سرت سیوں تیاگی مایا
سانت آئی تاں کرودھ کو جیتا | ترے گن میٹے بھئے اتیتا
ست سنگت مل لوبھ پر ہرے | سمرن کرا کال سیر ترے
ایکو مایا موہ نہ بیاپے
سن سنگھر کہے نانک اودھوتا | تو تاں دیکھیا ہیں ہارکاپوتا

سنگھر ناتھ واچ

کون جگت ٹھہرو سنسارا | کون جگت پہنچے دربارا
کون جگت کر ٹھاک نہ پائیو | کون جگت کر لیے ملائیو
سنگھر پوچھے سن نانک بندے | تم انتر باہر گندم گندے

گورو نانک جی واچ

مان تیاگ ٹھہرو سنسارا | گورو کرپا پہنچے دربارا
سچ کرپا در ٹھاک نہ پائے | تو ست سنگ گئے ملائے
کہہ نانک سن سنگھر اندھے | انتر باہر گندم گندے

تب سنگھر ناتھ بھی شرمندہ ہو کر واپس چلا گیا۔ مردانے نے کہا۔ گورو جی ! یہ بہت عجیب تماشہ دیکھا ہے۔ تب گورو نانک جی نے کہا۔ مردانہ کونسا تماشہ دیکھا ہے۔ گورو جی یہ پہاڑ کئی رنگ کی لہریں دیتا ہے۔ نہ معلوم موتی ہیں۔ ہیرے ہیں۔ سونا ہے۔ روپا ہے۔ پنے ہیں یا لال ہیں۔ نا معلوم یہ کیا عجیب وغریب پہاڑ ہے۔ گورو نانک جی نے کہا۔ مردانہ اسی وجہ سے اس کو مینا پہاڑ کہتے ہیں۔ کیونکہ اس پہاڑ پر قدرتی میناکاری کی ہوئی ہے۔ تب مردانہ

نے کہا۔ گورُو جی! اَب تو سمیر پربت پر چلو۔ تب گورُو نانک جی نے کہا۔ مردانہ جلدی نہ کرو چلتے ہیں
مردانہ نے کہا۔ بہت اچھا گورُو جی! تب پھر سدھ منڈلی میں گورُو گورکھ ناتھ نے منگل ناتھ کو کہا۔ ناتھ جی
تُم بھی جاؤ۔ تب منگل ناتھ نے کہا۔ گورُو جی! دیکھنے بھیجتے ہو یا کھوج لگانے بھیجتے ہو۔ تب گورکھ ناتھ
نے کہا۔ جیسے تمہارے جی میں آئے ویسے کرو۔ تب منگل ناتھ نے کہا۔ گورُو جی! وہ تو پُورن جوگیشر ہے
اِس کے بول سے ہی معلوم ہو گیا ہے۔ کہو تو بُلا لاویں۔ تب گورکھ ناتھ نے کہا۔ سُن منگل ناتھ!
اِس طرح لے آؤ جو سیوک ہو کر آوے۔ تب منگل ناتھ نے کہا۔ گورُو جی! سیوک اُس کو کہو جو آپ
سے نیچا ہو۔ اور جو آپ سے اُونچا ہو وہ سیوک کیسے ہووے۔ اگر اُس کے آگے نیوں کر چلیں اور وہ
چاہے تو نیوں کھڑا ہووے اور جو آپ سے اُونچا ہو۔ اُس کی مرضی خواہ نویں یا نہ نویں۔ اور اگر
آ گیا دیں تو میں جاتا ہُوں۔ تب گورکھ ناتھ نے کہا۔ منگل ناتھ! تم نے اور گوپی ناتھ نے تو کچھ سمجھ
لیا ہے۔ اور گھگھو ناتھ تو بولتا ہی نہیں۔ اور چرپٹ تو سب کو ایک جیسا ہی ہے اور باقی سدھ
سب بے سمجھ ہیں۔ اَب تمہارا دل کرے تو جاؤ۔ تب منگل ناتھ نے کہا۔ گورُو جی میں جاتا ہُوں۔
تب منگل ناتھ گورُو نانک جی کے پاس آیا۔ اور آ کر سیوکوں کی طرح کھڑا ہو کر کہنے لگا۔ آدیس ہو
نانک تپا جو تیشر آدیس بھلا کیا جو درشن دیا ہے۔ یہ کہہ کر گورُو نانک جی کے چرنوں پر ہاتھ لگانے کے
لئے دوڑا۔ گورُو نانک جی انتریامی تھے۔ منگل ناتھ کا پریم بھاؤ دیکھ کر گورُو نانک جی نے اُس کے
ہاتھ پکڑ لئے۔ اور اپنے ہاتھ اُس کے چرنوں پر رکھ دیئے۔ اور کہا۔ آدیس اِک اُونکار کو آدیس آدُ
منگل ناتھ پُورن جوگیشر۔ تب منگل ناتھ نے کہا تپا جی! یہاں آپ کس منورتھ سے آئے ہیں۔ تب
گورُو نانک جی نے کہا۔ منگل ناتھ! ہم تمہارے درشن کرنے آئے ہیں۔ تب منگل ناتھ نے کہا۔ تپا جی
دھن ہمارے بھاگ ہیں۔ جو آپ نے ہمیں درشن دیئے ہیں۔ اب چلو منڈلی کا درشن کرو۔ اور کراؤ۔
تب گورُو نانک جی نے کہا۔ منگل ناتھ! تم چلو۔ ہم تھوڑی دیر میں آتے ہیں۔ تب منگل ناتھ نے
کہا۔ اچھا تپا جی۔ جیسے آپ کی خوشی۔ اگر کہیں تو بھگتوں کو یہاں ہی لے آؤں۔ تب گورُو نانک جی
نے کہا۔ سُن منگل ناتھ!۔

ہم کو بھگت تمہارا بھاوُ ‖ سو پرسن کیا تم آتم راؤ
سانت بھئی تب درشن پایا ‖ دیکھت ہی آتم [illegible] گھایا
سُن منگل ناتھ اِک بات ہماری ‖ ہمارا [illegible] ایک [illegible] دھاری

تب منگل ناتھ گورُو نانک جی کو خوشی کر کے چلا گیا۔ تب مردانہ نے کہا۔ گورُو جی! یہ تو کوئی

عجیب جوگیشر ہے۔ تب گورو نانک جی نے کہا۔ مردانہ! سب بھیکھ ایک جیسے نہیں ہوتے۔ اور پورن پرش کوئی کوئی ہوتا ہے۔ اور بھیکھی بہت ہوتے ہیں۔ اگر سب پورن ہو جاویں۔ تو ساری سرشٹ کا اودھار ہو جائے۔ مگر پورن کوئی ایک آدھ ہی ہوتا ہے۔ مردانہ نے کہا۔ گوروجی! اب تو آگے چلو۔ تب گورو نانک جی نے کہا۔ مردانہ! ایک شمبھو ناتھ ہے۔ وہ بھی اپنے آپ کو بہت بڑا خیال کرتا ہے۔ جب وہ ہو کر واپس چلا جائے گا۔ تب آگے چلیں گے۔ مردانہ نے کہا۔ گوروجی! وہ منگل ناتھ سے بڑا ہے تب گورو نانک جی نے کہا۔ مردانہ! منگل ناتھ سدھوں میں سے نہیں ہے بھیکھ سدھ کا ہے۔ لیکن اصل میں ستگورو ہے۔ تب مردانہ نے کہا۔ گوروجی! ستگورو ہے۔ تو گورکھ کا چیلہ کیوں بنا ہے۔ اور جوگ کا بھیس کیوں دھارن کیا ہے۔ تب گورو نانک جی نے کہا۔ مردانہ اس کو گورکھ ہی مل گیا ہوگا۔ مگر جس پر کرتار خود مہربان ہو جاوے۔ تو کسی کی کیا طاقت ہے۔ جو اسے منع کر سکے۔ کیونکہ وہ آپ بھانے کا خصم ہے۔ تب مردانہ نے کہا۔ کرتار نے آپ کو ہی یہ درشٹ بخشی ہے۔ اتنی دیر میں شمبھو ناتھ جوگی آیا۔ ایک مندرا۔ ایک پھروا اور ایک برگن یہ تینوں چیزیں لیکر آیا۔ اور کہنے لگا۔ آدیس ہو نانک بالے آدیس۔

شمبھو ناتھ واچ

مندرا پہر دِ پھروا لیو ہاتھ مَیں براگی ‖ گورکھ ناتھ کے چیلے ہو دُ بگھن نہ کوئی لاگی
شمبھو کہے سُن نانک بالے ‖ درشن دیکھو تاں کھلیں تالے

رہاؤ

کائیا استھر دھرن نہ پڑتی جب لگ دھرا کا سان ‖ سولہ کلاں سمپورن نہ ہو ویہ اُلٹ کمل پرکاسا
سُن شہر کا مارگ پا دیہا جز ج رُوپ دکھائیے ‖ ست سنتو کہیں ریو اگم نو ندھ سدا پائیے

شمبھو ناتھ کہے سُن نانک تیرا جنم سکارتھ
جو تم گورُ گورکھ کو تھاپو تاں پاوو دہرم پدارتھ

سری گورو نانک دیو جی واچ

مندرا ہماری متا مصورت سوہم منوں ہماری ‖ پھروآ ہاتھ نہ لیوے
کبھوں نا ڈپرے بھیکھاری ‖ بگھن ہمار... سنگلے یہ آگے بڑے ہے چتاری
سنو شمبھو ناتھ جوگی ‖ ایک نرنجن پایا پھر نیے سدا اروگی

رہاؤ

کائیاں میری جُگ جُگ استھر سچ منڈل ہیں واسا ‖ ہمری کائیا کہے نہ پڑتی بنسے دھرن اکاسا
سُن شہر میں استھر کیا اسچرج رُوپ ہمارا ‖ ست سنتو کھ ہماری کیتی نوندھ کھرڑی دوآرا
کہے نانک سُن شمبھو ناتھا پُورن گورو ہمارا ‖ گھورکھ جیسے چیلے کیتے مانگے کھڑے دوآرا

شمبھو ناتھ واچ

گورکھ تمری درشٹ نہ آوے تو تو بڈھ ہنکاری ‖ کون پُوند تے اُپجیا نانک کون کہے مہتاری
کون اُتّ بھولا گاہے تجھ کوتوں تاں اودر ابورا ‖ سُدھ بُدھ تمری سب بورانی نگھتے بولا گورا

رہاؤ

سدھ سادھ کو مانے ناہیں ناتھ جتی سب نندے ‖ تم کہو کون بڈائی پائی اُپجے مائی گندے
سدھ پیر سب اُس کے کئے آپے بنت بنائی ‖ اُس کو نندک کون تو کہیئے کیا ہے ردھ سدھ پائی

شمبھو ناتھ کہے سُن نانک تم کو گورو نہ ملیا
آوت جاوت بھرمت تھا کاگر بھے جُونی گلیا

گورو نانک جی واچ

گورکھ کو ہم بندا جانیں بند ہماری پوری ‖ مہادیو کی نند تے اُپجیا بیٹھا ہو حضوری

رہاؤ

دیو منیشر تیہے رکھیشر سب اُس ہی کے بندے ‖ ایکا مائی جوت سب ایکا نرل کہو بھاویں گندے
سادھ پیر سب بھائی ہمرے جو پربھ سیوں من مانے ‖ سدھ جتی سب بوئے دیکھے اُن کو کدی نہ جانے

کہہ نانک سُن شمبھو ناتھ ہم گورو پورا ملیا
تو جو نند ہمارے کرتا جھنگر ناتھے تو بھی گلیا

شمبھو ناتھ بھی کھپ کھپا کر واپس چلا گیا۔ تو گورکھ ناتھ نے پُوچھا۔ کیوں شمبھو ناتھ کیا بات چیت ہوئی۔ تب شمبھو ناتھ نے کہا۔ گورو جی! وہ تو اور ہاں کوریاں باتیں کرتا ہے۔ تب گورکھ ناتھ نے کہا کیوں منگل ناتھ جی! شمبھو ناتھ کیا کہتا ہے۔ تب منگل ناتھ نے کہا۔ گورو جی! اپنے بڑوں کی توہین نہیں کی جاتی۔ لیکن سچے کو جھوٹا کہتا ہے۔ تب تنگری ہو جاتا ہے۔ تب شمبھو ناتھ نے کہا۔ گورو جی! منگل ناتھ اُس کا کچھ انگ رکھتا ہے۔ تب منگل ناتھ نے کہا۔ شمبھو ناتھ جی تمہارے کہنے سے نانک کی قدر کم نہیں ہو سکتی۔ یہ باتیں کرنا ٹھیک نہیں۔ کیونکہ بھلے کو بُرا نہیں کہنا چاہیئے۔ تب منگل ناتھ نے پھر شمبھو ناتھ کو کہا! کہ تم گورو گورکھ ناتھ سے پُوچھ دیکھو۔ تب شمبھو ناتھ نے کہا۔ منگل ناتھ جی

تم بھی اُس کے چیلے جاکر ہو۔ تب منگل داس نے کہا۔ ایک بار نہیں دس بار کہو۔ ایسی بات کا کوئی دوش نہیں۔ سادھوؤں کے آگے سادھ ہی نویں گے۔ ہنکاری جو ہیں۔ وہ سادھوؤں کے آگے نہیں جُھکتے۔ شمبھو ناتھ جی! یہ باتیں کرنے سے جوگ کی پراپتی نہیں ہوتی۔ تم گورو گورکھ ناتھ سے پُوچھو۔ تب شمبھو ناتھ شرمندہ ہو کر گورو گورکھ ناتھ جی سے پوچھنے لگا۔ کیوں گورو جی! منگل ناتھ کیا کہتا ہے۔ تب گورکھ ناتھ جی چُپ ہو رہے۔ تب گوپی چند نے کہا۔ ارے سدھو ناتھو جتیو! تم آپس میں کیوں جھگڑ رہے ہو۔ وہ جیسا ہے ویسا ہی ہے۔ ہمیں اُس سے کوئی شرکیت تو نہیں۔ سب اُسی نرنجن کے کئے ہُوئے ہیں۔ اور سادھ کو واجب ہے۔ کہ اپنے آپ سے ہر ایک کو اچھا سمجھے۔ کہ یہ نہ کہے کہ میں ہی گیانی دھیانی ہُوں۔ اور کوئی نہیں۔ شمبھو ناتھ یہ سُنکر بہت ہی شرمندہ ہُوا۔ مگر گورکھ ناتھ جی بالکل خاموش ہی رہے۔ تب منگل ناتھ نے کہا۔ سُنو گوپی چند! تم کچھ نہ کہو۔ تب گوپی چند نے کہا۔ منگل ناتھ جی! تم جو کہتے ہو سو ٹھیک ہے۔ مگر اتیت فقیر کو کسی کی نندیا کرنی واجب نہیں۔ گیانی۔ دھیانی گورو جی ایک ہی گور بھائی ہیں۔ سد فقیروں کا ورد سب ایک ہی ہے۔ بھن بھید کچھ نہیں۔ تب منگل ناتھ نے کہا۔ گوپی چند جی! تم ٹھیک کہن کہتے ہو۔ گورو اُپدیش چاہئیے تو ایسا ہی ہونا چاہئیے۔ مگر جس پر کرتار مہربان ہووے وہی ایسا کر سکتا ہے۔ تب مردانہ نے کہا۔ گورو جی! اب تو سمیر پر چلو۔ تب گورو نانک جی نے کہا۔ چل مردانہ! تب گورو نانک جی مہاراج وہاں سے چلے۔ اور سمیر پربت پر جا کھڑے ہوئے۔

آگے ساکھی سمیر پربت کی چلی

سمیر پربت پر جا پہنچے۔ وہاں سدھ منڈلی بیٹھی تھی۔ اور آپس میں سب سدھ گیان دھیان کر رہے تھے۔ گورکھ سمیت نو ناتھ چوراسی سدھ چپ جپ بیٹھے تھے۔ گورو نانک جی نے جاتے ہی کہا۔ آدیس ہو سادھو جتیو تپیو آدیس۔ تب گورکھ ناتھ نے کہا۔ آدیس آدپورکھ کو آدیس۔ گورکھ ناتھ نے گورو نانک جی مہاراج سے کہا۔ آؤ تپا بیٹھئے تب سدھوں نے کہا بھلا ہُوا۔ نانک تپا نے درشن دے کر کرتارتھ کیا۔ پھر گورو نانک جی اور گورکھ ناتھ کی آپس میں گیان چرچا ہوئی۔ تب سدھوں نے کہا۔ تپا جی! آپ جرگیوں کا بھیس کرد۔ درشن پہر داور گورو دھارو۔ تب سری گورو نانک جی نے کہا سدھو! ہم نے گورو دھارن کیا ہے۔ سدھوں نے پوچھا۔ آپ کا گورو کون ہے۔ گورو نانک جی نے کہا۔ سدھو! ہمارا گورو سُت جیسے

تب سدھوں نے کہا۔ وہ کون سا ست ہے۔

سری مُکھ واک

"آد سچ جُگاد سچ ہے بھی سچ ہوسی بھی سچ" اے سنتو! وہ کرتار تینوں کال میں ست ہے۔ اور صفت کا بھنڈار ہے۔ تب گورکھ ناتھ نے کہا۔ ہے نانک تپا جی! وہ بھی تو ست ہے۔ تب گورُو نانک جی نے کہا۔ وہ کیسے ست ہے۔ جو جنمتے اور مرتے ہیں۔ کام کرودھ کر کے کھوٹی واشنا سے دُکھ پاتے ہیں۔ اور جونوں میں بھرمتے ہیں۔ وہ جو ست کرتار ہے سوچتن ہے۔ اور سُوکھم سے سوکھم ہے۔ انندمئی سمرتھ ہے۔ اُس کے مایا کا زور نہیں ہے۔ مایا تو اُس کے چرنوں کی داسی ہے۔ جو کہ سنسار کو بھرما رہی ہے۔ ہے ناتھ جی! جن کو پُورا ست گورو ملا ہے۔ اُن کے اوپر مایا کا زور نہیں چلتا۔ یہ سُن کر گورکھ ناتھ چُپ کر گیا۔ کچھ دیر بعد گورکھ ناتھ نے کہا۔ سدھو! ناتھو! پیو! گورُو نانک جی کو امرت کا پیالہ بھر دو۔ تب جھنگر ناتھ نے مد کا پیالہ بھر کر گورو نانک جی کے آگے لا رکھا۔ اور کہا۔ یہ امرت کا پیالہ پی لو۔ تب گورُو نانک جی نے کہا۔ جھنگر ناتھ! یہ کس کا پیالہ ہے۔ تب جھنگر ناتھ نے کہا۔ تپا جی! اس کے پینے سے لِو لگتی ہے۔ تب سری گورُو نانک جی نے کہا۔ یہ کیونکر ہوتا ہے۔

جھنگر ناتھ

بھاٹھی سا جو لاہن مانڈ کس کو سچ سماوے
سُنو نانک بالے تب تُوں جوگی ہووے
ہووہ متوالے مد کے ماتے مگن بھئے لِو لاگی
ایسی سہج پھرت متوارے دُکھ سُکھ دونو تیاگے

نرمل دھار نلی ہوئے چلتی تب ایہہ امرت پاوے
درشٹ کھول بندھن سب کاٹے سگلی دُرمت کھووے
سُرت بندھنا چلت نہ کبہوں دربار کھڑ ابیراگی
جہاں دیکھیے تاں ایک سوامی ہر ناندر دھائے

لاہا پُونجی ساتھ بناہو خالی پیکھ نہ جاوو ،
جھنگر ناتھ کہے سُن نانک بالے تم درشن پاوو

گورُو نانک جی واچ

راگ رامکلی محلہ پہلا

گیان دھیان کی لاہن مانڈی کرنی کی کس پائی
سدھو ہم مد کے ماتے ناہیں ؟

بھاؤ بھاٹھی میں پریم سما نرہم کی اگن جلائی
جو متوالے مد کے ماتے کِن متوایو ناہیں

رہاؤ

سُرت بھی بھاؤ باسن کینا انتر دھا جوائی
دیا مُدرا جی سہج پیالہ گورمت پیود بھائی
گورُکھ پھرے متوالے ایہہ رنگ میں کھیلے
جر دیکھا نہ ایک سرُوپی مارگ پایا چیلے
نت ہی کھیپ ہماری سِدھو آٹھ پہر لو لاگی
نانک تہ داس تہاں متوارا جہاں اک ادنکار براگی

تب سِدھوں نے مل کر راگ راملکی میں کہا۔

سلوک

دھن جوبن کی کرے نہ آسا
پرتر انگ نہ لادے پاسا
ناد بندے گھٹ میں جرے
تس کی سیوا پاربتی کرے
بل پربت ست سرُوپ
پرم تت میں ریکھ نہ رُوپ ۔۱۔
سو نگر ہی جو نگرہ کرے
جپ تپ سنجم بھکھیا کرے
پُن دان کا کرے سریر
سو نگر ہی گنگا کا نیر
بولے الشیر ست سرُوپ
پرم تت میں ریکھ نہ رُوپ ۔۲۔
سو اُداسی جو پالے اُوداس
اردھ اُردھ کرے نرنجن داس
چند سُورج مُورت کی پاگنڈ
تیرتھ پر مے نو سے سکھڈ
بولے گوپی چند تت سرُوپ
پرم تت میں ریکھ نہ رُوپ ۔۴۔
سو براگی جو اُلٹے برہم
سُن منڈل میں روپے تھم
اہنس انتر رہے دھیان
سو براگی ست سمان
بولے برتھر ست سرُوپ
پرم تت میں ریکھ نہ رُوپ

گورُو نانک جی واتچ
راگ رامکلی محلہ ۱

کیوں کر مندا کیوں کر جگت
کن پڑائے کیا کھاجے بھگت
آست ناست ایکو ناؤ
کون سو اکھر کت رہے ہیاؤ
چھ ورتادے در بتہ پوُت
نہ سنساری نہ اودھوت
دُھوپ چھاؤں جے سکر سہے
تاں نانک آکھے گورُو کو لہے
نرنکار جے رہے سمائے
کاہے بھیکھیا منگن جائے
بولے نانک ست سرُوپ
پرم تت میں ریکھ نہ رُوپ

چرپٹ واچ

کام تیاگ لو کرودھ تیاگ لو لوبھ تیاگ لو موہنگ
اہنکار تیاگ لو متا تیاگ لو چرپٹ بچن مُکھ سوہنگ

گورُو نانک جی واچ

نہ کام تیاگ لو نہ کرودھ تیاگ لو نہ تیاگ لو لوبھنگ نہ تیاگ لو ہنکارا
گُور پرساد سب بھوگ کرننگ نانک بچن اپارا

چرپٹ واچ

شِو پکڑ شکت گنوائے لو منا ٹھہرائے لو من کو پربودھ لو
درشن پائے لو بھبھوت چڑھائے لو گور درشن لاگ لو چرپٹ سمال لو
سُن نانک تپا جی سنسار سمندر پار پائے لو

گوُر نانک جی واچ

شِو نہ پکڑ لو شکت نہ گنوائے لو من کو پربودھ لو
درشن نہ پائے لو۔ تو ڈ بھاگ ہم آپ لو
نانک بچن سنبھال لو سُن چرپٹ ناتھ سنسار تے پار پائے لو
ہم اِک اونکار گور کر لو پنچ پچیس ہم آگے کار کر لو
پنچے تت بنجی پر کرتا تینوں گُن چار انہ کرن نو اندرے سب ہم بندھ لو
چودہ اکی ہمارے آگے کھڑے ہیں پچاس پچتر پار لو
نانک تپا نڈ بھاگ لو

سُن چرپٹ ناتھ بو

پھر گورُو نانک جی نے گھگھو ناتھ کو بُلایا۔ کہ گھگھو ناتھ تم کیوں نہیں بولتے۔ مگر گُھگھو ناتھ چُپ ہی رہا۔ نہ جانے وہ کیسا ہے۔

بن بولے کیا کرے دیچارا گھگھو ناتھ نہ بولن ہارا

سیوک پُوجا رہت نہ پائیے	گھگھو ناتھ بُلایا چاہیے
درشن آچھا من نہ جاپے	کیا جانوں کیسا پرتاپے
کہے نانک سن گھگھو ناتھ اردآسن	ایک دیر بولو تاں سکارنگا

گھگھو ناتھ بولا:۔ گھگھو ناتھ پائے ہو۔ جتی نہ سادھ ہو: سدھ نہ ناتھ ہو۔ بول ہو۔
پکڑائے ہو۔ سنگھی نہ بجائے ہو۔ ناد: دھرائے ہو: ناد اناد دھرم سنائے ہو
سب اک اونکار کھیل ہو۔ شیو شکت میلن کھیل ہو: دھیان نہ دھیائے ہو
گھگھو کہے سن نانک سادھو ہو: ست پرمیشر تم لادہو

تب گورو نانک جی گھگھو ناتھ کے بچن سنکر اس کے چرنوں کی طرف دوڑے
تب گھگھو ناتھ نے کہا۔ کیوں نانک جی! تم نے جانا ہے۔ تب گورو نانک جی بولے۔

الیس جانیاں تاں تم پچھانیا دوسر اور نہ کوئی
نانک داس سمجھیا ہے آگے گھگھو ناتھ ہیں اہی

تب گورو نانک جی اور گھگھو ناتھ نے چرن بندنا کی۔ پھر چمبا ناتھ خاموش بیٹھا تھا اور مستی
میں تھا۔ تب گورو نانک جی نے کہا۔ بھائی مردانہ! اور بھائی بالا! چمبا ناتھ بولتا نہیں۔ تب
مردانہ جلدی سے کہنے لگا۔ گورو جی بلاؤ تو سہی۔ تب گورو نانک جی نے کہا۔ چمبا ناتھ! تم
بولتے کیوں نہیں۔

گورو نانک جی واچ

کون تمہارا ماتا مصورت رہو کون گرہ ماہی || دیکھی تری مورت آچھی بن بولے سمجھ کا کائی
سدھ ناتھ سب ہی کو جتی دی ہو نہارے || نانک کہے سن چنبا ناتھا تیں کیا بول بسارے

تب چنبا ناتھ بولا۔ بولن ہار بول ہو۔ اٹکن ہار اٹک ہو۔ جھٹکن ہار جھٹک ہو:
گاون ہار گائے ہو۔ سنن ہار سن ہو۔ چنبا نہ کمائے ہو۔ ایک ایک دھیائے ہو۔
ایک اونکار میں دھیان ہو۔

گورو نانک جی واچ

جننی سودھن ہو: کرنی۔ جوڑن ہو: رہنی سودھن ہو۔ چلنی سودھن ہو۔
گوادسودھن ہو۔ اپدیس سودھن ہو۔ جتیے نکمن سودھن ہو

چمبا ناتھ واچ

چمبا نہ ناتھ کو۔ گورکھ نہ سام کو۔ دہ نیر نہ رام کو۔ بسشٹ نہ بیاس کو۔ سکھدیو
نہ براس کو: سب آپے کھیلتا۔ دوجا نہ میلتا۔

بیروت۔ چمبا سن نانک بالا
ایک ایک سکھ دوجا جنجا لہ

تب چمبا ناتھ اور گورو نانک جی نے بہت بندنا کی اور خوش ہوئے۔ تب گھگھو ناتھ۔ چمبا ناتھ
منگل ناتھ اور گوپی چند بہت خوش ہوئے۔ اور کہنے لگے۔ ہم کو الیکھ کا سوادھان درشن ہوا ہے
تب گورو نانک جی نے کہا۔ منگل ناتھ جی! ہم آپ کے درشن کرنے کے لئے آئے ہیں۔ گوپی چند اتنے
میں بولا۔ تپا جی! ہم کو نرنکار کا ہی درشن ہوا ہے۔ غرضیکہ سدھ بہت خوش ہوئے۔ تب
گورو نانک جی نے کہا۔ ناتھ جی! ہمارے من میں آپ کے درشنوں کی بڑی خواہش تھی۔ اچھا
ہوا۔ کہ ہم کو اس دلی میں آپ کا درشن ہوا ہے۔ ناتھ جی نرنکار اور نرنکار کے پیاروں
میں کوئی فرق نہیں ہے۔ جب یہ باتیں ہو رہی تھیں۔ تب سُرت سدھ سنرت سدھ۔ اُدرم سدھ
دھورم سدھ۔ کنک سدھ وغیرہ تمک کھا کر بولے۔ تب منگل ناتھ نے کہا۔ گوپی ناتھ جی دیکھو
ان سدھوں کا تماشہ۔ یہ کتنا ہنکار کرتے ہیں۔ تب گوپی چند نے کہا۔ منگل ناتھ جی! تم چپ
کر کے تماشہ دیکھو۔ گورو نانک جی ان سے ہارنے والے نہیں۔ دیکھو سدھ کیسے شرمندہ ہوتے ہیں
تب اور سدھ اپنی کراماتیں دکھانے لگے۔ مرگانیاں اُڑانے لگے۔ کھڑانواں۔ بیراگناں اور تونبے
پھر دئے اور اپنے اپنے ساز بجانے لگے۔ تب گورو نانک جی مست ہو کر دیکھتے رہے۔ اور خاموش
ہی رہے۔ تب جھنگر ناتھ نے کہا۔ ارے نانک بالے۔ آپ کو کیا ہوا ہے۔ تب گورو نانک جی نے
کونت کو حکم دیا۔

اُٹھو کونت ہماری	سدھ دیکھیں شکت تمہاری
جب نانک جی مکھ بولا	تب کونت گھونگھٹ کھولا
جب کونت چڑھی اسمانی	تب سدھ ہوئے حیرانی
جب کونت مرگانی ماری	تب سنگھی روئے پکاری
جد کونت کری اسواری	تب مُدرا پھر دئے ہاری
سب بھاگی سدھاں کی شکت	اک کونت گورو جی کی جلت

تب منگل ناتھ سے نہ رہا گیا۔ کہنے لگا۔ کیوں گورکھ ناتھ جی! دیکھا نانک تپا کو۔ تب گورکھ ناتھ نے بچن کیا

سکے اُنگل گگن کے منزل آکاس	کے بھار بنا سپت اندر برسے کے دھار
کے سیل سُمیر پربت کے رنی سنار	پرنوے گورکھ سُنو نانک تم آئے کے بار

گورو نانک جی داچ

چار اُنگل سکا گگن ہے دد آکاش منکا	ادرے بھار بنا سپت ہے اندر برسے لو دھار

سوا سیر سمیر پربت ہے اِک رتی سنا دے
پرنوے نانک سُنو گورکھ ہم آئے اِک بارے

تب پھر کھندھڑ سدھ بولا۔

کون گورو کون چیلا ॥ کون مول کون میلا
کون وست لے رہے اکیلا
کائیا کہہ کاہے کی پنڈ ॥ کس اوپر کس پرکھ کی انڈ
گتی جو بولے کتھ کتھاہ ॥ کس شبد نانک پر پر جاہ

گورو نانک جی واچ

شبد گورو سرت دھن چیلہ ॥ من مول پون سنگ میلہ
تت وست لے رہے اکیلا
کائیا پون پانی کی پنڈ ॥ کس اوپر ستگور کی انڈ
ست گتی بسے کدھ کتھاہہ ॥ اِت شبدے کھندھڑ امر پور جاگ

کھندھڑ واچ

کون نگری کون سلطان ॥ کون لوک وسے پردھان
کون سو راجہ کون سو مہتا ॥ دیہہ نانک نگری کی باتا

گورو نانک جی واچ

کائیاں نگری ناؤں سلطان ॥ پنچ تت وسیہ پردھان
من راجہ پون ہے مہتا ॥ لے کھندھڑ نگری کیا باتا

کھندھڑ واچ

کہاں وسے منوا کہاں وسے پونا ॥ کون ٹھور گھٹ نال وجاوے
پنجاں کا گور کون بھوگ اہارا ॥ دے نانک اِس شبد کا بیچار

گورو نانک جی واچ

ہردے وسے منوا نابھ وسے پونا ॥ پون ہیٹھ گھٹ ناد وجاوے
پنجاں کو گور تت اگن بھوگ اہارا ॥ لے رے کھندھڑ دیہی کا بیچار

کھندھڑ واچ

کِت مُکھ آئے ہو کِت مُکھ جائو گے || کیدھے ناڑی کیسے سندھ

کائیاں سوکھی کرے پَونا

کَون مڑی کون دوآر || دیہہ نانک سشبد کا بیچار

گورُو نانک جی واچ

اُتر مُکھ آئے دکھن مُکھ جائیں گے || نَو سے ناڑی سولہ سے شدھ

نِج سوکھی کرے پَون اسنبھ

مڑی چنت دوآر || ہے کھندھڑ شبد کا بیچار

کھنِدھڑو واچ

کِت پرچے لاگے بندھ || کِت پرچے پڑے نہ کندھ
کت پرچے سس سورج پھوٹے || کِت پرچے مایا موہ ٹوٹے

گورُو نانک جی واچ

من پرچے تاں لگے بندھ || پَون پرچے پڑے نہ کندھ
گیان پرچے تاں سس سورج پھوٹے || تت گورُو پرچے مایا موہ چھوٹے

کھندھڑو واچ

آدیس کس کو آدیس || آدیس کا کیا دیس

من کَون اُپدیس

گیان گورُو کا کیسے پُوتا کت مُکھ پیئے میکھ

گورُو نانک جی واچ

آدیس تاں پورے گورُو کو آدیس || پورے ستگورُو کا انُوپم اُپدیش
من کا نر تیر تھ سے آگیان کا گورُو سنتوکھ || ستگورُو کی چرنی لگیئے پُوتا تو اس بدھ باہیے موکھ

تب اُودرم دھُورم سدھ آیا۔ اور بہت غصے میں بولا:۔

دھُورم واچ

اگن جیوڑوں جل میں ڈوبوں جکڑے سار تساں کی || ایسے دوکھ ڈوں تم کو دھرتی بیچ لٹاؤں
ایک لاٹھ ماروں ایسا عنبر ساتھ جھلائی || ایسا دیکھو زور ہمارا سگلے پاؤں لگائی
جو تو ہمارا نہ مانے اب ہی کر دیں تم چھائی || جیسا زور دیتو ہم اپنا بُدھ کو معلوم ہیں

گورُو نانک جی واچ

پہراگن ہوے گھر بادھا بھوجن سارکرائی ۔ سگلے دُوکھ پانی کر پیوا دھرتی ہاک چلائی
دھر ترازی عنبر تولی پچھے ٹنک چڑھائی ۔ ایوڈُو ودھا مافانا ہیں سب سے نتھ چلائی
ایتا تان ہووے من انتر کریں بھی آکھ کرائی ۔ جے وڈ صاحب تیو ڈاتی دے دے کر رضائی
نانک ندر کرے جس اُپر سچ نام وڈیائی

تب پھر اُدرم ناتھ بولا:

اُدرم بولے تت دِردے سُنو نانک مودی ۔ کیونکر دست پراپت ہووے کن پائے تم گودی
آکھ دکھانے بھید نہ جانے گُربن سُوجھ نہ ہوئی ۔ سید ھ ملے بن بُدھ نہ اُپجے جنم اکارتھ کھوئی
اُدرم کہے سُن نانک مُوڑھے ستگور سر پر تھاپو
گورد گورکھ کی چرنی لاگو تین لوک میں جاپو

گورُو نانک جی واچ

مودی کہیئے اِک اونکاری تین لوک کو پالے ۔ لکھ چوراسی جُون بنائی جیو جنت کو نالے
تس کی کرپا دست پراپت گُورتے پائی ۔ گور پرساد برہم پچھانیا میل نہ رہیا کائی
نرمل بُدھ سُدھ مم حاضر پرم پدارتھ پایا ۔ رِت جننی کی بندِ تپا لِ کر تو تقات بنایا
نانک کہے سُن اُدرم مُوڑھے تیں برتھا جنم گنوایا

تب پھر جھنگر ناتھ نے بچن کیا:

کون مہتاری کون پتا گُورُو کون کون ہوتا کون اُپدیش کون بھیس جنگم کے بھوگی
بھوگی کے روگی بیرکھی کے سوگی
پرنوِت جھنگر سُن رے بالا کون پرکاش مٹھیہ جنجالا

گورُو نانک جی واچ

کیماں مہتاری سنتو کھ پتا ۔ ستگور کرتار سا ہوتا
بنگم پُور دیس سگلے بھیس
جنگم نہ جرگی بیرکھی نہ سوگی ۔ بھوگی نہ روگی
پرنوت نانک جھنگر بالے
اونکار پرگاس با تاں مٹ گئے جنجالے

تب پھر گورکھ ناتھ نے بچن کیا ۔

مُندرا پہر و جھولی لیو ستک دھور لگاوُ | سدا جیت کا ئیاں رہسی کھِنتھا انگ بہنڈاوُ
ہاتھ پہوڑی ڈنڈا رکھو تو سِدھ پرتیتا | میل ملاؤ سِدھ جماعتی ایوں سگل جگ جیتا

آدیس کہیو سب سِدھاں کو آدیس ۔ رہاو

بھگت لیو بھنڈار بھوگو نکھ تے ناد وجاوُ | ناتھاں ناؤں ہو ئیکے بیٹھو جگ جگ رِدھ سِدھ لگاؤ

سگل سدھ تم آگیا کاری جوگ سنجوگی پاؤ

ایک ماؤں کے پوتا ہووے جگن جگت کے چیلے سگلے | سنساری کے بھنڈاری ہوو دیوان تمہارو
تم سر اُوپر نہ کوئی ہوئے رہے پردھانا | حکم تمہارا سب تے اُوچا ایوں چل رہے فرمانا
کھنڈ کھنڈ میں آسن بیٹھو لوٹے ڈیرے چیلے بھنڈا | لکھ چوراسی بچن میں باندھوں سنسار ایک اُچارا

کر کر دیکھے اپنا آپے سمجھو رِدے بیچاری
پر نوت گورکھ سُنو نانک ایسی کار تمہاری

تب سری گورو نانک دیوجی مہاراج نے جپ جی صاحب کی پوڑیاں اُچارن کیں :-

مُندا سنتوکھ سرم پت جھولی دھیان کی کریہ بھوُت
کھِنتھا کال کواری کا ئیا جُگت ڈنڈا پرتیت
آئی پنتھی سگل جماتی من جیتے جگ جیت
آدیس تسے آدیس
آد انیل اناد اناہت جُگ جُگ ایکو ویس ۔۱۔

بُھگت گیان دیا بھنڈارن گھٹ گھٹ واجہ ناد
آپ ناتھ ناتھی سب جا کی رِدھ سِدھ اورا ساد
سنجوگ وِ جوگ دوئے کار چلاویہ لیکھے آویہ بھاگ
آدیس تسے آدیس
آد انیل اناد اناہت جُگ جُگ ایکو ویس ۔۲۔

ایکا مائی جُگت ویائی تِن چیلے پروان ؟ ؟
اِک سنساری اِک بھنڈاری اِک لائے دیبان
جِو تِس بھاوے تو ے چلاوے جِو ہووے فرمان

اوہ دیکھے اوناں ندر نہ آوے بہتا ایہہ وڈان؟

آدیس تسے آدیس

آدا انیل اناد اناہت جُگ جُگ ایکو دیس۔ ۳۔

آسن لوئے لوئے بھنڈار جو کچھ پایا سو ایکا وار

کر کر دیکھے سرجنہار نانک سچے کی سچی کار

آدیس تسے آدیس

آد انیل اناد اناہت جُگ جُگ ایکو دیس۔ ۴۔

یہ سُنکر سب خاموش ہوگئے۔ پھر گورکھ ناتھ نے کہا۔ ارے نانک بالے! آپ کیسے آئے ہیں۔ اور آپ کو کونسا منورتھ ہے۔ تم اپنا منورتھ بتاؤ ہم پُورا کریں گے۔

گوُرُو نانک جی واچ

ایک منورتھ کیا پُورا ||| جب ہم کو مِلیا ستگُور سُورا

اَور منورتھ رہیو نہ کوئی ||| سدھ بُدھ بھرمے سب لُوئی

سُن گورکھ تم دیکھیا دیُوا ||| پرنوت نانک سچ سمیئوں

یہ سُنکر گورکھ ناتھ بھی خاموش ہوگیا۔ تب منگل ناتھ نے کہا۔ کیوں گوُرُو گورکھ جی! نانک تپے کو اُپدیش کیا ہے۔ تب گورکھ ناتھ نے کہا۔ منگل ناتھ جی! ہم نے اُس کو دیکھا۔ وہ تو پوُرن پرش ہے۔ تب منگل ناتھ نے کہا۔ گورکھ ناتھ جی! جیسا دیکھئے تیسا ہی بکھانیئے۔ نغری کا بڑا ایسا ہے۔ تب گورکھ ناتھ نے کہا۔ آپ سچ کہتے ہیں۔

تب مردانہ نے کہا۔ گوُرُو جی! کوئی اَور جگہ آگے بھی ہے۔ تب سری گوُرُو نانک جی نے کہا۔ مردانہ! آگے بہت جگہیں ہیں۔ تب مردانہ نے کہا۔ گوُرُو جی! آگے ہی چلو گوُرُو نانک جی نے کہا۔ اچھا چلتے ہیں۔ پھر مردانہ بولا۔ گوُرُو جی! آپ جو کہتے ہیں کہ نو ناتھ چھ جتی اور چوراسی سِدھ ہیں۔ سو اُن کے نام کیا ہیں؟ گوُرُو نانک جی نے کہا۔ جلدی مت کرو۔ سب نام بتادیں گے۔

ساکھی پرالکا سِدھ کیساتھ

تب پرالکا ناتھ اپنے آسن سے اُٹھا اور بچن کیا:——

کتنے بھگتاں کتنے جگتا کتنے رہو اودگی ॥ کتنے لچھن کتنے الچھن پائے بو جوگی
سُنو نانک پران ناتھ پوچھے دے جواب نانک تپا

گورُو نانک جی واچ

نام بھگتا ست جگتا درِڑھ رہو اودگی ॥ اپدیش لچھن پریم پائے بو جوگی
سُنو پران تپا دھن ستگورُ سدھ ہُکما ॥ پرنوے نانک تپا لہیے جواب سدھا

پرانکا واچ

دھن ہو تپا پرنوے پران پت دھن ستگورُ سِدھ گیتا

یہ بچن کہہ کر پرانکا ناتھ گورُو نانک جی کے چرنوں کی طرف بڑھا۔ گورُو نانک جی نے اُس کے ہاتھ پکڑ لئے۔ تب دونوں نے آپسمیں خوب بندنا کی۔ اور بہت خوش ہوئے۔ تب پران ناتھ نے بچن کیا۔ سُنو نانک تپا جی! آج ہم کو نرنجن پُرش نرنجن کا درشن ہوا ہے۔ تپا جی! اس بات میں بھِن بھید کچھ نہیں۔ آپ میں اور نرنجن میں جو لبشر فرق جانتا ہے۔ وہ جوگی نہیں۔ ہم تو ایسے ہی جانتے ہیں۔ کہ تم نرنکار کی مُورت ہو۔ پھر پران ناتھ نے کہا۔ آپ پر نرنجن کی آلی کرپا ہے۔ یہ کہہ کر پران ناتھ اپنے آسن پر جا کر بیٹھ گیا۔ تب منگل ناتھ نے کہا۔ کیوں پران ناتھ جی! نانک تپا دیکھا ہے۔ تب پران ناتھ نے کہا۔ ہاں منگل ناتھ جی جیسا تم کہتے تھے ویسا ہی ہے۔ ہم تو جانتے ہیں کہ ہم نے نرنکار کا ہی درشن کیا ہے۔ تب منگل ناتھ نے کہا۔ سُنو پران ناتھ جی! جو سنت نرنکار کے کئے ہوئے ہیں۔ اُن میں اور نرنکار میں کوئی بھید نہیں۔ تب پران ناتھ نے کہا۔ منگل ناتھ جی! آپ بالکل سچ کہہ رہے ہیں۔ تب مردانہ نے کہا۔ گورُو جی! یہ جو پران ناتھ ہے۔ یہ بہت اونچی باتیں یعنی عمدہ بچن کرتا ہے۔ گورُو نانک جی نے کہا۔ مردانہ! جن پر کرتار کی کرپا ہوتی ہے۔ وہ ایسی باتیں ہی کرتے ہیں۔ یہ اصلی ناتھ ہیں۔ تب مردانہ نے کہا۔ گورُو جی! اب تو اصلی ناتھوں کے نام بتاؤ۔ تب گورُو نانک جی نے کہا۔ سُنو مردانہ ناتھوں کے نام:-

گورکھ ناتھ (۱)، مچھندر ناتھ (۲)، چرپٹ ناتھ (۳)، منگل ناتھ (۴)، گھگھو ناتھ (۵)، گوپی ناتھ (۶)، پرانکا ناتھ (۷)، سُرت ناتھ (۸)، چمبا ناتھ (۹)

سُنو مردانہ یہ نو ناتھ ہیں۔ اور ناتھ کہنے کو تو بہت ہیں۔ تب مردانے نے کہا چھ جتی کون ہیں۔ تب گورُو نانک جی نے کہا۔ سُنو مردانہ:-

پرتھم گورکھ ناتھ جتی ہے۔ دُوسرا دت جتی ہے۔ تیسرا ہنومنت جتی۔ چوتھا بھیروں جتی

پانچواں لچھمن جتی۔ چھیواں بھیکھم جتی۔

سُنو مردانہ! یہ چھ جتی ہیں۔ اَور کہنے کو اور بھی بہتیرے ہیں۔ تب مردانہ نے کہا۔ چوراسی سِدھ جو ہیں۔ اُن کے نام کیا ہیں۔ گورُو نانک جی نے کہا۔ مردانہ سُنو:۔

(۱) بھنگر (۲) شنگر۔ (۳)۔ لنگر۔ (۴) جھنگر (۵) اُدرم (۶) دھُورم (۷) کینفہ (۸) حنیفہ (۹) ہریپا (۱۰) ساگار (۱۱) منگھر (۱۲) راجی رتن (۱۳) پوُرن ناسکا (۱۴) بالکا (۱۵) جالکا۔ (۱۶) کھندھڑا۔ ۱۷۔ نرِتا (۱۸) شرتا (۱۹) کیول کرن (۲۰) جمتا (۲۱) گگن گل۔ (۲۲) امرندِھ (۲۳) چتربین (۲۴) راُئین۔ (۲۵) میل کرن۔ (۲۶) اڈگڑ (۲۷) برمسر (۲۸) الیسر (۲۹) بھرتری۔ (۳۰)، بھُوتوے (۳۱) کرن سنگھ (۳۲) شمبھو (۳۳) پلک ندھ (۳۴) اچھردین (۳۵) پلیکا۔ (۳۶) سوُرما (۳۷) گربودھ (۳۸) سالکا (۳۹) کیسر کرن (۴۰) گیسلا (۴۱) اگن دھانا (۴۲) مکتی سر (۴۳) ملین ناچتو (۴۴) سُرعین۔ ۴۵ سِدھ سین۔ (۴۶) گرِ در (۴۷) جیتل گنی (۴۸) جوت مگنی (۴۹) بمل جوت (۵۰) سنتیل جل (۵۱) اگھر گھر (۵۲) تلس جو (۵۳) پیرت پان (۵۴) اکارنز (۵۵) بھول سار (۵۶) رام کوار (۵۷) کرشن کوار (۵۸) لشن پت (۵۹) سنکرجوگ (۶۰) برہم جوگ (۶۱) میرجیت۔ (۶۲) بیرجبیل (۶۳) قلندرنین۔ (۶۴) بلندرنین (۶۵) سرستی۔ (۶۶) گوردھن (۶۷) گنپھالاسی (۶۸) عقل ناشی (۶۹) کلک سگی (۷۰) ایک رنگ (۷۱) کیول کرمی (۷۲) کرم ناسی (۷۳) کُل بیاسی۔ (۷۴) مُول منتری (۷۵) جوگ دتی (۷۶) جوگ ہرے (۷۷) الیسُرنگی (۷۸) آپ (۷۹) کلےرُدپ (۸۰) رحیم جوگی۔ (۸۱) خلاص مُنگلی (۸۲) کیدار جوگ (۸۳) سنبھالکا کہیئے (۸۴) جوگی کہیے

سُنو مردانہ یہ ۸۴ سِدھوں کے نام ہیں۔ تب مردانہ نے کہا۔ سِدھوں کی بھی نشانی ہوئی اور ناتھوں کی بھی۔ مگر گورُوجی جتیوں کی نشا ابھی تک نہ ہوئی۔ تب گورُو نانک جی نے کہا۔ کیوں نہ نشا ہوئی۔ مردانہ! جو کچھ تمہارے جی میں آوے۔ پُوچھ لو۔ تب مردانہ نے کہا۔ گورُوجی! تم کیتے ہو کہ جو جتی ہیں۔ اُنہوں نے گرہست کبھی نہیں کیا۔ اور استری کے نزدیک کبھی نہیں گئے۔ ایسے تو بہت سے ہیں۔ تب گورُو نانک جی نے کہا۔ مردانہ سُنو یہ جو چھ جتی ہیں۔ سو سچے ہیں۔ اَور باقی جو ہیں وہ جتی نہیں کہلاتے۔ مردانہ نے کہا۔ گورُوجی! وہ تو میتھن نہیں کرتے۔ اُن کی بند کیونکر جاتی ہے۔ تب گورُو نانک جی مہاراج نے ایک سلوک کہا۔

نوَیں ست دسویں یارھویں ایوں جالا + پرنوے نانک سُنو مردانہ پنڈ گرہستی تالا

تب گورُو نانک جی نے کہا۔ سُنو مردانہ! نویں دوآرے بند جاتی ہے۔ جتی وہی ہوتا ہے جو سب دواریوں سے خبردار رہے۔ اور تحقیق نہ کیا مگر مُنہ سے نکل گئی۔ وہ جتی نہیں کہلا سکتا جب سب دواروں کو روکے وہ جتی ہوتا ہے۔ مردانہ! یہ جو آپ کو چھ جتی تبلائے ہیں۔ انہوں نے کسی دوارے جان نہیں دی۔ تب مردانہ نے کہا۔ اور دواروں پر راہ کسطرح جاتی ہے۔ تب گورُو نانک جی نے کہا۔ مردانہ! مُنہ سے گند مند بولتے ہیں تو مُنہ کے راستے جاتی ہے۔ اور اگر کسی خوبصورت کو دیکھتے ہیں تو آنکھوں کے راستے جاتی ہے۔ اور اگر کوئی دشمنے والی بات کانوں سے سُنی تو کانوں کے راہ جاتی ہے۔ اور اگر کوئی خوشبو سونگھ لیتا ہے تو مغز بند سڑ جاتی ہے۔ اور اگر کوئی خوبصورت عورت دیکھی تو خواب میں اندری کے راستے چلی گئی۔ مردانہ! اصلی جتی یہ چھ ہی ہیں۔

تب مردانہ نے کہا۔ گورُو جی! اب تو آگے چلو۔ گورُو نانک جی نے کہا۔ مردانہ چلتے ہیں اتنے میں گوپی ناتھ نے منگل ناتھ کو کہا۔ منگل ناتھ جی! گورُو نانک جی آگے جانے کو تیار ہو رہے ہیں۔ تب منگل ناتھ نے کہا۔ گوپی ناتھ جی! جیسے بھی ہو۔ ان کو رہنے کے لئے کہو تب منگل ناتھ۔ گھنگھو ناتھ۔ گوپی چند۔ گورکھ ناتھ۔ پرانکا ناتھ ان سب نے مل کر کہا اے نانک تپا جی! آپ کیوں جاتے ہیں۔ یہیں سدھ منڈلی میں رہو۔ آپکو جنجال تو کوئی ہے ہی نہیں۔ تب گورُو نانک جی نے ایک شبد کہا۔

راگ آسا محلہ پہلا

ایک جنجال ہمارا کہیئے سادھ مورت کے پاس ॥ لاکھ چوراسی ہم تے چھوٹی ایک ستگور کے درشن
سُن سدھ بھائی میرا ॥ ستگور ملے تاں ہوئے نبیرے

رہاؤ

آسن بیس ہم تے چھوٹے کرم نستارا ॥ سگلے بندھن یگ تیں کاٹے پائے موکھ دوآرا
اِک اونکار پر ندر بچاری دُوجا جیت نہ دیہا رو ॥ دس اوتار اور سب دیوتے دار کرڈار ر
پریم پریت کے بھوجن میرے مہج رنگ میں تو ॥ پرنوے نانک سُنو سدھ ناتھو شیو شکتی اوجیلو

تب منگل ناتھ نے کہا۔ نانک تپا جی! آپ کو ترکھن نے ایسا ہی کہا ہے۔ لیکن ہم تو اپنے لئے کہتے ہیں کہ تم سادھ مورت ہو۔ تمہارا درشن دُرلبھ ہے۔ تب گورُو نانک جی نے کہا۔ منگل ناتھ جی! اب ہمیں

جانے دو۔ تب منگل ناتھ۔ گوپی ناتھ۔ اور گھگھونا تھ اِن تینوں نے کہا۔ نانک تپا جی! آپ کو نرنکار کی رضائے ہے۔ تب گورُو نانک جی۔ مردانہ اور بالا وہاں سے انتردھیان ہوئے۔

آگے ساکھی بیار پربت کی چلی

تب پھر ہم اَور گورُو جی بیار پربت پر جا کھڑے ہوئے۔ وہاں دتا تریئو سنیاسی لیٹا ہوا تھا۔ تب مردانہ نے پُوچھا۔ گورُو جی! اب ہم کہاں آئے ہیں۔ گورُو نانک جی نے کہا مردانہ! ہم اب بیار پربت پر کھڑے ہیں۔ مردانہ نے پُوچھا۔ گورُو جی! ہم کتنے جوجن آئے ہیں۔ گورُو نانک جی نے کہا۔ مردانہ! ہم سُمیر پربت سے ساڑھے سات ہزار جوجن اُوپر آئے ہیں۔ مردانہ نے پُوچھا یہاں بھی کوئی سادھ رہتا ہے۔ تب گورُو نانک جی نے کہا۔ یہاں ایک سادھ بڑا اودھوت پُرش ہے۔ جس کو سب سنیاسی پُوجتے ہیں۔ مردانہ نے پُوچھا۔ گورُو جی! اُس کا نام کیا ہے۔ رہتا کہاں ہے۔ گورُو نانک جی نے کہا۔ اُس کا نام دتا تریئو ہے۔ اور اُس سامنے اُونچے پہاڑ پر رہتا ہے۔ اور اُس کو ہم ملیں گے۔ تب گورُو نانک جی اُس کے آسن پر جا کھڑے ہُوئے۔ تب گورُو جی! گورُو نانک جی نے مجھے کہا۔ کیوں بھائی بالا! میں نے کہا۔ جسطرح آپ کی رضائے۔ اور وہیں دتا تریئو پڑا تھا۔ جس کو دیکھکر مردانہ نے کہا۔ گورُو جی! اِس کو بلاؤ تو سہی۔ تب گورُو نانک جی نے کہا۔ مردانہ! تمہارا کہنا بھی ضروری ماننا ہے۔

سری گورُو جی واچ

ہوندی دیہہ بولے کیوں ناہیں
جب لگ دیہی تب لگ آسا
کھول درشٹ چت راکھو کاہے
ہوئے نانک دتا تریئو

سمجھ دیکھ اپنے من ماہیں
ایوں نہ ہوئے پُورن سنیاسا
ایک نرائن سب سد ماہِ
مُورت سبھے نرنجن دیئو

دتا تریئو واچ

کوئی ناہیں پرجن گھٹ ماہیں
کائیاں ہماری میل نہ لاگی
ہلچل کدی نہ بیاپے سوئے
روم روم نرائن جپتا
دتا کہے سُن نانک تپا

بولن کا جو ہوئے سبھائی
بول بچن سوں رہے تیاگی
پُورن کرپا چیت دسیا سوئے
کاہے کو رسنا کو بکتا
آپ چھوڈ ہوئے رہوا چپا

گورُو نانک جی واچ

اجپا کہیئے سوئی جپ دِیسے ॥ کیوں نہ جپیئے پُورن جگدیسے
جپ کرتے اجپا ہوئے جاوے ॥ تب کائیاں نِرمل ہو وے آوے
بِنسے کائیاں تب ایکہ دھیایا ॥ جب لگ کائیاں تب لگ دھیانی
نانک بولے سچی بانی ॥ سُن دتاتریو بھگوان پرانی

دتاترِیُو واچ

جاپ جپے جپ دِسٹ نہ آوے ॥ دیکھ ادرِشٹ پربھ آپ بُھلاوے
کائیاں تھا کی رسنا تھاکی ॥ آپ نرائن ہویا ساکھی
نہ کچھ جپنا نہ کچھ تپنا ॥ دت کہے سب ایکو تھپنا
دت کہے سُن نانک تپا ॥ کہہ تُو جاپ کاہوں کا جپا

گورُو نانک جی واچ

جپیا نام اِک اُونکارا ॥ سب سُرت تے رہت نیارا
نانک بولے سچ کی بانی ॥ سُن سوامی تُو سچ سمانی

دتاترِیُو واچ

سُن تپا نِرنکار تیں دیکھیا ہے

سوامی پُوچھے جہن بتاؤ ॥ جھُوٹ نہ بولو پرتکھ دِکھاؤ
بن دیکھے کیسا ساکھی ہووُ ॥ جھُوٹ بول کے جنم نہ کھودو

گورُو نانک جی واچ

جھُوٹ نہ بولوں تت در ولوں حاضر جہن دکھائیں ॥ جوگی اور سنیاسی بھرمے تن کو دھر پنچاوُں
بید شاستر کر دیوتا بھوُے تن کو نہ ٹھہراؤ ॥ ایک نرکجن مُورت آچھی تاں کو پرس پرس گن

دتاترِیُو واچ

سوامی بولے تت در دولے کیوں جھوٹھی باتیں کرتا ॥ مُنکھ سے کہن اُچار دا ہی جو تمرے میں ہے شکتا
وہی باتاں کہیئے لکھتے جو دُن نرجن بھتا ॥ ان بچنوں کچھ پایئے ناہیں کاہے ست گواد

گورُو نانک جی واچ

ست ہمارا کدہی نہ جاوے ہم بولیں تبھونہ سدائی ॥ ایک نرکجن سنگ ہمارے اُٹھے پہر رہائی

کوبتی

ردم ردم میں ادہی بولے ڈبجا ادر ۔ ایسے درشن کارن سوامی بھرم رہی سب لوئی
سو درشن ہم گورو دکھایا مین نہ رہیا ملکیا ۔ دس اوتار کسی ناہ دیکھیا سو ہن پرتکھ دیکھیا

دتاترئیو واچ

باتوں پر پرتیت نہ آوے جو پرتکھیا نہ دیکھے ۔ ایسی بات نہ سنئیے آگے کھٹ درسن کو بھیکھے
تو وہ بات سنادیں اچرج اُتم ناہ پتیجے ۔ سوامی کہے سن نانک تپا بھٹ سنے کیوں للا کوئی ریجھے

گورو نانک جی واچ

دیکھو گے جب نینی دیکھو ہمارا چت کٹھورے ۔ جٹا ودھائی دیہی گالی جیسے پاہن کورے
کمبل کھنب چڑھاوے بھاویں اُجل تو نہ جاوے ۔ ناری ہیں جو کرے سنگار اکنت نہ کبہوں راوے

دتاتریو واچ

چلو تپا نرکھن کیا جو تم کہت ہو دیکھیا ۔ شاستر بید پران پکاریں جیہہ بدھ کبہوں نہ پیکھیا
اچرج بات سنائی تم جوں ہم تو بھرمت بھٹکا ۔ ہلچل اُپجی ٹھہر نہ پاویں چت ہمارا اٹکا

گورو نانک جی واچ

مورت لال سبز ہے کایا جیسے ردم سو رنا ۔ ہیرا موتی چرن دکھایئے چند سورج دو نینال
دانت جڑاؤں بنے جواہر جوان سلشکر جھلکے ۔ نک دیست کھنڈے کی دھارا جیسے دامن چمکے
چلکر دیکھو تمہیں دکھاؤں تب تو مانے سو کہے ۔ نرنجن کے نانک سدا حضور ہی آٹھو پہر سلامی

دتاتریو واچ

دیکھی شکت تمہاری نانک جو بولیں سو ساچی ۔ اب پرتیت بھئی ہے ہم کو سرد انتر راچی
دھن سو گورو تمہارا کہیئے جن تم کو دیکھ دکھایا ۔ ایسا آگے اور نہ سادھو جو نانک تپا بنایا

گورو نانک جی واچ

کھٹ درشن سب پنتھو دیکھے بھیکھ تمہارا اوپایا ۔ جات درن سب بھیکھ ستر سنگ کوئے پہنچا
ردھ سدھ سب پیچھے ڈالی ایکے کیا اہارا ۔ نانک کہے سن دتا سوامی ساچا بھیکھ ہمارا

تب دتاتریو اور گورو نانک جی نے خوش ہو کر آپس میں چرن بندنا کی۔ تب گورو جی! میں اور مردانہ آپس میں مسکرائے۔ مردانہ نے کہا۔ دیکھ بھرا! ان کے آگے کوئی نہیں ٹھہر سکتا۔ سب بھسم ہو جاتے ہیں۔ تب میں نے کہا۔ مردانہ! ابھی گورو ہی ہے۔ کہ نرنکار کے بغیر کوئی ان کا مقابلہ نہیں کر سکتا۔ جب اتنی [illegible] گورو [illegible] جی نے [illegible] ہو گئے اور

اڑھائی پہر بدیہہ ہی رہے۔ جب آنکھیں کھولیں تو گورو انگد دیوجی نے کہا۔ بھائی بالا! آگے کیسے ہوئی۔

آگے ساکھی کاگ بھسنڈ کیساتھ ہوئی

بیاد پربت سے گورو نانک جی بمعہ مردانہ اور بالا کے کاگ بھسنڈ کے آسن پر جا کھڑے ہوئے آگے کاگ بھسنڈ جی کتھا کر رہے تھے۔ جب کتھا کا بھوگ ڈالا۔ تب سب سدھ منی دیوتا اپنے استھان پر چلے گئے۔ سب پرندوں کے رُوپ تھے۔ وہاں گورو نانک جی کی آگیا انوسار مردانہ کیرتن کرنے لگا۔ تب کاگ بھسنڈ نے سُنکر کہا۔ یہ کس کا شبد ہے۔ اور کس کا کہا ہوا ہے۔ تب مردانہ نے کہا گورو نانک کا کہا ہوا ہے۔ تب کاگ بھسنڈ نے کہا کلجگ میں جیوؤں کے اُدھار کرنے کیلئے کیھتا کیرتن کیا ہے۔ اور ست نرنجن نرنکار نے آپ اوتار دھارن کیا ہے۔ سو یہی نانک تپا ہے جی؟ تب مردانہ نے کہا۔ ہے رکھیشر جی! یہی ہیں جو تمہارے سامنے بیٹھے ہیں۔ تب کاگ بھسنڈ سُنکر بڑا خوش ہُوا۔ اور گورو نانک جی کے چرنوں پر متھا ٹیکیا۔ گورو نانک جی بہت خوش ہوئے۔ اور کہنے لگے ہے رکھی جی! تم اُدتم سرتا ہو۔ سری بھگونت جی کا جس سُنکر پرسن ہوتے ہو۔ کئی سرتا باگ لاگنی کی پرکھ کرتے ہیں۔ تم اُدتم سرتا ہو جو شبد کے تات پرنج کو ڈھونڈتے ہو۔ تب کاگ بھسنڈ نے کہا ہے نانک تپا جی! جو شبد کے تات پرنج کو سمجھتے ہیں۔ وہ رس پیتے ہیں۔ اور جو راگ تان کو سمجھتے ہوں وہ چھلکا کھاتے ہیں۔ تب بھائی بالا نے پُوچھا ہے پرمہنس رکھیشور جی! تم مہاں پرش ہو پھر تم نے کاگ کی دیہی کیوں پائی۔ تب کاگ بھسنڈ نے کہا ہے سنت جی! اِس دیہی کے پرتاپ کی وجہ سے ہی میں بھگونت کے درشنوں کا ادھیکاری ہُوا ہوں۔ اور بھگونت کے جس کرنے کی پرتیت ہُوئی ہے۔ اِس لئے مجھے یہ دیہی پیاری ہے۔ اور جب آگ اور پانی کی پرلے کال ہوتی ہے۔ تب میں وہی رُوپ بن جاتا ہوں۔ یہ شکتی بھی مجھے اِس دیہی کے کارن مِلی ہے۔ اور یہ بھی ور ہے کہ جب چاہوں مروں۔ تب گورو جی! میں نے پُوچھا ہے۔ رکھی جی! اِس دیہہ کا کارن کیا ہے۔ تب کاگ بھسنڈ نے کہا۔ میرا پچھلا جنم برہمن کے گھر تھا۔ اور میں سرگُن کی اُپاسنا کرتا تھا۔ تب گورو جی نے مجھے نِرگُن کی اُپاسنا بتائی۔ اور میں بار بار سرگُن کی اُپاسنا پوچھتا۔ تب گورو جی نے کہا۔ تُم تو کاگ کی طرح بہت بولتے ہو۔ یہ بچن سُنکر میں نے گورو جی کے چرنوں میں متھا ٹیکیا۔ اور عرض کی۔ ہے گورو جی! تمہارا بچن ست ہوگا۔ آپ ست وادی ہیں۔ کاگ کی دیہہ ملے۔

اور پرمیشور کا نام نہ بھولے۔ تب گورو جی نے ور دیا۔ کہ آپ کے من سے بھگونت کی بھگتی نہیں بھولے گی۔ اور موت آپ کے آدھین ہوگی۔ اور پتا میرا ڈھنڈ نام ہے۔ اور ماتا میری املکا دیوی اِن کو برہما کا ور تھا۔ پچھلے جنم رکھی تھے۔ اِن والدین سے میری کاگ کی دیہ بنی۔ اُن گورو دُوں کی کرپا سے سری رام منتر سواس سواس جپنا مجھے یاد رہا ہے۔ اور رام نام کے بھجن کا رس مجھے ملا ہے۔ اِس لئے مَیں یہ دیہ نہیں تیاگ سکتا۔ میرے دیکھتے دیکھتے کئی بار پرلو آئی ہے۔ اگر پانی کی پرلو ہوتی ہے تو پانی ہو جاتا ہوں۔ اور آگ کے ساتھ آگ ہو جاتا ہوں۔ جیسی پرلو ہوتی ہے ویسا ہی رُوپ دھارن کر لیتا ہُوں۔ تب گورو نانک جی نے کہا جو سری رام نام کا سمرن کرتے ہیں۔ وہ جنم مرن سے رہت ہو جاتے ہیں۔ اور سُکھی رہتے ہیں تب گورو جی! میں نے اور مردانہ نے کہا۔ رکھی جی! جو آپ نے کہا۔ سو سب ٹھیک ہے۔ تب گورو نانک جی کاگ بھُنڈ سے رخصت ہوئے۔ ہم تینوں تب الاچین پربت پر گئے۔ تب مردانہ نے پوچھا۔ گورو جی! اِس پربت کا کیا نام ہے۔ گورو نانک جی نے کہا۔ مردانہ! یہ الاچین پربت ہے۔ اور اِس کا نام الاچین اِس لئے ہے۔ کیونکہ یہاں الانچھی رہتے ہیں۔ اور یہاں پرہلاد بھگت کا راج ہے۔ پرہلاد بھگت الا کا راج کرتا ہے۔ مردانہ نے پُوچھا گورو جی! پرہلاد کا درشن ہوگا گورو نانک جی نے کہا۔ ہاں ضرور ہوگا۔ مگر جلدی نہ کرو۔ جب یہی باتیں ہو رہی تھیں۔ کہ الا پنچھیوں نے گھیرا آ ڈالا۔ اُن کے سردار نے ایک بچن کہا۔

الا واچ

الا لِ کر پایا گھیرا	کون گرِیہ تم کرو لبیرا
کون منورتھ ایہاں آئے	کون نام تم کنے پٹھائے
الاچین پچھ ہے باتا	بنڈ پائے کر پھرتے کاچا

گورو نانک واچ

الا لِ کر پایا گھیرا	ہردے بھیتر لیا لبیرا!
درشن کارن ایہاں آیا	ایک نرنجن آپ ملایا
پھُوٹ جائے جے ہوئے کچا یا	جد پاکا تب ٹھنک بجایا
سُن الاچین نانک کہے اردا س	ایک نرنجن راکھی آس

الا یہ بچن یہ سُنکر گورو نانک جی کے چرنوں کی طرف دوڑا۔ تب گورو نانک جی نے کہا۔ من بھلا

الاچین! ہم آپ کے درشن کرنے آئے ہیں۔ سو اچھا ہُوا۔ درشن ہو گئے۔ تب الاچین نے کہا۔ آپ نے ہمیں درشن دیکر کرتارتھ کیا ہے۔ اور ہماری نگری کو پوتر کیا ہے۔ اتنے میں مردانہ بولا۔ الاچین جی! یہاں جو پرہلاد بھگت ہے۔ وہ کہاں ہے۔ تب الاچین نے کہا۔ بھائی وہ تو یہیں ہی ہے۔ وہ ہمارا راجہ ہے۔ وہ بڑے بھگت ہیں۔ اُن کے بھی درشن کریں۔ تب گورُو نانک جی پرہلاد بھگت کے آسن پر گئے۔ جو کہ ایک بہت اُونچی پہاڑی پر تھا۔ اور جا کر کہا "کرتار کرتار" پرہلاد بھگت مگن سمادھی میں بیٹھا تھا۔ جب سمادھی کھُلی تب پرہلاد بھگت نے کہا۔ ارے بھائی! آپ کون ہیں؟ یہاں تو آدمی کی پہنچ نہیں۔ آپ کس طرح آ گئے ہیں۔ گورُو نانک جی نے جواب دیا۔ بھگت جی ہم کرتار کے بندے ہیں۔ اور کرتار ہی ہمیں یہاں لے آیا ہے۔ تب پرہلاد بھگت نے بچن کیا

پرہلاد واچ

باسن دھوئے آچھا ۔۔ کون اچھا دُودھ چوئے لینا
کون سمائن بیج سمایا ۔۔ کون کھوٗر رکھ دہیں سمایا
کون جتن کر کڈھیا ماکھن ۔۔ کون تاؤ دے نِرمل چاکھن
پُوچھے پرہلاد سُن نانک تپا ۔۔ کِس تے بُوجھیا آپ تے آپا

گورُو نانک جی واچ

تن دھوئے آچھا باسن کینا ۔۔ کھِماں چوئے دُودھ متھ لینا
لگن اگن تے تاؤ بنایا ۔۔ گورُ اُپدیس سمان سمایا
گورُ کرپا ساتھ لینا ماکھن ۔۔ ہر کرپا نِرمل تت چاکھن
سنت سنگ لے دہیں جمایا ۔۔ مت کو متھ سبد پرگٹایا
پرتوے نانک سُن بھگت پرہلادُ ۔۔ موہ سُوجھ پڑی ہے آدجگاد

پرہلاد واچ

دھن گورُو جن دیا گیان ۔۔ کلجگ اندر آچھا دھیان
آچھی کرنی آچھا بھیکھ ۔۔ آچھا بُدھ آچھا ببیک
سُن نانک پرتکھ سادھ ۔۔ رام نرائن تُمرے ساتھ

گورو نانک جی واچ

دھن نرائن دھن سو رام ۔۔ جن چِلت دکھایا آتم رام

ایسی بھگت بھئی تمہاری | تت کال پربھ کینی کاری
ساس ساس پربھ نام چتاریا | نانک جن کا کاج سواریا

تب پرہلاد بھگت نے کہا۔ نانک تپا جی! آپ کو کلجگ میں رام جی نے بڑا بھگت بنایا ہے۔ اور آپ کے سنجوگ سے بہت لوگوں کا اُدھار ہوگا۔ اِس کلجگ میں پہلے کبیر بھگت یہاں آئے ہیں اور اب کرتار آپ کو لے آیا ہے۔ تب مردانہ نے پرہلاد بھگت سے پُوچھا۔ بھگت جی! آپ بھی بڑے بھگت ہیں۔ اور آپ پر رام کی بڑی کرپا ہے۔ آپ بتائیں۔ کہ یہاں اور نانک کے بغیر اور بھی کوئی بھگت یہاں پہنچا ہے۔ تب پرہلاد نے کہا۔ آپ یہ نانک جی سے پُوچھیں۔ کہ اور بھی کوئی بھگت یہاں پہنچیگا یا نہیں۔ مردانہ نے کہا۔ آپ بڑے بھگت ہیں۔ جو ست جُگ سے لیکر تمام حالات کے آپ واقفکار ہیں۔ آپ ہی بتائیں۔ تب پرہلاد نے کہا۔ سُن بھائی! اِن جیسا کوئی اور ہوگا۔ تو پہنچیگا۔ پہلے بھی بڑے بڑے بھگت ہوئے ہیں۔ اور اب بھی ہوں گے۔ مگر یہاں تک کوئی نہیں پہنچا۔ تب پھر مردانہ نے پُوچھا۔ وہ کب ہونگے۔ تب پرہلاد نے کہا۔ کلجگ میں ہی ہوگا۔ جب نانک تپا پنج کھنڈ جاویگا۔ اِن کے سو سال بعد ہوگا۔ اِن تینوں کے بغیر اور کوئی نہیں آئے گا۔ تب مردانہ نے پُوچھا تین کون کون سے۔ تب پرہلاد بھگت نے کہا۔ پہلے کبیر ہُوا ہے۔ اب نانک تپا اور پھر وُہ ہوگا۔ تب مردانہ نے پوچھا کبیر تو جولاہا ہُوا اور نانک کھتری اور وہ کِس ورن سے ہوگا۔ اور کِس جگہ کون سے شہر میں ہوگا تب پرہلاد بھگت نے کہا۔ پنجاب میں ٹبالہ شہر میں ذات کا جٹ ہوگا۔ تب مردانہ گورُو نانک جی کے چرنوں میں گر پڑا۔ اور کہا میں بھُولا ہوں۔ گورُو جی! تب گورُو نانک جی نے کہا۔ مردانہ! جو پُورن پُرش ہوتے ہیں۔ وہ پردہ نہیں رکھتے۔ تب پرہلاد بھگت نے کہا۔ تپا جی پُورن جوگی ہیں جو پُورن پُرش ہیں۔ وہ اپنی وڈیائی نہیں کرتے۔ سچ سچ کہہ دیتے ہیں۔ تب مردانہ آدھین ہو کر چُپ کر گیا۔ تب گورُو نانک جی۔ پرہلاد بھگت اور مردانہ آپس میں پرسنتا کے بچن بلاس کرکے آنند ہوئے۔ تب گورُو نانک جی نے کہا۔ بھگت جی! اب ہمیں آگیا دو۔ تب پرہلاد بھگت نے کہا تپا جی! آپ کو رام جی کی رضا ہے۔ جہاں آپ کی خوشی آئے وہیں کھیلیں۔ بولو بھائی جی واہگورو

آگے ساکھی ایک پہاڑ کی چلی

جب گورُو نانک جی [illegible] سے انتر دھیان ہُوئے تو ایک جنگل پہاڑ پہ جا کھڑے ہوئے۔

مردانہ نے پُوچھا۔ گورُوجی! ہم اب کِتنے جوجن آئے ہیں۔ گورُو نانک جی نے کہا۔ مردانہ ہم سولہ لاکھ جوجن آئے ہیں۔ مردانہ نے پُوچھا۔ گورُوجی! ہم کل کِتنے جوجن آئے ہیں۔ گورُو نانک جی نے کہا۔ مردانہ! ہم ستاراں لاکھ اٹھتالی ہزار جوجن آئے ہیں۔ تب مردانہ نے کہا۔ گورُوجی! آگے بھی جاؤ گے گورُو نانک جی نے کہا۔ ہاں ضرور۔ مردانہ نے کہا۔ آگے کونسی جگہ ہے۔ تب گورُو نانک جی نے کہا۔ مردانہ! آگے دھرُو بھگت کا منڈل ہے۔ مردانہ نے پُوچھا۔ وہ کِتنی دُور ہے۔ گورُو نانک جی نے کہا۔ ابھی کافی دُور ہے۔ مردانہ بولا۔ چلو گورُوجی! گورُو نانک جی وہاں سے انتردھیان ہوئے۔ اور کیلاش پربت پر جا کھڑے ہوئے۔ وہاں پہنچ کر مردانہ کہنے لگا۔ گورُوجی! یہاں تو تارے بھی نظر نہیں آتے۔ تب گورُو نانک جی نے کہا۔ مردانہ! نیچے دیکھو۔ مردانہ نے نیچے دیکھا۔ سو سب تارے نظر آنے لگے۔ اور ساتھ ہی چاند اور سُورج بھی نیچے دِکھائی دینے لگے۔ مردانہ نے کہا۔ گورُوجی! یہ روشنی کِس کی ہے۔ گورُو نانک جی نے کہا۔ یہ دھرُو کی روشنی ہے۔ تب مردانہ نے پُوچھا۔ وہ کہاں ہے۔ گورُو نانک جی نے کہا۔ وہ دیکھو۔ جو اُونچی پہاڑی نظر آ رہی ہے۔ وہ منڈل دھرُو کا ہے۔ اُس کے اُوپر دھرُو بھگت ہے۔ مردانہ نے کہا۔ گورُوجی! اب تو ہم یہاں پہنچ ہی گئے ہیں۔ چلو اُس کے درشن کریں۔ گورُو نانک جی نے کہا۔ مردانہ! جلدی مت کرو۔ مردانہ بولا۔ اچھا گورُوجی! تب گورُو نانک جی نے کہا۔ کیوں بالا! میں نے کہا جیسے آپ کی خوشی۔ تب گورُو نانک جی دھرُو بھگت کے منڈل پر چلے۔

ساکھی دھرُو بھگت منڈل کی چلی

تب گورُوجی! ہم تینوں وہاں جا کھڑے ہوئے۔ دھرُو بھگت اپنے منڈل میں تھا۔ پھر ہم نے دھرُو بھگت پُوری دیکھی۔ جو سچ کھنڈ کے سامنے تھی۔ اور بیکنٹھ دھام کے نزدیک تھی۔ اور دھرُو بھگت جی! وشنُو جی کے دھیان میں مگن تھے۔ وہی رُوپ دیکھ کر دھرُو بھگت نے گورُو نانک جی کو نمسکار کی اور کہا۔ ہمارے دھن بھاگ ہیں۔ جو ہمیں پرتکھ وشنُو جی کا درشن ہوا ہے۔ تب گورُو نانک جی نے کہا کہ تم بیکنٹھ کے سامنے رہتے ہو۔ اور وشنُو کا دھیان کرتے ہو۔ سو شُدھ چیتن نرگُن سرگُن تجھ میں بھی اور میرے میں بھی بیکنٹھ میں بھی۔ سارے جگت میں بھی ایک ہی ہے۔ سجاتی وجاتی جگت تین بھید سے رہت ہے۔ جو وشنُو تس کو نمسکار ہووے۔ سجاتی کہیے۔ جیسے منکھ پاس منکھ وجاتی کہیے۔ منکھ پاس برچھ سُرت کہیے انگ ہووے۔ سو آپ اپنے اندر دھیان کر کے دیکھو

سب کچھ آپ کے اندر ہے۔ تب دھرو بھگت نے متھا ٹیکیا اور کہا۔ ایسی جگہ پر سوائے آپ کے اور کسی کو آنے کی طاقت نہیں۔ تب گورو نانک جی نے کہا۔ بھگت جی! سری ستنام کے پرتاپ کی وجہ سے پون پر سواری کر کے ہم آرام سے یہاں پہنچ گئے ہیں۔ نرنجن نربان پرمیشور کی مہاتما سے مردانہ کو یہیں پربت پر چھوڑ گئے اور گورو جی میں اکھنڈ پربت پر گیا۔ اور گورو نانک جی نے دھرو بھگت کو وشنو کا روپ دکھا کر پھر اپنا روپ دکھایا۔ تب دھرو بھگت نے کہا۔ دھن ہو نانک تپا جی دھن ہو۔ کلجگ کے جیوؤں کا اُدھار کرنے کے لئے منش روپ دھارن کیا ہے کئی منشوں کا گوشٹ کر کے اُدھار ہو گا۔ اور کچھ شبد کو سنکر اور پڑھکر اُدھر ینگے اور جو منش نرگن اور سرگن کو ایک روپ جان کر نام کی اُپاسنا کریں گے۔ اُن کا بھی ظاہر اُدھار ہو گا۔ تب گورو جی نے کہا ہم وشنو جی کے مندر کو جاتے ہیں۔ کلجگ کی تمام وارتا کر کے پھر آ گیا ہے کر کرپات لوگ کو جاویں گے۔ تب دھرو بھگت نے کہا۔ تپا جی! پہلے میں آپ کو نرالا سمجھتا تھا۔ اور وشنو کو نیارا جانتا تھا۔ اب آپ کی کرپا کر کے وشنو میں اور آپ میں کوئی فرق نہیں جانتا۔ تب گورو نانک جی نے کہا۔ بھگت جی! آپ پہلے ہی ابھید روپ ہیں۔ آپ کو نارد جی نے (جبکہ آپ کی عمر صرف پانچ سال کی تھی) آپ کو اُپدیش کیا ہے۔ سو تم نے پرمیشور میں لین ہو کر بھجن کیا۔ اور ساکھشات درشن کیا۔ دوبدھا کوئی بھی نہیں رہی۔ سب میں جوتی جوت کی جوت سما رہی ہے جسطرح پانی میں پانی مل جاتا ہے۔ دوجا بھاو نہیں رہا۔ ایک پرمیشور ہی ہے جو ایک سے انیک اور انیک سے ایک ہو جاتا ہے۔ گیان روپ ببیک روپ آپ ہی ہے۔ سولہ کلا سمپورن بھی آپ ہی ہے۔ آپ سب میں آکاس پاتال میں سدا اجیت ہے کال کلپنا سے رہت ہے۔ تب دھرو بھگت نے کہا سن نانک تپا جی! آپ پر نرنکار جی کی بڑی کرپا ہوئی ہے۔ اور بھی بڑے بڑے بھگت ہوئے ہیں۔ مگر یہاں تک کوئی نہیں پہنچا۔ اور جو آپ کا نام لے گا وہ سنسار سے اُدھر ے گا۔ جس پر آپ کی کرپا ہو گی اُس پر نرنکار کی بھی کرپا ہو گی۔ تب گورو نانک جی دھرو بھگت سے رخصت ہوئے۔ بولو بھائی جی واہگورو

آگے ساکھی سچ کھنڈ میں جانیکی چلی

تب گورو نانک جی دھر سچ کھنڈ دربار میں جا پہنچے۔ جہاں بڑا پرکاش ہے۔ پرکاش روپ تخت کے اوپر ست نرانکار جوتی سروپ بیٹھے ہیں۔ سب بھگت اوتار ہاتھ جوڑ کر کھڑے ہیں اور بابا نانک جی نے وہ جو کوٹان سورج کے سمان پرکاش ہے۔ کوٹان چندرماں جیسا سیتل پرکاش ہے۔ اُس سچے پرکاش دیکھے پرکاش کیا۔ اُس جوتی روپ بھگوان کی اُستت کی۔ اور آگے ست سروپ نرنکار وشنو جی براجمان ہیں۔ سرب سمرتھ سرب شکتی مان بھگونت جی نے کہا۔ آؤ نانک بھگت۔ تم سدا ہی مجھ میں ملے ہیں

آپ میں اور مجھ میں کوئی فرق نہیں۔ آپ کو سنسار میں ست نام کا اُپدیش دینے کیلئے بھیجا تھا۔ سو دیا ہے۔ تب گورو نانک جی نے کہا۔ اے سرب نگ سوامی! جہاں جہاں آپ کی آگیا ہوئی وہاں ست نام کا چکر پھیرا۔ اور جہاں جہاں آپ کا حکم ہوگا۔ وہاں ست نام کا چکر پھیروں گا۔ آگے جیسے آپ کی رضائے ہوگی۔ ویسے ہی ہوگا۔ یہ کہہ کر گورو نانک جی نے اُستت میں شبد اچارن کیا:۔

سو در کیہا سو گھر کیہا جِت بہہ سرب سمالے

واجے ناد انیک اسنکھا کیتے وادن ہارے | کیتے راگ پری سیوں کہیئن کیتے گاون ہارے

گاوینہ تدھ نوں پون پانی بیسنتر گاوہ راجہ دھرم دوارے

گاوینہ چت گپت لکھ جانیہ لکھ لکھ دھرم ویچارے | گاوینہ ایسر برہما دیوی سوہن سدا سوارے

گاوینہ اند اندا سن بیٹھے دیوتیاں در نالے | گاوینہ سدھ سمادھی اندر گاون سادھ وچارے

گاون جتی ستی سنتوکھی گاوینہ ویر کرارے | گاون پنڈت پڑھن رکھیسر جگ جگ ویدا نالے

گاوینہ موہنیاں منموہن سرگاں مچھ پیالے | گاون رتن اُپائے تیرے اٹھ سٹھ تیرتھ نالے

گاوینہ جودھ مہابل سورا گاوینہ کھانی چارے | گاوینہ کھنڈ منڈل ورہمنڈا کر کر رکھے دھارے

سیئی تدھ نوں گاوینہ جو تدھ بھاون رتے تیرے بھگت رسالے

ہور کیتے گاون سے مَیں چت نہ آون نانک کیا ویچارے

سوئی سوئی سدا سچ صاحب ساچا ساچی نائی | ہے بھی ہوسی جائے نہ جاسی رچنا جن رچائی

رنگی رنگی بھاتی کر کر جنسی مایا جن اُپائی | کر کر دیکھے کیتا اپنا جیوں تس دی وڈیائی

جو تس بھاوے سوئی کرسی حکم نہ کرنا جائی | سو پاتشاہ ساہا پاتشاہ نانک رہن رجائی

ایسا سچ کھنڈ ہے۔ جس میں نرنکار براجمان ہے۔ جب گورو نانک جی نے رسنا سے یہ شبد اچارن کیا۔ تب نرنکار یہ شبد سُنکر بڑے خوش ہوئے۔ تب نرنکار نے حکم دیا۔ اے نانک! آگے برہما کو چار بید دیئے ہیں۔ کلجگ میں لوگوں کی بُدھی ملین ہوگئی ہے۔ پاپ اور جھوٹ کے زور کی وجہ سے منش بیدوں کو نہیں سمجھ سکتے۔ اور اب آپ پانچواں وید نام کی اُپاسنا کا بھاکھا بانی دوارے پرگٹ کرو۔ جس کو پڑھ کر جیوؤں کا اُدھار ہوگا۔ تب گورو نانک جی نے متھا ٹیکیا اور ہاتھ جوڑ کر بنتی کی ہے۔ بھگوان ست سروپ نرنکار! آپ کی کرپا سے سب کارج ہوں گے۔ یہ عرض کرکے گورو نانک جی اُس پرکاش سے باہر آئے۔ تب پھر گورو نانک جی دھرو بھگت کے آسن پر آئے۔ اور گورو جی انہیں نے اکھنڈ پربت سے آکر گورو نانک جی کے چرنوں پر متھا ٹیکیا اور مردانہ نے بھی آکر متھا ٹیکیا۔

پھر گورُو نانک جی دھرو بھگت کے پاس آئے اور کہا کرتار کرتار۔ تب دھرو نے گورُو نانک جی سے پُوچھا۔ ہے نانک تپا جی! کیا پربھو نرنکار نربان جی کو دیکھا۔ گورُو نانک جی نے کہا۔ ہم نے اپنے اِک اونکار کو دیکھا ہے۔ سچا صاحب سچے تخت پر براجمان ہے۔ پربل جوت ہے اسطرح کہ جسکے درشن کرنے سے دوبدھا دُور ہو گئی ہے۔ اور سُکھ پراپت ہُوا ہے۔ اِتنا کہہ کر گورُو نانک جی دھرو بھگت کو کرتار کرتار ست کرتار کہہ کر وہاں سے چل دیئے۔ تب مردانہ نے پُوچھا۔ سوامی جی! ہم پرتھوی سے کتنے جوجن آئے ہیں۔ تب گورُو نانک جی نے کہا۔ سُن مردانہ! ہم چالیس لاکھ جوجن آئے ہیں۔ تب گورُو نانک جی نے کہا۔ سُن مردانہ! ہم چالیس لاکھ جوجن اُونچے آئے ہیں۔ اور دھرو بھگت اُنتالی لکھ جوجن اُونچا ہے۔ اور سری نرنکار جی کا آسن ایک لاکھ جوجن دھرو سے اُونچا ہے۔ مردانہ نے پُوچھا گورو جی! اِس سے پرے بھی کچھ ہے۔ تب گورو نانک جی نے کہا۔ مردانہ! پرمیشور کا کوئی انت نہیں۔ وہ بے انت ہے۔ اور جو کچھ کرتار نے ہمیں دِکھایا ہے۔ سو دیکھا ہے مردانہ! دھرو بھگت، پرہلاد بھگت، اور دتاتریو جیسے سب یہیں ہی ہیں۔ اور ہم پر کرتار پُورکھ کی اِتنی بڑی مہربانی ہوئی۔ جو ہم یہاں تک آ پہنچے ہیں۔ اُس کرتار کا کوئی انت و شمار نہیں۔ اور سرشٹی کے کرتا برہما بشن مہیش بھی اُس کا انت نہیں پا سکے۔ وہ اپنی قدرت کو آپ ہی سمجھ سکتا ہے۔ بے سمجھ سنسار اوتاروں کو پرمیشور سمجھ بیٹھا ہے۔ تب بھائی بالا نے کہا گورُو جی! آپ نے سب پُریاں دیکھی ہیں۔ تب گورُو نانک جی نے کہا۔ بھائی اکھیاں میٹو۔ (بند کرو) جب ایسا کیا۔ تب کئی پُریاں دیکھیں۔ جہاں جاتے وہیں سمندر۔ پہاڑ۔ ندیاں انت سرشٹ۔ آکاش پاتال۔ دیوتاؤں کی پُریاں۔ منشوں کی پُریاں وغیرہ وغیرہ دیکھیں پھر آنکھیں کھولیں۔ تب سری گورُو نانک جی کے چرنوں میں اپنے آپ کو بیٹھا ہُوا پایا۔ تب ہم نے گورُو نانک جی کے چرنوں میں اپنے آپ کو بیٹھا ہُوا پایا۔ تب ہم نے گورُو نانک جی کے چرنوں میں متھا ٹیکیا اور کہا۔ دھن ہو۔ گورُو جی دھن ہو۔ اپار پُرکھ ہو۔ جو کچھ دیکھنا ہے ہم نے دیکھ لیا ہے۔ تب گورُو نانک جی نے کہا۔ بھائی بالا! جس پر کرتار کرپا ہوتا ہے۔ وہ اپنے آپ کو برہم جانے گا۔ اور جس پر کرتار مہربانی کرتا ہے۔ وہ اپنے آپ کو کیا ہُوا جانتا ہے۔ سُنو بھائی بالا مردانہ! سنسار پر کرودھی بہت ہیں۔ جس کے پاس تھوڑی سی مایا ہو جاتی ہے یا زر ہو جاتا ہے۔ تو آدمی سمجھتا ہے۔ کہ مجھ پر بڑی کرپا ہے۔ یہ نہیں سمجھتا کہ یہ سب کچھ ناش ہونے والا ہے۔ اور اپنی موت کو بھول جاتا ہے۔ کرتار نے اِس جیو کی مت پھیر دی ہے۔ اِتنے تک مردانہ نے کہا۔ سچ

ہے گورُو جی! جو کچھ آپ کہتے ہیں۔ سچ ہے۔ تب پھر مردانہ نے کہا۔ گورُو جی! اب ہم کِس پہاڑ پر آئے ہیں۔ گورُو نانک جی نے کہا۔ یہ کِنکا پربت ہے۔ دو لاکھ جوجن پھرے ہیں۔ اور تب اد بھائی بالا اب ہم کِس طرف چلیں تب گورُو جی! میں نے کہا جس طرف آپ کی رضا ہے۔ تب گورو نانک جی نے کہا بھائی بالا! ہم تین بندر کے راہ پر ہیں۔ صورت بندر چپٹا بندر اور نکٹا بندر اور سیدھ یہاں سے مچھلی بندر کا ہے۔ اور لاڑی بندر کا راہ کھڑا ہے۔ تب میں نے اور مردانہ نے کہا۔ کہ جدھر آپ کی رضا ہے اُسی طرف چلو۔

ساکھی سیلا پربت کی چلی

وہاں سے انتردھیان ہو کر ہم سیلا پربت پر جا پہنچے۔ مردانہ نے پُوچھا۔ گورُو جی! ہم کتنے جوجن آئے ہیں۔ گورُو نانک جی نے کہا۔ ہم گیارہ لاکھ جوجن آئے ہیں۔ اور کُل تیرہ لاکھ جوجن آئے ہیں۔ تب مردانہ نے پُوچھا۔ گورُو جی! یہ پربت دُھرو سے کتنا اُونچا ہے۔ گورُو نانک جی نے کہا۔ مردانہ پچیس ہزار جوجن اُونچا ہے۔ تب پھر مردانہ نے پُوچھا۔ اکھنڈ پربت دُھرو سے کتنا اُونچا ہے۔ گورُو نانک جی نے کہا۔ پچاس ہزار جوجن اُونچا ہے۔ تب پھر مردانہ نے پُوچھا۔ اکھنڈ پربت دُھرو سے کتنا اُونچا ہے گورُو نانک جی نے کہا۔ پچاس ہزار جوجن اُونچا ہے۔ تب پھر میں نے کہا۔ جہاں نرنکار جوتی سروپ بیٹھا ہے۔ وہ کتنا اُونچا ہے۔ گورُو نانک جی نے کہا۔ بالا۔ ایک لاکھ جوجن اُونچا ہے۔ تب میں نے پھر پُوچھا گورُو جی! اُس پربت کا نام کیا ہے۔ جہاں نرنکار جوتی سروپ بیٹھا ہے۔ تو گورُو جی نے کہا۔ اُس پربت کا نام تریدبار ہے۔ تب مردانہ نے پُوچھا۔ گورُو جی! یہاں بھی کوئی سادھ ہے۔ گورُو نانک جی نے کہا۔ یہاں سادھ تو کوئی نہیں۔ لیکن اگلے پہاڑ پر ہے۔ تب مردانہ نے کہا۔ گورُو جی چلو۔ تب گورُو نانک جی نے کہا۔ مردانہ! کیا بھوک لگی ہے۔ تب مردانہ نے کہا۔ یہاں تو آدمی چھوڑ پرندے بھی نظر نہیں آتے اور یہاں کھانے کے لیے کیا رکھا ہے۔ جو کھائیں۔ تب گورُو نانک جی نے کہا۔ مردانہ! وہ جو اُونچی پہاڑی نظر آ رہی ہے۔ اُس کے اُوپر پکے ہوئے پھل ہیں جتنے دل کرے کھا آؤ۔ اور توڑ کر بھی لے آؤ۔ تب مردانہ نے دیکھا۔ کہ قدرت کے درخت چھپے ہوئے ہیں۔ تب مردانہ توڑ توڑ کر کھانے لگا۔ بہت لُطف آیا۔ کافی کھائے اور پھر توڑ کر لے آیا۔ اور گورُو نانک جی کے سامنے لا رکھے۔ گورُو نانک جی نے کہا! بھائی بالا کھاؤ۔ تب میں نے کہا۔ گورُو جی! آپ بھی کھاؤ۔ اور مجھے بھی دو۔ تب گورُو نانک جی نے کہا۔ مردانہ تم اور کھاؤ گے تب مردانہ نے کہا۔ میرا پیٹ تو بھر گیا ہے۔ مگر ایک آدھ دے دو۔ سب کھانے لگے۔ پھر مردانہ نے پُوچھا

گورو جی! یہ امرت پھل ایسے ہی ضائع جاتے ہیں۔ یہاں کھانے والا تو کوئی نظر نہیں آتا۔ تب گورو نانک جی نے کہا۔ مردانہ! اگر کھانے والے نہ ہوں۔ تو پیدا ہی کیوں ہوں۔ مردانہ نے کہا۔ یہاں کھانے والا کوئی نظر تو نہیں آتا تب گورو نانک جی نے کہا۔ یہ قدرتی پھل پیدا ہوتے ہیں۔ اور گپت جہاں پرشوں کیلئے کرتار نے پیدا کئے ہیں۔ تب مردانہ نے کہا۔ گورو جی! ہم تو گپت نہیں۔ تب گورو نانک جی نے کہا۔ مردانہ! پورن پرشوں میں اور گپتوں میں کوئی فرق نہیں۔ تب مردانہ نے کہا۔ گورو جی! آگے چلو۔ "بولو بھائی جی واہگورو"

آگے ساکھی اہار پربت کی چلی

گورو نانک جی وہاں سے انتردھیان ہوئے اور اہار پربت پر جا کھڑے ہوئے۔ تب مردانہ نے پوچھا گورو جی! اب ہم کہاں آ پہنچے ہیں۔ تب گورو نانک جی نے کہا۔ مردانہ! ہم اہار پربت پر آئے ہیں پھر مردانہ نے پوچھا۔ گورو جی! ہم کتنے جوجن آئے ہیں۔ تب گورو نانک جی نے کہا۔ مردانہ ہم نو لاکھ جوجن آئے ہیں۔ اور کُل بائیس لاکھ جوجن آئے ہیں۔ تب مردانہ نے کہا۔ گورو جی! آپ جو کہتے ہیں کہ یہاں ایک سادھ ہے سو اُس کے پاس چلو۔ گورو نانک جی نے کہا۔ مردانہ! جلدی مت کیا کرو۔ اتنے میں وہ سادھ کُٹیا سے باہر نکل آیا۔ اور اُس نے کہا۔ ارے بھائی! تم کون ہو۔ جو یہاں آ پہنچے ہو۔ تب گورو نانک جی نے کہا میرا نام نرنکاری ہے۔ وہ سادھ بولا۔ ارے بھائی! ہم نے تمہارا نام نانک تپا سُنا تھا۔ تب گورو نانک جی نے کہا۔ تم مجھے کیسے جانتے ہو؟ اُس سادھ نے کہا۔ مجھے گورو نے بتایا تھا تب گورو نانک جی نے کہا۔ تمہارا نام کیا ہے۔ اور تمہارے گورو کا نام کیا ہے؟ تب اُس سادھ نے کہا۔ نانک تپا جی! میرے گورو کا نام سیل سین ہے اور میرا نام کلیان ہے۔ تب گورو جی نے کہا۔ اے سادھ! وہ مجھے جانتا تھا۔ تب کلیان نے کہا۔ نانک تپا جی! اُس نے مجھے بتایا تھا۔ کہ نانک نے اوتار لیا ہے۔ تریتے جگ ہم اُس کے پاس رہتے تھے۔ اور تریتے میں اُس کا نام رام جی تھا۔ اور ہم اُس کے آگے رہتے تھے۔ تب گورو نانک جی نے کہا۔ ارے بھائی کلیان! اب تمہارا گورو کہاں ہے۔ تب کلیان نے کہا۔ میرا گورو یہیں حاضر ہے تب گورو نانک جی نے کہا۔ بتائی سیل سین کہاں بیٹھے ہیں۔ ہم کو درشن کراؤ۔ تب کلیان نے کہا۔ میں اپنے گورو کو ابھی اطلاع دیتا ہوں۔ کلیان اپنے گورو کے پاس گیا اور جا کر کہا۔ گورو جی! تین سادھ باہر آئے کھڑے ہیں۔ اور آپ کے واقفکار ہیں۔ تب گورو نے کہا۔ تم جا کر پوچھو۔ مجھے وہ کب سے جانتے ہیں تب کلیان واپس آیا۔ اور کہا۔ ارے بھائی! میرا گورو پوچھتا ہے کہ آپ میرے کب سے واقف ہیں۔ تب گورو نانک جی نے کہا۔ بھائی کلیان! تم جا کر کہو۔ کہ تریتا جگ میں آپ کا نام کیا تھا۔ تب تم میرے

پاس رہتے تھے۔ میں آپ کو جانتا ہوں۔ تب کلیان نے جا کر کہا۔ گورو جی! وہ کہتے ہیں کہ ترتیے میں تمہارا نام کیا تھا۔ پھر سیل سین نے کہا۔ تم جا کر پوچھو کہ ترتیے میں تمہارا نام کیا تھا۔ تب کلیان واپس آیا اور کہا۔ میرا گورو پوچھتا ہے۔ کہ ترتیے میں آپ کا نام کیا تھا۔ گورو نانک جی نے کہا۔ ترتیے میں میرا نام راجہ رام تھا۔ تب کلیان نے جا کر اپنے گورو کو بتایا تب سیل سین نے کہا۔ نانک جی! آئے آ کر درشن دو۔ تب کلیان نے جا کر ایسے ہی کہا۔ تب گورو نانک جی، میں اور مردانہ اندر چلے گئے۔ اندر جاتے ہی گورو نانک جی نے آواز دی۔ کرتار کرتار۔ تب سیل سین نے کہا۔ ست کرتار ست کرتار سیل سین اُٹھ کھڑا ہوا۔ اور کہنے لگا۔ آیئے بیٹھئے۔ گورو نانک جی اور ہم دونوں بیٹھ گئے۔ تب سیل سین نے کہا:۔

کون گورو کون منتر ‖ کون ودیا کون جنتر
کون کلا لے ایہاں آئے ‖ کون نام تم کہاں منگائے
سیل سین پچھے سن رے بھائی ‖ بولے بچن دیہہ سمجھائی

گورو نانک جی واچ

گورو کرتار منتر درڑھائی ‖ ودیا دینی آپ سہائی
سچ کلا لے ایہاں آئے ‖ امرا جونی پکڑ منگائے
بولے نانک سیل سین بھائی ‖ رام ترتیے تم سمجھائی

سیل سین واچ

راجہ رام ترتیے جگ ہوا ‖ کلجگ میں نانک گورو تھیا
بیتے جگ جیتا ہے اورا ‖ تب توں رہتا کانگی ٹھورا
دس نام تو آپنا جو ہو ‖ سیل سین پچھے سب تو ہو

گورو نانک جی واچ

ست جگ اندر نام ہمارا ‖ ہیردان رکھیا کرتارا
ترتیے رام چند اوہو تا ‖ دواپر بری چند کہاتا
کلجگ نانک کہت سیل سین کہ تو جو ‖ اپنا نام بتایا موہو
اگلے جگاں دی خبر تمہیں ناہیں ‖ ہنیں تاں سب تم کو دیتا بائی

تب سیل سین نے اُٹھ کر پرکرماں کی۔ اور ڈنڈوت کر کے گورو نانک جی کے چرنوں پر

گر پڑا۔ اور کہنے لگا۔ دھن ہو راجہ رام پر دُکھ نِوارن ہارے جہاں پُورکھ آپ نے بڑی کرپا کی۔ جو درشن دیا۔ اور ہمارا جنم سپھل کیا۔ تب سیل سین نے کہا۔ کلیان! جاؤ پرساد تیار کرو۔ تب چھتی پرکار کا بھوجن تیار کروایا۔ کلیان نے ہاتھ جوڑ کر کہا۔ پتاجی رسوئی تیار ہے۔ تب گوردو نانک جی نے کہا۔ بھائی بالا اور مردانہ! جاؤ رسوئی تیار ہے۔ پرساد کھاؤ۔ تب سیل سین نے کہا۔ گورو دیو جی! آپ بھی مہربانی کر کے چلیئے۔ تب گوردو نانک جی نے کہا۔

سیل سنجم کی بھگت ہم کھائی بہت بھوک ہنیں لاگے
ہم ماتے ہیں رام رسائن آٹھ پہر دُھن راتے

تب سیل سین نے بنتی کی۔ آپ کو صرف نِرنکار کی ہی بھوک ہے لیکن ہمارا بھلا کیونکر ہو گا تب گوردو نانک جی۔ مردانہ اور بالا تینوں نے پرساد کھایا۔ سیل سین بہت خوش ہوا اور کہنے لگا۔ ظاہرا رام کا درشن ہوا ہے۔ گوردو نانک جی وہاں پانچ دن ٹھہرے۔ اس کے بعد گوردو نانک جی وہاں سے چلکر مات لوک کی طرف روانہ ہوئے۔

اُدہاں سے بنے انتر دھاری	سیل پربت پر کری اُتاری
پوچھے بالا اپنے گورو کو	کتنے جوجن آئے اہاں سو

تب بھائی بالا نے پوچھا۔ گوردو جی! سیل پربت سے سیلا پربت کتنا اُونچا ہے۔ تب گوردو نانک جی نے کہا ہم ایک لاکھ جوجن آئے ہیں۔ اِس کے بعد ہم گھرن پربت پر آئے۔ تب مردانہ نے پوچھا۔ گوردو جی! یہ کونسا پربت ہے۔ گوردو نانک جی نے کہا۔ مردانہ! یہ گھرن پربت ہے۔ پھر مردانہ نے پوچھا۔ گوردو جی! ہم کتنے جوجن آئے ہیں۔ تب گوردو نانک جی نے کہا۔ مردانہ! ہم چار لاکھ جوجن آئے ہیں اور کل ستائی لاکھ جوجن آئے ہیں۔ مردانہ نے کہا۔ یہاں بھی کوئی سادھ رہتا ہے۔ گوردو نانک جی نے کہا۔ ہاں مردانہ یہاں ایک رکھیسر رہتے ہیں۔ مردانہ نے پوچھا۔ اُس کو بھی ملیں گے۔ گوردو نانک جی نے کہا۔ وہ خود یہاں آجائے گا۔ وہاں اُوپر ایک بڑا تالاب تھا۔ جو کہ پانی سے بھرا ہوا تھا۔ گوردو نانک جی وہاں اِشنان کرنے لگے۔ اتنے میں وہ رکھیسر آیا اور آتے ہی کہنے لگا۔

اشنان مدھے کتے گن سوانگ بھگت گنی گنی
کمُر ہمیر پربت مئیں پربت رنگ تے

رکھیشر واتچ:۔ سُنو بھائی! یہ جو تم اشنان کر رہے ہو۔ کس لیئے۔ اِس سگر کو گمو کرتے ہو۔ اُن بھگتوں کیطرح بیٹھے ہو جیسے کمُر رکھیشر ہمیر پربت پر بیٹھا ہے۔ وہاں سے کبھی ہلا جلا نہیں

اَور جیسے مین ترنگ جل سے کرتا ہے۔ اور بچھڑے ہوئے پران ہت ہو جاتے ہیں۔ تم جو اِس سے ترنگ کر رہے ہو۔ تب سری گورُو نانک جی نے بچن کیا۔

اِشنان اِک اونکار رنگ : سواِنگ ستگوُر بھنڈار رنگ : کمیرُ چیت ٹھہر نگ :
نانک گوبند جل ترنگ ＋

تب رکھیشر نے پُوچھا۔ ارے سادھ! تُم نے کیا کہا ہے۔ مجھے سمجھ نہیں آئی۔ تب گورُو نانک جی نے اِس کا مطلب بتایا۔ اِشنان اِک اونکار کے درشن کا کیا۔ سوانگ ستگوروں کے بھنڈار سے لیا۔ کمیرُ جیسا چِت ٹھہرایا ہے۔ گوبند کے نام کا جل نانک مین ترنگ کرتا ہے۔ اگر وُہ بھُول جائے تو پران مِت ہو جاتا ہے۔

تب رکھیشر نے کہا۔ کلجگ میں نانک تپا آپ ہی ہیں۔ اور تریتے جگ میں رام چندر تم تھے تب گورُو نانک جی نے کہا۔ ہے رکھیشر مَیں ہی نانک ہُوں اَور آپ کا نام کیا ہے۔ اُس رکھیشر نے کہا کہ تپا جی! میرا نام سُکھ چین رکھی ہے۔ تب گورُو نانک جی نے کہا۔ اَے رکھی! تم وہی ہو جو راجہ جنک کا لستر اکیا کرتا تھا۔ رکھی نے کہا۔ ہاں تپا جی مَیں وہی ہُوں۔ سُکھ چین رکھی گورُو نانک جی کے چرنوں پر گر پڑا اور کہنے لگا۔ دھن ہمارے بھاگ ہیں۔ جو آپ نے درشن دیا۔ گورُو نانک جی وہاں سے انتر گیان ہُوئے اور اودلکا پربت پر پہنچ گئے۔ مردانہ نے پُوچھا۔ گورُو جی! ہم کہاں آئے ہیں اور کتنے جوجن آئے ہیں۔ گورُو نانک جی نے کہا۔ مردانہ! ہم اودلکا پربت پر آئے ہیں اور گیارہ لاکھ جوجن آئے ہیں۔ اور ہم کُل چالیس لاکھ جوجن آئے ہیں۔ مردانہ نے پُوچھا۔ گورُو جی! یہ کون سے بندر کا رستہ ہے۔ تب گورُو نانک جی نے کہا۔ مردانہ! پہلے گھراٹ بندر آوے گا۔ پھر لامیرٹی بندر اور تیسرا مچھلی بندر آئے گا۔ تب مردانہ نے کہا۔ ہم کس کھنڈ میں جا پہنچیں گے۔ گورُو نانک جی نے کہا۔ اب ہم بھارت کھنڈ میں پہنچیں گے۔ تب مردانہ نے کہا۔ ہم نے نو کھنڈ پرتھوی نہ دیکھی۔ تب گورُو نانک جی نے کہا کمپرس دیپ کھنڈ بھارت کھنڈ کو کہتے ہیں۔ اور بھارت کھنڈ تو تم نے دیکھا ہے۔ چل ابھی کھنڈ دکھائیں۔ اُس کھنڈ کے پُرش ذات کو استریاں بن جاتے ہیں۔ تب آنکھیں بند کیں۔ جب کھولیں تو ابھجنی کھنڈ میں پہنچے۔ وہاں کے سب لوگ درشن کرنے آئے۔ وہاں کا راجہ بھی گورُو نانک جی کے چرنوں پر آ گرا۔ اور کہنے لگا۔ میرے ہاں پرشاد کھائیں۔ تب گورُو نانک جی نے مجھے کہا۔ اَے بالا! تم شیر کا رُوپ ہو جاؤ۔ میں شیر بن بیٹھا۔ تب گورُو نانک جی نے کہا بھائی میرے شیر کا آہار دو۔ راجہ نے کہا حکم کرو۔ تب گورُو نانک جی نے کہا۔ راجہ اپنے لڑکے کا آہار دو۔ راجہ نے پچاس شادیاں کی ہُوئی تھیں۔ اور ایک کا

تھا۔ جو راجہ نے شیر کے آگے دِیا۔ تب گورُو نانک جی نے کہا۔ اے راجہ! تیرے من میں گلانی نہیں گئی۔ تب راجہ نے کہا۔ پیار کر کے گئی تھی۔ اور اُپاسنا کر کے نہیں گئی۔ کہ اِس لڑکے نے راج کرنا ہے۔ تو نہیں مرے گا۔ اور سنت تو پرمیشور کو پہنچے ہوتے ہیں۔ اور سب کے سُکھدائی ہوتے ہیں تب گورُو نانک جی نے پرسن ہو کر راجہ کے لڑکے کو اپنا سِکھ بنایا۔ اور دھرم سال بنوائی۔ کڑاہ پرشاد کروا کر بانٹا۔ لوگوں کو نام جپایا۔ اور آپ چلتے ہوئے۔

"بولو بھائی جی واہگورُو"

آگے کیسی کھنڈ کو گئے

جب گورُو نانک جی وہاں پہنچے۔ تب وہاں کا راجہ اور سب پرجا درشن کرنے آئے۔ راجہ کی رانی نے کہا۔ میرے ہاں لڑکا نہیں ہے۔ کرپا کرو۔ تا کہ راجہ میرے بس میں رہے۔ تب گورُو نانک جی نے کہا۔ سنتوں مہاتماؤں کے آگے نیؤں چلیا کرو۔ جو پرمیشور کی طرف سے دُکھ سُکھ ہو۔ اُس کو برداشت کر لینا۔ رسنا سے میٹھا بولا کرو۔ اور دو لونگ اور ایک الائچی دی۔ اور کہا جاؤ تمہارے گھر دو لڑکے اور ایک لڑکی ہوگی۔ سداست نام کا جاپ کرنا۔ پھر راجہ نے کہا کچھ دِن یہیں رہو۔ گورُو نانک جی نے کہا۔ راجہ کڑاہ کریا کرو اور جوڑ میل کرانا پرشاد ورتکے چھکنا اور داس کرنی سب کام ٹھیک ہوں گے۔ اور شبد من میں دھارنے۔ شبد کے آگے نِو چلنا۔ کھماں کرنی۔ میٹھا بولنا یہ تین باتیں یاد رکھنی ہے راجہ! تم پر پرمیشور بہت خوش ہوگا۔ یہ سب اُپدیش دے کر گورُو نانک جی وہاں سے رُخصت ہوئے۔

آگے کرُکھنڈ کو گئے

آگے کرُکھنڈ کے لوگوں کا یہ طریقہ تھا۔ کہ جب کوئی پیدا ہوتا تھا۔ تو روتے تھے اور جب کوئی مرتا تھا تو ہنستے تھے۔ یہ دیکھ کر گورُو نانک جی نے کہا۔ یہ لوگ گیانی ہیں۔ جو واہگورُو کے بھانے ہوئے کو ہنستے ہیں۔ اور بھیجے ہوئے کو روتے ہیں۔ اتنے گیانی نہیں ہیں۔ جو واہگورُو کرتا ہے تو بھی راضی ہیں۔ اور بھاوے تو بھی راضی ہیں۔ اور کرتا کی ہر بات پر خوش رہنا۔ کیرتن کرنا۔ کڑاہ پرشاد کرنا۔ یہ گیانی کے کام ہیں۔ تب مردانہ نے اُن لوگوں سے کہا۔ تم یہ کیا کرتے

ہو جنم لینے والے کو روتے ہو۔ اور مرنے والے کو ہنستے ہو۔ تب لوگوں نے کہا۔ بھائی! پیدا ہوتا ہے۔ تو پرمیشور سے بچھڑتا ہے۔ اور مرتا ہے تو جا کر ملتا ہے۔ یہ سمجھ کر ہنستے اور روتے ہیں۔ تب مردانہ نے کہا۔ یہ تو بھگونت کی مایا کر کے یہ جیو پیدا ہوتا اور مرتا ہے۔ اور جونوں میں بھٹکتا ہے۔ اور ملتا تو ست سنگ کرکے ہے۔ جو پرمیشور کے حکم کو ست کر مانتے ہیں۔ وہ ہمیشہ ہی خوش ہیں۔ اور آتما کو ست ماننے والے کرتار سے کبھی نہیں بچھڑتے کیونکہ آکاش کی بنائیں سب پورن ہے۔ تمہارا رونا ہنسنا سب فضول ہے۔ تب لوگوں نے گورو نانک جی کے آگے متھا ٹیکیا اور کہا بابا جی! ہمارا اُدھار کرو۔ تب گورو نانک جی نے کہا۔ بھائی تم پرمیشور کو یاد رکھو وہ پرمیشور مانیا ہے۔ جس نے آپ کو دیہہ اروگ دی ہے۔ پرتھوی بسنے کیلئے دی ہے۔ شبد گیان کو اور رس بھوگنے کو دیئے ہیں۔ اِتنے بڑے داتا کو بھلانا نہیں۔ اور یہ شریر تو کرموں کا برچھ ہے۔ جب نیک کرم کرو گے تو تمہاری کلیان ہو گی۔ یہ سُنکر سب لوگ گورو نانک جی کے چرنوں پر گر پڑے۔ تب گورو نانک جی نے کہا سُنو بھائی! اسچیاں رہنا۔ آپس میں میل رکھنا اور نام جپنا۔ کرتار کا بھروسہ رکھنا۔ اتنا اُپدیش کر کے گورو نانک جی اگلے منڈل کو چلے۔ وہاں کے لوگوں کی عمر ہزار ہزار برس تھی۔ اور جوان ہی رہتے تھے۔ وہ لوگ گورو نانک جی کے درشن کرنے آئے۔ تو مردانہ نے پوچھا۔ بھائی کلجگ کے جیوؤں کی عمر سو برس ہوتی ہے۔ اور چالیس برس کا آدمی بوڑھا ہو جاتا ہے۔ آپ لوگوں کی ہزار ہزار برس کی عمر ہے۔ اور جوان ہی ہو۔ آپ میں کیا گُن ہے۔ تو وہ بولے۔ بھائی! ہم جھوٹ نہیں بولتے۔ سدا سچ ہی بولتے ہیں۔ پرانوں کا سنجم کرتے ہیں۔ اسی وجہ سے کلجگ کا زور یہاں نہیں پڑسکتا شاستر ویدوں کے انوسار چلتے ہیں۔ اور سنتوں کا سنگ بھی کرتے ہیں۔ تب گورو نانک جی نے کہا بھائی! ست نام کا جاپ بھی کیا کرو۔ اِس سے تمہارے جگت کے سب کام ٹھیک ہوں گے۔ اور پرلوک بھی سنورے گا۔ دھرم کی کمائی کرو۔ بانٹ کر کھاؤ اور کمائی سے دسواں حصہ دو۔ کڑاہ پرساد کرو۔ ارداس کر کے تقسیم کرو۔ تمہارے سب کام ٹھیک ہوں گے۔ یہ اُپدیش دے کر گورو نانک جی وہاں سے چلتے ہوئے۔

گورو جی الابرت کھنڈ کو گئے

تب گورو نانک جی ایک جنگل میں جا بیٹھے۔ کیا دیکھتے ہیں۔ کہ وہاں کئی کروڑ سنگھ اُترے ہوئے ہیں۔ تب جی اور مردانہ ڈر گئے۔ گورو نانک جی نے کہا۔ مردانہ! رباب بجا کر شبد گاؤ۔

سب شیر تمہارے آگے متھا آٹیکیں گے۔ جب مردانہ نے رباب بجا کر شبد گایا۔ تب سب شیر آگئے۔ گورو نانک جی نے پوچھا۔ بھائی تم کون ہو؟ انہوں نے کہا۔ ہم تامسی جون پاپی ہیں۔ آپ کا درشن کرنے سے ہمارا من تن سیتل ہوگیا ہے۔ تب گورو نانک جی نے پوچھا۔ آپ کی گزران کیونکر ہوتی ہے۔ اُنہوں نے کہا۔ سو سو جوجن تک پشو پنچھی کھائے ہیں۔ مگر اب کچھ ہاتھ نہیں آتا۔ ہمارا اُدھار کرو۔ تب گورو نانک جی نے کہا۔ اب تم منشوں کا جنم پاؤ گے۔ ہمارے سکھ بننا۔ نام جپنا۔ ہم تم کو راج بھوگا دیں گے۔ آپس میں لڑو گے تو نرک میں جاؤ گے۔ یہ کہہ کر گورو نانک جی اُس نگر میں آئے۔ اُس نگر کے لوگ گورو نانک جی کے آگے متھا ٹیکنے لگے۔ اور عرض کی۔ کہ آپ سنگھوں سے کس طرح بچے ہو۔ ہم تو وہیں چلا کر سنگھوں سے بچتے ہیں۔ گورو جی! میں نے اُن لوگوں کو کہا۔ سنو بھائی! گورو نانک جی نے سنگھاں کو اپنا سکھ بنایا ہے۔ دو سو سال تک سب شیروں کی گتی ہو جائے گی۔ اب وہ کسی کو نہیں ماریں گے۔ یہ سُنکر سب لوگ گورو نانک جی کے چرنوں پر آگرے اور بنیتی کی کہ ہماری بھی کلیان کیجئے۔ گورو نانک جی نے کہا۔ ست نام کا سمرن کرو۔ شبد پڑھو۔ نیکی کرو دان کرو۔ کسی کے ساتھ غصہ نہ کرو۔ شبد رُوپ امرت پیو۔ تب تمہاری کلیان ہو جاویگی یہ اُپدیش دے کر گورو نانک جی وہاں سے چل پڑے۔

ساکھی بھدرا کھنڈ کو گئے

جنبو کھنڈ بھی دیہہ ہے۔ وہاں کا راجہ کول ناتھ گورو نانک جی کے چرنوں پر آگرا۔ اور سوال کیا گورو جی! چار آشرموں میں سب سے بڑا کونسا ہے۔ گورو نانک جی نے کہا۔ گرہست آشرم سب سے بڑا ہے جیسے سمندر سے سب موتی نکلتے ہیں۔ اسی طرح گرہست سے سب آشرم نکلتے ہیں۔ اور گرہست کرکے سب کی پالنا ہوتی ہے۔ جسطرح کنول جل سے اُپجا ہے۔ جل سے ہی وہ پلتا ہے۔ اگر گرہستی نام جپے ونڈ کھائے۔ تو سب سے سریشٹ ہے۔ جیسے کنوئیں کا جل نکلے تو میٹھا ہوتا ہے۔ منش جنم تو اچھا ہے۔ اگر نام جپے۔ گرہستی تب اچھا ہے۔ اگر سادھ سیوا کرے۔ ست سنگ کرے۔ میٹھا بولے۔ ونڈ کھائے۔ یہ سُنکر راجہ اور باقی سب لوگ گورو نانک جی کے چرنوں پر آگرے۔ گورو نانک جی نے اُن کو نام دیا۔ اور کہا۔ تم دھرم سال بنواؤ۔ کڑاہ پرشاد کر کے ارداس کرو۔ یہ اُپدیش دے کر گورو نانک جی وہاں سے چلتے ہوئے۔

گورو جی ہرن کھنڈ کو گئے

یہ ساتواں کھنڈ تھا۔ اِس کی پرتھوی سب سونے کی بنی تھی۔ اور لوگ جوان تھے۔ جس کی موت آتی۔ وہ اُونچی پہاڑی پر بیٹھ کر برہم رندھر کو پھوڑ کر پران نکالتا تھا۔ گھر میں کوئی نہیں مرتا تھا۔ تب گورو جی نے اُن سے پوچھا۔ یہ کس کا اُپدیش ہے۔ تب اُنہوں نے کہا۔ ہمارا گورو گورکھ ہے۔ اُسنے ہمیں پرانوں کا سنجم بتایا ہے۔ اِس لئے ہماری عمر بڑی ہے۔ اور دھن بھی بہت ہے۔ ایک شانتی نہیں اگر کرپا کرو۔ تو شانت بخشو۔ تب گورو نانک جی نے کہا۔ بھائی ست نام کا جاپ کرو۔ جو پرانی انتر ہو کر رات دِن پرمیشور کے نام کو جپتے ہیں۔ اُن کو شانت پراپت ہوتی ہے۔ جیسے پانی کے ڈالنے سے اگن شانت ہو جاتی ہے۔ اِسی طرح گورو کے شبد سے ترشنا رُوپی اگن بجھ جاتی ہے۔ اور جم کا ڈر بھی نہیں رہتا۔ جو سچ کے ساتھ لگے ہیں۔ وہ گورو کے ساتھ مِل کر پرمیشور کے چرنوں میں پراپت جا ہوتے ہیں۔ یہ سُنکر راجہ اور باقی تمام لوگ گورو نانک جی کے چرنوں پر آگرے۔ گورو نانک جی نے کہا۔ نام جپو۔ دھرم کی کمائی کرو۔ ونڈ کھاؤ۔ یہ اُپدیش دیکر گورو نانک جی وہاں سے چلدیئے۔

گورو نانک جی کیت کھنڈ کو گئے

یہ آٹھواں کھنڈ تھا۔ ایک جگہ پر گورو نانک جی بیٹھ گئے۔ اور مردانہ شہر میں گیا۔ شہر کے لوگوں نے مردانہ کو پکڑ لیا۔ اور راجہ کے پاس لے گئے۔ راجہ نے کہا۔ مَیں خوشی سے اِس کو دیوی کی بھینٹ چڑھاؤنگا۔ بڑی خوشی خوشی مردانہ کو لے چلے۔ اور باقی سب لوگ پیچھے ہولئے۔ مردانہ من میں سوچنے لگا۔ کہ مرنا تو ایک دفعہ ہے ہی اگر میرا کال آگیا ہے۔ تو مَیں بچ ہی نہیں سکتا۔ اور اگر ابھی میری موت کا وقت نہیں آیا۔ تو کوئی مار نہیں سکتا۔ وہ کرتار آپ ہی راکھا ہے۔ مردانہ کو دیوی کے مندر میں لے گئے۔ اِدھر گورو نانک جی سرب گھٹاں کے جانن ہارے کہنے لگے۔ بھائی بالا! مردانہ پھنس گیا ہے۔ چلو چلیں۔ مَیں نے کہا۔ گورو جی جلدی چلیئے۔ گورو نانک جی وہاں پہنچ گئے۔ راجہ نے جلادوں کو کہا کہ اِسکو جھٹکا دو۔ تب جلاد نے مارنے کے لئے تلوار اُٹھائی۔ جب مارنے لگے تب دیوی کی پرتما سے دُرگا نے پرگٹ ہو کر اُس جلاد کے ہاتھ سے تلوار لے کر راجہ کا سِر اُتار دیا۔ گورو نانک جی نے اُس کے ہاتھ سے تلوار

پکڑلی اور کہا۔ اے دیوی! راجہ تو تمہارا اُپاسک تھا۔ اور مردانہ کرتار کے بھروسے والا تھا۔ دیوی نے کہا تپانی! جو کرتار کے ہیں۔ میں اُن کی داسی ہوں۔ یہ دیکھ کر سب لوگ گورُو نانک جی کے چرنوں پر آ گرے تب گورُو نانک جی نے راجہ کے لڑکے کو راج دیا۔ سِکھ بنایا۔ نام کا اُپدیش دیا۔ دھرمسالہ بنوائی۔ اور کہا۔ دھرم کی کمائی کرو۔ سادھ سنگت کی سیوا کرنی۔ سچ بولنا اور ست نام کا جاپ کرنا۔ یہ اُپدیش دے کر گورُو نانک جی وہاں سے چلتے ہوئے۔

گورُو جی ہرورکھ کھنڈ کو گئے

پھر گورُو جی عرب کھنڈ کو چلے۔ یہ ناداں کھنڈ ہے۔ وہاں کے راجہ نے آ کر متھا ٹیکیا۔ اور کہنے لگا۔ سنت جی! آپ بھگونت کا رُوپ ہیں۔ مجھ پر دیا کرو۔ میری کلیان کرو۔ تب گورُو نانک جی نے کہا سُنو راجہ! سنسار ایک تالاب کی مانند ہے۔ کُنگی ڈڈُو ہیں۔ دشیاں رُوپی سنبل کو کھا رہے ہیں۔ اور جوہری کا گُن گانے والے سنت مہاتما ہیں۔ وہ کنول ہیں۔ جگیاسی لوگ بھنورے ہیں سو دُور سے آ کر کے بھگونت کا جس سُنتے ہیں۔ ست سنگ کرتے ہیں۔ کویاں رُوپی جگیاسی اور چندرماں رُوپی گورُو کا بچن سُنکر آنند ہوتے ہیں۔ اگر کوڑے تمے کو امرت دُودھ کھانڈ وغیرہ بھی سینچیں تو میٹھا نہیں ہوتا۔ اِسی طرح امرت رُوپی شبد ساکتوں کو سُنایا جائے پھر بھی وہ اپنے سوبھاؤ کو نہیں چھوڑتے۔ سو آپ ساکت نہ بنیں۔ بلکہ شُدھ بھاونا سے نام کا سمرن کرو۔ تب تمہارا اُدھار ہوگا۔ یہ سُنکر وہاں کے سب لوگ گورُو نانک جی کے چرنوں پر آ گرے تب مردانہ نے کہا۔ گورُو جی! جو آپ سات دیپ کہتے ہیں وہ تو ہم نے نہیں دیکھے۔ اگر اب نہ دیکھے تو پھر کب دیکھیں گے۔ تب گورُو نانک جی نے کہا۔ چل مردانہ! وہ بھی دیکھ لیتے ہیں۔ تب گورُو نانک جی وہاں سے چل پڑے۔

گورُو جی کا کسُم دیپ میں جانا

وہاں کے لوگوں نے آ کر متھا ٹیکیا۔ گورُو نانک جی نے اُن کو ست نام کا سمرن بتایا اور اُپدیش دیا۔ کہ دھرم کی کمائی کیا کرو۔ سنتوں کی سیوا کرو۔ غریبوں پر دیا کرو۔ اُن کو یہ اُپدیش دے کر گورُو نانک جی وہاں سے چلتے ہوئے +

گورو جی پشپک دیپ کو گئے

پشپک دیپ میں بڑے کوتک ہیں۔ پھل پھول!۔۔۔اشوک بن دودھ کی نہریں مصری کے پہاڑ سب پدارتھ موجود ہیں۔ وہاں کے راجہ اور لوگوں نے آکر گورو نانک جی کو متھا ٹیکیا۔ گورو نانک جی نے پوچھا۔ راجہ جی! کیسے رہتے ہو۔ اُنہوں نے جواب دیا۔ باقی تو یہاں سب کچھ ہے مگر یہاں ایرکھا بڑی ہے۔ آپ سے بڑے کو دیکھ کر حسد آتا ہے۔ تب گورو نانک جی نے کہا۔ بھائی! کرتار کو سدا حاضر ناظر سمجھا کرو۔ اور حسد نہ کیا کرو۔ پرمیشور کے کئے کو اچھا جانو۔ ہر ایک میں پرمیشور جانو۔ آئے کی سیوا کرو۔ تمہاری کلیان ہوگی۔ سب لوگ گورو جی کے سکھ بنے۔ گورو نانک جی وہاں سے چلتے ہوئے۔

پھر گورو نانک جی ساتویں دیپ کو گئے۔ سب لوگوں نے آکر متھا ٹیکیا۔ گورو جی نے اُن کو اُپدیش دیا کہ کرتار کو ست جانو۔ دیہہ است جانو۔ سادھ سنت کی سیوا کرنا۔ نام جپنا یہ اُپدیش دے کر گورو نانک جی وہاں سے چلتے ہوئے۔

پھر گورو نانک جی جمبو دیپ کو گئے۔ وہاں کے لوگوں نے آکر متھا ٹیکیا۔ گورو نانک جی نے دیکھا۔ کہ اُن کا نگر سونے کا ہے۔ اور اُن کی راجا بھی بڑی ہے۔ اور سر پر بھی رشٹ پشٹ ہے۔ اُنہوں نے کہا۔ ہمیں اپنا سکھ بناؤ۔ گورو نانک جی نے کہا۔ بھائی سکھو! واہگورو جی کا سمرن کرنا۔ دھرم کی کمائی کرنی۔ دان کرنا۔ جب آپ کو کوئی کام ہو۔ تو کڑاہ پرشاد کر کے پوتر ہو کر ارداس کرنی تمہارے سب کام ٹھیک ہو جائیں گے۔ اس طرح گورو جی نے سب کو اُپدیش دے کر اُن کا اُدھارن کیا۔ اور مردانہ و بھائی بالا کو سات دیپوں کی سیر کرائی +

آگے ساکھی رامیشور کی چلی

گورونانک جی وہاں سے چلے تو کیا دیکھتے ہیں۔ کہ سمندر ٹھاٹھیں مار رہا ہے۔ تب مردانہ نے پوچھا گورو جی! اب ہم کہاں جائیں گے۔ تب گورو نانک جی نے کہا۔ مردانہ! اب رامیشور جائیں گے۔ وہاں سری رامچندر جی نے پل باندھا ہے۔ وہاں ایک سادھ رہتا ہے۔ اُس کے درشن کریں گے تب ہم تینوں وہاں سے انتردھیان ہوئے اور رامیشور کے پل پر جا کھڑے ہوئے۔ وہاں ایک

سادھ ہرداس بیراگی رہتا تھا۔ گورو نانک جی ٹھاکردوارے کے باہر جا بیٹھے۔ ہرداس سادھ کو پتہ لگا۔ تو وہ اپنے سادھوں کو ساتھ لے کر آیا۔ کیا دیکھتا ہے۔ کہ گورو نانک جی کوئی پھل کھا رہے ہیں۔ اُس سادھ نے کہا۔ سادھو! یہ رام تیرتھ ہے۔ آپ نے بغیر چڑھائے کیوں پھل کھایا ہے۔ تم کون ہوتے ہو۔ تب گورو نانک جی نے کہا۔ ہم نرنکار کے ہیں اور نرنکار نے ہمارے سب بندھن کاٹ دیئے ہیں۔ ہم نربندھ ہیں۔ ہمارا ٹھاکر نرنکار ہے۔ تب اُس سادھ نے کہا۔ ہے سنت جی! آپ نے نرنکار کو دیکھا ہے۔ تب گورو نانک جی نے کہا۔ سُنو سادھ جی! ہمارا گورو ہی نرنکار ہے۔ یہ کہہ کر گورو نانک جی نے کہا۔ مردانہ رباب بجاؤ۔ تب گورو نانک جی نے شبد کہا:۔

راگ آسا محلہ پہلا

گور سیوے سو ٹھاکر جانے ۔ دُکھ مٹے گور سبد پچھانے

رام جپو میری سکھی سکھینی ۔ ستگور سیو دیکھو پربھ نینی ۔ ا۔ رہاؤ۔

بندھن مات پتا سنسار ۔ بندھن سُت کنیا ار نار

بندھن کرم دھرم ہوں کیا ۔ بندھن پُت کلت من بھیا

بندھن کرکھی کرہہ کرسان ۔ ہوں مے ڈنڈ سہے راجہ منگے دان

بندھن سودا انت اچاری ۔ ترپت نہیں مایا موہ پساری

بندھن سیہہ سنچیہ دھن جائے ۔ بن گور بھگت نہ پوئی تھائے

بندھن بید باد اہنکار ۔ بندھن بنسے موہ بکار

نانک رام نام سرنائی

ستگور راکھے بندھ نہ پائی

گورو نانک جی نے کہا۔ اے سادھ جی! ہم نے رام جی کے نام کی اوٹ لی ہے۔ اور سب بندھن ہمارے کاٹے ہیں۔ سری رام نے ہم کو نربندھن کیا ہے۔ تب ہرداس بھگت نے گورو نانک جی کے چرنوں پر نمسکار کی۔ اور کہا۔ آپ پرماتما کی بڑی کرپا ہے۔ اب آپ یہیں رہیں تاکہ ہمارا بھلا ہو۔ تب گورو نانک جی رامیشور ٹھاکر دوارے میں جا ٹھہرے۔ تب ہرداس نے کہا۔ ہم تو ایک رام کا نام جانتے ہیں۔ کوئی ایسا نام سناؤ جس کے پڑھنے سُننے سے مکتی پراپت ہو۔ گورو نانک جی نے سمندر نام کیا راگ مارو محلہ پہلا۔ سمندر سیت بندھ رامیشور میں ہو یا۔ راجے سونابھ کو پراپت ہوا۔ سونابھ

سے پیرٹے مو کھے لیا تھا۔ اِس سے جنم ساکھی میں لکھا ہے۔

پوڑی

اُچت پار برہم پرمیشور نامہ | | دین دیال دمودر راما
آد جگاد جُگ جُگ سوئی انباشی الکھ بدھا تا ہے۔ ۱-
آد جگاد جُگ جُگ سوئی | | جن سِرجی تِن ہی پھُن گوئی
چھتی جُگ غُبارے ورتے تس قیمت کون کرتا ہے۔ ۲-
چھتی جُگ غبارے ورتا | | پار برہم اناسی کرتے
قُدرت قادر حاضر ناظر ہنچل آئے نہ جاتا ہے۔ ۳-
سچا تخت دُیپا ساچا | | جو اُپجے سو کاچو کاچا
آون جادن چوپڑ کھیلے کر دیکھے جوج ددھا تا ہے ۴-
گگن اُپت تے پون اُپنا | | پون اُپت جل بِنبِ برنا
جل بنب تے تِربھون ساجے گھٹ گھٹ جوت سماتا ہے ۵-
کرنا میں انباشی سوئی | | سرب جیاں گھٹ جوت سموئی
سرب گھٹا پر تپا لک سبنا ہے پرپورن اُدر بھرتا ہے۔ ۶-
اگم اگادھ اتول بے انتا | | اُدچے تے اُدچا بھگونتا
انت نہیں کچھ پارا وارا بے شُمار اتینتا ہے۔ ۷-
لال گلال رنگ ات گُوڑا | | دیپک دُھوپ پرکھ اتے پُوڑا
اچرج رُوپوں دُھوپ الرُوپوں کوٹ برہمنڈ کھنڈ کا داتا۔ ۸-
آد جگاد جگت سُکھدائی | | جُگا جُگنتر سہج رکھائی
اک اُونکار ایک ہی ایکا آپے آپ اُپاتا ہے۔ ۹-
گہر گنبھیر دیال انندے | | مہر مہر کرے ہر ہر بخشندے
انند رُوپ اہند دُھنکار جن نانک جس گاؤ نتا ہے۔ ۱۰-
آد نرنجن پربھ نرنکارا | | نِرا ہار نِر دیر نِرارا
اکال مُورت اجُونی سنبھو برن چہن نہ بُجھا تا ہے۔ ۱۱
اسچرج رُوپ بسمن بسا | | بھگت وچھل ہر آد جُگا دا

آد جُگادی ہے بھی ہوسی پار برھم بے انت بے انتا۔۱۲۔
دینا ناتھ درد دُکھ بھنجن | اپتت اُدھارن پاد نکھنجن
موکھ پرائن مُکت مُکتیشر تیرے نام انیک اننتا ہے۔۱۳۔
سہسر نام ہیچ مُول بندیجا | آد جگاد گیان کتھلیجا
سہنسر نام ست ہر جپیئے گور پورے تے جاتا ہے۔۱۴۔
آد جُگاد ہنچل دھرنا | اہنچل ہیچ سہنسر نامہ
سہنسر نام گورمکھ پرگاسے سُن سُن جس بگنتا ہے۔۱۵۔
گہر گنبھیر گہیر گلا لا د | موہن مادھو کرشن دیالا
رام چند نیو بنواری اند بین بجنتا ہے۔۱۶۔
موہن سُندر کرشن مُراری | ارگھو پت راجہ بنواری
راجہ رام کرشن ہر کہیئے پار برہم ہر تنتا ہے۔۱۷۔
نربھو نِرویر نارائن | انت کارن پرکھو نپچائن
اگم اکال پُورکھ نِرالا ہیچ سچے تخت بہنتا ہے۔۱۸۔
اگم اگادھ بے انت اتولا | اگیان پدارتھ رتن امولا
اگم اتھاہ بے انت سوامی بھگت وچھل ورتنت ہے۔۱۹۔
اپر اپار اگاہ ات گوڑا | اگم اتھاہ گور سبدی اُدڑا
آد جُگاد جُگ و جُگ سوئی نانک جن بنونتا ہے۔۲۰۔
اُد تج مُو تج سدا اُچرتھانا | پار برہم ساچا دیوانہ
ست اُبارن مُکت سُدھارن کر کر چوج کھلنتا ہے۔۲۱۔
ہیچ صالاحی گہر گنبھیرا | اند بنودی گورمکھ من دھیرا
آد انت اپرنپر پورا ہیچ سچی مہی سُنہنتا ہے۔۲۲۔
جُگ چار سے ہے بانی | ان ساچے سب کُوڑ کمانی
جن ساچے جم کنکر مارے بہہ جونی گربھ گلنتا ہے۔۲۳۔
سچے تخت بہے ابناسی | اہنچل ساچ آئے نہ جاسی
تیرد۔ دپ نہ جانے کوئی تو کر کر چوج دِکھنتا ہے۔۲۴۔

آنند بندی چوجی رنگا | تھاپ اُتھاپے کرسو ہوئیگا

اُسارے ڈھاہ ڈھاہ اُسارے اُدنے سبھر بھرنتا ہے۔ ۲۵۔

اُتپت پرلو حکمے ہووے | حکمے ساجے حکمے کھووے

حکم ساجے حکم نواجہہ منتر نہ کسے پچھنتا ہے۔ ۲۶۔

پُرکھوتم ہر پُرکھ اگماں | درن چہن کچھو جات نہ جنما

ادرشٹ اگوچر الکھ نہ لکھیئے گھٹ گھٹ سو ورتنتا ہے۔ ۲۷۔

اناتھاں ناتھ سرب پرتپالے | انت نت جیاں سار سمالے

وڈا اتھاہ رجائی راجہ بھانا ہر بھگونتا ہے۔ ۲۸۔

اگم اپار بے انت بیبا | آد جگاد انیل انادا

انحد رُن جھنکار اناحد دُھن اونکار دجنتا ہے۔ ۲۹۔

تاکا انت نہ جانے کوئی | پُورے گُور تے سوجھی ہوئی

سمرت اسنکھ انت نہیں پایا ہر صفتی انت نہ انتا ہے۔ ۳۰۔

صفت صالاہن جو جن بھاگا | اُڈھاڈھی منگت گُن درگاوے

نانک ڈھاڈھی پاپ بہنایا در سچے تپونتا ہے۔ ۳۱۔

لال گلال دیال مُرارا | اپرا پار نگ پائے نہ پارا

بے شمار بے انت بے انتا اگم اتھاہ اتنتا ہے۔ ۳۲۔

رام کرشن گوبند پرائن | مکند منوہر لچھمی نارائن

گوبند سدا سر سرب پر ہاری آپے آپ اپنتا ہے۔ ۳۳۔

ہر ہر سری ٹھاکر نرسنگھا | اکال مُورت اجُونی سے بھنگا

موہن مادھو کرشن مُراری نرکھجو بھو بنر بھنتا ہے۔ ۳۴۔

اُچت پار برہم پرشوتم سوامی | امدھ سُودن دامودر سوامی

رکھی کیس گوردھن دھاری مُرلی منوہر دجنتا ہے۔ ۳۵۔

کاہن کرشن ہر نارائن | بھگت وچھل ہر بردر کھائن

سنت اُدھارن ہر ہر تیرا انت نہ کوئی پاتا ہے۔ ۳۶۔

وچھل بھید ابھید الیکھا | درن چہن کچھو روپ نہ ریکھا

آد جُگادی ہے بھی ہوسی گُور کے شبد پکچھاتا ہے۔ ۳۷۔

آد نرنجن گہر گنبھیرا | اسچ ٹھکرائی ساچے میرا

انحد رُن جُھنکار سدا دُھن نربھو کے گھر داسا ہے۔ ۳۸۔

دامودر ہردانا بینا | اگہر گنبھیر گہیر سُبھانا

پار برہم پرمیشر سوامی لیپ نہ کوئی لاتا ہے۔ ۳۹۔

ادہمو آدنگ سُن اپارا | اُونکارا کر کیا پسارا

سُن کلا مہہ لائے تاڑی سُنے سُن سماتا ہے۔ ۴۰۔

اکتھ کتھا گُور سبد بیچاری | اگور مکھ پایا موکھ دُواری

نانک سچ کہے سب ساچا سچ وسچ بُلنتا ہے۔ ۴۱۔

آپے جتی ستی ستونتا | اچرج رُوپ گھٹ گھٹ ورتنتا

بھو بھنجن ات بھارا گوہر سرب گھٹا کا داتا ہے۔ ۴۲۔

نرہاری نروَیر نرارا | اُوڑد گُوڑ دگُنا اپارا

گہر گنبھیر اگوُ مکھ دھیرا اہچل آئے نہ جاتا ہے۔ ۴۳۔

اناتھا ناتھ سرب پرتپالک | اکوٹ برہمنڈ کا ٹھاکر نائک

درو پتا کی لاج نواج اُدھارن جے جے کار کرنتا ہے۔ ۴۴۔

پرہلاد کی جن پیج رکھائی | ہرناکش چھید یو سنت چھڈائی

سنت بھگت ہر ہر جس گادیہہ ہر اپنا برد رکھنتا ہے۔ ۴۵۔

بھگت وچھل ہر نرنارائن | آدہسر چھید کیو رامائن

اُسر سنگھارن مکت سدھارن اسُبھ سُبھ استمبھا ہے۔ ۴۶۔

اجامل ولیوا ترتارے | بالمیک تارے بڑوارے

بھگت وچھل کرپال کرپا ندھ کارن کرن بدھاتا ہے۔ ۴۷۔

ہر ہر [illegible] دھار کو مادھو | مرلی منوہر مادھو آدو

سنت جناں کا آگیاکاری آدانت سُکھ داتا ہے۔ ۴۸۔

اگادھ بودھ بنیو بنوالی | اسنکٹ ساگر دھرکت تالی

ہنچل دھام سنہسر نامہ گُور کے شبد درنتا ہے۔ ۴۹۔

لال گلال رسال ات ظاہرا | سُندر سُگھڑ سُجانا پرہر

ہنچل تخت سدا ابھر جا کا سچے تخت لبنتا ہے۔۵۰۔

اُسر سنگھارن مُکت مُکتی سرا | تخت نِواسی سچا سچی سر

اِک اونکار اَور نہیں دُوجا نانک چرن پراتا ہے۔۵۱۔

آد جُگادی ہوندا آیا دا | انت پار نہ کنہوں پایا

پرے تے پرے پرولا پر لاکن ہی پار نہ جاتا ہے۔۵۲۔

پرمانند انندی لالن | ہر پربھ بے انت بے انت دا دُکھ بن

ہر نارائن گرب پرہاری اپنے پربھ راتا ہے۔۵۳۔

آد پُورکھ کارن کرتا دا | مُکت دان مُکتی سرسارا

پریم پرائن رُوپ نارائن پُورن پُرکھ بدھاتا ہے۔۵۴۔

عقل کلا پربھ الکھ الیکھنگا | اکال مُورت نرنجن لیکھنگ

دین دیال کرپال کرپا ندھ جسے آپ مِلاتا ہے۔۵۵۔

ایگت اگوچر سری دھرسینا | اُسُندر سوامی کُنڈل ہے بنیا

موہن مادھو کرشن مُراری بیکھ بیکھ بگنتا ہے۔۵۶۔

نرہر نارائن گرب نِوارن | اسنت بھگت ہرسمر اُدھارن

دامودر دُکھ بھنجن سوامی انتر یامی جاتا ہے۔۵۷۔

پریت پریت کر ترِبھون رُوپا | اُرُوپ نارائن ڈیٹھ اڈیٹھم

پرتیم پران مہہ متکاری سرب جیاں پالنتا ہے۔۵۸۔

نہ کیول نہ کنٹک سُورا | اپار برہم پرمیشر پُورا

تھاپیو تھاپے ڈھاہ اُسارے ترن تے میر کرنتا ہے۔۵۹۔

اجر ادرجس جرا نہ مرنا | اَسا چا تخت ساچا جس پرنا

سُن سُن آکھہ پڑھ پڑھ بوجھہ بسمے بسم لسماتا ہے۔۶۰۔

آپے بخش مِلائے میل | اند بنودی چوجی گھیل

سہنسر نام تیرے گنے نہ جائی نانک ہر رنگ راتا ہے۔۶۱۔

جگھ کنیر جودھے اِک جاں کے | انت نہ پادیں پڑھ پڑھ تھاکے

سُور بیر اَر وڈے وڈیرے انت نہ کوئی پاتا ہے ۔۶۲۔
اگم اتھاہ اپار ہنا لا | اپر پرنپر سُر سر دیالا
ہری چند ہر کرشن منوہر سگل برہم لپسرا تا ہے ۔۶۳۔
ہر ہر سوامی ہرجی ہر یا | بھیے دُ یکھے سیام سُندریا
سرب جوت جا کا پرگاسا پرگٹ کر دکھلاتا ہے ۔۶۴۔
پرم تت نرلیپ الیکھا | الکھ پُرکھ سرب پر لیکھا
لِکھیا لیکھ ابھُل نہ بھُل توُں کا ہے من بِل لاتا ہے ۔۶۵۔
سہنسر نام کو گنے نہ تیرے | انت نہ پائن وڈے وڈیرے
تیری صفت کون ہا لاجے سچ قُدرت قادر جاتا ہے ۔۶۶۔
سہنسر نام ستبے پڑھیا | اُوچی پوڑی گگنتر چڑھیا
پنچ بان لے جم کو مارے سچ محل گھر جاتا ہے ۔۶۷۔
سہنسر نام سچ سچی سمت | سہنسر نام سچ اگم گت
سہنسر نام سچی وڈیائی کِن وِرلے گورُمکھ جاتا ہے ۔۶۸
سہنسر نام لِکھتے جو پڑھتے | ساچی بانی کِنیں سُنتے
پنڈت دیہہ سو بار گرامی ہوں بل بل تن درساتا ہے ۔۶۹۔
گور کرپا تے پرگٹیو لو آ | سہنسر نامہ پرگٹ ہو آ
پوتر ہوئے پڑھیہ جو جہبا سے جم کے پنتھ نہ جاتا ہے ۔۷۰
گُپتی بانی پرگٹ ہوئی | گورُمکھ وِرلا چینے کوئی
سُنے سُناوے ہردے گاوے اُدہ پر اُپکاری جاتا ہے ۔۷۱۔
برنوت نانک داس تمہارا | تُو جُگ جُگ داتا پربھو ہمارا
دہ درس جن ترپت آگھاوے تیرے درشن کو بل جاتا ہے ۔۷۲۔
سہنسر نام پڑھے سو مُکتا | سہنسر نام پڑھیہ ترپتا بھگتا
سہنسر نام پڑھے اسھتر ہووے گربھ نہ جوُنی جاتا ہے ۔۷۳۔
سہنسر نام پڑھیہ سو سُکھیئے | سب سُکھ دیکھے کدی نہ دُکھیئے
سہنسر نام ہر گور تے پایا اسھتر گندہ رکھاتا ہے ۔۷۴۔
سہنسر نام پڑھیہ کاج پُورن

جو اچھے سوئی سُکھ پائے ستگور سیو سُکھ داتا ہے۔ ۷۵
سہنسر نام گورمکھ جن پڑھیا | سو پھر گربھ جون نہ پڑیا
سہنسر نام پڑھ مکتا ہووے، سچے سچ سماتا ہے ۷۶۔
سہنسر نام پڑھ کرت نہ کرما | سہنسر نام پڑھ جات نہ جنما
سہنسر نام پڑھ الکھ الیکھے انھے انہہ ملاتا ہے ۷۷۔
سہنسر نام پڑھ سُکھ بسراما | سہنسر نام پڑھ نہچل دھاما
سہنسر نام پڑھ سچے راتا سچے محل گھر جاتا ہے ۷۸۔
سہنسر نام پڑھ سُن سمادھ | سہنسر نام پڑھ کرم نکھادھ
سہنسر نام پڑھ پُورن آسا بر تھا مُول نہ جاتا ہے۔ ۷۹
سہنسر نام پڑھ لوچا پُوری | سہنسر نام پڑھ کدے نہ جھوری
سہنسر نام پڑھ سُوکھ سمانا دہرم دھیرج ٹھہراتا ہے ۸۰
سہنسر نام پڑھ پُورن آسا | امتک ٹیکھ لکھیا دُھر ساچا
نانک سہنسر نام پر پڑھیا دُھر مستک ٹیکھ لکھاتا ہے ۸۱
آد انت دُھر ساچی بانی | سچ اُپائی سچ سمانی
سچ اسچرج اکتھ کیا کہیے نانک صفتی راتا ہے۔ ۸۲

جب سری گورُو نانک دیو جی مہاراج نے سہنسر نامہ سُنایا۔ تب ہرداس بھگت سب سادھوں کو ساتھ لیکر گورو نانک جی کے چرنوں پر آگرا۔ اور کہنے لگا۔ یہ رام تیرتھ دوارا ہے۔ آپ کچھ دِن یہیں بسرام کریں۔ گورُو نانک جی پندرہ دِن وہاں ٹھہرے تب گورُو نانک جی وہاں سے انتر دھیان ہوئے۔ تو ایک دلیس میں جا نکلے۔

آگے ساکھی یاترا کی چلی

گورُو نانک جی چلے جا رہے ہیں۔ کہیں جنگل کہیں دریا کسی جگہ ٹھہرتے نہیں ہیں۔ اتنے میں مردانہ کو ایک دِن بھُوک نے بہت زیادہ تنگ کیا۔ گورُو نانک جی نے کہا۔ مردانہ اسی سے گاؤں میں چلے جاؤ۔ وہاں ایک اُپل کھتری ہے۔ اُس کے پاس جاؤ۔ وہ آپ کو کھانا کھلائے گا اور

تمہاری اچھی خاطر تواضع کرے گا۔ آپ سے کوئی نہیں پوچھے گا۔ کہ آپ کہاں سے آئے ہیں۔ اگر کوئی آئے گا۔ تو یہی کہے گا۔ کہ میں اپنا سر تنس ارپن کر دُوں تاکہ میرا بھلا ہو۔ مردانہ پر گورو جی کی بڑی کرپا ہوئی۔ مردانہ شہر میں گیا۔ مردانہ شہر میں داخل ہوا۔ تمام لوگ مردانہ کے پیروں پر آگرے۔ اور لوگوں نے بڑی پوجا کی۔ مردانہ کپڑوں اور بھوجن کی گٹھڑی باندھ کر لے آیا۔ گورو نانک جی دیکھ کر بہت ہنسے۔ اور کہا۔ مردانہ! کیا لے آئے ہو؟ مردانہ نے کہا۔ گورو جی! یہ کپڑے اور بھوجن لے آیا ہوں۔ گورو نانک جی نے کہا۔ مردانہ! یہ تو ہمارے کسی کام نہیں۔ مردانہ نے کہا۔ گورو جی! پھر کیا کریں۔ گورو نانک جی نے کہا۔ مردانہ! یہ سب کچھ پھینک دو۔ مردانہ نے وہ تمام گٹھڑی پھینک دی۔ گورو نانک جی وہاں سے آگے چلتے ہوئے۔ مردانہ نے بنتی کی۔ گورو جی! جو آپ کے نام کی مانتا کرتے ہیں۔ اور جو کوئی سکھ کے منہ میں ڈالے تو اس کا کچھ بھاؤ آپ کو بھی پہنچتا ہے؟ یہ مجھے مفصل کھول کر بتاؤ۔ اور آپ تو کچھ منہ لگاتے ہی نہیں۔ آپ کس سے ترپت رہتے ہیں۔ تب گورو نانک جی نے کہا۔ مردانہ! رباب بجاؤ۔ تب گورو نانک جی نے راگ گوڑی گواریری میں شبد اچارا

محلہ پہلا

ماتا پریت کرے پت کھائے ۔ مینے پریت بھئی جل نائے

ستگور پریت گورسکھ مکھ پائے ۔ ۱۔

تے ہر جن میلہہ ہم پیارے ۔ جن ملیاں دکھ جاوہ ہمارے ۔ ۱۔

رہاؤ

جیوں مِل بچھرے گو پریت لگائے ۔ کامن پریت جا پر گھر آوے

ہر جن پریت جا ہر جس گاوے ۔ ۲۔

سارنگ پریت بسے جل دھارا ۔ نر پت پریت مایا دیکھ پسارا

ہر جن پریت جپے نرنکارا ۔ ۳۔

نر پرانی پریت مایا دھن کھاٹے ۔ گورسکھ پریت گور ملے گلاٹے

جن نانک پریت سادھ پگ چاٹے

تب مردانہ نے ست کہہ کر تسلیم کیا۔ اور گورو نانک جی آگے چلتے ہوئے۔

آگے ساکھی ٹھگوں کیساتھ ہوئی

گورو نانک جی وہاں سے چل کر ٹھگوں کے مُلک میں جا پہنچے۔ اُسی راستے میں شیخ سجن ٹھگ رہتا تھا۔ اُس نے ایک مندر اور ایک مسجد راستہ میں ہی بنوائی ہوئی تھی۔ اگر کوئی ہندو جاتا۔ تو اُس کو ٹھاکردوارے میں ٹھہراتا۔ اور اگر مُسلمان ہوتا تو مسجد میں ٹھہراتا۔ اور رات کو جب وہ سوتے۔ تو وہ ٹھگ اُن کو مار کر کنوئیں میں پھینک دیتا اور نقدی مال قابو کر لیتا۔ جب دِن چڑھتا۔ ہاتھ میں تسبیح لے کر اور عامہ پہن کر آسن پر بیٹھ جاتا۔ گورو نانک جی وہاں جا پہنچے۔ اُس ٹھگ نے اِن کی بڑی خِدمت کی۔ اور اپنے ساتھیوں کو کہا۔ اِن کے پاس کافی دھن ہوگا مگر ہے پوشیدہ کیونکہ اِن کے مُنہ پر لالی ہے۔ دِن گُذر گیا۔ جب رات پڑی تو وہ ٹھگ کہنے لگا۔ اندر چلو اور آرام سے سو جاؤ۔ گورو نانک جی نے پُوچھا۔ بھائی تمہارا نام کیا ہے۔ اُس نے کہا۔ میرا نام سجن ہے۔ گورو نانک جی نے کہا۔ سجن! تم اچھی سیوا کرتے ہو۔ مگر ایک کے خدمتگار بنو۔ ہم خدا کی بندگی کا سبد کہہ کر سوئیں گے۔ تب سجن نے کہا۔ اچھا جی۔ تب پھر کہنے لگا۔ اب تو بہت رات گُذر چکی ہے۔ تب گورو نانک جی نے کہا۔ مردانہ! رباب بجاؤ۔ تب مردانہ رباب بجانے لگا۔ اور گورو نانک جی نے راگ سوہی میں شبد کہا:۔

اُجل کیہاں چلکنا گھوٹم کالڑی مس	دھوتیاں جوٹھ نہ اُترے جے سو دھوئے تس
سجن سیئی نال میں چلدیاں نال چلن	جتھے لیکھا منگیئے تتھے کھڑے دسن

رہاؤ

کوٹھے منڈپ ماڑیاں پاسہو چتوی آہا	ڈھٹھیاں کم نہ آونی وچہوں سکھنی آہا
بگا بگے کپڑے تیرتھ منجھ وسن	گھٹ گھٹ جیا کھاونے بگے نہ کہیئن
سمل رکھ سریر میں جن دیکھ بھلن	سے پھل کم نہ آونی تے گن میں تن ہن
اندھلے بھار اُٹھایا ڈونگر واٹ بہت	اکھیں لوڑی نہ لہاں ہوں چڑھ لنگھاں کت
چاکریاں چنگیائیاں اور سیانپ کت	نانک نام سمال توں بدھا چھٹہہ جت

تب یہ شبد سُنکر اور گورو نانک جی کے درشن کرکے سجن ٹھگ کی بُدھ اور کی اور ہی ہو گئی گورو نانک جی نے کہا۔ آپ کے سب گُناہ ظاہر ہو جائیں گے۔ تب سجن ٹھگ گورو نانک جی

کے چرنوں پر گر پڑا اور کہنے لگا۔ میرے گناہ معاف کرو۔ تب گورُو نانک جی نے کہا۔ شیخ سجن! خُدا کی درگاہ میں دو باتوں سے فضل ہوتا ہے۔ تب شیخ سجن نے کہا۔ وہ باتیں کون سی ہیں کہو۔ تب گورُو نانک جی نے کہا کہ آپ نے جو جو خُون کئے ہیں۔ سچ سچ بتاؤ۔ تب وہ بولا۔ میں نے بڑے خُون کئے ہیں۔ تب گورُو نانک جی نے کہا۔ اُن کا جو سامان آپ نے لُوٹا ہُوا ہے۔ لے آؤ۔ تب شیخ سجن سارا سامان لے آیا۔ گورُو نانک جی نے کہا۔ اِس تمام مال کو خُدا کے نام پر خیرات کر دو۔ اُس نے ایسا ہی کیا۔ اور وہ گورُو نانک جی کا سکھ بن گیا۔ اور نام جپنے لگا۔ "بولو بھائی جی واہیگورُو"

ساکھی پانی پت کرنال کی چلی

گورُو نانک جی چلتے چلتے پانی پت آپہنچے۔ پانی پت کا پیر شیخ شرف تھا۔ اُس کا مُرید شیخ ٹیٹہری اپنے پیر کے واسطے پانی کا استاوا لینے آیا۔ اُس نے آکر دیکھا کہ تین سادھو بیٹھے ہیں۔ اُس نے آتے ہی کہا۔ سلام علیکم او درویش۔ تب گورُو نانک جی نے کہا۔ الیکھ کو سلام ہو پیر کے درویش تب شیخ ٹیٹہری حیران ہو کر بولا۔ آج تک سلام کسی نے نہ موڑا تھا۔ لیکن اپنے پیر کو تو اطلاع دُوں۔ وہ اپنے پیر کے پاس گیا۔ اور ساری بات جا کر بتائی۔ تو وہ سُنکر کہنے لگا بچہ! جس نے الیکھ کو سلام کیا ہے۔ اُس کے درشن تو کراؤ۔ تا کہ اُس سے پُوچھیں۔ کہ تم نے الیکھ کہاں دیکھا ہے۔ تب شیخ شرف ٹیٹہری مُرید کو لے کر گورُو نانک جی کے پاس آیا۔

گوشٹ محلہ ۱

تب شیخ نے گورُو نانک جی سے پُوچھا۔ کجا آمد؟ تب گورُو نانک جی نے جواب دیا۔ "این جا آمد" پھر شیخ شرف نے پُوچھا۔ اسمان متی تب گورُو نانک جی نے جواب دیا۔ سُوہان بدہ۔ تب شیخ نے گورُو نانک جی سے کہا۔ اگر ترا سوال مے پُرسم اہل جواب بگوئے درویش کُلا سماچ مذہب است۔ تب گورُو نانک جی نے جواب دیا۔

مُنواں مُونڈے تاں مُونڈ منڈائے
مُونڈ کاٹ گور آگے دھرے
مُونڈ منڈائے مُوئے سب کی بنا
مُونڈ منڈائے کی ایہہ گت بھائی

بن من مُونڈ جگت نہ پاوے
من مت تیاگ گور کی مت ترے
سو ویراگی پر کھے بنا
کوئی ورلا گورمہ ... مُونڈ منڈائی

سُوادِ سینہہ ممتا سب تجینگ
ایہہ جگت نانک کلاہ پہرینگ

تب پھر شیخ شرف نے پُوچھا۔ اگر تُرا سوال مے پُرسم اہل جواب بگو درویش "فرقہ شُما چہ مذہب است"۔ تب گورُو نانک جی نے جواب دیا:۔

پیر مت مُرید ہوئے رہنگ ‖ کفنی ٹوپی من شبد گہنگ
بہتا دریا لے کرے بریتی ‖ سہج بیس تہاں سُکھ من چیتی
ہرکھ سوگ کا کرو ہنکارنگ ‖ پہر کفنی دوبدھا بدارنگ
سُن گرڑے لبدی رہائی ‖ تب کفنی کی جگت پائی؟
کُٹنب چھوڈ بھیا اکیلا ‖ نانک پہر کفنی کی بھیا سوہیلا

تب پھر شاہ شرف نے پُوچھا۔ اگر تُرا سوال مے پُرسم اہل جواب بگو درویش کپیں شُما چہ مذہب است۔ تب گورُو نانک جی نے جواب دیا:۔

میر مت مُرید ہوئے رہنگ ‖ گورسبدی کھا من سہج گہنگ
دِشٹ باندھو دُرمت ہرینگ ‖ دسی دُوارے تہاں چڑھینگ
اَدھ سِدھ ہاٹ تاڑ کرننگ ‖ پہر لنگوٹی جرا نہ مرننگ
پہر لنگوٹی بھیا اکیلا ‖ اُلٹ لمب کا پوے اوہ جیلا
بلند مت، گور کی رہی چھوٹی ‖ ایہہ جگت نانک پہر بو لنگوٹی

تب پھر شیخ شرف نے پُوچھا۔ اگر تُرا سوال مے پُرسم اہل جواب بگو درویش پادپوش ترک شُما چہ مذہب است۔ تب گورُو نانک جی نے جواب دیا:۔

سرب گیان اہ نس تیلنگ ‖ پادن پون جل من کیتنگ
دھرن تردر کی رہت رہنگ ‖ کاٹن کھودن من نیں سہنگ۔
دریا میر ریت آچھی ‖ بھاؤ بھاؤ اوہ کرے سُکھی
ایہہ متھن کر کر بوہینگ ‖ تو پادپوش برہم ہوئے رہنگ۔
بن برہم چینے پادپوش تیاگے ‖ کہے نانک اوہ تڑ گھاٹ نہ لاگے

پھر شیخ فرید نے پُوچھا۔ اگر تُرا سوال مے پُرسم اہل جواب بگو درویش تعفائے تُرا تب دردلبینگ من منا چلا سینگ تب گورُو نانک جی نے کہا۔ مردانہ ارباب بجاؤ۔ تب گورُو جی

نے شبد کہا: —— دیو گندھاری محلہ ۱

جیوت مرے جاگت پُن سووے جانت آپ ہی سادے
تیرا جن کوئے ایسا دل درویش
کنچن خاک برابر دیکھے حق حلال پچھانے
جوگی جنگم سدھ کہاوے لوہُو بند جماوے

صفن صفلئے ہوئے لیے خاص کو تو درویش کہاوے
شادی غمی تمک نہیں غصہ خودی حرص نہیں آتیں
آئی طلب صاحب دی مانے اور طلب نہیں آنے
پانچوں اندری در ڈھ کر راکھے تو درویش کہاوے

گگن منڈل مینہ آسن بیٹھا اہند سبد دجا دے
کہہ نانک سادھ کی مہما بید پُران نہ پاوے

شیخ فرید شکر گورُو نانک جی پر بہت ہی خوش ہوئے اور ان سے دست بوسی کی۔ اور گورو نانک دیو جی مہاراج کے پیر چُومے۔ تب گورو نانک جی دہلی کیطرف روانہ ہوئے +

آگے ساکھی دہلی کے بادشاہ کیساتھ ہوئی

گورُو نانک جی چلتے چلتے دہلی جا پہنچے۔ اُس وقت وہاں کا بادشاہ براہیم بیگ تھا۔ گورُو نانک جی ایک مہاوت کے پاس جا بیٹھے۔ اُن مہاوتوں نے گورُو نانک جی کی بہت خاطر تواضع کی۔ اور اُن مہاوتوں کا ایک ہاتھی مر گیا۔ جس کی وجہ سے اُن کا سارا قبیلہ آہ وزاری کر رہا تھا گورُو نانک جی نے پُوچھا۔ آپ روئیوں رہے ہیں۔ اُنہوں نے جواب دیا۔ کہ ہاتھی مر گیا ہے۔ گورُو نانک جی نے پُوچھا۔ ہاتھی کس کا تھا۔ اُنہوں نے کہا۔ ہاتھی بادشاہ کا تھا۔ گورُو نانک جی نے کہا جب ہاتھی بادشاہ کا تھا۔ تو پھر آپ کیوں رو رہے ہیں۔ اُنہوں نے جواب دیا۔ کہ اِس ہاتھی کو بادشاہ کیطرف سے جو روزانہ خوراک ملتی تھی۔ اُس میں سے ہمارے قبیلہ کا خرچ بھی پُورا ہو جاتا تھا۔ تب شری گورُو نانک جی نے نظر عنایت کی اور کہا۔ اگر آپ کا یہ ہاتھی زندہ ہو جائے۔ تو پھر آپ نہ روئیں گے۔ اُنہوں نے کہا۔ کبھی مرے ہُوئے بھی زندہ ہو سکتے ہیں۔ تب گورُو نانک جی نے کہا۔ کہ تم واہگورُو کہہ کر ہاتھی کے مُنہ پر ہاتھ پھیرو۔ تب اُنہوں نے ایسا ہی کیا۔ ہاتھی زندہ ہو گیا۔ بڑی خوشی کی گئی۔ اِس بات کی خبر بادشاہ کو بھی ہو گئی۔ تب سُلطان براہیم بیگ اُسی ہاتھی پر سوار ہو کر گورُو نانک جی کے درشن کرنے آیا۔ اور کہنے لگا۔ یہ ہاتھی آپ نے زندہ کیا ہے۔ تب گورُو نانک جی نے کہا۔ کہ مرے ہُوئے کو زندہ کرنے والا وہ خدا ہی ہے۔

اور دُعائے فقیروں پر رحم خدائے۔ جس وقت اِس کے ساتھ سختی آبنتی ہے۔ اور اگر ساعت نیک ہوتی ہے۔ تو یہ فقیروں کے ماتھے لگتا ہے۔ اور فقیروں کی دُعا سے خدا رحم کرتا ہے۔ تب بادشاہ نے کہا۔ پھر ہمیں دکھاؤ۔ تب گورو نانک جی نے یہ شلوک پڑھا۔

مارے مار جیوالے سوئی ⁂ نانک الیس بن اور نہ کوئی

اِتنا کہنے سے ہاتھی پھر مر گیا۔ بادشاہ نے کہا۔ زندہ کرو۔ تب گورو نانک جی نے کہا۔ حضرت سلامت! لوہا آگ سے گرم ہو کر لال ہو جاتا ہے۔ تب ہاتھ پر ایک سیکنڈ بھی رکھا نہیں جا سکتا اگر ٹھنڈے لوہے کو سارا دن رکھ چھوڑیں۔ تو کوئی تکلیف نہیں دیتا۔ اِسی طرح فقیر بھی خدا کے بھجن سے لال ہو جاتے ہیں۔ اور وہ خدا کے مارے ہوئے کو زندہ کر لیتے ہیں۔ مگر اُن فقیروں کے مارے ہوئے کو اُٹھانا خدا سے بھی مشکل ہے۔ تب بادشاہ یہ سُن کر بہت خوش ہوا۔ اور کہنے لگا۔ کہ خدا میں اور فقیروں میں کوئی بھید نہیں۔ پھر کہنے لگا۔ کچھ قبول کرو تب گورو نانک جی نے ایک سلوک کہا:۔

نانک بھکھ خدائے دی بھیا بے پرواہی ✦ اساں طلب دیدار دی بھیا طلب کائی

تب گورو نانک جی نے کہا۔ اے بادشاہ! اچھا تو یہی ہے۔ کہ آپ فقیروں کے خیال میں نہ آئیں۔ فقیر بڑے سخت ہوتے ہیں۔ تب من میں سوچ کر بادشاہ نے سلام کی اور سلام کر چلا گیا۔ اور پھر گورو نانک جی وہاں سے چلتے ہوئے۔

ساکھی سدھوں کیساتھ ہوئی

گورو نانک جی چلتے چلتے ایک جگہ پر پہنچے۔ جہاں کہ گورکھ ناتھ بیس سدھوں کو ساتھ لے کر آیا۔ اور آ کر آدیس آدیس کی۔ تب گورو نانک جی نے کہا۔ ایک اونکار کو آدیس آؤ سدھو ناتھو بیٹھو۔ تب سدھوں نے پوچھا۔ سب کے سر پر کون جوت ہے۔ اور کون صفت میں راتے ہو۔ کس کا درشن کس کے گھر میں گھر آیا کون بانی سے ناد بجتا ہے۔ انتر سے رہت ہو کر کون سمائے رہا ہے۔ کون استھر ہے۔ کس کو کال نہیں کھاتا۔ تب گورو نانک جی نے کہا بابا سے رہت پرمیشور جو ہے اُس کی جوت ہے۔ سب کے سر پر ایک وہی آپ ہے۔ دُوسرا کوئی نہیں۔ وہ اپار ہے اگادھ ہے۔ بے انت ہے۔ گورکھ وہی ہیں۔ جو جوگ کماتے ہیں۔ جو اُس

کی صِفت میں رہتے ہیں۔ اِنہوں نے اپنے آپ کا درشن سہج کے گھر میں پایا ہے۔ نِرمل بانی کا ناد بجایا ہے
سُنو سِدھو! اِسطرح نِرمان پد پایا جاتا ہے۔ سہج میں سمجھائے رہیئے۔ تب کال نہیں کھاتا۔ بھرتری
نے کہا۔ تلاش کِس طرح کیا جاوے۔ ذوبدھا دُرمت کیسے جاوے۔ دُنیا دُستر کیسے تریئے۔ جیوتا
کیونکر مرے۔ کِس گورُو کی دیکھیا ہووے۔ تب گورُو نانک جی نے کہا۔ گورمکھوں کے ساتھ مِل کر راہ
ملتا ہے۔ سہج مکھ کے ساتھ جگت جیون بھگت کو پاتا ہے۔ اور دُرمت مایا ممتا چھوڑنے سے ٹُٹتی ہے جب
گورمکھوں کے ساتھ مِلے تب گت مت پاتا ہے۔ تو دُستر دُنیا کو بھرتا ہے۔ جو پرانی شُبھ کرم کرتے ہیں
تب وہ پھر نہیں مرتے۔ جن کو سچے گورُو کی سچی دیکھیا ہے۔ گورمکھاں دُدارہ سہج نام مِلے۔ تب سہج پہچانتا
ہے۔ مُنکھ وادی جو ہیں وہ تت کو نہیں جانتے۔ جو گورُو کے شبد سے مِلے ہیں۔ اُن کی سُرت نام دُھن
کے ساتھ لگتی ہے۔ تب پرچنڈ گیان ہوتا ہے۔ اکھنڈ نام رُوپ نِدھ کو پاتے ہیں۔ سُنو بھرتری۔ نانک
جی نے تت کی تفصیل بیان کی ہے۔ یہ سِدھوں کے ساتھ گوشٹ ہوئی۔ جپ جی اور رتن مالا کے
سب بچن بلاس ہوئے۔ نام کے بغیر اور کچھ اچھا نہیں لگتا۔ نام جپنے کا مہاتم ہے۔ تب گورکھ نے
کہا۔ چلو نانک تپا جی! کل میلہ ہے اچل کا۔ یہاں سے چودہ سو پچھتر کوس ہے۔ ہم بھی چلیں گے۔ اور
آپ بھی چلو۔ تب گورُو نانک جی نے کہا۔ چلو ناتھ جی! آپ نے اُڑتے جانا ہے اور ہم نے چلتے جانا ہے
ہم خُنش ہوئے۔ تب بھرتری نے کہا۔ کیوں نانک جی! اب کیا ہوا ہے۔ چلو۔ تب گورُو نانک
جی نے کہا۔ جو ایک اونکار کی آگیا ہوگی۔ وہی ہوگا۔ تم چلو۔ ہم بھی آملیں گے۔ تب سِدھوں نے
وہاں سے اُڈاری لی۔ گورُو نانک جی نے کہا۔ بھائی بالا! سِدھ تو چلے گئے۔ تب میں نے کہا۔
گورُو جی آپ کی رضا ہے۔ تب مردانہ نے پُوچھا۔ گورُو جی! یہاں سے گھر کتنی دُور ہے۔ گورُو نانک جی نے کہا
مردانہ! کیا گھر جانے کی خواہش ہے؟ اور یہاں کُسم دیپ ہے۔ پُلست رکھ کا گھر لنکا ببھیکن راج
راج کرتا ہے۔ اگر کہو تو تمہیں گھر پہنچا دیں گے۔ تب گورُو جی وہاں سے انتردھیان ہوئے اور اچل
میں تینوں جا بیٹھے۔ ایک پیپل کے نیچے جا کر بیٹھ گئے۔ سادھ آئے تو کیا دیکھتے ہیں تو شری گورُو
نانک دیو جی مہاراج وہاں پہلے ہی آپہنچے ہیں۔ تب گورکھ نے کہا۔ آدیس ہو نانک تپا آدیس۔ تب
گورُو نانک جی نے جواب دیا۔ آدی پُرکھ کو آدیس۔ یہ کہہ کر سِدھ بیٹھ گئے۔ سِدھوں نے پوچھا!
تپا جی! آپ کچھ اِشٹ بھی کرتے ہو۔ گورُو نانک جی نے کہا۔ ہمارا اِشٹ اِک اونکار جو سچا منتر
ہے۔ اُسی سے ہمارا اِنتارا ہوگا۔ اور ہمارا اُستاد پُورا ستگورُو ہے۔ جو آدانت بچنوں کا سُورا
پُورا ہے۔ اُس اُستاد نے ہمیں ایسے پر لگائیں ہیں۔ جن کے پرتاپ کی وجہ سے آپ سے پہلے یہاں

آ پہنچے ہیں۔ سب لوگ اپنے اپنے استھانوں کو گئے۔ جب میلہ ختم ہُوا۔ تب گورُو نانک جی نے کہا۔ بھائی بالا! ہمیں بے بے نانکی جی نے یاد کیا ہے۔ میں نے کہا۔ کیا ہو گا۔ تب گورُو نانک جی ہمیں ساتھ لیکر ہی سُلطان پُور جا پہنچے۔ تلساں نے جاکر خبر دی۔ کہ بہُو جی آپ کے بھائی آئے ہیں۔ تب بے بے نانکی جی گورُو نانک جی کو ملیں اور بہت خوش ہوئیں۔ دھن میرے بھاگ ... جو آپ کا درشن ہُوا۔ کچھ دِن گورُو نانک جی بے بے جی کے پاس رہے۔ کچھ دِن بعد گورُو نانک جی نے کہا۔ بے بے جی! ہم چلتے ہیں۔ تب بے بے نانکی نے کہا۔ بھائی جی! آپ نے ہم سے کیوں موہ اُٹھا لیا ہے۔ تب سری چند اور بھائی جے رام جی کو مِلکر گورُو نانک جی وہاں بے بے نانکی جی سے رُخصت لے کر چلتے ہُوئے۔ اچل جہاں گورُو نانک دیو جی جاکر بیٹھے تھے۔ وہاں ایک بڑا عالیشان گورُدوارہ بنا ہُوا ہے۔ ایک چھوٹا تالاب ہے۔ ہر سال دیوالی کے دس دِن بعد بڑا بھاری میلہ لگتا ہے۔

آگے ساکھی ایک پالی کے لڑکے کیساتھ ہوئی

گورُو نانک جی چلتے چلتے ایک چنے کے کھیت کے پاس کیا دیکھتے ہیں کہ اُس کھیت کا پہریدار ہولاں بنا رہا ہے۔ تب مردانہ نے کہا۔ گورُو جی! چلو ہم بھی دو بُوٹے مانگ کر لائیں۔ تب گورُو جی مُسکرائے اور اُسی کھیت میں جاکر بیٹھ گئے۔ اِتنے میں اُس بالک نے آکر گورُو نانک جی کے آگے متھا ٹیکیا۔ اور کچھ ہولیں بھی گورُو نانک جی کے آگے رکھیں۔ گورُو نانک جی نے وہ ہولاں مردانہ کو دیدیں۔ اُس بالک نے اپنے من میں وِچار کیا۔ کہ میں اِن سنتوں کے لیئے کچھ گھر سے ہی لے آؤں۔ یہ سوچ کر وہ لڑکا گھر کی طرف دوڑ گیا۔ گورُو نانک جی نے آواز لگائی۔ ارے بالک! تم کہاں جا رہے ہو؟ تب اُس نے کہا۔ میں سنتوں کے کھانے کے لیئے کچھ گھر سے لانے چلا ہُوں۔ تب گورُو نانک جی نے اُس لڑکے کے پربھاؤ پر ایک شبد کہا۔

سہفر بیتر الیف بنالی بھادئیتر اکوان ۔ نانک صِفتی تر بتیا آد بیٹھ سُلطان

تب گورُو نانک جی نے کہا۔ ارے بالک! یہ جو گھاس پھُوس تم نے ہمارے نیچے بچھا دیا ہے۔ یہ لیف نہالی ہے۔ کیونکہ تم نے پریم سے سیوا کی ہے اور جو تمہارے اندر پریم بھاؤ اُپجیہ ہے کہ میں کچھ کھانے کے لیئے لے آؤں۔ وہی ہمیں پکوان دِیا ہے۔ ہم تمہارے اُوپر بڑے پرسن ہیں۔ آپکا پریم ہمیں بہت ہی پیارا لگا ہے۔ یہ کہہ کر گورُو نانک جی وہاں سے چلتے ہوئے۔ کچھ عرصہ ہُوا۔ اُس دلیس کا راجہ مر گیا۔ اور اُس کے پیچھے اُس تخت کا کوئی وارث نہ تھا۔ وزیر نے کہا۔ اگر

ہم یہ راج کریں تو ہم نمک حرام کہلاتے ہیں۔ اگر تخت خالی ہے۔ تو بھی ٹھیک نہیں۔ ایک وزیر نے
صلاح دی۔ کہ یہ راج پرمیشور کے نام پر کسی کو دے دیں۔ سب نے مل کر یہی تجویز بنائی۔ کہ جو
بشر صبح سویرے پہلے شہر کے دروازے پر آئے۔ اُس کو ہمارے پاس لانا۔ غرضیکہ شہر کے
تینوں دروازے بند کروا دیئے گئے۔ اور چوتھا دروازہ کُھلا رکھا۔ اُس بالک نے رات کو مولاں
بھُن کر رکھ دیں تھیں۔ اور صبح سویرے وہ مولاں لے کر اُس دروازے سے داخل ہونے
لگا۔ تو وہ دربان اُس کو وزیر کے پاس لے آئے۔ وزیر نے اُس بالک سے پُوچھا۔ کہ تم کون ہوتے
ہو۔ اُس نے کہا۔ میں گوار کا لڑکا ہوں۔ تب وزیر نے کہا۔ بھائی جس کو پرمیشور دے اُسے کون
روک سکتا ہے۔ تب وزیروں نے اُس لڑکے کو راج تلک دے کر تخت پر بٹھا دیا۔ وہ
اسطرح سارے مُلک پر راج کرنے لگا۔ کچھ عرصہ راج کر کے وہ مر گیا۔ اور پھر وہ لڑکا
سُلطان بنا۔ بھائی جی! جو کوئی سری گورُو جی کے بچن پر پرتیت رکھیگا اُس کے سب کام
سیدھے ہوں گے۔ "بولو بھائی جی واہیگورُو"

آگے سری گورُو جی اِک ونجارے کو مِلے

گورُو نانک جی چلتے چلتے ایک بیوپاری کو ملے۔ گورُو نانک جی نے اُس بیوپاری کو پُوچھا۔ کہ
آپ کے پاس کیا چیز ہے۔ تب اُس بیوپاری نے بتایا۔ کہ میرے پاس نمک اور بٹوے ہیں۔ تب گورُو
نانک جی نے کہا۔ بھائی تم ذرا کھول کر دِکھاؤ تو سہی۔ اُس بیوپاری نے لبچہ کھولا۔ گورُو نانک جی نے
پوچھا۔ یہ کیا چیز ہے۔ اُس بیوپاری نے کہا۔ یہ بٹے ہیں۔ نمک تولنے والی پنج سیری۔ دو سیری۔
تیسرا سیر۔ چوتھا آدھ سیر۔ پنجواں [illegible]۔ تب گورُو نانک جی نے اُس پاؤ کے آگے متھا ٹیکیا۔ کہ دھن تم
پاؤ ہو۔ جس نے اپنے آپ کو پاؤ کہلایا ہے۔ پھر گورُو نانک جی نے کہا۔ بھائی یہ کیا ہے۔ اُس نے کہا۔ یہ
آدھ پاؤ ہے۔ اور یہ سرسا ہی ہے۔ تب گورُو نانک جی نے کہا۔ اے سرسا ہی! تم دھن ہو۔ جس
نے اپنے آپ کو سب سے چھوٹا کہلایا۔ تب گورُو نانک جی نے کہا:۔

بھائی تاں مُندیاں ہوئے نتانا ✚ مان مُندیاں ہوئے نمانا۔

جو چیز چھوٹی ہوتی ہے۔ اُس کو چھوٹا کہنا واجب ہے۔ مگر جو کوئی قوت والا ہو کر اپنے آپ کو
کمزور کہلاتا ہے۔ سو دھن ہے۔ نِرا بھمان ہو کر رہنا بہت اچھا ہے۔ گورُو نانک جی کے یہ بچن

سُنکر وہ پرسن ہُوا۔ تب وہ بیوپاری گورُو نانک جی کے چرنوں پر گر پڑے۔ گورُو نانک جی نے کہا۔ دھرم کی کمائی کرو۔ سچ بولنا۔ پرمیشور کا نام جپنا۔ اِس سے تمہاری مُکت ہوگی۔ تب بیوپاری نے اِسی طرح کرنا شروع کیا۔ انت کو ست گت کو پراپت ہُوا۔

"بولو بھائی جی واہگورو"

آگے ساکھی ایک سِکھ کیساتھ نام کے پرتھائے

گورُو نانک جی چلتے چلتے ایک شہر میں پہنچے۔ جب رات ہوئی۔ تو سونے کے لئے کسی نے جگہ نہ دی۔ کیونکہ وہاں کے سب لوگ بے دین تھے۔ گورُو پیر کو نہ جانتے تھے۔ اُسی جگہ ایک کھتری رہتا تھا۔ جو کہ بڑا امیر تھا۔ اور ہر وقت اپنے بیوپار میں غلطان رہتا تھا جبوقت اُس نے گورُو جی کے درشن کیئے۔ اُس کو سارا سنسار زہر نظر آنے لگا۔ اور اُس کے من میں پرلوک کا بھے محسوس ہونے لگا۔ اور اُس رات اُس نے گورُو نانک جی کی بہت سیوا کی۔ جب صبح ہوئی۔ تو گورُو نانک جی نے پُوچھا کیوں بھائی سِکھا۔ اُس نے جواب دیا۔ گورُو جی! اب مجھے سارا سنسار جھُوٹا نظر آتا ہے۔ اور پرلوک کا مجھے بہت بھے ہوگا۔ ہے ٹھاکر جی! اگر آپ آگیا دیں۔ تو میں ساری دولت پرمیشور کے نام دان کردوں۔ گورُو نانک جی نے کہا۔ تم بیشک اِس مایا کو پرمیشور کے نام پر لٹا دو۔ اِس مایا کے ہم ضامن ٹھہرے۔ سب جگہ آپ کی سہائتا کرینگے اُس نے ایسا ہی کیا۔ اور سارے قبیلہ سے نرالا ہو بیٹھا۔ اور سب رشتہ داروں کو کہہ دیا۔ کہ نہ تم میرے اور نہ ہی میں آپ کا۔ اُس کے سب رشتہ دار نِراس ہو بیٹھے۔ گورُو نانک جی نے کہا بھائی سِکھا! جو کچھ کما کر لایا کرو۔ اُس کو ونڈ کھایا کرو۔ اُس کھتری نے گورُو جی کے حکم کو مان لیا۔ گورُو نانک جی اُس کھتری کو سِکھ بنا کر وہاں سے چلے گئے۔ کچھ عرصہ بعد اُس کھتری کو اکیلا چھوڑ کر اُس کے تمام رشتہ دار چلے گئے۔ اور کرتار نے اُس کے سب بندھن دُور کیئے۔ وہ مزدُوری کرتا جس کے پاس مزدُوری کرتا۔ وہ پہلے ہی کہہ دیتا۔ کہ میں چار ٹکے لوں گا۔ خواہ آپ چار گھڑیاں مزدُوری کروالیں۔ خواہ چار پہر اور دوسرا وعدہ یہ کر لیتا کہ بھائی ایک گھڑی میرے پاس بیٹھ کر سری پرمیشور جی کی کتھا یا ایشور کا نام سُنایا کرو۔ اور اگر آپ کو نہیں آتا۔ تو مجھ سے سُنا کرو۔ وہ روزانہ ایسا ہی کیا کرتا۔ جس سے دوسرے کا بھی بھلا ہوتا۔ اور اپنا

بھی بھلا ہوتا۔ وہ چار ٹکے مزدوری لایا کرتا۔ اور اُنہیں کو بانٹ کھایا کرتا۔ مگر دوسرے دِن
کے لئے کچھ بچا کر نہ رکھتا۔ اِسی طرح وہ اپنا گذارہ کرتا رہا۔ اُسی گاؤں میں ایک ساہوکار رہتا تھا
جو کہ سارے نگر کا دانہ اناج اکٹھا کر لیتا۔ اور معاملہ وغیرہ ادا کرتا۔ کافی مُدت اِسی طرح گذر گئی۔
ایک سال فصل کے موقعہ پر وہ تمام اناج اکٹھا کر رہا تھا۔ پانچ سات دِن گزرے تو اُس کے گھر
سے ایک چِٹھی آئی۔ جسمیں لکھا تھا۔ کہ شاہ جی! اِس چِٹھی کے دیکھتے ہی گھر چلے آؤ۔ اگر پانی بھی
پینا ہو۔ تو چلتے چلتے ہی پینا اور اگر کوئی ضروری کام ہو تو وہ بعد میں کر لینا۔ جلدی آنا دیر نہ کرنی۔
اُس ساہوکار نے گاؤں کے چودھری کو بُلا کر کہا کہ پنچ جی! میرے گھر سے چِٹھی آئی ہے۔ میں
نے گھر جانا ہے۔ میرے ساتھ ایک آدمی دیں۔ جو کہ مجھے گھر پر چھوڑ آوے۔ باقی حساب کتاب
میں پھر آ کر کروں گا۔ تب چودھری نے کہا۔ سُنو شاہ جی! تمہارا گھر یہاں سے چودہ کوس دُور ہے
راستے میں دریا ہے۔ اور بہت بیلا ہے۔ آپکو اِس وقت چلنا ٹھیک نہیں۔ سویرے چلے جانا
میں آپ کے ساتھ آدمی دے دُونگا۔ مگر اُس ساہوکار نے کہا کہ مجھے بڑی تاکیداً چِٹھی آئی ہے۔
میں نے ابھی جانا ہے۔ تب چودھری اُسی سِکھ مزدور کے گھر گیا۔ اور جا کر کہا۔ بھائی سِکھا!
اگر تم نے مزدوری کرنی ہے۔ تو چلو میرے ساتھ۔ وہ سِکھ واہگورو کہہ کر اُٹھ کھڑا ہوا۔ وہ مزدور
ساہوکار کے پاس آیا۔ اور کہا میں چار ٹکے لوں گا اور آپ کو پہنچا آؤں گا۔ اُس ساہوکار نے کہا
بہت اچھا۔ وہ دونوں روانہ ہو پڑے۔ اُس ساہوکار نے اپنا سامان اُس مزدور کو دے دیا۔
تھوڑی دُور جانے کے بعد اُس مزدور کو خیال آیا۔ کہ دھرگ میری کمائی کو میں پیٹ کے لئے پرمیشور
کا نام بھُلا دیا۔ یہ وچار کر اُس سِکھ نے ساہوکار کو کہا۔ بھائی تم اپنا بقچہ اُٹھا لو۔ میں نہیں جاؤنگا
تب اُس ساہوکار نے کہا۔ کیوں بھائی سِکھا؟ مجھے گھر پہنچا دو۔ میں ایک دو ٹکے اور دے دوں گا۔
میرے ساتھ چلو۔ تب اُس مزدور نے کہا۔ میرا ایک کام کرو۔ تب میں تمہارے ساتھ چلتا ہوں
اُس ساہوکار نے کہا۔ بتاؤ۔ تب مزدور نے کہا۔ کہ یا تم کوئی پرمیشور کے نام کی بات سناؤ اور
اگر آپ نہیں سُنا سکتے۔ تو مجھ سے سُن۔ تب ساہوکار نے کہا۔ بھائی! میں تم کو پرمیشور کی کتھا
سُناتا ہوں۔ وہ ساہوکار سُنانے لگا۔ اور وہ مزدور سُننے لگا۔ اِسی طرح کتھا کرتے کرتے
وہ ساہوکار کے گھر پہنچ گئے۔ وہ اپنے رشتہ داروں کو ملا۔ اور رشتہ داروں نے جس غرض سے
بُلایا تھا۔ بیان کی۔ اُس مزدور کو بھی چارپائی دی۔ جب صبح ہوئی۔ تو وہ سِکھ اُس ساہوکار کو رام
نام کہہ کر چلنے لگا۔ تب ساہوکار نے کہا کہ بھائی تم رات کے تھکے ہوئے۔ پرشاد تیار ہونے والا ہے

پرساد کھا کر جانا۔ تب اُس سکھ نے کہا۔ بہت اچھا شاہ جی۔ جب پرشاد تیار ہوگیا۔ تب اُس سکھ کو پرشاد کھلا کر اُس ساہوکار نے اپنے بیٹے کو کہا۔ کہ اِس کو چار ٹکے دے دو۔ اُس کا بیٹا چار ٹکے لے آیا۔ اور اُس سکھ کو دے دیئے۔ وہ سکھ اپنی مزدُوری لے کر روانہ ہو پڑا۔ تھوڑی دُور ہی گیا تھا۔ کہ اُس کے من میں کوئی خیال آیا۔ وہ واپس اُسی شاہ کے پاس آکر کہنے لگا۔ کہ ایک بات میری پوشیدہ طور پر سُنو۔ وہ ساہوکار ایک طرف کھڑا ہو کر پوچھنے لگا۔ اُس سکھ نے کہا۔ تمہاری کتنی عمر ہے۔ ساہوکار نے کہا۔ میری عمر ساٹھ برس کی ہے۔ تو اُس مزدُور نے کہا۔ تمہاری عمر ساٹھ برس ہے۔ لیکن پرمیشور کے گھر میں تمہاری سب غیر حاضری ہے۔ وہاں تو تمہاری چار گھڑیاں بھی قبول نہیں ہوئیں۔ مگر شاہ جی میری ایک بات سُن لو۔ آپ کی عمر ختم ہو چکی ہے آج سے ساتویں دِن تم مرجاؤ گے۔ لیکن یہ کام کرنا جب آپ دھرم راج کے پاس جائیں گے۔ دھرم راج کہے گا۔ کہ اِس کو چترگپت کے پاس لے جاؤ۔ تب وہ چندر گپتوں کے پاس لے جائیں گے وہ کہیں گے۔ کہ اِس پاپی کے ساتھ کیا سلُوک کیا جائے۔ جس نے ساری عمر ضائع کردی ہے۔ اور صرف چار گھڑیاں ایک سکھ کے ساتھ پرمیشور کی اُستت کی ہے۔ اُس کے بدلے اِس کو سُورگ بھگا دو۔ تب تم کو دھرم راج پُوچھے گا۔ کہ اِس کا پھل پہلے لینا ہے۔ یا بعد لینا ہے۔ تب تم کہنا۔ کہ مجھے پہلے چار گھڑیاں سچ کھنڈ میں سنتوں کا درشن کرا دو۔ تب تم سچ کھنڈ میں جاؤ گے۔ وہاں آپ کو آج رات کا پھل ملیگا۔ یہ ساری بات سمجھا کر وہ سکھ وہاں سے چلتا ہُوا۔ ساہوکار کو اپنی مرتیو یاد رہی۔ اور اُس نے اپنا سارا بیوپار اپنے لڑکوں کو سونپ دیا۔ اور اکانت ہو کر بیٹھ گیا۔ اور پرمیشور کا نام جپنے لگا۔ جب ساتواں دِن ہُوا۔ تو وہ ساہوکار پہر دِن چڑھے سرگباش ہوگیا۔ تو جمدُوت اُس کو لینے آگئے۔ بڑا بھیانک رُوپ دکھا کر ساہوکار کو مارتے مارتے دھرم راج کے پاس لے گئے۔ اور کہا کہ یہ فلاں شخص حاضر ہے۔ تب اُس نے کہا۔ کہ اِس کو چتر گپتوں کے پاس لے جاؤ۔ وہ اِس ساہوکار کو چتر گپتوں کے پاس لے گئے چندر گپتوں نے اُس کا حساب دیکھا۔ پُن کوئی نہیں پاپ زیادہ ہیں۔ اُنہوں نے کہا۔ ایسے پاپی کو راجہ کے پاس لے چلو۔ تب دھرم گپتوں نے جا کر دھرم راج کو کہا۔ کہ ہم اِس پاپی کا حساب کیا دیکھیں۔ صرف ایک دو گھڑی حاضری ہے۔ باقی سب غیر حاضری ہے۔ وہ بھی اِس لئے کہ اِس نے سری گورو نانک جی کے درشن کرنے والے ایک سکھ کا درشن کیا ہے۔ اور اُس نے زور سے اِس ساہوکار سے پرمیشور کا نام سُنا۔ اِس لئے آپ یوگ سمجھ کر اِس کو سُکھ بھگا دو۔ باقی ساری عمر

ضائع کی ہَے۔ کوئی اچھا کام نہیں کیا۔ تب دھرم راج نے کہا۔ اِس پرمیشور کے دربار میں ایک تِل بھر کی کمائی بھی ضائع نہیں ہو سکتی۔ اور اِس نے تو گوُرُو نانک کے سِکھ کے ساتھ مِل کر پرمیشور کی اُستت کی ہَے۔ میں اِس کا بدلہ کیوں نہ دُوں۔ تب دھرم راج نے اِس ساہوکار کو ایک ایک گھڑی کی بجائے چار چار گھڑیاں دیں۔ تب جمدوتوں نے اُس شاہ کو کہا۔ اے پاپی! تم اِتنے نالائق ہو کہ ساری عمر پاپوں میں ضائع کر دی۔ ایک گھڑی تمہاری قبول ہوئی ہَے۔ جو تم کہو۔ وہی ایک سُکھ بھوگ آئیں۔ پھر تو تم کو چوراسی میں ہی ڈالیں گے۔ جِتنی دیر تم چوراسی بھوگو گے۔ اُتنی دیر ہم کو بھی تمہارے ساتھ دُکھ بھوگنا پڑے گا۔ اب بتاؤ جو کہو وہی سُکھ بھوگ آئیں۔ تب اُس ساہوکار کو اُس سِکھ کی بات یاد آ گئی۔ اور دِل میں سوچنے لگا۔ کہ اگر مجھے معلوم ہوتا۔ کہ نام کا یہ پرتاپ ہَے۔ تو ساری عمر نام ہی جپتا۔ اب میرا کیا زور ہَے۔ اور جیسی اُس سِکھ نے بات کی تھی۔ وہی میرے ساتھ بیتی اور جو اُس نے کہا تھا۔ وہی مانگوں۔ اِس لیے مَیں سچ کھنڈ میں سادھوؤں کا درشن ہی مانگوں۔ تب اُس نے کہا۔ راجہ جی! مہربانی کر کے مجھے سچ کھنڈ میں سنتوں کے درشن کرنے کی اجازت دو۔ تب وہ جمدوت ساہوکار کو لے گئے۔ اور اُس کو اندر داخل کر کے کہا۔ کہ چار گھڑیاں گذار کر خود بخود واپس آ جانا۔ تب وہ ساہوکار اندر جا کر کیا دیکھتا ہَے۔ کہ ستیل پَون چل رہی ہَے اور درخت میووں سے پھلے ہوئے ہیں۔ اور راستہ بڑا ملائم ہَے۔ وہ ساہوکار چلتا چلتا سچ کھنڈ کے دروازہ پر پہنچا۔ اور اندر جا کر کیا دیکھتا ہَے۔ کہ اندر کئی ہزار سِکھ سنت بیٹھے ہوئے ہیں۔ کیرتن ہو رہا ہَے۔ اُس ساہوکار نے جا کر متھا ٹیکا۔ سنتوں نے اُسے اپنے پاس بُلا لیا۔ اندر جا کر کیا دیکھتا ہَے۔ کہ ایک بہت سُندر سنگھاسن بنا ہُوا ہَے۔ اور آگے جا کر کیا دیکھتا ہَے۔ کہ وہ سِکھ بھی اندر بیٹھا ہُوا ہَے۔ اور اُس سِکھ نے بھی دیکھ لیا۔ کہ ساہوکار بھی آ گیا ہَے۔ تب اُس سِکھ نے کہا۔ شاہ جی آئے ہو۔ اُس ساہوکار نے جواب دیا۔ کہ آپ کی مہربانی سے یہاں تک پہنچ گیا ہُوں۔ ورنہ مجھے کِس نے یہاں آنے دینا تھا۔ میں پاپیوں کا پاپی سنتوں کا درشن کرنے سے پرمیشر کا نام پراپت ہُوا ہَے۔ تب اُس گورُو کے سِکھ نے کہا۔ شاہ جی! اب آپ یہیں بیٹھ جاؤ۔ وہ وہیں بیٹھ گیا۔ جب چار گھڑیاں وقت گذرا۔ تو وہ اپنے من میں جمدوتوں کی مار سے ڈرنے لگا۔ اور من میں وِچار کی کہ میں خود ہی چلوں ورنہ وہ ماریں گے۔ اور لے جائیں گے۔ یہ سوچتا سوچتا اُٹھ کر چل پڑا۔ تب اُس گورُو کے سِکھ نے پُوچھا۔ شاہ جی! اب آپ کہاں چلے ہیں۔ تب اُس ساہوکار نے کہا۔ اے مہاتما جی! جو بات آپنے بتائی تھی۔

ویسے ہی بیتی۔ اور دیکھی ہے۔ لیکن اگر مجھے اِس بات کا علم ہوتا کہ پرمیشور کے نام کا یہ مہاتم ہے۔ تو میں ساری عمر نام دان کرتا۔ لیکن سنت جی! اب میرا اُن جمدوتوں کے ساتھ چار گھڑیوں کا وعدہ تھا۔ وہ اب گذر چکی ہیں۔ اب میں خود ہی اُن کو جا ملوں۔ ورنہ دیر ہو جائیگی کیونکہ پہلے جب مجھے جم پُوری لے گئے تھے۔ اُس وقت اُنہوں نے مجھے سخت مار پیٹ کی تھی۔ اِس لئے مجھے اُن سے بڑا ڈر لگتا ہے۔ اِس کارن میں اب جاتا ہوں۔ تب اُس سکھ نے کہا۔ شاہ جی! ابھی آپ کو سمجھ نہیں آئی۔ دیکھو۔ اُن جمدوتوں نے تمہیں یہیں چھوڑ دیا ہے۔ اور تمہارے سب بندھن اُتار دیئے ہیں۔ اب جمدوت چھوڑ دھرم راج بھی آپ کو یہاں سے نہیں لے جا سکتا۔ اور یہاں آنے کی کسی کو اجازت نہیں۔ اور اب آپ کو یہاں آئے کافی دیر ہو گئی ہے۔ وہ جمدوت وہاں سے چلے گئے ہوں گے۔ اُن کی طاقت نہیں۔ کہ وہ یہاں تک آ سکیں۔ اب تمہارا جنم مرن ختم ہو چکا ہے۔ اب تم بیٹھ کر واہگورو منتر کا جاپ کرو۔ مت ڈرو۔ سنتوں کی سیوا کرو۔ سری گورو جی کا بچن ہے۔ کہ جو کوئی ایک من ہو کر پرمیشور کا جاپ کرے گا۔ یا سُنے گا۔ یا سُنائے گا۔ اُس پر جمدوتوں اور دھرم راج کا زور نہیں چل سکتا۔ اِس پر گورو جی نے ایک سلوک کہا ہے

جہہ سادھ گوبند بھجن کیرتن نانک نیت + نہ ہوں نہ توں نہ چھُٹے نکٹ نہ جائیو دوت

اے شاہ جی! دھرم راج کا حکم ہے۔ کہ جہاں ست سنگت ہو۔ گوبند کا بھجن ہو رہا ہو۔ کیرتن ہو رہا ہو۔ اُس استھان پر تم جمدوتوں کو مت بھیجو۔ کوئی جائے گا تو تم بھی اور ہم بھی سزا دیں گے اور بچن ہے۔ جو کوئی جیو کہے کہ پرمیشور کے پیاروں کو جی آئیاں کہے آیئے جی۔ بیٹھئے جی یعنی جی آئیاں کو اِتنا ماتر کہنے کا بھی یہ مہاتم ہے۔ کہ خواہ وہ کیسا ہی پاپی ہو۔ اُس کے سب اپرادھ پرمیشور معاف کر دیتا ہے۔ وہ جم کا درشن نہ کریگا۔ نام جپنے کا یہ مہاتم ہے۔ اُس کے جنم مرن کے سب سنکٹ کاٹے جاتے ہیں۔ پرمیشور کے دھرم دھام کو پراپت ہو گا +

آگے ساکھی ایک چور کے پرتھائے ہوئی

ایک چور تھا۔ جو کہ چوری پر ہی اپنا سارا گذارہ کرتا تھا۔ کچھ مُدت گذری۔ وہ مر گیا۔ اُس کا ایک لڑکا تھا۔ جس کی عمر اُس وقت صرف سات سال ہی تھی۔ ایکدن اُس لڑکے نے اپنی ماتا سے پُوچھا۔ کہ ماتا جی! میرا پتا کیا کام کر کے گذارہ کرتا تھا۔ اُس کی ماتا عقلمند تھی۔ اُس نے

دیکھا۔ کہ یہ ابھی بے سمجھ ہے۔ اور چوری کا کام بہت محنت کا ہے۔ اگر کہیں پکڑا گیا اور کسی نے مارا پیٹا۔ تو یہ بتا دے گا۔ اور ساتھ ہیں بھی تکلیف اٹھاؤں گی۔ ابھی ہرا بھر لیوے۔ یہ سوچکر وہ کہنے لگی۔ بیٹا! ابھی آپ کے باپ کی کمائی ہوئی دولت بہت پڑی ہے۔ کھاؤ پیؤ۔ جب تم بڑے ہو جاؤ گے۔ تب تمہیں بتاؤں گی۔ پھر تم وہ کام کرنا۔ لڑکا چُپ کر گیا۔ کچھ مُدت لبعد جب وہ ہوشیار ہُوا۔ تو وہ اپنی ماں سے کہنے لگا۔ ماتا جی! جو منش بھگوان نے پیدا کیا ہے۔ وہ روزگار کرنے کے لئے پیدا کیا ہے۔ بغیر روزگار انسان ٹھیک نہیں ہوتا۔ اب آپ مجھے بتائیں کہ میرا باپ کیا کام کرتا ہے۔ تب ماں نے خیال کیا۔ کہ یہ اب سمجھدار ہو گیا ہے۔ اب میں اس کو بتا ہی دُوں۔ تب ماں نے کہا۔ بیٹا! ایک بات تو یہ ہے۔ کہ تم نے اپنا کام کسی کو بتانا نہیں ہے۔ خواہ تمہیں کوئی مار ڈالے۔ اور دُوسری بات یہ ہے۔ کہ خواہ آپ کو کوئی کتنا ہی کہے۔ مگر دھرم سالہ نہیں جانا۔ اور نہ ہی وہاں کا کوئی شبد ہی سُننا ہے۔ لڑکے نے مان لیا۔ اور وعدہ دے دیا۔ تب ماں نے بتایا۔ بیٹا تمہارا باپ چوری کیا کرتا تھا۔ اور تم کو بھی یہی کام کرنا ہوگا۔ اگر کسی وقت تم پکڑے بھی جاؤ۔ تو آپ نے اپنا کام بتانا نہیں۔ خواہ تم کو مار ہی ڈالیں۔ لڑکے نے کہا۔ اچھا ماتا جی۔ اُس لڑکے نے چوری کرنی شروع کر دی۔ ایکدن کا واقعہ ہے۔ کہ اُس کو گورو نانک جی کے درشن ہوئے۔ ایکدن وہ چور راجہ کے بھنڈار میں چوری کرنے گیا۔ جب صبح ہوئی۔ تو چوری کا پتہ لگا۔ راجہ نے ایک جاسوس عورت کو کہا۔ کہ اِس چوری کا پتہ لگاؤ۔ اُس نے کہا بہت اچھا۔ شہر میں وہ ہر جگہ پتہ کرنے چلی۔ چور کی ماں نے کہا! کچھ اناج کی ضرورت ہے۔ تب اُس کا بیٹا بولا۔ بہت اچھا ماتا جی! وہ لڑکا کچھ دیر لبعد اناج کی گٹھڑی سر پر اُٹھائے آرہا تھا۔ جب گھر کے نزدیک آگیا۔ اسکو آگے سنتری نظر آیا۔ تب چور نے دیکھا کہ سنتری آرہا ہے۔ اِس وجہ سے مجبوراً اُس کو پیچھے مُڑنا پڑا۔ وہاں ایک دھرم سالہ تھی۔ چور نے کانوں میں اُنگلیاں ڈال لیں۔ تاکہ وہاں کا کوئی شبد سُنائی نہ دے وہ اندر آگیا۔ تو اچانک اُس کے پاؤں میں کانٹا چُبھ گیا۔ وہ اپنے دائیں ہاتھ سے کانٹے کو نکالنے لگا۔ اسوقت دھرم سالہ میں سکھوں کو شبد کا پرچار کر کے سُنایا جا رہا ہے۔ کہ جو پرمیشور کے بھجن والے ہیں۔ وہ دیوتے ہیں۔ مگر دیوتاؤں کا پرچھاواں نہیں ہوتا۔ اور نہ ہی دیوتاؤں کی پلکیں لگتی ہیں۔ اور اُن کا پرچھاواں بھی نہیں ہوتا۔ یہ آواز چور کے کانوں میں آئی۔ تب چور نے کہا۔ میں نے یہ آواز جان بُوجھ کر نہیں سُنی۔ اِتنی دیر میں وہ چوکیدار بھی نزدیک آگیا۔

چور دوڑ کر اپنے گھر میں داخل ہوا۔ اور اناج جاکر ماں کے حوالے کیا۔ اِسی طرح سارا چوری کا مال ماں کو لا دیا کرتا۔ اور خود عیش و عشرت کرتا۔ کچھ مُدّت بعد اُس جاسوس عورت نے دیکھا۔ کہ سب لوگ اپنا اپنا کام کار کرتے ہیں۔ مگر وہ دونوں ماں اور بیٹا کچھ کاروبار نہیں کرتے۔ اور بیٹھ کر کھاتے ہیں۔ اِن کا گذارہ کس طرح چل رہا ہے۔ میرے خیال میں تو یہی چور ہو سکتا ہے۔ تب اُس جاسوس عورت نے اُسی محلہ میں بھیک مانگنی شروع کر دی۔ جب کبھی اُس کو کچھ بھیک ملے۔ اُسی کے گھر سے ہی ملے۔ تب اُس نے اپنے من میں وچار کیا۔ کہ اگر میں نے اِس کو کچھ کہا۔ تو ہو سکتا ہے کہ یہ کہیں دوڑ جائے۔ اِس لئے وہ راجہ کے پاس گئی۔ اور کہا۔ راجہ! میں نے تمہارا چور تلاش کر لیا ہے۔ مجھے اپنے سپاہی دو۔ تاکہ میں اُس چور کو آپ کو پکڑا دوں۔ راجہ نے اپنے سپاہی اُس جاسوس عورت کے ساتھ بھیج دیئے۔ اور اُن کو حکم دیا۔ کہ جس شخص کو پکڑنے کے لئے آپ کو کہے۔ اُس کو پکڑ کر میرے پاس لے آؤ۔ سپاہی اُس کے ساتھ ہو لئے اور اُس چور کو پکڑ کر راجہ کے سامنے حاضر کیا۔ راجہ نے پُوچھا۔ کہ تم نے چوری کی ہے۔ مگر اُس لڑکے نے اپنے من میں سوچ لیا کہ خواہ مجھے کچھ کہیں مگر میں زبان سے نہیں کہوں گا۔ کہ میں نے چوری کی ہے۔ تب راجہ نے اِس کو مروانا شروع کیا۔ اُس لڑکے کو بڑا بُری طرح مارا پیٹا گیا۔ مگر اُس نے ایک نہ مانی۔ راجہ نے اپنے من میں سوچا۔ کہ اِس کو اتنی مار پڑی ہے۔ کہ دوسرے لوگ دیکھ دیکھ کر کانپ رہے ہیں۔ اگر اِس نے چوری کی ہوتی تو ضرور مان جاتا۔ اور دُوسرا یہ ابھی بچہ ہے۔ میں راجہ ہوں۔ ہو سکتا ہے۔ اِس بالک نے چوری نہ کی ہو۔ اور میں خواہ مخواہ اِس کو اتنی سزا دے رہا ہوں۔ اِس کا جواب میں پرمیشور کے دربار میں کیا دُونگا۔ راجہ نے اُس جاسوس عورت کو بُلا کر کہا کہ یہ چور نہیں ہے۔ تب اُس عورت نے کہا سُنو راجہ جی! اگر یہ چور اپنے مُنہ سے مان جائے۔ تو پھر سچ مانو گے تب راجہ نے کہا ہاں۔ تب اُس جاسوس عورت نے کہا۔ کہ کل تم جس وقت اِس کو مارنے کیلئے نکالو گے تو تُم اُسوقت یہ کہہ دینا۔ کہ روزانہ مار پیٹ کرنے کی بجائے اِس کو پھانسی چڑھا دو۔ اور یہ بات اوروں کو بتہ لگے۔ اور چور کو بھی پتہ لگ جائے۔ کہ مجھے اب مارنے لگے ہیں۔ اور جب اُس کو جیل خانہ میں بند کر دو گے۔ تو دربانوں کو حکم دے دینا۔ کہ نہ تالا لگائیں اور نہ ہی کُنڈی ماریں۔ صرف خالی دروازہ بند کر دینا۔ اور جب میں آؤں۔ کوئی نہ بولے۔ اور جو باتیں میں اُس کے ساتھ کروں یا وہ میرے ساتھ کرے۔ وہ دیکھتے جانا۔ یہ باتیں راجہ کیساتھ کر کے چلی گئی۔ جب صُبح ہُوئی۔ تو راجہ نے اُس چور کو کچہری میں بُلا کر کہا۔ کہ روز اِس کو مارتے ہیں۔ مگر یہ نہیں مانتا۔ کل اِس کو

پھانسی پر چڑھا دو۔ تب سب لوگوں نے یہ حکم سُنا۔ اور چور نے بھی سُن لیا۔ کہ کل مجھے پھانسی دے دی جائے گی۔ جب رات ہوئی۔ تو چور کو بندی خانہ میں قید کر دیا گیا۔ اور دروازہ بند کر دیا۔ نہ تالا لگایا اور نہ ہی کُنڈی لگائی۔ جب آدھی رات ہوئی۔ تو اُس جاسوس عورت نے اپنی شکل دیوی کی سی بنالی۔ چار بازو بنائے۔ دو لکڑی کے اور دو اپنے اصلی اور شیر بھی لکڑی کا بنایا۔ زیور اور کپڑے سوہے پہنے۔ سر پر مُکٹ پہنا۔ اور چار بھجاؤں میں چار مشالیں پکڑیں۔ اور آہستہ آہستہ اُس جیل خانہ کے اندر داخل ہو گئی۔ جب چور نے دیکھا کہ مشالوں کی روشنی ہے۔ چور اُٹھا اور کیا دیکھتا ہے۔ کہ ساکشات دُرگا سامنے کھڑی ہے۔ تب اُس چور نے ہاتھ جوڑ کر نمسکار کی اور بہت ہی حیران و پریشان ہو گیا۔ کہ دھن پرمیشور ہے۔ اُس جاسوس عورت نے چور کو کہا۔ بیٹا! تم میرے پیارے بھگت ہو۔ اور اِس راجہ نے تمہیں بہت بڑی سزا دی ہے۔ اِس لئے میں آپ کے پاس آئی ہوں اگر کہو تو اِس راجہ کو مار ڈالوں۔ اور اگر کہو تو اِس کے نگر کو غرق کر دوں۔ مگر تم مجھے یہ سچ سچ بتا دو کہ تم نے راجہ کی چوری کی ہے۔ یا نہیں۔ دیکھ بیٹا۔ مجھ سے مت چھپانا۔ تب چور نے سمجھا کہ سچ مچ یہ بھوانی ہے۔ اور میں سب سچ سچ اِس کو بتا دوں۔ جب اُس نے سب سچ سچ بتانے کا ارادہ کر لیا۔ تو اُسی وقت چور نے دیوی کے نیتروں کی طرف دیکھا۔ تو نیتروں کی پلکیں جھمک گئیں۔ تب چور کو دھرم سالہ والا شبد یاد آگیا۔ کہ دیوتاؤں کے نیتروں کی پلکیں نہیں لگتیں۔ اور نہ ہی دیوتاؤں کے سر پر کا پرچھاواں ہی ہوتا ہے۔ اِس بات کے دِل میں آتے ہی وہ سوچنے لگا۔ کہ یہ کیسے بھوانی ہو سکتی ہے۔ یہ تو کوئی چھل ہے۔ یہ بات سوچکر چور سچ بولنے سے رُک گیا۔ تب چور نے ہاتھ جوڑ کر عرض کی۔ کہ ماتا! اگر میں نے چوری کی ہوتی۔ تو آپ کو معلوم نہ ہوتا۔ میں نے چوری نہیں کی۔ راجہ خواہ مخواہ مجھے مارپیٹ کرتا رہا ہے۔ جب یہ بات ہوئی تو چاروں مشالیں بجھ گئیں۔ اور لکڑی کا شیر بھی پھٹ گیا۔ اور لکڑی کے بازو بھی گر گئے۔ جب دربانوں نے یہ سارا ماجرا سُنا اور دیکھا۔ اُنہوں نے اُسی وقت اُس جاسوس عورت کو پکڑ لیا۔ اور راجہ کے دربار میں لے گئے۔ راجہ نے ساری حقیقت سُنی۔ تب راجہ نے اُس جاسوس عورت کو پھانسی دلوا دی۔ اور چور کو چھوڑ دیا۔ اور راجہ اپنے من میں بہت ہی نادم ہوا۔ بھائی بالا گورو انگد جی کے سامنے کہتا ہے۔ دیکھو یہ شبد گورو نانک جی کے ہیں۔ جنہیں ایک ٹک سُننے سے چور کی خلاصی ہو گئی۔ اور جو کوئی سکھ گورو نانک جی کے بچن پر پریتیت کرے گا۔ تو اُس کا یہ لوک پرلوک سُدھر جائے گا۔ اور انت کال سری گورو جی اُس کا سنکٹ کاٹیں گے۔ ساری سنگت نے گورو جی کے سامنے متھا ٹیکیا۔ "بولو بھائی جی واہگورو"

آگے ساکھی ایک سکھ کے ساتھ ہوئی

ایک سکھ روزانہ گورو جی کے درشن کرنے آیا کرتا تھا۔ اور سیوا کر جایا کرتا تھا۔ اُس کا ایک پڑوسی تھا جو کہ ساکت تھا۔ جب ایک دن وہ پریمی سکھ جانے لگا۔ تو پڑوسی نے کہا۔ بھائی! تم مجھے بھی گورو جی کے درشن کرنے لے چلو۔ تب وہ دونوں گورو نانک جی کے درشن کرنے چلے۔ جب اُس پڑوسی سکھ نے متھا ٹیکا تو کہنے لگا۔ گورو جی! مجھے اپنا سکھ بناؤ۔ تب گورو نانک جی گھٹ گھٹ کی جاننے والے اُس کے من کی بات کو سمجھ کر چپ کر گئے۔ وہ سکھ سچے دل سے نہیں کہہ رہا تھا۔ کچھ دن گذرے تو وہ سکھ پھر آ کر کہنے لگا کہ مجھے اپنا سکھ بناؤ۔ گورو نانک جی نے کہا سُن بھائی سکھا! آپ سے سکھی نبھانی بہت مشکل ہے۔ مگر وہ سکھ بار بار گورو نانک جی کے چرنوں پر ہاتھ رکھ کر گذارش کرتا۔ کہ غریب نواز! مجھ پر کرپا درشٹی کرو۔ کئی بار بنتی کرنے سے ایکدن گورو نانک جی نے کہا۔ بھائی سکھا! اگر تم سکھ بننا چاہتے ہو۔ تو اگلی اُجاڑ میں ایک چکھا جلتی ہے اُس چکھا میں پڑ کر آؤ گے تب تم کو سکھی کا راستہ بتایا جاوے گا۔ یہ سُنکر وہ سکھ گورو نانک جی کے آگے متھا ٹیک کر اُسی اُجاڑ میں گیا۔ جا کر کیا دیکھتا ہے۔ کہ چکھا جل رہی ہے۔ وہ اُس چکھا کے ارد گرد پھرنے لگا۔ مگر چکھا میں پیر رکھنے کی جرات نہ ہوئی۔ اتنے میں وہاں ایک چور آیا جس کے پاس دو تھیلیاں مہروں کی تھیں۔ اُس چور نے اُس سے پوچھا۔ کہ تم اس چکھا کے ارد گرد کیوں چکر کاٹ رہے ہو۔ اُس سکھ نے جواب دیا۔ بھائی! یہ میرے گورو کا حکم ہے۔ کہ تم اس چکھا میں جاؤ گے تب تم کو سکھی دیں گے۔ جب اُس چور نے یہ بات سُنی۔ تب اُس چور نے اس سکھ کو کہا۔ کہ مجھے گورو کا بچن دے دے۔ اور یہ مہروں کی تھیلیاں لے لے۔ لیکن اُس کے بھاگ اچھے ہوئے اور سکھ کی قسمت کھوٹی ہوگئی۔ چور نے مایا دیکر گورو کا بچن لے لیا۔ تب اُس چور نے واہگورو کہہ کر اُس چکھا میں چھلانگ لگا دی۔ اُسی وقت اُس کو رام جی بیکنٹھ کو بمان میں بٹھا کر لے گئے۔ یہ سب تماشہ اُس حالت سکھ نے دیکھا۔ ابھی وہ کھڑا ہی تھا۔ کہ چوری برآمد کرنے والے پیچھے سے آ گئے۔ وہ کیا دیکھتے ہیں۔ کہ ایک چکھا جل رہی ہے۔ اور چور پاس کھڑا ہے۔ اُنہوں نے پوچھا۔ بھائی مہریں کہاں ہیں۔ وہ ڈر کے مارے کچھ جواب نہ دے سکا۔ تھیلیوں کے سمیت مہریں اُن کے حوالے کر دیں۔ اُنہوں نے چور کی مشکیں باندھ لیں اور راجہ

کے پاس لے گئے۔ تب راجہ نے کہا۔ کہ اِس کو پھانسی دے دو۔ جب سکھ کو پھانسی دینے کے لئے لے چلے۔ تو اُس سے پُوچھا۔ کہ ہم تمہیں پھانسی دینے کے لئے لے چلے ہیں۔ اگر کچھ کہنا سُننا چاہتے ہو۔ تو بتاؤ۔ اُس نے کہا۔ مجھے راجہ کے پاس لے چلو۔ تب وہ پیادے اُس کو لے گئے۔ سکھ نے کہا۔ راجہ جی! میری ایک بات سُنو۔ تب راجہ نے کہا۔ سچ سچ کہو۔ تب اُس سکھ نے ساری بات سچ سچ راجہ کو سُنائی۔ راجہ نے کہا۔ یہ تو کوئی سکھ ہے۔ اور اِس نے سچے گورُو کا درشن کیا ہُوا ہے۔ یہ کہہ کر راجہ نے اُس کو چھوڑ دیا۔ وہ سکھ وہاں سے چھٹکارا پاکر چلا گیا۔ اور وہاں سے جاکر گورُو نانک جی کے چرنوں پر گر پڑا۔ اور کہنے لگا۔ گورُو جی! سِکھی تو پرے سے پرے ہے۔ سوامی جی! آپ کا واک جو ہے۔ سو سچ ہے۔ پر سچے پاتشاہ جی! تریاں تو ہی جانیں۔ اے غریب نواز جی! میری بھُول بخشو۔ تب گورُو نانک جی نے کہا۔ بھائی سِکھا! تم اپنے گھر آئے گئے سِکھ سادھ کی ٹہل سیوا پریت کے ساتھ کیا کرو۔ تب تم کو سِکھی پراپت ہو گی۔ تب گورُو نانک جی نے اُس سِکھ کو سدگتی ہونے کا مارگ بتایا۔ اور اُس کو ست نام دے کر اُس کو سِکھی کا ہتکاری کیا +

آگے ساکھی گوبند لوگوں کیساتھ ہوئی

ایک دِن گوبند لوگ سری گورُو نانک جی کے درشن کو آئے۔ اور آکر کہا۔ باباجی! رام رام ست رام۔ تب گورو نانک جی نے کہا۔ آؤ بھائی بیٹھو جی ست رام۔ تب ایک گھڑی ٹھہر کر اُن گوبند لوگوں نے کہا۔ گورو جی! ہماری ایک بینتی ہے۔ آگیا ہو تو کریں۔ گورُو نانک جی نے کہا۔ جو دِل کرے پُوچھو تب گوبند لوگوں نے کہا۔ سری پرمیشور کے ارتھ کر کے کوئی مہا راج اکال پُورکھ کی اُستت کر کے سناؤ۔ گورو نانک جی نے اِس بات کو سُنکر کہا۔ میں اُن پر بلہار جاؤں۔ جو میرے پرمیشور کا جس سُنیں۔ بھائی! تم پر قُربان جاؤ۔ لیکن تم جو سنا پوچھوگے۔ سو اُس واہگورو جی کی کرپا سے بتائیں گے۔ تب اُن گوبند لوگوں نے کہا۔ غریب نواز! پرمیشور کا رنگ کیا ہے۔ اور اُس سرتے کا آد انت کہاں سے ہُوا ہے۔ اور یہ بھی بتاؤ کہ پرمیشور کیا وستو ہے۔ تب گورُو نانک جی نے کہا۔ بھائیو! سری پرمیشور جی کی مایا بے انت ہے۔ جس کا کوئی انت نہیں پایا جا سکتا۔ جو شکل پچھ اور کرشن پکھ ہے۔ سو پتروں کا دِن اور رات ہے۔ اور بارہ مہینے جو ہیں۔ اُترائن اور دکھنائن ایک برس سو دیوتاؤں کا دن رات ہے۔ اِسی حساب سے دو ہزار جگ بیت ... تب برھما کا ایک دِن اور

رات ہے ۔ ایسے دن رات کے سو برس گزرے ۔تب برھما جی کی عمر ہوتی ہے بشن جی کا ایک دن اور رات ہوتی ہے ۔ ایسے ہی ہزار برس ہوئے ۔ تب وشن جی کی عمر ہوتی ہے ۔بشن جی کی ساری عمر شو جی کا ایک دن اور ایک رات ہوتی ہے ۔ ایسے ہی سو برس گذر جاویں ۔ تو شیو جی کا ایک دن اور رات گذر جاتی ہے ۔ اور اس حساب سے سو برس گذر جاویں ۔ تو شیو جی کی عمر ہوتی ہے ۔ سو سنت جی ! جو پرمیشور کی مایا ہے ۔ وہ ایک نمکھ پرمان بنتی ہے ۔ اور نمکھ آنکھ کے کھولنے اور بند کرنے کو کہتے ہیں ۔ لیکن سنت جی ! اُس کی مایا کا انت نہیں پایا جاتا ۔ تو اُس مایا کے سوامی کا انت کیسے پایا جا سکتا ہے ۔ اُس بھگونت کی بے انتتا کو ورنن کر کے مہاراج سری گورو نانک جی نے ایک شبد راگ گوجری میں کہا :۔

راگ گوجری محلہ ۱

نابھ کنول تے برہما اُپجے وید پڑھیں مکھ کنٹھ سوار	‖	تا کا انت نہ جائی لکھنا آوت جات رہے غبار ؛
پریتم کیوں بسرے میرے پران ادھار	‖	تاں کی بھگت کرہے جن پورے مُن جن سیویہ گُر دیپار

رہاؤ

رو سس دیپک جا کے تربھون ایکا ایکی جوت مُرار	‖	گُرمکھ ہوئے سو اہنس نرمل من مکھ دین اندیار
سادھ سمادھ کرہے نت جھگڑا دوہہ لوچن کیا ہیرے	‖	انتر جوت سبد دھن جاگے ستگُر جھگڑ نبیر

سُر نر ناتھ بے انت اجونی ساچے محل اپار ا
نانک سہج ملے جگ جیون ندر کرہے نستار ا

اس کا ارتھ :۔ گورو نانک جی کہتے ہیں ۔ سنو بھائی گوبند و ! شری پرمیشور جی کی آدر ما نے یوں کھولی تھی ۔ جو پر بھیمے تے آکاش جو پرمیشور اپنے آپ ہی سری ٹھاکر جی نرنکار اور اکار سرگن روپ ہو رہے ۔ سو اس پرمیشور جی کے نکھ کی جوت سے مہا دیو جی اُپجے اور نابھ دوں سے برہما جی اُتپت ہوئے ۔ تب برہما نے کہا ۔ میں کچھ گیان کروں ۔ کہ سری پرمیشور جی کیسا ہے ؛ سو جیسی جیسی کسی گیانی کی پریت اُپجی ہے ۔ ویسی ہی اُستت کرتا ہے ۔ اور جو پر بھم اُستت برہما جی نے کی ۔ مگر برھما کے من میں شانتی نہ ہوئی ۔ تب سری ٹھاکر جی نے برہما کے چتر سلوک کا بھاگوت میں اُپدیش کیا ۔ تب شری برہما جی کو شانتی آ گئی ۔

سلوک

گیانانگ پرم گوہینگ مے یدوگیان سمنو تنگ

سارس نیتدنگ گرچے گرہن گتینگ میا
یا دا ننگ یتھا بھادے ید رُوپ گن کرنگ
تتھیو تتو دگیاننگ مُتتے مد نُو گرہت
اہنگ میوا سیمیو اگرے نان جت یت ست ست پرنگ ؛ پشراد ہنگ تجیو دسکھیتے سوہم یہنگ
رتے رتھنگ یت پتی بیت ناتری تیتی تچات من
تردیا داتا منو مایا یتھا بھاسو یتھا تم ! ! ! !
یتھا ہانت بھُوتان بھُوتے بھُوچا واچے کھیج پرِدسان پردسان تتھا تے خون تے تیکھونگ
ایتا دِجگیاسنگ تتوجگیاس تا انت منان
انیئو ورت ریکا بھیاں تیبات سر تر سربدا جیت تن تنگ تِس پرین سماد ھان
بھوان کلپ دِکلپیے پُناں دموہے یکت کردچتا

جب یہ چتر سلوک اُپدیش کے کہے ۔ تب برہما نے کہا ۔ بھگوان کرپاندھان جی ! اس کا ارتھ مجھے سمجھا دو ۔ تب بھگوان نے کہا ۔ اے برہما ! میرے چت تو یہ ہے ۔ کہ میرے نام کی شرن کے بغیر کسی کا اُدھار نہیں ہوتا ۔ پر مجھے تو دو سلوکوں میں اُپدیش کیا ہے ۔ برہما ! جو گیان میں نے پرم گہیہ رکھا ہے ۔ دگیان کے سمیت اور رس کے سمیت اور نام دان (ز) انگوں کے سمیت سو تو لے ۔ اے برہما ! میں تم کو دیتا ہوں ۔ (۱) ہے برہما ! جیسے میں ہوں ۔ جیسا میرا بھاؤ ہے ۔ جیسا میرا رُوپ ہے ۔ جیسا میرا رُتن ہے ۔ جیسے میرے کرم ہیں ۔ تیسے ہی تو ان شلوکوں کو کر کے میری اُستت کر (۲) میں ہی جگت کی آدیوں ۔ سب سوکھم استھول کا میرے بغیر نرگن سرگن کچھ نہیں ۔ اور اب بھی میں ہی ہوں ۔ بو سرشٹ میرے میں لین ہو جاوے گا ۔ اور پیچھے میں ہی رہ جاؤں گا ۔ (۳) ہے برہما جی ! جو مایا اُستت ہے ۔ سو پڑی پرکاشتی ہے ۔ میں ست ہوں ۔ مجھ کو کوئی بھی نہیں جان سکتا ۔ یہ میری مایا ہے جیسے ایک چندرماں دو دکھے درشٹ کو نظر آتا ہے ۔ اور آکاش میں استھت ہوئی ہے ۔ چندرماں سُورج کے سنگم بنا ں درشٹ نہیں آتا ۔ تیسی میری مایا آدرشٹ ہے ۔ درشٹ نہیں آتی ۔ اور میں ست ہوں ۔ لیکن سنتوں کے سنگ کے بغیر نہیں نظر آتا ۔ جیسے پانچوں بھوت تیج وائے پرتھوی ۔ آکاش ۔ جل اپنے اپنے کاموں میں ہیں ۔ اور دنیا بے بھی ہیں ۔ اُسی طرح میں سب کو ستا دے رہا ہوں ۔ اور نیارا بھی ہوں ۔ تیسے ہی تم مجھے انیوتیرک کر دیکھو ۔ اور

دتریک کر سب سنسار مجھ سے ہی ہوا ہے۔ اور دتریک کر مجھ سے بناں رہتا کچھ نہیں۔
یہ میرا گیان جب تم اپنے من میں رکھو گے۔ تو آپ کو جگت کی اُتپتی کے وقت اور پرلے کے وقت
موہ محسوس نہیں ہوگا۔ ہمیشہ شانت رہے گی۔ تب برہما جی نے بہت اُستت کی یسلوک بندھے
اور راگ پاکر دُھنی کے ساتھ گاتا رہا۔ ۔ گا کر مست ہو گیا۔ اور بہت خوش ہوا۔ نیز لکھ کر بڑے
بھاری پُستک کر کے مریادا کبا ندھا ہے۔ گو بندلوگو! اِس طرح برھما جی نے چار وید بنائے ہیں۔ اور
برھما جی نے چار مُکھ کر کے ویدوں کا پاٹھ کیا ہے۔ تب برھما جی کو بھگت کی مایا کے پرتاپ سے
جی میں آئی۔ کہ میں کہاں سے پیدا ہوا ہوں۔ جب برھما نے دیکھا کہ چاروں طرف پانی ہی پانی نظر
آتا ہے۔ اور کچھ نہیں تو کہنے لگا۔ یہ کیا ہے۔ تب برہما نے آپ کا وِچار کیا۔ یہ پانی جو ہے
سو برہما اور برھما دپانی ایک ہی رُوپ ہے۔ تب برھما کو گیان ہوا۔ کہ میں ہی پانی ہوں۔ تب
برہما پاتال کو گیا۔ وہاں جاکر کیا دیکھتا ہے۔ کہ وہاں کتنے ہی برھما ہیں۔ پانی پانی ہے اور کچھ
نہیں۔ پھر برھما جی مدھ لوک میں گئے۔ وہاں بھی پانی ہے۔ اور کئی برھما ہیں۔ پھر برھما جی آکاش
کو گئے۔ وہاں بھی بہت برھما دیکھے اور پانی بھی ہے۔ جتنے دیپ لوح ہیں سب برھما ہی ہیں
اور جہاں دیکھے اپنا آپ ہی دیکھے۔ تب پھر برھما اپنے استھان پر آیا۔ اور کہنے لگا۔ کہ جلے
برھما تھلے برھما ہے بھی برھما ہوسی بھی برھما۔ تھان تھنتر دیکھے برھما آد جگاد بھی برہما۔ جب برھما
نے یہ بات کہی۔ تب آکاش بانی ہوئی۔ اے برھما! تم دیکھو تو سہی کچھ اور بھی ہے۔ کہ نہیں۔ تب برہما
نے دیکھا کہ ایک کنول ہے۔ پھر آکاش بانی ہوئی۔ کہ اے برھما! تم دیکھو تو سہی۔ کنول کون ہے۔
تب برہما نے کہا۔ میں نہیں جانتا۔ تب آکاش بانی نے کہا۔ اے برہما! تم اِسی سے پیدا ہوئے ہو۔
تب برھما نے کہا۔ کہ میں بڑا ہوں اور یہ کنول چھوٹا سا ہے۔ تب آکاش بانی ہوئی۔ اے برھما! چھوٹے
سے ہی بڑا ہو جاتا ہے۔ تب برھما نے کہا۔ مہاراج جی! کیسے چھوٹا بڑا ہو جاتا ہے۔ پھر آواز آئی۔ اے
برہما! تلاش کرنے سے معلوم ہو جائیگا۔ کون بڑا ہے۔ اور کون چھوٹا ہے۔ تب برھما نے کہا۔ میں پتہ
کرتا ہوں۔ مگر یہ کنول چھوٹا سا نظر آتا ہے۔ اور اگر میں اِس کنول میں پڑا تھا۔ تو پھر کیسے نکلا ہوں۔
تب برھما نے کہا۔ میں اِس کو لات مارتا ہوں۔ اگر میری لات کو یہ برداشت کر گیا۔ تو میں سمجھوں گا۔
کچھ نہیں۔ یہ سوچ کر برہما نے اُس کنول کو لات ماری۔ کنول نہ ہلا نہ جُلا بالکل اچل رہا۔ تب برھما اُس
کنول میں اُتر گیا۔ جب برھما جی کنول میں اُتر گیا۔ تو برھما کا کہیں پیر نہ لگتا جس طرح کوئیں میں روڑ پھینکیں
تو اُس کا کوئی پتہ نہیں لگتا۔ اِسی طرح برہما اُس کنول کی ڈنڈی میں اُتر گیا۔ مگر کہیں پیر نہ لگتے اور

اندھکار ہی نظر آوے۔ کُنبھی نرک کے سمان اندھکار کو دیکھ کر برہما بڑا ہی لاچار ہُوا۔ اور بہت ہی دُکھی ہُوا۔ تب برہما اُس اونکار کی اُستت کرنے لگا۔ اے بھگوان! تم سب کے آد ہو۔ اور سب کے ہی انت ہو سرب کے مدھ ہو۔ سب کا آسرا ہو۔ جے پرمیشور جی! تم بے انت ہو ہے نرنکار! تم اپنی کرپا درشٹی کرو۔ میں بھُولا ہوں۔ تم جل میں ہو۔ تھل میں ہو۔ ہو بھی تمُ اور ہوؤ گے بھی تُم۔ تم ہی کرن کارن ہو۔ اے میرے دین دیال مجھ اناتھ پر دیا کرو۔ اور اِس اندھکار نرک سے مجھے باہر نکالو جس جگہ سے میں آیا ہُوں۔ اُسی جگہ پر مجھے پہنچاؤ۔

جب اُس کنول میں برہما نے سُدھ سچ سچدانند کی نربان ہو کر اُستت کی تو اُس دینا ناتھ نے برہما کی عاجزی اور بنتی کو منظور کیا۔ اور خوش ہو کر نرنکار نے برہما کو اُس کنول کی ڈوڈی سے نکالا۔ اور اُسی جگہ لا کر کھڑا کیا۔ جہاں سے وہ گیا تھا۔ اِس طرح برھما جی کے کِواڑ کھُل گئے۔ تب برھما ٹھاکر جی کی اُستت کرنے لگا۔ اے نارائن جی! تمہارا رُوپ رنگ کچھ نہیں پایا جاتا۔ تُم بے انت ہو۔ ادرشٹ اگوچر ہو۔ نرلنجھ ہو۔ تم کو کسی کا آسرا نہیں۔ سب جیوں چراچروں کے مالک ہو۔ اے گوبند لوگو! اِس طرح برہما جی نے من میں بچار کر پھر سہنسر نامہ اُچارن کر کے اُستت کی۔ تب گورُو نانک جی نے کہا۔ اے کرتار کے بھگتو! جب برہما جی اُس کا انت نہ پا سکے۔ تو میں کون دستو ہوں۔ جو اُس بے انت کے انت کو کہہ سناؤں۔ ہے سنت جی! وہ بے انت ہے۔ اور اُس بے انت پُرکھ کے ساتھ میری پریت لگ رہی ہے۔ اور میں اُس کے بغیر زندہ نہیں رہ سکتا۔ میرے پران کا ادھار سری پرمیشور جی کا نام ہے۔ اور جس پرمیشور کی اُستت شیو اور سنکادِک کرتے ہیں۔ جو پُورن گیانی ہے۔ سو اُسی پرمیشور کو میں بھی ارادھتا ہُوں اُن گوبند لوگوں نے گورُو نانک جی کے چرنوں پر متھا ٹیکیا اور کہا۔ واہ واہ گورُو نانک جی دھن ہو پرنتو گورُو جی! ہمارے من میں ایک اور اچرج ہے۔ کہ نیتروں میں جو جوت ہے سو کیا وستو ہے۔ تب گورُو نانک جی نے کہا۔ اے گوبند لوگو! یہ جو سُورج اور چندرماں میں جوت ہے۔ سب پرمیشور کی جوت جانتے ہیں۔ اور گھٹ گھٹ میں جوت ہے۔ تِس جوت کو جاننے سے سرب درشٹی میں نرنکار کو دیا پک جان کر پُورن کرتے ہیں۔ اور جو پُرش گورُمکھوں کی سنگت نہیں کرتے۔ اُن کے من سے اندھیرا دُور نہیں ہوتا۔ سو پرانی اگیان کے راستہ میں اور اندھیرے میں پڑے ہیں۔ اور اندھے ہوئے پڑے ہیں۔ اُن کو کچھ نظر نہیں آتا۔ وہ اچھے راہ میں نہیں جا سکتے۔ اے بھائی رام جنوں! اِسطرح سنتوں میں گیان کا اُجالا ہوتا ہے۔ تب اُن گوبند لوگوں نے کہا۔ اے غریب نواز! جو مجھ میں جوت ہے۔ تِس کی جوت کر کے سب جوت رُوپ نظر آتے ہیں۔ سو کیا وستو ہے۔ تب گورُو نانک جی نے کہا۔ سُنو بھائی گوبند لوگو! اِس بات کا جھگڑا پہلے جُگوں میں ہوتا آیا ہے۔ بڑے سِدھ سادھ گیانی دھیانی جھگڑا کرتے رہے ہیں لیکن

اِس بات کی خبر پُورے ستگورُو بغیر کوئی نہیں جانتا۔ جو یہ کیا دستو ہے۔ سُنو بھائی! یہ بھید جو ہیں سو جم ادرپانی ہے۔ مگر پرانیوں کو جس جوت کی وجہ سے نظر آتا ہے۔ سو وہ جوت تو شبد کی دُھن کرکے جاگتی ہے۔ تب یہ پرانیوں کو سُوجھتا نہیں۔ پھر اُن کو گوبند لوگوں نے کہا۔ اے گورُو باباجی! جوت جو ہے۔ سو تاں اپار پُرکھ کو ورنن کیا ہے۔ اور شبد بھی یہی کہتا ہے۔ سنت مہنت بھی یہی کہتے ہیں۔ وید شاستر بھی یہی کہتے ہیں۔ تب وہ اپار پُرکھ اُس کو مِلا ہے۔ یہ بات جیُوں کی تیُوں ہی سمجھیے۔ تب گورُو نانک جی نے کہا۔ گوبند لوگو! پرمیشور اجُونی سے بھنگ کہلاتا ہے۔ اور اُس کا انت بھی نہیں پایا جاتا۔ وہ بے انت ہے۔ سُورج چندرماں اور سب دیوتاں کا کارن کرن ہے۔ اُس کا محل بھی اپار ہے۔ سُنو رام کے پیارو! اپنی اُکت سیانپ کرکے تو پرمیشور نہیں مِلتا۔ جس پر واہگورو کی کرپا ہوتی ہے۔ اُس کو وہ پرمیشور مِلتا ہے۔ یہ سُنکر وہ گوبند لوگ سری گورُو نانک جی کے چرنوں پر گر پڑے اور کہنے لگے۔ اے باباجی! تم دھن ہو۔ ہم آپ کی شرن پڑے ہیں۔ جیسے بھی ہو۔ ہم پر مہربانی کرو۔ تب گورو نانک جی نے کہا۔ اے پرمیشور کے لوگو! تم پرمیشور کا نام جپو۔ واہگورو تمہارا بھلا کرے گا۔ اُن کو اپنا سِکھ بنایا۔ اور اُن کا لوک پرلوک سنوار کر وہاں سے چلتے ہوئے۔

"بولو بھائی جی واہگورُو"۔ ایک سِکھ دیکھتا رہا۔ کہ گورُو نانک دیوجی مہاراج روزانہ یہی چرچا کرتے رہتے ہیں۔ مگر پرشاد کوئی نہیں لے آیا۔ اُس سِکھ نے متھا ٹیککر بنتی کی کہ گورُو جی! اگر آپ آگیا دیں۔ تو مَیں آپ کے لئے کچھ کھانے کے لئے لے آؤں۔ گورو نانک جی اُس سِکھ پر بہت پرسن ہوئے اور کہنے لگے۔ جو کرتار بھیج دے گا۔ وہی کھائیں گے۔ اگر کوئی پھل نزدیک ہے۔ تو لے آؤ۔ اور مردانہ کو دو۔ تب وہ سِکھ آگیا لے کر سُندر مدھر پھل لے آیا اور گورُو نانک جی کے آگے لا رکھے۔ گورُو نانک جی نے کہا۔ بھائی بالا! یہ سکھ بڑے پریم سے پھل لے آیا ہے۔ اِن کے چار حصّے کرو۔ میں نے چار حصّے کر دیئے۔ اور شری گورُو نانک دیو جی مہاراج کی آگیا پاکر ایک حصّہ مردانہ کو دیا۔ دُوسرا حصّہ اُس سِکھ کو دیا تیسرا گورُو نانک جی نے مجھے دیا۔ اور چوتھا حصّہ گورُو نانک جی نے خود لے لیا۔ گورُو نانک دیوجی مہاراج اُس سِکھ پر بہت پرسن ہوئے۔ اُس کو ست نام کا اُپدیش کیا۔ اور کہا۔ بھائی سکھا آئے سادھ کی سیوا کرنی۔ دھرم کی کمائی کرنی۔ اور بانٹ کر کھانا۔ تمہارا جنم مرن کاٹا جائے گا۔ یہ اُپدیش دے کر گورُو نانک جی وہاں سے چلتے ہوئے ✣

ساکھی دوسری اُداسی کی چلی

گورُونانک جی پُورب کو چلے۔ سمت ۱۵۶۶ جب گورونانک جی اِس اُداسی کو چلے۔ اُس وقت گورُونانک جی کی عمر ایک ماہ کم چالیس سال بھی۔ گورُوجی کی داڑھی سیاہ تھی۔ یہ اُداسی نو برس کی ہوئی ہے۔ جب گورُونانک جی چلنے لگے۔ تب مردانہ نے پُوچھا۔ گورُوجی! اَب کہاں چلے ہو۔ گورُونانک جی نے کہا۔ جو گرد و نواح میں تیرتھ ہیں۔ اُن کو دیکھ کر گھر جاویں گے۔ تب گورُونانک جی نے اُس اُداسی کا بھیکھ کیا۔ پَون کا اہار کیا۔ پہراوا ایک بستر امبُوآ ایک بستر سفید ایک پیر جُوتی ایک پیر کونٹ گلے میں کفنی۔ اور سر پر ٹوپی پہنی۔ قلندری مالا۔ ماتھے تلک کیسر کا لمبا نرنکار بھیکھ اُداسی کا کیا۔ راستے میں شیخ وجید ملا۔ وہ ذات کا سید تھا۔ سکھپال پر چڑھا جا رہا تھا۔ ایک درخت کے نیچے آ اُترا۔ بیساکھ جیٹھ کے دن تھے۔ جب وہاں جا بیٹھے۔ تو چاپنے لگے اور پنکھا ہلانے لگے۔ یہ دیکھ کر مردانہ نے گورُونانک دیوجی مہاراج سے سوال کیا۔ اے دین دیال جی! خُدا ایک ہے یا دو گورُونانک دیوجی نے کہا۔ مردانہ خُدا ایک ہے۔ مردانہ نے کہا۔ یہ کس کی پیدائش ہیں۔ جو وہ سُکھپال میں چڑھ کر آیا ہے۔ اور آدمی پیدل چلتے آئے ہیں۔ کندھے پر بوجھ اُٹھائے آئے ہیں۔ اِس کو وہ چاپدے ہیں۔ شاید وہ تھک گیا ہے۔ سری گورُونانک جی نے شبد اُچارن کیا۔

سلوک

پُورب جنم کے تپ کیئے پائے سہے اڈنگ ٭ تب کے تھاکے ناز کا اَب ہی منڈے انگ

تب اِس کا ارتھ کیا:۔ گورُونانک جی نے کہا۔ مردانہ! تپوں راج اور راجوں نرک ہوتا ہے۔ جو کوئی آیا ہے۔ وہ دُکھ سُکھ پچھلا ہی لکھوا کر لاتا ہے۔ اپنا اپنا لیکھ بھوگتے ہیں۔ تب مردانہ گورُوجی کی پیریں آپڑا۔ گورُونانک جی چلتے چلتے بنارس جا پہنچے۔ گورُونانک جی ایک چوک میں جا بیٹھے۔ وہیں آسن لگایا۔ جب سری گنگا جی کا اشنان کرنے کے لئے پنڈت چتر داس جا رہا تھا۔ تو گورُونانک جی کا بھیکھ دیکھ کر وہیں ٹھہر گیا۔ شری گورُونانک دیوجی مہاراج کو نمسکار کر کے وہیں بیٹھ گیا۔ اور کہنے لگا۔ اے بھگت جی! تمہارے پاس سالگرام نہیں۔ تُلسی کی مالا نہیں۔ سمرنی نہیں۔ گوپی چندن کا ٹکہ نہیں۔ اور بھگت کہلاتے ہو۔ بھیکھ سنتوں کا ہے۔ سو آپ نے

یہ کیا کیا ہُوا ہے۔ تب گورُو نانک جی نے کہا۔ رباب بجاؤ۔

راگ بسنت محلہ ع۱

سالگرام بپ پُوج مناؤ سوکرت تُلسی مالا || رام نام جب بیڑا باندھو دیاکر دیالا

کاہے کلرا سنچوہ جنم گنواوہ ۔ کاچی ڈہگ دیال کاہے گیچلا دہیہ

رہاؤ

تب پنڈت نے کہا۔ یہ بست تو کلر کو سینچنا ہُوا۔ اور وہ دست کون ہے۔ جس سے دھرتی سینچئے اور پرمیشور ملے۔ تب گورُو نانک دیوجی مہاراج نے پوڑی پڑھی:۔

کام کر دھ دوے کرہُ بسولے گوڈہ دھرتی بھائی ۔ جیو گوڈہ تیوتم سُکھ پاوہُ کرت نہ میٹیا جائی

تب پھر پنڈت نے پُوچھا۔ اے بھگت! دھرتی سینچے بغیر ہی کیونکر ہووے۔ اور مالی کس بدھ اپنا کر جانے۔ تب گورُو نانک دیوجی مہاراج نے تیسری پوڑی کہی۔

کر ہریٹ مال ٹنڈ پرووہ تس بھیتر من جووہ || امرت سینچو بھرو کیارے توں مالی کے ہووہ

تب پنڈت چتر داس نے کہا۔ آپ پرم ہنس ہیں۔ ہماری مت تو لگلے کی نیائیں اندریوں کی جیتی ملن ہے۔ تب گورُو نانک جی نے چوتھی پوڑی کہی۔

بگلے تے پھُن ہنسلا ہووے جے توں کریہہ دیالا + پرنوت نانک داسن داسا دیاکر دیالا

تب پھر پنڈت بولا کہ آپ پرمیشور کے بھگت ہیں۔ آپ اِس نگری کو پوتر کریں۔ اور اِس کا بھی کچھ گن لو۔ تب گورُو نانک جی نے پُوچھا۔ اِس کا گُن کیا ہے۔ تب پنڈت نے جواب دیا۔ اِس کا گُن ودیا ہے۔ جس کے پڑھنے سے بدھ آتی ہے۔ اور جہاں بیٹھیں وہیں سنمان ہوتا ہے۔ ودیا پڑھنے سے مُنش وِدوان ہو جاتا ہے۔ تب گورُو نانک جی نے کہا۔ مردانہ رباب بجاؤ۔ شری گورُو نانک دیوجی مہاراج نے ایک شبد کہا:۔

راگ بسنت محلہ ع۱

راجہ بالک نگری کاچی دُشٹاں ال پیار || دوے مائی دوئے بابا پڑھیہ پنڈت کرد بیچار

سوامی پنڈتا تم دیہہ متی ۔ کن بدھ پاوہ پران پتی ۔ رہاؤ

بھیتر اگن بناسپت مولی ساگر پنڈے پایا || چند سورج دوئے گھٹ ہی بھیتر ایسیاں گیان نہ پایا

رام رونتا جانیئے اِک مائی بھوگ کرے || تاں کے لکھن جانیئہ کھماں دھن سنگرے

کہیا سنو نہ کھایا مانو تِن ہی ستیی دا || پرنوت نانک داسن داسا کھن تولہ کھن ماسا

تب پنڈت چترداس نے بینتی کی - اے دیناناتھ! یہ جو ہم سنسار کو پڑھاتے ہیں۔ اِس کے پڑھانے سے کچھ پرمیشور کا نام پراپت ہوگا۔ کہ نہیں۔ تب گورُو نانک جی نے پُوچھا۔ اے سوامی پنڈت! تم کیا وست پڑھتے ہو۔ اور سنسار کو کیا پڑھاتے ہو۔ تب پنڈت نے کہا۔ جی واچا پاربرہم کے سیئوں پہلے پٹی پڑھا دے سنسار جوگ یہی پڑھاتا ہوں۔ تب گورُو نانک جی نے اُس پنڈت پرت راگ وامکلی اونکار محلہ پہلا سُنایا۔

اونکار برہما اُتپت : اُونکار کیا جن چت : اونکار سیل جُگ بھے۔ اونکار بید نرمئے۔ اُونکار سبد اُدھرے : اُونکار گورمکھ ترے : اونم اکھر سُنو بیچار اونم اکھر تربھون سار۔ سُن پانڈے کیا لکھہُ جنجالا

لکھ رام نام گورمکھ گوپالا۔ رہاؤ۔

تب گورُو نانک جی نے اُونکار کی اَنجا (۵۴) پوڑیاں پڑھیں۔ چترداس پنڈت گورُو نانک جی کے چرنوں پر گِر پڑا۔ اور گورُو گورُو جپنے لگا۔ پھر گورُو نانک جی وہاں سے چلتے ہُوئے۔ "بولو بھائی جی واہیگورُو"

ساکھی نانک متے کی چلی

گورُو نانک جی وہاں سے نانک متے کو چلے۔ وہاں پہنچ کر ایک بوہڑ کے درخت کے نیچے بیٹھ گئے۔ مگر وہ بوہڑ کئی برسوں سے سُوکھا ہُوا تھا۔ وہاں دُھوآں جا لگایا۔ وہ درخت ہرا ہوگیا۔ تب سدھوں نے دیکھا۔ کہ یہ کوئی سادھ آبیٹھا ہے۔ تب اُن سدھوں نے پُوچھا اے بابا! تم کس کے سِکھ ہو۔ کس سے دِیکھیا لی ہے۔ تب گورُو نانک جی نے یہ شبد اُچارن کیا۔

راگ سوہی محلہ پہلا

کَون ترازی کَون تلا تیرا کَون صراف بُلاوا ॥ کَون گورُو کے پہ دیکھیا لیواں کَے پہ مُل کراواں
میرے لال جیو تیرا انت نہ جاناں ॥ تُوں جل تھل مہیل بھرپُور لیناں تُوں آپے سرب سمانا ॥ رہاؤ ॥
من ترازی چت تلا تیری سیو صراف بُلاوا ॥ گھٹ ہی بھیتر سو سہ تولی اِن بِدھ چت رہاوا
آپے کنڈا تول ترازی آپے تولن ہارا ॥ آپے دیکھے آپے بُوجھے آپے ہے ونجارا

اندھلا نیچ جات پردیسی کھِن آوے تِل جاوے
تاں کی سنگت نانک رہندا کیونکر مُوڑھا پاوے

تب سدھوں نے کہا۔ بابے تم جوگی ہو۔ بھیکھ لو۔ تب گورو نانک جی نے شبد کہا:۔

راگ سُوہی للیت وِچ محلہ پہلا

جوگ نہ کھِنتھا جوگ نہ ڈنڈے جوگ نہ بھسم چڑھائیے + جوگ نہ مُنڈی مُونڈ منڈائیے جوگ نہ سنگھی وائیے
انجن مینہ نرنجن رہیو جوگ جُگت اِو پائیے

گلیں جوگ نہ ہوئی ؛ ؛ + اِک دسٹ کر سمسر جانے جوگی کہیے سوئی رہاؤ

جوگ نہ باہر مڑھی مسانی جوگ نہ تاڑی لائیے + جوگ نہ دیس دسنتر بھویئے جوگ نہ تیرتھ نہائیے
انجن مینہ نرنجن رہیئے جوگ جُگت اِو پائیے

ستگور بھیٹے تا سنسا چُوکے دھاوت ورج رہائیے + بھر بھرے سہج دُھن لاگے گھر ہی پرچہ پائیے
انجن مینہ نرنجن رہیئے جوگ جُگت اِو پائیے

نانک جیوندیاں مر رہیئے ایسا جوگ کمائیے + واجے باجھوں سنگھی واجے توں نِربھو پد پائیے
انجن مینہ نرنجن رہیئے جوگ جُگت اِو پائیے

تب سدھ آدیس آدیس کہہ کر کہنے لگے۔ بھائی! یہ کوئی مہا پُرش ہے۔ کیونکہ اِن کے بیٹھنے سے بوہڑ ہرا ہوگیا ہے۔ سدھوں نے ڈنڈوت کی۔ تب گورُو نانک جی وہاں سے چلتے ہوئے۔

ساکھی ونجارے کیساتھ ہوئی

گورُو نانک جی چلتے چلتے ایک ونجارے کے ہاں پہنچے۔ اُسی دن ونجارے کے گھر لڑکا پیدا ہوا تھا۔ کوئی ودھائی دینے آوے کوئی مبارک دیجاوے۔ کوئی اتنا پا جاوے کوئی کیسر پا جاوے۔ ہر ایک مانگنے والے کو دان مِل رہا تھا۔ غرضیکہ بڑی خوشی ہو رہی تھی۔ جب شام ہوئی۔ تو وہ ونجارا گھر کو چلا گیا۔ مردانہ دیکھتا رہا۔ اُس ونجارے نے نہ گورُو جی کی خبر لی اور نہ مردانہ کو ہی پوچھا۔ مردانہ کو بھوک لگی۔ تو گورُو نانک جی سے کہنے لگا۔ گورُو جی! اِس کے گھر لڑکا پیدا ہوا ہے۔ اِس نے اتنی خوشی کی ہے۔ مگر ہمیں ذرا نہیں پُوچھا۔ اگر آپ آگیا دیں۔ تو میں اِس کے گھر جاؤں اور کچھ

مانگ کر لے آؤں۔ گورُو نانک جی ہنس پڑے۔ اور کہنے لگے۔ اے مردانہ! اِس کے گھر لڑکا نہیں ہُوا۔ قرضائی پیدا ہُوا ہے۔ بس چار پہر رات تک وہ زندہ رہیگا۔ اور صبح مر جاوے گا۔ اگر آپ کے دِل میں آئی ہے۔ تو جاؤ۔ مگر اسیس کچھ نہ دینا۔ چُپ چاپ جا کر کھڑا ہو جانا۔ مردانہ چل پڑا۔ اور جا کر چُپ چاپ کھڑا ہو گیا۔ کچھ دیر بعد واپس آیا۔ اور کہنے لگا۔ گورُو جی! میری تو کِسی نے خبر ہی نہیں لی۔ گورُو نانک جی نے کہا۔ مردانہ رباب بجاؤ۔ مردانہ رباب بجانے لگا۔ شری گورُو نانک دیو جی مہاراج نے شبد اُچارا:۔

سری راگ محلہ پہلا گھر پہلا

پہلے پہرے رین کے ونجاریا مترا حکم پیا گربھاس
اردھ تپ انتر کرے ونجاریا مترا خصم سیتی ارداس
خصم سیتی ارداس دکھلانے اردھ دھیان لِو لاگا
نام رجاد آیا کل بھیتر بوہڑ جاسی ناگا ۔۔
جیسی قلم دُڑی ہے مستک تیسی جیہڑے پاس
کہہ نانک پرانی پہلے پہرے حکم پیا گربھاس
دُوجے پہرے رین کے ونجاریا مترا وِسر گیا دھیان
ہتھو ہتھ نچائیے ونجاریا مترا جیو جسودھا گھر کان
ہتھو ہتھ نچائیے پرانی مات کہے سُت میرا
چیت اچیت مُوڑ من میرے انت نہیں کچھ تیرا
جن رچ رچیا تِسہہ نہ جانے من انتر دھر گیان
کہہ نانک پرانی دُوجے پہرے وِسر گیا دھیان
تیجے پہرے رین کے ونجاریا مترا دھن جوبن سیو چیت
ہر کا نام نہ چیتئی ونجاریا مترا بدھا چھوٹے جت
ہر کا نام نہ چیتے پرانی بکل بھیا سنگ مایا
دھن سیو رتا جوبن متا اہلا جنم گنوایا ۔۔
دھرم سیتی واپار نہ کیتے کرم نہ کیتو مِت
کہہ نانک تیجے پہرے پرانی دھن جوبن سیو چیت
چوتھے پہرے رین کے ونجاریا مترا لاوی آیا کھیت
جا جم پکڑ چلایا ونجاریا مترا کِسے نہ مِلیا بھیت
بھیت چیت ہر کِسے نہ مِلیا جا جم پکڑ چلایا
جھوٹھا رُدن ہوا دوالے کھن میں بھیا پرایا
سائی وست پراپت ہوئی جس سیوں لایا ہیت
کہہ نانک پرانی چوتھے پہرے لاوی لُنیا کھیت

جب دُوسرا دِن ہُوا۔ تو وہ لڑکا مر گیا۔ تب وہ روتے چلاتے باہر نکلے۔ تب مردانہ نے کہا۔ گورُو جی! کل تو یہ خوشیاں منا رہے تھے۔ اور آج یہ کیا ہو گیا۔ تب گورُو نانک جی نے ایک سلوک کہا۔

جس گھر مِلے مُبارکاں لکھ لکھ مِلے اسیس
سو موہ پھیر پڑائن تن من سہے کلیس
اِک موئے اِک دبئیں اِک رچن ندی دہائے
گئی مُبارک نانکا ہے ہے پہتی آئے

تب گورُو نانک جی وہاں سے چلتے ہُوئے۔ "بولو بھائی جی واہگورُو"

آگے ساکھی دو سکھوں کی چلی

گورو نانک جی چلتے چلتے ایک جگہ پر جا بیٹھے - مردانہ نے کہا - گورو جی! چوماسہ یہیں کاٹ لیں - تب گورو نانک جی مہاراج نے کہا - مردانہ! کوئی شہر یا قصبہ آئے گا - تو وہاں بیٹھ کر گذاریں گے یہ بات چیت کرتے کرتے ایک نگر آ گیا - گورو نانک جی نگر کے تھوڑی دور باہر بیٹھ گئے - اُسی شہر میں ایک کھتری تھا - اور اُس کا دیہہ اُسی شہر میں ایک باغ بھی تھا - ایکدن وہ کھتری باہر آیا اور ان کو دیکھ کر اُس نے متھا ٹیکیا - اور تھوڑی دیر بیٹھ کر واپس گھر کو چلا گیا - وہ روزانہ گورو جی کے ہاں آیا کرتا - ایک دِن اُس کے پڑوسی نے کہا - کہ تم روزانہ کہاں جاتے ہو - اُس کھتری نے جواب دیا کہ ایک سنت باہر آئے ہوئے ہیں - اُن کے درشن کرنے جاتا ہوں - اُس نے کہا بھائی! مجھے بھی لے چلو - اُس کھتری نے کہا - اگر تمہاری سردھا ہے تو چلو - وہ دونوں اکٹھے چلے - مگر راستہ سے وہ کھتری جو روزانہ گورو جی کے درشن کرنے جاتا تھا - وہ تو گورو جی کی طرف چلا - اور دُوسرا اُس کا پڑوسی ایک رنڈی کے گھر چلا گیا - اُس سے مُلاقات ہو گئی - دُوسرا جو کھتری تھا اُس نے نیم کیا ہوا تھا - کہ بغیر گورو جی کے درشن کے اور کچھ نہیں مانگتا - دکان سے روزانہ وہ دونوں اکٹھے ہی چلتے - وہ کھتری گورو جی کے پاس جائے - اور دوسرا رنڈی کے پاس جاتا کچھ دِن گذرے - اُس کے من میں خیال ہوا - کہ میں تو بُرا کرم کرنے جاتا ہوں - اور یہ اپنے گورو کے درشن کرنے جاتا ہے - اِس کے ساتھ کوئی بات کریں - وہ اُس پریمی سکھ کو کہنے لگا تمہاری میری شرط ٹھہری - کہ اگر تم پہلے آؤ تو تم یہاں ٹھہرو - اگر میں پہلے آیا - تو میں یہاں ٹھہروں گا - یہ اقرار کر کے دونوں اپنے اپنے راہ چل دیئے - وہ رنڈی گھر پر نہ تھی - وہ دلگیر ہو کر اپنے ٹکانہ پر آ بیٹھا - اور بڑا افسوس ناک ہو کر زمین کھودنے لگ گیا - زمین کھودتے کھودتے اُس کو ایک چھوٹا (بڑا برتن) نظر آیا - اُس کو کھول کر کیا دیکھتا ہے - کہ ایک مہر ہے - اور باقی سب کوئلے ہیں - اور دوسرا پریمی جب متھا ٹیک کر واپس آنے لگا - تو اُس کے پاؤں ایک کانٹا لگ گیا - اُس نے کپڑا پھاڑ کر اپنے پیر کو باندھا اور ایک جوتی پاؤں میں اور دوسری پاؤں والی ہاتھ میں اُٹھا کر آہستہ آہستہ اُسی جگہ پر پہنچا - دوسرے نے پُوچھا - تم دُوسرے پاؤں میں جوتی کیوں نہیں پہنتے - اُس نے جواب دیا - بھائی! میرے پیر میں کانٹا چُبھ گیا ہے - دُوسرے نے مخول سے کہا - کہ تمہیں کانٹا چُبھا ہے - اور مجھے مہر ملی ہے - یہ کیا بات ہے - حالانکہ میں روزانہ بُرا کرم کرنے

جاتا ہوں۔ اَور تُم سادھُو کے درشن کو جاتے ہو۔ یہ کیا بات ہوئی۔ تب وہ دونوں اکٹھے
گورُو نانک جی کے پاس گئے۔ اور ساری حقیقت بیان کی۔ گورُو نانک جی نے ساری بات
سُنکر اُن کو کہا۔ بھائی! چُپ کرو۔ پھر دوبارہ اُنہوں نے ہاتھ جوڑ کر بینتی کی۔ کہ اے دینا ناتھ!
ہمارا بھرم دُور کرو۔ تب گورُو نانک جی نے اُس بُرا کرم کرنے والے کو کہا۔ کہ بھائی! تُم نے پچھلے
جنم میں ایک سادھُو کو ایک مہر دی تھی۔ اُس ایک مہر کے بدلے وہ سارا چھُوڑا مہروں کا ہو گیا۔
مگر اب تُم بُرا کرم کرتے رہے۔ اِس لئے یہ تمام مہریں کوئلہ بن گئیں۔ اور اِس پریمی کی قسمت
میں سُولی لکھی تھی۔ روزانہ سیوا کرتے کرتے وہ سُولی کانٹے میں تبدیل ہو گئی۔ اِس لئے اِس کو
کانٹا چبھا۔ یہ سُنکر دونوں سکھ گورُو نانک جی کے پیروں پر گر پڑے۔ گورُو نانک جی اُن سکھوں
کو نام کا اُپدیش کیا۔ اور کرپا درشٹی کی۔ تب گورُو نانک جی نے ایک شبد کہا۔

راگ مارُو محلہ پہلا

کرنی کاگد من مساونی بُرا بھلا دُئی لیکھ پئے ॥ جیوں جیوں کِرت چلائے تیوں چلیئے تو گُن ناہی انت ہرے

رہاؤ

جالی رین جال دِن ہوا جیتی گھڑی پھاہی تیتی ॥ رس رس چوگ چگہ نت پھاسیہ چھوٹس موڑے کون گُنی
کایا آہرن من وِچہ لوہا پنچ اگن تِت لاگ رہی ॥ کوئلے پاپ پڑے تِس اُوپر من جلیا سنی چِنت بھئی
بھیا منوُر کنچن پھر ہووے جے گُور ملے تنہیا ॥
ایک نام امرت اوہ دیوے تو نانک تربسٹس دیہا

گورُو نانک جی اُن کو سکھ بنا کر اور چوماسہ کاٹ کر وہاں سے چلتے ہوئے ۔

ساکھی سری گنگا جی کی چلی

گورُو نانک جی چلتے چلتے ہردوار جا پہنچے۔ وہاں پُورب کی طرف بیٹھ گئے۔ وہاں کیا دیکھتے
ہیں۔ کہ کئی لاکھ منش وہاں اِشنان کر رہے ہیں۔ کئی سنہسر پُوجا کر رہے ہیں اور سُورج کو
پانی دے رہے ہیں۔ گورُو نانک جی کو دِب درشٹ اور لوگوں کو چرم درشٹ تھی۔ تب گورُو
نانک جی نے اپنی درشٹ سے دیکھا۔ کہ سری گنگا جی میں سنسار اِشنان کرتا ہے اور سری بابا جی ڈ...
کے نیچے کوئی نہیں نہاتا۔ تب گورُو نانک جی سری گنگا میں اشنان کرنے کے لئے اُترے۔ لوگ جس طرف

پانی دے رہے تھے۔ گورُو نانک جی اُس کی دوسری طرف پانی دینے لگ گئے۔ لوگوں نے کہا۔ آپ اِس طرف کیوں پانی دے رہے ہیں۔ تب گورُو نانک جی نے جواب دیا۔ تم پانی کِس کو دیتے ہو اُنہوں نے کہا ہم پتروں کو پانی دیتے ہیں۔ اُن لوگوں نے پوچھا۔ تم کِس کو دیتے ہو۔ گورُو نانک جی نے کہا۔ تمہارے پتر کہاں ہیں۔ اُن لوگوں نے جواب دیا۔ ساڑھے اُنجا کروڑ کوس کا فاصلہ ہے۔ گورُو نانک جی نے پوچھا۔ یہ پانی اتنی دُور پہنچ جاتا ہے۔ اُنہوں نے کہا شاستر میں لکھا ہے۔ کہ پہنچ جاوے گا۔ یہ بات سُنکر گورُو نانک جی پہلے کی بہ نسبت زیادہ پانی دینے لگ گئے۔ اُن لوگوں نے پھر پوچھا کہ تم یہ پانی کِس کو دے رہے ہو۔ گورُو نانک جی نے کہا۔ بھائی میرا ایک کھیت ہے۔ وہ خشک ہو رہا ہے۔ وہاں بڑے بڑے مینہ آتے ہیں۔ مگر وہاں ایک بُوند پانی نہیں ٹھہرتا۔ اِس لئے میں اُس کھیت کو پانی دے رہا ہوں۔ تب وہ لوگ بولے۔ کہ یہ پانی وہاں کیسے پہنچے گا۔ گورُو نانک جی نے کہا۔ بھائی! میرا کھیت تو بہ نسبت مات لوک کے بہت زیادہ ہی نزدیک ہے۔ صرف اڑھائی سو کوس دُور ہے۔ اور آپ کا مات لوک اِتنا دُور اور اُونچا ہے۔ اگر آپ کا پانی وہاں تک پہنچ سکتا ہے۔ تو یہ پانی میرے کھیت تک کیوں نہیں پہنچ سکتا۔ جب اُن لوگوں نے یہ بات سُنی۔ تو وہ دِل میں خیال کرنے لگے۔ کہ یہ کوئی سودائی نہیں۔ یہ تو کوئی مہاں پُرش ہی ہے۔ سب لوگ اِن کے چرنوں پر گِر پڑے۔ پھر نہا کر جب باہر نکلے۔ تو وہ لوگ گائتری پاٹھ کرنے لگے۔ گورُو نانک جی نے کہا۔ کہ یہ ہندو لوگ نرک کو جا رہے ہیں۔ تب اُن لوگوں نے کہا۔ کہ پرمیشور کا نام جپنے والے بھی نرک میں جاتے ہیں۔ گورُو نانک جی نے کہا۔ بھائی! پرمیشور کا نام اِسطرح تھوڑا لیا جاتا ہے۔ ایک کو کہا۔ تم مالا یہاں پھیر رہے ہو۔ اور تمہارا دھیان گھر میں عورت کے ساتھ باتیں کرنے میں لگا ہُوا ہے۔ دوسرے کو کہا۔ کہ تم بھجن یہاں کر رہے ہو۔ اور تمہارا من اپنے استھان پر پھر رہا ہے۔ جہاں جہاں کسی کا من لگا ہُوا تھا۔ سب کو بتایا۔ یہ سُنکر لوگوں نے کہا۔ بھائی! یہ پرمیشور ہے۔ جس نے ہمارے من کی باتیں جان لی ہیں۔ ہم تو اب تک بھُولے رہے ہیں۔ سب نے گورُو نانک جی کے چرنوں پر متھا ٹیکیا اور بنتی کی کہ ہمیں اپنا سِکھ بناؤ۔ اور اپنی دیکھیا دو گورُو منتر دو۔ گورُو نانک جی نے کہا۔ بھائی تم پہلے جس کے سِکھ ہو۔ اُسی کو مانو۔ اُن لوگوں نے کہا۔ گورُو جی! ہم تو آپ کو ہی گورُو بنائیں گے۔ تب گورُو نانک جی نے اُن لوگوں کو اُپدیش دیا۔ اتنے میں پرساد تیار ہُوا۔ اُن لوگوں نے کہا۔ گورُو جی! پرساد تیار ہے! چلو۔ گورُو نانک جی نے کہا۔ ہم نہیں جاتے۔ تب اُنہوں نے کہا پرمیشو

کے ارتھ آیئے۔ جب اُنہوں نے پرمیشور کا واسطہ کہا۔ تب گورُو نانک جی چل پڑے۔ تب اُن لوگوں نے چونکے میں کار نکال لی۔ گورُو نانک جی نے کہا۔ بھائی! چوکا پوتر نہیں ہے۔ کیوں کاریں نکالتے ہو۔ اُنہوں نے کہا۔ ہم نے اپنے ہاتھوں سے پرساد تیار کروایا ہے۔ ہمارا چوکا پوتر ہے۔ کاریں اِس لئے نکالی ہیں۔ ایسا نہ ہو۔ کہ چوکے پر کوئی پہلے آجاوے۔ گورُو نانک جی نے کہا۔ بھائی! جب تم نہیں آئے تھے۔ اِتنی دیر تک چوکا پوتر تھا۔ اور جب آپ چوکے میں آئے یہ پوتر نہ رہا۔ کیونکہ تمہارے ساتھ جو باقی چار بیٹھے ہیں۔ اُن لوگوں نے کہا۔ گورُو جی! ہمیں تو وہ نظر نہیں آتے۔ تب گورُو نانک جی بولے:-

سلوک محلہ پہلا

کو بُدھ ڈُومنی کُدیا قصائن پر نندا گھٹ چُوہڑی مُٹھی کرودھ چنڈال

کاری کڈھی کیا تھیئے جاں چارے بیٹھیاں نال

گورُو نانک جی نے کہا۔ اِن کے چڑھنے سے چوکا پوتر نہیں رہتا۔ اُن لوگوں نے کہا۔ پوتر کیونکر ہوتا ہے۔ تب گورُو نانک جی نے کہا:-

نانک اگئے اُتم سیئی جے پاپاں پندھ نہ دیئی

اِن کا ارتھ:- اِن سنجموں سے چوکا پوتر ہوتا ہے۔ وہ یہ سُنکر گورُو نانک جی کے چرنوں پر گر پڑے اور اُنہوں نے اپنا سارا دھن مال لُٹا دیا۔ گورُو نانک جی نے اُن کو لنگوٹ بندھ اُداسی کیا۔ نِرمان پنتھ بنایا۔ پہلا پنتھ گورُو جی نے گنگا کے کنارے بنایا۔ گورُو نانک جی وہاں سے چلتے ہوئے۔ "بولو بھائی جی واہیگورو"

گورُو جی تیرتھ یاترا کو گئے

گورُو نانک جی چلتے چلتے ایک ایسی جگہ پر پہنچے۔ جہاں کہ میلہ لگا ہُوا تھا۔ وہاں کافی لوگ اکٹھے ہوئے ہوئے تھے۔ سنت مہنت بھی کافی تعداد میں آئے ہوئے تھے۔ گورُو نانک جی کی نظر میں کوئی پرمیشور کا پیارا نظر نہ آیا۔ تب گورُو نانک جی کورُوکشیتر جا پہنچے۔ جہاں کہ بہت بھاری میلہ لگا ہُوا تھا۔ پٹنہ کے راجہ کا بیٹا دشمنوں نے دوڑایا ہُوا تھا۔ وہ بھی کورُوکشیتر میں آیا وہ راستہ میں شکار کھیل کر ہرن کو مار کر لایا۔ اُس وقت اُس کے پاس اور کچھ نہ تھا۔ اِس لئے

دہی ہرن گورُو نانک جی کی بھینٹ کر دیا۔ گورُو نانک جی سرب شکتی سمرتھ تھے۔ بالے کو کہنے لگے۔ بھائی بالا! ہم گرہن پُوجنے تو نہیں آئے۔ تم ایک دیگ لے کر یہ سیر سالنا دھر دو۔ تب بھائی بالا نے کہا۔ گورُو جی ست بچن! چُولھا بنا کر ایک دیگ میں وہ سالنا پکانے کے لئے رکھ دیا۔ سب لوگ دُھواں دیکھ کر سوٹے لکڑیاں ہتھیار پکڑ کر لائے اور کہنے لگے۔ تم کون ہو۔ آج کے دِن تو تُرک بھی تراس نہیں کرتے۔ تم تو ہندو نظر آتے ہو۔ سچ سچ بتاؤ۔ اِس ہانڈی میں کیا دھرا ہے۔ گورُو نانک جی نے کہا۔ بھائی ہمیں بھُوک لگی تھی۔ اِس لئے ہانڈی دھری تھی۔ تب سنیاسیوں نے کہا۔ بھائی اِس ہانڈی میں کیا دھرا ہے۔ تب گورُو نانک جی نے کہا۔ بھائی! گوشت ہے۔ سنیاسیوں نے کہا۔ اُدھر سُورج گرہن لگا ہُوا ہے۔ اِدھر تُم گوشت کھا رہے ہو۔ تب گورُو نانک جی نے کہا۔ بھائی! گیان میں بات کرو۔ اور بیٹھ کر بات کرو۔ تب ایک سنیاسی نے باقی لوگوں کو ہٹا کر کہا۔ سنت جی! گیان کی بات کر دجی۔ تب دائیے دوجیال شری گورُو نانک دیو جی نے یہ شبد اُچارن کیا۔

ملار کی وار سلوک محلہ پہلا

پہلا ماسوں نمیا ماسو اندر واسس || جیہ اُپائے ماس مُوہ ملیا ہاڈ چم تن ماس
ماسہہ باہر کڈھیا مما ماس گراس || مُہہ ماسے کا جیبھ ماسے کی ماسے اندر ساس
وڈا ہویا ویاہیا گھر لے آیا ماس || ماسوں ہی ماس اُپجے ماسوں سبھے ساک
ستگور ملیئے حکم بجھیئے تاکو آدے راس || آپ چھُٹے نہ چھُٹیئے نانک بچن وناس
ماس ماس کر مُورکھ جھگڑے گیان دھیان نہیں جانے || کون ماس کون ساگ کہاوے کس مینہ پاپ سمانے
کنیڈا مار ہوم جگ کیئے دیوتیاں کی بانے || ماس چھوڈ بیس نک پکڑے راتی ماس کھانے

پھڑ کر لوکاں نوں دِکھلاوے گیان دھیان نہیں سُوجھے
نانک اندھے سیو کیا کہیئے کہے نہ کہیا بُوجھے ؟۲۰

اندھا سوئے جے اندھ کماوے تِس رِدے سوچن ناہی || مات پتا کی رکت نپنے مچھی ماس نہ کھاہی
استری پُرکھے جاں نس میلا اوتھے مند کماہی || ماسوں نمے ماسوں جمے ہم ماسے کے بھانڈے

گیان دھیان کچھ سُوجھے ناہی چتر کہاوے پانڈے

باہر کا ماس مندا سوامی گھر کا ماس چنگیرا || جیہ جنت سب ماسوں ہوئے جیہ لیا واسیرا
ابھکھ بھکھ بھکھ تج چھوڈے اندھ گورو جن کیرا
ماس پُرانی ماس کتیبی چوہنہ جگ ماس کمانا || [illegible] اوتھے ماس سمانا

اِستری پُرکھ نیچے ماسوں پاتشاہ سُلطانا

جے اوہ دِستے نرک جاندے تاں اُن کا دان (تجنا) لینا + دیندا نرک سُرگ لینیدے دیکھ ایہہ دھگانا

آپ نہ بُوجھے لوک بھلائے پانڈے کھر اسیانا

پانڈے تُو جانہ ہی ناہی کِہتوں ماس اُپنّا + تویؤں اَن کماد کپاہ تویؤں ترِبھون گنّا

تو آکھے یؤں لو بدھ اچھا تویئے بہت لِبکارا

اتیے رس چھوڈ ہووے سنیاسی نانک کہے بچارا

یہ شبد سُنکر کھٹ درشن کی تسلی ہوئی۔ سب لوگ گورُو نانک جی کے چرنوں پر گر پڑے اور جو ٹپنہ کا راجہ تھا۔ اُس کی ماں بڑی امرت ہو کر سرنی آئی۔ گورُو نانک جی نے کہا۔ نام جپو۔ تمہارا بھلا ہوگا۔ اور راج بھی تمہیں ملے گا۔ اِتنی دیر تک گرہن ہٹ گیا۔

آگے ساکھی متھرا کی چلی

گورُو نانک جی نے کہا۔ چلو بھائی بالا تُم کو متھرا گوکل بندرابن دِکھلا لائیں۔ جہاں سری کرشن جی نے اوتار لیا ہے۔ اور جمنا ندی کے کنارے گوردھن پربت پر گوواں چرائی ہیں۔ بچن بلاس کرتے کرتے متھرا میں جا پہنچے۔ تب بالا نے کہا۔ گورُو انگد دیو امیں نے گورُو نانک جی کے آگے بینتی کی کہ اے دین دیال! یہ پربت یہاں کیونکر آیا ہے۔ تب گورُو نانک جی نے کہا۔ بھائی بالا! تریتے جگ میں سری رام چندر جی نے سمندر پر پُل باندھنے کا ارنبھ کیا تھا۔ تب سب کپیوں کو حکم دیا کہ جہاں کہیں پربت ہوں لے آؤ۔ تب ہنومان جی آکر اِس پربت کو اُٹھانے لگے۔ تب اِس پربت نے کہا۔ بھائی! مجھے کہاں لے چلے ہو۔ تب ہنومان جی نے کہا۔ کہ تم کو سری رامچندر جی کے چرنوں میں لے چلا ہوں اور تمہیں درشن کراؤں گا۔ یہ وعدہ کرکے ہنومان جی گوردھن پربت کو اُٹھا کر لے چلے۔ جب اِس جگہ پر آیا۔ تو حکم ہُوا۔ کہ سُورمے جہاں کہیں سے پربت اُٹھا کر لا رہے ہیں وہیں چھوڑ کر چلے آؤ۔ پُل تیار ہو گیا ہے۔ جب یہ بات ہنومان جی نے سُنی۔ تو گوردھن پربت کو وہیں رکھ کر بیٹھ گیا۔ اور سری رامچندر جی کو پیغام بھیجا کہ میں نے اِس اِس طرح گوردھن پربت سے اِقرار کیا ہے۔ اب میرے لئے کیا آگیا ہے۔ تب سری رامچندر جی نے کہا۔ کہ اے ہنومان! تم اِس پربت کو جمنا کے تٹ پر چھوڑ آؤ۔ اور ہم دواپر جگ میں اِس پربت پر

بہت چرتر کریں گے۔ اور تمہارا پرن پورا کریں گے۔ اور سری کرشن اوتار دھار کر رام منڈل بھی کریں گے۔ یہ اِس پربت کا ذکر ہے۔

پھر گورو نانک جی نے گھاٹ پر اشنان کیا اور سب استھان دیکھے۔ براہمن اور بیراگی وہاں سے لوگ ہنکاری اور لوبھی دیکھے۔ پرمیشور کی پریت والا کوئی نہ دیکھا۔ ولشنو بیراگی کرموں کے بندھن میں بندھے ہوئے دُربُدھی ہیں۔ نیچ کرم کرتے سُندر عورتوں کے ساتھ بھوگ کرتے ہیں۔ اندھا دُھند مچ رہا ہے پھر جا کر کاتک کی پُربی کا میلہ دیکھا۔ تب گورُو نانک جی نے شبد کہا۔

سدئی چند چڑھے سے تارے سوئی دِنیر تپت رہے
سادھرتی سو پَون جھُلارے جُگ جیہ کھیلے تھاؤ کیسے ! ۔۱۔

جیون طلب نِواز

ہووہِ پروانہ کریں دِ ھگانہ کل لکھن ویچار ۔۱۔ رہاؤ

کِتے دیس نہ آیا سنِئیے تیرتھ پاس نہ بیٹھا
جے کوست کرے سو چھیجے تپ گھر تپ نہ ہوئی
جس سِکداری تِسے خواری چاکر کیہے ڈرنا
آٹھ گُنا کل آیئے . . . . .
کل کل والی سرا نبیڑی کاجی کرِسنا ہوآ
جنیوُ
بیت دِن پُو جا ستدِن سنجم جت دِن کلئے
کل ہروان کتیب قرآن پوتھی پنڈت رہے پُران
نانک نام ملے دِڈیائی ایدُوں اُپر کرم نہیں

داتا دان کر رہہ تے ناہی محل اُسار نہ بیٹھا
جے کونا دُلئے بدنا دی کل کے لکھن ایہی
جا سِلکار کے پڑے جنجری تاں جا کر تھوں مرنا
تنہ جُگ کیرا رہیا تپادس جے گُن دیتے پائیے
بانی بر ہما بید اتھرب کرنی کیرت لہیا
ناؤ دھودئے ملک چڑھاؤ ست دِن سِیج زہوُ
نانک ناؤ بھیا رحمان کر کرتا توا یکو جان
جے گھر ہوندے منگن جائیے پھر اُلاما ملے تہی

جب گورُو نانک جی نے یہ شبد کہا۔ سب لوگ گورو نانک جی کے چرنوں پر آ گِرے۔ تب گورو نانک جی نے کہا۔ بھائی! پرمیشور کا نام جپنے سے چھٹکارا ہوتا ہے۔ اور نام جپنے سے سُکھ اور وڈیائی مِلتی ہے۔ نام جپنے کے برابر اور کوئی چیز نہیں۔ پرمیشور سنتوں کے من میں بستا ہے سو ست سنگ کرو اور نام جپو۔ ونڈ کھاؤ۔ اور آئے سنت کی سیوا کرو۔ تب تمہارا بھلا ہوگا۔ گورو نانک جی نے متھرا بندرابن گوکل میں شبد کہا :۔

بُسن سُن بُوجھے مانے ناؤ ||| تا کے سد بلہارے جاؤ

آپ بھلائے بھُور نہ بھاؤ
نام ملے چلے ہیں نال
کھیتی وبنج ناوے کی اوٹ
کام کرودھ جیہ میں چوٹ
ساچے گُورکی ساچی سیکھ
جل پُران رس کمل پریکھ
حکم سنجوگی گرڈس دوار
آپ تُلے آپے د نجا را

تُو سمجھاوے میل ملاؤ۔
بن ناوے باوھی جم کال۔رہاؤ۔
پاپ پُن بیج کی پوٹ
نام وِسار چلے من کھوٹ۔۲۔
من تن ستیل ساچ پریت
سبد رتے میٹھے رس ایکھ۔۳۔
پنج وسیہ مِل جوت اپار
نانک نام سوارن ہار۔۴۔

جو پرمیشور کے نام سے پریت کرتے ہیں۔ اور نام کی اوٹ لیتے ہیں۔ اُن مہاپُرشوں کے سب کام سنورتے ہیں۔ جب گُورُو نانک جی وہاں سے چلے تو ایک پنڈت کے ساتھ چرچا ہُوئی۔ وہ پنڈت کانشی کا تھا۔ اُس پنڈت نے کہا۔ اے سنت جی! یہ کانشی پوری کا مہاتم وید میں لکھا ہے کہ جو کوئی کیسا پاپی بھی جیو اِس نگری میں دیہہ تیاگتا ہے۔ وہ شیو پُوری کو پراپت ہوتا ہے۔ کیونکہ انت کے سمے مہادیو تارک منتر رام نام اُس جیو کے کان میں سُنا دیتے ہیں۔ تب گُورُو مہاراج نے کہا۔ سُنو پنڈت جی! پرمیشور کا نام ایسا ہے۔ جس کو سری نرنکار جی نے خود درن کیا ہے۔ جو کوئی سُنے یا سُناوے۔ اُس کی مُکتی ہو جاتی ہے۔ پھر گُورُو نانک جی نے کہا۔ سُنو سوامی جی! کبیر بھگت جی کانشی کو تیاگ مگہر دیس میں جا بسے اور وہاں ست سنگ کر کے جیون مُکت ہُوئے۔ سو پنڈت جی! پرمیشور کا نام جو ہے۔ سو تارک ہے۔ جس کے آسرے مہان تپت جیو مُکت ہوئے ہیں۔ صرف کانشی مُکتی نہیں کرتی۔ یہ شکتی ہری کے نام میں ہی ہے۔ پھر پنڈت نے کہا۔ دینا ناتھ جی! ہری کے نام تو انیک ہیں۔ مُکت کون سا نام کرتا ہے تب گُورُو نانک جی نے کہا۔ ہے پنڈت جی! سُنو۔ جیسے ندی کے پرواہ میں کئی بیڑے ہوتے ہیں سو جس بیڑے پر مُسافر سوار ہو جاوے۔ وہی بیڑی ندی کو پار کر دیتی ہے۔ سو ایشور کے سب نام مُکتی دینے والے ہیں۔ مگر جو نام گُوراں کے مُنہ سے سُنے۔ وہی مُکت کا کارن ہے۔ جو گور مُکھ ہوا۔ اُپدیش سُنے۔ وہی جیو کی کلیان کرتا ہے۔ یہ بات سُنکر پنڈت کی تسلی ہوئی۔ اور۔ پنڈت کو گُورُو نانک جی نے ست نام کا اُپدیش دیا۔ پھر گُورُو نانک دیو جی مہاراج وہاں سے چلتے ہوئے "بولو بھائی جی واہیگورو"۔

گورُوجی گیا کی یاترا کو گئے

گورُو نانک دیوجی مہاراج چلتے چلتے گیا پہنچ گئے۔ ایک جگہ آسن لگاکر بیٹھ گئے۔ تب گورُوجی! میں نے پُوچھا۔ اے دین دیال جی! یہ گیا کسطرح پرگٹ ہوئی ہے۔ تب گورُو نانک جی نے کہا سُن بھائی بالا! ایک گیا سر نام دَیت ہُوا ہے۔ اُس نے بڑی مُدت سری پرمیشور جی کا تپ کیا۔ اور دھیان میں ایسا مگن ہُوا کہ تت رُوپ ہو گیا۔ تب اُس پر سری وِشنو جی بڑے پرسن ہوئے۔ اور کہا۔ میں تم پر بہت خوش ہُوں۔ کچھ مانگو۔ تب گیا سر نے کہا۔ اگر آپ مجھ پر مہربان ہوئے ہیں۔ تو یہ کام کرو کہ آج سے لیکر کوئی سنساری نرک کو نہ جاوے۔ تب ہری نے کہا۔ سُن بھگتا! اگر یہ بات ہو گئی۔ تو سنسار کی مریادا بھنگ ہو جاوے گی۔ کسی کو پاپ پُن کا پھل نہ ملا۔ تو اِیشور کا نیم سب دُور ہو جاوے گا۔ تب گیا سر نے کہا۔ سمپورن جیووں کے پاپ کا پُن سب مجھے بھگواؤ۔ تب سری لچھمی جی کے پتی کہنے لگے۔ اے گیا سر! تم اِسی پرتھوی پر سین کرو۔ اور تمہارے سین کرکے جو یہاں سر پر تیا گے گا۔ وہ میرے لوک کو پراپت ہو گا۔ جو پرانی اِس استھان پر آکر پتر سرادھ پنڈ تیل شاستر انوسار کروائے گا۔ اُس کے سب پتروں کا اُدھار ہو گا۔ اُس کو بھی خوب پھل پراپت ہو گا۔ جب یہ اتہاس سری گورُو نانک جی نے مجھے سُنایا۔ تب میں گورُو نانک جی کے چرنوں پر گر پڑا۔ تب وہاں کے پنڈتوں نے گورُو نانک جی سے کہا۔ کہ اے مہاراج تم بھی اپنے پتروں کی گیا کراؤ۔ تب گورُو نانک جی نے کہا۔ ہم نے اپنے پتروں کا اُدھار کر دیا ہے اور اپنے سِکھوں کا اور اُن کے پتروں کا بھی اُدھار کر دیا ہے۔ ایسی کِریا کرم دیوا پنڈ تیل کی ہے۔ جو اگیان رُوپی اندھیرا دُور کر دیا ہے۔ سُرگ نرک دونوں اگیان میں ہیں۔ جنھوں نے گیان رُوپی دیا جلایا ہے۔ اُن کا اُدھار ہُوا ہے۔ تب گورُو نانک دیوجی نے شبد کہا:۔

دیوا میرا ایک نام دُکھ وِچ پایا تیل	اُن چانن اوہ سوکھیا چُوکا جم سیُوں میل
لوکا مت کو پھکڑ پا ئے ؟ ؟	لکھ مڑیا کر اکٹھے ایک رتی لے بھاہے

رہاؤ

پنڈ تیل میری کیسو کریا سچ نام کرتار	اِیتھے اوتھے آگے پاچھے ایہہ میرا اُدھار
گنگ بنارس صِفت تمہاری ناوے آتم راؤ	ساچا ناون تاں تھیئے جاں اہنس لاگے بھاؤ

ایہہ لوکی ہور چھپھری بامن ڈٹ پنڈ کھائے
نانک پنڈ بخسیس کا کبہو نکھٹوسس ناہ

تب گیا کے پنڈے اور باقی لوگ گورو نانک جی کے چرنوں پر گر پڑے۔ تب گورو نانک جی نے کہا۔ ست نام سری واہگورو کا جاپ کرو۔ تب تمہاری کلیان ہوگی۔ منو واشنا کھے تت گیان کا ابھیاس کر پرنایم کرنے سے منوناس ہوتا ہے۔ جگ کو انت جاننے سے واشنا دور ہوتی ہیں۔ وید شاستروں کے جاننے اور ابھیاس سے تت گیان ہوتا ہے۔ نام جپو تب تمہارا ادھار ہوگا۔ یہ بچن سنکر سب گورو کے سکھ ہوئے۔ تب گورو نانک جی وہاں سے چلتے ہوئے

" بولو بھائی جی واہیگورو

ساکھی جگن ناتھ کی یاترا

تب گورو نانک جی چلتے چلتے جگن ناتھ پہنچ گئے۔ وہاں کے پجاری برہمن تھے انہوں نے گورو نانک جی کو اندر جانے سے روک دیا۔ تب گورو نانک جی نے کہا۔ چل بھائی بالا! ہم باہر ہی بیٹھ جائیں۔ جب جگن ناتھ خود بلائے گا۔ تب جائیں گے۔ اسطرح گورو نانک دیو جی باہر ہی بیٹھ گئے۔ جب جگن ناتھ کو بھوگ لگانے کا وقت ہوا۔ اور پنڈتوں نے تھال رکھا۔ تب بھوگ نہ لگا۔ پنڈتوں نے بہت عاجزی کی اور ادھین ہو کر کہنے لگے۔ ہماری جو خطا ہوئی ہے۔ اسے ظاہر کریں۔ جب بہت لاچار ہوئے۔ تو سری ٹھاکر جی نے کہا۔ کہ تم نے میرے پرم بھگت نانک نرنکاری کو آگے نہیں آنے دیا۔ یہ تم سے بڑی بھول ہوئی ہے۔ اس میرے پرم پیارے کو لے آؤ۔ تب بھوگ لگے گا۔ یہ جگن ناتھ جی کا حکم سنکر سب پانڈے گورو نانک جی کے پیروں پر آ گرے اور بنتی کی کہ سری لو دھا اوتار کی آگیا ہے تم اندر چلو۔ آپ اندر چلیں گے تو ٹھاکر جی بھوگ لگائیں گے۔ تب گورو نانک جی نے کہا۔ بھائی! آپ نے ہمیں مندر میں نہیں جانے دیا۔ اب ہم نے اپنے مندر میں ٹھاکر جی کا درشن کر لیا ہے۔ اب تم جاؤ۔ اور بھوگ لگاؤ۔ تب سب پانڈو نے عاجزی کرتے ہوئے کہا۔ آپ سنت ہیں کھماں کریں۔ چنانچہ گورو نانک جی اٹھ کر مندر کے اندر چلے گئے۔ اور ٹھاکر جی کا درشن کیا اور سری ٹھاکر جی کے حکم سے گورو نانک جی کو مہان پرشاد دیا گیا۔ اور آگیا ہوئی۔ کہ جو میرے

بھگت نانک جی کا سکھ بیان آوے۔ اُس کو میرے درشن سے نہیں روکنا۔ پھر پنڈے آرتی کرنے لگے۔ تو گورو نانک جی بیٹھے رہے۔ آرتی کر چکنے کے بعد اُن پنڈوں نے پوچھا کہ آپ مہاراج کی آرتی کے وقت اُٹھے کیوں نہیں۔ تب گورو نانک جی نے کہا سوامی جی! ایک آرتی ایشور نے ایک آرتی جیو کی ہے۔ تم بتاؤ۔ ہم کیسی آرتی کریں۔ تب پنڈوں نے کہا۔ مہاراج جو آپ کو اچھی لگے سو ہی کریں۔ آپ پر سری نارائن بودھا جی کی بڑی کرپا ہے۔ جو آپ کہیں گے سو بھلا ہی کہیں گے تب گورو نانک جی کے راگ دھناسری میں شبد اُچارا۔

گگن میں تھال رو چند دیپک بنے تارکا منڈل جنک موتی
دھوپ ملیان لو پون چورو کرے سگل بن رائے پھولنت جوتی
کیسی آرتی ہوئے بھو کھنڈ تیری آرتی
انحتا سبد واجنت بھیری۔ رہاؤ
سہس تو نین نن نین ہے توہے کو
سہس مورت ننا ایک توہی دو
سہس پد بمل نن ایک پد گندھ بن
سہس تو گندھ اِو چلت موہی ہے۔
سب میں جوت جوت ہے سوئے
تس دے چانن سب مہہ چانن ہوئے
گورساکھی جوت پرگٹ ہوئے
جو تس بھاوے سو آرتی ہوئے

ہر چرن کمل مکرند لوبھت منو آن دِ نو موہ آہی پیاسا
کرپا جل دیہو نانک سارنگ کو ہوئے جاتے تیرے نائے واسا

یہ آرتی سُنکر سب گورو نانک جی کے چرنوں پر آگرے۔ پھر گورو نانک جی نے باہر جا کر ایک باولی بنوائی۔ جو کہ ابھی تک قائم ہے۔ اُس باولی کا جل بہت میٹھا اور سُندر ہے۔ پھر گورو نانک جی نے کہا۔ جو کوئی سنت سادھو آوے اُس کی سیوا کرنی۔ یہ اُپدیش دے کر گورو نانک جی نے ایک شبد اُچارن کیا:۔

رُت آئیلے سرس بسنت ماہِ
رنگ راتے رو وِسہ تیرے چائے
کِس پوج چڑاوہ لگو پائے۔
تیرے داسن داسا کہو رائے

جگ جیون جگت نہ ملے کھائے

تیری مورت ایکا بہت روپ
کِس پوج چڑاوہ دیو دھوپ
تیرا انت نہ پایا کہا پائے
تیرے داسن داسا کہو رائے۔
تیرے سٹھ سمت سب تیرتھا
تیرا سچ نام پرمیسرا۔
تیری گت اوگت نہیں جانیے
ابجانت نام دکھانیے۔

نانک دیچارا کیا کہے۔ + سب لوک صالاہے ایکسے۔
سر نانک لوکا پاد ہے۔ + بلہاری جاؤ جیتے تیرے نائے۔

تب وہاں کے لوگ اور راجہ سب گورو کے سِکھ ہوئے۔ اور بہت پرسن ہوئے۔ تب گورُو نانک جی جگن ناتھ کا درشن کرتے ہوئے وہاں سے چلتے ہوئے ؛

گورُو جی اجودھیا کو گئے

گورُو نانک جی نے کہا۔ بھائی بالا! یہ بھی نگری سری رامچندر جی کی ہے۔ یہاں سری رامچندر جی نے اوتار دھار کر چرِتر کئے ہیں۔ سو دیکھ کر ہی چلیں گے۔ تب گورُو نانک جی سرجُو ندی کے کنارے جا بیٹھے۔ وہاں کے لوگوں نے آکر چرن بندنا کی۔ بھائی بالا نے کہا۔ گورُو جی! سری رام چندر جی تو نگری کو ساتھ لے گئے تھے۔ یہ کہاں سے آگئی۔ تب وہاں کے پنڈتوں نے کہا۔ باباجی! جو گھر پر تھے وہ ساتھ نہیں گئے تھے۔ جو رام چندر جی کا درشن کرتے تھے۔ اور اُن کا نام جپتے تھے۔ وہ بیکنٹھ کو جا پراپت ہوئے ہیں۔ تب گورُو نانک جی نے کہا۔ تم بھی سری گورُو جی کو ملکر پرمیشور جی کا نام جپو۔ پُورن گورُو کا دھیان کرو۔ تب بھی بیکنٹھ کو پراپت ہو گے۔ تب اُن پنڈتوں نے کہا۔ مہاراج جی! گورُو کتنی قسم کے ہیں؟ تب گورُو نانک جی نے کہا۔ گورُو تین طرح کے ہوتے ہیں۔ پرتھمے تو پنڈت گورُو ہے۔ پنڈت گورو اور لوگوں کو اُپدیش کرتے ہیں۔ مگر خود کچھ نہیں کرتے پڑھنے کا پُن ضرور ہوتا ہے۔ مگر مُکتی نہیں ہوتی۔ جو اودھوت گورُو ہیں۔ سو اُن کے دو پاؤں رُوپی ہاتھ پاؤں نہیں ہوتے۔ کیونکہ کسی سنت کو ملکر گیان پراپت ہوا ہے۔ سو اپنا اُدھار کر لیتے ہیں مگر دوسرے کو پار نہیں کر سکتے۔ اور جو میاں پُرکھ گورُو ہیں۔ وہ آپ مُکت رُوپ ہیں۔ اور جو اُن کو ملتا ہے۔ سو اُس کو ست نام دے کر اُدھار کر دیتے ہیں۔ یہ سُنکر سب اجودھیا واسی گورُو نانک جی کے چرنوں پر گر پڑے۔ اور بنتی کی۔ کہ ہم کو سنسار کے دُکھوں سے بچاؤ اور ہماری کلیان کرو۔ گورُو نانک جی اُن کو نام جپنا۔ آئے سادھ کی سیوا کرنی۔ دھرم کی کرت کرنی وغیرہ اُپدیش دیکر چلتے ہوئے۔

گورُو جی پراگ راج کو گئے

گورُو نانک جی پراگ راج جا پہنچے۔ وہاں کے بڑے بڑے پنڈت اور دِدوان گورُو نانک جی

پاس آکر چرچا کرنے لگے۔ تب گورُو نانک جی نے کرتار کے آگے پرارتھنا کی۔ سری گورُو جی نے کہا۔ کوئی سنسکرت پڑھا ہُوا ہے۔ کسی پُران پڑھتے ہیں۔ کسی گیتی پا کر مالا سے جاپ کرتے ہیں۔ کسی تر کُٹی کا دھیان کرتے ہیں۔ مہاراج کہتے ہیں۔ اے نرنکار جی! مَیں تمہارے نام کے بغیر کچھ نہیں جانتا۔ پہلے بھی تمہارا ہی نام جانتا ہوں۔ اور اب بھی تمہارے نام کا آسرا ہے۔ مَیں یہ ۔۔ نہ میری کیا گت ہوگی۔ میں مُورکھ ہوں۔ اگیانی ہُوں۔ مگر تیری سرن میں ہُوں۔ تمہاری کرپا سے میری لاج رہ آوے گی۔ میرا من سنکلپاں وکلپاں کر کے بندھا ہُوا ہے۔ اور آکاش پاتال کے دُکھ سُکھ بھوگ رہا ہے۔ گھٹی جنتر کی نیا ہیں کرموں کا بندھا پھرتا ہے۔ چاروں کُنٹ دیکھتا ہے۔ اکانت ہو کر نام نہیں جپتا۔ جس دن یہ جیو ماتا کے گربھ میں آیا ہے۔ اُس دن ہی مرنے کا لیکھ اِس کے مستک پر لکھا گیا ہے۔ اور یہ جیون کے ساز بناتا پھرتا ہے۔ اوروں کو مرتے دیکھتا ہے۔ اور اپنی عمر گزرتی دیکھتا ہے۔ بیان بنتے دیکھتا ہے۔ اور اپنی عمر گزرتی دیکھتا ہے۔ بیان بنتے دیکھتا ہے۔ اور چِتہ کی آگ کو جلتے دیکھتا ہے۔ اور پھر بھی نام نہیں جپتا۔ اور خود گمان کرتا ہے۔ یہ پُتر بھائی باپ۔ مائی۔ چیلے میری سہائتا کریں گے۔ سو یہ سب جھُوٹ ہے۔ جن پر کرتار کی کرپا ہوتی ہے۔ جن کو ستگورُو نام دیتا ہے۔ صرف اُن کی ہی سہائتا ہوتی ہے۔ اور جو سچے پریم سے نام کا سمرن کریں۔ اُن کے سب کارج سدھ ہوتے ہیں۔ یہ سری گورُو نانک جی کی امرتا کا اُپدیش سُنکر پراگ راج کے رہنے والے سِدھ سادھ پنڈت اور باقی لوگ گورُو نانک جی کے چرنوں پر آگرے۔ اور کہنے لگے۔ گورُو جی ہماری کلیان کرو۔ تب گورُو نانک جی نے کہا۔ ایک من ہو کر پرمیشور جی کا سمرن کرو۔ نام جپو۔ نرابھمان ہو آئے سنت کی سیوا کرو۔ تمہارا بھلا ہوگا۔ یہ اُپدیش دے کر گورُو نانک جی وہاں سے چلتے ہُوئے۔ سب تیرتھوں کی سیر کی۔ پھر گورُو جی گوداوری گئے۔ وہاں کے درشن کئے۔ وہاں پہنچ کر اگست جی کا آسن دیکھا۔ اور باقی سب استھان دیکھے۔ سنتوں مہاتماؤں کے درشن کئے۔ پھر گورُو نانک جی مجھے کہنے لگے۔ چل بھائی بالا! تجھے قادروں دیس کا درشن کرائیں۔ میں نے گورُو جی سے کہا۔ جیسے آپ کی رضا ہے۔ تب وہاں سے چلتے ہوئے +

گورو جی تریا راج کو گئے

گورُو نانک جی چلتے چلتے قادروں دیس میں جا پہنچے۔ مردانہ بولا۔ گورُو جی! آپ تو پَون اہاری ہیں۔ مگر مجھے سخت بھُوک لگ رہی ہے۔ میرا علاج کرو۔ گورُو نانک جی نے کہا۔ مردانہ! آج

کی کیا خبر ہے۔ تب مردانہ نے کہا۔ مجھے سخت بھوک لگ رہی ہے۔ اگر آپ آگیا دیں۔ تو میں شہر جا کر کچھ کھا پی آؤں۔ گورو نانک جی نے کہا۔ مردانہ! اس شہر میں نہیں جانا۔ مردانہ بولا۔ گورو جی! جب کوئی شہر آتا ہے۔ آپ کہہ دیتے ہیں۔ کہ اس شہر میں نہیں جانا اور آپ اجاڑ میں بنی بنے پھرتے ہیں۔ تب گورو نانک جی نے کہا۔ مردانہ تو جان۔ تب مردانہ اس شہر میں گیا۔ اور کیا دیکھتا ہے۔ کہ ایک گلی میں چار عورتیں اپنی بولی میں ہنستی آرہی ہیں۔ جب انہوں نے مردانہ کو دیکھا۔ تو وہ ایک دوسرے کو کہنے لگیں۔ کہ اس کو میں لے جاتی ہوں۔ دوسری کہے میں لے جاؤں گی۔ اتنے میں ایک عورت نے مردانہ کو آواز لگائی۔ مردانہ نے سمجھا کہ مجھے کچھ دینے لگی ہے۔ جب مردانہ اس کے گھر کے اندر داخل ہونے لگا۔ تو اس عورت نے اٹھ کر مردانہ کے گلے میں ایک دھاگا باندھ دیا۔ دھاگا باندھنے سے مردانہ چھترا بن گیا۔ مردانہ کو اندر بٹھا کر وہ باہر پانی بھرنے چلی گئی۔ جب مردانہ اندر آ بیٹھا تو دل میں وچار کرنے لگا۔ کہ اے گورو جی! میں کہاں پھنس گیا ہوں۔ تب گورو جی میں نے گورو نانک دیو جی سے کہا۔ کہ مردانہ کو گئے ایک پہر ہو گیا ہے۔ ابھی تک واپس نہیں آیا۔ گورو نانک جی کہنے لگے۔ بھائی بالا! یہ نگری بڑی نگوری ہے۔ کیا معلوم مردانہ کو کسی نے چھترا بنا لیا ہوگا۔ اتنا کہہ کر گورو نانک جی اٹھ کھڑے ہوئے۔ کر چل بھائی بالا! مردانہ کو لے آئیں۔ میں نے پوچھا۔ گورو جی! مردانہ کہاں سے ملے گا۔ گورو نانک جی نے کہا۔ مردانہ کو چھترا بنا کر اندر بٹھایا ہوا ہے۔ تب گورو نانک جی شہر میں جا داخل ہوئے اور پوچھا۔ یہاں ہمارا آدمی آیا ہے۔ عورتیں ان کو دیکھ کر باہر نکل آئیں اور کہنے لگیں۔ کہ یہاں کوئی آدمی نہیں آیا۔ اتنے میں ایک عورت بالا کے گلے میں دھاگا باندھنے لگی۔ تو وہ کتی ہو گئی۔ اور دوسری گورو نانک جی کی طرف دوڑی۔ وہ گدھی بن گئی۔ تب گورو نانک جی نے ایک سلوک کہا:۔

کلر کیاں و نجاریاں جھوٹے مُسک منگین + عملاں باہجوں نانکا کیونکر کنت ملین

اس بچن کے سنتے ہی جس عورت نے مردانہ کو چھترا بنایا تھا۔ اس کے سر پر گھڑا اجڑ گیا۔ تب اس کی سہیلی گورو نانک جی کے گلے میں دھاگا باندھنے آئی۔ تو وہ چھتری بن گئی۔ تب گورو نانک جی نے مجھے کہا۔ بھائی بالا! دیکھا تم نے۔ میں نے کہا۔ گورو جی! جو آپ نے دکھایا دیکھا اور جو آپ دکھائیں گے۔ وہ دیکھوں گا۔ تب گورو نانک جی نے کہا۔ بھائی بالا! اندر جا کر مردانہ کے گلے سے دھاگا توڑ دو۔ میں نے اندر جا کر وہ دھاگا توڑ دیا۔ وہ چھترا سے آدمی ہو بیٹھا۔ تب گورو نانک جی نے کہا

مردانہ کیا حال ہے؟ تب مردانہ نے کہا۔ بس جی بس ہم کو اچھی بلاؤں میں لئے پھرتے ہو۔ گورُو نانک جی نے کہا۔ مردانہ! تُم خود ہی آپھنسے ہو۔ ہم نے تو آپ کو منع کیا تھا۔ اِتنی دیر میں اُن عورتوں کے خاوند آکر کیا دیکھتے ہیں۔ کہ کوئی کُتی بنی بیٹھی ہے اور کوئی چھتری۔ اور ایک عورت کے سیر پر گھڑا جُڑا ہُوا ہے۔ بہت کوشش کی۔ مگر وہ گھڑا سر سے نہ اُتارا جا سکا۔ وہاں کے جادُوگروں کی سردارنی کا نام نورشاہ نامے تھا۔ اُس کو پتہ لگا۔ کہ ایک عورت کے سیر پر پانی کا بھرا ہوا گھڑا جُڑ گیا ہے۔ اور اُترتا نہیں۔ نُورشاہ نے حُکم دیا۔ کہ سب جادُوگر جاؤ۔ اور وہ گھڑا اُتار دو۔ اور اپنے اپنے کمال دکھاؤ۔ تب سب جادُوگرنیاں آئیں۔ کوئی مرگ چھالا پر سوار ہو کر اور کوئی ڈھول بجاتی ہوئی آئی۔ سب جنتر منتر کر رہیں۔ مگر اُس عورت کے سیر سے گھڑا نہ اُتر سکا۔ اور وہ کُتیاں اور چھتریاں ویسے ہی رہیں۔ تب گورُو نانک جی نے ہنس کر کہا۔ مردانہ! تُم رباب بجاؤ۔ تب گورُو نانک جی نے وڈہنس راگ میں شبد کہا:۔

راگ وڈہنس محلہ پہلا

گُن ونتی سَوہ رادیا نِرگُن کُوکے کائے ॥ اجے گُن ونتی تھی رہنے تاں بھی سَوہ رَوِن جائے
میرا کنت ریسالُو کیدھر اور ارادے جیوٗ۔ رہاؤ۔
کرنی کا من جے تھیئے جے من دھاگا ہوئے ॥ مانک مُل نہ پائیے لیجے چت پروئے
راہ دسائی نہ جُلاں آکھاں امبڑی آسَس ॥ تیں سَہہ نال اکوُ انا کیوں تھیوے گھر داس
نانک ایکی باہرا دُوجا ناہیں کوئے ॥ ॥
تیں سَہہ لگی جے رہے بھی سوہ رادسوئے ॥

جب گورُو نانک جی نے یہ شبد کہا۔ اُن کا کوئی جنتر منتر نہ چلا۔ تب نُورشاہ کو خبر ہوئی۔ وہ خود آئی۔ اور بڑے جنتر منتر پڑھے۔ مگر کوئی اثر نہ ہُوا۔ یہ گورو نانک جی نے یہ شبد کہا۔

راگ سوہی محلہ پہلا

منجھ کچُی امارن ڈُوسڑے ہوں کیوں سہہ راوَن جاؤ جیوٗ
اِک دُواِک چڑھندیاں کون جانے میرا ناؤ جیوٗ ॥ ॥
جنی سکھی سہہ رادیا سے اَمبی چھاوڑی ایہہ جیوٗ
سے گُن منجھ نہ آوَنی ہوَا کے جیوٗ دوس دھریو جیوٗ
کیا گُن تیرے وِتھرا ہوں کیا کیا گھنا تیرا ناؤ جیوٗ

اکت ڈول نہ انبڑا ہوں سد قربانے تیرے جاؤ جیو
سوئنیاں رُوپا رنگلا موتی تے مانک جیو
سے وستو سب دِتیاں مَیں تِن سیو لایا چت جیو
مندر مٹی سندڑے پتھر کیتے راس جیو :
ہو اینی ڈُلی بھُلئیس تِس کنت نہ بیٹھی پاس جیو
امبر کونجاں کُرلیاں بگ بہٹے آئے جیو :
سا دھن چلی ساہورے کیا موہ دلیسی اگے جائے جیو
سُتی سُتی جھال تھیا بھُلی واٹڑی آس جیو :
تے سہہ ناوں مُتی اس دُکھاں کُو دھر پاس جیو
تدھ گُن مَیں سب اوگُناں اِک نانک کی ارداس جیو
سب راتی سُہاگنی مَیں دوہاگن کا ای رات جیو :

نُور شاہ بھی جنتر منتر کر بیٹھی ۔ مگر کوئی پیش نہ گئی ۔ اور اُس عورت کے سر سے گھڑا نہ اُتر سکا ۔ تب نُور شاہ نے دُور دُور سے جادوگرنیاں منگوائیں اور سب اکٹھی ہو کر ڈھولک بجانے لگیں ۔ تب گورو نانک جی نے یہ شبد کیا ۔

آسا محلہ پہلا

تاں بدیرے گھٹ کے گھاٹ
ناردنا چے کل کا بھاؤ
نانک نام وٹوں قربان
گورپاسوں پھرچیلیہ کھائے
جو سو دربیاں جیون کھان
درسن دیکھئے دیا نہ ہوئے
راجہ نیاؤں کرے ہتھ ہوئے
مانس موُرت نانک نام :
گورپرساد جانے مہان

دولک دُنیا دا جہہ وانج
جتنی سِتی کہہ را کھہہ پاؤ ۔ ۱ ۔
اندھی دُنیا صاحب جان ۔ رہاؤ ۔
طام پریت دسے گھر آئے
خصم پچھانے سو دن پروان ۔ ۲ ۔
نے دِتے بن رہے نہ کوئے
کہے خدائے نہ مانے کوئے
کرنی کتا در فرمان : :
تاں کچھ درگاہ پاوے مان ۔ ۴ ۔ ۱ ۔

تب ایک سلوک اور گورو نانک جی نے اور اُچارن کیا : ۔

گلیں سی چنگیریاں آچاری بڑیاں || منو کندھاں کالیاں باہردں چٹیاں
رلیاں کریں تناڑیاں جو سوہ درکھڑیاں || نال خصے رنیا ماہنہ سکھ رہیاں
ہوندے تان نتانیاں رہہ نمانڑیاں
نانک جنم سکارتھا۔ جے تن کے سنگ ملاو

جب گورو نانک جی نے یہ شبد کہا۔ تب نورشاہ نے دل میں سوچا۔ کہ اس کو مایا کا جال ڈالیں۔ جب اس کو مایا کا موہ پڑے گا۔ تب یہ ہمارے آدھین ہو جاوے گا۔ یہ بات سنکر سب زیورات۔ جواہرات اکٹھے کر کے لے آئیں۔ اور لا کر گورو نانک جی کے آگے رکھے۔ تب گورو نانک جی نے ایک اور شبد اُچارن کیا۔

راگ تلنگ محلہ پہلا

ایانڑیئے مانڑا کائے کرے

آپنڑے گھر سر رنگو کی نہ مانہہ || سوہ نیڑے دھن کملئے باہر کیا ڈھونڈھیہہ
بھے کیاں دیہہ سلائیاں نینی بھاو کا کر ہارو || تاں سوہاگن جانیئے لاگی جاں سوہ دھرے پیار و ۱۔
ایانی بالی کیا کرے جاں دھن کنت نہ بھاوے || کرن پلاہ کرے بہتیرے سا دھن محل نہ پاوے
وِن کرماں کچھ پایئے ناہیں جے بہتیرا دھاوے
لب لوبھ اہنکار کی ماتی مایا ماہ سماتی || ایانی رانی بانی سوہ پایئے ناہیں بھی کامن ۲۔
جائے پچھو سہاگنی واہے کنی باتیں سوہ پائیے || جو کچھ کرے سو بھلا کر مانیئے حکمت حکم چکائیے
جا لکے پریم پدارتھ پایئے تو چرنی چت لائیے || شوہ کہے سو کیجے تن من دیجے ایسا پرمل لائیے
اید کہے سوہاگنی بھینے اِنی باتیں سوہ پایئے ۔ ۳۔
آپ گوایئے تاں سوہ پایئے اور کیسی چترائی || سوہ ندر کر دیکھے سو دن لیکھے کامن نو ندھ پائی
اپنے کنت پیاری سا سوہاگن نانک سا سبھرائی || ایسے رنگ راتی سہج کی ماتی اہنس بھے سمانی
سُندر سائے سروپ بچکھن کہے سا سیانی ۔ ۴۔ ۲۔

جب یہ شبد گورو نانک جی نے کہا۔ تو اُن تینوں اور چھتریوں کے خاوند سری گورو نانک دیو جی کے چرنوں پر گر پڑے۔ گورو نانک جی نے کہا۔ بھائی! اس پدارتھ کی دھرمسال بنا دو۔ آئے سادھ کی سیوا کرو۔ نِراَبھمان بنو۔ من نیواں کرو۔ ست نام کا جاپ کرو۔ تب تمہارا بھلا ہوگا۔ تب وہ لوگ بھائی بالے کو کہنے لگے کہ کرپا کرو۔ اور ہماری بھول بخشو۔ بھائی بالے نے کہا ست نرنجن

ہیں۔ آپ اُن کے سامنے پرارتھنا کریں۔ تمہارا بھلا ہوگا۔ تب وہ گورُو نانک جی کی چرنیں لگے۔ تب گورُو نانک جی نے کہا۔ بھائی سِکھ ہو۔ اُنہوں نے منظور کر لیا۔ تب گورُو نانک جی نے کہا۔ اُٹھو بھائی بالا واہگورُو کہہ کر اِس کے سر سے گھڑا اُتار لو۔ اور واہگورو کہہ کر اُن پر پانی کے چھینٹے مارو۔ وہ ٹھیک ہو جاویں گی۔ تب گورُو جی ایں نے گورُو نانک جی کے حُکم کے مطابق واہگورو کہہ کر اُن پر پانی کے چھینٹے مارو۔ وہ ٹھیک ہو جاویں گی۔ تب گورُو جی ایں نے گورُو نانک جی کے حُکم کے مطابق واہگورُو کہہ کر وہ گھڑا اُتارا۔ اور اُن پر جل چھڑکا۔ وہ مَنش دیہی ہو گئیں۔ سب کو گورُو نانک جی نے سِکھ بنایا۔ اور نام کا اُپدیش دیا۔ تب نور شاہ نے گورُو نانک جی کے چرنوں پر متھا ٹیکا اور بینتی کی۔ کہ کرپا درشٹی کرو۔ گورُو نانک جی نے اُس کو نام کا اُپدیش دیا اور کہا۔ کہ جو کوئی ہمارا سِکھ یہاں آوے۔ اُس کو کسی طرح کا دُکھ نہیں دینا۔ اِس طرح سب کو راہِ راستی پر لگا کر گورُو نانک جی چلتے ہوئے۔ " بولو بھائی جی واہیگورو "

آگے ساکھی اِک زمیندار بھُومئے کیساتھ ہوئی

ایک زمیندار بھُومیا تھا جس کا کام یہ تھا۔ کہ دِن کو راستے میں دھاڑے پانا اور رات کو لوگوں کی چوری کرانی۔ اور اُس نے اپنے گاؤں میں کہہ رکھا تھا۔ کہ اگر کوئی سادھ فقیر یہاں آوے تو اُسے رات کو یہاں مت ٹھہرنے دیا جاوے۔ اور اگر کوئی رات کو ٹھہرائیگا۔ تو اُس کا گھر بار میں لُوٹ لُوں گا۔ تب نگر باسیوں نے کہا۔ کہ اگر کوئی نگر سمجھ کر آہی جائے۔ تو اُسے کیا کہیں بھومیئے نے کہا۔ کہ اگر کوئی آ جاوے۔ تو اُسے میرے گھر بھیج دینا۔ بھُومیئے نے لوگوں کو اِس طرح کہہ کر اپنے گھر میں ایک دھرمسال بنوائی۔ اور آٹھوں پہر وہاں لنگر پکتا۔ جو کوئی اُس کے گھر آتا۔ وہ بغیر پرشاد کھلائے اُسے ہرگز نہ جانے دیتا۔ گورُو نانک جی لوگوں کا اُدھار کرتے کرتے ایکدن اُسی نگری میں جا پہنچے۔ اور وہاں ایک بھلے پُرش کے گھر جا بیٹھے۔ تب وہاں کچھ لوگوں نے اکٹھے ہو کر گورُو نانک جی کے آگے متھا ٹیکا اور بینتی کی۔ کہ سادھ جی! آپ یہاں نہ بیٹھیں۔ گورُو نانک جی نے کہا۔ بھائی! آبادی دیکھ کر ہر کوئی آتا ہے۔ جنگل میں تو کوئی نہیں بیٹھتا۔ تب وہ لوگ بولے۔ مہاراج جی! یہاں بھومیا زور دار ہے۔ اُس کا یہ حکم ہے۔ کہ جو سادھ فقیر یہاں آئے۔ اُس کو میرے گھر بھیج دو۔ تب گورُو نانک جی نے کہا۔ چلو بھائی بالا اور مردانہ۔

ہم اُس کے گھر جا بیٹھے۔ تب اُس کو پتہ لگا۔ کہ تین سادھ پرمیشور کے پیارے یہاں آئے ہیں۔ وُہ بھومیا شری گورو نانک دیوجی مہاراج کے چرنوں پر گر پڑا۔ تب گورُو نانک جی نے کہا۔ سِکھا پرمیشور تیرا بھلا کرے۔ تب اُس زمیندار بھومیئے نے ہاتھ جوڑ کر بینتی کی۔ غریب نواز! پرشاد تیار ہے۔ چلو کھا لو۔ شری گورو نانک دیوجی مہاراج گھٹ گھٹ کی جاننے والے اُس سے پوچھنے لگے بھائی سکھا! یہ جو تمہارے گھر آٹھوں پہر لنگر چلتا رہتا ہے۔ آپ کاروبار کیا کرتے ہیں۔ اُس زمیندار کی بُدھ گورُو نانک جی کے درشن کر کے نِرمل ہو گئی تھی۔ اِس لیئے اُس نے سچ سچ بتا دیا۔ اے دین دیال جی! میری کِرت یہ ہے۔ کہ دِن کو لُوٹ مار کرتا ہُوں اور رات کو چوری کرواتا ہُوں گورُو نانک جی نے کہا۔ بھائی! ہم تمہارا پرساد نہیں کھاتے۔ تب اُس بھومیئے نے عرض کی۔ ہے مہربان جی! اگر آپ کچھ مُنہ میں نہ ڈالیں گے تو میرا بھلا کیونکر ہوگا۔ گورُو نانک جی نے کہا۔ بھائی! اگر یہ کام تم چھوڑ دو گے۔ اور دھرم کی کمائی کھاؤ گے۔ ہم تب پرشاد کھائیں گے۔ تب وہ زمیندار بولا۔ آپ اور جو بات کہیں میں ماننے کے لیئے تیار ہُوں۔ مگر یہ کام چھوٹنا مُشکل ہے۔ کیونکہ یہ کام میرے باپ دادا سے ایسے ہوتا چلا آیا ہے۔ تب گورُو نانک جی نے کہا۔ اِس نے صاف صاف ہی کہہ دیا ہے۔ تب گورُو نانک جی نے ایک تُک کہی :۔

" ایہہ سچ سبھناں کا خصم ہے جس بخشے تِس دے "

تب گورو نانک جی نے اُس زمیندار سے کہا۔ اگر تم ہمارے تین بچن مانو۔ تب ہم پرشاد کھائیں گے۔ وہ بولا۔ غریب نواز! اِس کے بغیر آپ جو بھی کہیں گے۔ میں ماننے کے لیئے تیار ہُوں۔ تب گورُو نانک جی نے کہا۔ بھائی سکھا! پہلی بات سچ بولا کرو۔ دوسری بات جس کا نمک کھاؤ۔ اُس کا بُرا مت کرو۔ تیسری بات غریب مار نہیں کرنی۔ تب یہ باتیں سُنکر اُس بھومیئے زمیندار نے گورُو نانک جی کے آگے متھا ٹیکیا اور کہا۔ مجھے یہ تینوں باتیں منظور ہیں۔ تب گورُو نانک جی کے سچ کے پربھائے ایک پوڑی کہی :۔

سچا صاحب ایک تُوں جِن سچو سچ ورتایا ||| جس تُوں دیہہ تِس مِلّے سچ۔ تاتنی سچ کمایا۔
سَتگُور مِلیئے سچ پایا جِن کے ہردے سچ وسایا ||| مُورکھ سچ نہ جانئی منمُکھی جنم گنوایا۔

وِچ دُنیا کاہے آئیا

تب گورُو نانک جی نے کہا۔ اے بھومیا! یہ سچ بولنا تب پروان ہوتا ہے۔ جب رہتیں دھارو۔ تب بھومیئے نے کہا۔ بتایئے گورُو جی! وہ کون کون سی ہیں۔

راگ آسا محلہ پہلا

سچ تاں پر جانیئے جاں رِدے سچا ہوئے
کوڑ کی مل اُترے تن کرے ہچھا دھوئے
سچ تاں پر جانیئے جاں سچ دھرے پیار
ناؤ سُن من رہیئے تاں پائے موکھ دوار
سچ تاں پر جانیئے جاں جُگت جانے جیو
دھرت کایا سادھ کے وچ دے کرتا بیو
سچ تاں پر جانیئے جاں سِکھ سچی لے
دیا جانے جیہ کی کچھ پُن دان کرے
سچ تاں پر جانیئے جاں آتم تیرتھ کرے نواس
ستگورُو نوں پچھ کے بہہ رہے کرے نواس

سچ سبھناں ہوئے دارُو پاپ کڈھے دھوئے
نانک دکھانے بینتی جن سچ پلے ہوئے

یہ شبد سُنکر بھومیئے نے کہا۔ گورُو جی! آپ کے جو بچن ہیں۔ مجھے یہ منظور ہیں۔ تب گورُو نانک جی نے کہا۔ بھائی! جو تم نے پچھلے کرم کئے ہیں۔ وہ بھی بخشے۔ اور جو کرم تم اب کر رہے ہو۔ وہ بھی بخشے۔ پرمیشور کی درگاہ میں ہم تمہارے عملوں کے ضامن ہوں گے۔ یہ تین بچن ضرور ماننا۔ تب اُس نے چرنوں پر متھا ٹیکیا۔ گورُو نانک جی نے تب اُس کے گھر کا پرساد کھایا۔ گورُو نانک دیو جی پانچ دِن وہاں رہے۔ پھر وہاں سے چلتے ہوئے۔
گورُو نانک جی کے چلے جانے کے بعد اُس نے سوچا۔ کہ اب میں کسی راجہ کی چوری کروں۔ خود بھی کھاؤں اور فقیروں کو بھی کھلاؤں۔ تب اُس نے اشنان کر کے بہت اچھے کپڑے پہنے۔ کڑا کنٹھا کنڈل موتی جواہرات پہن کر سر پر دستار سجائی۔ جب چار گھڑی رات گذری تو وہ راجہ کے دروازہ پر جا کھڑا ہوا۔ جب اندر جانے لگا۔ تو چوکیدار نے پوچھا۔ تم کون ہو۔ جو اِس وقت راجہ کے محل کے اندر جاتے ہو۔ بھومیئے نے سوچا۔ کہ مجھے گورُو جی کی آگیا ہے۔ کہ سچ بولنا۔ اِس لئے خواہ میں مارا جاؤں یا بچ جاؤں میں نے جھوٹ تو نہیں بولنا۔ بھومیئے نے کہا۔ میں چور ہوں۔ چوکیداروں نے کہا۔ بھائی تم راجہ کے قریبی ہی ہو گے اور ہم کو مخول کرتے ہو۔ اِس لئے دربانوں نے کہا۔ جاؤ بھائی اِسطرح بھومیا اندر چلا گیا۔ اور پھرتے پھرتے خاص توشہ خانہ میں جا پہنچا۔ وہاں اُس نے ہیرے۔ موتی جواہرات اور مُہریں و قیمتی سامان اکٹھا کیا۔ سب چیزوں کی گٹھڑی باندھ لی اِس کے بعد اُس کی نظر ایک سونے کی رکیبی (پلیٹ سی) پر پڑی۔ اُس نے ہاتھ لگا کر دیکھا کہ یہ کوئی باریک پیسی ہوئی چیز ہے۔ وہ چیز اُس کی اُنگلیوں کے ساتھ لگ گئی۔ اُس نے

زبان کے ساتھ اُنگلی لگائی۔ تو نمک کا ذائقہ پایا۔ اُسے یاد آ گیا۔ کہ سنتوں کا حکم ہے۔ کہ جس کا نمک کھاؤ۔ اُس کو برا مت کرو۔ وہ راجہ کا چوُرن تھا۔ جو کہ اُس نے مُنہ میں ڈالا تھا۔ تب وہ سکھ خالی ہاتھ واپس آ گیا۔ صبح ہُوئی۔ شور مچ گیا۔ کہ راجہ کے بھنڈارہ میں چوری ہو گئی ہے۔ جب راجہ نے آ کر دیکھا۔ کہ ایک گٹھڑی سامان کی بندھی پڑی ہے۔ مگر وہاں سے ایک پیسہ کی چیز بھی باہر نہیں گئی۔ راجہ بہت فکر مند ہُوا۔ کہ یہ کیا وجہ ہے۔ کہ چور میرے بھنڈار سے خالی ہاتھ واپس چلا گیا۔ راجہ نے دربانوں کو بُلا کر پُوچھا۔ کہ رات کو یہاں کون آیا تھا۔ دربانوں نے کہا۔ اے راجہ جی! ایک شریف آدمی بڑے اچھے کپڑے اور زیورات پہنے ہوئے چار گھڑی رات گُذرے آپ کے دروازہ پر آیا اور اندر داخل ہونے لگا۔ تب ہم نے پُوچھا بھائی تم کون ہو۔ جو اِس وقت اندر جا رہے ہو۔ اُس نے کہا۔ بھائی! مَیں چور ہُوں۔ ہم نے سوچا کہ یہ کوئی راجہ کا قریبی ہے۔ اور ہمیں مخول کر رہا ہے۔ ہم نے کہا۔ جاؤ بھائی اُس کے بغیر رات کو اور کوئی اندر نہیں آیا۔ راجہ نے کہا۔ اُس آدمی کو تلاش کرو۔ تلاش کی گئی۔ مگر وہ نہ ملا۔ تب راجہ نے حکم دیا۔ کہ ڈھنڈورا پٹواؤ۔ جو چور ہے۔ وہ مجھے آ کر ملے میں اُس کو اپنی آدھی بادشاہی دُوں گا۔ ایسا ہی کیا گیا۔ مگر پھر بھی پتہ نہ لگ سکا۔ تب راجہ کو غصہ آ گیا۔ حکم دیا۔ کہ سب بدمعاشوں کو پکڑ و اور مارو۔ کئی بے گناہ غریب مارے جانے لگے اُس سکھ کو پتہ لگا۔ کہ اِس طرح غریب مارے جا رہے ہیں۔ اُس کو گُورُو جی کا بچن یاد آ گیا۔ کہ غریب مار نہیں کرنی۔ اُس نے سوچا کہ یہ غریب میری وجہ سے ہی مارے جا رہے ہیں۔ اِس لئے اُس نے دل میں کہا۔ کہ اب میں راجہ کے ہاں جاتا ہوں۔ خواہ مجھے مار پڑے یا بچ جاؤں۔ پھر وہ راجہ کے ہاں چلا گیا۔ اور کہا اے راجہ! اِن غریبوں کو مت مارو۔ تمہارا چور مَیں ہوں۔ جو کچھ پُوچھنا ہے۔ مجھ سے پُوچھو۔ راجہ نے سب کو چھوڑ دیا اور اس بھُومیئے زمیندار سے پُوچھا۔ یہ بتاؤ۔ تم میرے توشہ خانہ سے خالی ہاتھ کیوں چلے گئے۔ اُس وقت تمہارے من میں کیا خیال آیا۔ اُس نے کہا۔ سُنو راجہ جی! مجھے پُورا گُورُو ملا ہے۔ تب راجہ نے پُوچھا۔ اُس گُورُو کی کیا نشانی ہے۔ بھُومیئے نے تمام حقیقت گُورو نانک دیو جی مہاراج کے ملنے کی بتائی۔ اور تین بچن ماننے کی ساری بات سُنائی۔ راجہ یہ بات سُن کر بہت خوش ہُوا۔ اور کہنے لگا۔ تم دھن ہو۔ اور دھن تمہارے گُورُو ہیں۔ جنہوں نے تم کو ایسا اُپدیش دیا۔ اور دھن تمہاری پرتیت ہے۔ جو کہ تم نے سادھ کے بچنوں پر نشچے

کیا ہے۔ تم میرے کمیسہ وزیر ہوئے۔ تب راجہ نے اُس سکھ کو سرپا دے کر اپنا وزیر بنا یا
کچھ دِن گذرنے کے بعد راجہ اُسی سکھ کو کہنے لگا۔ کہ تم مجھے اپنا سکھ بنالو۔ تب وہ سکھ
بولا۔ راجہ جی! ابھی تو مَیں سکھ ہونا چاہتا ہوں۔ اَور آپ کو کیسے سکھ بناؤں۔ لیکن اگر تم سکھ
بننا چاہتے ہو۔ تو ایک گورُو نانک جی کی دھرم سالہ بنواؤ۔ آئے سادھ سنت کی سیوا کرو۔
اور نام جپو۔ اِس طرح کرنے سے تمہارا بھلا ہوگا۔ اور شری گورُو نانک دیوجی مہاراج تہیں
ضرور درشن دیں گے۔ کیونکہ وہ گھٹ گھٹ کی جاننے والے ہیں۔ جو کوئی اُن کا سمرن کرتا
ہے۔ اُس کی منو کامنا پُوری کرتے ہیں۔ راجہ نے یہ بات سُنکر دھرمسالہ بنوائی۔ وہاں نت نراز
کیرتن ہوتا۔ راجہ اور رانی روزانہ کیرتن سُنتے۔ ایک دِن راجہ رانی نے ہاتھ جوڑ کر سنگت
کے سامنے بنیتی کی۔ کہ گورُو اور سنگت میں کوئی فرق نہیں۔ اِس لئے آپ سب گورُو مہاراج
کے آگے بنیتی کریں۔ کہ ہمارے گھر اولاد ہو۔ کیونکہ سری مُکھ واک محلا پہلا۔
"بتیں گنڈ پوے سنسار" اولاد ہو۔ تو جہاں کے ساتھ سانجھ پڑتی ہے۔ تب
ساری سنگت نے ارداس کر کے کہا۔ اے گورُو جی۔ آپ حاضرا حضور ہیں۔ اور جو چیز
آپ کے دربار سے مانگی جائے وہ مِل جاتی ہے۔ اے گورُو جی! اِس راجہ کے گھر لڑکا
بخشو۔ تب سنگت نے راجہ اور رانی کو کہا۔ کہ گورُو آپ کے گھر ضرور لڑکا دیوے گا۔
مگر پریت اور پرتیت رکھنی۔ راجہ اور رانی نے متھا ٹیکا اور اپنے گھر چلے گئے۔ جب دس
مہینے گذرے۔ راجہ کے گھر لڑکی پیدا ہوئی۔ راجہ کو خبر ملی۔ کہ لڑکی ہوئی ہے۔ راجہ نے
من میں خیال کیا۔ کہ مجھے گورُو کی سنگت سے آواز آئی تھی کہ لڑکا ہوگا۔ یہ خیال کر کے راجہ
نے لڑکے جیسی خوشی منائی۔ اور لڑکے والی بڑھائی۔ کپڑا اور دیگر سارا کام لڑکے جیسا ہی
کیا۔ اِتنے تک لڑکی کچھ بڑی ہوگئی۔ تو رانی نے کہا۔ راجہ جی! اب لڑکی جوان ہوگئی ہے
اِس کے لئے کوئی ور تلاش کرنا چاہیئے۔ تب راجہ نے کہا۔ رانی! اُمکا راجہ کے ہاں لڑکی
لڑکی ہے۔ میں اپنے اِس لڑکے کی شادی اُسی کے ساتھ کروں گا۔ رانی بولی۔ راجہ جی!
آپ اِتنا اپرادھ کیوں کرتے ہیں۔ آج تک کسی نے لڑکی کے ساتھ لڑکی بھی بیاہی ہے
تب راجہ نے کہا۔ رانی! تم کو یہ لڑکی نظر آتی ہے۔ مگر مجھے یہ لڑکا دکھائی دیتا ہے۔
رانی یہ سُنکر چُپ کر گئی۔ تب ایک دِن راجہ نے اپنے پروہت کو بُلایا۔ اور کہا۔ پنڈت
جی! فلاں راجے کے گھر میرے لڑکے کی منگنی کرا آؤ۔ تب پنڈت نے کہا۔ راجہ جی مجھ

سے یہ اپرادھ نہیں ہوتا۔ آج تک کسی نے لڑکی کے ساتھ بھی لڑکی بیاہی ہے۔ ایک تو اپنی لڑکی کی عمر ضائع کرتے ہو۔ اور دوسری دوسرے راجہ کی لڑکی کی عمر خراب کرتے ہو۔ راجہ نے پنڈت کو کہا۔ کہ تمہیں یہ لڑکی نظر آتی ہے۔ مجھے تو لڑکا نظر آتا ہے۔ راجہ کی یہ بات سُنکر پنڈت نے اپنے دِل میں سوچا کہ بدنامی ہوگی۔ تو راجہ کی ہوگی۔ مَیں کس لئے بُرا بنوں۔ یہ کہہ کر اُس نے چِٹھی لی۔ اور دُوسرے راجہ کے پاس چلا گیا۔ دوسرا راجہ خط پڑھکر بہت خوش ہؤا۔ اور رانی سے صلاح کرکے کہنے لگا۔ دھن بھاگ ہمارے جو ایسے راجہ کے ساتھ ہمارا رِشتہ ہؤا۔ اپنے پنڈت کو بُلا کر شادی کی تاریخ مقرر کردی۔ پنڈت نے آکر راجہ کو ودھائی دی۔ راجہ اُسی وقت تیاری میں لگ گیا۔ اور حکم دیا۔ کہ لڑکے کو اِشنان کراکے سُوہا (لال) لباس پہنا کر تیار کرو۔ اور برات کیلئے بھی لوگوں کو کہہ دیا۔ لوگوں نے کہا۔ ہم نہیں جائیں گے۔ ہماری عزت جاتی رہے گی کبھی لڑکی کے ساتھ بھی لڑکی بیاہی گئی ہے۔ لوگوں کو راجہ نے کہا۔ تم اِسے لڑکی سمجھتے ہو مجھے تو وہ لڑکا ہی دِکھائی دیتا ہے۔ اگر آپ ساتھ نہ چلیں۔ تو بھی میں لڑکا بیاہ لاؤں گا۔ لوگوں نے سوچا۔ چلو ہم تماشہ ہی دیکھیں گے۔ کہ وہاں کیا ہوتا ہے۔ برات چل پڑی۔ کچھ دُور گئے تھے کہ ایک ہرن سامنے سے نکلا۔ وہ لڑکی بولی! پِتا جی! اگر آگیا ہو۔ تو میں اِس ہرن کا شکار کرلوں۔ سب لوگ پیچھے ہٹ گئے۔ اور اُس لڑکی نے ہرن کا شکار کرلوں۔ سب لوگ پیچھے ہٹ گئے۔ اور اُس لڑکی نے ہرن کا شکار کرنے کے لئے اپنے گھوڑے کو دوڑایا۔ جاتے جاتے لڑکی بہت دُور نکل گئی۔ ہرن ایک پکّی چار دیواری کے اندر داخل ہوگیا۔ وہ لڑکی بھی اُسی چار دیواری میں داخل ہوگئی۔ وہاں کیا دیکھتی ہے۔ کہ اُس کے اندر چار چوبیرے سنگت بیٹھی ہے۔ اور کیرتن ہو رہا ہے۔ اور کڑاہ پرشاد بانٹا جا رہا ہے۔ اُس لڑکی نے اندر جا کر متھا ٹیکا اور سر اُٹھا کر دیکھا۔ کہ ایک سنت مہاتما بیٹھے ہوئے ہیں۔ اور سنگت سے آواز آئی۔ آؤ بھائی سِکھا! گورُو تیرا بھلا کرے۔ جب یہ آواز آئی۔ تو اُس لڑکی کی شکل و شباہت لڑکے والی ہوگئی۔ تب اُس لڑکی نے غور کرکے دیکھا۔ تو گورُو نانک جی بیٹھے نظر آئے۔ اتنی دیر میں راجہ بھی پیچھے سے آگیا۔ اور آکر کیا دیکھتا ہے۔ کہ لڑکی کا گھوڑا چار دیواری کے باہر کھڑا ہے۔ راجہ اندر آیا۔ تو دیکھا کہ لڑکی ننگے سر سامنے کھڑی ہے۔ سنگت بیٹھی ہے۔ کیرتن ہو رہا ہے۔ اور وہ جو لڑکی سے لڑکا ہوگیا تھا۔ بولا۔ آؤ پِتا جی! دیکھو گورُو نانک جی بیٹھے ہیں۔ تم بھی درشن کرلو۔ تب راجہ نے جا کر گورُو نانک جی کے آگے متھا ٹیکا۔ سنگت سے آواز آئی

آؤ راجہ! تمہارا بھلا ہو۔ جب راجہ نے سر اُٹھا کر دیکھا۔ تو گورُو نانک جی کا درشن ہوا۔ اور دیکھتے
دیکھتے نہ چار دیواری۔ نہ سنگت نہ گورُو جی! سب کچھ غائب ہو گیا۔ یہ چرتر دیکھ کر راجہ حیران ہو گیا
اور کہنے لگا۔ واہ پرمیشور تیری قدرت۔ سپنے کی طرح آپ نے ہمارا منورتھ پُورا کیا۔ باپ
بیٹا یہ باتیں کر ہی رہے تھے۔ کہ پیچھے سے برات آ گئی۔ راجہ اُس وقت من میں گورُو نانک جی
کا دھیان کر کے دھنباد کر رہا تھا۔ کہ اے انترجامی! تم بے انت ہو۔ راجہ نے لوگوں کو یہ بھید
نہ بتایا۔ برات سمیت راجہ چل پڑا۔ چلتے چلتے اُس شہر میں پہنچ گئے۔ راجہ کو خبر ہوئی۔ کہ برات
آ گئی ہے۔ اور اُس کو یہ بھی پتہ چل گیا۔ کہ راجہ لڑکی کے ساتھ لڑکی بیاہنے آیا ہے۔ رانی
نے کہا۔ ہم نے لڑکی کے ساتھ تو لڑکی نہیں بیاہنی۔ تب راجہ نے کہا۔ رانی! آج تک یہ بات
نہیں ہوئی۔ ہم کسطرح کریں گے۔ تم اِس بات کی کھوج لگاؤ۔ تب رانی نے ایک نائن
کو بُلا کر کہا۔ کہ تم جا کر یہ پکی خبر لاؤ۔ کہ دُولہا لڑکا ہے یا لڑکی۔ اگر سچ سچ خبر لاؤ گی تو میں
تمہیں بہت دھن پدارتھ دُوں گی۔ اور اگر جھوٹ بولو گی تو پھانسی لگوا دُوں گی۔ یہ بات سُنکر
نائن برات میں آئی۔ اور کہنے لگی۔ راجہ جی! ہماری یہ ریت ہے۔ کہ پہلے لڑکے کو میں اپنے
گھر لے جاؤں گی۔ اور ریت کر کے پھر بیاہ ہوگا۔ تب راجہ نے کہا۔ جیسے تمہاری مرضی
یہ بات جب راجہ نے کہی تو برات کے تمام لوگ وہاں سے اُٹھ گئے۔ اور آپسمیں کہنے لگے کہ
اب سارا بھید کھُل جائے گا۔ اور ہم شرمندہ ہوں گے۔ وہ نائن دُولہا کو گھر لے گئی۔ اور
اُس کو ایک بہت ہی باریک لباس پہننے کے لئے دیا۔ اور اُس کے اُوپر پانی ڈالا۔ اور چُپکے
سے رانی کو بُلا بھیجا۔ کہ اے رانی! یہ کنور تو بارہ برس کا گندھرب ہے۔ اور اُس کے
سب انگ نائن نے دیکھ لئے۔ اور کہنے لگی۔ اے رانی! تمہارے دھن بھاگ ہیں۔ اور دھن
تُم ہو۔ جس کو ایسا مہمان مِلا ہے۔ دھن آپ کی لڑکی ہے۔ جس کا یہ خاوند ہے۔ رانی یہ سُنکر
بہت خوش ہوئی۔ اور بڑی دھوم دھام سے شادی ہوئی۔ راجہ شری گورُو نانک دیو جی مہاراج
کا جس کرتا ہُوا اپنے لڑکے کو بیاہ کر لے گیا۔ راجہ کے نشچے کی وجہ سے وہ لڑکی کا لڑکا بن
گیا۔ سو بھائی بالا کہتا ہے۔ اے سری گورُو انگد دیو جی! جو شخص شری گورُو نانک جی کے
بچنوں کا نشچہ کیا۔ اور اُس کو یہ رُتبہ ملا۔ کہ راجہ کا مکھیہ منتری بنا۔ پھر راجہ نے
پرتیت رکھی۔ اُس کی لڑکی لڑکا بن گیا۔ یہ کتھا بھائی بالا سے سُنکر ساری سنگت نے
گورُو جی کے آگے متھا ٹیکیا۔ اور گورُو انگد جی گورُو نانک جی کے دھیان میں مست ہو گئے۔

اَور آٹھ پہر تک بے دیہہ رہے۔ پھر گورُو انگد دیو جی نے کہا۔ بھائی بالا اِس کے آگے گورو نانک دیو جی مہاراج نے کیا کیا کَوتک کئے۔

"بولو بھائی جی واہیگورو"

آگے ساکھی کلجُگ کیساتھ ہوئی!

تب بھائی بالا گورُو انگد دیو جی سے کہنے لگے۔ کہ گورُو نانک جی چلتے چلتے سیت بندھ رامیشر کی دھرتی میں سُندر چھالا دیکھتے دیکھتے ایک کُونٹ میں جانِکلے۔ وہاں ایک بڑی کالی پیلی اندھیری آئی اور بڑے زور کا طوفان آیا۔ درخت اکھڑنے لگے۔ مردانہ ڈر کر مُنہ پر کپڑا ڈال کر لیٹ گیا۔ اور کہنے لگا۔ گورُو جی! بڑی مصیبت میں آپھنسے ہیں۔ اب ہماری جان بچتی معلوم نہیں ہوتی۔ گورُو نانک جی نے کہا۔ مردانہ ڈرو مت۔ واہگورو واہگورو کہو۔ اِتنے میں کال نے دیو کا رُوپ دھار لیا۔ پہاڑ کی مانند بہت ڈراؤنی شکل بنالی۔ مردانہ کہنے لگا۔ گورو جی! اندھیری سے تو بچ گئے ہیں۔ مگر اس سے بچنا مُشکل ہے۔ گورُو نانک جی نے کہا۔ مردانہ! یہ بھی کچھ نہیں۔ تم واہگورو کا سمرن کرو۔ تمہارے نزدیک کچھ نہیں آتا۔ اِتنے میں کلجُگ نے آگ کا رُوپ دھار لیا۔ مردانہ ڈر کر کانپنے لگا۔ گورو نانک جی نے کہا۔ مردانہ! ڈرو مت۔ یہ بھی کچھ نہیں۔ اِس کے بعد کلجُگ نے چاروں طرف کالی گھٹائیں بناکر ژالہ باری کی اور بارش میں پتھر کے ٹکڑے برسنے لگے۔ اور بجلی بڑے زور سے چمکنے لگی۔ مردانہ کہنے لگا۔ گورُو جی! کہاں مصیبت میں آپھنسے ہیں۔ گورُو نانک جی نے کہا۔ مردانہ! یہ بھی ٹھیک ہو جائے گا۔ مردانہ رباب بجانے لگا۔ اور گورُو نانک جی نے شبد کہا:۔

راگ گوڑی محلہ پہلا

ڈر گھر گھر ڈر ڈر ڈر جائے
تدھ بِن دُوجی ناہیں جائے
ڈرئیے جے ڈر ہووے ہور

سو ڈر کیہا جِت ڈر ڈر پائے
جو کچھ ورتے سب تیری رضائے
ڈر ڈر ڈرنا مَن کا سور

رہاؤ

نہ جیو مرے نہ ڈوبے ترے
جھکّے آوے جھکّے جاوے

جن کچھ کیا سو کچھ کرے
آئے پاچھے حُکم رضائے

ہس ہیت آپ اسمان ‖ نِس دِچہ بھُو کھ بہت نیبان
بھَو کھانا پینا آدھار ‖ دِن کھا دھے مر ہوئے گوار
جس کا کوئے کوئی کوے کوے ‖ سب کو تیرا تو سبھن کا سوئے
جا کے جیہ جنت دھن مال ‖ نانک آکھن برھم بیچار

اِس کا ارتھ گورُو جی کہتے ہیں۔ گورُمکھوں کا ڈر گھر میں ہی ہے۔ اور جو منمکھ پرمیشور سے نہیں ڈرتے۔ اور جیوں کو دُکھ دیتے ہیں۔ اُن کو جم کا ڈر ہوتا ہے۔ اور گورُمکھ یہ کہتے ہیں کہ واہگورو کی رضا کے بغیر نہ کوئی مار سکتا ہے۔ اور نہ ہی زندہ رکھ سکتا ہے۔ اور جو جیوں کو مار کر کھاتے ہیں۔ اُن کی بھوک اور بڑھ جاتی ہے۔ جیسے آگ میں لکڑی ڈالنے سے آگ بڑھ جاتی ہے۔ جو واہگورو کا ڈر رکھتے ہیں۔ وہی ترپت ہوتے ہیں۔ کوئی کسی کا آسرا لیتا ہے۔ کوئی کسی پر بھروسہ رکھتا ہے۔ مگر سنت لوگ صرف پرمیشور کا آسرا لیتے ہیں۔ جس نے سب جیہ جنت اور چار پرکار کی سرشٹی بنائی ہے۔ گورُو نانک دیو جی مہاراج کہتے ہیں۔ اگر تم پرمیشور کا ڈر رکھو گے۔ منشوں کو دُکھ نہ دو گے اور نام جپو گے۔ تب تمہارا اُدھار ہو گا۔ مردانہ! تم واہگورو واہگورو کا سمرن کرو۔ کلجگ نے یہ باتیں سُن کر منش کا رُوپ دھار لیا۔ اور گورُو نانک دیو جی کو آ ملا۔ مگر ہاتھ میں آگ اور منہ میں ماس لئے ہوئے۔ ساری دیہہ کیچ کی بنائے ہوئے۔ تب گورُو نانک جی نے کہا۔ مردانہ رباب بجاؤ۔ تب گورُو نانک جی نے راگ مارو میں شبد کہا۔

راگ مارُو محلہ پہلا

ڈر پے دھرت اکاس نکھتر اسر اُوپر امر کرارا ‖ پَون پانی بیسنتر ڈرپے ڈرپے اندر وچارا
ایکا نر بھو بات سُنی ‖ سو سُکھیا سو سدا سوہیلا جو گورُ مِل گا ئی گُنی

ڈرو یا رہاؤ

دیہہ دھار اور دیوا ڈرپے سدھ سادھک ‖ لکھ چوراسی مر مر جنمے پھر پھر جُونی جویا
راجس سانتک تامس ڈرپے کیتے رُوپ اُپایا ‖ چھل بپری ابیہ کولا ڈرپے ات ڈریہہ دھرم رایا

سگل سمگری ڈرے بیاپی بن ڈر کرنے ہارا
کہہ نانک بھگتن کا سنگی بھگت سوہہ دربارا

تب گورو نانک جی نے پوچھا۔ اے پرمیشور کے پیارے تم کون ہو؟ کلجگ نے ایک ہاتھ میں زبان دوسرے میں اندری پکڑی ہوئی ہے۔ اور ننگا سر پر ہے۔ ایسا روپ دھار کر گورو نانک جی کے آگے متھا ٹیک کر کہنے لگا۔ گورو جی! آپ کی مہما کو میں نہیں جانتا تھا۔ آپ کا درشن کرنے آیا ہوں۔ میری بے ادبی [illegible] کرنی۔ اے دینا ناتھ جی! اس زمانے میں منش کے یہ لچھن ہوں گے۔ اور یہ بھیس ہوگا۔ جو میں نے آپ کو دکھلایا ہے۔ سب لوگ اس زمانہ میں ان دو اندریوں کے زیر ہوں گے۔ اور ماتا پتا گورو گوسائیں کی عزت نہ کریں گے۔ میں نے آپ کے ساتھ یہ چھل کیے ہیں سو معاف کرنا۔ اور مجھے بخشنا۔ آپ مہاں پرکھ ہیں۔ اب آپ آگے کہاں جائیں گے۔ تب گورو نانک جی نے کہا اے کلجگ! میں تو پرمیشور کو تلاش کرتا پھرتا ہوں۔ کلجگ بولا۔ اے مہاں پرکھ! آپ کے بغیر اور بھی کوئی پرمیشور رہے۔ تب گورو نانک جی نے کہا۔ اے کلجگ! تمہارا عمل تو یہ سنسار میں ورت رہا ہے۔ اور یہاں تم کس لیے آئے ہو۔ یہ کپٹ کر کے کیوں چھل کرتے ہو۔ تب کلجگ نے کہا۔ اے ستگورو جی! میرا نام کلجگ اسی وجہ سے ہے۔ آپ کا درشن کرنے آیا ہوں میری نمسکار ہے۔ اور آپ کی پریکھیا کے لیے یہ چھل کیے ہیں۔ تب گورو نانک جی نے کہا۔ اے کلجگ! تم اپنے لچھن کہو۔ اور اپنی سینا بتاؤ۔ کہ کس طرح تم سرداری کرتے ہو۔ تب کلجگ نے کہا۔ نرنکار جی! میرا بڑا اسوار بیر جھوٹ ہے۔ جو سب کے پیچھے چلتا ہے۔ اور موہ راجہ ہے۔ اور اہنسا سیناپتی ہے۔ اور کام کرودھ لوبھ موہ ہنکار یہ جودھے۔ اور مت سرنندا یہ باٹ مار ترشنا یہ رتھوں کے اسوار ہیں۔ اور آس جوا مدپان دراچار یہ گھوڑ اسوار ہیں۔ جو دشٹوں میں ممتا کرنی اور آشا جو دیوتوں کی اور چوری یہ پیدل سینا۔ کہاں تک گنوں جو چترنگنی سینا ہے۔ جس طرف یہ چڑھائی کرتے ہیں فتح پاتے ہیں اور دنبھ جو میرا جو دھا ہے۔ اس نے دگ بجے کی ہے۔ یہ میری سینداری ہے۔ اور جو اس زمانہ کے ست پرکھ ہیں۔ وہ پاپ کریں گے۔ اور گورو لوگوں سے نکر سکشا دینے جائیں گے۔ وید شاستر کو کوئی نہیں مانے گا۔ اپنی اپنی پوجا کرائیں گے۔ اور جو قاضی [illegible] وہ تسبیح پھیریں گے رشوتیں لیکر پرایا حق ضائع کریں گے۔ اگر کوئی پوچھے گا۔ تو جھوٹے [illegible] سنائیں گے اور باتوں سے گھر پورا کریں گے۔ لوگ ترکوں کے منتر سنیں گے۔ لوگوں کو ٹھنڈی ٹھنڈی باتیں کریں گے۔ اور جو ہندو ہوں گے۔ بڑے چوکے پائیں گے پیر [illegible] کے [illegible]

سی۔ کنیں درشن سر پر جڑا نواں جسم پر بھبھوت ہو گی۔ لباس گیری کا ہوگا۔ مگر آگے پیچھے لڑکے لڑکیاں روتے پھرتے ہوں گے۔ یہ سُنکر گورُو نانک جی نے کہا۔ اے کلجگ! ایسی سکیداری کی کمائی کا حساب دینا پڑے گا۔

سری مُکھ واک

جن سکداری تنہہ خوار۔ی چاکر کیہا ڈرنا ہ جا سکیدارا پوہ زنجیری چاکر ہتھول مرنا

تم جگت میں سکیدار ہو اور ہم چاکر ہیں۔ جس وقت تمہیں کرتار کو حساب دینا پڑے گا تُم ہمارے ہی حوالے ہو گے۔ اور ہم نے ہی تم سے اُس وقت حساب لینا ہے۔ یہ سُنکر کلجگ ڈر گیا اور گورُو نانک جی کے چرنوں پر گر پڑا۔ کہنے لگا۔ میں آپ کی شرن اِس لیے آیا ہوں۔ کیونکہ آپ کرتا پُرکھ کے خاص وزیر ہیں۔ اور میں نے بھی آپ کے وس پڑنا ہے۔ تم اُس وقت میرا خصمانہ کرنا۔ تب گورُو نانک جی نے کہا۔ تم خاطر جمع رکھو۔ مَیں اُس وقت آپ کا خصمانہ کروں گا۔ تب کلجگ نے کہا۔ اے غریب نواز! آپ میں اور کرتار میں کوئی فرق نہیں۔ لیکن مجھے کیسے پرتیت آوے۔ اگر آپ میری کچھ بھیٹا لیں تب میں سمجھوں کہ آپ میرا خصمانہ کریں گے۔ تب گورُو نانک جی نے کہا۔ ہم نے سُکھ کو چھوڑ کر دُکھ لیا ہے۔ ہم کچھ پدارتھ لینے کے لیے نہیں آئے۔ ہم نے تمہاری بھیٹا لے کر کیا کرنی ہے۔ تب کلجگ نے کہا۔ اے دیوتاؤں کے دیو! میری تسلی کیسے ہو گی۔ تب گورُو نانک دیو جی نے کہا۔ تمہارے پاس کیا کیا چیز ہے۔ تب کلجگ نے کہا۔ میرے پاس موتی ہیرے۔ لعل۔ جواہر۔ سونا۔ روپا اور مندر بڑے اچھے ہیں۔ اور بھی بہت سی چیزیں میرے قبضہ میں ہیں۔ جو آپ حکم کریں۔ مَیں آپ کے سامنے لا رکھوں۔ گورو نانک جی نے کہا ہمیں کچھ نہیں چاہیئے۔ گورُو نانک جی نے سری راگ میں شبد کہا۔

سری راگ محلہ پہلا ۱

موتی تے مندر اُوسریہہ رتنی تے ہوہ جڑاؤ ۱ ॥ کستور کنگو اگر چندن لیپ آوے چاؤ

مت دیکھ بھولا وِسیرے تیرا چت نہ آوے ناؤ

ہرِ بِن جیوُ جل بل جاؤ ۱ ॥ ۱ ॥ میں اپنا گورُو پُچھ دیکھیا اور ناہیں تھاؤ رہاؤ

دھرتی تے ہیرے لال جڑتی پلنگ لال جڑاؤ ॥ ۱ ॥ موہنی مُکھ منی سوہے کرے رنگ پساؤ

مت دیکھ بھولا وِسیرے تیرا چت نہ آوے ناؤ

سِدھ ہوواں سِدھ لائی رِدھ آکھا آؤ ‖ گِدُت پرگٹ ہو بیٹھا لوک رکھے بھاؤ

مت دیکھ بھُولا وِسیرے تیرا چِت نہ آوے ناؤ

سُلطاں ہووا میل لسکر تخت رکھا پاؤ ‖ حکم حاصل کری بیٹھا نانکا سب واؤ

مت دیکھ بھُولا وِسیرے تیرا چِت نہ آوے ناؤ

اِس کا پرمارتھ گورُو جی کہتے ہیں۔ کلجگ نے کہا۔ ہے سری گورُو مہاراج جی! مَیں تو سکھ ہونے آیا ہُوں اور کہنے لگا۔ گورُو جی! اگر آگیا دیں تو آپ کے رہنے کے لیئے موتیوں کا مندر بنا دُوں اور رتن کا جڑاؤ کر دُوں۔ کستوری اور چندن کا لیپ کرا دُوں۔ اور اگر پلنگ پر بیٹھنا ہو تو لالوں سے پلنگ جڑا دُوں۔ اگر کہیں تو موہنی لا دُوں۔ جن کا چہرہ مینوں کی طرح چمکتا ہے۔ دیکھنے سے ہی دِل کو موہ لیں۔ حکم کریں تو رِدھ سِدھ لا دُوں۔ سری گورُو نانک دیو جی نے کہا۔ بھائی! ان کو دیکھ کر بھُول جاؤں۔ سِدھ بن بیٹھوں۔ لوگوں کو سدھ تاں دکھاؤں۔ لوگ میرا بھاؤ رکھیں۔ جگت کا حکم حاصل کروں۔ یہ سب پون کی طرح انت ہیں۔ اِن کو دیکھ کر پرمیشر بھُول جاتا ہے۔ اور اگر کہیں تو نو کھنڈ پرتھوی کا راج لے دوں۔ گورُو نانک جی نے کہا۔ راج کی مستی میں مجھے پرمیشور کا نام بھُول جاوے گا۔ مجھے یہ چیزیں نہیں چاہئیں۔ تب کلجگ نے کہا۔ غریب نواز! گورو کے آگے بھینٹ رکھی جائے تو کیا وہ نہیں لیتے۔ گورُو نانک جی نے کہا۔ اگر تم ہمارا حکم مانو تو دسواں جامہ دھار کر تمہاری سب بھینٹیں لیں گے۔ اور سکھوں کو ردھیں سدھیں سب پدارتھ دیں گے۔ تب کلجگ نے کہا۔ ناتھ جی! میرا ملنے کا اور آپ کا میرے راج میں آنے کا کیا پھل ہوا۔ اگر میری کوئی بھینٹ بھی نہیں لیتے۔ یہ مجھ پر بہت ہی بڑا غضب ہوگا۔ میں آگے بھی مہا پاپی کہلاتا ہوں۔ اور اب آپ میری کوئی بھینٹ بھی قبول نہیں کرتے۔ گورُو نانک جی نے کہا۔ ہمیں کچھ نہیں چاہیئے۔ تب کلجگ نے بنتی کی مجھ پر آدر حکم ہی کرو۔ گورُو نانک جی نے کہا۔ یہ چیزیں جو آپ کہتے ہیں۔ ہمیں اِن میں سے تو کسی کی ضرورت نہیں۔ آپ کے پاس اور کیا کیا چیزیں ہیں۔ کلجگ نے کہا۔ مہاراج! میرے راج میں یہ چیزیں اور ہیں۔ بھُوک۔ نیند۔ پیاس۔ نِندرا۔ ترشنا۔ آس۔ مستی۔ چھائی گلے۔ شتتا دُراچاری۔ پاپ۔ چوری۔ یاری۔ بخیلی اِن باتوں سے کوئی نہیں بچے گا۔ گینوں کا نِرادر ہوگا سچ بولنے والا مُورکھ ہوگا۔ بہت بولنے والا خواہ مُورکھ ہی ہو۔ گُنی سمجھا جائیگا۔ پاپیوں کے گھر دُھن بہت ہونگے۔ کرپن کے پاس مایا بہت ہوگی۔ دھرم سے بے پریت ہوں گے۔ آخر میں

دُکھ پائیں گے۔ اور براہمن دہاری ہوں گے اور کرسانی کریں گے۔ جو شودر لوگ ہونگے
اُن کی عزت ہوگی۔ گیانی برہمن خوار ہوں گے۔ راجہ لوگ ہمیشہ تنگ رہیں گے۔
اور پرجا کو لُوٹنے کی کوشش کرتے رہیں گے۔ سنیاسی بہت دھن اکٹھا کریں گے۔
اور گرہستی لوگ کھانے کپڑے سے بھی تنگ رہیں گے۔ جہاں جہاں ست دھرم برت
تب اُپاشنا ہوگی۔ ایکو دفعہ اُس کا بناش ہو جاوے گا۔ اے مہاراج جی! یہ کرتار
کا حکم ہے۔ کہ میرے راج میں یہ پھل ہوں گے۔ اب آپ جو حکم کریں۔ وہی میں
ماننے کو تیار ہُوں۔ آپ میری کچھ نہ کچھ بھینٹ ضرور ہی لیں۔ میں آپ کا داس ہوں
جو حکم آپ کرینگے۔ میں اسطرح آپ کا حکم پاکر بہت ہی پرسن ہوں گا۔ یہ سُنکر گورُو نانک
جی بڑے خوش ہوئے۔ اور کہنے لگے۔ سب یُگوں سے تمہارا تیج بڑا ہوگا۔ یہ ہمارا ورتوا
جو کرتار کی کیرتی کریگا۔ تمہارے راج میں اُن کی بڑی مہما ہوگی۔ ست جُگ میں لاکھ
برس۔ اور تریتے میں دس ہزار برس۔ دواپر میں ایک ہزار برس سمرن کرتا تھا۔
تو کرتار اُس کا پھل دیتا تھا۔ اور تمہارے راج میں جو تھوڑی سی نرنکار کی بھگتی
کریگا۔ اُس کو بہت پھل پراپت ہوگا۔ اور جو تم ہم کو بھینٹا دینا چاہتے ہو۔ وہ ہم چوتھا
اوتار دھارن کر کے لیں گے۔ مایا پدارتھوں کے سمیت لے لیں گے۔ یہ بات سُنکر
کلجگ بہت خوش ہُوا۔ اور ہاتھ جوڑ کر نمسکار کی اور کہا گورُو جی! تمہاری سنگت
کے نزدیک نہیں جاؤں گا اور جو ڈنبھی کپٹی فریبی ہوں گے۔ اُن پر میرا زور پڑے گا۔
جو جیو تمہارا بچن مانیں گے۔ اُن پر میرا زور نہیں چلیگا۔ تب گورو نانک جی نے
کہا۔ اے کلجگ! ہم تمہاری یہ بھینٹا چاہتے ہیں۔ کہ تم نے میرے سکھوں پر زور نہیں
کرنا اور ہمارے سیوکوں اور سنگت کو دُکھ نہیں دینا۔ تب کلجگ نے ہاتھ جوڑ کر
ارداس کی۔ اے غریب نواز! مجھے اکال پورکھ کی یہ آگیا ہے۔ کہ کوئی سادھ سنت
کتنا ہی مہاں بلی کیوں نہ ہو۔ میری زد سے نہیں بچ سکتا۔ جو آپ حکم کریں وہی کروں
تب گورُو نانک جی نے کہا۔ تمہیں یہ بھینٹا دو کہ جہاں کہیں شبد کیرتن ہو۔ وہاں پر
نہیں جانا۔ کلجگ نے بینتی کی۔ گورُو جی! میری اتنی آگیا ہوگی۔ جس وقت کڑاہ
پرشاد ورتنے لگا۔ میں اپنا حصہ لینے کے لئے جاؤنگا۔ اور اتنی دیر تک میں
آپ کی سنگت کے جوڑوں میں بیٹھا ہوں گا۔ تب گورُو نانک جی نے کلجگ کو سکھ کیا۔
پھر گورُو نانک دیو جی وہاں سے چلتے ہوئے۔ "بولو بھائی جی واگورو"

گورو جی تلنگ دیس کو چلے ۶

گورُو نانک جی چلتے چلتے تلنگ دیس میں جا پہنچے۔ وہاں گورو نانک جی ایک نگر کے باہر ایک باغ میں جا بیٹھے۔ وہاں ایک کھوسلہ ذات کا کھتری رہتا تھا۔ اور وہ سدا ورت لگوائے رکھتا تھا۔ اُس کو پتہ لگا۔ کہ باہر تین سادھو آئے بیٹھے ہیں۔ وہ درشن کرنے آیا۔ اور مستھا ٹیک کر کہنے لگا۔ آپ آگیا دیں میں آپ کے لئے کچھ کھانے کے لیے لاؤں سری گورُو نانک جی نے کہا جو کچھ نرنکار بھیجے گا ہم لے لیں گے۔ اُس کھتری نے اپنے آدمیوں کو کہا۔ کہ چھتی پرکار کے بھوجن تیار کروا کے لاؤ۔ آج تک میں نے بہت سادھ سنت دیکھے ہیں۔ مگر اِن جیسا کوئی بھی نہیں دیکھا۔ مجھے تو نرنکار ہی نظر آتے ہیں۔ اُس کے آدمی بہت احتیاط سے کھانا تیار کروا کے لے آئے۔ تب اُس کھتری نے کہا۔ گورُو جی کھاؤ۔ یہ نرنکار نے بھیجا ہے۔ گورُو نانک جی نے کہا یہ کون ہیں اُس کھتری نے کہا یہ میرے ماتا۔ پتا۔ پُت۔ بسُسر۔ سالہ وغیرہ سب رشتہ دار ہیں۔ تب گورُو نانک جی نے ایک شبد کہا۔

محلہ پہلا

ماتا مت پتا سنتو کھ ست بھائی کر ایہہ بسیکھ + کہنا ہے کچھ کہیا نہ جائے
تو قدرت قیمت نہیں پائے۔ رہاؤ۔

سرم سُرت دوئے سسُر بھئے + کرنی کامن کر من لئے
ساہا سنجوگ ویاہ وجوگ
سچ سنتت کہہ نانک جوگ

جب گورُو نانک جی نے یہ شبد کہا۔ وہ کھتری اِن کے قدموں پر گر پڑا۔ اور بنتی کی کہ میرا اُدھار کرو اور یہ پرشاد کھاؤ۔ گورُو نانک جی نے پرشاد کو تقسیم کیا۔ خود بھی کھایا۔ اور باقیوں کو بھی کھلایا۔ پرشاد کھاتے ہی اُس کھتری کی مت اُجل ہو گئی۔ مردانہ بولا۔ گورُو جی! آپ نے اِس کھتری پر بہت مہربانی کی ہے۔ تب گورُو نانک جی نے کہا۔ مردانہ! مایا بڑی چنڈی ہے۔ یہ بھلا کرم نہیں کرنے دیتی جس پر پرمیشور دیال ہوتا ہے۔ وہ اِس مایا کو بانٹ کر کھاتا ہے۔ اور من نیواں رکھتا ہے۔ ایک دُنیا اور پھر عاجزی کرنی یہ بڑی کرپا ہے۔ اور چار پہر اِس کی اور ہماری گوشٹ

ہوگی۔ ہم اِسی لئے یہاں آئے ہیں۔ گورو نانک جی وہیں بیٹھ گئے۔ تین پہر گذرے تو اُس کی طبیعت قدرے خراب ہوگئی۔ تب گورُو نانک جی نے اُس کے رشتہ داروں کو کہا۔ کہ تیاری کرو اِس کی موت نزدیک ہے۔ یہ بچن سُنکر اُس کے تمام رشتہ دار رونے لگے۔ کچھ دیر بعد وہ مرگیا۔ اُس کے رشتہ داروں نے شمشان بھُومی میں لے جاکر اُس کا سسکار کیا اور سب ہاتھ جوڑ کر کہنے لگے گورُو جی! یہ آپ کے درشن کرنے آیا تھا۔ آپ آشیرواد دیں۔ کہ اِس کی مُکتی ہو جائے۔ تب گورُو نانک جی نے کہا۔ مردانہ رباب بجاؤ۔ گورُو نانک جی نے شبد کہا:۔

راگ وڈہنس محلہ پہلا گھر ۵ الہانیاں ۶

دھن سِرندا سچا پاتشاہ جِن جگ دھندے لایا ‖ ہُلت پُنی پائی بھری جانی اُڈ گھت چلایا
جانی گھت چلایا۔ لِکھیا آیا رُنے ویر سبائے ‖ کائیا ہنس تھیا وِچھوڑا جاں دِن پُنے میری مائے
جیہا لِکھیا تیہا پایا جیہا پُرب کمایا ‖ دھن سِرندا سچا پاتشاہ جِن جگ دھندے لایا
صاحب سمرو میرے بھائیو سبھنا ایہہ پیانا ‖ ایتھے دھندا کُوڑا چار دِہاں اگے سر پر جانا
اگے سر پر جانا جیوں مہمانا کاہے گارب کیجے ‖ جِت سیویئے درگاہ سُکھ پائیے نام تِسے کا لیجے

اگے حکم نہ چلے مُولے سِر سِر کیا وہانا ۶۶

صاحب سمرو میرے بھائیو سبھناں ایہہ پیانہ ۲۰۔

جو تِس بھاوے سمرتھ سو تھیوے ہیلڑا ایہہ سنسارو ‖ جل تھل مہئیل رو رہیا سچڑا سرجنہارو
ساچا سرجنہارو الکھ اپارو تا کا انت نہ پایا ‖ آیا تِن کا سپھل بھیا ہے اِک من جِنی دِھیایا

ڈھاہے ڈھاہ اُسارے آپے حکم سوارن ہارو

جو تِس بھاوے سمرتھ سو تھیوے ہیلڑا ایہہ سنسارو ۳۔

نانک رُنا بابا جانیئے جاں روے لائے پیار و ‖ والیوے کارن بابا روئیے رووسگل بکارو
رووں سگل بکار و غافل سنسار و مایا کارن رووے ‖ چنگا مندا کچھ سُجھے ناہیں ایہہ تن ایویں کھووے

ایتھے آیا سب کو جاسی کوڑ کرے اہنکار و

نانک رُنا بابا جانیئے جاں روے لائے پیار و

یہ الہانیاں اُس کے نمِت ہوئیں۔ سب آخر گورُو نانک جی کے چرنوں پر گرے گورُو نانک جی نے سب کو سِکھ کیا۔ نام دان دیا۔ اُپدیش دے کر آگے چلتے ہوئے

ساکھی اور دیس کی چلی

گورو نانک جی چلتے چلتے اور دیس میں جا پراپت ہوئے۔ جہاں جاتے وہاں ہی کوئی فقیر ڈوم منگتا آتا اور گورو نانک جی کو دیکھ کر مانگنے کے لیئے آکھڑا ہوتا۔ تو گورو نانک جی کہتے جاؤ بھائی فلاں درخت کے نیچے کچھ رکھا ہے۔ جا کر لے لو۔ آگے جا کر دیکھتے۔ تو وہی پدارتھ مِل جاتا۔ جو آتا خالی نہ جاتا۔ لوگ کہتے کہ گورو نانک جی پرمیشور کی درگاہ کے مالک ہیں۔ نوندھاں ردھاں سدھاں اِن کے آگے پیچھے پھرتی ہیں۔ واہ واہ تیری کمائی نم دھن ہو۔ یہ بڑے بھگت ہیں۔ کوئی کہتا بڑے فقیر ہیں۔ جیسی خوبی یعنی صفت گورو نانک جی کی کریں وہی بن آوے۔ پرمیشور کی درگاہ میں قبول ہووے۔ اور بھائی اِکلجگ میں ایسا ولی کوئی نہیں پیدا ہؤا۔ کیونکہ جو گورو نانک دیوجی کہتے وہی ہو جاتا۔ اُس شہر میں گورو نانک جی کی بڑی مہماں ہونے لگی۔ اور لوگ بڑے پریم سے سیوا کرنے لگے۔ گورو نانک جی اُن لوگوں کو نام کا اُپدیش دے کر وہاں سے چلتے ہوئے۔ اور ایک ایسی ولائیت میں جا پہنچے۔ جہاں کہ پرمیشور کا نام جانتا ہی کوئی نہ تھا۔ اُس دیس کا نام مُنافق تھا۔ وہاں کھیتی کا دارومدار سارا بارش پر ہی تھا۔ جب بارش کی ضرورت پڑتی۔ لوگ راجہ کے پاس جا کر کہتے۔ راجہ کہتا جاؤ بارش ہو جائیگی۔ اور سچ مچ بارش شروع ہو جاتی۔ گورو نانک جی یہ بات سُنکر ایک زمیندار کے کھیت میں جا بیٹھے جس دِن سے گورو نانک جی نے وہاں آسن جمایا۔ بارش نہ ہوئی۔ لوگ راجہ کے پاس گئے۔ اور کہا راجہ جی! بارش چاہیئے۔ راجہ نے کہا۔ جاؤ بارش ہو گی۔ پانچ سات دن گذر گئے۔ بارش نہ ہوئی۔ لوگ پھر راجہ کے پاس گئے۔ راجہ نے کہا۔ جاؤ بارش ہو گی۔ دس بارہ دِن پھر گذر گئے۔ بارش نہ ہوئی لوگ پھر راجہ کے پاس گئے۔ راجہ نے کہا۔ مَیں کیا کروں۔ سب زمیندار نا اُمید ہو کر بیٹھ گئے۔ نہ کوئی ہل چلاتا اور نہ کوئی بیج بوتا۔ جس زمیندار کے کھیت میں گورو نانک جی بیٹھے تھے۔ روزانہ آتا۔ ایک دِن وہ کہنے لگا۔ گورو جی! ہم پر تو بڑا قہر ہو رہا ہے۔ بارش نہیں آتی۔ ساری نگری اُجڑ جائے گی۔ گورو نانک جی نے کہا۔ بھائی! آگے اور بارش کون برساتا ہے۔ وہ زمیندار بولا۔ راجہ مینہ برساتا ہے۔ گورو نانک جی نے کہا۔ اِس دیس میں تو راجہ برساتا ہے۔ اور باقی دیسوں میں کون برساتا ہے۔ وہ

زمیندار بولا۔ سب جگہ یہی برساتا ہے۔ گورُو نانک جی نے کہا ہے۔ اب بھی راجہ کو کہو وہ زمیندار بولا۔ بہتیرا کہہ بیٹھے ہیں۔ اب تو کچھ نہیں ہوتا۔ تب گورُو نانک جی نے کہا یہ ساری سرشٹ پرمیشور کی ہے۔ اور وہ ہر جگہ رہتا ہے۔ گھٹ گھٹ کا جاننے والا ہے۔ جہاں اُس کو یاد کریں وہیں حاضر ہوتا ہے۔ تب وہ زمیندار بولا۔ پرمیشور کون ہے۔ ہم نے تو پرمیشور کا نام ہی آج سُنا ہے۔ گورُو نانک جی نے کہا بھائی! تم بارش پرمیشور سے مانگو۔ اگر تم پرمیشور کو یاد کرو گے۔ تب بارش ہوگی۔ وہ زمیندار بولا۔ بغیر دیکھے مجھے پرتیت کیسے آوے۔ تب گورو نانک جی نے کہا۔ قدرت اِس کو کہتے ہیں تم اپنے کھیت میں ہل چلا کر بیج بو دو۔ اگر فصل ہو پڑے تو سمجھنا۔ کہ پرمیشور ہے۔ اور اگر فصل نہ ہُوا تو سمجھنا کہ پرمیشور کوئی نہیں۔ وہ زمیندار بولا۔ بھلا بغیر زمین گیلی ہونے کے ہل کیسے چل سکتا ہے۔ گورُو نانک جی نے کہا۔ ہل لے آؤ۔ ہل ضرور چلیگا۔ تب وہ زمیندار اپنے نگر میں آ کر کہنے لگا۔ بھائیو! ایک پرمیشور کا پیارا کہتا ہے۔ کہ تم پرمیشور کا نام لے کر ہل چلاؤ۔ بیج بو دو۔ تمہارا فصل پیدا ہوگا۔ یہ بات سُنکر تمام لوگ مخول کرنے لگے۔ کہ کبھی بغیر پانی کے بھی کھیتی ہو سکتی ہے۔ وہ زمیندار پھر گورُو نانک جی کے پاس آیا۔ اور کہنے لگا۔ کہ تمام گاؤں کے لوگ مجھے مخول کرتے ہیں۔ گورُو نانک جی نے کہا۔ تم گھر سے ہل لے آؤ۔ اور ہم تمہاری کھیتی کے ضامن ٹھہرے۔ وہ ہل لے آیا۔ گورُو نانک جی نے کہا۔ ایک آدمی ہل چلاوے۔ اور دوسرا بیج ڈالتا جائے۔ اِن کی کھیتی اُگتی دیکھ کر اور باقی لوگوں نے بھی ایسا ہی کیا۔ سب کی کھیتی ہو پڑی۔ تب سب لوگ گورو نانک جی کے چرنوں پر آ گرے۔ راجہ نے جب دیکھا کہ سب کی فصل پک کر تیار ہو گئی ہے تو وہ گورُو نانک جی کے پیروں پر آ گرا۔ گورُو نانک جی نے سب کو سکھ کیا۔ اور نام کا اُپدیش کرتے ہُوئے آگے چل دیئے +

ساکھی کیڑی کے راج کی

بھائی بالا کہتا ہے۔ اے گورُو انگد دیو جی! گورُو نانک جی چلتے چلتے کیڑی کے راج میں جا پراپت ہُوئے۔ مردانہ نے جب دیکھا کہ سب درخت سیاہ ہی سیاہ نظر آتے ہیں۔ تو

مردانہ ڈر گیا۔ اور کہنے لگا۔ گورُوجی یہاں سے چلو۔ ہم نے ایسی کالی دھرتی آج تک کبھی نہیں دیکھی۔ یہاں سے نکل ہی چلیں۔ تب گورُو نانک جی نے کہا۔ مردانہ! یہ دیس کیڑی کا ہے۔ جو کوئی پنچھی کا بچہ یہاں آئے۔ اُس کو یہ کھا جاتی ہیں۔ لیکن آپ مت ڈریں۔ مردانہ بولا! گورُوجی! آگے بھی یہاں کوئی آیا ہے یا کہ نہیں۔ تب گورُو نانک جی نے جواب دیا۔ مردانہ! ایک دفعہ ایک راجہ یہاں آیا تھا۔ جس کے پاس بانویں (۹۲) کھُونیاں لشکر تھا۔ اُس نے ایک اور راجہ پر چڑھائی کی تھی۔ اور چلتے چلتے یہاں سے اُس کو گذرنا پڑا۔ اُس راجہ کو دیکھ کر کیڑی آملی اور کہنے لگی کہ تم میرے ہاں کھانا کھاؤ۔ وہ راجہ بولا۔ یہ کیسے ہو سکتا ہے۔ کہ میں اِتنا بڑا راجہ ہو کر آپ کے ہاں کھانا کھاؤں۔ تب کیڑی بولی۔ تم ہمارے ساتھ یُدھ کرو۔ راجہ کہنے لگا۔ تم ہمارا کیا مقابلہ کر سکتی ہو۔ راجہ نے فوج کو حُکم دیا۔ کہ ان کیڑیوں کو پیروں کے نیچے روند کر مار ڈالو۔ فوج اِس طرح کرنے لگی۔ کیڑیاں پاتال میں گئیں اور وہاں سے بکھ لے آئیں۔ وہ بکھ جس آدمی کے ساتھ چھُو جاتا۔ وہ مر جاتا۔ غرضیکہ راجہ کے بغیر اُس کی تمام فوج کیڑیوں کے ہاتھوں سے مر گئی۔ کیڑیوں نے کہا۔ اب بتاؤ راجہ۔ اب تم ہمارے ہاں روٹی کھاؤ گے۔ تب راجہ ہاتھ جوڑ کر کھڑا ہو گیا۔ اُس کیڑی نے تمام دُوسری کیڑیوں کو حکم دیا۔ کہ پاتال سے امرت لے آؤ۔ وہ سب کیڑیاں امرت لے آئیں۔ جس کے ساتھ امرت چھُو جاتا۔ زندہ ہو جاتا۔ غرضیکہ کیڑیوں نے تمام لشکر کو زندہ کر دیا۔ راجہ یہ دیکھ کر بہت حیران ہُؤا۔ اور تمام لشکر سمیت کھانا کھانے چل پڑا۔ سارا لشکر روٹی کھا بیٹھا۔ مگر راجہ کہنے لگا۔ کہ اے کیڑی! یہ کیا وجہ ہے۔ کہ ہم کو جو کھانا ملا ہے۔ وہ ٹھنڈا ہے۔ اور مٹھائی پُرانی ہے۔ جو گھوڑوں کو گھاس ملا ہے۔ وہ بھی پہلے چبایا ہُؤا ہے۔ کیڑی بولی۔ اے راجہ! اِسی راستہ سے پہلے ایک راجہ کا گذر ہُؤا۔ اور میں نے اُس کی روٹی کی۔ جو کچھ اُس سے بچا ہُؤا تھا۔ وہ میں نے آپ کے لشکر کو کھلایا۔ اور جو دانہ اور گھاس اُس کے گھوڑوں سے بچا تھا۔ وہ تمہارے گھوڑوں کو دیا۔ راجہ اُٹھ کر دیکھنے لگا۔ تو وہ کیا دیکھتا ہے۔ کہ کئی کوٹھے اناج کے بھرے پڑے ہیں۔ راجہ کا ابھیمان دُور ہو گیا اور وہ اپنے گھر کو چل دیا۔ یہ سُنکر مردانہ نے کہا۔ گورُوجی! ایسے ایسے راجہ بھی ہو گذرے ہیں۔ مگر سب آخر میں کال کے بس میں ہو گئے ہیں۔ تب گورُو نانک جی نے ایک شلوک اُچارن کیا:-

مرن نہ مہورت پُچھیا پُچھی تھِت نہ وار + اِک لدے اِک لد چلے اِکناں بدھے بھار

اِکناں ہوئی ساختی اِکناں ہوئی سار + لسکر سنّے دمامیاں چھُٹے بنک دوار
نانک ڈھیری ڈھہہ پئی ہٹی سندا کوٹ
بھیتر چور بہالیا کھوٹے دے جیہ کھوٹ

تب گورُو نانک جی نے کہا۔ مردانہ! یہ لشکر۔ کٹک۔ داجے۔ پالکیاں۔ گھوڑے رتھ۔ ہاتھی ہیں۔ سب ہٹی ہو جاتے ہیں۔ مردانہ بولا! "تیریاں تو ہی جان" تب گورُو نانک جی نے ایک اور سلوک اُچارن کیا:۔

سہیاں بازاں چرغاں کُہیاں اِناں کھوالے گھاہ
گھاہ کھان تناں ماس کھوالے ایہہ چلائے راہ
ندیاں وِچہ ٹبے دِکھالے تھلیں کرے اسگاہ
کیڑا تھاپ دیئے پاتشاہی لشکر کرے سواہ
جیتے جیہ جیوہِ لے ساہا جیوالے تاں کیہ اساہ
نانک جیوں جیوں سچے بھاوے تیوں تیوں دیہ گراہ

مردانہ ایہ سُنکر گورو نانک جی کے چرنوں پر آگرا +

آگے ساکھی دو گراؤں کی

گورُو نانک جی چلتے چلتے ایک گاؤں میں پہنچے۔ وہاں کے لوگوں نے آکر مخول وغیرہ کیے
تب گورُو نانک جی وہاں سے چلتے ہوئے۔ مگر چلتی دفعہ یہ کہہ گئے۔ مردانہ! یہ شہر آباد ہی رہے۔ گورُو نانک دیو جی وہاں سے چل کر دوسرے گاؤں میں جا پہنچے۔ اِس گاؤں کے لوگوں نے گورُو نانک جی کی بہت سیوا کی۔ اور پرشاد بھی پریم سے لے آئے۔ گورُو نانک جی نے پوچھا۔ بھائی بالا! کیسا شہر ہے۔ میں نے جواب دیا۔ گورُو جی۔ "تیریاں تو ہی جان،" گورُو نانک جی اگلی صبح وہاں سے چلنے لگے تو بچن کیا کہ یہ لوگ یہاں سے اُجڑ جاویں گے۔ یہ سُنکر مردانہ کہنے لگا۔ گورُو جی! آپ کے دربار میں بھی بڑی نا انصافی دیکھی ہے۔ جہاں بیٹھنا بھی نہیں ملا۔ اُن کو کہا آباد رہو۔ اور جنہوں نے تن من سے سیوا کی۔ اُن کو کہہ دیا۔ اُجڑ جاؤ۔ تب شری گورُو نانک جی نے کہا۔ مردانہ! اِس شہر کا آدمی جس شہر میں بھی جائیگا۔

اُن کی بھی گت کرے گا۔ اور سمت دیوے گا۔ اور اُس شہر کا آدمی جہاں جائیگا۔ اُن کو خراب کرے گا۔ تب مردانہ نے کہا۔ جس کی آپ گت کرنا چاہیں اُسی کی کرتے ہیں تب گورُو نانک جی نے شبد کہا:۔ راگ ملار محلہ ۳

کھانا پینا ہسنا سونا وِسر گیا ہے مرنا ‖ خصم وِسار خواری کینی دِھرگ جیونہیں رہنا
پرانی ایکو نام دھیا دہُ ‖ اپنی پت سیتی گھر جا دہُ

تجھ کو سیوہہ تجھ کیا دیوہہ مانگہہ لیوہ رہنونہیں ‖ تُو داتا جیاں سبھناں کا جیا اندر جیو تو ہی رہاؤ
گورُکھ دھیا دہہ سے امرت پویہہ سیئی سُوچے ہوئی ‖ اہنس نام جپورے پرانی میلے ہچھے ہو لی

جیہی رُت کا ئیا سُکھ تیہا تیہو جیہی دیہی
نانک رُت سہائی سائی بِن ناوَے رُت کیہی

یہ شبد سُنکر مردانہ کہنے لگا۔ واہ واہ تیری قدرت۔ گورُو نانک جی وہاں کے لوگوں کو اُپدیش دے کر وہاں سے چلتے ہوئے۔ "بولو بھائی جی واہگورو"

ساکھی آسا دیش کی چلی

گورُو نانک آسا دیش میں جا پہنچے شیخ فرید جنگل میں بیٹھا تھا۔ گورُو نانک جی کو دیکھ کر بولا۔ اللّٰہ اللّٰہ درویش۔ گورُو نانک جی نے جواب دیا۔ آواز اللّٰہ فرید زہدُ ہمیں۔ سو آؤ شیخ فرید زُہدی آیا۔ اور دست پنجہ لے کر بیٹھ گیا۔ تب شیخ فرید نے گورُو نانک جی سے پوچھا۔

اگے تاں لوڑ مقدمی اگے تاں اللّٰہ لوڑ:۔ دو بیڑی نہ لت دھر مت دُبیں دُکھ لوڑ

تب گورُو نانک جی نے جواب دیا۔

شلوک

دوہیں بیڑی لت دھر دوہیں دُکھ جا تڑ ‖ کوئی بیڑی ڈُبدی کوئی لگے پار؟
نہ پانی نہ بیڑیاں نہ ڈُبسہ جائے ‖ نانک دُکھ پیچ دھن سہجے رہیا سمائے

تب یہ سُنکر شیخ فرید بولا:۔

شلوک

فریدا تن رہیا من پھٹیا طاقت رہی نہ کائے ॥ اُٹھی پریت طبیب کی اوہ کارو دارو لائے
تب گورو نانک جی نے جواب دیا۔

شلوک

سجن سچ پرکھ سُکھ الادن ٹھوتھرا ॥ نانک من جھاہو لکھ تدھو دُور نہ سویری
تب شیخ فرید نے راگ سوہی میں شبد کہا:۔

بیڑا بندھ نہ سکیو بندھن کی ویلہ ۔ بھر سرور جب اُچھلے تب ترن دوبیلا
ہتھ نہ لائے کسنبڑے جل جاسی ڈھولا

رہاؤ

اک آپینے پتلی سہ کیرے بولا ॥ ادودھا تھنی نہ آدئی پھر ہوئے نہ میلہ
کہے فرید سہیلیو سوہ الائے سی
ہنس چلسی ڈُمنا ایہہ تن ڈھیری تھیسی
تب گورو نانک جی نے راگ سوہی میں جواب دیا:۔

جپ تپ کا بندھ بیڑلا جت لنگھے ویلہ ॥ نہ سرور نہ اُچھلے ایسا پنتھ سوہیلہ
تیرا اِکو نام مجیٹھڑا رتا میرا چولا سدرنگ ڈھولا

رہاؤ

سجن چلے پیاریا کیوں میلہ ہوئی ॥ آ دا گون نوار سی سچ دیکو سوئی
جوں مے مار نوارسی سیتاہے چولا ॥ گور بچنی سوہ پایا سہ کے امرت بولا
نانک کہے سہیلیو سوہ کھرا پیارا!
ہم سہہ کیریاں داسیاں ساچا خصم ہمارا
تب شیخ فرید نے راگ آسا میں شبد کہا:۔

دلوں محبت جن سیئی سچیا ॥ جن من ہور مکھ ہور سہ کاڈھے کچیا
رتے عشق خدائے رنگ دیدار کے ॥ وسریا جن نام تے بھوئے بھار تھیئے

رہاؤ

آپ لئے لڑ لائے در درویش سے ॥ تن دھن جنیدی ماؤ آئے سپھل سے
پروردگار اپار اگم بے انت تو ॥ جنی پچھاتا سچ چماں پیر موں

تیری پناہ خدائے تو بخشندگی
شیخ فرید ے خیر دیجے بندگی

تب گورُو نانک جی نے شبد کہا:- راگ سوہی محلہ ۱

جا تو تاں ہی سب کو تُو صاحب میری راس جیو
بھانے تخت وڈیائیا بھانے بھیکھ اُداس جیو
بھانے بھو جل ملیکھیے بھانے منجھ بھراس جیو
بھانے سیہہ بھی حاولا ہواو جان ہوئی آس جیو

تدھ اندر ہوں سُکھ وسا تو اندر ساباس جیو
بھانے تھل سر سر ہے کنول پھلے آکاس جیو
بھانے سو سہہ رنگلا صفت رتا گن تاسن جیو
تو سوہ اگم اتول ہے ہوں کہہ کہہ ڈھہ پئی آس جیو

کیا مانگو کیا کہہ سنی میں درشن بھکھ پیاس جیو
گور بچنی سوہ پایا سچ نانک کی ارداس جیو

تب گورُو نانک جی اور شیخ فرید اکھٹے جنگل میں رات کو بیٹھے رہے۔ اتنی دیر میں ایک آدمی آیا۔ اِن دونوں کو دیکھ کر اپنے گھر چلا گیا۔ اور گھر سے دُودھ کا طبل باج (ایک بڑا سا برتن) بھر لایا۔ اِن کے آگے رکھا۔ ساتھ ہی اُسی برتن میں چار مہریں بھی ڈال دیں۔ شیخ فرید نے اپنا حصّہ تو پی لیا اور گورُو نانک جی کا حصّہ رکھ دیا۔ پھر شیخ فرید بولا۔

پہلے پہرے پھلڑا پھل بھی پچھا رات ‖ جو جاگن ہن سے سائیں کنو وات

تب گورُو نانک جی نے جواب دیا:- سلوک

داتی صاحب سندیاں کیا چلے تس نال ‖ اِک جگندے نہ ہن اِکناں سُتیاں دے اُٹھال

تب گورُو نانک جی نے کہا۔ شیخ فرید! اِس دُودھ والے برتن میں ہاتھ ڈال کر دیکھو کیا ہے۔ شیخ فرید نے ہاتھ ڈالا۔ تو دیکھا کہ چار مہریں ہیں۔ اور وہ آدمی جو دُودھ لایا تھا۔ برتن کو یہیں چھوڑ کر چلا گیا تھا۔ تب گورُو نانک جی نے ایک شبد کہا:-

راگ تکھاری محلہ ۱

پہلے پہرے نین سلونڑئیے رین اندھیاری رام
وکھر راکھ بیئے آدے واری رام
دلری آدے کون جگاد سوتی جم رس چوسیئے
رین اندھیری کیا پت تیری چور پڑے گھر موسیئے

راکھنہارا اگم اپارا سُن بینتی میریا
نانک مورکھ کبہ نہ چیتے کیا سُوجھے رین اندھیریا ۱۔

دُوجا پہر بھیا جاگ اچیتی رام ‖ دکھرو اکھ مو بیٹے خواجے کھیتی رام
راکھو کھیتی ہر گور سیتی جاگت چور نہ لاگے ‖ جم تگ نہ جاوہہ نہ دُکھ پاوہہ جم کا ڈر بھو بھاگے
روسس دیپک گورُمت دوارے من سچا مکھ دھیاویئے
نانک مُورکھ اجو نہ چیتے کیوں دُوجے سُکھ پاویئے۔۲۔

تیجا پہر بھیا نیند دیاپی رام ‖ مایا سُت دارا دُکھ سنتاپی رام!
مایا سُت دارا جگت پیارا چوگ چگے نت پھاسے ‖ نام دھیاوے تاں سُکھ پاوے گورُمت کال نہ گراسے
جمن مرن کال نہیں چھوڈے بِن ناوے سنتاپی
نانک تیجے ترے بدھ لوکا مائیا موہ بیاپی۔۳۔

چوتھا پہر بھیا دوت بہاگے رام ‖ تِن گھر راکھڑیا جو اندن جاگے رام
گور پُوچھ جاگے نام لاگے تیناں رین سوہیلیا ‖ گور سبد کماوہہ جنم نہ آوہہ تیناں ہر پربھ بیلیا
کر کنپ چرن سریر کنپے نین اندھلے تن بھسم سے
نانک دُکھیا جُگ چارے بِن نام ہر کے من بسے۔۴۔

کھولی گنٹھڑی آدِ لکھیا آیا رام ‖ رس کس سُکھ ٹھاکے بندھ چلایا رام
بندھ چلایا جاں پربھ بھائیا نہ دیسے نہ سُنیئا ‖ آپن واری سبسے آوے پکی کھیتی لُنیئے
گھڑی چسے کا لیکھا لیجے بُرا بھلا سہہ جیا
نانک سُر نر سبد ملائے تِن پربھ کارن کیا

گورُو نانک جی اور شیخ فرید وہاں سے چلتے ہُوئے۔ جب وہ آدمی آیا۔ کیا دیکھتا ہے۔ کہ ٹھیکرا وہیں پڑا ہے۔ اور وہ ٹھیکرا سونے کا بن گیا ہے۔ اور مہروں سے بھرا پڑا ہے۔ وہ بہت پچھتایا اور کہنے لگا۔ کہ وہ تو دُنیا کے بیدار فقیر ہیں۔ اگر میں دِل کر کے آتا تو دین پاتا مگر میں دُنیا لے آیا۔ اور دُنیا ہی پائی۔ وہ ٹھیکرا نج کو اپنے گھر لے گیا۔

گورُو نانک جی اور شیخ فرید آسا دیس میں جا پہنچے۔ وہاں کا راجہ شام سُندر تھا اور اُس کی موت اُسی دِن ہوئی تھی۔ مگر اُس کی کھوپری جلتی نہ تھی۔ جوتشیوں کو پوچھا گیا۔ کہ اِس کا کیا کارن ہے۔ جوتشیوں نے حساب لگا کر کہا۔ کہ اِس نے ایک دفعہ جھوٹ بولا ہے اِسی لیئے اِس کا جیو کشٹ میں پڑا ہے۔ اُس زمانے میں آسا دیش کے لوگ ستر ادی تھے جوتشیوں نے بتایا کہ اِس کی مکتی تب ہوگی جبکہ اِس کو کسی سنت کے چرن لگیں گے۔ آسا دیش

کے وزیروں نے باقی سب دروازے بند کروا دیئے اور صرف ایک دروازہ کھُلا رکھا اور وہیں راجہ کی کھوپری رکھ دی۔ اتنی دیر میں گورُو نانک جی اور شیخ فرید وہیں جا پہنچے۔ اُسی دروازہ پر پہنچ کر گورُو نانک جی نے شیخ فرید کو کہا۔ کہ پہلے تم آگے پیر دھرو۔ شیخ فرید نے کہا۔ گورُو جی! میری کیا مجال۔ تب گورُو نانک جی نے آگے قدم دھرا۔ قدم کا دھرنا ہی تھا۔ کہ راجہ کی کھوپری پھوٹ پڑی یہ دیکھ کر آسا دیش کے سب لوگ گورُو نانک جی کے چرنوں پر آ گرے۔ تب گورُو نانک جی نے راگ مارو میں ایک شبد اُچارن کیا

پِل مات پِتا مِل پنڈ کمایا
لِکھ دات جوت وڈیائی
مُورکھ من کاہے کرسیں مانا
بخ ساد سہج سُکھ ہوئی
کِچھ کھاجے کِچھ دھر جائیے
سچ کائیا پٹ ہنڈائے
کر سیہج سُکھالی سووے
گھر گھمن وانی بھائی
بھو بیڑا جیو چڑھاؤ

تن کرتے لیکھ لکھایا!
پِل مایا سُرت گنوائی
اُٹھ چلنا خصمے بھانا۔ ۱۔ رہاؤ
گھر چھڈنے رہے نہ کوئی
جے باہڑ دُنیا آئیے۔ ۲۔
فرمائیس بہت چلائے
ہتھی پاؤندی کاہے رووے
پاپ پتھر ترن نہ جائی
کہہ نانک دیوے کا ہوُ

تب وہاں کے لوگ پرشاد وغیرہ لے آئے۔ شیخ فرید کو دیں تو وہ کہے میں نے کھائی ہوئی ہے اور میرے پاس باندھی ہوئی بھی ہے۔ تب وہاں کے لوگ کہنے لگے۔ اے بندے خدا کے! تم تو کسی جھوٹے دیس کے رہنے والے ہو۔ اور جھوٹ بولتے ہو۔ تم تو ایسے دیس کے معلوم ہوتے ہو۔ جہاں کہ شیخ فرید رہتا ہے۔ جب اُس کو کوئی دے تو وہ کہتا ہے۔ کہ میں نے کھائی ہوئی ہے اور میرے پاس بندھی ہوئی بھی ہے۔ دراصل اُس کے پاس کاٹھ کی روٹی ہے۔ جب شیخ فرید نے یہ بات سُنی تو اُس نے وہ کاٹھ کی روٹی پھینک دی۔ اور دل میں کہنے لگا۔ کہ اس راجہ نے صرف ایک جھوٹ بولنے کی یہ سزا پائی ہے۔ میں نے تو کئی دفعہ جھوٹ بولا ہے۔ میرا کیا حال ہوگا۔ گورُو نانک جی نے کہا۔ شیخ فرید جی! تم میں تو خدا صحیح ہے۔ پھر شیخ فرید نے جانے کی اجازت مانگی۔ گورُو نانک جی نے کہا۔ کوئی بچن کرو۔ شیخ فرید نے کہا۔ بھلا ہو وے۔ شیخ فرید چلتی دفعہ گورُو نانک جی کے گلے میں بازوں ڈال کر ملے۔ گورُو نانک جی نے ایک شبد اُچارن کیا:۔

سری راگ محلہ پہلا

آو و بھینے گل ملو میری انک سہیلڑیا | | مِل کے کرو کہانیاں سمرتھ کنت کیاں
سچے صاحب سب گُناں اوگُن سب اساہ
کرتا سب کو تیرے زور | | ایک سبد وچار یئے جاتو کیا ہور
رہاؤ
جائے پچھو سہاگنی تُسیں راویا کنی گنیں | | سہج سنتوکھ سیگار یا مٹھا بولنی
ہر رساوُ تاں ملے جاں گور کا سبد سُنی ۔۲۔
کیتیاں تیریاں قدرتی کے وڈ تیری دات | | کیتے تیرے جیہ جنت صفت کریں دن رات
کیتے تیرے رُوپ رنگ کیتے جات اجات
سچ ملے سچ اوپجے سچ مینہہ ساچ سمائے | | سُرت ہووے مت اُدگوئے گور بچنی بھو کھائے
نانک سچا پاتساہ آپے لے ملائے

یہ سُنکر شیخ فرید جی وہاں سے چلتے ہوئے۔ گورُو نانک جی نے وہاں کئے لوگوں کو سِکھ کیا۔ اور نام کا اُپدیش دے کر چلتے ہوئے۔

آگے ساکھی باڈھی بھگت کی

گورُو نانک جی چلتے چلتے ایک باڈھی بھگت کے ہاں پہنچے۔ اُس نے بڑی سیوا اور عزت کی۔ گورو نانک جی رات وہیں رہے۔ صبح جب چلنے لگے۔ تو اُس کی جُھگی کو گرا دیا۔ اور چارپائی بھی توڑ ڈالی۔ برتن وغیرہ بھی توڑ دیئے۔ اُس وقت وہ باڈھی بھگت گھر پر نہ تھا۔ گورُو نانک جی جب گاؤں سے باہر نکلے۔ تو بیں نے اور مردانہ نے کہا۔ گورُو جی! اِس بھگت نے ہماری بہت سیوا اور عزت کی اور چلتی دفعہ آپ نے اُن کا سب کچھ توڑ پھوڑ دیا۔ گورُو نانک جی نے کہا۔ سُنو اِس کی سیوا بہت پریم والی تھی۔ جسطرح دواپر یُگ میں سری کرشن بھگوان جی نے سُداماں کو سیوا کے بدلے اُس کے مندر رتنوں سے جڑ دیئے تھے۔ اسی طرح اِس بھگت کی جھونپڑی کی بجائے ایک سُندر محل بن گیا ہے۔ اور سب سامگری وہاں سج گئی ہے۔ گورُو نانک جی آگے چلتے ہوئے۔ جب وہ بھگت واپس آیا۔ تو کیا دیکھتا ہے۔ کہ جھونپڑی کی بجائے ایک سُندر محل تیار کھڑا ہے۔ اور چارپائی کی بجائے ایک سُندر پلنگ پڑا ہے۔ سُندر محل کو وہ دیکھ کر وہ حیران ہو گیا۔ اور کہنے لگا

پرمیشور کی قدرت اَپرا پار ہَے +

ہرن بھرن جا کا نیتر پھور + تس کا منتر نہ جانے ہور

وہ اندر داخل ہُوا۔ تو کیا دیکھتا ہَے۔ کہ بے شمار پدارتھ پڑا ہَے۔ وہ دیکھ کر بہت حیران ہو گیا۔ بالا کہنے لگا۔ اَے گوُرو انگد دیو جی! جو پرانی گوُرو نانک جی کے واکوں کو من میں دھارن کرے گا۔ اُس کے سب کام ٹھیک ہوں گے۔ یہ دیکھ کر اُس گاؤں کے تمام لوگ گوُرو نانک جی کے چرنوں پر جا گرے۔ اور بنیتی کی۔ کہ گوُرو جی! آپ کچھ دِن یہیں ٹھہریں۔ اور اپنی مہر کریں۔ ہمیں سیوک جان کر ہمارا کلیان کریں۔ گوُرو نانک جی اُن لوگوں کا پریم دیکھ کر وہیں ٹھہر گئے۔ اُن کو سکھ بنایا۔ یہ اُپدیش دیا کہ یہاں ایک دھرم سالہ بنواؤ اور روزانہ تیسرے پہر کیرتن کیا کرو۔ اُن لوگوں نے ایسا ہی کیا۔ ایک سات سال کا لڑکا روزانہ کیرتن سُننے آیا کرے۔ مگر شرم کی وجہ سے وہ لڑکا روزانہ آ کر گوُرو نانک جی کے پیچھے کھڑا ہو جاتا۔ اور جب بھوگ پڑتا وہ واپس چلا جاتا۔ ایکدن گوُرو نانک جی نے کہا۔ کہ جب وہ لڑکا کیرتن سُنکر واپس گھر جانے لگے تو اُسے پکڑ لیں۔ دوسرے دِن لوگوں نے کیرتن کے بعد اُس لڑکے کو پکڑ لیا۔ اور گوُرو نانک جی کے پاس لے گئے۔ گوُرو نانک جی نے پُوچھا۔ اے لڑکے! تم روزانہ سوئے ہوئے اُٹھ کر (یعنی گہری نیند کو چھوڑ کر) یہاں کیرتن سُننے آتے ہو۔ یہ وقت تمہارے لیئے کھیلنے کوُدنے کا ہَے۔ اور کھانے پینے سونے کا ہَے۔ تب وہ لڑکا کہنے لگا۔ آپ کے درشن کا صدقہ اور آپ کے شبد کے پرتاپ سے مجھے سری پرمیشور جی کی بھگتی اور آپ کے چرنوں کا ست سنگ ہی اچھا لگتا ہَے۔ پھر اُس لڑکے نے کہا۔ گوُرو جی! ایک دِن میری ماں نے کہا۔ بیٹا آگ جلاؤ۔ میں آگ جلانے لگا۔ اور میری ماں آٹا گوندھنے لگی۔ میں نے چُولھے میں لکڑیاں جوڑیں پہلے چھوٹی چھوٹی لکڑیاں جل اُٹھیں۔ میرے من میں خیال آیا۔ کہ کیا معلوم کہ میں چھوٹی عُمر میں ہی کال کے بس میں آ جاؤں۔ کیا پتہ بڑا ہونے دے کہ نہ ہونے دے۔ اسی لیئے گوُرو جی! میں نے ابھی سے ست سنگ میں آنا شروع کر دیا ہَے۔ ساری سنگت یہ بات سُنکر حیران ہو گئی۔ گوُرو نانک جی مہاراج نے ایک شبد کہا:-

سری راگ محلہ ۱

گھڑی موہت کا پاہنا کاج سنوارن ہار | مایا کام دیا پیا سمجھے نہیں گنوار

اُٹھ چلیا پچھتایا پڑیا دس جندار

اندھے تو بیٹھا کندھی پاہ ॥ جے ہو دی پوربِ لکھیا تاں گور کا سبد کماہ۔ رہاؤ۔
ہری ناہیں نہ ڈڈری پکی وڈھن ہارا ॥ لے لے داتِ پہُت لاوے کر تیار
جاں ہوا حکم کرسان داتاں لُن مِنیا کھیت ر
پہلا پہر دھند گیا دُوجے بھر سویا ॥ تیجے جھاکھ جھکھایا چوتھے بھور بھیا
کدہی چت نہ آیو جن جیو پنڈ دیا
سادھ سنگت کو داریا جیو کیا قربان ॥ جس تے سوجھی من پئی لکھیا پرکھ سجان
نانک ڈِٹھا سدا نال ہر انتر جامی جان

یہ شبد سُنکر اُس لڑکے نے گورو نانک جی کے چرنوں پر متھا ٹیکیا۔ گورو نانک جی نے اُس لڑکے کو اور باقی سنگت کو سکھ بنایا۔ سب پر کرپا درشٹی کی۔ اور سب کو سیدھے مارگ پر ڈال کر آگے چل دیئے۔

ساکھی لبسیر دیش کی

گورو نانک جی چلتے چلتے لبسیر دیش میں جا پہنچے۔ وہاں گورو جی کو کوئی بیٹھنے ہی نہ دے۔ تب گورو نانک جی وہاں سے اُٹھ کر باہر جا بیٹھے۔ جھنڈا باڈھی نے جب اِن سادھوؤں کو دیکھا۔ تو اُس نے گورو نانک جی کے آگے متھا ٹیکیا اور اپنی دھرم پتنی کو کہا۔ کہ باہر سنت آئے بیٹھے ہیں۔ اگر گھر میں کچھ کھانے پینے کا سامان ہو تو دے دیں۔ مگر اُس دِن گھر میں کچھ تھا ہی نہیں۔ مگر وہ سادھ سنتوں کی سیوا ضرور کرتا تھا۔ خواہ گاؤں سے مانگ کر ہی اکٹھا کرنا پڑتا۔ اُس دِن وہ سارا گاؤں پھر بیٹھا مگر کچھ بھی نہ ملا۔ اُسی دِن وہاں کے راجہ نے ڈھنڈورا پٹوایا کہ آج میرے پہلوان (جو کہ اُس نے اپنے پاس رکھا ہوا تھا۔) سے جو کُشتی کرے گا۔ اگر جیتے گا تو اُس کو سو ٹکہ انعام دیا جائیگا۔ اور اگر ہار جائے گا۔ تو پچاس ٹکے ملیں گے۔ اور اُسی سے اِن سادھوؤں کی سیوا کروُنگا۔ وہ جائے مقررہ پر پہنچ گیا۔ اور جا کر پہلوان سے دست پنجہ لیا۔ پہلوان اِس کو دیکھ کر کہنے لگا۔ بھائی! تم پہلے تو کبھی کُشتی کرتے دکھائی نہیں دیئے۔ آج کیسے آنا ہوا۔ جھنڈا بولا۔ بھائی! میرے گھر سادھ آئے ہیں۔ اُن کے لئے آیا ہوں۔ اگر جیت گیا تو کچھ ملیگا۔ اُس سے اُن کی سیوا کروں گا۔ پہلوان نے خیال کیا۔ کہ یہ تو ایشور کا بھگت ہے۔

جو اَوروں کے لئے اپنے سریر کو کشٹ دیتا ہے۔ تب پہلوان کے من میں پرمیشور کا بھو اُپجا۔ اُس کا بھلا ہونا تھا۔ اُس نے کہا۔ آؤ بھائی جھنڈا۔ دونوں نے کُشتی کرنی شروع کردی۔ کچھ دیر بعد وہ پہلوان گر پڑا۔ تب راجہ نے جھنڈے کو سروپا بھی دیا۔ اور انعام بھی دیا۔ جھنڈے نے وہ پیسے لے کر گورُو نانک جی کی سیوا کی۔ گورُو نانک دیو جی نے اُس پہلوان کا بھی سُدھار کیا اور کہا کہ جب اِس پہلوان کا انت ہوگا۔ تو سچ کھنڈ کو پراپت ہوگا۔ گورُو نانک جی نے جھنڈے کو بھی اُس کے پروار سمیت اُدھار کیا۔ پھر گورُو نانک جی نے اُس پہلوان کے پرتھائے ایک سلوک کہا

سُکھی بسے مسکینیاں آپ نِوار تلے + بڈے بڈے اہنکاریا نانک گرب گلے

تب جھنڈے نے گورُو نانک جی کو متھا ٹیکیا اور گورُو نانک جی چلتے ہوئے +

آگے ساکھی میاں مِٹھا کے ساتھ ہوئی

گورُو نانک جی چلتے چلتے میاں مِٹھا کے باغ میں جا پہنچے۔ اور وہیں ڈیرا لگا لیا۔ مِٹھا شاہ عبدالرحمان کا مُرید تھا۔ کچھ دیر بعد عبدالرحمان باغ میں آیا اُس وقت مردانہ کیرتن کر رہا تھا تب عبدالرحمان نے کہا۔ اے نانک جی! آج آپ نے ہمیں بہت خوش کیا ہے۔ کہ آپ نے ہمیں دیدار دیا ہے۔ اور آپ کے درشن کر کے میری سبھا تیا ہوئی ہے۔ تب عبدالرحمان گورُو نانک جی کی خوشی لے کر اپنے گھر کو چل پڑا۔ راستہ میں اُس کو میاں مِٹھا ملا۔ اور کہنے لگا کہ آج آپ بہت رنگین لال نظر آرہے ہیں۔ تب شاہ عبدالرحمان نے کہا۔ آج ہمیں خدا کا پیارا مِل گیا ہے۔ اُس کے دیدار کر کے ہم لال رنگین ہو گئے ہیں۔ تب میاں مِٹھا نے پُوچھا کہ اُس کا نام کیا ہے۔ اور وہ کون ہوتا ہے۔ ہندو ہے یا مُسلمان ہے۔ تب شاہ عبدالرحمان نے کہا کہ اُس کا نام نانک ہے۔ اور وہ ہندو ہے۔ تُم بھی جا کر دیدار کرو۔ تاکہ تمہیں بھی فیض ہو۔ تب میاں مِٹھا بھی باغ میں گیا کیا دیکھتا ہے۔ کہ مردانہ شبد گا رہا ہے۔ اور یہ تُک مردانہ کے مُنہ میں تھی۔

سری رنگ محلہ ۱

پنچھی ہوئے کے جے بھواں سے آسانی جاؤ + ندری کسے نہ آدیو نہ کچھ پیا نہ کھاؤ
بھی تیری قیمت نہ پوے ہو کے وڈا آکھانا ؤ

یہ تک سُنتے ہی میاں مِٹھا کر ودھ اور غصے سے اُٹھ کر چل پڑا۔ اور جب باغ سے میاں مِٹھا آیا

تب عبدالرحمان نے کہا۔ میاں جی! درشن کرآئے۔ تب مِٹھے نے کہا۔ کیا دیدار کیا! وہ تو سب کفر بولتے ہیں۔ اور جس وقت میں گیا اُس وقت وہ کہہ رہا تھا۔

پنکھی ہوئے کے جے بھواں سے اسمانی جاؤ + ندری کسیے نہ آوؤ نہ کچھ پیا نہ کھاؤ

بھی تیری قیمت نہ پوے ہَوں کے وڈا آکھا ناؤ

جب میاں مٹھا نے کہا۔ کہ وہ تو کفر بولتے ہیں۔ تب عبدالرحمان نے کہا۔ چلو میاں مٹھا! تم کو بخشا لے آؤں۔ تب میاں میٹھا نے کہا۔ پیر جی! ہمارے حساب میں چودہ طبق ہیں سات اُوپر اور سات نیچے۔ اور وہ کہتا ہے۔ بے انت طبق ہیں۔ یہ کفر نہیں تو کیا ہے؟ تب عبدالرحمان نے کہا۔ میاں جی! اُن کو کئی سو آسمانوں کی خبر ہے۔ تب عبدالرحمان میاں میٹھا کو ساتھ لے کر گورُو نانک جی کے پاس گیا۔ اور ہاتھ جوڑ کر بینتی کی۔ اے غریب نواز! اِس کی خطا معاف کریں۔ آپ کو دُہائی ہے۔ اپنے الشیور کی! تب گورُو نانک جی نے کہا۔ آؤ شاہ جی! ہم نے تو اِس کو دیکھا بھی نہیں۔ تب عبدالرحمان نے کہا۔ اے ناتھ جی! یہ تو اپنی نیت کے پیچھے مارا گیا ہے۔ پرمیشور کے واسطے اِس کی تقصیر معاف کرو۔ تب گورُو نانک جی نے کہا۔ شاہ جی! جیسی نیت ہو ویسی ہی مُراد ملتی ہے۔ تب شاہ عبدالرحمان نے کہا۔ گورُو جی یہ تو پھر مارا گیا۔ اِس کا گُناہ بخشو۔ یہ بڑا گناہ گار ہے۔ سرن پڑے کی لاج رکھو۔ تب میاں مِٹھا ہاتھ جوڑ کر گورُو نانک جی کے چرنوں پر گر پڑا۔ تب گورُو نانک جی نے شبد کہا۔

سِری راگ محلہ ۱

کوٹ کوٹی میری آرجا پَون پیون اپیاؤ ॥ ۱ ॥ چند سُورج دوئے گُپھے نہ دیکھا سُپنے سون نہ تھاؤ

بھی تیری قیمت نہ پوے ہو کے وڈ آکھا ناؤ

ساچا نِرنکار نِج تھاؤ ॥ ۱ ॥ اُسُن سن آکھن آکھنا جے بھاوے کرے تماؤ رہاؤ

کُسا کٹیاں وار وار پیِن پیسا پاؤ ॥ ۱ ॥ اگی سیتی جالیا بھسم سیتی رَل جاؤ

بھی تیری قیمت نہ پوے ہَو کے وڈا آکھا ناؤ

پنکھی ہوئے کے جے بھواں سے آسمانی جاؤ ۱ ندری کسیے آوؤ نہ کچھ پیا نہ کھاد

بھی تیری قیمت نہ پوے ہَوں کے وڈ آکھا ناؤ

نانک کاغذ لکھ مناں پڑھ پڑھ کیچے بھاؤ ۱ ॥ آمس توٹ نہ آوئی لیکھن پَون چلاؤ

بھی تیری قیمت نہ پوے ہموں کے وڈ آکھا ناؤ

گورُو نانک جی کا شبد سُنکر بھی میاں مِٹھا کے دِل سے گمان نہ نکلا۔ اور وہ اپنے گھر چلا گیا انتریامی سری گورُو نانک دیوجی گھٹ گھٹ کے جاننے والے میاں مِٹھا کے دِل کی بات سمجھ گئے ایک دِن میاں مِٹھا کے دِل میں خیال ہُوا۔ کہ نانک اچھا فقیر ہے۔ لیکن اگر ہمیں ملے تو اُس کو ہم ایسے نچوڑیں۔ جسطرح نمبُو نچوڑا جاتا ہے۔ تب گورُو نانک جی نے کہا۔ مردانہ! میاں مِٹھا کیا کہتا ہے۔ تب مردانہ بولا۔ گورُو جی آپ ہی جانیں۔ تب گورُو نانک جی نے کہا۔ مردانہ! اگر میاں مِٹھا ہم کو ملے۔ تو ہم اِس طرح نچوڑیں جیسے گنا نچوڑا جاتا ہے۔ تب ایک دِن میاں مِٹھے کے مُرید کہنے لگے۔ چلو نانک فقیر کا دیدار کریں۔ آد پیر جی! ایکدن آپ نے کہا تھا۔ کہ اگر ہم کو نانک ملے۔ تو ہم نمبُو کی طرح نچوڑ دیں گے۔ تب میاں مِٹھا کہنے لگا۔ بھائی! ہم کو اُن کا جواب آگیا ہے۔ کہ ہم مِٹھا کو گنے کی مانند نچوڑ دیں گے۔ تب مُریدوں نے کہا۔ میاں جی! نانک فقیر آپ سے زیادہ زور والا فقیر ہے۔ چلو اُن کا درشن کریں۔ کیونکہ درشن کرنے سے ثواب ہوتا ہے۔ تب میاں مِٹھا مُریدوں کو ساتھ لے کر گورُو نانک جی کے پاس آیا۔ تب اِن کی آپسمیں گوشٹ ہوئی۔ گورُو نانک جی نے شبد اُچارن کیا:۔

سری راگ محلہ ۱

من مُکھ بھُلے بھُلائیے بھُلی ٹھور نہ کائے | گُور بن کون دکھاوئی اندھی آوے جائے

گیان پدارتھ کھویا ٹھگیا مُٹھا جائے

بابا مایا بھرم بھُلائے | بھرم بھُلی ڈوہاگنی نہ پر انک سمائے

رہاؤ

بھُلی پھرے دسنتری بھولی گرہہ تج جائے | بھولی ڈوگر تھل چڑھے بھرمے من ڈولائے

دھُروں وِچھُنی کیوں ملے گرب مُٹھی بلِ لائے

وچھڑیاں گور میٹسی سر رس نام پیار | سہج سہج سو بھاگنی سر گُن نام ادھار

جیوں بھاوے تیوں رکھ توُں مَیں تجھ بن کون بھتار

اکھر پڑھ پڑھ بھُلیے بھیکھی بہُت ابھمان | انتر تھ ناتا کیا کرے من ہیں میل گمان

گُور بن کن سمجھائیے من راجہ سُلطان

پریم پدارتھ پائیے گورمکھ تت وِچارا | سادھن آپ گنوایا گور کے سبد سیگار

گھرہی سو پرپایا گور کے ہیت اپار

یہ شبد سُنکر میاں مِٹھا کہنے لگا۔ نانک جی آپ بڑے بُزرگ ہیں۔ صاحب نے آپ کو بڑی بُزرگی بخشی ہے۔ تب گوُرو نانک جی نے کہا۔ میاں مِٹھا! جو منمکھ ہیں۔ وہ اپنے گوُرو سے بھُولے ہوُئے ہیں۔ اُن کو دونوں لوکوں میں جگہ نہیں مِلتی۔ بغیر گوُرو کے اُن کو کوئی نہیں چھُڑاتا۔ گوُرو کے بغیر اگیانی اندھے آتے جاتے ہیں۔ جنہوں نے اپنے گورُوؤں کا نام آدر گیان کھویا ہے۔ وہ ٹھگے اور مُٹھے جاتے ہیں۔ سارا جگت مایا کے بھرم میں بھُولا ہُوا ہے۔ جو بھُولی ہوئی ہیں وہ دوہاگنیاں ہیں۔ وہ اپنے پرِ کی آنکھوں میں نہیں سماتیں۔ اور جو بھُولی ہوئی گھر کو تیاگ کر جنگل میں تلاش کرنے جاتی ہیں۔ وہ بھُولی ہوئی پربتوں اور تھلوں میں چڑھتی ہیں۔ سو گمان کر کے پرِ سے بچھڑی ہیں۔ سو اُن کا مِلنا مشکل ہے۔ جو پرمیشور کے نام کا سمرن کرتی ہیں۔ سو جنم مرن کی بچھڑی ہوئی پھر ملتی ہیں۔ سہج سہج اور نام پراپت ہوتا ہے۔ اُسی کی سوبھا ہوتی ہے۔ سب کا مالک پرمیشور ہے۔ اور جب من کا ہنکار دُور ہوتا ہے۔ تب ہی تیرتھ کا نہانا اور بھیکھ کا دھارنا سپھل ہوتا ہے۔ اور ستگوروں کے شبد کے بغیر اِس من کو سمجھ نہیں آتی۔ گورُوؤں کے شبد کی وجہ سے پریم کا پدارتھ پراپت ہوتا ہے۔ اور نت کے بچار کر کے دیہہ ابھمان مِٹ جاتا ہے۔ تب سب میں پرمیشور جانتے ہیں۔ یہ شبد سُنکر میاں مِٹھا بمعہ اپنے مُریدوں کے گوُرو نانک جی مہاراج کے چرنوں پر گر پڑا۔ اور کہنے لگا۔ گوُرو جی مجھے سِکھ کریں۔ تب گوُرو نانک جی نے کہا۔ سُنو میاں جی! جو کوئی پرمیشور کا پیارا مِلا۔ من شُدھ کر کے اُس کی سیوا کرو۔ اور جب کوئی پرمیشور کی بندگی والا مِلے۔ ہنکار کو تیاگ کر اُس کے ساتھ برابری نہیں کرنی۔ بلکہ اُس کے آگے سر جھُکانا تب میاں مِٹھا کہنے لگا۔ کہ پہلے خدا کا نام اور دُوسرا محمدؐ رسُول ہے۔ اگر اُس کا کلمہ کہیں تب ہی درگاہ میں قبُول ہوتے ہیں۔ تب گوُرو نانک جی نے کہا۔ سُنو میاں جی! اُس پرمیشور کے دروازے پر دُوسرے کی جگہ کوئی نہیں۔ اور اگر وہاں کوئی رہتا ہے۔ تو ایکتا ہو کر رہتا ہے۔ تب میاں مِٹھا نے اَور سوال کیا۔ اے گوُرو جی! کہیں تیل کے بغیر بھی چراغ جلتا ہے۔ تب گوُرو نانک جی نے ایک شبد اُچارن کیا۔

سری راگ محلہ پہلا

اچھل چھلائی نہ چھلے + نہ گھاؤ کٹارا کر سکے
جیوں صاحب راکھے تیوں رہے + اِس لوبھی کا جیو ٹل پلے

بِن تیل دِیوا کیوں جلے ۔ رہاؤ۔

پوتھی پُران کمائیے ॥ بھو وٹی اِت تن پائیے
سچ بُوجھن آن جلائیے

ایہہ تیل دِیوا ایو جلے ॥ کر چانن صاحب تو ملے ۔رہاؤ۔
اِت تن لاگے بانیا ॥ سُکھ ہووے سیو کمانیا
سب دُنیا آون جانیا

وِچ دُنیا سیو کمائیے ॥ تاں درگاہ بیسن پائیے
کہہ نانک بانہہ لُڈائیے

جب گورُونانک جی نے یہ شبد کہا۔ تب میاں مِٹھے نے پُوچھا ۔اے غریب نواز! پڑھے ہوئے کیوں قبول نہیں پڑتے۔ وہ درویش کون ہیں۔ جو پرمیشور کے در کے لائق ہیں اور وہ روزہ کون ہے۔ جس کے رکھنے سے دِل کو تسلّی رہتی ہے۔ اور وہ پانچ نماز کون سی ہیں۔ جن کے ادا کرنے سے پرمیشور کی شفقت ہوتی ہے۔ تب گورُونانک جی نے شبد اُچارن کیا۔

راگ مارُو محلہ پہلا

اللہ اگم خُدائی بندے ॥ چھوڑ خیال دُنیا کے دھندے
ہوئے پے خاک فقیر مسافر ایہہ درویش قبول درا

سچ نواز یقین مُصلےٰ ॥ منسا مار نوارو آسا
دیہہ مسیت من مولانا کلمہ خدائی پاک کھرا

سرا سرِ نیت لے کمادُہ ॥ طریقت ترک کھوج ٹولادُہ
معرفت من ماردُ عبدالا ملو حقیقت جت پھر نہ مرا

قرآن کتیب دِل ماہ کماہی ॥ دس اوتار راکھو بد راہی
پنج مرد صدق لے بادھو خیر صبوری قبول پرا

مکہ مہر روزہ پے خاکا ॥ بہست پیر لفظ کمائے انداز
حُور نُور مُشک خدایا بندگی اللہ الاہ ذرا

سچ کمادے سوئی قاضی ॥ جو دِل سرد ھے سوئی حاجی
سو مُلاں ملعون نِوارے سو درویش جس صفت دھرا

سبھے دخت سبھے کر دیلا + خالق یاد وے ہیں مولا
تسبیح یاد کرد دسمردن سُنت سیل بندھان برا
دِل میں جانے سب نے اللہ + کھِل کھانا برادر ہموں جھجالا
ہیر ملک اُمرے فنائیا ایک مقام خدائے درا
اوّل صِفت دُوجے صابوری + تیجے حلیمی چوتھے خیری
پنجویں پنج اِکت مقامے ایہہ پنج وقت تیرے اپر پرا
سگلی جان کرو مو وِلیفہ + بدعمل چھوڑ کرو ہتھ کوُجا
خُدائے ایک بُجھ دیوہ بانگاں بُرگوں برخوردار کھرا
حق حلال بخورہ کھانا + دِل دریاؤ دھوو میلانا
ہیر پچھان بہشتی سوئی عزرائیل نہ دوزخ ٹھرا
کائیا کردار عورت یقینا + رنگ تماسے مانو کینا
ناپاک پاک کرد دُور حدیثا ثابت صُورت دستار سِرا
مُسلمان موم دِل ہووے + انتر کی مل دِل تے کھووے
دُنیا رنگ نہ آوے نیڑے جیو کُسم پاٹ گھیو پاک پرا
جاکو مہر مہر مہربانا + سوئی مرد مرد مردانہ
سوئی سیکھ مسائک قاضی سو بندا جس نظر نرا
قُدرت قادر کرن کریما + صِفت محبت اتفاہ رحیما
حق حُکم سچ خُدائیا بُجھ نانک بند خلاص ترا

یہ شبد سُنکر میاں مِٹھا نے کہا۔ گورُو جی! آپ نے ایک پرمیشور کے نام کی صِفت کی ہے سو نام کیسا ہے بتائیے۔ تب گورُو نانک جی نے کہا۔ میاں جی! ایک نام صِفت مہا کس کر آئی ہے۔ تب میاں مِٹھا نے کہا۔ مہربانی کر کے آپ ہی بتائیں۔ آپ خُدا کے ولی ہیں۔ آپ میں اور خُدا میں بھید نہیں۔ گورُو جی مِٹھا کو بازو سے پکڑ کر ایک طرف لے گئے۔ اور کہنے لگے واہ صاحب۔ اِتنا کہنے سے ہی مِٹھے کا دُوسرا بھاؤ ختم ہو گیا۔ تب میاں کیا دیکھتا ہے۔ کہ ایک مُٹھی بھر بھسم پڑی ہوئی ہے۔ پھر گورُو نانک جی نے کہا۔ واہ صاحب واہ صاحب۔ اتنا کہنے سے میاں مِٹھے نے گورُو نانک جی کے پیر چُومے۔ تب پھر گورُو نانک جی نے ایک شبد اُچارن کیا

راگ تلنگ

حاضراں کو مہر ہے۔ بے حاضراں کو بے مہر ہے۔ ایمان دوست ہے۔ بے ایمان کافر ہے۔ کُفر قہر ہے۔ غصہ حرام ہے۔ نفس شیطان ہے۔ گمان کُفر ہے۔ بے ایمان ناپاک ہے۔ علم حلیمی ہے۔ بے حرص اَدلیا ہے۔ دیانتدار سرخرو ہے۔ اکرت گھن زرد رُو ہے۔ سچ بہشت ہے۔ دروغ دوزخ ہے۔ زور ظلم ہے۔ صفت ادجو ہے۔ بانگ بلبل ہے۔ چوری لالچ ہے۔ یاری پلیت ہے۔ نفیری صبوری ہے۔ صبوری کمرده ہے۔ راہ پیراں بے راہ بے پیراں۔ ایمان دوست ہے۔ بدیانتی نکار ہے۔ تیغ مرداں ہے۔ عدالت پاتشاہاں ہے۔

ایتے کُول جو جان جناوے + تو نانک دانشمند کہاوے

تب میاں مِٹھا حاضر نامہ سُنکر گورُو نانک جی کے چرنوں پر آگرا اور کہنے لگا۔ آپ خُدا کے رُوپ ہیں۔ یا آپ خُدا کے اَدلیا ہیں یا خود خُدا نے آپ کے جسم میں آکر نانک نام کہلایا ہے۔ تب میاں مٹھا کہنے لگا۔ ہم تو آج تک بھُولے ہی رہے ہیں۔ تب گورُو نانک جی نے میاں مٹھا پر نظر شفقت کی اور وہاں سے چلتے ہُوئے۔

آگے ساکھی سید وگھیو کیساتھ ہوئی

گورُو نانک جی چلتے چلتے ایک اَور دلیس میں جا پہنچے۔ وہاں سید دگھیو گورُو نانک جی کی سیوا کیا کرتا اور گورُو نانک جی روزانہ پچھلی رات دریا پر جاکر اشنان کیا کرتے اور وہاں بیٹھ کر نرنکار کی بھگتی کیا کرتے۔ ایکدن سید دگھیو کے من میں خیال آیا۔ کہ گورُو نانک جی نے خواجہ کی سیوا کرکے یہ پرتاپ حاصل کیا ہے۔ اور میں بھی خواجہ پر بیٹھ کر خدا کی بندگی کروں تاکہ میں بھی یہ پرتاپ پراپت کرسکوں۔ یہ خیال کرکے اُس نے روزانہ دریا پر جانا شروع کردیا۔ ایکدن جب وہ دریا پر گیا۔ اُسے ایک آدمی ملا جس کے ہاتھ میں ایک مچھلی پکڑی ہوئی تھی۔ اُس نے پُوچھا تمہارا نام کیا ہے۔ اور تم کون ہو۔ تب سید نے کہا۔ میرا نام سید دگھیو ہے۔ اور میں روزانہ پچھلی رات یہاں آکر بندگی کرتا ہوں۔ تاکہ خواجہ مجھے وڈیائی دیوے۔ ہمارے گورُو جی نے خواجہ سے وڈیائی پائی ہے۔ تب سید دگھیو نے اُس آدمی سے پُوچھا۔ بھائی تم کون ہو۔ اور اس وقت کہاں چلے ہو۔ تب اُس شخص نے کہا۔ بھائی! میں خواجہ خضر ہوں اور اس وقت میں گورُو نانک جی کے درشن کرنے آتا ہوں۔ اور اُن کی سیوا کرتا ہوں۔ بھائی

گورو نانک جی تو پرمیشور کا روپ ہیں۔ ان میں اور پرمیشور میں کوئی فرق نہیں۔ جو فرق سمجھے گا گنہگار ہوگا۔ پرمیشور نے ان کو دنیا کو راہِ راست پر لگانے کے لئے بھیجا ہے۔ اور کرتار کا یہ حکم ہے۔ کہ جو کوئی گورو نانک جی کو ملے گا۔ سکھ بنے گا اور نام کا سمرن کریگا وہ ہیرے لوک کو پراپت ہوگا۔ اسی لئے میں روزانہ اُن کی ٹہل سیوا کرنے جاتا ہوں۔ یہ کہہ کر خواجہ خضر وہاں سے چلتا ہوا۔ اور سید دگھیو حیران ہو گیا۔ کہنے لگا۔ کہ ہم تو یہ سمجھتے تھے کہ گورو جی نے خواجہ خضر سے مراتبہ پایا ہے۔ مگر برعکس اِس کے خواجہ ہر روز گورو جی کی سیوا کرنے جاتا ہے۔ پھر ایکدن سید کو خواجہ ملا اور کہنے لگا۔ دیکھو میں خواجہ جو ہوں سو پانی روپ ہوں۔ اور گورو نانک جی پَوَن روپ ہیں۔ میں کئی دفعہ اُن سے اُچھا ہوں اور کئی دفعہ میں اُن کے اندر سما بھی گیا ہوں۔ جب یہ بات سید دگھیو نے سُنی۔ تب سید دگھیو گورو نانک جی کے پیروں پر گر پڑا۔ گورو نانک جی نے پوچھا۔ اَرے بھائی! تم اِس وقت پہر رات رہتے کہاں سے آئے ہو۔ پہلے تو تم دن چڑھے آتے تھے۔ اور آج کیا وجہ ہے۔ جو تم اِس وقت آئے ہو۔ تب سید دگھیو نے گورو نانک جی کو خواجہ کے ملنے کی ساری بات سُنائی۔ تب گورو نانک جی نے یہ بات سُنکر شبد کہا:۔

گوڑی بیراگن محلہ پہلا

رین گنوائی سوئے کے دِوس گنوایا کھائے ✦ ہیرے جیسا جنم ہے کوڈی بدلے جائے

نام نہ جانیا رام کا مُوڑھے پھر پاچھے پچھتائے رے

رہاؤ

انتا دھن دھرنی دھرے انت نہ چاہیا جائے ‖ انت کو چاہن جو گئے سے آگنت گنوائے

آپن لیا جو ملے تاں سب کو بھاگ ہوئے ‖ کرماں اُپر نبڑے جے لوچے سب کوئے

نانک کرنا جن کیا سو ئی سار کرے

حکم نہ جاپی خصم کا کسے وڈائی دے

اِس کا ارتھ:۔ گورو نانک جی کہتے ہیں۔ اے سید دگھیو! یہ جو جگت ہے۔ سو سمپورن رات کو سو جاتا ہے۔ اور دن کھا کر ضائع کر دیتا ہے۔ ایک ایک سانس جو ہے ہیرے کے برابر ہے۔ اور موتیوں جیسا ہے۔ سو دشیوں میں گنوا دیتے ہیں۔ اور جو سُکھی ہو تے ہوئے واہگورو کا سمرن نہیں کرتے۔ وہ آخر میں پچھتاتے ہیں۔ اور جو انت دھن ہے

سو دھرتی میں دفن کرتے ہیں۔ اور پاپ کر کے اکٹھا کرتے ہیں۔ اور امٹ جو پرمیشور کا نام ہے سو کوئی نہیں سنبھالتا۔ مگر انت دھن کے سب خواشمند ہیں۔ منش جنم ایسے ہی ضائع کرتے ہیں۔ بغیر نیک عمل کئیے اچھے پدارتھ نہیں ملتے۔ بھائی بالا کہتا ہے۔ اے گورو انگد دیو جی! سری گورو نانک جی نے کہا۔ بھائی! جس کرتار نے جگت بنایا ہے۔ اُس نرنکار نے سنت اور ست اُپدیشٹا گورو ہو کر جگت کو پرمیشور کا نام اور گیان دے کر جیوؤں کا اُدھار ہے۔ مگر اُس دا گورو کا حکم نہیں جانا جاتا۔ کہ کس کو نام کی وڈیائی دیویں۔ یہ بچن سُنکر سید دو نے ہاتھ جوڑ کر بنیتی کی۔ اے غریب نواز جی! اِس من کا کچھ اعتبار نہیں۔ کیونکہ کچھ بچن سُن لیتا ہے۔ اور کچھ بھول جاتا ہے۔ اگر آپ کا ہمیشہ دیدار ہوتا رہے۔ تب ہمارا بھلا ہو۔ تب بچن ہُوا۔ بھائی ہمارے دو سروپ ہیں۔ ایک سرگن روپ ہیں۔ سو سرگن روپ سریر ہے۔ اور نرگن روپ شبد ہے۔ سو سریر کا درشن تو ہمیشہ نہیں ہو سکتا۔ مگر شبد کا درشن ہمیشہ ہوگا۔ یہ بچن سُنکر سید دگھیو نے گورو نانک جی کے آگے نمسکار کی۔ اور کہا۔ میں کم عقل ہوں۔ میں نے سمجھا تھا۔ کہ آپ خواجہ کی سیوا کرنے جاتے ہیں۔ اور یہ رتبہ آپ کو خواجہ سے ملا ہے۔ میں یہ نہ جانتا تھا۔ کہ آپ نرنکار کے روپ ہیں۔ اور یہ تمام پاسارا آپ کا ہی ہے۔ آپ ہی سب کچھ کرنے والے ہیں۔ تب گورو نانک جی نے ایک اور شبد کہا۔

شلوک محلہ پہلا

اُٹھیں پہریں اٹھ کھنڈ ناویں کھنڈ سریرا ||| اُتس وچ نَو ندھ نام ایک بھالیہی گُنی گہیر
کرم دنتی صالاحیا نانک کر گورو پیر۔۱۔
چوتھے پہر صباحے کے سُرتیا اُپجے چاؤ ||| تِناں دریاواں سیوں دوستی منکھ سچا ناؤ
اوتھے امرت ونڈیئے کرمی ہوئے پساؤ ||| کنچن کائیا کسیئے وِنی چڑھے چڑھاؤ
جے ہووے ندر صراف دی تاں بوہڑ نہ پائی تاؤ۔۲۔
ستیں پہریں ست بھلا بہیئے پڑھیا پاس ||| اوتھے پاپ پُن ورچایئے کوڑ گھٹدا اس
اوتھے کھوٹے سیئے کھرے کیچہ شاباس ||| بولن فاضل نانکا دُکھ سُکھ خصمے پاس

یہ شبد سُنکر وہاں کے سب لوگ گورو نانک جی کے چرنوں پر آ پڑے۔ گورو نانک جی نے سب کو نام کا اُپدیش کیا۔ اور سب کو راہِ راست پر لگا کر وہاں سے چلتے ہوئے۔

ساکھی پنجاب دیس کو واپس ہوئے

گورو نانک جی سب دیسوں کی سیر کرنے کے بعد واپس پنجاب کو چلے۔ ایک بڑے جنگل بیابان

میں جا پہنچے ۔ جہاں نہ کوئی بستی نظر آتی تھی ۔ اور نہ ہی کوئی آدمی نظر آتا تھا ۔ دس دن اور دس رات اُسی جنگل بیابان میں رہے ۔ مردانہ کو بھوک نے بڑا تنگ کیا ۔ کہنے لگا سُجان تیری جگتی ۔ ہم تو مراسی تھے ۔ گاؤں سے مانگ کر روٹی کھا لیتے تھے ۔ اُس کام سے بھی رہے ۔ اب تو اِس اُجاڑ میں آ پڑے ہیں ۔ شاید یہاں سے بچ نکلیں ۔ اگر ابھی کوئی شیر بگھیاڑ آ گیا ۔ تو بس کھا جائے گا ۔ تب گورو نانک جی نے کہا ۔ تم مت ڈرو ۔ تمہارے نزدیک کچھ نہیں آتا ۔ تم فکر مت کرو ۔ مردانہ بولا ۔ فکر کیسے نہ کروں ۔ جنگل بیابان میں تو پڑے ہوئے ہیں ۔ تب گورو نانک جی نے کہا ۔ بھائی یہ اُجاڑ نہیں بستی ہے ۔ جہاں سری پرمیشور چیت آوے وہ رونق والی جگہ ہی سمجھنی چاہیئے ۔ اور جہاں کرتا پورکھ کا نام چیت نہ آوے ۔ خواہ وہ بستی بھی ہو ۔ پھر بھی اُجاڑ سمجھنی چاہیئے ۔ تب گورو نانک جی نے ایک شبد کہا :

راگ آسا محلہ پہلا

دیوتیاں درشن کے تائی دُکھ بھوکھ تیرتھ کیے ॥ جوگی جتی جُگت مینہ رہتے کر کر بھگوے بھیس بھئے ۔
توکارن صاحب رنگ رتے ॥ تیرے نام انیکا رُوپ انتا کہن نہ جائی تیرے گُن کیتے

رہاؤ

گھر در محلا ہستی گھوڑے چھوڑ ولایت دیس گئے ॥ پیر پیغمبر سالک صادق چھوڑی دنیا تھائے پئے
سادہ سہج سُکھ رس کس تج لے کاپڑ چھوڈ چمڑے لیے ॥ دُکھیئے درد وند در تیرے نام رتے درویس بھئے
کھلڑی کھپڑی لکڑی چمڑی سِکھا سُوت دھوتی کینی ॥ تُو صاحب ہوں سانگی تیرا نانک بھگتا ذات کیسی

تب گورو نانک جی نے کہا ۔ مردانہ ! تمہارے بغیر بانی سر نہیں آتی ۔ تم رباب بجاؤ ۔ اور سبدوں کا اُچارن کرو ۔ مردانہ بولا ۔ میں کیسے رباب بجاؤں ۔ میرا تو گلہ بھوک کی وجہ سے مِل گیا ہے ۔ اور میں تو بھوک سے مر رہا ہوں ۔ گورو نانک جی نے کہا ۔ مردانہ ! کسی بستی میں چلے جاؤ ۔ مردانہ بولا ! گورو جی ! میں تو کسی بستی میں جا سکتا ۔ میں تو بھوک سے لاچار ہو گیا ہوں ۔ اب میری موت نزدیک آ چکی ہے ۔ تب گورو نانک جی نے کہا ۔ مردانہ ! ہم تمہیں بغیر آئی موت نہیں مرنے دیں گے ۔ تم جاؤ اِن درختوں کے پھل کھاؤ ۔ مگر پلے نہ باندھنا ۔ مردانہ ! گورو نانک جی کی آگیا سے کر وہ کھانے لگا ۔ مردانہ کو یہ پھل بہت لذیذ اور مزیدار لگے ۔ پھر دل میں سوچا ۔ شاید ایسے مزیدار پھل پھر ملیں یا نہ ملیں ۔ یہ سوچ کر اُس نے کچھ پھل پلے باندھ لیئے ۔ اگلی صبح مردانہ وہ پھل گٹھڑی سے کھول کر کھانے لگا ۔ جب کھانا شروع کیا ۔ وہ گر پڑا ۔ تب گورو نانک جی نے کہا ۔

مردانہ! پھر کیا ہو گیا۔ مردانہ بولا۔ گورُو جی! آپ نے کہا تھا کہ پھل باندھ کر نہ رکھنا۔ میں نے آپ کا کہا نہ مانا اور پھل رکھ چھوڑے۔ اب کھانے لگا ہُوں۔ تو یہ حال ہُوا ہے۔ گورُو نانک جی نے کہا۔ مردانہ! تم نے بُرا کیا ہے۔ اگر تم نے کھانے ہی تھے۔ تو بتا کر تو جاتے۔ یہ تو زہر تھا۔ ہمارے بچنوں کی وجہ سے یہ امرت ہو گئے تھے۔ پھر گورُو نانک جی نے اپنا چرن مردانہ کے مستک پر لگایا۔ تو مردانہ راضی خوشی اُٹھ بیٹھا اور کہنے لگا۔ بلہار آپ کی قدرت اور کمائی پر۔ ہم مراسی نیچ لوگ ہیں۔ اور تم اتیت ہو کہ خدا ہو۔ آپ کا انت پایا نہیں جاتا۔ تم پون اہاری ہو۔ جنگلوں میں رہتے ہو۔ نہ کچھ کھاتے ہو۔ اور نہ کچھ پیتے ہو۔ میں آپ کے ساتھ کیسے رہوں۔ آپ ہم کو اجازت دیں۔ جب مردانہ نے یہ کہا۔ تو گورُو نانک جی بولے۔ مردانہ! ہم آپ پر بڑے خوش ہیں۔ مگر آپ رہیں بھی۔ تب مردانہ بولا۔ گورُو جی! میں تو تب آپ کے ساتھ رہ سکتا ہُوں۔ اگر آپ میری بھوک کو ہمیشہ کے لئے دُور کر دیں۔ تب گورُو نانک جی نے کہا۔ مردانہ تم دین دُنیا سے سرخرُو ہو گئے ہو۔ گورُو نانک جی نے مردانہ پر نظر عنایت کی اور مردانہ کا لوک پرلوک سنوار دیا۔ مردانہ گورُو نانک جی کے چرنوں پر گر پڑا۔ گورُو نانک جی نے مردانہ کو پکڑ کر اُٹھایا۔ تب اگم نگمی جوت جگی۔ پھر گورُو نانک جی مردانہ کو لے کر اُس جنگل بیابان سے نکل آئے۔ گورُو نانک جی نے کہا۔ مردانہ! اب کدھر جانے کا وچار ہے۔ مردانہ بولا۔ گورُو جی! جو آپ کی رضا ہے سو کرو۔ مگر گورُو جی! اب تو اپنے گھر جانے کو دل چاہتا ہے۔ اگر آپ کی مرضی ہو تب۔ پھر گورُو انگد دیو جی! مجھے گورُو نانک دیو جی نے کہا۔ کیوں بھائی بالا! مردانہ کیا کہتا ہے۔ تب میں نے ہاتھ جوڑ کر بنتی کی۔ گورُو جی! مردانہ سچ کہتا ہے۔ کیونکہ بال بچوں کو ملنے کی بھی مردانہ کو خواہش ہے۔ کافی مدت گذری ہے گھر نہیں گئے۔ اِس لئے دین دیال جی! ایک تو اماں بی بی یاد کرتی ہوں گی۔ اور دوسرا مہتہ کالُو جی بھی بوڑھے ہو گئے ہوں گے۔ آگے گورُو جی آپ سب کچھ جاننے والے ہیں لیکن مہاراج جی! ہم تو آپ کے داس ہیں۔ خواہ آپ سمجھیں یا نہ سمجھیں۔ لیکن آپ نے سری چند کو بے بی نانکی جی کے پاس چھوڑا ہُوا ہے۔ اب اُن کو بھی گھر بنا کر بسا دو۔ تب گورُو نانک جی نے کہا بھائی بالا! جس طرح کرتار کی مرضی ہو گی۔ یہ بات کرتے کرتے تلونڈی نظر آنے لگی۔ بولو بھائی جی واہگورُو

گورُو نانک جی یہ اُداسی کر کے بارہ برس کے بعد آئے۔ نو سال کی اُداسی اُتر کھنڈ کی۔ اور تین برس کی اُداسی پُورب کی اور اسطرح گورُو نانک جی بارہ برس کے بعد گھر لوٹے۔

سمت ۱۵۶۷ میں گورُو نانک جی واپس تلونڈی پہنچے۔ اِس وقت گورُو نانک جی کی عمر چھتالیس سال کی تھی۔ گورُو نانک جی گاؤں کے باہر جا بیٹھے۔ ایک دن مردانہ بولا۔ گورُو جی! اگر آگیا دیں۔

تو میں بال بچوں کو مِل آؤں۔ اَور دیکھ آؤں۔ کہ ہمارے رشتہ دار زندہ ہیں یا مر گئے ہیں۔ تب گُورُو نانک جی نے ہنس کر کہا۔ مردانہ! ہم سارے سنسار کو کسطرح رکھیں گے۔ اگر آپ کے آدمی ہی مر گئے لیکن اگر آپ کا خیال ہے۔ تو جاؤ مِل آؤ۔ لیکن مردانہ! اگر تم ہمارے گھر گئے تو ہمارا نام نہ لینا۔ تب مردانہ نے کہا۔ اچھا جی! یہ کہہ کر مردانہ اپنے گھر کو چلا گیا۔ مردانہ کو دیکھ کر اُس کے رشتہ دار گلے آ لگے۔ اور خیر و عافیت پُوچھی۔ تب گُورُو نانک جی کے پرتاپ کی وجہ سے مردانہ کے رشتہ دار اِس کے پاؤں پر آ پڑے اور کہنے لگا۔ بھائی نانک جی تو دھرم پُرش ہیں۔ پھر مردانہ گُورُو نانک جی کے گھر گیا۔ جب مردانہ اُن کے گھر پہنچا تو گُورُو نانک جی کی ماں مردانہ کو دیکھ کر بیراگ کرنے لگی۔ اَور پُوچھا۔ مردانہ! نانک جی کا کچھ پتہ بتاؤ۔ اِتنی دیر میں پڑوس کے سب لوگ گُورُو نانک جی کے بارے پُوچھنے لگے۔ تب مردانہ بولا۔ بھائی! میں نے تو اُن کو سُلطان پور میں ہی دیکھا تھا۔ اُس کے بعد مجھے کوئی پتہ نہیں۔ تب مردانہ ایک گھڑی بیٹھ کر چلتا ہُوا۔ گورو نانک جی کی ماتا نے دِل میں وچار کیا۔ کہ مردانہ جلدی اُٹھ گیا ہے۔ ضرور کوئی بات ہے۔ تب ماتا ترپتا کچھ کپڑے اور مٹھائی لے کر مردانہ کے پیچھے پیچھے چلیں۔ اور مردانہ کو کہنے لگیں۔ کہ مجھے نانک مِلاؤ۔ مگر مردانہ چُپ چاپ رہا۔ جب چلتے چلتے دو کوس کے فاصلہ پر گئے۔ تو دیکھا کہ نانک جی بیٹھے ہیں۔ جب گورو نانک جی نے ماتا کو آتے دیکھا۔ تب گُورُو نانک جی اُٹھ کر ماتا جی کے چرنوں کو جا چھُوا۔ تب ماتا جی نے نانک جی کو گلے لگایا۔ اور بیراگ کرنے لگیں پھر ماتا چُوم کر کہا۔ قربان جاؤں بیٹا تجھ پر۔ تیرے درشن پر اور تیرے نام پر۔ جہاں آپ پھرتے آئے ہیں۔ اُس جگہ پر بھی قربان جاؤں۔ بیٹا! میں تمہارا درشن کر کے بہت خوش ہوئی ہوں۔ گُورُو نانک جی بھی ماتا کو مِلکر بہت خوش ہُوئے۔ گُورُو جی بھی بیراگ کرنے لگے اور بیراگ کرتے کرتے گُورُو جی ہنس پڑے۔ اور مردانہ کو کہا۔ رباب بجاؤ۔ گُورُو نانک جی نے ایک شبد اُچارن کیا:۔

راگ وڈ ہنس محلہ پہلا

عملی عمل نہ امبڑے کبھی نیر نہ ہوئے ‖ جو رتے سہہ آپنے تن بھاوے سب کوئے
بُو داری دَ بجان کھیئے د کہاں تو صاحب کے ناوے۔ ۱۔

رہاؤ

صاحب سیچلیو رُکھڑا امرت جا کا ناؤ ‖ جن پیا سے ترپت بھئے مَن تن بلہار جاؤ
مے کی ندر نہ آدیئی وسیہ بھیانال ‖ تکھا تیا یا کیوں بہے جا سربھیتر پال
نانک تیرا بانیا تو صاحب میری راس ‖ من تے دھوکہ تا لہے صفت کری ارداس

تب ماتا جی نے کپڑے اور مٹھائی گُورُو نانک جی کے آگے رکھی اور کہا۔ بچہ! اتم کھاؤ۔ تب

گورُو نانک جی نے کہا۔ ماتاجی! مجھے تو بھوک نہیں۔ مَیں سیر ہُوا ہُوا ہُوں۔ ماتاجی نے کہا۔ بچہ! تم کِس چیز سے سیر ہوئے ہوئے ہیں۔ تب گورُو نانک جی نے ایک شبد کہا۔

سِری راگ محلہ پہلا

سب رس مِٹھے منیٔے سُنیٔے سالونے + کھٹ ترسی مُکھ بولنا مارن ناد کیٔے
چھتی امرت بھاؤ ایک جاں کو ندر کرے
بابا ہور کھانا خوشی خوار + جت کھادھے تن پیڑیٔے من مہِ چلے وِکار
رہاؤ

تب ماتا جی نے کہا۔ یہ کھلیا گلے سے اُتار کر نئے کپڑے پہنو۔ تب گورو نانک جی نے دُوسری پوڑی پڑھی ا۔

پہنن رتا من رتا سُپیدی ست دان + نیلی سیاہی کدا کرنی پہنن پیر دھیان
کمر بند سنتوکھ کا دھن جوبن تیرا نام
ماتا ہور پہنن خوشی خوار ! + جت پہدھے تن پیڑیٔے من مہِ چلہ وِکار۔ رہاؤ

تب مہتہ کالُو کو پتہ لگا۔ کہ نانک جی آئے ہیں۔ مہتہ کالو گھوڑے پر چڑھ کر گورُو نانک جی کے پاس گیا۔ گورُو نانک جی پتا کے چرنوں پر آ گرے۔ مہتہ کالُو نے گورُو نانک جی کو گلے لگایا۔ ماتھا چُوما۔ اور کہا بیٹا! گھوڑے پر چڑھ کر گھر چلو۔ تب گورُو نانک جی نے کہا۔ پتا جی! یہ گھوڑا میرے کسی کام نہیں۔ تب گورُو نانک جی نے تیسری پوڑی پڑھی۔

گھوڑے پاکھر سوئنے ساخت بوجھن تیری واٹ + ترکش تیر کمان سانگ تیگ بندگُن دھات
واجے نیجے پت سیو پرگھٹ کرم تیرا تیری ذات
بابا ہور چڑھنا خوشی خوار + جت چڑھیے تن پیڑیٔے من مہِ چلیہ وِکار

تب پھر کالُو نے کہا۔ چلو نانک جی! میں نے نیا مکان بنایا ہے۔ چلو اُس میں رہو۔ وہاں آپ کے سب رشتہ دار ہیں۔ اُن کے ساتھ رل مل کر رہو۔ تم بڑی دیر بعد گھر آئے ہو اور اگر آپ نے پھر جانا ہُوا تو چلے جانا۔ تب گورُو نانک جی نے چوتھی پوڑی پڑھی۔

گھر مندر خوشی نام کی ندر تیری پروار + حُکم سوئی بندھ بھاوسی ہور آکھن بہت اپار
نانک سچا پاتشاہ پُچھ نہ کرے دیچار
بابا ہور سونا خوشی خوار + جت سُتیا تن پیڑیٔے من میں چلے وِکار رہاؤ

تب پھر چھنہ کالُو نے کہا۔ بیٹا! آپ ہم سے کس بات سے رنجیدہ ہیں۔ آپ مجھے بتائیں اگر آپ کہیں تو میں آپ کا اور دیاہ کر دُوں۔ تب گورُو نانک جی نے ایک اور شبد کہا:

راگ سوہی محلہ پہلا ۔ چھند

جِن کیا تِن دیکھیا جگ دھندھڑے لایا
دان تیرے گھٹ چاننا مکھ چندو دی پایا
چند د دی پایا دان ہر کے دُکھ اندھیر ہٹ گیا
گن جنج لاڑے نال سوہے پرکھ موہنے لایا
دِ داہ ہوا سوبھ سیتی پنج سبدی آگایا
جِن کیا تِن دیکھیا جگ دھندھڑے لایا
ہوں بلہاری ساجنا میتا اور میتا
جِن سیتی من راتیا چت لیسڑا دیتا
چت لائے لیتا جان سیتی سے سجن کیوں وسرائیں
جناں نظری آیا ہوئے رلیا جیو سیتی بہ ملے

سب گُن اوگُن ناہی کوئے ہوئے نیتا نیتا
ہوں بلہاری ساجنا ستگور کے میتا

پھر گورُو نانک جی نے ایک اور سلوک اُچارن کیا:۔

سلوک محلہ پہلا

سُوہئیے نمانیے سو سوہ سدا سماں
نانک جنم سوارتھ اپنا کُل بھی چھُٹی نال
گناں کا ہووے واسلا کڈھ واس لییجے
جن گُن ہووے ساجنا مِل سانجھ کریجے
سانجھ کریجے گناں کیری چھوڈ اوگن چلیے
بھرے پٹنبر کر اڈمبر آپنا پڑ ملیئے
جتھے جائے بہیے بھلا کہیے جھول امرت پیجے
گناں کا ہووے واسلا کڈھ واس لییجے
آپ کرے کس آکھیے ہور کرے نہ کوئی
آکھن کس پیہ جائیے جے بھُولڑا ہوئی
جے ہوئے بھُولا جائے کہیے آپ کرتا کیوں بھُولے
ان منگیا ان چھپیا دان ہر کا ایوں ملے

دان دیہہ داتا جگ بدھاتا نانک سچ سوئی
آپ کرے کس آکھیے ہور نہ کرے کوئی

تب گورُو نانک جی نے کہا۔ پتا جی! وہ جو بدھاتا پُورکھ ہے۔ سو کدا چت نہیں بھُولتا نہ وہ کسی پر خفا ہے۔ اور جو اُس نے سنجوگ کیا ہے۔ بھلا کیا ہے۔ پھر ماتا جی نے کہا۔ چلو بیٹا! یہ باتیں چھوڑو۔ پھر کس سنجوگ میں آپ ہو گئے۔ تب گورُو نانک جی نے شبد کہا

راگ مارو محلہ پہلا

پکھوراتیں سدڑا نام خصم کا لیہہ ॥ کھیمے چھتر سرا پچے دِسن رتھ پیڑے

جنی تیرا نام دھیایا تن کو سد ملوہ

بابا میں کرم ہین کوڑ یار ۔۔ ۔ ۔ | ۔ ||| نام نہ پایا تیرا اندھا بھرم بھلا من میرا

رہاؤ

ساد کیتے دُکھ پر پھڑے پورب لکھے مائے ||| سُکھ تھوڑے دُکھ اگلے دُکھے دُکھ دہائے

دِچھڑیاں کا کیا دِچھڑے بلیا کا کیا میل ||| صاحب سو صالاحیے جن کر دیکھیا کھیل

سنجوگی میلا دڑا تن تن کیتے بھوگ

دجوگی مِل دِچھڑے نانک بھی سنجوگ

تب گورو نانک جی نے کہا۔ ماتاجی! ہم پھر آویں گے۔ اب آپ آگیا دیں۔ ہمارا من اُداس ہے۔ اب ہمیں جانے دیں۔ ماتاجی نے کہا۔ بیٹا! آپ بڑی مدت کے بعد آئے ہیں اگر آپ گھر نہ چلیں۔ تو من کو کیسے صبر آوے۔ میں آپ کو دیکھ کر بہت خوش ہوئی ہوں۔ جب تم جانے کا پھر نام لیتے ہو۔ تو میرا صبر جاتا رہتا ہے۔ بیٹا اگر آپ یہیں رہیں تو ہم سری چند وغیرہ کو بھی یہیں بلوا لیتے ہیں۔ بیٹا! جو آپ کہتے ہیں کہ صبر کرو۔ میں جلدی آجاؤں گا۔ سو جس دن تم پیدا ہوئے تھے۔ اُسی دن ہر داس پنڈت نے کہا تھا۔ کہ جو پیر پیغمبر اور جوگی جنگم سنیاسی ہیں۔ سب کو یہ زیر کردیگا۔ اور اس کا ایسا پرتاپ ہوگا کہ تمام دیوتا اس کو نمسکار کریں گے۔ سو بیٹا میرا تو آتما بھی ابھی ٹھنڈا نہیں ہوا۔ اور نہ ہی میری کوئی مُراد پوری ہوئی ہے۔ آگے بیٹا آپ جس طرح چاہیں کریں۔ اتنی دیر میں گورو نانک جی کے سب رشتہ دار آگئے۔ اور چاچا لالو بھی آگیا۔ گورو نانک جی اُٹھ کھڑے ہوئے اور نمسکار کی۔ بھائی لالو بڑا سمجھدار تھا اور اس کو گورو جی پر بڑا بھروسہ تھا۔ وہ کہنے لگا۔ آپ نے بڑی کرپا کی ہے۔ جو ہم پاپیوں کو درشن دیا ہے۔ پھر گورو جی نے کہا چچاجی! آپ کو کرتار چیت آوے۔ ہم پر خوش رہنا۔ ہمارا دل اُداس ہے۔ اب ہم گرد و نواح کی سیر کریں گے۔ پھر آپ کے پاس آویں گے۔ گورو نانک جی نے سب کو نمسکار کیا۔ اور پتا کالو کو کہا کہ ہم تھوڑے دنوں تک آکر آپ کے پاس ٹھہریں گے۔ اتنا کہہ کر گورو نانک جی وہاں سے چلتے ہوئے۔

گورو نانک جی راوی پر گئے!!

تب بھائی بالا نے کہا اے گورو انگد دیو جی! گورو نانک جی جہاں جاتے جیوؤں کا اُدھار کرتے۔

اور جو کوئی گورو نانک جی کی شرن میں آیا۔ اُس کے انیک جنموں کے پاپ کاٹے گئے۔ تب گورو نانک جی کی سُگند ھتا باون چندن کی بنائیں جیسے سری گورو جی باون چندن ہے۔ جو کہ جس درخت کو وایو سپرشن کر کے پھر اور درختوں کو چھو کر چندن رُوپ کر دیتی ہے۔ اُسی طرح گورو نانک جی کا نام سُن کر یا درشن کر کے سب جیووں کے پاپ نشٹ ہو جاتے ہیں۔ تب شانت رُوپ ہو جاتے ہیں۔ سودین دیال گورو جی جاتے جاتے ایک گاؤں کے باہر جا بیٹھے۔ وہاں ایک زمیندار روز دریائے راوی پر اشنان کرنے جایا کرتا تھا۔ وہ آیا اور گورو نانک جی کو دیکھ کر ان کے چرنوں پر نمسکار کی۔ اور ایک گھڑی بیٹھ کر راوی میں اشنان کر کے گھر کو گیا۔ اور اپنی عورت کو کہا۔ اے پرمیشور کی پیاری! باہر تین سادھو آئے بیٹھے ہیں۔ کھانا تیار کرو۔ اُن کو کھلا کر پھر آکر میں بھی کھانا کھاؤں گا۔ اُس کی دھرم پتنی نے بڑے پریم سے رسوئی تیار کی۔ تب وہ زمیندار پرساد لے کر گورو نانک جی کے پاس گیا۔ اور پرساد سامنے رکھ کر ہاتھ جوڑ کر بیٹھ گیا۔ اور کہا۔ اے ناتھ جی! یہ کھائیے۔ تب گورو نانک جی سرب گھٹاں کے جاننے والے اُس کے پریم کو دیکھ کر مجھے کہنے لگے۔ بالا! اِس پرساد کے چار حصے کر کے سب میں بانٹ دو۔ تب میں نے ایسے ہی کیا۔ ایک حصہ زمیندار کو بھی دیا۔ لیکن گورو جی! اُس پرساد کو تقسیم کرتے ہوئے زمیندار کی استری دیکھ گئی۔ تب وہاں سے چل کر گورو نانک جی آگے جا بیٹھے +

ساکھی راوی کے کنارے پر دودے کے ساتھ ہوئی اور وہاں کروڑیا بھی ملا

ایکدن گورو نانک جی نے کہا۔ بھائی بالا مردانہ! چلو تم کو راوی کی سیر کرا لائیں۔ تب میں نے بنتی کی اے سچے پاتشاہ جی! جیسے آپ کی رضا ہے۔ گورو نانک جی دریائے راوی کے کنارے پر جا بیٹھے۔ اور مردانہ شبد پڑھنے لگا۔ مردانہ بولا۔ گورو جی آگے چلو۔ گورو نانک جی نے کہا۔ جلدی مت کرو۔ وہاں ایک دودا زمیندار رہتا تھا۔ اُس کی استری نے پہلے گورو نانک جی کا درشن کیا ہُوا تھا۔ وہ پھر آئی۔ گورو نانک جی کو دیکھ کر بہت خوش ہوئی۔ اُس کے ہاں کوئی لڑکا نہ تھا۔ وہ اپنے گھر جا کر اپنے پتی کو کہنے لگی۔ ٹھاکر جی! ایک سنت رُوپ راوی

کے کنارے پر آئے بیٹھے ہیں۔ چلو اُن کے درشن کر آئیں۔ وہ دونوں دُودھ لے کر گورُو نانک جی کے پاس پہنچے۔ اور چرنوں پر نمسکار کی۔ گورُو نانک جی نے کہا۔ بھائی دودا راضی ہو۔ تب دودے نے کہا۔ آپ کی کرپا ہے۔ تب گورُو نانک جی نے کہا۔ بھائی دودا! آپ کو کرتار چت آوے۔ وہ عورت روزانہ گورُو نانک جی کا درشن کرنے آتی تھی۔ اور درشن کر کے گھر کا کام جا کر کیا کرتی تھی۔ اور بھائی دودا کبھی کبھی درشن کرنے آتا تھا۔ ایکدن اُس استری دُودھ تازہ لے کر گورُو نانک جی کے پاس آئی۔ پیچھے وہ زمیندار گھر آیا اور دیکھا کہ اُس کی عورت گھر پر نہیں ہے۔ وہ بھی گورُو نانک جی کے پاس آپہنچا۔ گورُو نانک جی نے کہا۔ بھائی دودا! مانگ لو جو کچھ مانگنا چاہتے ہو۔ مانگ لو۔ تب دودا کہنے لگا۔ کہ مجھے دُودھ پتر سے بھرپُور کرو۔ تب گورُو نانک جی نے کہا۔ اور بھی کچھ مانگ لو۔ تب دودے نے کہا۔ میں یہی کچھ مانگتا ہوں گورُو نانک جی نے تین دفعہ کہا مگر وہ زمیندار بولا۔ بس گورُو جی! میں دُودھ پُتر سے بھرپُور ہو جاؤں گورُو نانک جی نے کہا۔ اچھا تم دُودھ پُتر سے بھرپُور ہو جاؤ گے۔ مگر سچ کمانا۔ تب دودے زمیندار نے نمسکار کی۔ گورُو نانک جی وہیں ندی کے کنارے رہنے لگے۔ وہاں اور لوگ بھی درشن کرنے آتے۔ وہاں ایک تھانیدار کروڑیا رہتا تھا۔ اُس نے جب گورُو نانک جی کے بارے سُنا تو کہنے لگا۔ یہ تو کوئی جادُوگر ہی ہے۔ اُس نے اپنے نوکروں کو کہا۔ کہ گھوڑی لے آؤ۔ میں اُس فقیر کو اُٹھا آؤں گا یا باندھ کر لے آؤں گا۔ جب یہ خیال کر کے وہ گھوڑی پر چڑھا۔ وہ وہیں گر پڑا۔ اور اُس کی ٹانگ ٹوٹ گئی۔ کچھ دِن چارپائی پر پڑا رہا۔ جب ٹھیک ہو گیا تو پھر اُسی خیال سے گورُو نانک جی کی طرف چل پڑا۔ راستے میں جاتے جاتے وہ اندھا ہو گیا۔ لوگوں نے کہا۔ کہ اگر تم نیک خواہش کر کے چلو گے۔ تو ٹھیک ہو گے۔ وہ پُورے فقیر ہیں۔ تب وہ کروڑیا نیک خواہش کر کے چلو گے۔ تو ٹھیک ہو گے۔ وہ پُورے فقیر ہیں۔ تب وہ کروڑیا نیک خواہش کر کے ننگے پاؤں چل کر گورُو نانک جی کے پاس پہنچا۔ اور بنتی کی۔ کہ آپ سنت ہیں۔ اور دیا والے ہیں۔ لوگوں کو راہِ راست پر لگانے والے ہیں۔ اَب ہمارا بھلا تب ہی ہو سکتا ہے۔ کہ آپ ہمارے ہاں ہی ٹھہریں اور یہاں شکتی میں آپ کو زمین بھینٹ دُوں گا۔ اور آپ اپنے نام کا چک یہاں بنوائیں۔ تب گورُو نانک جی نے کہا۔ بھائی! یہ نو کھنڈ پرتھوی سب ہماری ہے۔ ہم نے تھوڑی سی کیا کرنی ہے۔ تب مردانہ بولا۔ گورُو جی! آپ سری چند اور لکھمی داس کو یہیں رکھ لیویں۔ تب گورُو نانک جی نے کہا۔ بھائی بالا! تم سری چند اور لکھمی داس کو لے آؤ۔ تب بالا اور مردانہ روانہ ہو پڑے۔ دونوں نے آ کر ماتا ترپتا اور مہتہ کالو کے آگے

نمسکار جا کی۔ اُنہوں نے پُوچھا۔ بھائی بالا! نانک جی کہاں ہیں۔ تب بالا نے کہا۔ مہتہ جی! وہ دریائے راوی کے کنارے بیٹھے ہوئے ہیں۔ اور آپ کو یاد کر رہے ہیں۔ آپ مہربانی کر کے رشتہ دار سمیت وہاں چلیں۔ یہ سُنکر مہتہ کالو کہنے لگا۔ آج ہمارے دھن بھاگ ہیں۔ جو نانک جی نے ہمیں یاد کیا ہے۔ مہتہ کالو چلنے کی تیاری کرنے لگے۔ رائے بُلار کو جب اِس بات کا علم ہؤا۔ تو وہ کہنے لگا۔ مہتہ جی! آپ یہاں بیٹھے تھے۔ تو ہمیں بھی اُمید تھی۔ کہ کبھی کبھی گورُو جی کے درشن ہو جائیں گے۔ آپ یہیں رہیں۔ تب مہتہ کالُو نے جواب دیا۔ رائے جی! ہم اُن کا کہنا نہیں موڑ سکتے۔ کیونکہ ہم اُن کو پرمیشور رُوپ ہی سمجھتے ہیں۔ آپ ہمیں جانے کی اجازت دیں۔ تب رائے بُلار نے کہا۔ گورُو نانک جی کو میری طرف سے بہت عاجزی کیساتھ متھا ٹیکنا۔ اور کہنا کہ مجھے پرمیشور کی عدالت میں بچالیں۔ تب مہتہ کالُو روانہ ہو پڑے۔ مردانہ نے اپنے رشتہ داروں کو چلنے کے لئے کہا۔ مگر اُنہوں نے انکار کر دیا۔ پھر مہتہ کالُو جی بمعہ رشتہ داروں کے گورُو نانک جی کے پاس جا پہنچے۔ گورُو نانک جی نے اپنے ماتا پتا کو متھا ٹیکیا۔ مہتہ کالُو اور ماتا جی گورُو نانک جی کو ملکر بہت خوش ہُوئے۔ مہتہ کالُو نے کہا۔ ہم آپ کے درشن درشن کر کے بہُت خوش ہوئے ہیں۔ اور ہم آپ کے درشن کے لئے ہی اپنے گھر کی کِرسانی چھوڑ آئے ہیں۔ تب گورُو نانک جی نے سری راگ میں شبد کہا:۔

سری راگ محلہ ا گھر ۲

ایہہ تن دھرتی بیج کرما کرو سلِلیا پاؤ سارنگ پانی + من کِرسان ہر رِدے جما لے ایوں پاوہ پد نربانی کاہے گربس مُوڑے مائیا

پِت سُتو سگل کالت ماتا تیرے ہوئے نہ انت سکھائیا۔ رہاؤ۔

بکھے بکار دُشٹ کِرکھا کرے اِن تج آتمے ہوئے دھیائی

جپ تپ سنجم ہوئے جب راکھے کمل بگسے مدھو آسرمائی

بیس سپتا ہرو باسرو سنگر مہ تین کھوڑا نت کال سارے

دس انٹھار میں اپرمپرو کینے کہے نانک اِد ایک تارے

اِس کا پرمارتھ گورُو نانک جی کہتے ہیں۔ اے پتا جی! اِس تن کو دھرتی کرو۔ شُبھ کرموں کا بیج ڈالو۔ اور جو مہاراج کے نام کا سمرن کرنا ہے۔ وہ جل دو۔ من کو کِرسان کرو۔ جو پرماتما کے چرنوں کا دھیان کرنا ہے۔ سو اپنے من میں جماؤ۔ اِس پرکار مُکت ہوگی۔ اور مائیا کو جھُوٹھ سمجھ کر اُس کا تیاگ کرو۔ سُنو پتا جی! جتنے بھی رشتہ دار ہیں۔ کسی نے ساتھ نہیں جانا۔

اِن کا بھی تیاگ کرو۔ اور جب تپ سنجم اپنی کھیتی کے پہر یدار بٹھاؤ۔ تب تمہارا من اپنے آشرم
میں آجاوے گا۔ اور واہگورو کے جاپ کرنے سے آپ کا اُدھار ہوگا۔ تب ماتا جی نے کہا۔
بیٹا۔ جب تُم مہربان ہوگئے۔ تب ہمارا اُدھار خود بخود ہو جائے گا۔ تب کروڑیا یہ بات سُنکر
گورُو نانک جی کے چرنوں پر گر پڑا۔ اور کہنے لگا۔ گورُو جی! میَں تلعہ بناتا ہوں۔ اینٹ کس کے
نام کی رکھوں۔ تب گورُو نانک جی نے کہا۔ بھائی کرتار کے نام کا کرتار پور بناؤ۔ تب اُس نے
چار دیواری کچی بنوائی۔ شری گورو نانک دیو جی مہاراج کے لئے پکے گھر بنائے۔ تب مہتہ کالو
جی۔ لکھمی داس۔ ماتا ترپتا۔ سری چند۔ ماتا چونی وہاں رہنے لگے۔ تب وہ کروڑیا چلتی دفعہ
بنیتی کرنے لگا۔ کہ غریب نواز! جو کچھ اِس زمین کی پیداوار ہوگی۔ اِسی دھرم سالہ میں
رکھنا۔ تب کروڑیا چل پڑا۔ اور وددے کی گئووں اور بھینسوں کے وگ بڑھتے گئے۔ وہ دِن
کا دُودھ گورُو نانک جی کے گھر دیتا۔ اور رات کا دُودھ اپنے گھر رکھتا۔ اِتنے میں شرادھوں
کے دِن آگئے۔ مہتہ کالُو نے اپنے پتا کا سرادھ کیا۔ اور مہتہ کالُو جی برہمنوں کے پیَر وغیرہ
دھونے لگے۔ تب گورُو نانک جی نے پوچھا۔ پتا جی! یہ کیا کرتے ہیں۔ تب مہتہ کالُو نے کہا
بیٹا! میرے پِتا کا شرادھ ہے۔ گورُو نانک جی نے کہا۔ پِتا جی! جب سے واشنا بدھیا
ہُوئی ہیں۔ تب سے پتر نرک سورگ بھوگتے ہیں۔ جب یہ پرانی واشنا سے نِرواس ہوتا
ہے۔ تب پتر بھی مُکت ہوتے ہیں۔ جس طرح لڑکے کے ہاتھ سے گُڈی کی ڈور ٹوٹ
جاتی ہے۔ تب پیچھے چند ا ڈور میں پاتا ہے۔ گُڈی کو جا پہنچتا ہے۔ سو جب ڈور ٹوٹ
جاتی ہے۔ تو گُڈی بھی چلی جاتی ہے۔ اِسیطرح جو اگیانی ہیں سو اُن کے موہ کے ڈور
پتروں کو پہنچتی ہے۔ تب گورُو نانک جی نے کہا۔ پِتا جی! آپ واہگورو کہہ کر آنکھیں بند
کرو۔ تب مہتہ کالُو نے آنکھیں بند کرلیں۔ تو کیا دیکھتے ہیں۔ کہ ہم بیکنٹھ دھام میں بیٹھے ہیں
اور جو چار جُگوں کے پتر ہیں۔ سب چتر بھج سروپ دھار کر بشن جی کے پاس بیٹھے ہوئے
ہیں۔ کالُو جی کو دیکھ کر سب اُن کے گلے آملے۔ پتروں نے کہا۔ کالُو جی! آپ دھن ہیں۔ جن
کے گھر گورُو نانک جی پیدا ہُوئے ہیں۔ جن کی وجہ سے ہم سب کا اُدھار ہُوا ہے۔ مہتہ کالُو جی
ایک برس تک وہاں ٹھہرے رہے۔ پھر کہنے لگے۔ میَں تو مات لوک کو جاتا ہوں۔ اَور پھر میں
دیہہ کو تیاگ کر آپ کے ہاں آؤں گا۔ تب اُنہوں نے اپنی آنکھیں کھولیں تو کیا دیکھتے ہیں۔ کہ
ابھی وہ برہمنوں کے پیر ہی دھو رہے ہیں۔ تب مہتہ کالُو نے کہا۔ بیٹا! میں نے آپ کی کرپا
سے ہی یہ کوتک دیکھا ہے۔ اب آپ بتائیں کہ میں شرادھ کروں یا نہ کروں۔ تب گورُو نانک

جی نے جواب دیا۔ پتا جی! جو کام اُدھم پرش کرتے ہیں۔ سو سب کی رہراس ہوتی ہے۔ آپ سرادھ کریں۔ تاکہ سارے جگ کی ریتی چلی آوے۔ جہتہ کالو جی نے گورو نانک جی کو کہا سی۔ گورو نانک جی یہ لیلا کر کے وہاں سے چلتے ہوئے۔

آگے ساکھی رام تیرتھ پر ایک برہمن کیسا ہوئی

تب گورو نانک جی رام تیرتھ جا بیٹھے۔ وہاں پورنماشی کا اشنان کرنے کے لئے بہت لوگ آئے ہوئے تھے۔ گورو نانک جی نے ایک برہمن کو دیکھا کہ اشنان کر کے سالگرام کی پرتما تلک لگا کر آگے دھری ہے۔ اور خود بارہ ٹیکے لگا کر بیٹھا ہے۔ چونکڑی مار کر ڈنڈوت کر رہا ہے بہت بھگتی کرتا ہے۔ اور لوگوں کو دکھاوا کرتا ہے۔ وہ برہمن آنکھوں کو بند کر کے مالا پھیرنے لگا۔ تب گورو نانک جی نے کہا۔ سوامی دیوتا! تم آنکھیں بند کر کے کس کا دھیان کر رہے ہو۔ اُس برہمن نے کہا۔ پتا جی! میں سالگرام کی پوجا کرتا ہوں۔ تب گورو نانک جی نے کہا۔ سوامی جی! جو مورت ہے۔ وہ تو آپ کے آگے دھری ہے۔ پھر تم آنکھیں بند کر کے کیوں دھیان کرتے ہو۔ تب برہمن نے کہا۔ پتا جی! مجھے سب کچھ نظر آتا ہے۔ یہ کہہ کر برہمن نے پھر آنکھیں بند کر لیں۔ تب گورو نانک جی نے ایک گپت سکھ کو حکم کیا کہ تم اس برہمن کے سامنے سے سالگرام کی مورتی اُٹھا لے جاؤ۔ وہ سکھ معہ پوجا کے سامان کے مورتی وغیرہ اُٹھا کر لے گیا۔ جب برہمن نے آنکھیں کھولیں۔ تو سب کچھ غائب پا کر درلاپ کرنے لگا۔ گورو نانک جی نے کہا۔ سوامی دیوتا! آپ روتے کیوں ہیں۔ اُس برہمن نے کہا۔ پتا جی! میرا تمام پوجا کا سامان معہ سالگرام کی مورتی کے کوئی اُٹھا لے گیا ہے۔ تب گورو نانک جی نے کہا سوامی دیوتا! آپ کو دھیان کرنے سے تین لوک نظر آتے ہیں۔ اور سب کچھ آپ کو نظر آتا ہے۔ جہاں کہیں ہیں دیکھ لو۔ تب اُس برہمن نے سچ سچ بتا دیا۔ کہ پتا جی! میں یہ سب کچھ جھوٹ اپنے پیٹ کے واسطے بولتا ہوں۔ اسی جھوٹ سے میں اپنا روٹی کا گذارہ کرتا ہوں۔ لیکن اب سری گوبند جی کے نام پر مجھے وہ مورتی واپس لے دیویں۔ جس نے کہ اُٹھائی ہے۔ غرضیکہ وہ پنڈت بہت منت سماجت کرنے لگا۔ گورو نانک جی مہربان ہوئے اور کہنے لگے دیوتا جی! آپ جھوٹ بولنا چھوڑ دیں۔ پرماتما آپ کو ویسے ہی رزق دے گا۔ اور سری رام جی کا سمرن شدھ من سے کیا کرو۔ وہ برہمن بولا۔ پتا جی! آپ کی کرپا ہوگی۔ تو میں جھوٹ نہ بولوں گا۔ اور سنیئے پتا جی! جھوٹ کے بغیر روٹی بھی نہیں چلتی۔ تب گورو نانک جی

نے کہا۔ اے سوامی دیوتا! آپ جھوٹ کیوں بولتے ہیں۔ کہ جب میں آنکھیں بند کرتا ہوں۔ مجھے تینوں لوک نظر آتے ہیں۔ جہاں تم بیٹھے ہو۔ تمہارے پیچھے دھن دولت زمین میں دفن ہوئی پڑی ہے۔ اُس کا آپ کو علم بھی نہیں۔ تب وہ پنڈت بولا۔ پتاجی! مجھے تو کچھ پتہ نہیں۔ تب گورو نانک جی نے کہا۔ سوامی دیوتا! تم اُٹھ کر زمین کھودو۔ اُس برہمن نے ایسا ہی کیا۔ کیا دیکھتا ہے۔ کہ بڑا دھن پڑا ہے۔ وہ پنڈت گورو نانک دیوجی مہاراج کے چرنوں پر گر پڑا۔ گورو نانک جی نے ایک شبد کہا۔

راگ دھناسری محلہ ا گھر ۳

کال ناہیں جوگ ناہیں۔ ناہیں ست کا ڈھب ‖ تھانسٹ جگ بھرسٹ ہوئے ڈوبتا اِوجگ
کال مینہ رام نام سار ‖ اکھیں تہ میٹیں ناک پکڑ یہہ ٹھگن کو سنسار

رہاؤ

آٹ سیتی ناک پکڑ یہہ سوجھتے تن لوئے ‖ مگر پاچھے کچھو نہ سوجھے ایہہ پدم الوئے
کھتریاں تاں دھرم چھوڈیا ملیچھ بھاکھیا گہی ‖ سرسٹ سب اِک ورن ہوئی دھرم کی گت رہی
اسٹ ساج پُران سودھ کریہہ بید ابھیاس ‖ بن نام ہر کے مُکت ناہیں کہے نانک داس

گورو نانک دیوجی کہتے ہیں۔ اے سوامی دیوتا! تم اِس پتھر کی مورت کا سمرن کرتے ہو۔ سو اِس کے بس میں تو کال بھی نہیں تا کہ موت سے بچا لے۔ سو آنکھوں کو بند کر کے ناک کو پکڑ کر بیٹھے رہنا ہے صرف سنسار کو ٹھگنے کے لئے۔ سنو دیوتا جی! یہ ٹھگی آپ کو ایکدن نقصان پہنچائے گی۔ اور مکت جو سری ٹھاکر جی کے نام میں ہے۔ اب کلو کال کے پہرے میں رام نام ہی سار وست ہے سو آپ نام کا سمرن کیا کریں۔ سنو سوامی جی! جو کوئی سدھ من سے ست نام کا سمرن کریگا۔ تو مکتی حاصل کریگا۔ آپ رام نام کا سمرن کریں۔ آپکا بھلا ہوگا۔ تب اُس پنڈت نے کہا۔ پتاجی! یہ جو دھن آپ نے مجھے بتایا ہے۔ وہ ہمارا ہے یا کسی اور کا رکھا ہوا ہے۔ گورو نانک جی نے کہا۔ سنو دیوتا جی! جتنی مایا اِس دُنیا میں ہے۔ سو سب اِس زمین میں دبی ہوئی ہے۔ نہ کسی نے کھائی ہے۔ نہ کسی نے خرچ کی ہے۔ چاروں جگوں میں مایا اکھٹی کر کے دفن کر گئے ہیں۔ یہ دُنیا کا بیوپار ہی ایسا ہے سنو سوامی جی! جو پرمیشور کے بھگت ہیں۔ سو پراُپکاری ہیں۔ اُن کی دِب درشٹی ہے۔ اور سچے بھگتوں کو سب کچھ نظر آتا ہے۔ وہ سب کچھ جانتے ہیں۔ مگر کسی کو کہتے کچھ نہیں۔ تب وہ برہمن بولا۔ بابا جی! جتنا سنسار ہے سب مایا کا طلبگار ہے۔ پرمیشور کو تو کوئی یاد نہیں کرتا۔ اُن کی کیا گت ہوگی۔ تب گورو نانک جی نے کہا۔ سوامی جی! کلجگ میں کھتری برہمن سنسار میں مکھی تھے۔ سو انہوں نے تو اپنا دھرم چھوڑ دیا ہے۔ اور پاپ بدھی پکڑ لی ہے۔ سو کون کون پاپ کرتے ہیں۔ ایک لڑکیوں کا پیسہ لینا

بڑا پاپ ہے۔ دوسرا کھتری برہمن ہو کر ترکوں کیساتھ ملکر اپنا کاروبار کرتے ہیں۔ ترکوں کی بولی بولتے ہیں۔ یہ بھی بڑا پاپ ہے۔ تیسرا پرائی استری سے رس ریت کی باتیں کرتے ہیں۔ اور پرائی نندیا کرنی یہ بھی بڑے پاپ ہیں۔ جہاں پرمیشور کا اُچارن ہو رہا ہو۔ وہاں کام کار کی بات چھیڑنی یہ بھی مہا پاپ ہے۔ جیسے مہاتماؤں نے کہا ہے:-

پاپی بھگت نہ بھاوئی ہر تو جانہ سُہائے ‖ ماکھی چندن پر ہرے جہہ بگندھ تہ جائے
دھرم کرہیں سا لیتا سادھو ملے نسنگ ‖ مکت پدارتھ پائیے نانک ہرے نہ بھنگ

پھر برہمن نے کہا۔ پاتشاہ جی! کلجگ میں ایسا ہی ورتارا ورتدا ہے۔ لیکن سری رام نام کے بھجن کے بغیر کوئی بھی اُپاؤ چھوٹنے کا ہے یا نہیں۔ تب گورو نانک جی نے جواب دیا۔ اے سوامی جی! سری پرمیشور جی کے نام کے بغیر کبھی مُکتی نہیں ہو سکتی۔ تب گورو نانک جی نے ایک سلوک کہا:-

کیرتن بن چِت لائے نِت اُپجے من پرتیت پیار ‖ سگل پاپ کا ناس ہوئے مُکھ اُجل ہر دوار
بن سِمرن جو جیونا برتھے ساج پرال ‖ نانک ہر کا سمرن سار ہے۔ ہور چھاڈ سگل جنجال

یہ شبد سُنکر وہ برہمن گورو نانک جی کے چرنوں پر گر پڑا۔ اور گورو جی کا سکھ ہوا۔ گورو نانک جی نے اُس گپت سکھ سے لٹا کر وغیرہ منگوا دیا۔ اور اُس کو نام کا اُپدیش کرکے وہاں سے چلتے ہوئے۔

"بولو جی واہگورو"

آگے ساکھی ایک برہمچاری کے ساتھ ہوئی

ایکدن گورو نانک جی کرتارپور میں بیٹھے ہوئے تھے۔ کہ ایک اچاری برہمن خود چیار لھتی آیا اور اُس نے گورو نانک جی کو آشیرواد دی۔ گورو نانک جی رسوئی میں بیٹھے ہوئے تھے۔ اُنہوں نے کہا۔ آؤ سوامی دیوتا! پرشاد تیار ہے۔ وہ برہمن بولا۔ مہاراج جی! میں اس دھرتی پر کی ہوئی رسوئی نہیں کھاتا میں تو ہتھ بھر دھرتی کھود دوں گا۔ وہاں چونکا بناؤں گا۔ اور لکڑیوں کو دھو کر چونکا میں لے جاؤں گا اور اپنے ہاتھوں سے رسوئی تیار کروں گا۔ پھر کھاؤں گا۔ تب گورو نانک جی نے اُس پنڈت کو کچی خوراک ہی دی۔ وہ پنڈت اُس اناج کو لے کر باہر زمین کھودنے لگا۔ جہاں زمین کھودتا ہڈیاں ہی ہڈیاں نظر آتیں۔ سارا دن یہی کچھ کرتا رہا۔ آخر شام کو تنگ آ کر گورو نانک جی کے پیروں پر آ گرا۔ اور کہنے لگا گورو جی میں بھوکا ہوں۔ مجھے اپنی رسوئی کا ہی پرشاد دیں۔ گورو نانک جی نے کہا۔ سوامی دیوتا! اب وہ وقت بیت چکا ہے۔ پر تو واہگورو کہہ کر رسوئی جا کر کھاؤ۔ ... تب ایک سلوک گورو نانک

جی نے اُچارن کیا:-

راگ بسنت محلہ پہلا

سونے کا چوکا کچن کوار ۔۔ رُپے کیا کارا بہُ بستار
گنگا کا اُدک کرنتے کی آگ ۔۔ گرڑا کھانا دُودھ سیو گا ڈ
رے من لیکھے کبہوں نہ پائے ۔۔ جام نہ بھیجے ساچے نائے

رہاؤ

دس اَٹھ لیکھے ہووے پاس ۔۔ چارے وید مکھاگر پاٹھ ۔۔
پُربی ناوے ورناں کی دات ۔۔ ورت نیم کرے دِن رات
قاضی مُلاں ہووے سیخ ۔۔ جوگی جنگم بھگوے بھیکھ
کو گرہی کرماں کی سندھ ۔۔ بن بُوجھے سب کھڑلیس بندھ
جیتے جی لکھی سرکار ۔۔ کرنی اُپر ہووے گا سار
حُکم کرمہ مُورکھ گنوار ۔۔ نانک ساچے کے صِفت بھنڈار

یہ شبد سُنکر اُس نے گورُو نانک جی کو متھا ٹیکیا اور کہا۔ گورُو جی! مجھے اپنا سِکھ کرو۔ تب شری گورُو نانک دیو جی مہاراج نے سلوک کہا۔

سلوک محلہ پہلا

سچ سنجم کرنی کارا ناون نام جپیہی + نانک اگے ادتم سیئی جہ پاپاں پنڈھ نہ دیہی

اے برہمچاری جی! اِس پرکار کا چوکا کرو۔ تاکہ من کی میل دُور ہووے۔ یہ سُنکر برہمچاری گورُو نانک جی کا سِکھ ہُوا اور پرمیشور کا بھجن کرنے لگا +

آگے ساکھی دُنی چند کھتری کیساتھ ہوئی

گورُونانک دیو جی ایک گاؤں میں جا پہنچے۔ وہاں لاہور کی تحصیل کا ایک کھتری رہتا تھا۔ جو کہ بہت ہی امیر تھا۔ اُس کو پتہ لگا کہ یہاں گورُونانک جی آئے ہیں۔ وہ اِن کے پاس آیا اور بڑی عزت سے گورُونانک جی کو اپنے گھر لے گیا۔ اُس دِن اُس کے گھر میں سرادھ تھا۔ گورُونانک جی نے پُوچھا۔ اے دُنی چند! آج آپ کے گھر میں کیا ہے۔ تب دُنی چند نے جواب دیا۔ گورُو جی! آج میرے

پتا کا سرادھ ہے۔ اُن کے نمت ہیں نے سو برہمنوں کو کھانا کھلایا ہے۔ گورُو نانک جی نے کہا۔ اے دُنی چند! آپ کے باپ کو آج تین دن ہو گئے ہیں۔ بھوکا بیٹھا ہُوا ہے۔ اور آپ کہتے ہیں کہ اُس کے نمت ہیں نے سو برہمنوں کو کھانا کھلایا ہے۔ تب دُنی چند نے کہا۔ میرے پتا اِس وقت کہاں ہیں۔ گورُو نانک جی نے کہا۔ یہاں سے پچاس کوس کے فاصلہ پر ایک ٹیلے میں بگھیاڑ کے رُوپ میں آپ کے پتا بیٹھے ہیں۔ تم وہاں پرشاد لے جاؤ۔ مگر ڈرنا مت۔ آپ کے وہاں جانے سے اُس کی مُنش بُدھی ہو جاوے گی۔ اور وہ پرشاد کھا لے گا۔ دُنی چند پرشاد لے کر وہاں جا پہنچا۔ اور کیا دیکھتا ہے۔ کہ ایک ٹیلے کے درخت کے نیچے ویاکل بیٹھا ہُوا ہے۔ پاس بیٹھ کر پرشاد آگے رکھا۔ اور پیری پونہ کیا۔ کہنے لگا۔ پتا جی! آپ کے نمت ہیں نے سو برہمن کو کھانا کھلایا ہے۔ گورُو نانک جی کی کرپا سے اُس کی مُنش بُدھی ہو گئی۔ تب دونی چند نے کہا۔ پتا جی! آپ تو بڑے نیک آدمی تھے۔ یہ بگھیاڑ کی دیہہ تم نے کیسے پائی۔ اُس نے جواب دیا۔ اے بیٹا! میری یہ حالت اِس لئے ہوئی۔ کہ مجھے پُورا گورُو نہیں مِلا تھا۔ اور جب میرا آخری وقت تھا۔ اُس وقت میرے آس پاس کسی نے گوشت پکایا تھا۔ اُس کی واشنا مجھے پہنچی۔ میری خواہش اُس کے کھانے کے لئے ہُوئی۔ اِسی وجہ سے مجھ کو یہ جنم مِلا۔ بیٹا آپ کو بھی چاہیئے کہ پُورے گورُو کو مِلکر اپنا جنم سُدھار دو۔ تب اُس نے وہ پرشاد کھا لیا۔ اور دُنی چند واپس اپنے گھر آ گیا۔ اور آکر گورُو نانک جی کے چرنوں پر گر پڑا۔ اور بنتی کی۔ گورُو جی! یہ سات لاکھ روپیہ میرے پاس ہے۔ کرپا کر کے یہ دیا کرو۔ کہ میرا اِس میں دھیان نہ رہے۔ نہ معلوم میری گتی کسطرح ہو گی۔ اور یہ مایا اگلی درگاہ میں میرا کیا حال کریگی۔ اِس مایا کو میرے ساتھ پرلوک میں جانے کا طریقہ بتاؤ۔ اِتنا کہہ کر گورونانک جی کے چرنوں پر گر پڑا۔ گورُو نانک جی کے من میں دیا آئی۔ اُنہوں نے کہا۔ اے دُنی چند! اِس مایا کو پرمیشور کے ارتھ سنتوں سادھوؤں اور پرمیشور کے پیاروں کو کھلا دو۔ اِس بات کے ہم ضامن ہیں۔

پھر گورُو نانک جی نے ایک سبد کہا:۔ سری راگ محلہ ۱

مچھلی جال نہ جانیا سر کھارا اسگاہ	اَت سیانی سوہنی کیوں کیتو ولیاہ

کیتے کارن پاکڑی کال نہ ٹلے سراہ

بھائی رے اِوسر جانہُ کال ؟ ؟	جیوں مچھی تیوں مانسا پوے اچنتا جال ؟ رہاؤ
سب جگ بادھو کال کو بن گورُ کال اپھار	سچ رتے سے اُبرے دُبدھا چھوڑ وکار

ہوں تس کے بلہار نے در سچے سچیار

سچا نے جیوں پنکھیاں جائی بدھک ہاتھ + گور راکھے سے اُبرے ہور پھاتھے چوگا تھ

بن ناد دے چُن سُٹیہہ کوئی نہ سنگی ساتھ

سچو سچا آکھیئے سچو سچا تھان + جنی سچا منیاتِن من سچ دھیان

من مُکھ سوُچے جانیہہ گوُرمکھ جنہاں گیان

ستگوُر اگے ارداس کر ساجن دیہہ ملائے + ساجن ملیئے سُکھ پایا جمدوت مُوئے بکھ کھائے

ناد ے اندر رتوں وساں ناد دے سے من آئے

باہجھ گوُر د غبار ہے بن سبد بُوجھ نہ پائے + گوُرمتی پرگاس ہوئیے سچ رہے لو لائے

تھیے کال نہ سنچرے جوتی جوت سمائے

تُوہیں ساجن تُو سُجان تو آپے میلنہار + گوُرسبدی صالاحیئے انت نہ پاراوار

جھتے کال نہ اپڑے جھتے گوُر کا سبد اپار

حُکمی سبھے اُپجے حُکمی کار کماہہ + حُکمی کالے ہے وس حُکمی سچ سماہہ

نانک جو تس بھاوے سو تھیئے اِنہاں جنتاں وس کِچھ ناہ

یہ بچن سُنکر دُنی چند گوُرو نانک جی کے چرنوں پر گر پڑا۔ اور بنتی کی۔ گوُرو جی! مجھے کوئی سیوا بتایئں۔ گوُرو نانک جی نے ایک سوُئی دی اور کہا۔ یہ سوُئی تم رکھ لو۔ ہم تم سے یہ سوُئی اگلی درگاہ میں لے لیویں گے۔ دُنی چند نے جاکر اپنی استری کو ساری بات بتائی۔ وہ بولی۔ سوامی جی! جب یہ دیہہ انسان کے ساتھ نہیں جاتی۔ تو یہ سوُئی کو کیسے ساتھ لے جاؤگے اس سوُئی کو واپس کردو۔ اور یہ سنت پوُرن پوُرکھ ہیں۔ جسطرح کہیں ویسے کرو۔ دُنی چند اپنی استری سے کہنے لگا۔ وہ تو کہتے ہیں۔ کہ یہ جو مایا آپ کے پاس ہے۔ یہ سنت سادھوؤں کو بانٹ دو۔ تب یہ تمہارے ساتھ جا سکتی ہے۔ پھر دونوں گوُرو نانک جی کے چرنوں پر آگرے اور بنتی کی۔ گوُرو جی! ہمیں اس سنسار سے پار کرو۔ تب گوُرو نانک جی نے ایک سلوک کہا:-

محلہ ۱

لکھ من سونا لکھ من رُپا لکھ ساہاں سر ساہ ||| لکھ لسکر لکھ واجے نیزے لکھیں گھوڑ ے پاتساہ

جھتے سائر لنگھنا اگن پانی اسگاہ ||| کندھی دس نہ آوئی دھاہیں پئے کُرلاہ

نانک اوتھے جانیئے ساہ کیئی پاتساہ

یہ بچن سُنکر دونوں اِستری مرد بڑی سردھا کے ساتھ گورُو نانک جی کی اُستت کرنے لگے۔
اور بینتی کی۔ کہ گورُو جی! آپ نے ہمارے اُوپر بڑی کرپا کی ہے۔ اور ہم کرتارتھ ہُوئے ہیں۔
جیسا آپ حکم کریں۔ ویسے ہی ہم کریں گے۔ تب گورُو نانک جی نے کہا۔ کہ اِس مایا کو اکٹھا کرنے کے
لئے کئی پاپ اور چھل وغیرہ کرنے پڑتے ہیں۔ پھر چلتی دفعہ یہ سب مایا یہیں رہ جاتی ہے۔ مگر اُن
پاپوں کی سزا بھگتنی پڑتی ہے۔ بغیر پُن کئے یہ دھن کسی کام کا نہیں۔ اِس پرانی کے تین متر ہیں۔
ایک پدارتھ دوسرا پروار۔ اور نیسل کرم جتنی دیر زندگی ہے۔ اُتنی دیر تک یہ پدارتھ سنگی
ہے۔ جس وقت مر گئے۔ اُس وقت دھن دولت کے مالک اور بن گئے۔ رشتہ دار شمشان
میں پرانی کو جلا آئے۔ جن کے لئے چھل کپٹ کرتا ہے۔ اُن کے داہ تک پروار سنگی رہا۔ تیسرا
متر کرم وہ پرلوک تک ساتھ رہتے ہیں۔ بھلے بُرے پھل دے کر ہٹتے ہیں۔ اِس واسطے اے
دُنی چند! شُبھ کرم کرو۔ یہ پدارتھ پرمیشور کے ارتھ کرو۔ تاکہ تمہاری لوک پرلوک میں سہائتا کرے
گورُو نانک جی کا بچن سویکار کر کے دُنی چند نے سات لاکھ روپیہ دان کر دیا۔ دونوں اِستری
مرد گورُو نانک جی کے سِکھ ہُوئے۔ گورُو نانک جی نام کا اُپدیش دے کر چل پڑے۔

گورُو نانک جی نے کہا۔ مردانہ! بے بے جی یاد کر رہی ہیں۔ مردانہ بولا۔ چلو گورُو جی۔ اِتنی
دیر میں وہ سُلطان پور جا پہنچے۔ تلساں لونڈی نے جا کر بے بے جی کو کہا۔ کہ بھُوجی! آپ کے
بھائی آئے ہیں۔ یہ سُنکر بے بے جی بہت خوش ہوئیں۔ بے بے جی کو گورُو نانک جی ملے۔ اتنے میں
بھائی جیرام کو بھی پتہ لگ گیا۔ وہ بھی بڑے آنند ہُوئے۔ اِتنے میں مردانہ نے کہا۔ گورُو جی!
میں تلونڈی جا کر اپنے رشتہ داروں کو مِل آؤں۔ گورُو نانک جی نے کہا۔ اچھا جاؤ مردانہ!
مگر وہاں دیر نہ لگانا۔ مردانہ بولا۔ گورُو جی! میں گھر کیا لے جاؤں۔ گورُو نانک جی نے کہا۔ روڑوں
کی مٹھی بھر کر باندھ لو۔ اور گھر جا کر کھولنا۔ جو کچھ آپ چاہیں گے۔ وہی ہو جاوے گا۔ مردانہ نے ایسا
ہی کیا۔ مردانہ گھر پہنچا۔ گٹھڑی کو کھولا۔ تو سونے کے روڑے بن گئے۔ مردانہ پھر مِل کر واپس
گورُو نانک جی کے پاس آ گیا۔

ساکھی گھر کی داسی کے ساتھ ہوئی

ایکدن گورُو نانک جی کرتارپور میں سوئے پڑے تھے۔ رسوئی تیار ہوئی۔ تو سیوئیے نے عرض
کی۔ ماتا جی! رسوئی تیار ہے۔ ماتا جی اُس وقت کسی کام میں بیٹھی تھیں۔ اُنہوں نے اپنی داسی کو کہا
کہ گورُو جی کو جگا لاؤ۔ وہ لونڈی گئی۔ اور اُٹھانے لگی۔ اُس سے کیا ہُوا۔ کہ وہ گورُو نانک دیو جی

کے چرن چاٹنے لگی - جونہی اُس نے ایسا کیا - وہ لونڈی دبیہ دِبیہ درشٹ ہوگئی - اور اُس کو اگم نگم کی سوجھی ہوگئی - کیا دیکھے جو گورُو نانک جی سمندر کے کنارے کھڑے ہیں - کسی سکھ کا جہاز ڈوب رہا تھا - وہ پار کر دیا - یہ کوتک دیکھ کر وہ لونڈی ماتا جی سے کہنے لگی - کہ گورُو نانک جی جب یہاں آئیں گے - تب جگا لاؤں گی - ماتا جی نے کہا - اری وہ تو گھر میں سوئے ہوئے ہیں - داسی نے کہا - گورُو جی تو سمندر میں سکھ کا جہاز نکالنے گئے ہوئے ہیں - یہ سُنکر ماتا چُپ کر گئی - جب گورُو نانک جی جاگے - تو ماتا نے کہا - مہاراج جی! یہ لونڈی ہمیں مخول کرتی ہے - گورُو نانک جی نے کہا - اس کی کیا مجال! کہ تم کو کچھ کہے - اِس نے آپ کو کونسی ایسی بات کہی ہے - ماتا نے کہا - رسوئیے نے کہا رسوئی تیار ہے - مَیں نے آپ کو بُلانے کے لئے اِسے بھیجا - یہ کہنے لگی - گورُو جی سمندر میں کسی سکھ کا جہاز نکالنے گئے ہوئے ہیں - جب آئیں گے تب جگا لاؤں گی - گورُو نانک جی نے کہا - ایسی کملیوں جھلیوں کی بات نہ مانا کریں - جب گورُو نانک جی نے یہ بات کہی - تو وہ لونڈی جھلی ہوگئی - لیکن اُس نے گورُو نانک جی کا درشن کیا تھا - اور ساتھ ٹہل بھی کرتی رہی تھی - اِس واسطے لونڈی کی بُدھ نرمل رہی - پھر کچھ دن گورُو بابا جی گھر میں رہ کر کہیں چلے - تب مُولے کی لڑکی نے کہا سچے پاتشاہ جی! جب آپ یہاں رہتے ہیں - تو ہمارا راج بنا رہتا ہے - اگر آپ چلتے ہو تو مجھے بھی ساتھ لے چلو - گورُو نانک جی نے کہا - تمہارا راج اور ساج دن بدن بڑھتا جائیگا - آپ فکر نہ کریں - گورُو نانک جی اپنے تمام رشتہ داروں کو مِل کر چلتے ہوئے

سیدپور پٹھاناں کو گئے اور ساکھی میر بابر کیساتھ ہوئی

گورُو نانک جی چلتے چلتے سیدپور جا پہنچے - وہاں پٹھانوں کے گھر میں ایک شادی تھی - وہاں پٹھان اکٹھے ہو کر ناچ رہے تھے - گورُو نانک جی کے ساتھ کچھ فقیر رہتے تھے - اُن کو بھوک نے بڑا تنگ کیا - مگر کسی نے اُن کی خبر نہ لی - تب گورُو نانک جی نے غصہ میں آکر شبد اُچارن کیا:-

راگ تلنگ محلہ ۱

جیسی میں آوے خصم کی بانی تیسڑا کریں گیان وے لالو
شرم دھرم دوئے چھپ کھلوئے کوڑ پھرے پردھان وے لالو
مسلمانیاں پڑھیں کتیباں کشٹ میں کریں خدائے وے لالو
صاحب کے گن نانک گاوے ماس پوری وچ آکھ مسولا
سچ کا صاحب سچ نیاد سچڑا نیاؤں کرے گا

پاپ کی جنج لے کابلوں دھایا جوری منگے دان وے لالو
قاضیاں باہمناں کی گل تھکی اگد پڑے شیطان وے لالو
جات سناتی ہور ہندوانیاں ایہہ بھی لیکھے لائے وے لالو
جن اُپائی رنگ روائی بیٹھا دیکھے وکھ اکیلا
کایا کپڑ ٹک ٹک ہوسی ہندوستان سمالسی بولا

آدن اُٹھنترے جان ستاویں اور بھی اُٹھسی مرد کا چیلا + سچ کی بانی نانک آکھے سچ سناسی سچ کا بیلا
جب گورو نانک جی نے یہ شبد کہا۔ ایک برہمن نے سنکر کہا تو۔ بھائی اِس فقیر نے بڑا ہی
غضب کا شبد کہا ہے۔ وہ برہمن گورو نانک جی کے چرنوں پر گر پڑا۔ اور کہا۔ یہ شبد غضب کا
پھیریئے۔ گورو نانک جی نے کہا۔ سوامی جی! یہ شبد نہیں پھرتا۔ جو ہونا تھا وہ ہو گیا۔ مگر آپ شہر
سے دو تین کوس دور جا رہیں۔ وہاں جو ٹوبہ ہے۔ وہیں جا ٹھہریں۔ وہ برہمن اپنے بال بچوں
کو لے کر وہیں جا رہا۔ اور گورو نانک جی وہاں سے اُٹھ کر جنگل میں جا بیٹھے۔ کرتار کے حکم سے
بابر نے کابل سے چڑھائی کی۔ اور صبح ہوتے ہی سیدپور اور اردگرد کے گاؤں کو آکر تباہ کر دیا
اور وہاں بربادی ہی بربادی کر دی۔ گورو نانک جی کے شبد نے یہ سچ کر دکھایا۔ فقیروں کا
کلام بڑا اثر والا ہوتا ہے۔ فقیر کون ہیں۔ جو صدق صبوری میں رہتے ہیں۔ اور مہر محبت میں رہتے
ہیں۔ پھر گورو نانک جی جنگل سے اُٹھ کر سیدپور آ گئے۔ وہاں تباہی دیکھ کر گورو نانک جی نے
کہا۔ مردانہ! یہاں کیا ہوا ہے۔ مردانہ نے کہا۔ گورو جی! جو کچھ آپ نے کیا ہے وہی ہوا ہے۔ تب
مردانہ رباب بجانے لگا۔ اور گورو نانک جی نے شبد اُچارن کیا:۔

راگ آسا محلہ ۱ •

کہاں سو کھیل طبیلہ گھوڑے کہاں بھیری سہنائی + کہاں سو تیگ بند گاڈیرڑ کہاں سو لال کوائی
کہاں سو آرسیاں موہ بنکے ایتھے دِسیہ ناہی
ایہہ جگ تیرا تو گوسائیں + ایک گھڑی مینہ تھاپ اُتھاپے جگ ونڈے دیو بھائی
رہاؤ
کہاں سو گھر درمنڈپ مہلا کہاں سو بنک سرائی + کہاں سو سیج سکھالی کامن جس دیکھ نیند نہ پائی
کہاں سو پان تنبولی حرماں ہوئیاں چھائی مائی
اِس زر کارن گھر دُگتی اِن زر گھنی کھہائی + پاپاں با جھوں ہوئے ناہیں مویاں ساتھ نہ جائی
جس نوں آپ کھوائے کرتا کھس لئے چنگیائی
کوٹی ہو پیر درج رہا جاں میر سنیا دھایا + تھاں مقام جلے بجمندر مچھ مچھ کوبر رُلایا
کوئی مغل نہ ہویا اندھا کنے نہ پرچا لائیا
مغل پٹھاناں بھئی لڑائی رن مینہ تیغ وگائی + اونی تپک تان چلائی اونی مست چلائی
جن کی چیری درگاہ پھاٹی تِناں مرنا بھائی

اِک ہندوانی ہور ترکانی بھٹیانی ٹھکرانی + اِکناں پیرن سِر کھُر پاٹے اِکناں داس مسانی
جِن کے بنکے گھرِ نہ آیا تِن کیوں رین وِہانی ؎
آپے کرے کرائے کرتا کِس نوں آکھ سُنائیے + دُکھ سُکھ تیرے بھانے ہووے کِس تھے جائے رُوائیے
حکمی حُکم چلائے وِگسے نانک لِکھیا پائیے

پٹھان قتل کئے گئے۔ گورو نانک جی لشکر میں جا پہنچے۔ میر بابر دِن کو بادشاہی کرتا تھا۔ رات کو پیروں میں زنجیر ڈال کر بندگی کرتا تھا۔ صبح کو نماز پڑھتا تھا۔ اور تیس سپارے قرآن کے پڑھا کرتا تھا۔ اور اِس کے بعد بھنگ کھاتا تھا۔ گورو نانک جی لشکر میں پھرنے لگے۔ قیدیوں کو دیکھ کر گورو نانک جی کو ترس آ گیا۔ تب شری گورو نانک دیو جی نے شبد اُچارن کیا:-

راگ تلنگ محلہ ۱

خراساں خصمانہ کیا ہندوستان ڈرائیا + آپے دوس نہ دیئی کرتا جم کر مغل چڑھائیا
ایسی مار پئی کرلانے تیں کی درد نہ آیا ؎
تُو کرتا سبھناں کا سوئی + جے سکتا سکتے کو مارے تاں من روس نہ ہوئی
رہاؤ
سکتا سیہ مارے پے وگے خصمے سا پُرسائی + رتن وِگاڑ وِگوئے کُتی مویاں سار نہ کائی
آپے جوڑ وِچھوڑے آپے دیکھ تیری وڈیائی
جے کو ناؤ دھرائے وڈا ساد کرے من بھانے + خصمے نذری کیڑا آوے جیتے چگے دانے
مر مر جیوے تاں کِچھ پائے نانک نام وکھانے

جب یہ شبد میر بابر نے سُنا۔ تو اپنے آدمیوں کو کہا کہ اِس فقیر کو لے آؤ۔ تب گورو نانک جی میر بابر کے سامنے آئے۔ میر بابر نے کہا۔ یہ شبد پھر سُناؤ۔ گورو نانک جی نے دوبارہ شبد سُنایا۔ میر بابر کہنے لگا۔ یہ کوئی بھلا فقیر ہے۔ تب گورو نانک جی کے سامنے بادشاہ نے بھنگ کا چمچہ رکھا اور کہا۔ فقیر جی بھنگ کھاؤ۔ گورو نانک جی نے کہا۔ میر جی! مَیں نے ایسی بھنگ کھائی ہے جس کا نشہ کبھی نہیں اُترتا۔ تب گورو نانک جی نے ایک اور شبد کہا:-

راگ تلنگ محلہ ۱

بھؤ تیرا بھانگ کھلڑی میرا چیت | مَیں دیوانہ بھیا اتیت
کر کاسہ درسن کی بھوک | مَیں در مانگو نیت نیت
توں درسن کی کروں سمائے | مَیں در مانگوں بھکھیا پائے۔ رہاؤ۔

کیسر کُسم مرگ مینہ برنا سرب سریر چڑھا | چندن بھگتاں جوت اینہی سرب پرمل کرنا
گھیِت بھانڈا کہیے نہ کوئے۔ | ایسا بھگت درن مینہ ہوئے
رام نام رہے لِو لائے | تو در نانک بھیکھیا پائے

جب میر بابر نے یہ شبد سُنا تو بہت خوش ہُوا اور کہنے لگا۔ نقیر جی! ہماری جو بھنگ ہے۔ ہم اِس کو ڈنڈے کُونڈے میں رگڑ کر پیتے ہیں۔ تب عمل چڑھتا ہے۔ آپ دیس پردیس پھرنے والے کس میں رگڑ کر پیتے ہیں۔ تب گورُو نانک جی نے ایک شبد کہا :۔

بھو کی بھانگ صِفت کا کونڈا گیان کا ڈنڈا | سچ سبد امرت متھ پیا تب ہُوا عمل اکھنڈا
بابر قلندر پیالہ پیؤ : | اُتر نہ جاوے کبھُوں کھیو! :

یہ شبد سُنکر بابر نے سمجھا کہ پُورن سادھ ہے۔ تب کہنے لگا۔ کچھ مانگ لو۔ میں جاگیر دے دُوں یا اور کسی چیز کی طلب ہو تو مانگ لو۔ گورُو نانک جی نے ایک اور شبد کہا۔

آپ دیا ایک خُدائے | جس کا دیا سب کوئی کھائے
اِک داتا سب جگت بھکھاری | تِس کو چھاڈ اَور کو مانگے تِن اپنی سگلی پت ہاری
شاہ بادشاہ سب تِس کے کئے | تِس کے ساتھ نہ کوئی رہئے
مُنکھ کی جو ہووے اوٹ | دین دُنی ہے۔ تاں کو توٹ
کہہ نانک سُن بابر میر | تجھ سے مانگے سو احمق فقیر

جب یہ شبد بابر نے سُنا۔ تو دِل میں سمجھ گیا۔ کہ یہ سچا فقیر ہے۔ اِس سے خُدا کا راہ پُوچھیں۔ تب کہنے لگا۔ کہ ہمارے مذہب میں تو یہ کہتے ہیں کہ جو نبی محمدؐ خُدا کا دوست ہے۔ وہ ہماری سفارش کرے گا۔ تب ہم بہشت کو جائیں گے۔ آپ کے مذہب میں کیا لکھا ہے تب گورُو نانک جی نے شبد اُچارن کیا +

ایکو صاحب ایک خُدائے | خالق سچا بے پرواہہ
کئی محمد کھڑے دربار | پار نہ پاوہہ بے شمار
رسُول رسال دُنیا میں آیا | سب چاہیا تب پکڑ منگایا
ایوں سہی کیا ہے نانک بندے | پاک خُدائے اور سب گندے

یہ شبد سُنکر میر بابر چُپ کر گیا۔ اور سوچنے لگا۔ گورُو نانک جی کو اُن نیدیوں کی حالت پر رحم آیا۔ تب پھر گورُو نانک جی نے ایک شبد اُچارن کیا۔

راگ آسا محلہ ۱

جِن سِر سوہن پٹیاں مانگی پائے سندھور + سے سِر کاتی منُین گل وِچ آوے دُھوڑ

محلاں اندر ہوندیاں ہُن بہن نہ مِلن حضور

آدیس بابا آدیس + آدِ پُرکھ تیرا انت نہ پایا کر کر دیکھہ ویس

جدوں سیا دیاہیاں لاڑے سوہن پاس + ہنڈولی چڑھ آئیاں دند کھنڈ کیتے راس

اُپروں پانی وارئیے جھلے جھمکن پاس

اِک لکھ لہن بہٹھیا لکھ لہن کھڑیاں + گری چھوہارے کھاندیاں مانن سیجڑیاں

تِن گل سِلکن پائین تُٹن موتسریاں

دھن جوبن دوئے ویری ہوئے جِنی رکھے رنگ لائے + دُوتاں نُوں فرمایا لے چلے پت گوائے

جے تِس بھاوے دے وڈائی جے بھاوے دئیے سزائے

اگوں دے جے چیتیئے تاں کائت مِلے سزائے + بار دانی پھر گئی کو ٹر نہ رو ٹی کھائے

اِکناں دخت کھوائن اِکناں پوجا جائے + چوکے وِین ہندوانیاں کیوں ٹِکے کڈھے نائے

رام نہ کبھوں چیتیا ہُن کہن نہ مِلے خدائے

اِک آوے گھر آپنے اِک مِل پچھیں سُکھ + اِکناں ایہو لِکھیا بہہ بہہ رووہ دُکھ

جو تِس بھاوے سو کرے نانک کیا مُنکھ

جب گورُو نانک جی نے یہ شبد کہا۔ تو گورُو جی ویراگ میں آگئے۔ اور گر پڑے۔ میر بابر نے کہا اِس فقیر کو کیا ہُوا ہے۔ اِس کا پتہ لگاؤ۔ تب لوگوں نے کہا۔ دردمند فقیر ہے۔ مگر ویراگ میں آگیا ہے۔ میر بابر نے کہا۔ خدا کے آگے دُعا کرو کہ فقیر کھڑا ہو جائے۔ تب گورُو نانک جی اُٹھ کھڑے ہوئے۔ میر بابر نے کہا۔ فقیر جی! مجھ پر مہربانی کرو۔ تب گورُو نانک جی نے کہا۔ اگر تم مہر چاہتے ہو۔ تو اِن قیدیوں کو چھوڑ دو۔ اور بتاؤ تم کیا چاہتے ہو۔ میر بابر نے کہا۔ میری بادشاہی کُرسی بہ کُرسی چلتی رہے۔ تب گورو نانک جی نے کہا۔ جاؤ تمہاری بادشاہی بہت چلے گی۔ میر بابر نے سب قیدیوں کو رہا کر دیا۔ گورُو نانک جی بڑے خوش ہوئے۔ اور وہاں سے چلتے ہوئے۔ گورُو نانک جی سیدپور سے پھر راوی کے کنارے پر آپہنچے۔ اور گورُو نانک جی وہیں کرتار پور میں کئی سال تک ٹھہرے رہتے۔

”بولو بھائی جی واہگورو“

ساکھی ایک بانئے کیسا ہوئی

گورُونانک دیوجی کرتارپور میں دھرمسالہ میں بیٹھے رہتے۔ جو کوئی سادھو سنت جوگی جنگم برہمچاری آتا۔ اُس کی تسلّی کراتے اور سچا راستہ بتاتے۔ ننگے بھُوکے کو روٹی اور کپڑا دیتے۔ اِس طرح گورُونانک دیوجی کا بڑا جس ہونے لگا۔ لوگ کہتے کہ کرتارپور میں کالُو بیدی کے لڑکے سری نانک جی نے ایسا جگ لگایا ہے۔ کہ جو کوئی سوالی جاتا ہے خالی واپس نہیں آتا۔ ایک دِن کا ذِکر ہے۔ کہ ایک کھتری بیدی ذات کا گورُوجی کے پاس آیا۔ اور آکر بنیتی کی۔ کہ مہاراج مَیں بیدی ہُوں۔ اکیلا اور نِردھن ہوں۔ میری ایک لڑکی ہے۔ اِس کی شادی کرنی ہے۔ میری کچھ مدد کرو۔ کیونکہ آپ ہماری کُل میں مہاں پُرکھ ہیں۔ پرمیشور کی جتنی مہربانی آپ کے اُوپر ہے۔ اور کسی پر نہیں۔ گورُوجی کے من میں دیا آئی۔ اور اُس کھتری کو کہا۔ کہ بیاہ کے لئے جس جس چیز کی ضرورت ہے۔ لکھ دو۔ اُس کھتری نے لکھ دیا۔ اُس وقت گورُوجی کے پاس ایک بھاگیرتھ نامی سِکھ آنند ذات کا حاضر تھا۔ گورُوجی نے اُس کو حکم کیا۔ کہ بھائی لاہور جاکر یہ تمام چیزیں لے آؤ۔ مگر دوسری رات وہاں نہیں رہنا۔ اگر دوسری رات رہوگے۔ تو تمہارا جنم بگڑ جائیگا۔ بھاگیرتھ بھجیت ہوکر اُس وقت لاہور کی طرف اُٹھ دوڑا۔ اور لاہور جاکر بانئیے دوکاندار کو کہا۔ کہ بھائی یہ چیزیں مجھے جلدی دے دو۔ کیونکہ رات مَیں نے یہاں نہیں رہنا۔ دوکاندار نے کہا۔ آج کی رات یہاں رہو۔ کل تمام چیزیں آپ کو مِل جائیں گی۔ اور چیزیں تو سب تیار ہیں۔ صرف چُوڑا تیار ہُوا نہیں۔ بھاگیرتھ نے کہا۔ کہ بھائی مَیں رات نہیں رہ سکتا۔ کیونکہ اگر میں رہوں تو میرا جنم بگڑتا ہے۔ دوکاندار نے کہا۔ کہ اگر کسی کا مالک سخت ہووے تو نوکر کہتا ہے۔ کہ مجھے غصّے ہوویگا یا ماریگا۔ مگر تُم کہتے ہو کہ میرا جنم بگڑتا ہے۔ کلجگ میں ایسا کون ہے۔ جس کے کرودھ سے جنم بگڑتا ہے۔ تب بھاگیرتھ نے کہا۔ میرا گورُو مہاں پُرکھ ہے۔ بانئیے نے کہا۔ کہ میرے پاس ایک چُوڑا رنگا ہُوا ہے یہ تم لے جاؤ۔ اگر تمہارا گورُو مہاں پُرکھ ہے تو مَیں بھی اُن کے درشن کروں گا۔ اگر میرا من مانا تو مُول نہیں لُوں گا۔ اگر من نہ مانا تو مُول لے لُوں گا۔ غرضیکہ بانیا اور بھاگیرتھ دونوں گورُوجی کے حضور آپہنچے۔ دونوں نے گورُوجی کے چرنوں پر ماتھا ٹیکیا۔ جب بانئیے نے گورُوجی کے درشن کئے۔ کپاٹ کھُل گئے۔ نہال ہوگیا۔ تین سال وہ بانیا گورُوجی کے پاس رہا۔

خوب سیوا کی۔ اور بانی کنٹھ کی۔ کئی پوتھیاں گوربانی کی لکھوا کر گھر لے گیا۔ کچھ دن گھر ٹھہر کر وہ* بانیا راجہ شِونابھ کے راج میں سوداگری کرنے کے لئے چلا گیا۔ دِن کو اپنے مُلک کی چیزیں بیچتا۔ اَور رات کو کیرتن کرتا۔ پہر رات رہتی۔ اُٹھ کر اشنان کر کے جپ جی صاحب کا پاٹھ کرتا۔ پھر پرشاد چھک کر اپنا دہار کرتا۔ رات کو کیرتن سوہلے کا پاٹھ کر کے سو جاوے۔ اِس دلیس میں لوگ پورن ماشی۔ اماوس اور اکادشی کا برت رکھتے۔ ٹھاکر دوارے پُوجا کرتے مگر وہ بانیا کوئی رِیت نہ کرے۔ لوگ کہتے کہ بھائی یہ تو کوئی بھرشٹیا ہوا ہے۔ راجہ کے پاس شکائیت کی کہ یہ بانیا ہندو کہلاتا ہے۔ مگر نہ تو کوئی برت رکھتا ہے۔ اَور نہ ہی پُوجا کرتا ہے۔ راجہ شِونابھ نے کہا۔ کہ اُس بانیئے کو بُلا لاؤ۔ بانیا کچھ پھل اَور بھیٹا لے کر راجہ کے دربار میں حاضر ہُوا۔ اور نمسکار کی۔ راجہ نے کہا۔ کہ تم ہندو ہو کر برت کیوں نہیں رکھتے۔ اور پُوجا کیوں نہیں کرتے۔ بانیئے نے کہا۔ جس کے لئے برت رکھتے ہیں۔ اور پُوجا کرتے ہیں۔ وہ بات میں نے پالی ہے۔ راجہ نے کہا۔ بھائی وہ کون سی بات ہے۔ جس سے تم کو سنتوکھ آیا ہے۔ بانیئے نے کہا۔ مہاں پُرکھ کے درشن کرنے سے مُکت پائی ہے۔ راجہ نے کہا۔ تمہاری تسلی ہُوئی ہے۔ بانیئے نے کہا۔ جہاں پرمیشور آپ آئے ملے۔ وہاں تسلی کرنی باقی رہ گئی۔ راجہ نے کہا۔ کلجگ میں ایسا کوئی نہیں جس کے درشن کرنے سے مُکت ہو جاوے۔ تب بانیئے نے کہا۔ ایسے کلجگ میں سری گورو نانک دیو جی ہیں۔ جن کا نام لئے مُکت پراپت ہوتی ہے۔ راجہ نے کہا اُن کی بانی سُناؤ۔ اُن کی بانی سے سب پتہ لگ جاوے گا۔ بانیئے نے راجہ کو بانی پڑھ کر سُنائی۔ راجہ بڑا خوش ہُوا۔ بڑا آنند آیا۔ بانیئے کو کہا۔ کہ جو آپ کا گورو ہے۔ سو وہی میرا گورو ہے۔ آپ میرے ساتھ چلو۔ تا کہ گورو جی کے درشن کریں۔ بانیئے نے کہا۔ کہ راجہ جی گورو مہاراج پون کا سروپ ہیں۔ آپ من میں نشچے رکھیں۔ وہ گھٹ گھٹ کے جاننے والے ہیں۔ آپ کو یہاں ہی درشن دیویں گے۔ راجہ نے کہا۔ بھائی! گورو جی کس دھرتی پر رہتے ہیں۔ بانیئے نے کہا۔ کہ پنجاب میں رائے بھوئے کی تلونڈی ہے۔ وہاں گورو جی نے جنم لیا ہے۔ جہاں کوئی اُن کو دِل سے یاد کرتا ہے۔ وہ وہاں پہنچ کر اُس کو درشن دیتے ہیں۔ آپ اپنے آتمے میں سمرن کرو۔ تمہاری مُراد پُوری ہو گی۔ گھبرانا نہیں۔ گورو جی آپ کے پاس ضرور آویں گے۔ اِتنی سکھیا دے کر بانیا مال سے جہاز بھر کر اپنے دلیس کو روانہ ہو پڑا۔ راجہ شِونابھ کو درشن کی بڑی تانگ ہُوئی۔ چلتا پھرتا اُٹھتا بیٹھتا ہر وقت گورو جی کے

دھیان میں مگن رہتا۔ اَور کسی کام میں چت نہ لگے۔ گورُوجی کے چرنوں میں پریت رکھے۔ راجہ نے سُندر سُندر استریوں کو حکم دیا۔ کہ جو کوئی فقیر آوے۔ اُس کا دھرم نشٹ کرو۔ اِس کی خوب سیوا کرو۔ جو کلجگی سادھ ہوگا۔ اُس کا دھرم نہیں بچے گا۔ اگر سچا سادھ ہوگا۔ تو وہ اِن سُندر اِستریوں کے جال میں نہیں پھنسے گا۔ اِس طریقے سے اصلی سادھو فقیر مہاتما کی پہچان ہوگی اَور کوئی طریقہ نہیں ہے۔ جس سے اصلی اور نقلی سادھ کی پریکھیا ہوسکے۔ جب راجہ شِونابھ گورُوجی کے درشن کے لئے بہت بیقرار ہوگیا۔ تو انتریامی گورُوجی نے بھائی بالے اور مردانے کو کہا۔ کہ چلو راجہ شِونابھ کو درشن دیویں۔ ہم کو ساتھ لیکر گورُوجی راجہ شِونابھ کے دیس میں راجہ کے شہر میں ایک سُوکھے ہُوئے باغ میں جس کا دروازہ بند کیا ہُوا تھا۔ وہاں جا بیٹھے۔ جس وقت گورُوجی نے باغ میں چرن رکھے سارا باغ ہرا بھرا ہوگیا۔ اُس باغ کے باغبان نے جب دیکھا کہ مُدت سے سُوکھا ہُوا باغ ہرا ہوگیا ہے تو حیران ہوگیا۔ کیا دیکھتا ہے۔ کہ ایک رمتا فقیر بیٹھا ہے۔ ساتھ دو اَور سادھو ہیں۔ باغبان اِسی وقت دوڑا دوڑا راجہ شِونابھ کے پاس گیا اور کہا۔ راجہ جی! جو آپ کا باغ سُوکھ گیا تھا۔ ایک فقیر اس میں آبیٹھا ہے۔ اِس کے چرن پانے سے سارا باغ ہرا بھرا ہوگیا ہے۔ وہ فقیر پرمیشور رُوپ ہے۔ راجہ نے جب یہ سُنا۔ تو اُسی وقت سُندر رُوپ لونڈیوں کو حُکم دیا کہ جاؤ دیکھو وہ فقیر کیسا ہے۔ لونڈیوں نے راجہ کا حُکم پاکر ہار سنگار کرکے کئی پرکار کے بھوجن اور پھل لے کر تھال بھر کر گورُوجی کے آگے آرکھے۔ ہاتھ جوڑ کر گورُوجی کو بنتی کرنے لگیں۔ اور استریوں والی چنچلتائی کرنے لگیں۔ اِن میں بارہ سولہ اور اٹھارہ برس کی ایسی سُندر رُوپ والی اِستریاں تھیں کہ جن کو دیکھ کر دیوتے بھی لبھائمان ہوجاویں۔ گورُوجی کو کہنے لگیں۔ مہاتما جی کچھ کھاؤ پیؤ۔ ہمارا بھی بھلا ہوگا۔ تب گورُوجی نے شبد اُچارا۔

جگ گُوآ نام نہیں چیت	نام وِسار گرے دیکھ بھیت
مُنوآ ڈولے چیت ایدت	جگ سیَوں ٹوٹی جھُوٹی پریت
کرم کرودھ بکھ بکھ بھار	نام بناں کیسے گُن چار
گھر بالُو کا گھُمن گھیر	برکھس پانی بُڈ بُڈا ہیر
سات بُوندتے دھر چکہ پھیر	سرب جوت نادے کی چیر
سرب اُپاؤ گورُو سر موز	بھگت کرد یگ لاگو تور

نام ترد چاہو کچھ اور
بات کھوئی کچھ چنچل پائے
جو کچھ کینو پربھو دنائے
کا من چاہے سُندر بھوگ
کھیلے بگسے تیتے ردگ
کاپڑ پہر سو ادھک سیگار
آسا منسا بادھو بار
گا چھو پتری راج کمار
پرسیود پربھ پریم پیار
موہن موہ لیا من موہ
نانک ٹھانڈے چاہے پربھو دوآر

نام دُرائے چلے سو چور
ساچ نام رتا پت سیوں گھر جائے
بھوما نے نربھو میری مائے
پاھڑ پھول میٹھے رس ردگ
پربھ سرنا گت کینس بھوگ
مائی پھولی رُدپ اپکار
نام بناں سُونا گھر بار
نام بھنو سیج جوت اپار
گور سیوہ گور تکھا نوار
گور کے سبد پچھانے توہ
بترے نام سنتوکھ کر یا دھاہ

جب اُن سُندریوں نے گورُوجی کے درشن کیے اور بانی سُنی ۔ اُن کی اندر کی آگ بُجھ گئی اور شانت آگئی ۔ کبُدھ مِٹ گئی ۔ اور برہم گیان کو پراپت ہوئیں ۔ راجہ کے پاس آگئیں ۔ راجہ نے اُن کو پہلے کی طرح بُلایا ۔ اُن سُندریوں نے کہا ۔ کہ راجہ جی آپ ہمارے پتا ہو کر ہم کو ہنسی کی بات مت کرو ۔ راجہ حیران ہو گیا ۔ کہ یہ تو مجھے ایک گھڑی بھی نہیں لبہاتی تھیں اب اِن کو کیا ہو گیا ہے ۔ سُندریوں نے کہا کہ ہم کو پُورن پُرکھ کا درشن ہُوا ہے ۔ من کی ترشنا مِٹ گئی ہے ۔ ہم نرک سے بچ گئی ہیں ۔ ہم کو سنتوکھ پراپت ہُوا ہے ۔ راجہ نے جب یہ سُنا تو ننگے پاؤں باغ کی طرف اُٹھ دوڑا ۔ کیا دیکھے جو باغ میں ایک فقیر بیٹھا ہے ۔ گورُوجی راجہ کو آزمانے کی خاطر اُٹھ کھڑے ہوئے ۔ راجہ بھی گورُوجی کے پیچھے کھڑا ہو گیا ۔ دو دن گورُوجی کھڑے رہے ۔ راجہ بھی کھڑا رہا ۔ ہلتا نہیں ۔ جب گورُوجی نے دیکھا کہ راجہ بھرمتا نہیں ۔ تب گورُوجی بیٹھ گئے ۔ راجہ بھی بیٹھ گیا ۔ گورُوجی نے کہا بھلے ہو ۔ راجہ نے کہا آپ کی کرپا سے بھلے ہیں ۔ گورُوجی نے کہا ۔ آپ آنند پرسن ہیں ۔ تب راجہ نے گورُوجی سے بنتی کی کہ آپ کا نام اور ذات کیا ہے ۔ کیونکہ اُس بانیے نے گورُوجی کا نام اور ذات بتائی ہُوئی تھی ۔ گورُوجی نے راگ ماروُ میں شبد اُچارا ۔

گوسائیں تیرا کون نام کیسو جاتی + جو تُم بھیتر محل بُلاوہ پُوچھو بات نرتی ۔ رہاؤ ۔

تب راجہ نے کہا کہ آپ جوگی ہو۔ سری مُکھ واک

جوگی جُگت نام نِرمائیل جاں کے میل نہ راتی + پریتم ناتھ سدا سد سنگ جنم مرن گت بیتی

پھر راجہ نے کہا۔ آپ برہمن ہیں۔ سری مُکھ واک

براہمنی گیان دھیان اِشنانی ہرگُن پُوجے پاتی + ایکو نام ایکو نارائن تربھون ایکو جوتی

پھر راجہ نے کہا۔ کہ گوسائیں جی آپ کھتری ہیں۔ گورُوجی نے کہا:۔

جھباڈنڈی ایہہ گھٹ چھابا تولے نام اجاپی + ایکو ہاٹ ساہ سبھناں سر وجنارہ بُہ بھاتی

راجہ نے کہا کہ میاں پُرکھوں کی بولی میاں پُرکھ ہی سمجھ سکتے ہیں۔ ہم نہیں سمجھ سکتے۔ کرپا کر کے بتائیں۔ کہ آپ کا گھر کس دھرتی پر ہے۔

سری مُکھ واک

اُدر گگن گگن پر گورکھ تاں کا اگم رُوپ نواسی + گو دپر سادبا ہر گھر ایکو نانک بھیا اُداسی

جب راجہ نے گورُوجی کے مُکھ سے اُداسی شبد سُنا۔ تو اس کے دِل میں پریت آ گئی۔ چرنوں پر متھا ٹیکیا اور کہا۔ کہ میرے دھن بھاگ جو پُورن گورُو کے درشن ہُوئے ہیں۔ آپ غریب نواز اَدر کرتا پُرکھ ہیں۔ کرپا کرو۔ یہ سب راج بھاگ محل ماڑیاں آپ کی بخشش ہیں۔ ڈیرے چلو اور اپنے چرنوں سے گرہ پوتر کرو۔ گورُوجی نے کہا کہ آپ ایک دھرمسالہ بنواؤ۔ پھر ہم چلیں گے۔ راجہ نے اسی وقت حکم دیا۔ کہ بہت جلدی دھرمسالہ تیار کرواؤ۔ چند دِنوں میں دھرمسالہ تیار ہو گئی راجہ خوشی خوشی گورُوجی کو لینے کیلئے باغ میں گیا۔ جا کر کیا دیکھتا ہے۔ کہ گورُوجی وہاں نہیں ہیں۔ غش کھا کر گر پڑا۔ کچھ ہوش نہ رہی۔ لوگوں نے دیکھا کہ گورُوجی دھرمسالہ میں بیٹھے ہیں۔ وزیر دوڑا ہؤا باغ میں گیا۔ اور کہا کہ راجہ جی گورُو مہاراج تو دھرم سالہ میں بیٹھے ہیں۔ راجہ یہ سُنکر اُٹھ دوڑا۔ اور گورُوجی کے چرنوں پر سیس جا ٹیکایا۔ گورُوجی نے راجہ کا اس قدر پریم دیکھا۔ تو سمت ۱۵۷۳ میں راجہ شونابھ کو منجی بخشی۔ راجہ بہت خوش ہُوا۔ سنگلدیپ کے سب راجے راجہ شونابھ کے مطیع کئے۔ چودہ سو گاؤں میں راجہ شونابھ کا حکم منایا۔ اس وقت گورُو نانک دیو جی کی عمر اُنجا برس کی تھی۔ وہاں ہی گورُوجی نے پران سنگلی اُچارن کی۔ ناگاپٹن اور بیجاپور میں سب سِکھی کا پرچار کیا۔ لنگر لگائے۔ اس دھرتی کو گورُوجی نے نہال کیا۔ گورُوجی وہاں سے چلکر پنجاب دلیں کو آ گئے۔ اپنے پروار کو ملے۔ کچھ دِنوں کے بعد گورُوجی مردانے کو کہنے لگے شیخ فرید کی جگہ پر ایک شیخ برہم ہے۔ جو خُدا کا بہت پیارا ہے۔ اور ہم کو بہت یاد کرتا ہے۔ اسکی بہت زیادہ عمر ہے۔ اس کا درشن کر

آئیے۔ تب گورُو جی پٹن کی دھرتی کو روانہ ہوئے۔

ساکھی شیخ برہم کے ساتھ ہوئی!

پٹن سے تین میل کے فاصلے پر گورُو جی جا بیٹھے۔ صبح کے وقت کامل لکڑیاں لینے کے لئے اِس طرف آنکلا۔ جب کامل نے گورُو جی کو دیکھا۔ مردانے نے رباب بجایا۔ اور گورُو جی نے راگ آسا میں شبد اُچارا۔

آپے پٹی قلم آپ اُپر لکھے لیکھ بھی توں + ایکو کہیئے نانکا دُوجا کاہے کوں + ۸ +

جب یہ سلوک کامل نے سُنا۔ تو لکڑیاں چھوڑ کر گورُو جی کے پاس آکر کہنے لگا۔ سنت جی اِس ربابی کو حکم کرو۔ کہ اِس بنیت کو پھر کہے۔ گورُو جی نے مردانے کو دوبارہ شبد گانے کو کہا۔ مردانے نے گایا۔ کامل نے زبانی یاد کر لیا۔ کامل نے مردانے سے گورُو جی کا نام و پتہ پُوچھا۔ تو مردانے نے کہا۔ کہ اِن کا نام نانک نرنکاری ہے۔ کامل لکڑیاں لے کر اپنے پیر کے پاس آیا۔ اور کہا کہ پیر جی آج مجھے ایک خدا کا پیارا ملا ہے۔ جس کے ساتھ ایک ربابی ہے۔ اور وہ اپنے بنیت کہتا ہے۔ نام اِس کا نانک نرنکاری ہے۔ پیر نے کہا۔ کامل کوئی تُم نے بھی بنیت سیکھا ہے۔ تو کامل نے وہ شبد جو گورُو جی نے گایا تھا پڑھ کر سُنایا۔ پیر نے کہا! بیٹا جس نے یہ بنیت گایا ہے اِس کا درشن ضرور کرنا چاہیئے۔ وہ خدا کا پیارا ہے۔ اِس کے پاس مجھے لے چل۔ اِس کے ساتھ خدا کی باتیں کریں گے۔ شیخ برہم پالکی میں سوار ہو کر کامل کو ساتھ لیکر جہاں گورُو جی بیٹھے تھے آپہنچے۔ پالکی سے اُتر کر کہا۔ بابا نانک سلام وعلیکم۔ گورُو جی نے کہا۔ شیخ جی الیکھ کو سلام ہے۔ آئیے پیر جی! آج خُدا نے بڑی مہربانی کی ہے۔ جو آپ کا دیدار ہوا ہے۔ اور دونوں نے اُٹھ کر دست بوسی کی اور بیٹھ گئے۔

پیر نے کہا۔ نانک جی۔ آپ کا ایک بنیت سُنکر میں حیران ہو گیا۔ اور دل میں خواہش پیدا ہوئی کہ ایسے بنیت بولنے والے کا دیدار کروں۔ گورُو جی نے کہا۔ پیر جی۔ آپ نے بڑی کرپا کی ہے۔ جو آکر درشن دیا ہے۔ پیر نے کہا۔ نانک جی جو آپ نے کہا ہے۔

”ایکو کہیئے نانکا دُوجا کاہے کوں“ اِس کا مطلب سمجھائیں۔ ہمارے مذہب میں تو لکھا ہے۔

اِک صاحب دو ہے حدیں + کیہڑا سیویں رد یں

آپ نے کہا۔ ایکو اک ہے۔ ہندو کہتے ہیں۔ ہمارے مذہب میں صحیح ہے۔ مسلمان کہتے ہیں۔ کہ ہمارے وِچ خدا صحیح ہے۔ کِس میں صحیح نہیں ہے۔ گورو جی نے کہا۔ پیر جی ایکو صاحب اور ایکو حد۔ ایکو سیوو دُوجا رد۔

دوجا کاہے سمریئے جمّے تے مر جائے + ایکو سمرو نانکا جل تھل رہیا سمائے

شیخ برہم نے پُوچھا۔

پاڑ پٹولہ دھج کری کملڑی پہر یئو + جِنی ویسیں سوہ پائیے سیئی ویس کریئو

گورُو جی نے کہا۔

کائے پٹولہ پاڑتی کملڑی پہرے + گھر ہی بیٹھیاں سوہ پائیے جے نیت راس کرے
گھر ہی مُندھ ودیس پر نہ جھُورے سمائے + مِلدیاں ڈِھل نہ لگ ای جے نیت راس کرے

پیر نے کہا:۔

کون سو اکھر کون گُن کون سو منیاں منت + کون سو ویسو ہوں کری جت وس آوے کنت

گورُو جی نے کہا۔

نِون سو اکھر کھون گُن جہبا منیاں منت + اے ترے بھینے ویس کراں وس آوی کنت
سیوا کرے کنت کی کنت تِسی کا ہوئے + سبھو سیاں تیڈ کے نیت تسی پہ ہوئے

اِسکا پرمارتھ:۔ گورُو جی نے کہا شیخ جی! نِونا سب کے نئے جانئے۔ سو اہ اکھر ہے۔ کوئی بھلا ہے۔ بُرا ہے۔ آگے سے جواب نہ دینا اہہ کھون ہے۔ صاحب سُکھ دیوے خواہ دُکھ دیوے تِس کو اچھا جانے۔ زبان سے جب بولے۔ اچھا بولے۔ اہہ منیاں منت ہے۔ جب ایسی سیوا کرے تو خصم کو یاد ہو عورت خولصورت ہووے۔ اور خصم کی سیوا نہ کرے۔ سِنگار کرے۔ اِس پر کنت پرسن نہیں ہوتا۔ وہ چھِٹر کہلاتی ہے۔ شیخ مول اِس کا سیوا ہے۔ سیوا سے خصم مِلتا ہے۔ یہ سُنکر شیخ برہم باباجی کے چرنوں پر گِر پڑا۔ اور کہا۔ واہ نانک جی! واہ نانک جی۔ آج مجھے خدا کے راہ کی خبر ہوئی ہے۔ آج میں زندہ ہوا ہوں۔ آج مجھے خدا کے اولیا مِلا ہے۔ مگر نانک جی گستاخی معاف کرنی۔ ایک بات اور پُوچھنی ہے۔ گورو جی نے کہا۔ جو خدا کے نام کی باتیں ہوں وہ پُوچھو ہیں۔

شلوک

رُوپے کامے دوستی بُھکھے ساد گنڈھ + لبّے مالے گھُل مِل مچل اُونگھے سون پلنگ
بھوکے کرودھ خوار ہوئے پھکڑ پِٹّے دھند + چُپے چنگا نانکا بِن ناوے مُکھ گندھ

شیخ جی! جسطرح رُوپ اور کام کی دوستی ہے۔ جسطرح لوبھ اور مال کی صحبت ہے۔ اِسی طرح خدا کے لوگوں کی خدا کی باتوں کے ساتھ دوستی ہے۔ جسطرح بھوکے کو بھوجن سکھ دیتا ہے۔ اور نیند دُکھی کو سچا سُکھ دیتی ہے۔ اِسی طرح خدا کے بندوں کو خدا کی باتوں کے ساتھ پریت ہے۔ خدا کی باتوں کے بغیر کوئی بات نہیں کرتے۔ اور نہ ہی اُن کو اور باتیں اچھی لگتی ہیں۔ باتیں بولنے سے چپ رہنا اچھا ہے۔ شیخ نے کہا۔ مجھے ایک کاتی (کٹار) چاہیئے۔ جس سے آدمی حلال ہو جاوے۔ یہ جو کٹاریں ہیں۔ یہ سب جانور حلال کرنے والی ہیں۔ تب گورو جی نے یہ سلوک کہا:۔

سچ کی کاتی سچ سب سار
گھاڑت تس کی اپر اپار
سبد کی سان لئی چڑھائے
گُن کی تھیکے وِچ سمائے
تس کا کُٹھا ہووے شیخ
لوہو لب نکھتا دیکھ
ہوئے حلال لگے حق جائے
نانک در دیدار سمائے

شیخ جی! لہُو کی جگہ جس میں لب ہے۔ جب تک لب ہے۔ تب تک مکروہ اور ناپاک ہے۔ جب اِس میں لب چلا جائے۔ تب حلال ہووے۔ تب شیخ بہت خوش ہُوا۔ اور کہا بابا نانک جی ایک اور عرض ہے۔ اگر حکم کرو تو کروں۔ گورو جی نے کہا۔ خوشی سے کہو۔ شیخ نے کہا۔ نانک جی! یہ مایا تو چھل ہے۔ اور لوبھی جیو مایا کیونکر چھلیے۔ تب گورو جی نے سری راگ میں شبد اُچارا:۔

اچھل چھلائی نہ چھلے
نہ گھاؤ کٹارا کر سکے
جیوں صاحب راکھے تیوں رہے
اِس لوبھی کا جیو ٹل پلے
بن تیل دیوا کیوں جلے
کرجانن صاحب تیوں بہے

شیخ جی مایا چھل ہے۔ کسی سے چھلی نہیں جاتی۔ کوئی مایا نکال نہیں سکتا۔ سب میں رکھتا ہے۔ یہ انسان لوبھی ہے۔ تب شیخ نے کہا۔ بغیر تیل دیوا کیسے جلے۔ اور یہ دیوا کسطرح ہووے۔ تب گورو جی نے کہا:۔

قرآن کتیب کمائیے۔ بھو دی اِت تن لائیے۔ سچ بوجھن آن جلائیے
بن تیل دیوا ایوں جلے۔ کرجانن صاحب ایوں ملے

شیخ۔ اِتنا سنجم کر کے سچا دیوا جگدا ہے۔ اور صاحب کو ملتا ہے۔ شیخ نے کہا۔

نانک جی! جو آپ یہ باتیں کرتے ہیں۔ آپ میں خُدا باتیں کرتا ہے۔ یا آپ کرتے ہیں۔ یا آپ خود خُدا ہیں۔ تب گورُوجی نے ہنس کر کہا۔ شیخ جی تم نہال ہو گئے ہو۔ شیخ نے کہا۔ آپ کہتے ہو۔ کہ ایکو ایک خُدا ہے۔ تب خُدا کا شریک کون ہوگا۔ گورُو نانک دیوجی نے کہا۔ مردانہ رباب بجاؤ۔ اور یہ پوڑی گائی۔

پوڑی

آپی نے آپ ساجیو آپی نے رچیو ناؤ!
دُیئی قُدرت ساجیئے کر آسن ڈِٹھو چاؤ
داتا کرتا آپ تُوں تُس دیوے کرے لپاؤ
تُوں جانوئی سب سے دے لیسے جِند کواؤ
کر آسن ڈِٹھو چاؤ

یہ پوڑی سُنکر شیخ برھم اُٹھ کھڑا ہُوا۔ اور نمسکار کر کے کہنے لگا۔ کہ بابا نانک جی آپ نے خُدا پایا ہے۔ آپ میں اور خُدا میں کوئی بھید نہیں ہے۔ مجھ پر مہربانی کرو۔ گورُوجی نے کہا۔ شیخ جی تم نہال ہوئے۔ اِتنے بچن کر کے گورُوجی وہاں سے چل پڑے۔

ساکھی ایک سِکھ کیساتھ

شیخ برھم سے وِداع ہو کر گورُوجی ایک گاؤں کے باہر جا بیٹھے۔ اُس گاؤں کا ایک سِکھ جب باہر آیا۔ تو کیا دیکھے کہ ایک اتیت بیٹھا ہے۔ اور ایک ربابی اِس کے آگے شبد پڑھ رہا ہے۔ وہ سِکھ درشن کر کے اور شبد سُنکر بڑا خوش ہُوا اور گورُوجی کے آگے متھا ٹیکیا اور بنیتی کی کہ مہاراج دھرمسالہ میں چلو۔ اور استھان پوتر کرو۔ گورُو جی اُس سِکھ کا پریم دیکھ کر اُس کے گھر کے باہر جا بیٹھے۔ وہ سِکھ بڑا غریب تھا۔ ایک بچہ اور ایک اُسکی عورت تھی۔ بڑی مشکل سے مگر بڑی شردھا سے گورُوجی کے لئے پرشاد تیار کیا۔ گورُوجی نے پرشاد چھک لیا۔ اگلے دِن پرشاد تیار کرنے کے لئے بڑی کوشش کی۔ مگر کوئی بدھ نہ بنی۔ آخر کار اُس سِکھ نے اپنے سر کے بال اُتار کر ایک سیلی تیار کر کے اور اُس کو بیچ کر پرشاد تیار کیا۔ اِس سِکھ نے پوہل نہیں لی ہوئی تھی۔ اِس سِکھ کی عورت کوئی چیز لینے اندر گئی

تو اُن کا بچہ چوُلہے میں سڑ کر مر گیا۔ عورت نے لڑکے کو ایک کپڑے میں لپیٹ کر اندر رکھ دیا۔
اور اپنے پتی کو نہ بتایا۔ تاکہ سادھو لڑکے کا مرنا سُنکر پرشاد کھائے بغیر نہ چلے جاویں۔ جب
پرشاد تیار ہوگیا۔ تو اپنے پتی کو کہنے لگی۔ کہ پرشاد تیار ہے۔ سنتوں کو بُلا لاؤ۔ اِس کا پتی
گورُوجی کو ساتھ لے کر اپنے گھر آیا۔ اور پرشاد مہاراج جی کے آگے رکھا۔ سرب گھٹاں کے
انترجامی گورُوجی کہنے لگے۔ بی بی اپنے بالک کو بلاؤ۔ وہ کہاں ہے۔ اُس بی بی نے کہا۔
کہ مہاراج کہیں اندر باہر سویا ہوا ہوگا۔ گورُوجی نے کہا کہ اُس کو جگا لاؤ۔ بی بی نے کہا۔
کہ مہاراج وہ تو ابھی سویا ہے۔ آپ پرشاد چھک لیویں۔ گورُوجی نے کہا۔ کہ بی بی
تمہارے بالک کا کیا نام ہے۔ مہاراج جی! اِس کا نام لال ہے۔ تب گورُوجی نے آواز ماری
بچہ لال باہر آؤ۔ یہ بچن جب مہاراج کے مُکھ سے نکلے تو وہ لڑکا دوڑتا دوڑتا باہر آگیا۔
اور گورُوجی کے چرنوں پر متھا ٹیکیا۔ سِکھ اور سِکھنی نے بھی گورُوجی کے چرنوں پر سیس رکھ
دیئے۔ اور کہا واہ تیری قدرت۔ اپنی عورت سے اپنے لڑکے کا مرنا سُنکر اور پھر مہاراج
جی کے بچن سے زندہ ہونا سُنکر قربان ہوگیا۔ اگلے دِن سِکھ کے پاس پھر پرشاد کے لئے کوئی
سامگری نہ تھی۔ وہ اپنے لڑکے کو بیچنے کے لئے لے گئے۔ گورُوجی نے کہا۔ کہ بالک کہاں ہے۔
اس کو لاؤ۔ جب لڑکا گورُوجی کے پاس آیا۔ تو مہاراج جی نے کہا۔ کہ اے بالک تمہارے
ماں باپ تجھ کو بیچتے ہیں۔ تم چکی پیسو گے۔ اور پنکھا کرو گے۔ اِس بالک نے جواب دیا۔
سچے پاتشاہ جو کچھ خصم کی رضا ہوگی۔ میرے سر ماتھے پر۔ پھر گورُوجی نے کہا۔ بالک تم کھاؤ
گے کیا اور پہنو گے کیا! اور کام کیا کرو گے۔ تب اُس لڑکے نے کہا۔ کہ جو کچھ کھلاؤ گے۔ کھاؤں
گا۔ اور جو کچھ پہناؤ گے پہنوں گا۔ اور جو کام کہو گے کروں گا۔ جہاں رکھو گے وہاں رہوں گا۔
جب مَیں آپ کا مُول خریدا گیا۔ تب میرا آپ کے آگے کیا عذر ہے۔ یہ سُنکر گورُوجی نے کہا۔ واہ
تیری قدرت نرنکار جی! اگر یہ سبھاؤ ہم میں ہو دیں تو آپ کی بہت مہربانی جانیئے۔ مگر پھر توں
دھن ہیں۔ جو ہمارے اوگنوں کی طرف نہیں دیکھتا۔ نرنکار جی! جو سبھاؤ اِس لڑکے کو دیا ہے۔
سو ہم کو بھی دو۔ تاکہ ہم آپ کے بھانے میں چلیں گورُوجی نے اُس لڑکے کو گلے لگایا۔ اور مارُو
راگ میں شبد اُچارا۔

راگ مارُو محلہ پہلا

مُل خریدی لالہ گولا میرا ناؤ سُبھاگا + گُور کی بچنی ہاٹ بِکانا جت لایا تت لاگا
تیرے لالے کیا چترائی۔ صاحب کا حُکم نہ کرنا جائی۔ رہاؤ

ماں لالی پیو لالہ میرا ہُوں لالے کا جایا ✚ لالہ گاوے لالی ناچے بھگت کروں تیری مایا
پیئے تاں پانی آنی میراں کھاہ تے پیہن جاؤ ✚ کپھا پھیریں پاؤ ملو داں جیت رہاں تیرا ناؤ
لُون حرامی نانک لالہ بخشے تدھ وڈیائی
آد جُگاد دیا پت داتا تدھ وِن مُکت نہ پائی

یہ شبد سُنکر وہ سِکھ گورُوجی کے چرنوں پر آپڑے۔ گورُوجی نے اُن کو ستنام کا اُپدیس دیا اور حکم دیا۔ کہ دھرم کی کِرت کرنی۔ اور دسوندھ دینا۔ آئے سِکھ کی سیوا کرنی۔ نام جپنا۔ تمہاری کِرت کمائی میں برکت پڑے گی۔ اور تمہارا لوک پرلوک سنورے گا ✚

ساکھی ایک اَور سِکھ کے ساتھ (کاگ سے مُنکھ دیہ پائی)

جب گورُوجی وہاں سے چلے۔ تو مجھے (بھائی بالا) نے کہا۔ کہ یہاں ایک سِکھ رہتا ہے۔ اُس کو مِلنا ہے۔ وہ سِکھ آئے سادھو سنت کی بڑی سیوا کرتا ہے اور ہر ایک سنت سے پُوچھتا ہے کہ سنتوں کے مِلنے کا کیا پھل ہے۔ اُس کو کوئی کچھ اور کوئی کچھ بتلاتا۔ گورُوجی اُس کے گھر جا بیٹھے۔ سِکھ نے بڑی سیوا کی۔ جب شام ہُوئی۔ تو اُس سِکھ نے پُوچھا۔ مہربان جی۔ سنتوں کے مِلنے کا کیا مہاتم ہے۔ گورُوجی نے کہا۔ بھائی آگے بھی کسی سادھ سے یہ پرشن پُوچھا ہے۔ سِکھ نے کہا۔ غریب نواز جو کوئی سِکھ میرے گھر آتا ہے۔ اُس کی سیوا کرتا ہُوں۔ اور یہی سوال پُوچھتا ہُوں۔ مگر آج تک کسی نے تسلّی بخش جواب نہیں دیا۔ کوئی کچھ کہتا ہے۔ کوئی کچھ کہتا ہے۔ تب گورُوجی نے کہا۔ بھائی سِکھا۔ کل صُبح فلاں جنگل میں جانا۔ وہاں جو کوئی تمہیں مِلے گا۔ وہ تمہاری تسلّی کرائے گا۔ اگلی صُبح وہ سِکھ اُس جنگل میں گیا۔ وہاں سوائے ایک جوڑا کاگ کے اور کوئی نہ تھا۔ وہ سِکھ وہاں بیٹھ بیٹھ کر آگیا۔ اور گورُوجی سے کہا۔ غریب نواز! وہاں تو مجھے سوائے ایک جوڑا کاک کے اور کوئی نظر نہیں آیا۔ گورُوجی نے کہا کل صُبح پھر جانا۔ تمہاری تسلّی ہو ویگی۔ اگلی صبح وہ سِکھ پھر اُسی جنگل میں گیا۔ کیا دیکھے جو ایک جوڑا بگلے کا بیٹھا ہے۔ اور کوئی نہیں۔ سِکھ گھر کو آگیا۔ اور گورُو جی کو کہا۔ کہ سنت جی وہاں ایک جوڑا بگلے کا بیٹھا ہے۔ اور کوئی نہیں۔ گورُوجی نے کہا۔ کل پھر جانا تمہاری تسلّی ضرور ہوگی۔ اگلے دِن جب وہ سِکھ جنگل میں گیا۔ تو وہاں ایک جوڑا ہنسوں کا دیکھا اور کچھ نظر نہ آیا۔ بیٹھ بیٹھ کر واپس آگیا۔ اور گورُوجی کو کہا کہ وہاں سوائے ایک جوڑا

ہنسوں کے اور کچھ نہیں ہے۔ گورُو جی نے کہا۔ کل پھر جانا۔ تمہارا منورتھ پُورا ہووے گا۔ اگلی سویر وہ سِکھ جب جنگل میں گیا۔ تو کیا دیکھتا ہے۔ کہ وہاں ایک مرد اور ایک عورت بیٹھے ہیں۔ اُس سِکھ نے اُن سے پُوچھا۔ بھائی سادھ کے ملنے کا کیا پھل ہے۔ تب اُس مرد اور عورت نے کہا۔ کہ بھائی ابھی تمہیں سادھ کے ملنے کا پھل نہیں ملا۔ ہم کو تو تمہارے ملنے کا یہ پھل ملا ہے کہ پہلے دن جب آپ کا درشن ہُوا۔ تو ہم کاگ سے بگلے ہو گئے۔ اگلے دن آپ کے درشن کئے۔ تو بگلے سے ہنس ہو گئے۔ آج آپ کے درشن سے مُکھ دیہ پائی ہے۔ سو بھائی۔ ہم تو مہاں پاپی ہیں آپ کے درشن کرنے سے کاگ سے مُکھ دیہ پائی ہے۔ سو بھائی۔ ہم تو مہاں پاپی ہیں۔ آپ کے درشن کرنے سے کاگ سے مُکھ دیہی پائی ہے۔ اور جنم مرن کے دُکھ کاٹے گئے ہیں۔ سو سِکھا دھن تیرا گورُو ہے۔ اور دھن تم ہو۔ اور دھن تمہاری شردھا ہے۔ آپ کے درشن کرنے سے ہمیں یہ پھل پراپت ہُوا ہے۔ ہم مُکت کو پراپت ہُوئے ہیں۔ جب یہ بات سِکھ نے سُنی تو اُس کے کپاٹ کھُل گئے۔ اور وہ درشٹ ہو گئی۔ تینوں گورُو جی کے چرنوں پر آ پڑے اور کہا دھن تیری کمائی۔ تب گورُو جی نے کہا۔ سِکھا تمہاری تسلی ہوئی ہے۔ یا کہ نہیں۔ سِکھ نے کہا۔ سچے پاتشاہ تیریاں تُوں ہی جان۔ جب پرمیشر مل جائے تو تسلی پیچھے رہ گئی۔ گورُو جی نے کہا:- کہ اُس نِت پاون پرمیشر کا جاپ کرو۔ دھرم کی کرت کرو۔ گورُو جی کے نام کا دسوندھ دینا۔ تمہارا من نرمل ہووے گا۔ آئے سادھ سنت کی سیوا کرنی۔ تمہاری سیوا قبول ہووے گی تب گورُو جی نے یہ تُک پڑھی۔ ”جے تِس بھاوے نانکا کاگوں ہنس کرے“

ساکھی آرتی سوہلے کی!

ایک دن گورُو نانک دیو جی نرنکار کے دھیان میں مگن اِس کی قدرت کو دیکھ کر بلہار ہو رہے تھے۔ کہ پرمیشور نے گورُو جی کو کہا۔ کہ اے نانک جی سنسار میں بڑے پاپ ہو رہے ہیں۔ جن کو لاکھوں کروڑوں کی مایا دی ہے۔ وہ میرا نام نہیں جپتے۔ یہاں تک کہ یہ کہتے ہیں۔ کہ پرمیشور کچھ نہیں کرتا۔ سب کچھ ہم نے ہی کیا ہے۔ اور ہمارا کیا ہی ہوتا ہے۔ اِس لئے میں نے دُکھ سنسار کے لئے تیار کئے ہیں۔ دُکھی سنساری جیو دُکھ کے لگنے سے ورلاپ کریں گے۔ اور دُکھی ہو کر نرنکار کا سمرن کریں گے۔ گورُو جی نے عرض کی۔ نرنکار جی۔ کہ آپ نے سرشٹی رچی ہے۔ اور لوگوں نے پاپوں میں لگ کر آپ کو وسار چھوڑا ہے۔ تب ہی آپ نے

دُکھ کو تیار کیا ہے۔ مگر آپ نے مہربان ہونا۔ کیونکہ سب جیو آپ کے بنائے ہوئے ہیں۔ اور اپنے بنائے ہوئے کی لاج رکھنی چاہیئے۔ اگر جیوؤں نے آپ کو وسار دیا ہے۔ مگر آپ کو نہیں وسارنا چاہیئے۔ نرنکار جی آپ نے مجھے اِس سنسار میں سچ کا راہ دکھلانے کے لیئے بھیجا ہے۔ نرنکار نے کہا۔ نانک جی تم میرے پیارے بھگت ہو۔ میرے نام کے ساتھ آپ کی ہر وقت لِو لگی رہتی ہے۔ ہر وقت آپ میرا ہی دھیان رکھتے ہو۔ جسطرح آپ کہو گے اسیطرح کرونگا۔ نانک جی اِس سنسار میں نام جپاؤ۔ کھنڈاں برہمنڈاں میں جاکر نام کا چکر چلاؤ۔ جو کوئی آپ کے پنتھ میں آ دے گا۔ وہ سنسار میں سُکھی رہے گا۔ اور انت کو اپنی پُری میں نِواس دوں گا۔ جو کوئی آپ کے کہنے نہ لگے گا۔ اوس کے واسطے سنسار میں دُکھ کو بھیجا ہے۔ وہ پرانی دُکھ کی پیڑ سہیں گے۔ جو آپ کا نام لیویں گے اُن کو ہر پرکار کے سُکھ دُوں گا۔ اِس کو جم کی مار نہیں پڑے گی۔ یہ بچن سُنکر نانک جی نے نرنکار کے آگے متھا ٹیکیا اور اُستت کی۔ گوروجی نرنکار کے دھیان سے اُپرام اُٹھان ہو کر سنساری سبھاؤ میں آئے۔ سمادھ برتی سے اُٹھ کر لگے لوگوں کو پرمیشور کا جاپ جپاون۔ دھرم کا اُپدیش کرنے لگے۔ تاکہ سب لوگ سُکھی رہیں۔ دُکھ کی پیڑ نہ سہیں اور پرلوک میں مُکت پاویں لوگوں کو کہا۔ پرمیشور کے پیارے ہو۔ نام جپو۔ پرمیشور کو نہ بھُلاؤ۔ دہرم کی کرت کرو۔ آئے سادھ کی سیوا کرو۔ غریب پر دیا کرو۔ اِس کے پرتھائے گوروجی نے شبد اُچارا

گوڑی دیپکی محلہ پہلا!

جے گھر کیرت آکھئے کرتے کا ہوئے بیچارو + تِت گھر گاوو سوہلا سِو رو سِرجن ہار دو
تم گاوو میرے نِربھو کا سوہلا + ہَوں واری جِت سوہلے سدا سُکھ ہوئے رہاؤ

نِت نِت جیئڑے سالین دیکھے گا دیون ہار + تیرے دانے قیمت نہ پوے تِس داتے کون شمار
سنمبت ساہا لکھیا مِل کر پاوُ تیل + دیہہ سجن اسیسڑیاں جیوں ہووے صاحب سیوں میل

گھر گھر ایہو پہنچا سدڑے نِت پَون
سدن ہارا سمریئے نانک سے دیہہ آون

پرمارتھ۔ سُنو بھائی وکو! پرمیشور کی آگیا ہے۔ کہ جو کوئی پرانی دات دیاں صفتاں کرے گا۔ سو سُکھ پائیگا۔ اور مُکت پدوی پاوے گا۔ سادھ سنگت میں بیٹھنا۔ نام جپنا پرمیشور کے سوہلے گانے سے سُکھ پراپت ہووے گا۔ جو رامی نانک جُون کو [illegible] [illegible]

ہے۔ اِس کی مہما کا انت شمار نہیں۔ جو جیو پرمیشور نے سنسار میں بھیجے ہیں۔ اُن کے سواس ساتھ ہی لکھ دیئے ہیں۔ جو اتنا عرصہ یہ جیو سنسار میں رہیگا۔ اور اتنے دنوں کو سنسار سے چلا جائیگا۔ جو نام جپے گا۔ سورگ لوک میں جائیگا۔ اور جو پرمیشور کا دھیان نہیں دھرے گا۔ نرک میں جائیگا۔ گورو نانک دیو جی مہاراج نے پرمیشور کا نام خود جپا اور جگت کے لوگوں کو جپایا۔ گھر گھر میں کیرتن ہونے لگا۔ گورو جی نے نام دان دیا۔ دھرم پرُاُپکار سنسار کو ایسا درڑھایا جو پرمیشور کے لوگ پرستن ہو کر پرمیشور کے پاس آنے لگے۔ ایکدن اکال پُرکھ کی آگیا گورو جی کو ہوئی۔ کہ میرے پاس آؤ۔ تب گورو نانک دیو جی سچی درگاہ میں جا حاضر ہوئے۔ نرنکار نے کہا اے نانک جی! تم آپ ہی کرن کارن ہو۔ گھٹ گھٹ کے جان ہار ہو۔ جگت میں میرا نام جپاؤ۔ آپ کا بچن ہے۔

چھ گھر چھ گور چھ اُپدیس۔ گور گور ایکو دیس انیک
بابا جے گھر کرتے کیرت ہوئے سو گھر راکھ وڈائی توے

رہاؤ

وسے چسیاں گھڑیاں پہراں تھتی واری ماہو ہوآ
سورج ایکو رُت انیک۔ نانک کرتے کے کیتے ویس

پرمارتھ:۔ غریب نواز! آپ کے کیتے ہوئے چھ گھر اور چھ گورو ہیں۔ جوگی۔ سنیاسی گرہستی۔ پنڈت۔ دیشنو۔ برہمچاری یہ سب کوئی اپنے اپنے اُپدیش کو لے کر اُس کے مطابق پرمیشور کی صفت کرتے ہیں۔ سب کوئی اپنے اپنے اُپدیش میں چلتے ہیں۔ اے پربھ جی! ان چھ شاستروں اُپدیشوں کے آپ گورو ہیں۔ یہ سب آپ کے ہی کیئے ہوئے ہیں۔ سب دیس تیرے ہیں۔ آپ کے بغیر کوئی استھان سُہائے مان نہیں ہوتا۔ جو آپ کو بھاؤندے ہیں اُن کی توُ پت رکھدا ہیں۔ آپ کا حکم ہے۔ کہ جہاں میرا نام اور صفت ہووگی۔ میں اُس استھان میں رہتا ہوں جہاں آپ کا کیرتن ہوتا ہووے اُس گھر کی عزت رکھ لینی۔ میرے پار برھم جو وسے چسے گھڑیاں پہر تھتی وار مہینے برس جو ہیں۔ مجھے دان دو۔ کہ ان میں مجھے آپ کا نام نہ وسرے۔ تب نرنکار نے کہا۔ نانک جی تم نے بڑے زُہد کیئے ہیں۔ اور دان بھی ایسا مانگتا ہوں۔ جسمیں میں خوش ہوؤں نانک جی جو تمہارا نام لیوے گا۔ میں اُس کی مکتی کردوں گا۔ جو واہگورو کا نام جپے گا۔ اور دوسروں کو جپائے گا۔ وہ سدا سکھی رہیگا۔ نانک جی جہاں کیرتن ہوتا ہے۔ وہاں آرتی بھی چاہیئے۔ میں دیکھوں میری آرتی تم کیسے کرتے ہو۔ گورو جی نے کہا۔ اے پار برھم جیسی مت آپ نے مجھے دی ہے۔

اِس کے مُطابق مَیں کہتا ہوں۔ گورُو نانک دیوجی نے کھڑے ہوکر آرتی پڑھی:۔

راگ دھنا سری محلہ پہلا

گگن میں تھال رَو چند دیپک بنے تارکا منڈل جنک موتی
دُھوپ ملیاں لو پَون چورَ کرے سگل بن رائے پھُولنت جوتی
کیسی آرتی ہوئے بھَوکھنڈناں تیری آرتی انہتا سبد واجنت بھیری
رہاؤ
سہس تو نین نن نین ہے تو ہے کو سہس مُورت نناں ایک توہی
سہس پد بمل نن ایک پد گندھ بن سہس تو گندھ اِو چلت موہی
سَب مہہ جوت جوت ہے سوئے تِس دے چانن سب مہہ چانن ہوئے
گُورُ ساکھی جوت پرگٹ ہوئے جو تِس بھاوے سو آرتی ہوئے
ہر چرن کمل مکرند لو بھت منوں اندنوں مو ہے آہی پیاسا
کرپا جل دیہ نانک سارنگ کو ہوئے جاتے ترے نائے واسا

یہ آرتی سُن کر نرنکار جی بڑے پرسن ہُوئے۔ اور کہا نانک جی میری کرپا آپ پر بہت ہے۔ مَیں ہمیشہ آپ کے انگ سنگ رہتا ہوں۔ سنسار میں آپ کا نام پرسِدھ ہووے گا اور جو کوئی آپ کی صِفت کرے گا۔ مَیں اُس کو بخش دُوں گا۔ آپ کی صِفت قبول ہوئی ہے گورُو نانک دیوجی نے نرنکار کے آگے متھا ٹیکیا+

ساکھی گھوہے جٹ کی!

چلتے چلتے گورُوجی دیپالپُو شہر میں آگئے۔ بڑے بڑے عالیشان مکان سُندر باغ باغیچے اور تال بنے ہوئے ہیں۔ شہر کے باہر ڈیرہ لگا دیا۔ اِس شہر میں ایک سادھ رہتا تھا۔ وہ روزمرّہ اِشنان کرنے اُس تالاب پر جاتا۔ جو گورُو جی کے ڈیرے کے نزدیک تھا۔ ڈیڑھ پہر رات رہتی جب گورُوجی اِشنان کرتے۔ وہ سادھ بھی اِس وقت اشنان کرنے آتا۔ گورُوجی اپنے ڈیرے پر آکر بھجن بندگی کرتے۔ وہ جگہ گورُوجی کو بہت پسند آئی۔ ایک دن وہ سادھ اشنان کر

کے وہاں تالاب پر ہی نِرنکار کے دھیان میں مگن ہو گیا۔ اور دن چڑھ گیا۔ جب سادھ شہر کو
واپس جانے لگا۔ تو گورُوجی کے ڈیرے کے نزدیک سے گذرا اور گورُوجی کو متھا ٹیک کر جانے لگا
تب گورُوجی نے کہا۔ بھائی سِکھا تم کون سادھ ہوتے ہو۔ اُس سادھ نے کہا۔ جی میں جٹ ہوتا ہوں
گورُوجی نے کہا۔ کیوں بھائی تم گھوہے کو جانتے ہو۔ تھوڑی دیر چُپ رہنے کے بعد وہ سادھ بولا
کیوں جی اُس کے ساتھ کیا کام ہے۔ گورُوجی نے کہا۔ جب بتلاؤ گے تو کام بھی بتلائیں گے۔ اُس سادھ
نے کہا۔ کہ گھوہا جٹ غلام تو مَیں ہی ہوں۔ گورُوجی نے اس کو گلے لگایا۔ اور کہا۔ بھائی کہ راضی خوشی
ہو۔ تب گھوہا بھی گورُوجی کے چرنوں پر گر پڑا۔ اور بنتی کی کہ مہاراج مَیں آپ کو پہچان نہیں سکا۔
کرپا کر کے اپنا نام و پتہ بتلائیں۔ تب گورُونانک دیوجی نے کہا۔ بھائی وہ وقت یاد کر جس سمے رات
کو کیرتن کرتے تھے۔ اور ایکدن تُم نے ہم کو کہا تھا۔ کہ کیا کریں۔ لوگ ہم کو روز کہتے ہیں کہ شبد سُناؤ
اور کرامات منگدے ہیں۔ ہم کو کرودھ آتا ہے۔ مگر پھر ہم دل میں خیال کرتے ہیں۔ کہ کرودھ کس پر
کریں۔ کیونکہ سب بندے صاحب کے ہیں۔ تب ہم نے کہا۔ بھائی کرامات کرنی قہر ہے۔ پھر کہا تھا
کہ بھگتی تو تمہاری پوری ہوئی ہے۔ مگر پندرہ برس بھلی بُری گذاران کرو۔ پھر تم ہندو جٹ کے
گھر جنم لوگے۔ تب تمہارا اُدھار ہووے گا۔ اور یہ بھی تم کو کہا تھا کہ ہم تم کو ملیں گے۔ اور تمہارا اُدھار
بھی ہووے گا۔ ہمارا تپ پورا ہُوا ہے۔ اور جنم کھتری کے گھر پایا ہے۔ اُس وقت تمہارا نام
میلک تھا۔ اور تم میں صبر سنتوکھ بہت تھا۔ تُم نے ایک پاپ کیا تھا۔ یعنی تمہاری عورت کام رَتی
تھی۔ تُم نے اُس کے ساتھ سنگ نہ کر کے اِس کے من کی کام ترِشنا نہ بجھائی۔ اِس کر کے تم کو
پاپ ہُوا ہے۔ اِسی وجہ کر کے پندرہ برس تیلی کے گھر رہے۔ پندرہ برس کے بعد تُم مر گئے۔
گھوہے نے بنتی کی۔ کہ مہاراج آپ کے واسطے پرشاد لے آؤں۔ گورُوجی نے کہا۔ جلدی آنا۔
اور آتے وقت اپنے لڑکے کو ساتھ لیتے آنا۔ تب بھائی گھوہا وہاں سے اُٹھ کر اپنے گھر آ کر اپنی عورت
کو کہنے لگا۔ کہ پرشاد تیار کرو۔ میرے گورُودیو آئے ہیں۔ اِسکی عورت نے بڑا اَنند بھوجن تیار کر کے اور داس
کی کہ پرشاد تیار ہے۔ بھائی گھوہا باغ سے میوے لایا۔ گھوہے کی اِستری سندھو نے کہا۔ کہ مَیں بھی درشن
کو چلتی ہوں۔ گھوہے نے کہا۔ چنگی گل ہے۔ تینوں پرشاد اور پھل لیکر گورُوجی کے پاس آئے
اور باری باری چرنوں پر متھا ٹیکیا۔ گورُوجی نے درسے[1] کو بہت پیار کیا۔ اور اپنے پاؤں کی
کھڑانواں درسے کو دیں۔ درسے نے سر اُوپر رکھ لیں۔ بھائی گھوہے اور سندھو کو گورُودیو نے
کہا۔ کرتار تمہارا بھلا کریگا۔ اور نام کی دات دیوے گا۔ گھوہے نے کہا۔ مہاراج آپ کا بخشا

[1] گھوہے کا لڑکا۔

ہُوا بھوجن لائے ہیں۔ اور سکھنی نے بڑے پریم سے تیار کیا ہے۔ مَیں تو آپ کے درشن سے ترپت ہو گیا ہوں آپ کا درشن ہی میرے لئے سب تیرتھوں کا اِشنان ہے۔ گورُو جی نے کہا۔ بھائی گھوہا۔ تیرے بیٹے نے تجھ سے بھی بھاری تپ کیا ہے۔ مگر اس سے ایک کھوٹ ہو گیا ہے۔ اِس کر کے اِس کو تین جنم بھیڑے کو ہو گئے ہیں۔ تمہارے گھر ہی تپ کرے ہم ساتویں جامے میں اِس کا اُدھار کریں گے گھوہے نے کہا کہ مہاراج جب اِس کا تپ پُورا ہُوا۔ تو اِس کا اُدھار کیوں نہ ہُوا۔ اور تین جنم کِس کے ہُوا۔ گورُو جی نے کہا۔ کہ تین جنم یہ ترکھان کے گھر رہا۔ اور بھگتی کرتا رہا۔ پہلے جنم میں اُودے سنگھ کے گھر بیرم دیو کا اور یہ (درسا) نرسنگھ دو لڑکے تھے۔ بیرم دیو پچھلے جنم کا اوتم تھا اِن دونوں نے بھاری تپ کیا۔ نرسنگھ نے اپنے بھائی کی برابری کی۔ اِس کے مُکھ سے آواز نِکلی کیوں باڈھیوں کی طرح ڈِنگ چڑھاتا ہے۔ اِس کر کے اِس کا تپ گھٹ گیا۔ اِس کے بعد بیرم دیو کا تو راجہ جنک کا داماد ہُوا۔ اُس کے بیاہ میں اِس کو بھی ہم نے دیکھا۔ اِس کے مُکھ کی سوبھا گھٹ گئی۔ کیونکہ ایک تو سائیں لوک کا سراپ دوسرے یہ کرودھ بہت کرتا تھا۔ تب وہ بیرم دیو بہت عرصہ رہ کر گورُو کے تُل ہو گیا۔ مات لوک میں ماجھے دو بتے در سے ترکھان کے گھر جنم ہُوا۔ بھائی بھجن کا بیج نہیں جاتا۔ اِسی لئے تیرے گھر جنم لیا۔ سو اب کمائی کرے گا۔ اِس کا اُدھار ہو گا۔ گھوہے نے کہا۔ جی بیرم دیو کہاں جنم لے گا۔ تب گورُو جی نے کہا۔ جٹ کے گھر جنم لیوے گا۔ اور نام منڈال ہووے گا اور بڑا بھاری سنت ہووے گا۔ تمہارے بیٹے کے تینوں جنم ترکھانوں کے نام بالُو ہریاں دربار ی اور راب درشا ہے۔ گورُو جی نے کہا۔ ست درو ندی کے کنارے ایک بڑا اپنڈ ہو گا۔ وہاں اِس کو ہمارے اوتار کا درشن ہو گا۔ یہ بھی کھتری جنم میں ہو گا۔ تب گورُو جی نے یہ شبد اُچارا:۔

سلوک محلہ پہلا

جامہ پہر جُگاں وِچہ بیٹھا مگل پردَئی سُرتا + اندھکار دیپک پرگا سیا کہو نانک کرم نہ جاد بِتیا
آدپُرکھ اپرمپر کرتا آپے دانا بینا + کہن سُنن نتے رہے نیارا کا ہو سنگ نہ بھینا
تاں کا جنم نہ درن چہن ہے کون کہیے تو کدکا + حاضر حضور نکٹ نہ آدے ہر کھ سوگ سے رہتا
گمن نرنتر سہج نِواسی گُونج آوازہ بولے
کہہ نانک اب بھئی حیرانی کو ئی سادھو نت دِروے

بھائی گھوہے نے بنتی کی کہ مہاراج میری سکھنی ردگی ہی رہتی ہے۔ اِس کو شانتی نہیں آتی۔ اِس پر کرپا درشٹی کرو۔ گورُو جی نے کہا۔ بھائی یہ تین جنم استری ہی ہوتی آئی ہے۔

اِس سے پہلے یہ مرد کا رُوپ تھی۔ اور راجہ جنک کے قبیلے میں رسوئیا تھا۔ ایکدن راجہ نے من میں وچار
کیا کہ زنانیوں کے پرشاد میں سے ایک سو ایک غریبوں کو بھوجن بانٹ دیا کرو۔ اور اِس رسوئیے کو حکم
دیا۔ کہ رسد سے کر بھوجن پکایا کرو۔ یہ روز رسد لے آوے مگر آپ کھا جاوے۔ راجہ کی رانی کو اِس نے جھوٹھ
بھی پانچ سات بار کھلائی۔ جب یہ گھر سے جاتا۔ تو رانی کے پاؤں پڑتا۔ تب راجہ اور رانی کہتے۔
جاگیری داس جو اُس وقت اِس کا نام تھا۔ ہم تیرے ہاتھ کا بھوجن کھاتے ہیں۔ تو جنم کا پُوربیا ہے۔
اَور یہ مُنہ سے کہتا۔ جی میں تمہارا سکھ ہوں۔ اور غلام ہوں۔ تب رانی چُپ کر رہتی۔ راجے
نے ایک دن داروغے کو کہا۔ کہ میں نے جاگیری داس کو کہا ہُوا ہے۔ کہ ایک سو ایک آدمیوں کو
پرساد بانٹا کرے۔ کیا روز پرشاد بانٹتا ہے؟ داروغے نے کہا۔ حضور میں نے کبھی بانٹتے نہیں دیکھا
تب راجہ نے جاگیری داس کو بُلا کر کہا۔ کہ تُم رانی کی رسوئی سے ایک سو ایک آدمی کو پرساد بانٹتے ہو
تب اِس کی زبان سے آواز نہ نکلی۔ کیونکہ ایک تو وہ جھُوٹا تھا۔ دوسرے راجہ ست برت اَور ست
رُوپ تھا۔ جھُوٹ کس طرح بولے۔ تب راجہ نے کہا کہ ارے تُم تو عورت رُوپ ہو۔ ایسے کہہ راجہ چُپ ہو گیا
اَور یہ ڈیرے آیا۔ اور لگا وچار کرنے۔ کہ اب میں کیا کروں۔ مجھ کو تو سراپ ہو گیا ہے۔ تب اِس کا سر
لنگر میں جلنے لگا۔ دوپہر دُکھ سے کُرلاتا رہا۔ جب رانی جی نے پُکار سُنی۔ تو اِس کے پاس آئی۔ اور اِس کا
بُرا حال دیکھا۔ اِس نے کہا۔ کہ مجھے راجہ کا سراپ ہُوا ہے۔ کہ جاؤ تُم عورت ہو۔ اب میری دیہہ چھُوٹ جا
نہیں۔ میرا کب اُدھار ہوگا۔ تب رانی نے کہا۔ بیٹا تین جنم تو استری کے جامہ میں رہیگا۔ اور چوتھا جنم
بھی استری کا ہوگا۔ مگر جو تمہارا پتی ہوگا۔ اُس بھرتے سے تو گت کو پراپت ہو دیں گی۔ اور پھر پانچھواں
کا جنم ہوگا۔ اِتنی بات کہہ کر رانی مندر کو چلی گئی۔ اور اِس کے پیچھے اِس کا سر پھُوٹ گیا۔ بھائی
گھوہا شاستروں میں لکھا ہے۔ کہ جو جُوٹھا کر کے کسی مرد یا استری کو دیتا ہے۔ وہ استری دیہی میں
رہتا ہے۔ اِس نے ایک تو رانی کو جھُوٹھا کھلایا دوسرے راجہ کا سراپ ہو گیا۔ بھگتی کی ہوئی جاتی نہیں
اگرچہ یہ عورت بھی ہوئی مگر سادھ لوگوں کے گھر ہوتی رہی۔ اب تمہارے گھر استری بن کر رہتی نے۔ اب
مرد کے جنم ہو کر اُدھرے گی۔ پہلے یہ رام داس کھتری کے گھر ہوئی۔ وہ بھی سنت تھا۔ پھر ایک ترکھان
دھرمے کے گھر ہوئی۔ وہ بھی سنت تھا۔ پھر ایک ترکھان دھرمے کے گھر ہوئی۔ وہ بھی نیک
ہے۔ مگر یہ حرام کرتی رہی۔ چونکہ اِس کا گھر والا سادھو سبھاؤ تھا۔ اُس نے اِس کو کچھ نہ کہا۔ پھر پا
کے گھر ہوئی۔ یہ بہت سُندر تھی۔ مگر اِس کا ست دھرم قائم رہا۔ اِسی واسطے اُس ست دھرم کی
بدولت اب تیرے گھر ہے۔ اور جب تمہارے گھر سے مرے گی۔ تو پھر مرد جامہ ہوویگا۔ بھائی

گھوہے نے کہا۔ کہ مہاراج آپ نہ کچھ کھاتے اور نہ کچھ پیتے ہیں۔ تب گورو نانک جی نے یہ سلوک اُچارن کیا:۔

سلوک محلہ پہلا

آپا مدھے گھر کرنا کچھ پیئے نہ کھائے ✣ نیچاں اندر نیچ جات ستگور رہے بلائے
سانگی سانگی بنایا پہیٹے سگل جہاں ✣ نانک گورسکھ اُبرے کو سبد رتا گیان
گور چیلے رہ راس ہے اندر دیکھے ٹوہ ۞
ساکھی ہر پربھ ہویا ناہ ملاوا ہوہ ۞

بھائی جتنا عرصہ ہمارا اوتار رہیگا۔ اُتنا عرصہ جگ بھلا ورتے گا۔ اِس کے بعد گھور کلجگ ورتے گا۔ پیری پیر رہ۔ اور نقیری فقیری نہ رہیگی۔ آپ نرنکار ہی سچا ہوگا۔ باقی سنساری سب جھوٹے ہو وینگے سر پیروں میں برکت گھٹ جاویگی۔ گھوہے نے بنتی کی۔ کہ مہاراج پرشاد چھکو۔ اور اپنی سکھنی کو کہا کہ جاؤ۔ ور ہے کی عورت کرم دیوی کو لے آؤ۔ وہ بھی درشن کر جاوے۔ سکھدیوی گئی اور کرم دیوی کو لے آئی۔ اِس نے مہاراج کے چرنوں پر نمسکار کی۔ بھائی گھوہا اور ورسا دونوں نے ہاتھ جوڑ کر کہا کہ پاتشاہ آپ کھاتے پیتے کچھ نہیں۔ کس آسرے رہتے ہیں۔ تب گورو جی نے شبد اُچارا:۔

سلوک محلہ پہلا

آد پُرکھ کو ہم نے پہانیا
اکیس کے گُن گائے بے انت
گھٹ درشن اُس کا دھیان دھیائے
ہم نے ایک نرنجن دھیایا
جب دیکھا پار برہم کرتا ابناسی
دُوجے کو ہم کبھو نہ جانیا
جس جگت کو لوک پیچ کر مانے
اور لوک ترے گُن مہہ جیتے
جب کا دیکھیا دین دیالا
سادھ سنگت ہم کل کیرتن رتے

دُوسر کو ہم ناہیں پچھانیں
جو سگل سمگری کا جانے انت
دیو دانو دیت اُبر ڈار کے دارے
تس کر جم کا بھو گوایئے
تب ہمری ٹوٹ گئی پیرن کی پھاسی
اکیس کے رنگ ہمراہ من مانیا
گور پرساد سپنا کر جانے
ہم اس پایاں مدھ نہیں گھر کرتے
تب کا چھوٹیا ہمارا سب جنجالا
جل مہہ جیسی ادوپ تیو نرنکاری بھرتے

کہہ نانک ہم چھول پیالہ امرت کا پیا
تس کرا اونکار کے سنگ راتیا ۞

گورُو جی نے کہا۔ لاؤ بھائی گھوہا پرشاد چھکیں۔ مجھے دیجائی بالے کو کہا کہ پرشاد کے چھ حصے کر دو ایک ایک حصّہ سب کو دیا۔ جب گورُو جی نے پرشاد مُنہ میں ڈالا۔ تو پھر سب نے پرشاد چھکا گورُو جی نے اپنا سیت پرساد گھوہے درسے اور امرتیے کو دیا۔ جب اُنہوں نے سیت پرساد مُنہ میں ڈالا تو کپاٹ کھُل گئے اور دِب درِشٹ ہو گئی۔ گورُو جی کے چرنوں پر متھا ٹیکیا اور گھوہے نے یہ شبد اُچارا

دھن دھن گورُو نانک جی جن پُورن کیا اُپدیش ‖ تِس کی نظر سے ہم ترے اور ترے ہیں اَنیک
بھئی کرپا نرجن کی جب ہم تمہارا درشن کینا ‖ ایسا تمہارا نام ہے۔ جو غریب نواز آپ پر بینا
تمرے درشن تے ہم بھئے سو مَیلے ‖ دھن دھن گورُو نانک جن پرکے بندھن کھوئے
تُم کرپا کینی تب ہم درشن پائے ‖ ہم کیٹ جنت کرپن کی کرد سمائیتا
دِسنتر ہم پھر بہُہ تھاکے ‖ کنہُو نہ دِکھایا اوہ پریم رس پاگئے

گور پرمیشور گورُو نانک تُوں گورُو سُورا تُوں پُورا
کھول کپاٹ مجھ چیرے ہُو کے سب کاج کینا ہے پُورا
گورُو نانک دیو جی نے گھوہے کو تھاپی دی اور آگے چل دیئے ‌‌۔

ساکھی سنتوں کیساتھ

گورُو جی چلتے چلتے پُورب کی دھرتی جا نِکلے۔ وہاں گورُو جی کو مہاں پُرکھ آملے۔ اور گورُو جی کے آگے متھا ٹیکیا۔ اور کہا باباجی رام رام۔ تب گورُو جی نے کہا۔ آؤ سنت جی ست رام آیئے بیٹھئے۔ ایک گھڑی بیٹھنے کے بعد سنتوں نے عرض کی کہ غریب نواز اگر حکم کریں۔ تو ایک بنتی کریں۔ گورُو جی نے کہا۔ خوشی سے جو پوچھنا ہے پُوچھو۔ سنتوں نے کہا۔ کہ کئی پُن دان کرتے ہیں۔ کئی ہوم یگ کرتے ہیں۔ کئی تیرتھ کرتے ہیں۔ اُن کو کیا پھل پراپت ہوتا ہے۔ اُن کی مکتی ہوتی ہے یا نہیں:۔

گورُو جی نے کہا۔ اے پرمیشور کے پیارو۔ خواہ کوئی ہوم یگ کرے۔ خواہ کوئی تیرتھ کرے خواہ کوئی جوگی سنیاسی بن کر پھرتا ہووے اور سگلی دھرتی پھرے تپسیا کرے۔ دیوی کی اُپاسنا کرے۔ رام نام کے سمرن بغیر مکتی نہیں ہوتی۔ اور مکت تب ہووے جب ستگورُو کو ملکر شبد اُتم رام نام سمرے۔ نام کے بغیر مکھ بند رہتا ہے۔ نام کے بغیر کچھ نہ کچھ ہاتھ [illegible]

اَور اِس بکھ کھانے اور بکھ بولنے کا یہ پھل ہوتا ہے۔ کہ آدمی ہمیشہ جمدا اور مرتا رہتا ہے۔ اینک جُونوں میں بھرمتا پھرتا ہے۔ تین وقت سندھیا ترپن کرنے اور چاروں وید اور اٹھارہ پران پڑھنے سے مُکت نہیں ہووےگی۔ مُکت تب ہوگی۔ جب ستگور کو مِل کر نرنکار کا نام جپے۔ سنتوں نے کہا ایک گرہستی ہو کر پھر اتیت ہو جاتے ہیں۔ کیا اِن کی مُکت ہووے گی۔ گورُو جی نے کہا:- خواہ گھر چھوڑ کر تیرتھوں پر جا بیٹھے یا ترا کرے تِلک لگا دے مُکتی نہیں ہووےگی۔ مُکتی تو تب ہووےگی۔ جب شُدھ آتما پرمیشور کا بھجن کرے۔ گورُو جی نے کہا۔ جسم پر بھسم لگانے جٹاں دھارنے۔ ننگے رہنے۔ رنگے ہوئے کپڑے پہننے سے بھی مُکتی نہیں ہوتی۔ مُکت تب ہووے جب اپنے اندر سے ہَومے گنوائے۔ اور واہگورُو واہگورُو جپے۔ ایشور کی گتی ایشور ہی جانتا ہے۔ اِس کا انت نہیں پایا جاتا۔ جو چاہتا ہے۔ کرتا ہے۔ یہ بچن گورُو کے سُنکر سنت گورُو جی کے چرنوں پر گر پڑے۔ اور کہا۔ غریب نواز! ہم آپ کی شرن ہیں۔ ہم کو جنم مرن کے دُکھ سے بچاؤ۔ گورُو جی نے کہا۔ سنت جی شُدھ من کر کے سری نرنکار کا نام جپو۔ کرتار تمہارا بھلا کریگا۔ گورُو جی سنتوں کو اُپدیش دے کر آگے کو چلے +

عربِ دیس کے بادشاہ کیساتھ ساکھی!

ایک دفعہ مردانے نے گورُو نانک دیو جی کو عرض کی تھی۔ کہ مہاراج عرب دیس کہاں ہے۔ گورُو جی نے کہا۔ مردانہ تم عرب دیس دیکھنا چاہتے ہو۔ مردانے نے کہا۔ مہاراج آپ کی رضا ہے۔ گورُو جی انتر دھیان ہوئے۔ اور عرب دیس میں جا پہنچے۔ عرب دیس کا بادشاہ لاخ یہ دبڑا ظالم تھا۔ اِس کی رعایا بہت دُکھی تھی۔ اگر کوئی ہندوستان کا آدمی اُس مُلک میں جاتا۔ تو اِس کو قتل کر دیتا تھا۔ جب لوگ بہت دُکھی ہو گئے تو اُنہوں نے پرمیشور کی درگاہ میں بینتی کی۔ اُن کی بینتی پروان ہوئی۔ گورُو نانک دیو جی کو آکاش بانی ہوئی۔ کہ اے نانک۔ میں آپ اُوپر بہت پرسن ہوں۔ ایک خلعتا آپ کو ملتی ہے۔ سری گورُو جی نے کہا۔ آپ کی رضا ہے۔ مہاراج نے انتر دھیان ہو کر ارداس کی۔ ایک خِلعتا ہاتھ لگا۔ اُس خلعتے اُوپر قدرت کے اکھر عربی ترکی۔ فارسی۔ ہندی اور سنسکرت لکھے ہوئے تھے۔ گورُو نانک دیو جی وہ خِلعتا پہن کر شہر کے دروازے کے باہر جا بیٹھے۔ جب سات دِن بیٹھے کو گذر گئے۔ تو لوگوں

نے کہا۔ دیکھو بھائی یہ کیسا درویش ہے۔ جس کے اُوپر قدرتی لکھے ہُوئے اکھروں والی خلتا ہے
جاکر بادشاہ کو خبر کی۔ کہ اے بادشاہ سلامت ہمارے شہر کے باہر ایک درویش آئے بیٹھا ہے۔
اِس کے گلے میں ایک خلتا ہے۔ اُس کے اُوپر تیس سپارے قُرآن کے لکھے ہُوئے ہیں۔ بادشاہ
نے وزیر کو کہا۔ کہ جاؤ اُس درویش کے گلے سے خلتا اُتار لاؤ۔ وزیر نے جاکر گورُوجی کو کہا کہ
اے درویش یہ خلتا گلے سے اُتار دو۔ بادشاہ مانگتا ہے۔ بادشاہ کا حُکم نہیں موڑنا۔ اگر نہ دوگے
تو بادشاہ دُکھ دیوے گا۔ یہ بات سُنکر گورُوجی نے وزیر کو کہا کہ بھائی خلتا اُتار لو۔ وزیر کے
ساتھ جتنے نوکر آئے تھے۔ گورُوجی کی طرف دوڑے۔ اور خلتے کو اُتارنے لگے۔ مگر وہ قدرت
کا خلتا۔ قدرت کا کپڑا۔ اور قدرت نال گورُوجی کے گلے میں پڑا ہُوا۔ نرنکار کی آگیا بغیر دنیاکی
جھوٹے جیووں سے کس طرح اُتر سکتا تھا۔ بڑا زور لگایا نہ کھینچنے سے اُترتا۔ نہ پھاڑنے سے
پھٹتا۔ سب حیران ہو کر پیچھے ہٹ کر کھڑے ہو گئے۔ وزیر نے بادشاہ کے پاس ایک آدمی دوڑایا۔ کہ
اے بادشاہ سلامت اُس فقیر کے گلے سے خلتا نہیں اُترتا۔ سب زور لگا تھکے ہیں۔ بادشاہ
یہ سُنکر بڑے کرودھ میں آیا۔ اور حُکم دیا کہ اُس ہندو فقیر کو دریا میں ڈبو دیوو۔ وزیر نے اُسی
وقت نوکروں کو حُکم دیا۔ کہ اِس فقیر کو دریا میں ڈبو دیوو۔ نوکر گورُوجی کو ساتھ لے کر دریا کیطرف
گئے۔ اور دو تین آدمیوں نے پکڑ کر دریا میں دھکا دے دیا۔ جب گورُوجی کو دریا میں پھینکا
تو ورن دیوتا نے دونوں ہاتھوں پر اُٹھا لیا۔ اور پانی تک پہنچنے ہی نہ دیا۔ گورُوجی کو ورن دیوتا
نے چرن بندھنا کی۔ اور کنارے پر لا بٹھایا۔ یہ کوتک دیکھ کر لوگ حیران ہو گئے۔ اور بادشاہ کو
خبر دی۔ کہ درویش دریا میں ڈوبتا نہیں۔ تب بادشاہ نے غصے میں آکر حُکم دیا کہ فقیر کو آگ میں جلا
دو۔ وزیر نے بہت سی لکڑیاں اکٹھی کر کے اُن کو آگ لگا دی۔ اور گورُونانک دیوجی کو آگ میں
پھینک دیا۔ بسنتر دیوتا نے گورُوجی کو چرن بندھنا کی۔ اور کہا۔ مہاراج میں آپکا داس ہوں
کچھ حُکم کرو۔ گورُوجی کے سر کا ایک بال بھی نہ جلا۔ اور صحیح سلامت آگ میں بیٹھے رہے۔ یہ
ماجرہ دیکھ سب لوگ حیران ہو گئے۔ اور بادشاہ کو جاکر کہا۔ کہ وہ درویش تو آگ میں بھی نہیں جلا۔
بادشاہ نے کہا یہ فقیر کوئی جادوگر ہے۔ اِس کو کسی اُونچی جگہ سے نیچے گراؤ۔ وزیر نے ایسا ہی کیا۔
ایک بڑے اُونچے پہاڑ پر لے جاکر گورُوجی کو دھکا دے دیا۔ جب سری گورُوجی گرے تو پَون دیوتا
نے اپنے ہاتھوں پر بیان میں بٹھا کر زمین پر لا رکھا۔ اور بڑے سُندر پھولوں کی سیجا پر آ بٹھلایا
جب وہاں کے لوگوں نے یہ ماجرہ دیکھا۔ تو ڈر گئے۔ وزیر نے جاکر بادشاہ کو کہا۔ کہ وہ فقیر تو اب

بھی زندہ ہے۔ تب بادشاہ نے کہا۔ اے وزیر اُس فقیر کو ایک بڑا گڑھا کھُدوا کر اُس میں پھینک دو اور
اُوپر سے پتھروں کی مار کرو۔ وزیر نے ایک بڑا گڑھا کھُدوا کر اس میں گورُو جی کو پھینک دیا۔ اور ہزاروں من
پتھر گورُو جی کے اُوپر پھینک کر اور گورُو جی کو گڑھے میں دبا کر لوگ اپنے اپنے گھروں کو چلے گئے۔ اور بادشاہ
کو اطلاع دی۔ کہ اُس درویش کو گڑھے میں دب دیا ہے۔ مگر بے سمجھوں کو کیا معلوم کہ جس کے حکم میں
کھنڈ برہمنڈ ہیں۔ اُس کو مارنے والا کون ہے۔ جب صبح ہوئی اور لوگ باہر نکلے تو کیا دیکھتے ہیں
کہ گورُو نانک دیو جی پرمیشور کے چرنوں میں دھیان لگائے اُسی جگہ بیٹھے ہیں۔ بادشاہ کو خبر کی گئی۔
کہ جس فقیر کو کل گڑھے میں دب دیا تھا۔ وہ درویش باہر بیٹھا ہے۔ اور اُس کے سر پر کو ذرا سی
آنچ بھی نہیں آئی۔ تب بادشاہ نے کہا۔ کہ اُس فقیر کو میرے سامنے لا کر اُس کی گردن اُتار دو۔
وزیر گورُو جی کو بادشاہ کے سامنے لے گیا۔ اور تیز تیز شستروں تلواروں سے گورُو جی پر وار کیئے
مگر گورُو جی کو کوئی ہتھیار نہ لگے۔ بادشاہ نے غصے میں آ کر حکم دیا۔ کہ اس فقیر کو پھانسی پر لٹکا دو۔
وزیر گورُو جی کو سُولی کی طرف لے گیا۔ جب گورُو جی سُولی کے قریب پہنچے۔ تو سُولی ہری ہو گئی
سب اہلکار امیر وزیر دیکھ کر حیران ہو گئے۔ اور کہا اے خُدا یہ کیا بھید ہے۔ بادشاہ کے پاس
بڑے بڑے عقلمند اور دانا بیٹھے تھے۔ اُنہوں نے بادشاہ کو کہا۔ کہ اے بادشاہ سلامت یہ
کوئی انسان نہیں خُدا ہے۔ جس کا حکم پون پانی اور آگ مانتی ہے۔ یہ آدمی کے کرتب نہیں۔ اس
فقیر کو ایسی ایسی سخت سزائیں دی ہیں۔ مگر اس کا بال بھی بیکا نہیں ہوا۔ اُدھر بھائی بالے اور مردانے
نے کہا۔ کہ سچے پاتشاہ بادشاہ نے آپ کی بہت بے ادبی کی ہے۔ اس کو سزا ملنی چاہیئے۔ گورُو جی نے
کہا کہ اے بھائی بالا اور مردانہ یہ جو کام ہو رہا ہے۔ سب کرتار کے حکم میں ہو رہا ہے۔ جسطرح اِس
کو بھاتا ہے کرتا ہے۔ جس کی طرف ہمارا رام آپ ہوتا ہے۔ اُس کا کوئی کچھ نہیں بگاڑ سکتا۔ ہم کو
نرنکار کا حکم ہے۔ کہ اِس کو بھلے مارگ لاؤ۔ جنہوں نے اُس نرنکار کو سرب ویاپی جانا ہے۔ وہ کسی
کا بُرا نہیں چاہتے۔ بادشاہ جو ظلم کر رہا ہے۔ وہ سب کرتار کے حکم میں ہو رہا ہے۔ اور جو کشٹ ہمارے
سر پر سہنے لکھے ہیں۔ وہ ضرور ہم نے بھُگتنے ہیں۔ اِن کو اِن کے کرموں کا پھل ملیگا۔ ہم کو کسی کے ساتھ
ویر کرنے کی کوئی ضرورت نہیں۔ کرتار کے رنگ دیکھو۔ جب یہ باتیں ہو رہی تھیں۔ تو بادشاہ اپنے امیروں
وزیروں کو ساتھ لیکر گورُو جی کے چرنوں پر آ گرا۔ اور ہاتھ جوڑ کر عرض کی کہ اے درویش جی
مجھ سے بڑی بے ادبی ہوئی ہے۔ سو میری خطا معاف کرو۔ بادشاہ بہت بھے بھیت ہو کر اور کانپتا
کانپتا گورُو جی کے چرنوں پر گرا اور بار بار یہی کہے کہ غریب نواز میں بڑا گنہگار ہوں آپ خدا کے پیارے

ہیں. میری بادشاہت کو رکھ لو۔ ورنہ خدا کے قہر سے غرق ہو جاوے گی۔ کئی قسم کی
بھیٹا گوروجی کے آگے لا رکھیں۔ بادشاہ کا رنگ زرد ہو گیا۔ اور کہا کہ غریب نواز۔
مجھ سے بڑی بھاری بھُول ہوئی ہے۔ آج سے لے کر کسی کی بے ادبی نہیں کرونگا
اور جس طرح آپ حکم کریں گے۔ بسروچشم کروں گا۔ پھر گوروجی کے چرنوں پر نمسکار کی
کرپا کے ساگر کرپالو گورو نے بادشاہ کو کہا۔ کہ ہماری خوشی تب ہے۔ اگر تم آئندہ کے
لئے آدمیوں کو مارنا چھوڑ دو۔ اور دھرم کی عدالت کرو۔ ظلم کرنا چھوڑ دو۔ اگر تم ایسا کرو گے
تو خدا کی درگاہ میں بخشے جاؤ گے۔ ورنہ دوزخ کی آگ تمہارے لئے تیار ہے۔ لاچور د
بادشاہ نے کہا۔ کہ آپ کے درشن کرنے اور آپ کے چرن چھونے سے مجھ میں ایک تنکا
توڑنے کی طاقت نہیں رہی۔ جو کچھ آپ حکم کرو۔ وہی کروں گا۔ گوروجی نے کہا۔ کہ ست نام
کا جاپ کرو۔ لنگر لگاؤ۔ بھوکے کو روٹی اور ننگے کو کپڑا دو۔ غرضیکہ کوئی آدمی تمہارے
راج میں تنگ نہ رہے۔ خدا کو ہر وقت یاد رکھنا۔ غریبوں پر دیا کرنی۔ گناہ
اور پاپ کرنے چھوڑ دو۔ بادشاہ نے گوروجی کے بچن مان کر آگے کے لئے توبہ کی۔
اور گوروجی کا مُرید ہو گیا۔ بہت سے اور لوگ بھی گوروجی کے مُرید ہوئے۔ لگے ست نام
کا سمرن کرنے۔ بہت دن گوروجی وہاں رہے۔ سارے عرب دیس میں لش پھیل گیا۔
بادشاہ پر خوشی کر کے گوروجی وہاں سے چل پڑے۔ اُس دن سے بادشاہ نے دھرم کا
راج کرنا شروع کر دیا۔

ساکھی ایک پٹھان کیساتھ

چلتے چلتے گوروجی پٹھانوں کے دیس میں جا نکلے۔ اور ایک شہر سے دو میل باہر
ایک حجرے میں جا ڈیرہ لگایا۔ مردانے نے کہا۔ گوروجی اس اُجاڑ میں یہ حجرہ کس نے بنایا
ہے۔ گوروجی نے کہا کہ اس شہر کے ایک پٹھان نے یہ حجرہ بنایا ہے۔ رات کو یہاں آ کر نماز
پڑھتا ہے۔ اور شرع کے مسلے سُنتا ہے۔ مگر من میں مہر اور دیا نہیں آتی۔ دن کو شہر میں
جا کر لُوٹ مچا دیتا ہے۔ غریبوں کو تنگ کرتا ہے۔ ہم اس کو ملنے کے لئے آئے ہیں۔
ایسے بُرے آدمی کا درشن کرنا بھی ٹھیک نہیں۔ مگر غریبوں کے لئے دل میں رحم آ جاتا
ہے۔ اور اُن کے واسطے پاپی آدمی سے بھی ملنا پڑتا ہے۔ جب دن گذر گیا۔ اور

شام ہوئی۔ تو وہ پٹھان متھا ٹیکتا حجرے میں آبیٹھا۔ جہاں گورو نانک دیوجی بیٹھے تھے۔ وہاں قاضی اور مُلاں کتابیں نکال کر لگے مسلے کرن۔ مسلے سُن کر وہ پٹھان واہ خدا واہ خدا کہنے لگا۔ اور جُھک جُھک کر لگا سلام کرنے۔ گوروجی اُس کو ایسے کرتے دیکھ کر ہنس پڑے۔ پٹھان نے کہا کہ اے فقیر سائیں ہم خدا کا نام لیتے ہیں۔ اور تم ہم کو دیکھ کر ہنستے ہو۔ تب گوروجی نے یہ سلوک اُچارا۔

سلوک محلہ پہلا

ہرناں باجاں تے سِکداراں اِیناں پڑھیو ناؤں + پھادی لگی ذات پھہائن اگے ناہیں تھاؤں
سو پڑھیا سو پنڈت بِنا جنی کمانا ناؤں + پہلے دے جڑ اندر جمے اُپر ہووے چھاؤں
راجے شیہ مُکدم کُتے جائے جگاون بیٹھے سُتے
چاکر نہدا پائن گھاؤ + رت پت کُتو چٹ جاؤ
جتھے جیاں ہوسی سار + نکیں وڈھیں لائے بتار

یہ سلوک سُنکر اُس پٹھان نے کہا کہ اے خدائے دے فقیر اگر خدا کا نام لئے پڑھے اور سُننے سے چھٹکارا نہیں ہووے گا۔ تو اور کسطرح ہووے گا۔ گوروجی نے کہا۔ کہ اے پٹھان تم بھولے پھرتے ہو۔ یہاں تو خدا کا نام لیتے ہو۔ مسلے سُنتے اور پڑھتے ہو۔ مگر شہر میں جاکر غریبوں کا لہو نچوڑتے ہو۔ اور اُن پر طرح طرح کے ظُلم کرتے ہو۔ اِس طرح خدا آپ کو سزا دیوے گا۔ اور فرشتے دوزخ کی آگ میں پھینکیں گے۔ پٹھان نے کہا کہ میں اپنا فائدہ سمجھ کر خدا کا نام لیتا ہوں۔ گوروجی نے اِس پر نھائے سلوک اُچارا:۔

سلوک محلہ پہلا

سومن ہستی گھیو گڑ کھاوے پنج سے دانا کھائے
ڈکے پھوکے کھیہ اُڈاوے ساہ گیا پچھتائے
اندھی پھوک موئی دیوانی۔ خسم مٹی پھر بھانی
ادھ گلا چڑی کا چگن گین چڑھی بل لائے + خصمے بھاوے اوہا چنگی جِہ کرے خدا خدائے
سکتا شیہ مارے سے مِرگا سب پچھے پے کھائے + ہوئے ستانا گھرسے نہ ماوے ساہ گئے پچھتائے
اندھا کس نُوں بُک سناوے خصمے مُول نہ بھاوے + اک سُوں پریت کرے اک ٹڈا اک ڈالی بہہ کھائے
خصمے بھاوے اوہ چنگا جِہ کرے خدائے خدائے
نانک دُنیا چار دہاڑے سُکھ کیتے دُکھ ہوئی

گلاں والے ہین گھنیرے چھڈ نہ سکے کوئی
نکھی میٹھے مزاجن تُوں رکھیں تِن نیڑ نہ آدے تِن بھو ساگر ترنا

پٹھان نے جب یہ سلوک سُنا۔ تو وہ گورُو جی کے چرنوں پر آپڑا۔ اور کہا کہ اے خُدا کے فقیر ہماری خلاصی کسطرح ہووے گی۔ تب گورُو جی نے یہ سلوک کہا:۔

راجے بال رُوپ ذات جوبن پنجے ٹھگ + اپنی مٹھگی جگ ٹھگیا کنے نہ رکھی لج
اِنیاں ٹھگن ٹھگ سے جہ گورُ کی پیریں پاہ + نانک کریاں باہرے ہور کیتے مُٹھے جاہ

یہ سلوک سُنکر پٹھان گلے میں پلّہ ڈال کر گورُو جی کے قدموں پر گر پڑا۔ اور کہا۔ غریب نواز میرا گُناہ معاف کرو۔ کیونکہ آپ خُدا کے پیارے ہیں۔ گورُو جی نے کہا کہ جاؤ آج تو بخشا گیا۔ مگر آئیندہ کے لئے نیکی کی راہ پر چلنا۔ کسی کو دُکھ نہ دینا۔ خُدا کا نام جپنا۔ پٹھان گورُو جی کا مُرید ہوگیا۔ اور اپنے گھر لے گیا۔ بڑی سیوا کی۔ گورُو جی نو ماہ اُس پٹھان کے گھر رہے۔ ہر وقت ہاتھ باندھے گورُو جی کے حُضور کھڑا رہتا۔ گورُو جی نے پرسن ہوکر کہا بھائی کچھ مانگو۔ تب پٹھان نے کہا کہ مہاراج کوئی ایسی نشانی دو جو ہمارے پُتر پوتوں تک آپ کی یاد رہے۔ گورُو جی نے کہا۔ کہ کڑاہ پرشاد کی دیگ تیار کرو۔ پٹھان نے ایک ہندو کو بُلا کر ترِبھادلی کا کڑاہ تیار کیا۔ گورُو جی نے ایک چادر منگائی۔ کڑاہ پرشاد کے اُوپر ڈال دی۔ اور کہا کہ بھائی بیٹھ کر واہگورو واہگورو کا بھجن کرو۔ پٹھانوں نے ایسا ہی کیا۔ گورُو جی نے کہا کہ چادر اِن کو دے دو۔ اور سنگت میں کڑاہ پرشاد برتا دو۔ جب کڑاہ پرشاد برتانے لگے۔ تو اوپر پنجہ لگا ہُوا تھا۔ پٹھان بڑے پرسن ہوئے۔ گورُو جی نے اُن پٹھانوں کو کہا۔ کہ جب کوئی کام کرو کڑاہ پرشاد کرو۔ اور اُوپر یہ چادر ڈال کر واہگورو واہگورو کرکے کڑاہ پرشاد تقسیم کردو۔ اِسیطرح پنجہ لگیگا۔ تو سمجھ لینا کہ کام ٹھیک ہو جاوے گا اگر پنجہ نہ لگے۔ تو کڑاہ پرشاد نہ برتانا۔ اب تک یہی ریت اُس پٹھان کے خاندان میں پڑ چلیت ہے۔ کئی اور پٹھان گورُو جی کے مُرید ہوئے +

ساکھی بھگتوں کیساتھ

ایک دن پرمیشور کے بھگت گورُو جی کے پاس آئے۔ اور کہا ست کرتار جی۔ گورُو جی نے کہا۔ ست کرتار جی آؤ۔ سری ٹھاکر کے پیارے بھگتو بیٹھو۔ انند پرسن ہو۔ اُن

بھگتوں نے کہا۔ کہ آپ کی کرپا سے انند ہیں۔ ایک دو گھڑیاں بیٹھنے کے بعد اُن بھگتوں نے کہا۔ غریب نواز ہمارا ایک پرشن ہے۔ اگر حکم کرو تو پوچھیں۔ گورو جی نے کہا۔ پیارو جو دل میں آوے پوچھو۔ تب اُن بھگتوں نے کہا۔ مہاراج یہ اِنسان جو پاپ پُن کرتا ہے۔ اور مایا کے پیچھے پیچھے دوڑتا ہے۔ یہ آپ ہی کرتا ہے۔ یا کسی کا کرایہ کرتا ہے۔ تب گورو جی نے ایک شبد اُچارا۔ راگ بلاول محلہ پہلا

من کا کہیا منسا کرے + اِو من پاپ پُن اُچرے
مایا مد ماتے ترپت نہ آوے + ترپت مکت من ساچا بھاوے
تن دھن چلت سب دیکھ ابھمانا + بن ناوے کچھ سنگ نہ جانا رہاؤ
کیجے رس بھوگ خوشیاں من کریا + دھن لوکاں تن بھسمے ڈھیریا
خاکو خاک رلے سب فیلا + بن سبدے نہیں اُترے میلا

پھر بھگتوں نے کہا۔ غریب نواز جو پرانی جُونوں میں آتا جاتا ہے۔ کس طرح چوراسی کے گیڑ سے بچ سکتا ہے۔ تب گورو جی نے پوڑی اُچاری:-

گیت ناد گھن تال سکورے + ترہو گُن اُنبجے بنسے دورے
دُوجی دُرمت درد نہ جائے + چھوٹے گورمکھ دارو گُن گائے

بھگت جنوں نے کہا۔ کہ دُرمت روگ کس طرح دُور ہووے۔ گورو جی نے کہا۔ کہ دُرمت روگ کا دارو نام ہے۔ یہ پرانی جب پرمیشور کے گُن گاوے تب یہ روگ جاوے گا۔ بھگتوں نے کہا ایک وشنو کہلاتے ہیں۔ ایک تپسوی اور پنڈت کہلاتے ہیں۔ ایک جین مارگی ہیں۔ اُن میں اُتم کون ہیں۔ تب گورو جی نے یہ پوڑی کہی:-

دھوتی اُوجل تلک گل مالا + انتر کرودھ پڑھے نٹ سالا
نام وسار مایا مد پیا + بن گور بھگت ناہیں سکھ تھیا

پھر بھگتوں نے کہا کہ جو آدمی گورو دھارن کر کے گورو کے بچنوں پر نہیں چلتے۔ اور گورو سے منہ پھیر لیتے ہیں۔ اُن جیووں کا کیا حال ہوویگا۔ تب گورو جی نے اگلی پوڑی کہی

سُوکر سُوآن گردھب منجارا + پشو ملیچھ نیچ چنڈارا
گورو تے مُنہ پھیرے تِن جُون بھوائیے + بندھن باندھیا مرآئیے جائیے

بھگتوں نے پھر پرشن کیا۔ مہربان جی۔ جو ستگور کے سنگھ رہتے ہیں۔ اور گورو کے بچنوں پر چلتے ہیں۔ اُن کو کیا پھل پراپت ہوتا ہے۔ تب گورو جی نے پوڑی کہی :-

گور سیوا تے لہے پدارتھ + ہردے سدا رہے کرتار تھ
سچی درگاہ پوچھ نہ ہوئے + مانے حکم سیجھو در سوئے

جو تن من اور دھن سے پرمیشور کی سیوا کرے گا۔ اُس پرانی کا یہ جنم سپھلا ہو دیگا اور پریم روپی پدارتھ اِس کو حاصل ہووے گا۔ اور نرنکار کی کرپا سے اُس کے ہردے سے نام نہ وِسرے گا۔ اور مان کے ساتھ وہ سکھ پرمیشور کی درگاہ میں جائیگا۔

بھگتوں نے کہا کہ پرانی پرمیشور کو کس پرکار جانے۔ کرپا کر کے بتاؤ۔ تب گورو جی نے یہ پوڑی کہی۔

ستگور ملے تت کو جانے + رہے رضائیں حکم پچھانے
حکم پچھانے سچے در واس + کال بکال سبد بھئے ناس

بھائی سنتو۔ پرمیشور کو جانے اور دکھ سکھ کو ایک سمان سمجھے۔ تب اِس پرانی کو سچے کا محل پراپت ہوتا ہے۔

سنتوں نے پھر کہا۔ گورو جی جو انسان گرہست میں رہ کر پرمیشور کا بھجن کرے سو کس طرح کرے۔ تب گورو جی نے یہ پوڑی کہی :-

رہے اتیت جانے سب تِس کا + تن من ارپے ہے سب جس کا
نہ اوہ آوے نہ اوہ جاوے + نانک سچے ساچ سماوے

جو گرہستی تن من اور دھن سب کچھ پرمیشور کا سمجھتا ہے۔ وہ گرہستی جنم مرن میں نہیں آتا۔ یہ سُن کر سارے بھگت گورو جی کے چرنوں پر آ پڑے۔ اور کہا۔ گورو جی آپ دھن ہیں۔ دھن آپ کا درشن ہے۔ ہم کو نام دیوو۔ گورو جی نے کہا۔ تم بھی واہگورو کا سمرن کرو۔ تمہارا بھلا ہووے گا۔ وہ بھگت گورو جی کے سکھ ہوئے اور ست نام کا جاپ کر کے پرم گتی کو پراپت ہوئے۔

ساکھی مرگ کے پرتھائے

ایک دِن گورو جی ایک جنگل میں بیٹھے تھے۔ جو کیا دیکھتے ہیں۔ کہ ایک ہرن کھانے کیلئے

ایک کھیت میں جا داخل ہوا۔ اِس کھیت کے مالک نے کھیت میں پھاہی لگائی ہوئی تھی۔ ہرن نے وہ پھاہی نہیں دیکھی تھی۔ چھال مار کر کھیت میں جا داخل ہوا۔ جب چُگنے لگا۔ تو اُس پھاہی میں پھنس گیا۔ کھیت کے مالک نے آکر ہرن کو پکڑ لیا۔ یہ نظارہ دیکھ کر گورُو جی لبھاد کے گھر میں آگئے۔ اور جتنا ڈر ہرن کو کھیت کے مالک سے تھا۔ اُس سے دس گُنا گورُو جی نے اپنے آپ کو مانا۔ سری گورُو جی نے اپنے من کو کہا۔ کہ اے من یہ مرگ تب ہی پھنسا جب اِس نے کُھتائی پیر پایا۔ اگر ہرن بیگانہ کھیت نہ چُگتا۔ تب اِس کو کون پکڑنے والا تھا۔ دیکھ میرے من۔ جیسے اِس ہرن کو دیکھتا ہیں۔ تُو بھی ایک دن جُماں کی پھاہی میں پھنسیں گا۔ اِس پر گورُو جی نے شبد اُچارا:۔

آسا محلہ پہلا چھنت گھر تیجا

تُوں سُن ہرناں کالیا کی واڑیئے راتا رام + بکھ پھل میٹھا چار دِن پھر ہووے تاتا رام

پھر ہوئے تاتا کھرا ماتا نام بن پرتاپ اے + اوہ جیو سایر دے لہری بجل جوین جِگ اے

ہر باجھ راکھا کوئے ناہیں سوئے تجھے لبساریا

سچ کہے نانک چیت رے من مرے ہرناں کالیا

اے من۔ اُس ہرن کی طرح ایک دِن ضرور جم کے وس پڑیں گا اور ہرن کی طرح دُکھ پادیں گا۔ پرمیشور کے بناں پچھتادیں گا۔ دوزخ کی آگ جلادے گی۔ تب تُو دُکھ پادیں گا۔ کرتار کے بغیر تیرا کوئی سہائی نہیں ہووے گا۔ اِتنی بات کر کے گورُو جی وہاں سے چلتے بنے+

بھورے کے پر تھائے شبد

ایک دِن گورُو جی ایک تالاب کے کنارے جا پہنچے۔ وہ تالاب سُندر جل سے بھرا پڑا تھا۔ اور تالاب میں کنول پھول بڑی شوبھا دے رہے ہیں۔ اور اُن کی سُگندھتا بھورا لے رہا ہے۔ اور پرسن ہو کر گُنجار تا ہے۔ گورُو جی اُس بھورے کے کوتک دیکھ کر تالاب کے کنارے بیٹھ گئے۔ بھورا [illegible] پر بیٹھ گیا۔ سُورج غروب ہو گیا اور اُس کنول پھول کا مُنہ بند ہو گیا۔ [illegible] پھول میں [illegible] گورُو جی اُس بھورے کی گت کو دیکھ کر [illegible] دِکھلاتے ہیں اور اپنے [illegible] کے ساتھ بانی اُچاری

چھنت محلہ پہلا

بھورا پھول بھونیتا دکھ ات بھاری رام ۱۔ میں گور پوچھیا آپنا ساچا بیچاری رام
بچار ستگور مجھے پوچھیا بھور بیلی راتیو + سورج چڑھیا پینڈ پڑیا تیل تا دن تاجیو
جم مگ بادھا کھاہے چوٹاں سبد بن بے تالیا
سچ کہے نانک چیت رے من مرے بھورا کالیا

اے من اُس بھورے کی طرح مایا کے لوبھ میں پھنس جاویں گا۔ جسطرح بھورا سگندھی کے لوبھ کرکے کنول پھول میں پھنس گیا۔ تیسے یہ مایا تجھے ماریوے گی۔ گورو کے سبد بغیر تیرا کوئی سہائی نہیں ہووے گا +

ساکھی جھیور کے جال کے پرتھائے

ایک دن گورو جی دریا کے کنارے جا بیٹھے۔ کیا دیکھتے ہیں۔ کہ ایک جھیور نے جال دریا میں ڈالا اور جتنیاں مچھلیاں اُس جال میں آئیں جھیورے کر چلتا بنا۔ گورو جی یہ دیکھ کر سبھا دکے گھر میں آگئے۔ اور کہنے لگے کہ اے پرمیشور کہاں یہ مچھلیاں اسگاہ جل میں تھیں۔ اور یہ جھیور کہاں۔ اِس پر گورو جی نے یہ شبد اُچارا۔

میرے جی اڑیا پردیسیا کت پوے جنجالے رام ۱۔ ساچا صاحب من وسے کی پھاسے جنجالے رام
مچھلی دُچھنی نین رُنی جال بدھک پایا + سنسار مایا موہ میٹھا انت بھرم چکایا
بھگت کر چت لائے ہر سیؤں چھوڈ منوں اندلیسیا
سچ کہے نانک چیت رے من جی اڑیا پردیسیا

اے من میرے تماشہ دیکھ۔ کہ پاتال میں بیٹھی مچھلی کو جھیور ایک پلک میں نکال کر لے گیا۔ اِس طرح تجھے بھی جم آپکڑیں گے۔ یہاں تو پردیسی ہیں۔ کیونکہ یہاں تیرا کوئی نہیں۔ پرمیشور کے نام بغیر تیرے کسی نے کام نہیں آنا۔ جسطرح اچانک مچھلی کو جھیور پکڑ کرلے گیا۔ اور دیرلاپ کرنے لگی۔ اے من تجھ کو بھی بھن بلاس کرتے جم پکڑ کرلے جاویں گے۔ اے من! پرمیشور کا سمرن کریگا۔ تو تیری کلیان ہووے گی یہ کہہ کر گورو جی وہاں سے آگے کو چلے +

ساکھی ندی کے واہے کے پرتھائے

بھائی بالے نے کہا۔ پیارے گورسکھو۔ جو گورو نانک دیو جی کے چرتر پریم سے سُنیگا انت سمے پرم گتی کا ادھیکاری ہوویگا۔ ایک دن گورو جی ندی کا پرواہ دیکھتے جاتے اور چلتے گئے۔ کیا دیکھتے ہیں کہ ندی کا واہ بچھڑ گیا ہے۔ گورو جی وہاں کھڑے ہو گئے۔ ندی کا ایک واہ دائیں طرف اور ایک واہ بائیں طرف جاتا ہے۔ یہ دیکھ کر گورو جی کہنے لگے اے نرنکار جی۔ پہلے اس ندی کا پانی اکٹھا جاتا تھا۔ اور اب ندی کا پرواہ دائیں طرف جاتا ہے۔ اور ایک واہ ندی میں سے نکل کر بائیں طرف جاتا ہے۔ یہ آپ کی قدرت ہے۔ مگر سنجوگ سے ہی ان کا ملاپ ہووے گا۔ جب آپ کی کرپا ہووے گی تب ملیں گے۔ گورو جی اپنے من کو کہتے ہیں۔ کہ اے من تیری بھی یہی گت ہووے گی۔ تب گورو جی نے یہ شبد اُچارا:۔

چھنت محلہ پہلا

ندیاں واہ وچھنیاں میلا سنجوگی رام ⁘ جُگ جُگ میٹھا وس بھرے کو جانے جوگی رام
کوئی سہج جانے ہر پچھانے ستگورو جن چیتیا ⁘ بن نام ہر کے بھرم بھولے پچے مگدھ اچیتیا......

ہر نام بھگت نہ ردے ساچا سے انت دھاہی رُنیا
سچ کہے نانک سبد ساچے میل چری دُچھنیا

اے من جسطرح ندی کا واہ وچھڑا ہوا تو دیکھتا ہیں۔ یہ کہیں سنجوگ نال ہی ملیگا اس پرواہ کی مانند تو بھی پرمیشور کو مل لے۔ نہیں تو پھر ایک منکھ جنم پاویں گا۔ اور سنجوگ کر کے میل ہووے گا۔ نہیں تو چوراسی لکھ جون میں پایا جاویں گا۔ ہر سمرن کا سکھ تجھ کو تب پراپت ہو گا۔ جب تو ستگورو کو ملیں گا۔ میرے من پرمیشور کا سمرن کر اور نرنکار کو مل۔ بھائی بالے کے یہ بچن سُنکر گورو انگد دیو جی نج سروپ میں لین ہو گئے⁘

ساکھی شاہ سہاگن کے ساتھ!

ایک دن جب بھائی بالا سری گورو انگد دیو جی کو سری گورو نانک دیو جی کی جنم ساکھی

سُنا رہا تھا۔ تب گورو انگد دیو جی نے کہا۔ کہ بھائی بالا تم دھن ہو اور دھن تمہاری رسنا ہے جس نے گورو نانک دیو جی کے چرتر درشن کئیے ہیں۔ اور ہم کو نہال کیا ہے۔ اب آگے گورو جی نے کون کون سے کوتک کئیے۔ سب کھول کر سناؤ۔ بھائی بالا نے گورو انگد دیو جی کے چرنوں پر نمسکار کی اور کہنے لگا۔

ایکدن گورو جی ایک شہر میں ایک بوڑھی مائی کے گھر جا بیٹھے۔ اُس شہر میں ایک فقیر رہتا تھا۔ جس رات چاند چڑھتا۔ اُس رات اُس کے گھر میں بہت لوگ اکھٹے ہوتے اور ندر نیاز لاتے۔ نوبتاں اور باجے بجاتے۔ اُس فقیر کے مکان پر میلہ لگ جاتا۔ اگر کوئی پُوچھے کہ یہاں آج کیا ہے۔ تو لوگ کہتے کہ آج اِس فقیر کے گھر شوہ نے آنا ہے اور اِس فقیر کا حُکم ہے۔ کہ میرے اندر کوئی نہ آوے۔ پھولوں کی سیج بچھا کر اُوپر عطر گلاب چھڑکتا ہے۔ اور چاند رات والے دِن کسی کو اپنا مُنہ نہیں دِکھاتا۔ اور نہ کسی کا مُنہ دیکھتا ہے۔ ساری رات اندر بیٹھا رہتا ہے۔ برقعہ پہنے رکھتا ہے۔ اُس بوڑھی مائی نے پرشاد تیار کیا۔ اور گورو جی کے آگے لا رکھا۔ ہتھ جوڑ کر عرض کی۔ گورو جی پرشاد کھاؤ۔ تب گورو جی نے اِس مائی سے پُوچھا۔ آج شہر میں شور کیسا ہے۔ مائی نے کہا۔ اِس شہر میں ایک فقیر رہتا ہے۔ اور کہتا ہے۔ چند رات والے دِن میرے پاس شوہ آتا ہے۔ یہ بات سُنکر گورو جی نے کہا کہ پرشاد پھر کھا دیں گے۔ چلو ہم بھی شوہ سُہاگن کے درشن کر آویں۔ ہم تینوں اُس فقیر کے دروازے پر جا کھڑے ہوئے۔ بھیڑ بہت تھی۔ گورو جی اندر جانے لگے مگر لوگوں نے روک لیا اور اندر نہ جانے دیا۔ گورو جی نے دربانوں کو کہا۔ کہ تم اندر جا کر فقیر کو کہو کہ آپ کے درشن کو باہر سادھو کھڑے ہیں۔ دربانوں نے اندر جا کر کہا۔ کہ فقیر سائیں آپ کے درشن کے لئے باہر سادھو کھڑے ہیں۔ تب شوہ سہاگن نے کہا۔ بھائی آج میں نے اپنے شوہ کا دیدار کرنا ہے۔ اور کسی کو درشن نہیں دینا۔ یہ بات دربانوں نے گورو جی سے کہہ سُنائی۔ تب گورو جی نے کہا۔ چلو بھائی مردانہ! یہاں کچھ نہیں۔ یہ سب جھوٹا سانگ ہے۔ اِس کو شوہ کا دیدار نہیں ہُوا۔ اگر اِس کو شوہ ملتا۔ تو یہ ہر برقعے میں شوہ کو جانتا۔ یہ کہہ کر گورو جی وہاں سے اُٹھ کر ایک پہاڑی پر جا بیٹھے۔ گورو جی کے جانے کے بعد پرمیشور کا ایسا حُکم ہُوا۔ کہ وہاں لڑائی ہو پڑی۔ کوئی نشان اُٹھا کر لے گیا۔ کوئی نگارا لے بھاگا۔ ایسی لڑائی ہوئی کہ کئی خون ہو گئے۔ فقیر کا میلہ رہ گیا۔ ہما گھٹ گئی۔ کوئی اُس کو مُنہ نہ لگاوے۔

سارے شہر میں ہر ایک یہی بولے کہ یہ فقیر جھوٹا ہے۔ جب ایک ہفتہ گذر گیا۔ تو گورو جی اُس مائی کے گھر آ بیٹھے۔ اُس دن چندرات تھی۔ گورو جی نے کہا۔ مائی آج اُس فقیر کے گھر میلہ نہیں لگا۔ مائی نے کہا۔ گورو جی دھن آپ ہیں۔ اور دھن آپ کا درشن ہے۔ وہ شوہ سہاگن تو جھوٹا ہی نکلا۔ چند دنوں کے بعد جب گورو جی باہر گئے۔ تو ایک لنگڑا لولا منگتا گورو جی کے چرنوں پر آ پڑا۔ گورو جی نے مہر کی نظر جب اُس پر کی۔ تو اُس لنگڑے کے ہاتھ پاؤں ثابت ہو گئے۔ وہ لنگڑا لگا گورو جی کی اُستت کرنے۔ گورو جی نے کہا۔ جو کوئی تم سے یہ پوچھے کہ تیرے ہاتھ پیر کس نے ٹھیک کئے ہیں۔ تو تم نے کہنا کہ شوہ سہاگن نے کئے ہیں۔ جب وہ پرش پھرتا پھرتا شوہ سہاگن کے پاس پہنچا۔ تو اُس نے پوچھا تمہارے ہاتھ پاؤں کس نے ٹھیک کئے ہیں۔ تب وہ کہنے لگا۔ کہ شوہ سہاگن نے کئے ہیں۔ شوہ سہاگن سُنکر کہنے لگا۔ کہ بھائی مجھے بھی اُس کے درشن کرا دو۔ لنگڑے نے کہا۔ کہ وہ ایک مائی کے گھر بیٹھے ہیں۔ تب وہ لنگڑا اور جھوٹا فقیر دونوں گورو جی کے چرنوں پر آ گرے۔ اور کہنے لگا۔ غریب نواز میں بھولا ہوں مجھے بخش دو۔ میں آپ کو سمجھا نہیں۔ اب میرے اُوپر کرپا کرو۔ گورو نانک دیو جی نے کہا۔ سُن بھائی۔ شوہ کو سب میں جانا کرو۔ ہر ایک کا دیدار کیا کرو۔ اور اپنا درشن دیا کرو۔ جب تم شوہ کو سب میں جانو گے تب تم کو شوہ پراپت ہوگا۔ تب شوہ سہاگن نے گورو جی کے چرنوں پر ماتھا ٹیکیا۔ اور گورو جی کی خوشی لے کر اپنے ٹکانے آ بیٹھا۔ وہ لولا ہر ایک کو یہی کہے۔ کہ میرے ہاتھ پیر شوہ سہاگن کی اُستت کرنے لگے اور پھر پہلے کی طرح میلہ لگنے لگا۔ شوہ سہاگن گورو جی کا مُرید بن گیا۔ جو فقیر گھنگھرو اور مولی کے آٹے گلے میں ڈالتے ہیں۔ وہ شوہ سہاگن کے مُرید ہیں۔ اِس پر بھائی گورو جی نے ایک سلوک اُچارا:-

سلوک محلہ پہلا

تدھ بھاوے تاں داوے گاوے تدھ بھاوے جل ناوے
جاں تدھ بھاوے تاں کر یہہ بھبھوتا سنگی ناد وجاوے
جاں تدھ بھاوے تاں پڑھے کیتبا مُلاں سیخ کہاوے
جاں تدھ بھاوے تاں ہووے راجے رس کس بہت کماوے
جاں تدھ بھاوے تاں تیغ وگاوے سر منڈی کٹ جاوے

جاں تُدھ بھاوے تاں جائے وسنتر سُن گلاں گھر آوے
جاں تُدھ بھاوے تاں نائے رچاوے تُدھ بھانے تو بھاوے
نانک ایک کہے بینتی ہور سگلے کوُڑ کماوے ۲ ۲ ۲

یہ سلوک سُنکر شہر کے لوگ گورُو جی کے چرنوں پر آگرے۔ گورُو جی نے سب کو ست نام کا اُپدیش دیا۔ اور وہاں سے چل پڑے +

ساکھی ایک سِکھ کے ساتھ

گورُو نانک دیو جی جیوُوں کی کلیان کرتے جا رہے تھے۔ کہ راستے میں ایک سِکھ ملا۔ گورُو جی کے آگے ارداس کی کہ غریب نواز! سکھی کرنی اچھی ہے یا کہ فقیری کرنی۔ گورُو جی نے کہا بھائی سِکھا ہمارا ایک کام کر۔ فلاں گاؤں میں ہمارا ایک سِکھ رہتا ہے۔ اُس سِکھ کے پاس جاؤ اور ہمارا لکھا لکھوالے جاؤ۔ اِس کے گھر سے تب تک پرشاد نہیں چھکنا۔ جب تک کہ وہ روپوں کا بند و بست نہ کر دیوے۔ جب تم وہاں سے واپس آؤ گے۔ تم کو تمہارے پرشن کا جواب دیویں گے۔ سِکھ گورُو جی کا حکم مان کر حکمنامہ لے کر چل پڑا۔ جب وہ سِکھ اُس شہر کے باہر جا کھڑا ہوا۔ اور پوچھنے لگا۔ کہ بھائی فلاں سِکھ کا گھر کہاں ہے۔ کسی نے اِس کو بتایا کہ فلاں جگہ اِس کا مکان ہے۔ سِکھ پوچھتا پوچھتا اُس سِکھ کو جا ملا۔ سِکھ نے اُٹھ کر متھا ٹیکیا۔ اور کہا آئیے جی بیٹھئے دھن بھاگ۔ دونو سِکھ آپس میں مِل کر بہت خوش ہوئے۔ وہ سِکھ اِس قدر غریب تھا۔ کہ اگر صبح کو ملتا تو رات کی فکر اور اگر رات کو ملتا تو صبح کے لئے کچھ نہیں۔ اُس سِکھ کی ایک لڑکی تھی۔ اور اُس شہر کا ساہوکار اِس لڑکی کا ایک ہزار روپیہ دیتا تھا۔ مگر وہ سِکھ لیتا نہیں تھا۔ سِکھ نے کہا کہ پرشاد تیار ہے چھکو۔ تب وہ حکمنامے والا سِکھ کہنے لگا کہ بھائی سِکھا یہ گورُو جی کا حکم نامہ ہے۔ سو تم پڑھ لو۔ سِکھ نے وہ حکمنامہ لے کر اپنی آنکھوں پر رکھا اور پھر کھول کر پڑھا۔ اِس پر یہ لکھا تھا۔ کہ دو سو روپیہ ہماری بھیٹا اور پچاس روپیہ اِس سِکھ کی بھیٹا کرو۔ سِکھ بہت غریب اور نِردھن ہونے کے باعث بھی گھبرایا نہیں۔ دوسرے آئے ہوئے سِکھ کو کہنے لگا۔ کہ پرساد چھکو۔ اُس نے جواب دیا کہ مجھے سری گورُو جی کا حکم ہے۔ کہ پہلے روپے لیکر پیچھے پرساد چھکنا۔ وہ گرہستی سِکھ یہ سُنکر اپنی استری کے پاس آیا۔ اور کہنے لگا۔ گورو کی پیاریئے گورُو جی کا حکم اس طرح ہے۔ اب کس طرح کریں۔ سکھنی نے کہا کہ نکر والی کوئی بات

نہیں۔ فلاں ساہوکار ہماری لڑکی کا ایک ہزار روپیہ دیتا ہے۔ سو اُس سے جس قدر
روپے کی ضرورت ہے لیکر لڑکی کی شادی کر دو۔ گرہستی سکھ ساہوکار کے پاس آیا۔ اور کہنے
لگا۔ کہ اڑھائی سو روپیہ ہمیں دے دو۔ اور لڑکی بیاہ لو۔ اُس ساہوکار نے کہا۔ کہ بھائی کچھ اور روپے
لے لو۔ مگر اُس سکھ نے کہا۔ کہ ہمیں ضرورت ہی اتنے روپوں کی ہے۔ ساہوکار نے اڑھائی سو روپیہ اُس
سکھ کو دے دیا۔ اُسی گرہستی سکھ نے دوسو روپے گورونانک دیو جی کی بھیٹا اور پچاس روپے
اُس سکھ کی بھیٹا کیئے۔ تب اُس نے پرساد چھکا۔ گرہستی سکھ سکھنی نے مکھنامے والے سکھ
کے چرنوں پر متھا ٹیکیا اور کہا ہمارے دھن بھاگ کہ گوروجی کے مکھنامے کا درشن ہوا۔ اور
دھن تم ہو۔ جو ہر وقت گوروجی کے پاس رہتے ہو۔ وہ سکھ وہاں سے روانہ ہوا۔ راستے
میں بچار کرنے لگا۔ کہ دھن گورو اور دھن گورو کے سکھ ہیں۔ اتنی غریبی کی حالت میں گورو
جی کے مکھنامے کو آنکھوں پر رکھا۔ اور اُس کی تعمیل کی۔ وہ سکھ یہی سوچ بچار کرتا چلا
جا رہا تھا۔ کہ ایک فقیر بیٹھا ہوا نظر آیا۔ کچھ دیر آرام کرنے کی غرض سے وہ سکھ فقیر کے پاس
بیٹھ گیا۔ جب بیٹھے کو ایک گھڑی گذری۔ تو ایک سوداگر آیا۔ اُس نے ایک تھال پرشاد کا فقیر
کے آگے رکھا۔ اور ایک دوشالہ فقیر کے اُوپر دیا۔ اور چلا گیا۔ جب دو گھڑیاں اور بیت گئیں
تو وہاں ایک مسافر آیا۔ اس نے وہ پرشاد والا تھال بھی اُٹھا لیا۔ اور فقیر کے اُوپر سے
وہ دوشالہ بھی اُتار کر چلتا بنا۔ اُس فقیر نے دینے والے سوداگر کو یہ نہیں کہا کہ تمہارا بھلا
ہووے۔ اور اُتار کر لے جانے والے مسافر کو یہ نہیں کہا۔ کہ تمہارا بُرا ہووے۔ اُس فقیر
نے دونوں کو بھلا بُرا نہیں کہا۔ بلکہ ہمیشہ ایک رس رہا۔ آئے کا ہرکھ نہیں گئے کا سوگ نہیں
کیا۔ وہ سکھ یہ ماجرہ دیکھ کر وہاں سے چل پڑا۔ چلتے چلتے اس کو رات پڑ گئی۔ اور ایک
درخت کے نیچے بیٹھ گیا۔ اس درخت کے اُوپر ایک جوڑا پرندوں کا رہتا تھا۔ مگر وہ پرندے
بھی گورونانک دیو جی کے سکھ تھے پنچھی نے اپنی استری کو کہا۔ کہ پرمیشور کی پیاری ہمارے
گھر یہ سکھ آیا ہے۔ اگر یہ بھوکا ہووے گا۔ تو ہمیں پراسچت لگیگا۔ اس کے کھانے کے لئے
کوئی پربندھ کرنا چاہیئے۔ پنچھنی کہنے لگی۔ اے پرمیشور کے پیارے اس وقت رات پڑ
گئی ہے۔ اگر دن ہوتا تو کوئی پربندھ ہو جاتا۔ اس وقت تو میرا سر ہی حاضر ہے۔ یہ کہہ
کر اُس پنچھی کی استری نے اپنے گھونسلے سے کچھ تنکے اور تیلے سکھ کے آگے پھینکے اور ایک
دھرمسالہ سے چونچ میں چنگاڑے اُٹھا کر ان تنکوں اور تیلوں میں ڈال دیئے۔ اُس سکھ نے
آگ جلائی۔ آگ کی روشنی سے سکھ نے اور لکڑیاں اردگرد سے اکٹھی کیں اور خوب آگ جلائی
تب اُس پنچھی نے کہا کہ پیارے اب میں اس آگ میں جا پڑتی ہوں۔ بھون کر کھا لیوے گا۔

اِس کی بھوک کچھ کم ہو جاوے گی۔ پنچھی نے کہا۔ بھلی بات ہے۔ اِتنا کہنے کی دیر تھی۔ کہ پنچھنی آگ
میں کود پڑی۔ جب اُس پنچھی نے دیکھا۔ کہ اُس کی اِستری تو مُکت ہو گئی۔ میں پیچھے کیوں رہوں۔
یہ بچار کر پنچھی بھی آگ میں جا پڑا۔ اُس سِکھ نے بھُن کر دونوں کھالئے۔ پھر سو رہا۔ صبح اُٹھ
کر گورُو نانک دیو جی کے چرنوں میں حاضر ہوُا۔ اور نمسکار کر کے بیٹھ گیا۔ گورُو جی نے کہا۔ سُناؤ بھائی
سکھا تمہاری تسلی ہوئی ہے یا کہ نہیں۔ اُس سِکھ نے کہا کہ آپ سرب شکتیمان ہیں۔ دھن گورُو اور
دھن گورُو کے سکھ ہیں۔ گورُو جی نے کہا کہ اگر گرستھی سِکھ بننا ہے تو پنچھیوں کی طرح یا حکمنامہ ماننے
والے سِکھ کی طرح بن۔ اگر گھر باہر چھوڑ کر فقیر بننا چاہتے ہو۔ تو اُس فقیر کی طرح بن۔ سِکھ یہ
سُنکر گورُو جی کے چرنوں پر گر پڑا۔ اور کہا گورُو جی یہ دونوں مارگ بڑے کٹھن اور مُشکل ہیں
کرپا کرو۔ میرے پچھلے گُناہ معاف کرو۔ آپ کا درشن کیا ہے۔ گورُو جی نے کہا۔ بھائی سِکھا
دھرم کی کِرت کرنی اور آئے سِکھ کی سیوا کرنی۔ ست نام کا سِمرن کرنا۔ تمہارا بھلا ہووے گا +

اِک اونکار ستگور پرشاد :

گورُو جی کی چوتھی اوداسی

ساکھی ویراں ناؤ ملار کے ساتھ

ایک دِن بیٹھے بیٹھے گورُو جی کی سمادھی لگ گئی۔ بیں (بالا) مردانہ۔ سیہو اور گھلے گورُو
جی کے پاس بیٹھے تھے۔ جب گورُو جی ساودھان ہوئے۔ تو بنتی کی کہ مہاراج آپ کا دھیان
کدھر گیا ہے۔ گورُو جی نے کہا کہ مردانہ یہاں سے نزدیک ہی ایک گاؤں میں ویراں ناؤ ملار
رہتا ہے۔ اُس کو مِلنا ہے۔ چلتے چلتے جہاں ویراں ناؤ ملار رہتا تھا۔ جا پہنچے۔ ویراں ملار ایک
واڑی میں بیٹھا تھا۔ گورُو نانک دیو جی نے کہا۔ کہ آ ویراں الیکھ کو سلام ہے۔ ویراں ملار نے
اُٹھ کر متھا ٹیکیا اور پوچھا آپ کون ہیں۔ اور کہاں سے آئے ہیں۔ اور میرے ساتھ کیا
کام ہے۔ گورُو جی نے کہا کہ بھائی دو سُخن سچی درگاہ کے دربار کے آپ سے پوچھنے ہیں۔ ویراں

نے کہا۔ پوچھو۔ میں تو ایک غریب ارائیں ہوں۔ ہمیں درگاہ کی خبر۔ مردانے نے کہا۔ صاحب کے پیارے۔ یہ نانک نرنکاری ہیں۔ ویراں ملا یہ سُنکر بولا۔ جی میرے دھن بھاگ ہیں۔ جو آپ کا درشن ہُوا ہے۔ غریب نواز کرپا کرکے بتاؤ۔ کہ پاک خُدا کیسا ہے۔ اور کہاں رہتا ہے۔ مُسلمان کہتے ہیں۔ کہ محمد خُدا کے نزدیک ہے۔ اور ہندو کہتے ہیں کہ برھما بشن مہیش نرنکار کی صورت ہیں۔ کوئی یہ کہتا ہے۔ رام کرشن خُدا ہیں مہربانی کرکے بتاؤ۔ کہ یہ خدا ہیں یا خُدا کوئی اور ہے۔ تب گورُو جی نے یہ سلوک اُچارا:۔

سلوک محلہ پہلا

جت دو لکھ محمدا لکھ برہمے بشن مہیش + لکھ لکھ رام دڈیریئے لکھ راہیں لکھ ویس
لکھ لکھ ادھتے جتی ہیں ستو تے سنیاس + لکھ لکھ ادھتے گورکھا لکھ لکھ ناتھا ناتھ
لکھ لکھ ادھتے آسناں گورُ چیلے رہ راس + لکھ لکھ دیوی دیوتے دانو لکھ نواس
لکھ پیر پیغمبر ادلیئے لکھ قاضی مُلاں شیخ + کسے شانت نہ آئیا بن ستگورُ دے اُپدیس
سادھک سِکھ اگنت ہیں کیتے لکھ اپار + اتیڑیاں اپوترہے۔ بن ستگورُ کے بدبیچار

سرناتھاں کے اِک ناتھ ست نام کرتار
نانک تاں کی قیمت نہ پوے بے انت بے شُمار

اے بھائی ملار! نرنکار کی قیمت پائی نہیں جاتی۔ وہ بے انت ہے۔ اِس کا کوئی انت نہیں ہے۔ گورُو جی ملار پر نظرِ رحمت کرکے آگے کو چل پڑے۔

ساکھی پیر جلال کے ساتھ

چلتے چلتے گورُو جی سمندر کے کِنارے جہاں ایک پیر جلال الدین اپنا مُصلےٰ سمندر پر بچھا کر بیٹھا تھا۔ جا پہنچے۔ پیر نے گورُو جی کو دیکھ کر کہا۔ سلام علیکم درویش الیکم کو سلام ہے۔ پیر جی۔ گورُو جی نے کہا۔ پیر جلال الدین قریشی دست پنجہ لے کر بیٹھ گئے۔ پیر نے کہا۔ آؤ نانک درویش۔ سمندر کی سیر کرا لادیں۔ گورُو جی نے کہا۔ پیر جی سیر کرتے کچھ نظر بھی آیا ہے۔ " ایک دِن ایک مُنارا نظر آیا تھا۔ پیر نے کہا" گورُو جی نے کہا۔ اُس مُنارے کی خبر لاؤ۔ پیر جلال الدین نے اپنا مُصلےٰ سمندر پر بچھایا۔ اور اِس کے اُوپر بیٹھ کر چلتا

چلتا ایک ایسی جگہ پہنچا۔ جہاں اِس کو ایک مینار نظر آیا۔ جب اُس مُنارے میں پہنچا۔ تو وہاں بیس فقیر بیٹھے تھے۔ پیر نے جا کر اُن کو سلام کی۔ اور بیٹھ گیا۔ جب رات پڑی۔ تو اکیس تھال کھانے کے اُترے۔ سب فقیروں نے بانٹ کر کھائے۔ ایک تھال پیر جلال الدین کو دیا۔ ساری رات سچے پاتشاہ کی بندگی کر کے گزار دی۔ جب صبح ہوئی۔ تو وہ فقیر وہاں سے چلے گئے۔ اور پیر جلال الدین وہاں ہی رہا۔ سارا دِن سیر کرتا رہا۔ جب سُمندر کے کنارے پر آیا۔ تو ایک جہاز سمندر میں ڈوبنے لگا۔ پیر نے پروردِگار کی درگاہ میں عرض کی کہ کوئی پتر۔ کوئی عورت اور کوئی ماں باپ ساک سبندھ چھوڑ کر آیا ہے۔ اگر جہاز ڈوب جاوے گا۔ تو بڑا قہر ہو جاوے گا۔ تاں تے یہ جہاز غرق نہ ہووے۔ پیر کی بینتی منظور ہوئی۔ اور جہاز ڈوبنے سے بچ گیا۔ جب رات پڑی۔ تو وہ بیس فقیر اُس مُنارے میں آ گئے۔ جب پھر رات کو کھانے کے تھال اُترے۔ تو پیر کے لئے کھانا نہ آیا۔ اُس رات پیر بھوکا رہا۔ وہ فقیر ساری رات بندگی کرتے رہے۔ اور صبح ہوتے پھر چلے گئے۔ اُس دِن بھی پیر جلال الدین وہاں ہی رہا۔ کیا دیکھتا ہے۔ کہ وہ مُنار اگرنے لگا ہے۔ پیر نے خُدا کے حُکم کو نہ وِچارا۔ اور کہا اے خدا یہ مُنارا نہ گِرے۔ مُنارا نہ گرا۔ جب رات ہوئی۔ تب وہ فقیر وہاں آئے۔ مگر رات کو اِن کے لئے کھانا نہ اُترا۔ فقیروں نے کہا کہ کسی بدبخت نے خدا کے حُکم میں بھنگ پایا ہے۔ آپس میں صلاح کرنے لگے۔ پیر جلال الدین نے کہا۔ کہ بھائی دونوں کام مَیں نے کئے ہیں۔ ایک ڈوبتا جہاز بچایا۔ دوسرا یہ مُنارا گرتا بچایا۔ تب اِن فقیروں نے کہا کہ تمہارا نام کیا ہے۔ اور تُم کون ہوتے ہو۔ پیر نے کہا بھائی میرا نام پیر جلال الدین ہے۔ تب اُن فقیروں نے کہا۔ کہ یہاں پیروں کی جگہ نہیں ہے۔ کیونکہ پیر اور پاتشاہ کی دُنیا میں ٹھور ہے۔ اور یہاں تو صرف خُدا کے پیاروں کی جگہ ہے۔ پیر نے اپنا مُصلّے پانی پر بچھایا۔ اور اُوپر بیٹھ گیا۔ مگر وہ مُصلّے چلے نہ۔ جب وہ فقیر شام کو واپس آئے کیا دیکھتے ہیں کہ پیر سمندر میں بیٹھا ہے۔ اُنہوں نے پیر سے پوچھا۔ اے درویش تم یہاں کیوں بیٹھے ہو۔ پیر نے کہا میرا مُصلّےٰ چلتا نہیں۔ فقیروں نے کہا بھائی سری گورو نانک دیو جی کو یاد کرو۔ تب تمہارا مُصلّے چلیگا۔ پیر نے کہا بھائی تم کون ہو۔ اُن فقیروں نے کہا۔ ہم بھی گورو نانک دیو جی کے سِکھ ہیں۔ پیر نے گورو نانک دیو جی مہاراج کا دھیان کیا۔ مُصلّے اُسی وقت چل پڑا۔ اور سری گورو نانک دیو جی کے پاس آ پہنچا۔ پیر نے ہاتھ باندھ کر سلام کی۔ اور بیٹھ گیا۔ گورو جی نے کہا۔ پیر جی کیا دیکھا۔ پیر جلال الدین نے کہا

غریب نواز۔ آپ سب کچھ جانتے ہیں۔ آپ کے سکھوں کی مہربانی سے آپ کے چرنوں میں آپہنچا ہوں۔ تب گورو نانک دیو جی نے سلوک اُچارا۔

لکھ اُلابنے دِوس کے راتیں مِلن سہنس
صفت صلاحن چھڈ کے کرنگیں لگا ہنس

پیر جی نے گورو جی کے پیر چومے۔ اور اپنا مُصلّے' پھینک دیا۔ گورو جی نے پیر کو کہا کہ جاؤ کوئی پورا پیر کرو۔ گورو جی وہاں سے آگے روانہ ہوئے۔

ساکھی سِدھ منڈلی کیتھا

ایک دفعہ گورو جی چلتے چلتے سُمند۔ کی برتی میں جا نکلے۔ وہاں کیا دیکھتے ہیں۔ کہ سِدھ منڈلی بیٹھی ہے۔ گورو جی نے اُن کو آدیس کی۔ گورکھ ناتھ نے کہا۔ آدیس الیکھ پُرکھ کو آدیس۔ آؤ نانک تپا جی بیٹھئے۔ اُس وقت سِدھ بھنڈارا تیار کر رہے تھے۔ گورکھ ناتھ نے کہا۔ ارے بھرتھری۔ تم پانی لے آؤ۔ بھرتری ڈول لے کر پانی لینے چلا گیا۔ وہ دیگ جسمیں بھنڈارا تیار ہوتا تھا۔ وہ اِتنی بڑی تھی۔ کہ جو ڈول لیکر بھرتری پانی لینے گیا۔ وہ ڈول چوسٹھ من کا تھا۔ اور چوسٹھ ڈول پانی کے اِس دیگ میں پڑتے تھے۔ وہ ڈول بھرتھری اکیلا ہی سر پر رکھ لیتا۔ اور آپ ہی لے آتا۔ جب بھرتھری پانی کا ڈول اُٹھائے آرہا تھا۔ تو اُس نے دیکھا کہ پُورب کی طرف سے ایک کرنگوں کی قطار اُڑی آرہی ہے۔ اُن میں ایک کرنگ کرنگنی کی پیٹھ پر بیٹھا کلول کرتا جاتا ہے۔ بھرتھری نے کہا۔ ارے پاپی تو کام پریت کیا کرتا جاتا ہے۔ نرک کو پراپت ہوگا۔ یہ سُنکر وہ کرنگ بولا۔ سُنو ارے بھرتھری۔ میں پاپی نہیں ہوں۔ مگر جو کول پت جُونا راجے کی بیٹی ہے۔ آگے دو دفعہ تمہارے ساتھ بیاہی جا چُکی ہے۔ اب تیسری دفعہ اُس کا اور تمہارا سنجوگ ہے۔ اگر کل تک چار پہروں کے اندر اندر وہاں جا پہنچو گے۔ تو نرک سے بچ جاؤ گے اگر نہ پہنچو گے۔ تو نرک میں پڑو گے۔ کرنگ کی یہ بات سُنکر بھرتھری نے پُوچھا۔ اے کرنگ وہ جگہ کتنے کوس کا فاصلہ ہے۔ کرنگ نے کہا۔ بھرتھری تو سے کروڑ کوس کا فاصلہ ہے۔ بھرتھری نے کہا۔ ارے بھائی اِتنا فاصلہ تو کل تک پہنچنے کے لئے مشکل ہے۔ کرنگ نے کہا کہ تمہارا اور اس کا سنجوگ ہے۔ اگر نہ پہنچو گے تو ضرور نرک گامی ہو جاؤ گے۔ یہ بات سُنکر بھرتھری ورلاپ کرنے لگا بھرتھری سِدھ منڈلی میں جا پہنچا۔ آگے بھرتھری وہ ڈول خود ہی سر سے اُتار لیتا۔

تھا۔ مگر اُس دِن بھرتھری میں ڈول اُتارنے کی طاقت نہ رہی۔ بھرتھری نے سدھوں کو کہا۔ کہ میرے سر سے ڈول اُتروا دو۔ گورکھ ناتھ نے سدھوں کو کہہ ڈول بھرتھری کے سر سے اُتارا۔ گورکھ ناتھ نے پُوچھا بیٹا آج تمہارا چہرہ کیوں کملایا ہُوا ہے۔ بھرتھری نے کہا۔ اے مہاں پُرکھو آج مجھکو ایک بڑا ضروری کام آبنا ہے۔ میرا کام کرو ورنہ میں نرک کو پڑا ہوتا ہوں۔ بھرتھری نے کہا۔ گورو جی مجھے گرو رنگ نے کہا ہے۔ کہ کول پت جوناں راجے کی بیٹی دو دفعہ آگے تیرے ساتھ بیاہی جا چُکی ہے۔ کل تمہارا اور اُس کا تیسری دفعہ سنجوگ ہے۔ اگر کل تک مَیں وہاں نہ پہنچوں۔ تو نرک گامی ہوں گا۔ گورکھ ناتھ نے سدھوں کو کہا۔ کہ کوئی بھرتھری کا کارج کر سکتا ہے۔ اور اِس کو کل تک وہاں پہنچا سکتا ہے۔ سدھوں نے کہا کہ فاصلہ کتنا ہے۔ بھرتری نے کہا۔ کہ نوّے کروڑ کوس ہے۔ جب سدھوں نے سُنا تو سب نے جواب دیا۔ کہ اتنے عرصہ میں اِتنا فاصلہ طے کرنا مشکل ہے۔ بھرتھری لگا ورلاپ کرنے۔ تب مہراں دے سائیں سری گورو نانک دیو جی نے کہا۔ کہ بھرتھری رُدن نہ کرو۔ ہم آپ کے ساتھ چلتے ہیں۔ اور تجھے نرک میں نہیں پڑنے دیں گے۔ گورو جی نے مرگان کی سواری۔ مردانے رباب کی سواری اور بھرتری نے ڈنڈے کی سواری کی۔ گورکھ ناتھ اور دوسرے سدھوں کو آدیس کر کے اُڑے۔ ڈیڑھ پہر دن رہتے جوناپت راجے کی نگری میں جا اُترے۔ اور ایک باغ کے باہر جا ڈیرا کیا۔ گورو نانک دیو جی نے کہا۔ کہ بھرتھری ہم نے اِشنان نہیں کیا۔ ہم اِشنان کرنے جاتے ہیں۔ تم اِس باغ میں چلے جاؤ۔ بھرتھری باغ میں چلا گیا۔ کیا دیکھتا ہے۔ کہ کولاپت رانی کا محل ہے۔ اور کولاپت باری میں بیٹھی دیکھ رہی تھی۔ کیا دیکھتی ہے۔ کہ ایک جوگی باغ میں سیر کر رہا ہے۔ رانی نے داسیوں کو حکم دیا۔ کہ اُس جوگی کو پکڑ کر میرے پاس لے آؤ۔ داسیاں بھرتھری کو پکڑ کر رانی کے پاس لے گئیں۔ رانی نے بھرتھری کے پاؤں میں پدم دیکھا۔ تو جلدی سے پردہ کر لیا۔ بھرتھری نے کہا۔ اری ہم تو جوگی ہیں۔ تو ہمیں کیا آکھتی ہے۔ کولاپت رانی نے کہا کہ تم جوگی نہیں۔ تم تو راجہ گندھرب سین کے راجکمار راجہ بھرتھری ہو۔ سُنو راجہ دو دفعہ آگے آپکا اور میرا وِواہ ہو چکا ہے۔ اب تیسری بار سنجوگ ہے۔ تم کہاں جاتے ہو۔ مَیں تو آپ کا اِنتظار کر رہی تھی۔ جب رانی کی یہ بات داسیوں نے سُنی۔ تو وہ دوڑی دوڑی کولاپت کی ماتا کے پاس گئیں اور کہا کہ باغ میں ایک جوگی آیا ہے۔ تمہاری بیٹی اُس کو پکڑ بیٹھی ہے۔

کہتی ہے۔ کہ اِس کے ساتھ میرا سنجوگ ہے۔ رانی راجہ کے پاس گئی۔ اور کہا کہ آپ کے باغ میں
ایک جوگی آیا ہے۔ اور آپ کی لڑکی اِس کے ساتھ جاتی ہے۔ راجہ نے حُکم دیا۔ کہ جوگی کو پکڑ لاؤ
وزیر گیا اور جوگی کو راجہ کے سامنے لا حاضر کیا۔ راجہ نے حُکم دیا۔ کہ اِس جوگی کو مار کر دریا میں
ڈال دو۔ راجہ کا حُکم سُنکر جوگی کو مار کر دریا میں بہا دیا۔ مردانے نے گورُو جی سے کہا۔ کہ سچے
پاتشاہ بھرتھری کو مار کر دریا میں ڈال دیا ہے۔ گورُو جی نے کہا کہ مردانہ بھرتھری مرنے کا نہیں۔
بھرتھری پھر باغ میں جا بیٹھا۔ راجے کو خبر ہوئی۔ راجے کو خبر ہوئی۔ کہ جوگی زندہ ہے۔ اور باغ میں
بیٹھا ہے۔ راجہ کے حُکم سے بھرتھری کو آگ میں ڈال کر ساڑ دیا۔ مردانہ نے کہا۔ گورُو جی بھرتھری
کو ساڑ دیا گیا ہے۔ گورُو جی نے کہا۔ کہ بھرتھری سڑے گا نہیں۔ پھر آگ سے اُٹھ کر پھر باغ میں
جا بیٹھا۔ راجہ کو پھر خبر ہُوئی۔ کہ بھرتھری زندہ ہے۔ راجہ کو بہت غصہ آیا۔ اور حُکم دیا۔ کہ
ایک گڑھا کھود کر جوگی کو مار کر اِس میں دبا دو۔ اور اوپر دیوار بنا دو۔ نوکروں نے ایسا ہی کیا
اور جوگی کو گڑھے میں دبا دیا۔ مردانے نے کہا۔ گورُو جی بھرتھری کو گڑھے میں دبا دیا ہے۔ گورُو
جی نے کہا۔ مردانہ بھرتھری مرنے کا نہیں۔ بھرتھری گڑھے سے نکل کر پھر باغ میں جا بیٹھا۔
راجہ کو جب پتہ لگا۔ کہ جوگی زندہ ہے۔ تو بہُت غصے میں آیا۔ اور کہا کہ جوگی کوئی جادُوگر ہے۔
اِس کے گلے میں رسہ ڈال کر سُولی دے دو۔ راجہ کا حکم پا کر جلاد جوگی کے گلے میں رسہ ڈال کر لے چلے۔
اور سُولی کے پاس جا کھڑا کیا۔ گھٹ گھٹ کے جانن ہار سری گورُو نانک دیو جی نے مردانہ کو کہا۔
چل مردانہ بھرتھری کی سہایتا کریں۔ اب تو اِس کو سُولی دینے لگے ہیں۔ گورُو جی سُولی کے پاس
آ کھڑے ہوئے۔ جب سُولی کیطرف گورُو جی نے نظر کی۔ تو سُولی ہری ہو گئی۔ راجہ نے کہا بھائی یہ
فقیر کون ہیں۔ جس کے آتے ہی سُولی ہری ہو گئی ہے۔ جُونا راجے نے مردانہ سے پُوچھا بھائی یہ مہا
پُرکھ کون ہیں۔ جس کے آتے ہی سُولی ہری ہو گئی ہے۔ مردانے نے کہا۔ یہ گورُو نانک دیو جی اور یہ
جوگی راجہ بھرتھری ہے۔ راجہ بھرتھری دو دفعہ آگے آپکی بیٹی سے بیاہا جا چکا ہے۔ اب تیسری بار اِس
کا سنجوگ آپکی لڑکی سے ہے۔ راجہ جُونا یہ سُنکر گورُو نانک دیو کے چرنوں پر گر پڑا۔ اور کہا کہ مہاراج
میرے لئے کیا حُکم ہے۔ گورُو جی نے کہا۔ راجہ آج کی رات آپ کی لڑکی اور راجہ بھرتھری کا سنجوگ
ہے۔ اِس لئے آپ کی لڑکی مانگتے ہیں۔ راجہ نے کہا۔ گورُو جی ہم راجے ہیں۔ اگر برات کا انتظام ہو جاوے
تو اچھی بات ہے۔ گورُو جی نے کہا۔ کہ تُم اپنے گھر برات کا سامان کرو۔ برات آ دیگی۔ راجہ اپنے محل کو آ
گیا۔ اور بیاہ کا سامان کرنے لگا۔ راجہ کے جانے کے بعد گورُو نانک دیو جی نے نرنکار کے آگے اور اِس کی

کہ اے نرنکار۔ جو آپ کی چھیانویں کروڑ میگھ مالا ہے۔ وہ ہم کو چاہیئے۔ وہ بھیج دو۔ نرنکار نے یہ ارداس
سُنکر سب دیوتا بھیج دیئے۔ کئی پرکار کے دھنتری باجے بجا رہے ہیں۔ اینک بھانت کی سُندر برات آ گئی
برات کو دیکھ کر لوگوں نے راجہ کو خبر دی کہ برات اِتنی زیادہ آئی ہے۔ کہ آپ کے مُلک میں برات کے
بیٹھنے کے لئے جگہ بھی نہیں۔ سب دیس میں برات ہی برات نظر آ رہی ہے۔ راجہ نے کہا کہ اگر میں اپنے
سارے راج کی سامگری اکٹھی کروں۔ تو بھی اِتنی برات کیلئے ایک رات کا کھانا بھی نہیں ہو سکتا۔
راجہ گلے میں کپڑا ڈال کر گورو نانک دیو جی کے چرنوں میں حاضر ہُوا۔ اور کہا۔ گورو جی میں بھول گیا۔
مجھے بخش دو۔ گورو جی نے کہا۔ راجہ آپ نے خود ہی تو برات منگائی ہے۔ ہم نے تو کچھ نہیں کہا۔ مگر
راجہ تم فکر نہ کرو۔ جہاں برات آئی ہے۔ وہاں اِس کے لئے کھانا بھی آ جاوے گا۔ تب گورو جی نے
پھر نرنکار کے آگے ارداس کی کہ اے نرنکار جو چھیانوے کروڑ میگھ آپ نے بھیجا ہے۔ اِس کے
لئے کھانا بھی بھیجو۔ تب نرنکار نے بھنڈاری کو حکم دیا۔ چھتی پرکار کے بھوجن آ گئے۔ خوب آنند ہُوا۔
پہر رات رہی بھرتھری کی لاویں ہوئیں۔ تب گورو جی نے میگھوں کو رخصت کیا۔ اور وہ اپنی اپنی
پُری کو چلے گئے۔ بھلا کارج ہُوا۔ عزت آبرو رہی۔ راجہ نے گلے میں کپڑا ڈال کر ارداس کی۔ سچے
پادشاہ یہ تل پھل اور میری کینا ساتھ لے جاؤ۔ گورو جی نے کہا راجہ یہ چیزیں اور پدارتھ ہمارے
کسی کام نہیں۔ راجہ چُپ ہو گیا۔ اور دوبارہ کچھ نہ کہا۔ تب گورو جی نے کہا۔ راجہ ہم جاتے ہیں۔ یہ سُن کر
کولا پتی چرنوں پر آ گری اور کہنے لگی۔ گورو جی میں تو آپ کی داسی ہوں۔ میں تو آپ کے چرنوں میں
رہ کر ٹہل کروں گی۔ گورو جی نے کہا۔ اے کولا پتی رانی اگر دس ہزار برس تپسیا کرو گی۔ تب ہمارے
ساتھ سماؤ گی۔ یہ سُنکر کولا پتی چُپ کر رہی۔ اور ایک بھوچھن مردانے کو دیا۔ اور کہا۔ کہ یہ میری
نشانی ہے۔ سو لے جاؤ۔ جب وہاں سے گورو جی مردانہ اور بھرتھری روانہ ہوئے۔ تو اپنی اپنی
سواری پر چڑھے۔ مردانے کا رباب چلے نائیں۔ گورو جی نے کہا۔ اگر گرہستیوں کا کچھ تمہارے
پاس ہے۔ تو واپس کر دو۔ مردانے نے کہا۔ گورو جی ایک بھوچھن ہے۔ گورو جی نے کہا۔ واپس کر دو۔
جب بھوچھن دیکھا۔ تو وہ دس ہزار روپے کی قیمت کا تھا۔ مردانے نے کہا۔ مہاراج کس مُنہ
سے واپس کروں۔ گورو جی نے کہا مردانہ میرے نزدیک آؤ۔ جب مردانہ نزدیک آیا۔ تو گورو
جی نے مُنہ پر ہاتھ پھیرا۔ تو مردانے کی داڑھی سفید ہو گئی۔ گورو جی نے کہا۔ مردانہ جاؤ۔ اُس
مُنہ لائے تھے۔ اِس مُنہ واپس کر آؤ۔ مردانہ جا کر واپس کر آیا۔ تب گورو جی مردانہ اور بھرتھری
سوار ہو کر واپس سدھ منڈلی میں آ پہنچے۔ گورکھ ناتھ اور دوسرے سدھوں کو آدیس کیا۔

گورکھ ناتھ نے گورو نانک دیو جی سے پُوچھا۔ کیوں تپا جی بھرتھری کا کارج ہوگیا ہے۔ تب گورو جی نے کہا۔ آپ کی کرپا سے ہوگیا ہے۔ سارے سِدھ بڑے خوش ہوئے۔ گورو جی نے کہا ناتھ جی! اب ہم چلتے ہیں۔ گورکھ ناتھ نے کہا۔ کچھ دِن اَور یہاں ٹھہرو۔ مگر گورو جی نے کہا۔ ناتھ جی! ہم کو آگیا دو۔ ہم چلتے ہیں۔ ناتھ نے کہا۔ اے نانک تپا۔ آپ کو نرنکار کی آگیا ہے۔ تب گورو جی سِدھوں کو مِل کر وہاں سے چل دیئے +

کلکتے کی ساکھی

چلتے چلتے گورو جی کلکتے کی دھرتی میں جا پہنچے۔ وہاں شہر کا راجہ اور بہت سے لوگ بیمار تھے۔ گورو جی کو دیکھ کر لوگ چرنوں پر آ پڑے اور بینتی کی کہ اے نرنکار کے پیارے! ہمارا روگ دُور کرو۔ جو کوئی آوے روگ کی نِرورتی کے لیئے کہے۔ راجہ کو پتہ لگا۔ وہ بھی آحاضر ہوا۔ چرن بندھنا کرنے کے بعد گورو جی کو کہا۔ کہ غریب نِواز میرے پیٹ میں درد (سُول) بہت ہوتی ہے۔ کِرپا کر کے میرا روگ دُور کرو۔ گورو جی نے مردانہ کو کہا۔ رباب بجاؤ۔ اور یہ شبد اُچارن کیا۔

راگ بھیروں اشٹ پدی محلہ پہلا گھر دُوجا۔ اِک اونکار ستگور پرساد

آتم مہہ رام رام مہہ آتم چینس گور بیچارا + امرت بانی سبد پچھانی دُکھ کاٹے ہوں مارا
نانک ہوَمے روگ بُرے + جہہ دیکھاں تہہ ایکا بیدن آپے بخشے سبد دھرے رہاؤ

آپے پرکھے پرکھنہارے بوہر سُولاک نہ ہوئی! + جن کو ندر بھئی گور میلے پربھ بھانا سچ سوئی
پون پانی بیسنتر روگی۔ روگی دھرت سبھوگی + مات پتا مایا دیہہ س روگی۔ روگی کُٹنب سنجوگی
روگی برہما بشن سُرداراروگی سگل سنسارا + ہر پد چین بھئے سے مُکت گور کا سبد بیچارا
روگی ست سمندس ندیاں کھنڈ پاتال سے روگ بھرے + ہر کے لوک سے ساچ سو ہیلے سربی تھائیں ندر کرے
روگی کھٹ درشن بھیکھ دھاری ناناہٹھی انیکا + بید کتیب کہے کہ بپرے نہ بُوجھے اِک ایکا
مِٹھ رس کھائے سو روگ بھرجے کند مُول سُکھ ناہیں + نام بسار چلے انمارگ انت کال پچھتاہی
تیرتھ بھرمے روگ نہ چھوٹس پڑھیا باد ببادبھیا + دُبدا روگ سو ادھک وڈیرا مایا کا محتاج بھیا
گورمکھ ساچا سبد صلاہے من ساچا تس روگ گیا + نانک ہرجن اندن نرمل جن کو کرم نیسان پیا

گورو جی نے کہا۔ اے راجہ اِس آتمے میں رام ہے۔ اِس کو جیو آور پُورا گوُد کرو۔

تمہارے سب روگ دُور ہو جاویں گے۔ گورُو کی بانی کا جاپ کرو۔ اور سچ کو ہردے میں لباؤ۔
راجہ گورُو جی کے چرنوں پر پڑا۔ اور بنیتی کی۔ کہ مجھے اپنا سِکھ بناؤ۔ گورُو جی نے اُس کا پریم
دیکھ کر اس کو ندری ندر نہال کر دیا۔ راجہ کے سب روگ دُور ہو گئے۔ گورُو جی کا بچن مان
کر شہر کے سارے لوگ گورُو جی کے سِکھ ہوئے۔ اور واہگورو کا جاپ کرنے لگے۔ ایک دھرمسالہ
بنوائی۔ بانی کا پرکاش کرنے لگے۔ اور شبد کیرتن روز ہونے لگا۔ گورُو جی نے سب کو نام دیا
ایک دِن وہاں ایک سنیاسی جٹا دھاری ہاتھ میں ڈنڈا اور کمنڈل پکڑے کِنارے دار
اور جسم پر بھسم مِلی ہوئی ہے۔ گورُو جی کو آ مِلا۔ اور کہنے لگا۔ کہ تم کون ہو۔ سب سیوا اور
پُوجا بُھلا دی ہے۔ اور سب لوگ واہگورو واہگورو جپتے ہیں۔ سنیاسی کے یہ بچن
سُنکر گورُو جی نے یہ شبد اُچارا:۔

راگ بھیروں محلہ پہلا

جگن ہوم پُن تپ پُوجا دیہہ دُکھی نِت دُوکھ سہے
رام نام بِن مُکت نہ پاوس مُکت نام گورمکھ لہے
رام نام بِن برِتھے جگ جنما
بکھ کھاوے بکھ بولی بولے بِن ناوے نہپھل مر بھرمناں رہاؤ
پُستک پاٹھ بیاکرن وکھانے سندھیا کرم ترکال کرے
بِن گور سبد مُکت کہاں پرانی رام نام بِن اُرجھ مرے
ڈنڈ کمنڈل سِکھا سُوت دھوتی تیرتھ گون اَت بھرمن کرے
رام نام بِن شانت نہ آوے جپ ہر ہر نام سو پار پرے
جٹا مُکٹ تن بھسم لگائی بستر چھوڈ تن نگن بھیا
رام نام بِن ترپت نہ آوے کِرت کے بادھے بھیکھ بھیا
جیتے جی جنت جل تھل مہیئل جتر کتر توُں سرب جیا
گور پرساد رکھ لیوے جن کو ہر رس نانک جھول پیا

جب سری گورو نانک دیو جی نے یہ سبد اُچارا۔ تو سنیاسی پاؤں پر آ پڑا۔ اور بنیتی
کی۔ کہ گورو جی! میں آپ کا داس ہو۔ میری تقصیر معاف کرو۔ گورُو جی نے اُس سادھ کو

اُپدیس دیا۔ کہ اے سنت جی۔ رام نام کے بِن مُکت نہیں ہوتی۔ گوُرو کا داک لے کر رام کا
جاپ کرو۔ سادھو نے کہا۔ دین بندھو میرے تو آپ ہی گوُرو ہیں۔ گوُرو جی نے اُس پر دیا درشٹی
کی اور نہال کیا۔ جب وہاں سے گوُرو جی چلنے لگے۔ تو شہر کے لوگ دیراگ کرنے لگے۔ گوُرو جی
نے سب کو اُپدیش دیا اور سب کا دُکھ دُور کر کے آگے کو چل دیئے +

ساکھی سید جلال کے ساتھ

وہاں سے انتر دھیان ہو کر گوُرو جی ایک دریا کے کنارے جا کھڑے ہوئے۔ امرت ویلا
تھا۔ گوُرو جی اِشنان کر کے بانی کا پاٹھ کرنے لگے۔ وہاں ایک سندھی پانی لینے کیلیئے آیا
اِس وقت گوُرو جی یہ تُک پڑھ رہے تھے۔

گورمکھ نادنگ۔ گورمکھ دیدنگ۔ گورمکھ رہیا سمائی
گوُرا ایسر گوُر گورکھ برہما گوُر پاربتی مائی ؛
جے ہوں جاناں آکھاں ناہیں کہنا کتھن نہ جائی
گوُراں اِک دیہہ بجھائی
سبھناں جیاں کا اِک داتا سو مَیں وِسر نہ جائی

پاتالاں پاتال لکھ آگاساں آگاس + اوڑک اوڑک بھال تھکے وید کہن اِک وات
سہس اٹھارہ کہن کتیباں اصلوُ اِک دھات
لیکھا ہوئے تاں لکھیئے لیکھے ہوئے وِناس
نانک وڈا آکھیئے آپے جانے آپ

گوُرو جی نے اور بھی بہت بانی پڑھی۔ اور وہ سندھی سُنتا رہا۔ دو جگہ گورمکھ
اور پاتالاں آگاساں پر آ کر وہ سندھی اٹکیا۔ اور من میں یہ سنشے کر اور پانی لے کر
اپنے پیر سید جلال کے پاس آیا۔ پیر نے کہا۔ بیٹا آج دِن کیوں چڑھا دیا۔ سندھی نے کہا
پیر سلامت آج مجھے بڑی حیرانگی لگی ہے۔ پیر نے کہا۔ کونسی حیرانی۔ سندھی نے
کہا۔ کہ آج صُبح دریا پر ایک ہندو پیر اِشنان کر کے یہ بانی پڑھ رہا تھا۔
"پاتالاں پاتال لکھ آگاساں آگاس"

اِس نے بڑا کفر بولا ہے۔ ہمارے قرآن میں پاک پروردگار نے چودہ طبق لکھے ہیں۔ مگر وہ ہندو پیر کہتا ہے۔ کہ لکھاں ہی پاتال اور لکھاں ہی آکاس ہیں۔ سید جلال نے کہا۔ جاؤ اُس فقیر کو بُلا لاؤ۔ وہ سندھی گورو جی کو بُلانے کیلئے چلا۔ گورو جی دریا سے اشنان کر کے اُسی راستے چلے آ رہے تھے۔ سندھی کو راستے میں مل گئے۔ سندھی نے کہا۔ درویش جی میرے ساتھ چلو۔ میرا پیر آپ کو یاد کرتا ہے۔ گورو جی نے کہا۔ چلو ہم بھی تمہارے پیر کی ملاقات کو جا رہے تھے۔ سندھی گورو جی کو ساتھ لے کر سید جلال پیر کے پاس پہنچا۔ گورو جی نے ملاقات کی۔ پیر نے پوچھا۔

"اُدتے سبدے پہیڑے اتے اچائن"

گورو جی نے جواب دیا:۔

"گل اپار سندیاں جو منگے سو دین"

یہ جواب سنکر پیر نے دست بوسی کی۔ اور بچن کیا۔

"دو یار سلام وعلیکم۔ برائے خدا سچ کہہ در گہہ کی دسیکھ آکھ سنائیں سچ مو"

گورو جی نے کہا۔

پیر سُناؤں سچ اگوں در گہہ سوہن سچیاں
جھوٹھیاں نائیں ٹھاؤ پھیر چوراسی ہٹیاں

سندھی نے کہا۔ پیر جی۔ میرا شنکا دُور کرو۔ پیر نے کہا۔ کہو بچہ تم کیا کہتے ہو سندھی نے کہا کہ آپ نے بھی چودہ طبق کہے ہیں۔ اور قرآن میں بھی چودہ ہی لکھے ہیں۔ مگر اِس درویش نے لکھاں کہے ہیں۔ اِس میں سچا کون ہے۔ پیر نے کہا۔ سُن بچہ جھوٹ کوئی بھی نہیں بولتا۔ جس کو چودہ نظر آتے ہیں۔ اِس نے چودہ کہہ دیئے۔ جس کو لکھاں نظر آتے ہیں۔ اِس نے لکھاں ہی کہنے ہیں۔ پیر نے گورو جی کو کہا کہ اے نانک درویش۔ لاکھوں کے آگے کیا ہے۔ گورو جی نے کہا کہ لاکھوں کے آگے بے انت اور اُس سے آگے میں کیا جانوں۔ پیر نے سندھی کو کہا۔ لاکھوں سے آگے اِن کو بھی خبر نہیں۔ سندھی نے کہا۔ دوسری بات جو اُنہوں نے کہی ہے۔ گورمکھ کون ہے۔ گورو جی نے کہا۔ پیر جی آپ بتائیں۔ میں تو آپ سے پوچھنے آیا ہوں۔ پیر نے کہا۔ نانک جی۔ اگر ہمارے منڈل کی بات ہوئے۔ تو چھوٹا بچہ بھی بتا دیوے۔ مگر آپ کے منڈل کی بات آپ کے بغیر کون بتا سکتا ہے۔ آپ گورمکھوں کی بات

سُناؤ۔ گورُوجی نے کہا۔ آپ کو خود ہی معلوم ہو جائے گی۔ پیر نے کہا۔ نانک درویش ہم گورکھوں کا جواب لینے کے واسطے چلے ہیں۔ آپ نے میرے آنے تک یہاں ہی ٹھہرنا۔ سِندھیوں کو تاکید کردی۔ کہ اِن کا حُکم بجالانا۔ گورُوجی کہا کہ پیر جی آپ کس طرف جاؤ گے۔ سید جلال نے کہا۔ کہ مکّے اپنے پیر کے پاس جاؤں گا۔ اور وہاں سے گورکھوں کا جواب لاؤں گا۔ گورُوجی نے کہا۔ کہ سمندر کے راستے جانا۔ پیر جی نے ایک تنھا گلے میں پایا۔ کُلاہ سر پر رکھا۔ اور ہاتھ میں آسا پکڑا۔ پاؤں میں کونساں پائیاں اور مُصلّےا بغل میں مار لیا۔ اور چل دیا۔

گورُوجی سے بالے نے پُوچھا۔ کہ جہاں پیر جلال چلا ہے۔ یہ وہی مکہ ہے۔ جہاں آپ مردانے کو اور مجھے لے گئے تھے۔ گورُوجی نے کہا ہاں یہ وہی مکہ ہے۔ غریب نواز وہاں کس سے پُوچھ کر آوے گا۔ گورُوجی نے کہا۔ بھائی بالا یہ فقیر بندگی کا پُورا ہے۔ مگر اِس کو پیر کچا ملا ہے۔ سیّد جلال جہاز پر جا چڑھا اور جہاز چل پڑا۔ سیّد جلال کو ایک پہاڑ نظر آیا۔ اور دِل میں کہنے لگا۔ اے خُدا اگر یہ جہاز پہاڑ کے ساتھ جا لگے تو اِس پہاڑ کی سیر کر آئیے۔ قدرت ربّ دی ایسی اندھیری اور جھکڑ چلا کہ وہ جہاز پہاڑ کے ساتھ جا لگا۔ پیر جلال جہاز میں سے اُتر کر اُس پہاڑ پر چڑھ گیا۔ ایک جگہ جا کر کیا دیکھتا ہے۔ کہ ایک سُندر جگہ پر مسند بچھی ہے۔ اور سُندر سیجا ہیں۔ سب سامگری حاضر ہے۔ مگر وہاں آدمی کوئی نظر نہ آیا۔ پیر نے دِل میں خیال کیا۔ کہ سامان اور پدارتھ بے مطلب نہیں۔ کوئی تو ضرور اِن کو کھانے والا آوے گا۔ سید جلال پہاڑ سے اُتر کر سمندر کی سیر کرنے لگا۔ کیا دیکھتا ہے۔ کہ سمندر کے اُوپر بارش ہونے لگی۔ سید یہ دیکھ کر کہنے لگا۔ اے خُداوند جہاں بارش کی ضرورت ہے۔ وہاں تو ہوتی نہیں۔ اور جہاں سمندر میں ضرورت نہیں۔ وہاں بارش ہو رہی ہے۔ اِتنا کہنے پر بارش بند ہو گئی۔ اور سید جلال پھر پہاڑ پر چڑھ گیا۔ جب پہلی جگہ پہنچا۔ تو کیا دیکھتا ہے۔ کہ سُندر سروپ سنت اپنے اپنے آسنوں پر بیٹھے ہیں۔ اور پرمیشور کی بندگی کر رہے ہیں۔ پیر جلال بھی ایک سنت کے پاس بیٹھ گیا۔ جب پہر رات گذری تو نرنکار کی درگاہ سے اُن سنتوں کے لئے بھوجن اُترا۔ جس سنت کے پاس سیّد جلال بیٹھا تھا۔ اُس نے اپنے گورُو دیو کو متھا ٹیکیا اور کہا۔ کسی دھرتی کا ایک درویش آیا ہے۔ اِس کے واسطے بھوجن نہیں اُترا۔ گورو دیو نے کہا۔ بھائی اُس فقیر نے پرمیشور کا بھانا نہیں مانا۔ سنتوں نے بھوجن چھک لیا۔ اور پیر بھُوکا رہا۔ تڑک سارے وہ سادھو چلے گئے۔ نہ اُن کے آنے کا پتہ لگا۔ اور نہ جانے کا پتہ لگا۔ سید جلال

چُپ کر کے بیٹھ رہا۔ اور کہا کہ واہ تیری قُدرت ۔ اگلی صبح پیر پھر سمندر کے کنارے جا بیٹھا۔ کیا دیکھتا ہے۔ کہ ایک جہاز ڈوب رہا ہے۔ اور ایک تندوا اُس کو کھینچے جا رہا ہے۔ پیر نے کہا اے خداوند اِس جہاز میں کوئی ماں باپ کوئی پُتر دھیاں چھوڑ آیا ہے۔ کسی نے قرضہ لے کر مال لادا ہے۔ اگر یہ جہاز ڈوب گیا۔ تو تیرا کیا سنورے گا۔ جب یہ بات پیر نے کہی۔ تو جہاز ڈوبنے سے بچ گیا۔ سید جلال وہاں سے اُٹھ کر پھر پہاڑ پر جا چڑھا۔ اور اُن سادھوؤں کے استھان پر جا بیٹھا۔ رات کو سادھو آ گئے۔ مگر پیر کو آتے نظر نہ آئے۔ اور آ کر اپنے اپنے آسنوں پر بیٹھ گئے۔ پہلی رات کی طرح اِن سادھوؤں کیلئے بھوجن اُترا۔ مگر سیّد جلال کے لئے نہ اُترا جس سادھو کے پاس پیر بیٹھا تھا۔ اِس نے اپنے گورُو دیو کو کہا۔ کہ آج پھر اُس پردیسی کے لئے بھوجن نہیں اُترا۔ اور وہ بھوکا ہے۔ اُس جہاں پُرکھ نے کہا۔ کہ اِس درویش کو بُلا دُ۔ پُوچھیں اُس سے کیا تقصیر ہوئی ہے۔ جو اِس کے لئے بھوجن نہیں آیا۔ سید جلال گورُو دیو کے سامنے جا کھڑا ہُوا۔ گورُو دیو نے پوچھا۔ بھائی تم کہاں سے آئے ہو۔ اور جانا کہاں ہے سیّد نے کہا۔ جی میں اُچ سے آیا ہوں۔ اور سکّے اپنے پیر سے گورُکھوں کے پُچھن پُوچھنے چلا ہوں۔ اور دیکھنے چلا ہوں۔ کہ گورُکھ کسطرح کے ہوتے ہیں۔ گورُو دیو نے کہا کہ آپ کی عمر کتنی ہے۔ پیر نے کہا کہ مجھے معلوم نہیں۔ گورُو دیو نے کہا کہ اپنی عمر میں سوائے اِن دو دِنوں کے آگے بھی کبھی بھُوکے رہے ہو۔ سید جلال نے کہا۔ نہیں مہاراج آگے کبھی بھُوکا نہیں رہا گورُو دیو نے کہا تو پھر اپنی تقصیر ظاہر کرو۔ جس کی وجہ سے تم بھُوکے رہے ہو۔ نرنکار تو کبھی تقصیر نہیں کرتا۔ پیر نے ساری بات جہاز ڈوبنے والی اور بارش والی سُنا دی۔ گورُو دیو نے جب یہ بات پیر کی زبانی سُنی۔ تو کہا کہ اِس منمکھ کو یہاں سے نِکال دو۔ کیونکہ ایسے جھُوٹے کا درشن نہیں کرنا چاہیے۔ سیّد جلال نے کہا۔ کہ میں نے کوئی گُناہ نہیں کیا۔ اور نہ ہی کوئی گُستاخی کی ہے۔ گورُو دیو نے کہا۔ سُن بھائی۔ جو اُس پروردِگار کا بھانا ہے۔ وہ اُس نے کرنا ہے۔ اور تم نے اُس کے بھانے کو میٹا ہے۔ اِس واسطے تم بےمُکھ ہو۔ کیونکہ آپ جانتے ہوں گے کہ جو میں نے کہا ہے۔ خُدا وہی کرتا ہے۔ اِس لئے اب میں بڑا پیر ہو گیا ہوں۔ نہیں بھائی۔ خُدا کا حکم گورُکھ نہیں موڑ دے۔ سید جلال نے کہا۔ جی گورُکھ کون ہیں۔ اور مُنمکھ کون ہیں۔ گورُو دیو نے کہا۔ جو سچے پرمیشور کا کیا ہُوا موڑے نہ اور اُس کے بھانے کو مانے اِس کے حُکم کو میٹھا کر کے مانے اور دُکھ سُکھ کو ایک سمان جانے اور ہر ایک جیو جنت میں پرمیشور جانے۔ سنتوں کی تابع رہے۔ جن میں اد ما

ہیں۔ اُن کو گورمکھ کہتے ہیں۔ اور جو کوئی پرمیشور کے کئے ہُوئے کو نہ مانے وہ بے مُکھ ہے۔ سیّد جلال نے کہا۔ یہ بات سچ ہے۔ اچھا ہو گیا۔ میری تسلّی یہاں ہی ہو گئی۔ نہیں تو مجھے مکّے جانا تھا۔ اور وہاں اپنے پیر سے تسلّی کرانی تھی۔ تب گورُو دیو نے کہا۔ کہ تم اپنے آسن پر بھی کسی کو چھوڑ آئے ہو۔ جی میں ایک فقیر کو چھوڑ آیا ہُوں۔ گورُو دیو نے کہا کہ جس فقیر کو تم اپنے آسن پر چھوڑ آئے ہو۔ وہ سب کچھ جانتے ہیں۔ پیر ساری رات جاگتا رہا۔ جب اُن سادھوؤں کے جانے کا وقت ہُوا۔ تو سیّد جلال کی آنکھیں لگ گئیں۔ جب اُس نے دیکھا تو وہاں کوئی سادھو نظر نہ آیا۔ سیّد نے کہا۔ اُس خدا کی قدرت کا کوئی انت نہیں۔ اب اگر کوئی جہاز آجائے تو اپنے آسن پر چلیں۔ ابھی یہ سوچ ہی رہا تھا۔ کہ ایک جہاز آگیا۔ سیّد جلال اُس پر سوار ہو کر اپنے آسن پر آگیا۔ اور سری گورُو نانک دیو جی کو مِل کر دست بوسی کی۔ گورُو جی نے کہا۔ پیر جی۔ آپ گورُمکھوں کا جواب لینے گئے تھے۔ سو کیا جواب لائے ہو۔ پیر نے کہا۔ گورُو جی مَیں کیا بتاؤں۔ آپ کو سب کچھ معلوم ہے۔ جو کچھ سیّد جلال نے دیکھا تھا۔ سب کچھ گورُو جی کو بتا دیا۔ گورُو جی نے پُوچھا۔ پیر جی! جو سادھو آپ نے وہاں دیکھے۔ وہ کون تھے۔ اور کہاں سے آتے تھے۔ اور کہاں چلے جاتے تھے۔ پیر نے کہا اُن سادھوؤں کا جلال اور رعب ایسا تھا۔ کہ میں پُوچھ ہی نہیں سکا۔ اور نہ ہی مجھ کو کوئی سُدھ رہی۔ گورُو جی نے کہا۔ اب آپ کے دِل میں کیا ہے۔ سیّد نے کہا۔ اب آپ کی کرپا سے یہ سمجھ آگئی ہے۔ کہ خدا کا بھانا سچ ہے۔ تب پیر کے کہنے پر کچھ دِن گورُو جی وہاں رہ کر آگے چل دیئے۔

راستے میں مردانے نے گورُو جی سے پُوچھا۔ مہاراج جن سادھوؤں کے متعلق سیّد جلال نے کہا تھا کہ وہ رات کو آتے اور صبح کو چلے جاتے۔ اُن کو بھوجن پرمیشور کی طرف سے آتا۔ وہ کون تھے۔ گورُو جی نے کہا۔ کہ اُس پربت پر نارد کے سِکھ ہیں۔ وہ سادھو پُورن سنت اور مہاں پُورکھ ہیں۔ اُن سادھوؤں کے بغیر سیّد جلال کی تسلّی نہ ہونی تھی۔ مردانے نے کہا۔ مہاراج اب کِدھر جانے کا وِچار ہے۔ گورُو جی نے کہا۔ جدھر کرتار لے جائے گا۔ چلیں گے +

ساکھی قندھار دیس کی

گورُو جی انتر دھیان ہوئے۔ بھائی مردانہ اور میں (بالا) پٹھانوں کے دیس رندھاندی کے کنارے جا کھڑے ہوئے۔ وہاں ایک پٹھان فقیر رہتا تھا۔ اُس پٹھان فقیر یار علی تھا۔ گورُو جی جب وہاں گئے۔ تو اُس فقیر نے سوال کیا۔ شُما نامہ چہ داری (تمہارا نام کیا ہے) گورُو جی نے جواب دیا۔ ہمارا نام نانک نرنکاری ہے۔ مُلّل فقیر نے کہا۔ معنے نہمیدم (اِس کے معنے سمجھاؤ) گورُو جی نے کہا۔ مانبدہِ خدایم (میں خُدا کا بندہ ہوں۔) مُلّل نے کہا۔ کہ تمہارا پیر کون ہے۔ گورُو جی نے کہا۔ جو ساری دُنیا کا پیدا کرنے والا اور مارنے والا ہے۔ وہ ہمارا پیر ہے۔ مُلّل فقیر سیانا تھا۔ گورُو جی سے یہ جواب سُنکر پاؤں پر گر پڑا۔ گورُو نانک دیو جی اُس کو خوشی کر کے مردانے کو کہنے لگے۔ چل مردانہ اور بھائی بالا۔ آپ کو ایک اور فقیر کا درشن کرائیں +

ساکھی ولی قندھاری اور پنجہ صاحب

وہاں سے چل کر چوتھے دِن ولی قندھاری کے پاس آ پہنچے۔ ولی قندھاری کے پاس شرف پٹھان دکھنی بیٹھا تھا۔ گورُو جی نے کہا۔ سلام وعلیکم ولی قندھاری جی۔ ولی قندھاری نے کہا وعلیکم سلام آئیے بیٹھئے پیر جی۔ شرف حاجی۔ لُطف ہُوا۔ بخشش ہوئی۔ گورو نانک جی نے کہا۔ لُطف خُدائی بندہ گمراہی کرم بخش الہی۔ تب شرف پٹھان۔ پرسی شرف گُفت نانک دُرست معنے بولے کلاہ چہ دال۔ تب گورُو نانک جی نے کہا۔ کلاہِ کُل ایک خُدائے۔ سب تے بے پرواہ۔ صِفت دھرے ایک نشانہ۔ سب تے ہوئے رہے اِکانہ۔ گُفت نانک دُرست معنے۔ سمجھے تب جب کُھلے آئینہ۔ شرف نے پوچھا۔ کفنی چہ کار کردی۔ گورُو جی نے کہا۔ کفنی خون خُدائے کا دیکھ۔ مُردہ ہوئے تجے سب بھیس۔ ظُلم جہاں اللہ نے کیا خالق ایک اور نہیں دُوا۔ گُفت نانک سُن شرف ایانے۔ دُرست معنے جو حق پچھانے۔ شرف پُر سید تنگ سے لیسراچہ کردی۔ تب گورُو نانک دیو جی نے کہا۔ ث ثالث کُل جہان

چار کتیب چھپے قرآن ۔ شرع شریعت مانو ناہیں ۔ شریعت موفت دعوے ماہیں ۔ باہر دوں
شاہی اندروں لال ۔ گُفت نانک درہنیچے حال ۔ شرف نے پُوچھا ۔ کمر مکتا کہہ حوال ۔ گورُو
جی نے کہا ۔ مُکت مہر خُدائے دی شاہد پیر بتائے ۔ دُوجے سیتی فاقرہ کرد تاں پادوے ۔
راہ نوا ے ۔ ایسی رہنی جے رہے تاں ہووے دُرست ایمان ۔ زور ظُلم نہ کسی پر کرد پکڑ
حلیمی خان ۔ گُفت نانک سُن شرف عاجزی مکان ۔ تب پھر شرف نے کہا ۔ گودڑی چہ کار
فقراں کُن ۔ گورُو نانک جی نے کہا ۔ گودڑی گیان سمجھو ایک خُدائے ۔ سری صبُوری سیح تاگا
پائے ۔ سادھ پیر ل سیو ئیے پاٹ نہ کبھُوں جائے ۔ سب سے نیچ کہائیے ۔ توکل انگ
سمائے ۔ گُفت نانک سُن شرف چلے حُکم رضائے ۔ تب شرف نے پُوچھا ۔ کونس چہ کار کردی
(کونس کیا کام کرتی ہے) گورُو جی نے کہا ۔ کونس کا من بند کر کہیں نکل نہ جاوے ۔ پیر نصیحت
راکھیئے آپنے گھر آوے ۔ لگن سگن تب جاگئی ۔ جب ایک دکھاوے ۔ دل دلیل اُٹھے
نہیں کائی ۔ من ایمان ملاوے ۔ گُفت نانک شرف سُن تب فقر کہاوے ۔ پھر شرف نے پُوچھا
براگی چہ فرمائے ۔ تب گورُو جی نے کہا ۔ براگی بے عیب ہوئے رہے ۔ کئے کو کیا ہیک ہے ۔
کرن ہار کی صفت بتائے ۔ مطلب پُورا کرے خُدائے ۔ گُفت نانک سُن شرف ایانے ۔
پیر پکڑے تب ایک پچھانے ۔ شرف بدر شہر کا تھا ۔ اور دلی قندھاری کے پاس درشن
کے لئے آیا تھا ۔ جب گورُو نانک دیوجی کے ساتھ یہ سوال جواب ہوئے ۔ تسلی ہوگئی ۔ گورُو جی
کے چرنوں پر گر پڑا ۔ گورُو جی نے کہا کہ اپنے بدر شہر میں جائے رہو ۔ شرف نے کہا ۔ پھر کب درشن
ہوں گے ۔ گورُو جی نے کہا ۔ دیدار دل میں رکھو ۔ تاکہ بھُول نہ جائے ۔ اگر دیدار کی بہت خواہش
رکھتے ہو ۔ تاں شہزادہ مراسی ہو لیگا ۔ اس کا دیدار کرد گے ۔ ہمارا دیدار ہوگا ۔ یہ بات
سچ کر کے جانئی ۔ شرف نے کہا ۔ وہ کہاں ہووے گا ۔ گورُو جی نے کہا ۔ خرما شہر میں مردانے
کا بیٹا شہزادہ ہووے گا ۔ ہم اُسے وہاں چھوڑ آویں گے ۔ پھر گورُو جی نے کہا ۔ شرف جی
اب دلی قندھاری کا دیدار کریں ۔

دلی قندھاری فقیر پہاڑ کی چوٹی پر رہتا تھا ۔ اور خُدا رسیدہ فقیر تھا ۔ مگر تھا بڑا
ہنکاری ۔ پہاڑ کے اُوپر پانی کا ایک چشمہ تھا ۔ جو اس نے اپنی شکتی سے جمع کر رکھا تھا ۔
گورُو نانک دیوجی نے اُسکی ہنکار توڑنا تھا ۔ سو پہلے مردانے کو پانی لینے کے بہانے فقیر کے پاس بھیجا
دلی قندھاری نے پُوچھا ۔ تم کون ہو ۔ مردانے نے کہا ۔ میں خُدا کا بندہ ہوں ۔ اور میرا نام مردانہ ہے

جنم ساکھی تصویروں والی

سری گورو نانک دیو جی

ਸਾਖੀ ਪੰਜਾ ਸਾਹਿਬ

بھائی جواہر سنگھ کرپال سنگھ پستکاں والے امرتسر

ذات کا مراسی ہوں۔ ولی قندھاری نے کہا۔ تمہارا پیر کون ہے۔ مردانے نے کہا۔ گورونانک نرنکاری۔ پیراں سر پیر میرا گورو ہے۔ جس نے اپنی شکتی سے بڑے بڑے ابھیمانیوں کا مان دُور کیا ہے۔ ولی قندھاری ایک مُسلمان کی زبان سے ایک ہندو پیر کی تعریف سُن آگ بگولہ ہو گیا۔ کہنے لگا تُو کافر ہے۔ جو ایک مُسلمان ہوتے ہوئے ہندو پیر کی تعریف کر رہا ہے۔ یہاں سے چلے جاؤ۔ تُم کو پانی نہیں مِل سکتا۔ مردانہ واپس آ گیا۔ اور گورو جی کو سارا حال سُنایا۔ گورو جی انترجامی تھے۔ مردانے کو کہا۔ مردانہ ایک بار پھر جاؤ۔ اور اِس سے پانی مانگو۔ مردانہ اُوپر گیا اور مِنت سماجت کی۔ کہ اے درویش مجھے پانی پلاؤ۔ بہت پیاس لگی ہے۔ ولی قندھاری نے غصے میں آکر پہلے سے بھی زیادہ بُرے لفظ کہے۔ مردانہ واپس آ گیا۔ اور گورو جی کو کہا۔ مہاراج وہ بڑا اہنکاری فقیر ہے۔ وہ پانی نہیں دے گا۔ گورو جی نے کہا۔ مردانہ ایک دفعہ اور جاؤ۔ اور اُس کو خدا کا واسطہ ڈال کر پانی مانگو۔ مردانہ گورو جی کا حکم مان کر پھر پہاڑ کے اُوپر گیا۔ اور ولی قندھاری کو خدا کا واسطہ ڈال کر کہا۔ کہ اے رب کے فقیر مجھے پانی دو۔ ولی قندھاری نے غصے میں آکر کہا۔ کہ جاؤ جس تمہارے گورو میں اِتنی شکتی ہے۔ کہ اِس نے ترے وکی نِوائی ہے۔ اُس کو کہو تم کو پانی پلائے۔ مردانہ واپس آ گیا۔ اور گورو جی کو جو لفظ ولی قندھاری نے کہے تھے۔ کہہ سُنائے۔ اور کہا گورو جی میں نے کہا تھا کہ وہ فقیر بڑا اہنکاری ہے۔ اُس کے پاس مجھے نہ بھیجو۔ گورو جی نے کہا۔ مردانہ گھبراؤ مت کرتار بھلی کرے گا۔ اِتنے میں گورو جی نے اپنی شکتی سے چشمے کا پانی نیچے کھینچ لیا۔ جب ولی قندھاری نے دیکھا۔ کہ چشمے کا پانی خود بخود نیچے بہنا شروع ہو گیا۔ غصے میں آ گیا۔ اور جس پہاڑ پر بیٹھا تھا۔ اِس کو نیچے کی طرف دھکیل دیا۔ گورو جی۔ مردانہ اور میں (بالا) پہاڑی کے نیچے بیٹھے تھے۔ میں اور مردانہ ڈر گئے مگر گورو جی نے پنجے سے پہاڑ کو روک لیا۔ وہ پہاڑی اب تک موجود ہے۔ پنجہ لگا ہوا ہے۔ چشمہ اب تک جاری ہے۔ گورو نانک جی کی شکتی دیکھ کر ولی قندھاری گورو جی کے چرنوں پر آ گرا۔ معافی مانگی۔ اور گورو جی کا سکھ بن گیا۔ اُس پنجے کے نام پر پنجہ صاحب گوردوارہ بنا ہوا ہے۔ جو آج کل پاکستان میں رہ گیا ہے۔ بڑا سُندر اور عالیشان گوردوارہ ہے۔ پہاڑی سے چشمہ اب تک بہہ رہا ہے۔ جس کا جل بہت صاف اور سُندر ہے۔ ولی قندھاری نے کہا۔ پیرجی! جب سے آپ کا درشن کیا ہے۔ ہنکار اور دوئی دویت جاتی رہی ہے۔ آپ مجھے اپنے ساتھ لے چلو۔ گورو جی نے کہا۔

دلی قندھاری۔ ہم نے آپ کو یہاں ہی رکھنا ہے۔ یہ مُلک تمہارا ہے۔ دلی قندہاری نے کہا جس طرح آپ کی رضا ہے۔

دلی قندہاری سے وداع ہو کر جب گورُو جی کچھ سفر کر کے آگے گئے۔ تو مردانے نے کہا۔ گورُو جی آپ نے دلی قندھاری پر بڑی مہربانی کی ہے۔ گورُو جی نے کہا۔ بھائی مردانہ یہ ہمارا پیارا یار ہے۔ اِس نے تریتے جُگ میں بہت سیوا کی تھی۔ مَیں نے (بالے) گورُو جی سے پُوچھا اگر تریتے جُگ میں آپ کا یار تھا۔ تو پھر تُرک کے جنم میں کیوں آیا۔ تب گورُو جی نے کہا۔ بھائی بالا اِس نے تریتے جُگ میں ایک کُتا مارا تھا۔ اِس واسطے تُرک کے گھر جنم لیا۔ اور ہمارا اِس کے ساتھ اور دینا ناتھ کے ساتھ بچن تھا۔ دلی قندھاری کے ساتھ شیخ شرف بھی پُورن ہو گیا ہے۔ مردانے نے پُوچھا۔ مہاراج شرف بھی دلی قندہاری جیسا ہُوا ہے یا کُچھ گھٹ ہے۔ گورُو جی نے کہا۔ مردانہ! دلی قندہاری تو بہُت دُور پہنچا ہے۔ مگر شیخ شرف تو اپنے جوگا ہو رہا ہے۔ شیخ شرف سے دو اَور بھی ترن گئے۔ مگر دلی قندہاری سے تو سینکڑوں جیو اُدھر ہیں گے۔ کیونکہ دلی قندہاری گورُو سمان ہو گیا ہے۔ مردانے نے پُوچھا جی دینا ناتھ کیسا ہے۔ گورُو جی نے کہا۔ دینا ناتھ پہلے ہی پُورن ہے۔ دینا ناتھ کی بہنگم بھگتی ہُوئی۔ اور ہماری پنکھ بھگتی ہے۔ مردانے نے کہا۔ اِس کی بہنگم بھگتی کیونکر ہوئی۔ گورُو جی نے کہا۔ اِس کو مایا نہیں لگی۔ پیدا ہوتے ہی بھگتی لیتا آیا۔ نہ گرہست۔ نہ کسب نہ گھاٹے کا شوق اور نہ وادھے کا ہرکھ۔ جب بڑا ہو گا۔ تو گرہست کرے گا۔ اِس کی ساری اولاد یہاں پُرکھ ہو گی۔

اَور ساکھی چلی!

مردانے نے کہا۔ ستگورُو جی۔ کابل شہر میں اَور بھی کوئی یہاں پُرکھ ہے۔ تب گورُو جی نے کہا۔ سُن مردانہ یہاں بھی ایک فقیر پٹھانوں میں ہے۔ اور بابو نیل گاؤں میں رہتا ہے۔ مگر ابھی تک ظاہر نہیں ہُوا۔ مردانے نے کہا جی اِس کو بھی ملو گے۔ گورُو جی نے کہا۔ اِس کو ہم نے ضرور ملنا ہے۔ گورُو جی۔ مردانہ اور مَیں (بالا) تینوں بابونیل میں جا پہنچے۔ اور ایک دکان پر بیٹھ گئے۔ اتنے میں ایک پٹھان آیا اور کہنے لگا۔ بھائی تم کون ہو۔ گورُو جی نے کہا۔ ہم خُدا کے بندے ہیں۔ پٹھان نے کہا۔ بندے تو سبھی خدا کے ہیں۔ مگر آپ جو یہاں بیٹھے ہو۔ کس کے ساتھ کام ہے۔ گورُو جی نے کہا۔ اَرے پٹھان ہم فقیر ہیں۔ اور یہاں

ہمارا ایک واقف ہے۔ پٹھان نے کہا۔ اُس کا کیا نام ہے۔ گورُو جی نے کہا۔ اُس کا نام ماہنا اور باپ کا نام خان چند ہے۔ ذات کا کھتری ہے۔ پٹھان نے کہا۔ میں آپ کو اُس کے پاس لے چلتا ہوں۔ گورُو جی نے کہا۔ ہم نہیں جائیں گے۔ وہ خود ہی ہمارے پاس آوے گا۔ چنانچہ وہ پٹھان کھتری کے گھر گیا۔ اور کہا۔ ارے ماہنے۔ تین فقیر بازار میں بیٹھے ہیں۔ اور کہتے ہیں کہ خان چند کھتری کا پُتر ماہنا ہمارا واقف ہے۔ میں نے کہا کہ چلو ماہنے کو ملا دوں۔ مگر اُنہوں نے کہا۔ کہ وہ خود ہی ہمارے پاس آوے گا۔ ماہنے نے کہا کہ میرا تو کوئی فقیر واقف نہیں ہے۔ پٹھان نے کہا۔ کہ ماہنا تیرا ہی نام ہے۔ اور وہ تیرا ہی نام لیتے ہیں۔ اگر تم نہیں جاتے۔ تو میں اپنے گھر سے اُن کے لئے روٹی لے جاتا ہوں۔ یہ سُنکر ماہنے نے کہا۔ کہ جب وہ میرا نام لیتے ہیں۔ تو مجھے ضرور جانا چاہیئے۔ ماہنا دو سیر میوہ لے کر گورُو جی کے چرنوں میں آحاضر ہُوا۔ اور چرن بندھنا کی۔ میوہ آگے رکھ دیا۔ گورُو جی نے کہا۔ آؤ ماہن چند ست کرتار آ بیٹھو۔ ماہن چند نے کہا کہ اے فقیر۔ اتیت فقیر تو سب کے واقف ہوتے ہیں۔ اور فقیروں کے سب سیوک ہوتے ہیں۔ مگر غریب نواز آپ مہربانی کر کے بتاؤ کہ آپ میرے کب کے واقف ہو۔ گورُو جی نے کہا بھائی ماہن چند آپ کو خود ہی خبر ہو جاوے گی۔ پھر ماہن چند نے کہا۔ ہے دیانا تھ! آپ کا نام کیا ہے۔ گورُو جی نے کہا میرا نام نانک نرنکاری ہے۔ اِس کا بالا اور یہ مردانہ ربابی ہے۔ ماہن چند نے کہا۔ آپ کا وطن کون سا ہے۔ تب گورُو جی نے شبد اُچارا۔

دیس ہمارا بیگم پور کہائے تس وطن سے آئے
راجا تِس کا اِک اُنکارا تِس نے ایہاں پٹھائے
ماہن چند کو راہ بتایا نرمل مارگ پایا
نانک کہے سُن ماہن چند ہم تم کو تبھی بُلایا

ماہن چند نے کہا۔ آپ تو اور باتیں کرتے ہو۔ یہ تو سنساری باتیں نہیں۔ تب گورُو جی نے راگ تلنگ میں شبد اُچارا:۔

تلنگ محلہ پہلا

جن کیا تن دیکھیا کیا کہیئے رے بھائی ⁂ آپے جانے کرے آپ جن واڑی ہے لائی
رائے سا پیارے کا رائے جِت سدا سُکھ ہوئی

دوہاؤ

جن رنگ کنت نہ راویا سا پھوڑے تانی + ہاتھ پچھوڑے سر دُھنے جب رین وہانی
پچھوتا وانہ ملے جب چُوکے گی ساری + تاں پھر پیارے راویئے جب آویگی واری
کنت لیا سوہاگنی میں تے وہ صوی الیہ + سے گُن مجھے نہ آونی کے جی دِوس دھرے
جنی سکھی سوہ راویا تن پوچھوں گی جائے + پائے لگو بینتی کرولیوں گی پنتھ بتائے
حکم پچھانے نانکا بھوچندن لاوے + گُن کامن کامن کرے تو پیارے کو پاوے
جو دِل ملیا سو مِل رہیا آپئے سے سوئی + جے بہیترا لوچے باتیں میل نہ ہوئی
دھات ملے پھُن دھات کو لِوسے کو دھاوے + گورپر سادی جانیئے تو انبھو پاوے
پاناں واڑی ہوے گھر خرسا نہ جانے + رسیا ہووے مُشک دا تب پھول پچھانے
اپیو پیوے جو نانکا بھرم بھرم سماوے
سہجے سہجے مِل رہے امراپد پاوے

ماہن چند نے کہا۔ گورُو جی۔ اِس جیو کا بھلا کیونکر ہووے۔ گورُو جی نے کہا۔ سُن بھائی اِس جیو کا بھلا تب ہووے۔ جب وہ پرمیشور کے بغیر کسی کو چت میں نہ رکھے۔ ساس ساس کرتار یاد کرے۔ ماہن چند نے کہا۔ مہاراج کوئی ایسا طریقہ بتاؤ۔ جس سے ہر وقت کرتار چت آوے۔ تب گورُو جی نے کہا۔ دُبکھ اور رنگ کا سنسا نہ کر۔ ایک کرتار کا سنسا کر۔ اگر کرتار وِسر گیا ہے۔ تو کرتار چت آوے۔ ماہن چند نے کہا۔ دھن ہو گورو جی۔ یہ کہہ کر گورُو جی کے چرنوں پر گر پڑا۔ گورُو جی نے ہاتھ کا ڈنڈا دیا اور کہا۔ اِس ڈنڈے کو سنبھال کے اور خبردار کر کے رکھنا۔ ماہن چند نے حکم مان کر جب ڈنڈا سر اور آنکھوں پر رکھا۔ تو اُسی وقت کپاٹ کھُل گئے۔ اگم نگم کی سوجھی ہو گئی۔ اور گورُو نانک دیو جی کی کرپا سے پُورن ہو گیا۔ اور مست ہو گیا۔ گورُو جی نے کہا۔ بھائی ماہن چند جی کرتار کو ہر دم یاد رکھنا۔ جت اور دھرم میں پکے رہنا۔ آئے سنت مہنت سادھو کی سیوا کرنا۔ ونڈ کے کھانا۔ غریب کی پالنا کرنا۔ یہ اُپدیش ماہن چند کو دے کر کچھ سماں گورُو جی کابل کی دھرتی میں رہے۔ اور انیک جیووں کا اُدھار کیا۔ اور نام کا پرچار کیا۔ مردانے کو گورُو جی نے کہا۔ چل مردانہ تمہیں سندھ کی دھرتی کی سیر کرائیں۔ مردانے نے کہا۔ جسطرح آپ کی رضا ہے۔ پھر ماہن چند کو کرتار کرتار کہہ کر وہاں سے چل دیئے +

بال گنڈائی کے ٹلّے کی ساکھی

کابل کی دھرتی سے چل کر گورُوجی بال گنڈائی کے ٹلّے پر جا پہنچے۔ ٹلّے کے باہر تھوڑے فاصلہ پر ڈیرہ جا لگایا۔ ٹلّے کا سادھ بال گنڈائی پورن سادھوؤں۔ سنتوں اور مہاتماؤں کیلئے بستر اور بھوجن تیار کروا کر رکھ چھوڑتا تھا۔ اگر کوئی تھکا ہوا ہووے۔ تو اپنے آدمی بھیج کر گھوڑے یا پالکی پر چڑھا کر اپنے ڈیرے لے آتا اور خوب سیوا کرتا۔ جب جوگیشور نے سُنا کہ تھوڑے فاصلہ پر تین اتیت سادھو بیٹھے ہیں۔ تو سدھوں کو حکم دیا کہ جاؤ سنتوں کو لے آؤ۔ سدھ سری گورُو نانک دیوجی کے پاس آکر کہنے لگے۔ سنت جی چلو آسن پر چل کر بیٹھو۔ مینہ بہت آیا ہے۔ مندر میں چل کر آرام کرو۔ گورُوجی نے کہا۔ سدھو ہم اتیت فقیر ہیں۔ جہاں گذری وہاں ہی گذار لی۔ بھائی تم مندروں میں رہو۔ سدھوں نے واپس آکر بال گنڈائی کو کہا۔ ناتھ جی باہر تین فقیر بیٹھے ہیں۔ ہم نے اُن کو بہت زور لگایا ہے۔ کہ مندر میں چل کر آرام کرو۔ مگر وہ آتے ہیں۔ جب یہ بات ناتھ نے سُنی۔ تو آپ چل کر گورُوجی کے پاس آیا۔ اور کہا آدیس ہو تپا جی آدیس۔ تب گورُوجی نے کہا آدیس اونکار کو آدیس۔ آؤ بال گنڈائی جی بیٹھئے۔ بال گنڈائی نے کہا۔ تپا جی آپ کا نام کیا ہے۔ گورُوجی نے کہا۔ ہمارا نام نانک نرنکاری ہے۔ بال گنڈائی نے کہا۔ تپا جی مندر میں چلو۔ بارش آرہی ہے۔ یہ کہہ کر بال گنڈائی نے گورُوجی کے چرنوں پر متھا ٹیکیا۔ گورُوجی نے کہا۔ ہم اتیت فقیر ہیں۔ جہاں گذری وہاں گذار لی مندر کہاں کہاں تلاش کریں گے۔ بال گنڈائی نے کہا۔ تپا جی۔ فقیر تو ایسے ہی چاہئیں مگر جو الکھ پُرکھ بھیج دیوے سنتو کھ سے برت لینا چاہیئے۔ اِس میں کوئی شنکا نہیں کرنا چاہیئے۔ اِس لیے میرے ساتھ چلو۔ اور رات کو مندر میں بسرام کرو۔ آپ پورن مہاں پُرکھ ہیں۔ گورُوجی ناتھ کے ساتھ ٹلّے آ گئے۔ مہنت نے پہلے سری گورُو نانک دیوجی کو طرح طرح کے مندر دکھائے۔ پھر گھوڑے۔ بستر اور رسوئی والا بھنڈارہ دکھایا۔ کئی قسم کے پدارتھ دکھائے۔ گورُوجی نے کہا۔ ناتھ جی راج لیلا کا کیا دیکھنا ہے۔ بال گنڈائی نے کہا۔ تپا جی یہ سب الکھ پُرکھ کی مایا ہے۔ ہم تو سنتوں مہاتماؤں کی سیوا کرتے ہیں۔ ہماری خوراک تو بھکڑے کے آٹے کی روٹی اور اَلونا ساگ ہے۔ اِس کے علاوہ کوئی چیز نہیں کھاتے۔ گورُوجی نے کہا۔ اے بال گنڈائی

آپ اصلی جوگیشور ہیں۔ گرہست کو تیاگ کے جوگی ہونا اور پھر رس کس نہ چھوڑنے ایسا جوگی ہونے کا کیا فائدہ۔ جہاتما کے یہی لچھن ہیں۔ من کو پرمیشور کے ساتھ جوڑنا اور پدارتھوں سے من کو موڑنا۔ برہم سروپ کا دھیان رکھنا۔ سرب میں پُورن جاننا۔ ننگے بھُوکے کو کپڑا اور بھوجن دینا۔ ناتھ جی آپ پُورن سادھ ہیں۔ آپ کا جو بھی چیلہ ہے۔ اس کو ایسا ہی اُپدیش کرنا۔ ایسا کرنے سے آپ پرم دھرم کے ادھکاری ہو دگے۔ گورُوجی رات وہاں رہے۔ صبح ہُوئی۔ تو گورُوجی بال گُندائی کو کہنے لگے۔ ناتھ جی ہماری کرتار کرتار تب بال گُندائی نے کہا۔ تپا جی اُداس کیوں ہوئے ہو۔ کچھ دن اور یہاں درشن دو۔ سارے سِدھ گورُوجی کے چرنوں پر آ گرے۔ اور بنتی کی کہ تپا جی کچھ کال اور درشن دیکر نہال کرو۔ گورُوجی نے سبھے اُوپر کرپا درشٹی کی اور وہاں سے انتر دھیان ہوکر ایک ولائیت میں جا نکلے۔

ساکھی ایک راجے کیساتھ!

بھائی بالے نے کہا۔ جس ولائیت میں گورُوجی کے ساتھ ہم گئے۔ اُس مُلک میں آن (اناج) اور آگ یہ دو چیزیں بالکل نہیں ملتی تھیں۔ وہاں کے لوگ سب دُنبے کا ماس کھاتے تھے۔ دُنبے کو مار کر اِس کے ماس کو ایک پتھر اُوپر اور ایک پتھر کے نیچے رکھ کر سوا پہر سُورج کا جاپ کرتے تھے۔ جاپ کرنے سے ماس خود بخود پک جاتا تھا اور وہ لوگ کھا لیتے تھے۔ اور جو کوئی سادھو مہاتما آتا۔ اُس کو بھی دُنبے کا ماس کھانے کو دیتے۔ گورُوجی اِس شہر کے باہر جا بیٹھے۔ اتنے میں ایک ایالی (چرواہا) دُنبے چرانے والا گورُوجی کے پاس آ بیٹھا اور متھا ٹیکا۔ ہاتھ جوڑ کر کہنے لگا۔ سنت جی! اگر آپ حکم کریں تو دُنبہ مار کر آپ کو کھلاؤں۔ کیونکہ اِس مُلک کا رواج ہے۔ کہ جب کوئی سادھو اتیت بھوکا نظر آوے۔ دُنبہ مار کر اُس کو کھلاتے ہیں۔ سو اگر آپ دُنبہ نہ کھاؤ گے تو دُنبوں کا مالک مجھ پُر غصے ہوگا۔ کیونکہ اِس مُلک میں آن (اناج) اور آگ بالکل نہیں ہوتی۔ سب لوگ دُنبوں کا ماس کھاتے ہیں۔ گورُوجی نے کہا۔ بھائی تُم دُنبہ مارو۔ ایالی نے دُنبہ مارا۔ اور ایک پتھر ماس کے نیچے اور ایک پتھر ماس کے نیچے اور ایک اُوپر رکھ کر لگا سُورج کا جاپ کرنے۔ جب سوا پہر گذر گیا۔ تو ماس پک (رجھ) گیا۔ ایالی نے

بینتی کی۔ کہ سنت جی! آپ یہ ماس کھاؤ۔ گورُو جی نے کہا۔ بھائی تُو بیشک ساری دُنیا اور کھلڑی اکٹھی کر دیں۔ گورُو جی نے اپنے مُکھ سے کہا۔ "اُٹھ دُنبے چر"۔ اِتنا کہنے سے دُنبہ اُٹھ کر چرنے لگا۔ ایالی یہ کوتک دیکھ کر حیران رہ گیا۔ سری گورُو نانک دیو جی نے اُس ایالی کو کہا۔ کہ تُم شہر میں جاؤ۔ اور کِسی بڑے آدمی کو خبر دو۔ اور کہو کہ چلو باہر تم کو ایک سنت بُلاتا ہے۔ واہگورُو سے تُم کو اَن (اناج) اَور آگ لے دیگا۔ یہ سُنکر ایالی دوڑا دَوڑا دَوڑا شہر میں گیا۔ اور ایک ساہوکار کو کہنے لگا۔ شہر کے باہر ایک اتیت فقیر بیٹھا ہے جو کہ آپ کو بُلاتا ہے۔ اور کہتا ہے۔ کہ سچے واہگورو سے آپ کو اَن اور آگ لے دیتا ہوں۔ ساہوکار نے جب یہ بات سُنی۔ تو فوراً اُٹھ کر ایالی کے ساتھ جہاں گورو نانک دیو جی بیٹھے تھے۔ آیا اور گورُو جی کے آگے متھا ٹیکیا۔ گورُو جی نے ساہوکار کو کہا۔ کہ بھائی تُم کچھ اناج لے آؤ۔ اُس ساہوکار نے کہا۔ غریب نواز یہاں اناج بالکل نہیں ہوتا۔ میں یہاں کے راجہ کو کہتا ہوں۔ ساہوکار راجہ کے پاس آیا اور کہا۔ اے راجہ جی شہر کے باہر ایک اتیت فقیر بیٹھا ہے۔ اور کہتا ہے۔ کہ تُم کو کرتار سے اناج اَور آگ لے دیتا ہوں۔ راجہ ساہوکار سے یہ بات سُن کر اپنے وزیر کو ساتھ لے کر گورُو جی کے چرنوں پر آ گرا۔ گورُو جی نے۔ کہ اے راجہ آپ کرتار کی بھگتی کرو۔ کرتار آپ کو سب کچھ دیوے گا۔ راجہ حکم مان کر پرجا سمیت گورُو جی کے سکھ ہوئے۔ گورُو جی نے راجہ کو کہا۔ تھوڑا اناج لے آؤ۔ اُس سارے شہر میں تلاش کرنے پر صرف ایک سیر اناج مِلا۔ گورُو جی نے کہا۔ کہ اِس اناج کو زمین میں بیجو۔ گورُو جی کے حُکم سے لوگوں نے اناج بیجا۔ اَن اُگا۔ جب وہ پکا۔ تو کاٹ کر گاہیا۔ گورُو جی کی کرپا سے اگنت بھنڈار ہو گئے۔ گورُو جی نے راجہ کو کہا۔ کہ کرتار کا نام لے کر سبھ سے سر اناج بویا کرو۔ کرتار برکت پائیگا۔ پھر گورُو جی نے پتھر جھاڑ کر آگ نِکال کر اُن کو دی۔ اُس دن سے اُس مُلک میں لوگ بجائے ماس کے اَن کھانے لگ پڑے۔ سارا مُلک گورُو کا سکھ ہو گیا۔ گورُو جی کی چرنیں لگے۔ گورُو جی نے کہا۔ بھائی آئے سادھو سنت کی سیوا کرنی۔ پرمیشور کا بھجن کرنا۔ غریب کی پالنا کرنی۔ آپ کا اُدھار ہو دے گا۔ جب گورُو جی چلنے لگے۔ تو لوگوں نے بڑے پریم سے بنتی کی۔ کہ مہاراج کچھ دِن اَور یہاں رہ کر ہمیں نہال کرو۔ گورُو جی اُن کا پریم دیکھ کر کچھ سماں وہاں گُذار کر آگے کو چلے ٭

"تو لو بھائی جی واہگورو"۔

ساکھی بھٹنتر دیس کی

بھُٹنتر دیس میں پہنچ کر گورُو جی ایک شہر کے باہر جا بیٹھے۔ شہر کا جو کوئی استری پرُش
گورُو جی کا درشن کرے۔ وہاں ہی بیٹھا رہے۔ اور درشن سے ترپت نہ ہووے۔ سارے
شہر میں یہ عام چرچا پھیل گئی۔ کہ ایک سنت آیا ہے۔ نہ کچھ کھاتا ہے۔ اور نہ کسی سے بولتا
ہے۔ اور نہ ہی کچھ مانگتا ہے۔ بڑا سنتوکھی سادھو ہے۔ یہ باتیں شہر کے راجہ نے بھی سُنیں
اور اچھی اچھی بھیٹا لے کر گورُو جی کے چرنوں میں آ حاضر ہوا۔ اور متھا ٹیکیا۔ اِس دیس کا
رواج تھا۔ کہ راجہ گھاس کھودا کرے۔ کپڑے راجے کے جٹ کے تھے۔ گورُو جی نے راجہ
کو کہا۔ کہ پدارتھ اُٹھا لے جاؤ۔ اور پرمیشور کے ارتھ سب غریبوں کو کھِلا دو۔ راجہ
نے اُسی طرح کیا۔ اور سب پدارتھ غریبوں اور مسکینوں کو کھِلا دیئے۔ اور دوبارہ گورُو
جی کے چرنوں پر متھا رکھ کر پرارتھنا کی۔ غریب نواز آپ کے چرن ہمارے دیس میں پڑے
ہیں۔ ہمارے کئی جنموں کے پاپ دُور ہو گئے ہیں۔ اور ہمارا بہت بھلا ہُوا ہے۔ آپ
پر اُپکاری سنت ہیں۔ میں آپ کی شرن ہوں۔ آپ ہمارا بھلا کرنے کے لیئے ہی یہاں
آئے ہیں۔ لہراں کے داتے ستگورو نانک دیو جی کے ہردے میں دیا آئی۔ اور کہا راجہ
تمہاری کیا منشا ہے۔ راجہ نے کہا۔ گورُو جی میرے دیس میں چاول اور ریشم کے سوائے
اور کوئی چیز پیدا نہیں ہوتی۔ کرپا کرو۔ آن (اناج) اور پدارتھ میرے دیس میں پیدا ہوں
گورُو جی نے دیال ہو کر کہا۔ اے راجہ سرب پرکار کا آن آپ کے دیس میں ہووے گا۔ یہ
سُن کر راجہ بہت خوش ہُوا۔ اور تمام مردوں اور استریوں نے گورُو جی کے چرنوں کی پوہل لی
اور لگے ست نام جپنے۔ سب نے گورُو جی کے چرنوں میں بینتی کی۔ کہ آپ یہاں ہی کچھ سماں
ٹھہرو۔ آپ کے یہاں رہنے سے ہمارے دیس میں آن بہت ہووے گا۔ انند ہووے گا۔
سکھی پرگٹ ہووے گی۔ گورُو جی نے کہا۔ ہم نے کرتار سے آپ کو ہر طرح کی سونے چاندی
کی کھانیں لے دی ہیں۔ کپاس بہت ہووے گی۔ آپ سب نے ... سادھ سنت کی سیوا کرنی
نام جپنا۔ دھرم کی کرت کرنی۔ کرتار آپ کے سب کارج راس کرے گا۔ لوگوں نے گورُو
جی سے بہت کہا۔ کہ آپ کچھ کال اور بیٹھو۔ ... گورُو جی کہنے لگے۔ اے راجہ! جس طرح تم کو

پرجا کے لئے کام ہے۔ اِسیطرح ہم کو بھی اور لوگ چاہتے ہیں۔ جہاں جہاں کرتار کا حکم ہووے گا۔ وہاں سارے ہی جانا ہے۔ اِس لئے آپ ست نام کا جاپ کرو۔ راجہ اور پرجا پر خوشی کرکے۔ اور شانتی دے کر گورُو جی آگے کو چل دیئے۔

سُمندر کے گرام بہانے کی ساکھی

چلتے چلتے گورُو جی سمندر کے کنارے ایک گرام کے پاس جا بیٹھے۔ وہاں کے لوگوں نے بڑی سیوا کی۔ چھ مہینے گذرنے پر لوگوں نے اپنے اپنے گھروں کا سامان گڈوں پر لاد لیا۔ اور گورُو جی کو کہنے لگے۔ گورُو جی ہم چلتے ہیں۔ آپ بھی ہمارے ساتھ چلو۔ گورُو جی نے کہا۔ کہ آپ تو راضی خوشی یہاں بستے تھے۔ آپ کو کیا تکلیف ہے۔ جو یہاں سے سامان وغیرہ لے کر چل پڑے ہو۔ لوگوں نے کہا۔ گورُو جی ہمیں یہ دُکھ ہے۔ کہ جب چھ ماہ گزرتے ہیں۔ تو یہ سُمندر گرام بہا کر لے جاتا ہے چھ ماہ کے بعد ہم آکر پھر گھر بناتے ہیں۔ اِسطرح ہمارا بڑا نقصان ہوتا ہے۔ گورُو جی نے کہا اگر سُمندر تمہارے گھر اور گرام نہ بہائے جائے۔ تو تم گورُو کے سِکھ بن جاؤ گے۔ لوگوں نے کہا۔ اگر ایسا ہو جائے تو ہم سارے آپ کے سِکھ بن جاویں گے۔ اور گورُو گورُو جپیں گے۔ گورُو جی نے کہا۔ بھائی اب کی بار تم جاؤ۔ اور ہم یہاں بیٹھتے ہیں۔ جب تم واپس آؤ گے تو دیکھ لینا۔ اگر تمہارے گھر بنے رہے تو اپنے اپنے گھروں میں آکے بسنا اور سِکھی دھارن کر لینی۔ یہ سُنکر وہاں سے وہ لوگ چلے گئے۔ شری گورو نانک دیو جی مہاراج وہاں بیٹھے رہے جب وہ سماں آیا۔ تو سُمندر کی لہریں گھروں کو بہانے کے لئے آئیں۔ سُمندر بہت اُچھلا۔ گورُو جی نے اپنا چرن چھوہایا۔ سمندر اپنے ٹکانے جا کھڑا ہُوا۔ گورُو جی کے پرتاپ سے سمندر گھروں کو نہ بہا سکا۔ اور اِس گاؤں کے تمام گھر بنے رہے۔ جب وہ سماں گذر گیا۔ اور لوگ واپس آئے۔ تو کیا دیکھتے ہیں۔ کہ اِن کے تمام گھر امن امان بنے پڑے ہیں۔ سب لوگ اپنے اپنے مکانوں میں بیٹھ گئے۔ گورُو جی وہاں ہی بیٹھے ہیں۔ لوگ کہن بھائی یہ سنت بڑے کرنی والے ہیں۔ چلو بھیٹا لے کر گورُو جی کی شرن چلیں۔ تمام لوگ گورُو جی کے پاس آئے۔ متھا ٹیکیا اور کہنے لگے۔ گورُو جی۔ ہمیں اپنے چرنوں کی پَوہل دیوو۔ گورُو جی نے ان کو پَوہل دی۔ اور نام کا اُپدیش دیا۔ لوگ لگے گورُو گورُو جپن۔ گورُو جی نے اِن پر کرپا درشٹی کی اور کہا بھائی دھرم سال بناؤ۔ شبد کیرتن کرنا۔ آئے سنت مہاتما کی سیوا کرنی۔ بھُوکے ننگے کو کپڑا دینا۔

گورُو جی کا جس سمندر کے کنارے جو گرام تھے۔ سب میں پھیل گیا۔ گورُو جی نے سب کو نہال کیا۔ سب کو کرتار کی بندگی میں لگایا۔ کافی عرصہ وہاں رہ کر سب کے اُوپر خوشی کر کے گورُو جی آگے کو چل دیئے +

ایک دیو کیساتھ ساکھی

سری گورُو نانک دیو جی سنسار کو تارتے تارتے ایک ہاروں پور نگر میں جا پہنچے۔ اور ایک درخت کے نیچے ڈیرہ لگا دیا۔ اِس نگر کو ایک دیو آگ لگا کر چلا جاتا تھا اور لوگوں کو نِت دوبارہ نئے گھر بنانے پڑتے تھے۔ گاؤں کے لوگوں کو جب پتہ لگا۔ تو سنت سمجھ کر درشن کو آئے۔ اور بہت سیوا کی۔ گورُو جی نے سب کو نام دان دیا۔ اور کلیان کی۔ ایکدن گاؤں کے لوگوں نے گورُو جی کے حضور بنتی کی۔ مہاں پُرکھ جی۔ ہم لوگ اور تو ہر طرح خوشی سے یہاں رہتے ہیں۔ مگر ہمیں ایک بڑا کلیش ہے۔ چھ ماہ کے بعد اچانک ہمارے گاؤں کو آگ لگ جاتی ہے۔ اور سارے گھر بمعہ سامان کے جل کر خاک ہو جاتے ہیں۔ دوبارہ پھر نئے گھر بناتے ہیں۔ چھ ماہ بعد پھر آگ لگتی ہے۔ اور سڑ جاتے ہیں۔ گورُو جی نے کہا۔ آگ کسطرح لگتی ہے۔ لوگوں نے کہا۔ ایک دیو ہے۔ وہ آتا ہے اور آگ لگا کر سب کچھ خاک کر دیتا ہے۔ آپ پُورن سنت ہو۔ ہمارا دُکھ دُور کرو۔ گورُو جی نے کہا۔ تُم گورُو کے سِکھ بن جاؤ۔ ست نام واہگورُو کا جاپ کرو۔ ایک دھرم سالہ بناؤ۔ اس میں روز کیرتن کرو۔ آئے سادھو کی سیوا کرو۔ دھرم کی کِرت کرنی۔ بھُوکے ننگے کو روٹی اور کپڑا دینا۔ پھر تمہارے گھر نہیں سڑن گے۔ لوگوں نے گورُو جی کا حُکم مان لیا اور سب سِکھ بن گئے۔ گورُو گورُو جپن لگے۔ اپنے گاؤں کو چھوڑ کر دوسرے گاؤں کو بھی نہ گئے۔ جب آگ لگنے والا دِن آیا۔ تو سب اِستری پُرش بال بچے اپنے اپنے گھروں سے نِکل کر گورُو جی کے پاس آ گئے۔ اور کہنے لگے۔ غریب نواز۔ آج اِس گاؤں کو آگ لگیگی۔ ہم کو کیا حُکم ہے۔ گورُو جی نے کہا۔ بھائی پرمیشور کا سمرن کرو۔ تُم کو کوئی دُکھ نہیں ہووے گا۔ تھوڑی دیر کے ایک بِکرال رُوپ دیو جس کے پاؤں زمین پر اور سر آسمان کے ساتھ لگا ہُوا تھا۔ نظر آیا۔ ہاتھ میں آگ ہے۔ اور لوگوں کی طرف دیکھتا ہے۔ دِل میں کہتا ہے۔ آگے تو یہ لوگ میرے ڈر کر کے ڈر جاتے تھے۔ اور میں ان کے گرام کو ساڑ جاتا تھا۔ اِس دفعہ اُنہوں نے

میرا ڈر بھلا دیا ہے۔ غصے میں آکر کہنے لگا۔ کہ میں اِن سب کو اور اِن کے گاؤں کو جلا کر خاک کر دوں گا۔ دیو کو دیکھ کر استری پُرش بال بچے ڈر گئے۔ اور تھر تھر کانپنے لگے۔ دیو کی بھیانک شکل دیکھ کر لوگ گورو جی کو کہنے لگے۔ مہاراج آگے تو یہاں سے چلے جاتے تھے تو بچ جاتے تھے۔ اب تو یہ جانے نہیں دے گا۔ اور ہم سب کو مار دے گا۔ غریب نواز ہماری رکھیا کرو۔ گورو جی نے سب کو دھیرج دیا اور کہا۔ گورکھو ست نام کا جاپ کرو۔ گورو بھلی کرے گا۔ جب دیو گورو جی کے نزدیک آیا۔ گورو جی نے دیو کیطرف درشٹی کی۔ تت کال دیو گر پڑا۔ اور مورچھا ہو گیا۔ مہراں دے داتے کرپا کے سمندر جب دیو کو اس حالت میں دیکھا۔ تو من میں دیا آگئی۔ اپنا چرن دیو کے سر کو لگایا۔ چرن لگنے سے دیو اُٹھ کر بیٹھ گیا۔ اور گورو جی کے چرنوں پر گر پڑا۔ جس طرح مرے ہوئے جیو کو پران مل جاتے ہیں۔ اِس طرح دیو گورو جی کا پرتاپ دیکھ کر کہنے لگا۔ غریب نواز میرا اپرادھ معاف کرو۔ میں آپ کی شرن آیا ہوں۔ آپ پرمیشور کے پیارے ہو۔ آپ میں اور پرمیشور میں کوئی بھید نہیں ہے۔ میں بڑا گنہگار ہوں۔ میں اِن کے گھروں کو جلاتا تھا اور اب بھی یہی گناہ کرنے لگا تھا۔ اِن کے اور میرے بھاگ جاگے۔ آپ کے یہاں چرن پڑے۔ سب کی کلیان ہوئی ہے۔ میں بھی آپ کا داس ہوں۔ جو حکم کرو گے وہی کروں گا۔ گورو جی نے سب استری پُرشوں کو مخاطب کر کے کہا کہ رات دن ست نام کا جاپ کیا کرو۔ تمہارے نزدیک کوئی دُکھ نہیں آوے گا۔ جو کوئی دھرم سالہ میں جھاڑو دیوے گا۔ پانی بھرے گا۔ دیوا جلائے گا۔ پرم گتی کو پراپت ہووے گا۔ دیو کو بھی ست نام کا اُپدیش دے کر سب کو کرتار کر کے وہاں سے آگے روانہ ہو پڑے۔

پنجاب دیس کو واپس آنیکی ساکھی *

گورو جی سب سنسار کو سیدھے مارگ لا کر اور جیوؤں کا اُدھار کر کے جیوں انتر دھیان ہوئے راوی دریا کے کنارے آ کھڑے ہوئے۔ کہنے لگے۔ یہاں سے اچتے کو ساتھ لے چلنا ہے۔ اِتنے میں اچتا آگیا۔ سری گورو نانک دیو جی کے چرنوں پر متھا ٹیکیا۔ گورو جی نے کہا۔ بھائی اِچتا ڈالے کے چک ایک عبدالرحمان فقیر رہتا تھا

اِس کو ملنا ہے۔ وہ ہم سے گھی مانگتا رہا ہے۔ گورُو جی نے کہا۔ اچھّا آنکھیں بند کرو۔ جب آنکھیں کھولیں تو ہم سارے ڈالے کے چک آ بیٹھے۔ عبدالرحمان کا ڈیرا وہاں سے دو کوس تھا۔ گورُو جی نے اچھّے کو کہا۔ عبدالرحمان کے پاس جاؤ اور سلام دُعا کہہ کر اُن کو کہنا۔ کہ سائیں جی آپ کو نانک نرنکاری بُلاتا ہے۔ اچھّا فقیر کے پاس گیا۔ اور گورُو جی کا حکم سُنایا۔ میاں عبدالرحمان اُسی وقت چل پڑا۔ اور بھی بہت سے لوگ فقیر کے ساتھ آئے۔ گورُو جی نے جب دیکھا کہ میاں چلا آتا ہے۔ اور لوگوں کو دُعائیں دیتا آتا ہے۔ ساتھ وِداع کرتا ہے۔ تب گورُو جی نے یہ سلوک پڑھا:-

سلوک محلہ پہلا

دین دُعائیں سے مرن۔ لیندے بھی مر جاہِ
لکھی نہ جائی نانکا کِتھے جائے سماہِ

عبدالرحمان فقیر نے گورُو جی کو سلام کہی۔ گورُو جی نے کہا۔ میاں جی راضی خوشی ہو۔ فقیر نے کہا۔ خداوند تعالےٰ کی مہر ہے۔ گورُو جی نے کہا۔ میاں جی آپ نے کہا تھا کہ کراڑی نے گھی اکٹھا کر رکھا ہے۔ اِس طرح لیویں۔ جسطرح کھٹّے دی پھاڑی نچوڑ کر چھل پھینک دی جاتی ہے۔ جب یہ بات گورُو جی نے کہی۔ تو میاں عبدالرحمان خالی ہو گیا۔ سب کرامات جاتی رہی۔ کہنے لگا۔ میں تو کچھ لینے آیا تھا۔ مگر اب سب کچھ دے چلا ہوں۔ فقیر کے ساتھ ایک اور میاں آیا تھا۔ عبدالرحمان نے کہا کہ یہ کیا سہے گا۔ کہ عبدالرحمان ایک ہندو فقیر کے پاس کرامات کھوائے آیا ہے۔ دوسرا فقیر بڑے گمان سے آیا۔ اور گورُو جی کے پاس آ بیٹھا۔ گورُو جی نے اِس کی طرف نظر کر کے دیکھا۔ تو اِس کی بھی کرامات جاتی رہی۔ گورُو جی نے جب دیکھا کہ دونو فقیر بہت دلگیر ہو گئے ہیں۔ اور سہم گئے ہیں۔ تو اِن کو کہا۔ میاں جی اتنا گمان نہیں کرنا چاہیئے۔ اور اتنا بول نہیں بولنا چاہیئے۔ جس کی دست ہے۔ اُس کے پاس ہی جاویگی۔ گورُو جی کے اتنا کہنے سے کرامات اِن کے پاس آ گئی۔ دونوں گورُو جی کے چرنوں پر گر پڑے۔ اور ہاتھ جوڑ کر عرض کی۔ غریب نواز حجرے میں چلو۔ گورُو جی عبدالرحمان کے ساتھ چل پڑے۔ اور حجرے میں جا بیٹھے۔ گورُو جی نے فقیر کو کہا۔ آپ کیسے رہے ہیں۔ فقیر نے کہا۔ کہ چھ ماہ کے بعد حجرے سے باہر آتا ہوں۔ ایک مٹکا پانی کا اور ایک سیر جو پر قناعت کرتا

ہوں ۔ گورو جی نے اچنبھے کو کہا ۔ آج سے لیکر ہم بھی ایک مٹھ ریت کھایا کریں گے فقیر نے گورو جی کو متھا ٹیکیا ۔ اور کہا ۔ آپ مہراں کے ساگر ہیں ۔ مجھ پر مہربانی کرو ۔ گورو جی نے کہا میاں جی اب تم بخشے گئے ہو ۔ گورو جی فقیر پر خوشی کرکے وہاں سے چل پڑے +

ساکھی ایک کوہڑی فقیر کیساتھ

چلتے چلتے گورو جی ایک ایسے نگر میں جا پہنچے ۔ جہاں کوئی آدمی گورو جی کو رہنے نہ دیوے گورو جی ایک کوہڑی فقیر کی کُٹیا میں جا رہے ۔ کُٹیا میں کوئی روشنی نہ ہونے کی وجہ سے اندھیرے میں گورو جی بیٹھ گئے ۔ اندھیرے کی وجہ کرکے نہ فقیر نے ہم کو دیکھا ۔ اور نہ ہم نے فقیر کو دیکھا ۔ جب دِن چڑھا تو اُس فقیر نے گورو جی کو نمسکار کی ۔ اور عرض کی غریب نواز ۔ آج میرے دھن بھاگ ہیں ۔ جو آپ کا دیدار ہُوا ہے ۔ مُنکھ کی کیا بات ۔ میرے پاس تو پشو اور پنچھی بھی نہیں آتا ۔ آپ نے بڑی مہربانی کی ہے ۔ اب میری کلیان ہو جائے گی ۔ وہ کوہڑی ساری رات تکلیف سے کراہتا رہا ۔ کوہڑی کے سریر سے بڑی بدبُو آوے ۔ گورو جی نے اُس کوہڑی کو دُکھی دیکھ شبد اُچارا :-

راگ دھناسری محلہ پہلا

جیو تپت ہے بار و بار + تپ تپ کھپے بہت بکار
جے تن بانی وسر جائے + جیوں پکا روگی وِللائے
بہتا بولن جھکھن ہوئے + وِن بولے جانے سب سوئے

رہاؤ

جن کن کیتے اکھیں ناک + جن جہوا دتی بولے تات
جن من راکھیا اگنی پائے + واجے پَون آکھے سب جائے
جیتا موہ پریت سواد + سبھا کالکھ داغا داغ
داغ دوس موہ چلیا لائے + درگہ بیسن ناہی جائے
کرم ملے آکھن تیرا ناؤں + جت لگ ترنا ہور نہیں تھاؤں
جے کو ڈُبے پھر ہووے سار + نانک ساچا سرب داتار

یہ شبد سُنکر کوہڑی گُورو نانک جی کے چرنوں پر آپڑا۔ اُس کی بُدھی نِرمل ہوگئی۔ اور
دیہہ ارُوگ ہوگئی۔ گورُو جی کی کرپا سے کوہڑ دُور ہوگیا۔ فقیر گورُو گورُو جپنے لگا۔ گورُو جی نے اِس
کی نمرتا دیکھ کر اِس کو نہال کیا۔ سارے شہر میں خبر ہوگئی۔ کہ فلاں کوہڑی فقیر ایک درویش
کے درشن سے تندُرست ہوگیا ہے۔ اور اِس کی دیہی کنچن سمان ہوگئی ہے۔ وہ کوڑھی فقیر
بھی شہر میں جاکر لوگوں کو کہنے لگا۔ کہ دیکھو بھائی اُس مہان پُرکھ کی کرپا درشٹی سے میرا
سارا روگ دُور ہوگیا ہے۔ ہزاروں لوگ اُس فقیر کو تندُرست ہوا دیکھ کر گورُو نانک دیوجی
کے چرنوں پر آپڑے اور معافی مانگنے لگے۔ کہ ہم نے آپ کی بڑی نِرادری کی ہے۔ ہماری بھُول
معاف کرو۔ آپ پراُپکاری سنت اور پرمیشور کے پیارے ہیں۔ ہمارے پاپیوں کی گتی کرو۔
اور اپنے سِکھ بناؤ۔ اور نام دان کرو۔ سچے مارگ لگاؤ۔ تاکہ ہماری کلیان ہووے۔ لوگوں
کی یہ بینتی سُنکر دَیا کے سمُندر گورُو جی کے من میں دَیا آئی۔ اور سب کو بیٹھنے کا حُکم دیا۔ سب
بیٹھ گئے۔ گورُو جی نے کہا۔ سُنو بھائی پرمیشور کے پیارلو۔ یہاں ایک دھرمسالہ بناؤ۔ جسمیں مُسافر
اور سادھو مہاتما آکر رہیں۔ اُن کی سیوا کرنی۔ ننگے بھُوکے کو اَن اور کپڑا دینا۔ اپنی کرت
کمائی میں سے مہاراج کے نام پر دیا کرو۔ ست نام واہگورُو کا جاپ کیا کرو۔ لوگوں نے گورُو
جی کے حکم کی تعمیل کی۔ سب کو چرن پوہل دی۔ نام دان دیا۔ ایک دِن لگے ہوئے دیوان میں
ایک سِکھ نے پرشن کیا۔ گورُو جی ہمارا بھرم دُور کرو۔ کہ سِکھی کسطرح کمائی جاتی ہے۔ گورُو
جی نے سنگت کو یہ ساکھی سُنائی۔

بھائی سِکھو۔ ایک راجہ تھا۔ جو من میں پرمیشور کی بھگتی کرتا تھا۔ اور راج بھی کیا کرتا تھا۔
ایک دِن اُس کے من میں خیال آیا۔ کہ اِتنا عرصہ راج کیا ہے۔ پتہ نہیں کتنا عرصہ راج اور
کرنا ہے یا نہیں کرنا۔ اُداس چِت ہوکر اپنے لڑکے کو بُلایا۔ اور سکھیا دی کہ بیٹا میں اکانت
میں بیٹھ کر پربھو بھگتی کرنا چاہتا ہوں۔ اِس راج کو پرمیشور کا راج سمجھ کر دھرم کا راج کرنا
اور نیاؤ بھی دھرم کا کرنا۔ اپنے وزیر کو بُلا کر کہا۔ میرے پُتر کی ہر طرح کے کاموں میں سہایتا
کرنی ہے سمجھا کر راجہ ورکت ہوکر بن کو چلا گیا۔ اور ساتھ ایک لعل لے گیا۔ چور نے من میں سوچا
کہ راجہ گھر سے نکلا ہے۔ تو کچھ پدارتھ ضرور ساتھ لایا ہوگا۔ کسی نہ کسی طرح اس وہ
دھن جس طرح داؤ لگیگا۔ لے لوں گا۔ اِتنے میں ایک پربی کا دِن آگیا۔ راجہ ندی پر
گیا۔ آگے کتھا ہو رہی تھی۔ اور یہ پرسنگ ہو رہا تھا۔ کہ گورُو بغیر گت نہیں ہوتی۔ خواہ

کوئی کتنا تپ کرے۔ جپ کرے۔ دان کرے۔ پُوجا پاٹھ کرے۔ ہوم جگ کرے۔ گورُو دھارن کرنے سے ہی بھلا ہو دیگا۔ ایک سکھ نے پرشن کیا۔ مہاراج پرمیشور نے کیسے رِیت دھاری ہے۔ گورُو جی نے کہا۔ بھائی سکھا۔ پرمیشور میں اور اس کے پیاریاں۔ اوتاراں۔ بھگتاں اور سنتاں میں کوئی بھید نہیں۔ پرمیشور کے چوبیس اوتار ہوئے ہیں۔ اِن میں سری رام چندر اور سری کرشن جی شرومنی اوتار ہوئے ہیں۔ اِن میں سری رامچندر جی اور سری کرشن جی شرومنی اوتار ہوئے ہیں۔ اِن دونوں نے گورُو دھارن کئے ہیں۔ رام چندر جی نے وشِشٹ جی اور کرشن جی نے سندیپن کو۔ باقی بھی سارے بھگتوں نے گورُو دھارن کئے ہیں۔ اور پرم گت کو پراپت ہوئے ہیں۔ کیونکہ ایشور مریادہ پرشوتم ہے۔ اُس نے آپ یہ رِیتی چلائی ہے راجہ جب کتھا سُنکر واپس مُڑا۔ تو چور بھی پیچھے پیچھے چل پڑا۔ تاکہ جب راجہ سو جاوے گا تو اُس کو مار کر سارا دھن لے جاؤں گا۔ مگر راجہ تو پرمیشور کے پریم میں مگن ہوا کبھی سوتا ہی نہ اور من میں وِچار کیا کہ گورُو دھارن کروں۔ پر کس کو گورُو دھارن کروں۔ من میں پکا نشچہ کر لیا۔ کہ امرت ویلے جو کوئی رب کا پیارا مجھے ملیگا۔ اُسی کو گورُو بناؤں گا۔ اِس خیال کو من میں رکھ کر لگا گورو گورو جپن۔ چور نے کہا۔ کہ راجہ تو سوتا ہی نہیں۔ اِس سے دھن کسطرح حاصل کروں۔ آخر من میں فیصلہ کیا۔ کہ آج جسطرح بھی ہو راجہ کو مار کر اس سے دھن لے لُونگا یہ سوچ کر راجہ کو مارنے کیلئے چور راجہ کے نزدیک گیا۔ تو راجہ نے کہا۔ اے بھائی میرے دھن بھاگ جس گورُو کو میں ڈھونڈتا تھا۔ اُس نے خود آ کر مجھے درشن دیئے ہیں۔ راجہ اُٹھ کر چور کے چرنوں پر گر پڑا۔ چور نے خیال کیا۔ کہ راجہ مجھ سے ڈرتا ہے۔ اب میں اِس کو چھوڑتا نہیں۔ اِتنے میں راجہ نے کہا۔ گورو دیو میں آپ کے درشن پر بلہار جاؤں۔ چور نے کہا۔ راجہ تو گورُو دیو کس کو کہتا ہے۔ راجہ نے کہا۔ میں آپ کو ہی گورُو دیو کہتا ہوں۔ چور نے کہا۔ تُم بھولتے ہو۔ میں تو چور ہوں۔ راجہ نے کہا۔ گورُو دیو مجھے کیوں بھرماتے ہو۔ چور نے کہا۔ راجہ اب تُو مجھے کیا کہنا چاہتا ہے۔ راجہ نے کہا۔ میں آپ کو گورُو کرنا چاہتا ہوں۔ آپ نے میرے من کا سنکلپ پُورن کیا ہے۔ آپ پُورن گورُو ہو۔ چور نے کہا۔ جس کو گورُو دھارن کیا جاوے۔ اُس کا بچن ست کر کے ماننا چاہیئے۔ اور تن من دھن گورُو کے ارپن کیا جاتا ہے۔ اِس واسطے جو کچھ آپ گھر سے لائے ہو میرے آگے رکھ دو۔ تب میں آپ کا گورُو بنوں گا۔ راجہ نے کہا۔ گورُو دیو میں تو صرف ایک لعل اپنے ساتھ لایا ہوں۔ دوسرا میرا سر ہے۔ یہ دونوں وستو حاضر ہیں۔ چور نے راجہ سے لعل

لے لیا اور کہا۔ کہ گورُو کا حکم ہے۔ کہ جب تک میں واپس یہاں نہ آؤں۔ آپ نے اِس جگہ سے اُٹھنا نہیں۔ راجہ نے کہا۔ ست بچن۔ چور لعل لے کر وہاں سے اُٹھ دوڑا۔ اور ایک گاؤں میں آکر دم لیا۔ جب راجہ کو اُس جنگل میں بیٹھے ایک برس گذر گیا۔ تو بھگتوں کے پردے کی جانن ہار سری نرنکار جی راجہ کے پاس آئے۔ اور کہا راجہ تُم یہاں کیوں بیٹھے ہو۔ یہاں تیرا کچھ نہیں سنورے گا۔ کسی تیرتھ پر جاؤ۔ اور نرنکار کو یاد کرو۔ یا کسی مہاتما کو ملو۔ نگر میں جاؤ۔ راجہ نے کہا۔ مجھے گورُو دیو کا حکم ہے۔ کہ میرے آنے تک یہیں بیٹھنا۔ سو میں تو گورُو جی کے حکم کی پالنا کر رہا ہُوں۔ نرنکار نے کہا۔ راجہ وہ تو چور تھا۔ تُم اُس کا حکم مان کر نرک کو جاؤ گے اب بھی وقت ہے۔ کسی مہاتما کو گورُو کرو۔ تب تمہاری گتی ہووے گی۔ راجہ نے کہا۔ میں نے اِس سادھ جیسا اور کوئی نہیں دیکھا۔ خواہ وہ چور ہے۔ خواہ وہ سادھ ہے۔ میرا ستگورُو دیو ہے نرنکار نے کہا۔ اچھا راجہ تمہاری مرضی۔ بیٹھا رہو۔ یہ بات کہ کر ٹھاکر جی چلے گئے۔ اِسطرح راجہ کو وہاں بیٹھے تین برس گذر گئے۔ نرنکار نے سوچا کہ راجہ تو بہت دِرڑھتا باندھ بیٹھا ہے۔ اِس کا موہ مجھ سے سہارا نہیں جاتا۔ ٹھاکر جی پھر راجہ کے پاس آئے۔ اور کہا۔ راجہ اُٹھ کھڑا ہو۔ راجہ نے کہا۔ کہ بغیر گورُو دیو کی آگیا کے کیسے اُٹھوں۔ نرنکار نے کہا۔ راجہ جس کی تم ارادھنا کرتے ہو میں وہی ہوں۔ تم پرم بھگتی کو پراپت ہوئے ہو۔ اب بیکنٹھ کو چلو۔ راجہ نے کہا۔ میں بلہار جاؤں۔ آپ نے بڑی کرپا کی ہے۔ مگر گورُو دیو کی آگیا بغیر کیسے اُٹھوں۔ ٹھاکر جی نے کہا۔ راجہ وہ تو چور تھا۔ اور تمہیں ٹھگنے کے لئے آیا تھا۔ ٹھگ کر چلا گیا۔ اب تو اُس کو کیا ڈھونڈتا ہے۔ تم چور کے ساتھ نرک کو جانا چاہتے ہو۔ راجہ نے کہا۔ میں اپنے گورُو دیو کے ساتھ نرک میں بھی جانے کو تیار ہوں۔ مگر اُن کی آگیا بغیر یہاں سے نہیں اُٹھوں گا۔ راجہ کا نشچہ دیکھ کر ٹھاکر جی چور کے پاس گئے۔ اور کہا کہ تُم نے راجہ کو جنگل میں بٹھا کر پھر اُس کی خبر نہیں لی۔ جا کر دیکھو۔ راجہ کی کیسی حالت ہے۔ چور نے کہا۔ بھائی تُم کس کی بات کرتے ہو۔ میں کس کو بٹھا آیا ہوں۔ ٹھاکر جی نے کہا۔ اَرے چور جس راجہ سے لعل ٹھگ کر لائے ہو۔ اِس کو جانتے نہیں۔ تیری آگیا بغیر وہ وہاں سے اُٹھتا نہیں۔ جا کر اِس کو کیوں نہیں اُٹھاتے۔ چور نے کہا۔ یہ کون ہے۔ جس نے مجھے تلاش کر لیا ہے۔ چور نے پُوچھا۔ بھائی تم کون ہو۔ ٹھاکر جی نے کہا۔ ارے چور میں تو آپ نرنکار ہوں۔ چور نے یہ سُنتے ہی سری ٹھاکر جی کے چرنوں پر متھا رکھ دیا۔ اور معافی مانگی۔ چور راجہ کے پاس آیا۔ پیچھے پیچھے نرنکار بھی گئے۔ راجہ نے اپنے گورُو دیو کو دیکھ چور کے چرنوں کی طرف

دوڑا۔ مگر چور نے کہا۔ راجہ سری ٹھاکرجی کے چرنوں پر متھا ٹیکو۔ مگر راجہ نے پہلے چور کے چرنوں پر اور پھر نرنکارجی کے چرنوں پر متھا ٹیکیا۔ نرنکار نے کہا۔ راجہ میرے چرن چھوڑ دے۔ اور چور کے چرن پکڑ۔ راجہ نے کہا۔ پربھ جی چور میرے آپ ہیں۔ ٹھاکرجی نے کہا۔ میں تیرا چور کسطرح راجہ نے کہا۔ اگر آپ سادھ ہوتے تو مجھے پہلے ہی درشن دے دیتے۔ مگر جب میں نے اس سنت کی شرن لی۔ تو آپ نے بھی درشن آدیا۔ اِس سنت کی کرپا سے آپ کا درشن ہوا ہے ٹھاکرجی نے کہا راجہ تُم دھن ہو۔ اَب تُم مُکت ہوئے ہو۔ اور تمہارے پیچھے اِس چور کی بھی مُکتی ہوئی ہے۔ گورُو نانک دیوجی نے سکھوں کو کہا۔ جس سکھ کو ستگوُر کے چرناں اُوپر دِرڑھتا ہووے۔ وہ سکھ مُکت کو پراپت ہووے گا۔ تمام سنگت نے گورُوجی کے چرنوں پر متھا ٹیکیا +

روہیلے پٹھان کیساتھ ساکھی

گورُوجی پٹھانوں کے دیس میں جا نکلے۔ اور ایک اُونچی جگہ دیکھ کر ڈیرہ لگا دیا۔ اِتنے میں وہاں ایک روہیلا پٹھان آیا۔ گورُوجی نے جب اِس کو آتے دیکھا۔ تو بھائی بالے اور مردانے کو کہا۔ کہ تم کچھ دِن چھپ رہو۔ اور آپ بارہ سال کے بالک بن کر بیٹھ گئے۔ پٹھان جب نزدیک آیا۔ تو گورُوجی کو اکیلا بالک سمجھ کر پکڑ کر اپنے گھر لے گیا۔ اور اپنی عورت کو کہنے لگا۔ کہ آج ہمیں ایک ہندو لڑکا ہاتھ آیا ہے۔ اِس کی بہت قیمت وصول کریں گے۔ پٹھانی گورُوجی کی بالک رُوپ میں صورت دیکھ کر بہت خوش ہوئی۔ اور پٹھان کو کہنے لگی۔ کہ اِس بالک کو تو میں اپنے گھر ہی رکھوں گی۔ فروخت نہیں کریں گے۔ پٹھان نے کہا۔ اے خدا کی بندی۔ اِس بالک کے عِوض میں دو گھوڑے ملتے ہیں۔ پٹھانی نے کہا۔ جی آپ کی مرضی۔ تب وہ روہیلا گورُوجی کو فروخت کرنے کے لئے لے گیا۔ اور فروخت کر کے دو گھوڑے لے آیا۔

بالا اور مردانہ گورُوجی کے آس پاس رہے۔ جس پٹھان نے گورُوجی کو خریدا تھا۔ اپنے گھر لے آیا۔ پٹھانی نے جب سری گورُوجی کی شکل دیکھی۔ تو بہت خوش ہوئی۔ اور کہنے لگی۔ اِس کو میں اپنے گھر رکھوں گی۔ پٹھان نے کہا۔ اِس سے کیا کام لوگی۔ پٹھانی نے کہا۔ اِس سے پانی بھرایا کریں گے۔ پٹھان مان گیا۔ اور گورُوجی کو کہا۔ اے لڑکے تُم پانی لایا کرو۔ ایک دِن گورُوجی گھڑا لے کر کنوئیں پر گئے۔ اور خواجہ خضر کو کہا۔ کہ میرے کہے بغیر کسی کو پانی نہیں دینا۔ خواجہ خضر نے

کہا۔ ست بچن۔ گورُوجی کا حکم مان کر خواجہ خضر نے تمام کنوؤں کا پانی سُکھا دیا۔ گورُوجی خالی گھڑا لے کر واپس پٹھان کے گھر آ گئے۔ اور کہا۔ میاں جی۔ کوئیں میں پانی نہیں ہے۔ مُغل نے کہا دُوسرے کنوئیں سے لے آؤ۔ گورُوجی دوسرے کنوئیں پر گئے۔ اور خالی مُڑ آئے۔ کہا۔ کہ وہاں بھی پانی نہیں ہے۔ اگلا دِن ہُوا۔ تو سارے شہر میں کہرام مچ گیا۔ کہ تمام کنوؤں میں پانی سُوکھ گیا ہے۔ اے خُدا ہم سب پانی کے بغیر مر جاویں گے۔ سب لوگ اُداس چِت تھے۔ مگر شری گورُو نانک دیو جی مہاراج بہت خوش خوش تھے۔ ایک مُغل نے کہا۔ کہ اور تو سب دلگیر ہیں۔ مگر یہ فلاں مُغل کا نوکر خوش خوش پھرتا تھا۔ اُس مُغل کو کہا۔ کہ تُم یہ لڑکا کہاں سے لائے ہو۔ پٹھان نے کہا۔ یہ لَونڈا میں نے مُول لیا ہے۔ بڑا ہوشیار ہے۔ کام بُہت کرتا ہے۔ کھاتا پیتا کچھ نہیں۔ یہ سُنکر سب لوگ گورُوجی کے چرنوں پر آ پڑے اور کہنے لگے۔ کہ آپ تو کوئی مہاں پُرکھ ہو۔ ہم سب پیاس سے مر رہے ہیں۔ گورُوجی نے کہا۔ اگر تُم سکھ ہو دو گے۔ تو پانی مِلے گا۔ اُن لوگوں نے کہا۔ کہ اگر ہمیں پانی مِل جاوے تو آپکے سکھ ہو جاویں گے۔ گورُوجی نے خواجہ خضر کو کہا۔ کہ اب اِن کو پانی دو۔ اِتنا کہنا تھا۔ سب کنوئیں پانی سے بھر گئے سب نے پانی پیا۔ اور گورُوجی کے سِکھ ہُوئے۔ گورُوجی نے تمام کو نام دان دیا۔ اور دھرم کے مارگ پر چلنے کی ہدائیت کی۔ دھرم سالہ بنوائی۔ رات کو گورُوجی کی بانی کا کیرتن کریں۔ گورُوجی نے کہا۔ آئے سِکھ سنت کی سیوا کرنی۔ ونڈ کے چھکنا۔ ننگے بھُوکے کو روٹی اور کپڑا دینا۔ دھرم کی کِرت کرنی۔ تمہارا بھلا ہووے گا۔ گورُوجی نے اس پٹھان کو کہا۔ میر جی کِتنا لقا یا آپ کا ہماری طرف ہے۔ اگر اِس سے دُوگنا لوگے۔ تب ہم جاویں گے۔ مُغلوں نے کہا۔ غریب نواز یہ سب گاؤں اور گھر بار سب آپ کی مہربانی ہے۔ سب پدارتھ آپ کے ہیں۔ گورُوجی نے کہا۔ فلاں جگہ جاؤ۔ وہاں ایک خزانہ ہے۔ اِس کو کھود لاؤ۔ مُغلوں نے کہا۔ مہاراج سب کچھ آپ کا ہے۔ آپکے درشن کرنے سے کسی چیز کی بھُوک نہیں رہی۔ گورُوجی جہاں پہلے بیٹھے تھے جا بیٹھے۔ کچھ سماں گذرا۔ تو وہی روہیلا آیا۔ اور گورُوجی کو پکڑ کر لے گیا۔ اُس کی عورت نے کہا۔ کہ میں اِس کو اپنے گھر رکھوں گی۔ روہیلے نے دُوسرے دِن گورُوجی کو دُوسرے شہر میں لے جاکر فروخت کر دیا۔ اور گھوڑے لے آیا۔ جس پٹھان نے گورُوجی کو خریدا تھا۔ وہ اپنے گھر لے آیا۔ اور اپنے گھر کی ساری ذمہ واری گورُوجی کو سونپ دی۔ اگلے دِن گورُو جی نے اُس شہر میں آگ [illegible] اور مہاراج [illegible] ہوئے اور کہنے لگے۔ یہ کیا بھید

ہے۔ کہ ایک دفعہ ہی سب کچھ نکھٹ گیا ہے۔ سیانے سیانے اور بھلے لوگ اکٹھے ہو کر پیر اور مُرشد
منانے لگے۔ پیر فقیر منانے کے بعد بھی کچھ نہ بنا۔ یہ سب کچھ دیکھ کر گورو نانک دیو جی نے اپنے مُغل
کو کہا۔ میاں جی اگر آپ سارے گورو کے سکھ بن جاؤ۔ تو تم کو سب کچھ مِل جاوے گا۔ اگر تم
اپنے پیر مناؤ گے۔ تو تمہیں کچھ نہیں ملے گا۔ اُس مُغل نے سب لوگوں کو بُلا کر کہا۔ کہ یہ لڑکا جو میں
نے کل خریدا تھا۔ کہتا ہے۔ کہ اگر تم سارے گورو کے سکھ بن جاؤ۔ تو تمہیں سب کچھ پراپت
ہو جائیگا۔ مرتا کیا نہیں کرتا۔ سارے لوگ گورو جی کے سکھ ہوئے۔ اور گورو جی نے سب کو چرن پوہل
دی۔ سارے گورو گورو جپنے لگے۔ گورو جی نے اُن کو سب کچھ دیا۔ گھر گھر دھرمسالہ بنوائی۔ سب کو اُپدیش
دیا۔ دھرم کی کرت کرو۔ آئے سکھ سنت کی سیوا کرے۔ جو کوئی ہمارا سکھ یہاں آوے۔ اُس کو
پکڑنا نہیں۔ اِس کی سیوا کرنی۔ گورو جی مغلوں پر خوشی کر کے پھر پہلی جگہ آ بیٹھے۔ پہلا رہیلا
پھر آیا۔ اور گورو جی کو پکڑ کر کسی اور شہر میں فروخت کر آیا۔ اور دو گھوڑے لے آیا۔ اِس مُغل
نے گورو جی کو دُنبے چرانے کو کہا۔ گورو جی نے کہا۔ مجھے اعتراض تو کوئی نہیں۔ مگر جس دُنبے کو سوٹی
لگاتا ہوں۔ وہی مر جاتا ہے۔ مُغل نے کہا۔ سوٹی لگاؤ۔ جب سوٹی لگائی۔ تو دُنبہ مر گیا۔ مُغل
نے کہا۔ اِس کو زندہ کر دو۔ گورو جی نے کہا۔ اُٹھ دُنبے اُٹھ کر چر۔ دُنبہ اُٹھ کر چرنے لگا۔
مُغل نے کہا۔ میرے باغ کی رکھوالی کیا کر۔ گورو جی نے کہا۔ میرے باغ میں جانے سے باغ سُوکھ
جاویگا۔ سو جب وہ مُغل اور گورو جی باغ میں گئے۔ باغ سُوکھ گیا۔ جب باہر آئے۔ تو باغ ہرا
ہو گیا۔ اتنا کچھ دیکھنے پر بھی مُغل گورو جی کی مہما کو نہ سمجھا۔ اور گورو جی کو کہا۔ کہ ہمارے گھر دانے
پیسا کر۔ گورو جی نے کہا۔ دانے تو پیسوں گا۔ مگر آٹا کہاں سے لوگے۔ میں کبھی رجدا نہیں۔ ایک
سو من میرا آہار ہے۔ مُغل نے اپنے نوکروں کو کہا۔ کہ اِس کو گندم نکال نکال کر دیتے جاؤ۔
نوکر گندم لاتے جائیں۔ اور گورو جی چکی میں گالا ڈالتے جائیں۔ چکی خود بخود پھرتی جائے۔ گندم
ساری پس گئی۔ مگر آٹا ایک سرسائی بھی نہ نکلا۔ مُغل اور مُغلانی حیران ہو گئے۔ گندم والا کوٹھا سارا
خالی ہو گیا۔ مگر آٹا ایک پاؤ بھر بھی نہیں نکلا۔ شور مچانے لگے یا خدا یہ کیا بلا ہے۔ اِس نے تو ہمارا
گھر اُجاڑ دیا ہے۔ مُغلانی روتی پیٹتی پھرے۔ مُغل ذرا سیانا تھا۔ اِس نے وچار کیا۔ کہ یہ کوئی خدا
کا پیارا ہے۔ ہم سے اِس کی بے ادبی ہوئی ہے۔ اِس پر مُغل نے گورو جی کو کہا۔ اے سائیں
کے پیارے۔ ہم نے آپ کی بڑی بے ادبی کی ہے۔ ہمارا گناہ معاف کرو۔ اور جدھر آپ کا دل
آوے چلے جاؤ۔ گورو جی نے کہا۔ بھائی جتنے روپے تُم نے خرچے ہیں۔ اِس سے دُگنے روپے لو تب ہم جاوینگے

ورنہ نہیں جاویں گے۔ مُغل روپے لیوے نہیں۔ اور گورُوجی کہن ہم نے ضرور دینے ہیں۔ گورُو جی نے اپنی روٹی میں سے ایک لعل نِکال کر مغل کو دیا۔ اور کہا۔ کہ اِس کو بیچ آوے۔ اگر کوئی مُول گھٹ دیوے تو میرے پاس واپس لے آنا۔ مُغل لعل لے کر ایک صراف کی دوکان پر گیا۔ صراف نے لعل کو دیکھ کر کہا۔ بھائی اِس کی قیمت میرے پاس نہیں ہے۔ مگر جتنے روپے آپ کو چاہییں لے جاؤ۔ مُغل نے لعل گورُوجی کو واپس لا کر دیا۔ اور کہا۔ غریب نواز مجھے خوشی کرو۔ اور گورُوجی کے چرنوں پر گِر پڑا۔ گورُوجی نے مُغل کو اپنا سِکھ بنایا۔ اور نام دان دیا۔ اور بھی سارے مُغل گورُوجی کے سِکھ ہوئے۔ گورُوجی نے اِن کو کہا۔ کہ دھرم کی کِرت کرو۔ کوئی سِکھ آوے۔ اِس کی سیوا کرو۔ اِس کو پکڑنا نہیں۔ کِسی کو دُکھ نہیں دینا۔ یہ سِکھیا دے کر گورُوجی وہاں سے روانہ ہو پڑے +

کابل کی مسجد کی ساکھی!

بھائی بالا گورُو انگد دیوجی کو کہتا ہے۔ کہ مہاراج ایک دِن گورُو نانک دیوجی مجھے اور بھائی مردانے کو ساتھ لے کر کابل میں ایک مسجد میں جا بیٹھے۔ مُلّاں آکر کہنے لگا۔ بھائی تم ہندو ہو اور یہ مسجد قاضی کی ہے۔ اِس میں سوائے مُسلمان کے دُوسرا نہیں ٹھہر سکتا۔ گورُوجی نے کہا۔ کیا ہُوا۔ یہ قاضی کی مسجد ہے۔ ہم یہاں ہی بیٹھیں گے۔ مُلّاں نے بڑی ضِد کی کہ مسجد میں آپ نہیں ٹھہر سکتے۔ گورُوجی نے کہا۔ تم جس مسجد کا مان کرتے ہو۔ اِس کو رکھ سکو گے۔ مُلّاں نے کہا۔ میری مسجد کو کون لے جا سکتا ہے۔ تب گورُوجی وا گورُو کہہ کر مسجد پر چڑھ گئے اور کابل کے چاروں طرف مسجد کو خُوب دَوڑایا۔ یہ اچنبا دیکھ کر کابل سے لوگ اور قاضی حیران ہوئے۔ قاضی نے کہا۔ یا خدا یہ کوئی اولیا یا بڑا بھاری پیر ہے۔ کرامات والا اور اِس زمانے کا پیغمبر معلوم ہوتا ہے۔ کانی خلقت کو ساتھ لے کر گورُوجی کو ہاتھ باندھ کر کہنے لگا۔ اے خُدا کے ولی۔ خُدا کے واسطے مسجد کھڑی کرو۔ گورُوجی نے سب کی عاجزی دیکھ کر مسجد کھڑی کر دی۔ اور ہندوؤں اور مُسلمانوں کو مخاطب کر کے کہا۔ کہ ہندُو بابیاں اور مُسلمان دائیاں پیر پُوجو۔ خوب پُوجا ہونے لگی۔ سب لوگ نام جپنے لگے۔ وہاں گورُوجی نے ایک شبد اُچار:-

مُلّاں دِل سیوں دِل ملاوے + تب بھید صاحب کا پاوے

خالق خصم خیر اور خُوبی اِس دِل میں تسبیح توسا + دِل دے اندر چڑھے شرینی شکر کھنڈ سمو سا

دِل میں طالب تیرتھ کیا دِل میں محمد جانا + دِل میں حسن حسین فاطمہ دِل ہی میں مولانا
دِل میں مہر محبت کعبہ دِل میں گورستانی + حق حلال دُوا دل بھیتر کھاہ پچھان پچھانی
دِل میں گیان کتھا اور پُوجا دل میں رب رسُول
نانک کھوجی دِل میں کھوجے تاں درگہہ ہوے قبول

گورُوجی نے ایسا بھیس کیا۔ جس سے نہ کوئی ہندُو جانے اور نہ کوئی مسلمان۔ اِس بھیس میں گورُو نانک دیوجی سنسار کو پرمیشور کا نام جپاوِن۔ اور جو کوئی گورُوجی کو ملِنے آوے۔ نہال ہو جاوے کابل کے لوگوں کو سکھ کیا۔ اور اُن کو نام دان دیا۔ سچ بولنا۔ آئے سادھ کی سیوا کرنی۔ دھرم کی کرت کرنی۔ یہ اُپدیش دے کر گورُوجی وہاں سے آگے کو چلے +

مُولے کھتری کی ساتھ ساکھی

بھائی بالے نے کہا۔ ایک دِن گورُو نانک دیوجی مجھے کہنے لگے۔ بھائی بالا۔ سیالکوٹ میں ہمارا ایک واقف (آشنائی) مُولا کھتری ہے۔ اُس کو ملنے کو ہمارا دِل کرتا ہے۔ وہاں چلیں۔ مَیں نے کہا۔ جو آپ کی رضائے۔ تب گورُوجی فقیروں کا رُوپ دھارن کر کے مُولے کھتری کے دروازے پر آکھڑے ہُوئے۔ مُولے کی عورت گورُوجی کو فقیری رُوپ میں دیکھ کر اندر گئی۔ اور مُولے کو کہنے لگی۔ کہ آپ کا یار آیا ہے۔ مگر ہے بُرے حال میں۔ آگے تو جب آتا تھا۔ کبھی گھوڑی پر اور کبھی پالکی پر سُندر سُندر بستر پہن کر آتا تھا۔ اب اِس حالت میں آپ سے کچھ مانگنے آیا ہے۔ اِس لئے آپ اندر چھپ جاوٗ۔ اِتنے میں گورُوجی نے مُولے کو آواز ماری۔ مُولا کوٹھڑی میں جا گھُسا مُولے کی عورت سے گورُوجی نے پُوچھا۔ مُولا کہاں ہے۔ وہ کہنے لگی۔ جی گھر نہیں ہے۔ گورُوجی سرب گھٹاں کے جانن ہارے کہنے لگے۔ ارے مُولے۔ ہم تم کو ملِنے آئے ہیں۔ اور تُم چھُپ بیٹھے ہو۔ اس وقت گورُوجی نے مُولے کے پرتھائے یہ شلوک اُچارا:۔

نال کِراڑاں دوستی کُوڑے کُوڑی پائے
مرن نہ جاپے مُولیا آوے کِتے تھائے

یہ شلوک کہہ کر گورُوجی باہر آکر بیٹھ گئے۔ مُولا جیوں ہی کوٹھڑی میں وڑیا۔ سانپ نے ڈس دیا۔ جب کراڑ کوٹھی سے باہر نِکلا۔ تو اپنی عورت کو کہنے لگا۔ وہ فقیر کِس طرف گیا ہے۔ تُو نے

مجھے دُکھ کیا۔ تُو نے میرے سِر چڑھ کر مجھے مروایا ہے۔ جلدی بتا۔ وہ فقیر کدھر گیا ہے۔ اُس کی عورت نے کہا۔ کہ باہر کو گیا ہے۔ اِتنے میں مُولے کو زہر چڑھ گئی۔ مُولے کو چارپائی پر ڈال کر گورُو جی کے پاس لے گئے۔ یہ بات سارے شہر میں پھیل گئی۔ کہ گورُو نانک دیو جی مُولے کو ملنے آئے۔ مُولا کوٹھڑی میں جا چھپا۔ اور بولے نہیں۔ سانپ لڑ کر مر گیا ہے۔ مُولے کی چارپائی گورُو جی کے آگے رکھ کر سب لوگوں نے ہاتھ جوڑ کر عرض کی۔ مہاراج اِس نے بڑا پاپ کیا ہے۔ آپ پرمیشور کا رُوپ ہو۔ اب اِس کی جان بخشی کرو۔ گورُو جی نے کہا۔ بھائی سِکھو۔ مُولا تو اب بچ نہیں سکتا۔ البتہ اُس کی مُکتی ہو جاوے گی۔ کیونکہ آخر سمے اس کو ہمارا درشن ہو گیا ہے۔ ہم اِس کی گتی کریں گے۔ اب اِس کو گھر واپس لے جاؤ۔ کیونکہ اِس کا انت سمہ نزدیک ہے۔ لوگ مُولے کو گھر لے گئے۔ گھر جاتے ہی مُولا مر گیا۔ گورُو جی اُس کا سسکار کر کے اِس کے سنبندھیوں کو اُپدیش دے کر وہاں سے آگے چلتے بنے +

کشمیر کے پالی کیساتھ ساکھی!

سیالکوٹ سے انتردھیان ہو کر گورُو جی کشمیر جا پہنچے۔ اور ایک پہاڑ پر بیٹھ گئے۔ بارہ دِن گورُو جی وہاں بیٹھے رہے۔ مگر کسی نے آکر خبر نہ لی۔ تیرھویں دِن ایک اپالی دُنبوں کا اجڑ چارتا چارتا اُدھر آنکلا۔ اور گورُو جی کو دیکھ کر کہنے لگا۔ کہ تم کون ہو۔ گورُو جی نے کہا۔ بھائی تُم کو ہم کیا معلوم ہوتے ہیں۔ اپالی نے کہا۔ مجھے تو تُم چور اور ڈاکو معلوم ہوتے ہو۔ اگر تُم سادھ فقیر ہوتے تو بستی میں بیٹھتے۔ گورُو جی نے کہا۔ بھائی اب تُم اپنے گھر جاؤ۔ اور ہم کو کچھ نہ کہو۔ اپالی جب اپنے اجڑ کے پاس آیا۔ کیا دیکھے۔ سب دُنبے مرے پڑے ہیں۔ بڑا حیران ہُوا۔ کہنے لگا۔ اے خُدا ابھی تو میں اپنے اجڑ کو چنگا بھلا چھوڑ کر گیا تھا۔ ابھی اِس کو کیا ہو گیا۔ اپالی نے اپنے من میں وِچار کیا۔ کہ یہ اُس فقیر کی بے ادبی کا نتیجہ ہے۔ بہتر ہے جا کر اُس فقیر سے معافی مانگوں۔ ورنہ میرا بُرا حال ہو وے گا۔ کیونکہ اِس اجڑ کی بدولت میرا بال بچہ پلتا تھا۔ وہ کشمیری گورُو جی کے چرنوں پر آگرا۔ اور کہنے لگا۔ غریب نواز آپکی کی عجیب بات ہوئی ہے۔

گورُو جی نے کہا۔ کہو بھائی کیا بات ہُوئی۔ اِس پالی نے کہا۔ اے خُدا کے پیارے مَیں ہمیشہ دُنبے چراتا ہُوں۔ میرا اور میرے بال بچوں کا گذارہ اسی بات پر ہوتا ہے۔ آج جب میں آپ کے پاس پہلی دفعہ آیا تھا۔ تو اِجڑ چنگا بھلا چرتا چھوڑ کر آیا تھا۔ مگر جب میں آپ سے واپس گیا۔ تو سارا اجڑ مرا پڑا ہے۔ جب میں گھر جاؤں گا۔ تو اجڑ کا مالک مجھے مارے گا۔ اور میرے بال بچوں کو تنگ کرے گا۔ مَیں آپ کی شرن ہُوں۔ آپ خُدا کے پیارے ہو۔ مجھ غریب پر دیا کرو۔ مہراں کے داتے سری گورُو نانک دیو جی کے من میں دیا آئی۔ اور اُس کی غریبی دیکھ کر ترس آیا تب پالی کو کہنے لگے۔ کہ ایک ایک دُنبے کے پاس جاکر واہگورُو واہگورُو کہہ کر اُٹھاتا جا۔ سب زندہ ہو جاویں گے۔ پالی نے ایسا ہی کیا۔ سب دُنبے اُٹھ کر چرنے لگے۔ اِجڑ کو چھوڑ کر ایا پالی گورُو جی کے چرنوں پر گر پڑا۔ اور کہنے لگا۔ مہاں پُرکھ جی۔ مجھ پر دیا کرو۔ میں گنہگار ہوں۔ ساری رات گورُو جی کے پاس ہی رہا۔ گھر نہ گیا۔ صُبح کو اِجڑ کا مالک پتہ کرنے آیا۔ کہ رات کو اِجڑ گھر کیوں نہیں آیا۔ کیا دیکھتا ہے کہ اجڑ چر رہا ہے۔ مگر پاس پالی کوئی نہیں ہے۔ ڈھونڈتا ڈھونڈتا اِجڑ کا مالک جہاں گورُو جی کے پاس ایا پالی بیٹھا تھا۔ آگیا۔ اُس نے گورُو جی کے چرنوں پر متھا ٹیکیا۔ گورُو جی اور ایا پالی مست بیٹھے تھے۔ اِجڑ کے مالک نے گورُو جی کو نمسکار کی اور کہا۔ مہاں پُرکھ جی۔ یہ پالی روز اِجڑ کو چار کر رات کو گھر لے آتا تھا۔ مگر آج رات کو اِجڑ گھر نہیں لایا۔ مَیں پتہ کرنے آیا تھا۔ سو آپ کا دیدار ہو گیا۔ پالی نے کہا۔ یہ فقیر خُدا کا رُوپ ہے۔ اور خود خُدا اُس کے بیچ ہے۔ اِجڑ کے مالک نے پالی کو کہا۔ تم اِس فقیر کی جو اتنی اُستت کرتے ہو۔ تمہیں اِن کے متعلق کیا علم ہے۔ ایا پالی نے کل والی ساری وارتا اِجڑ کے مرنے اور زندہ ہونے کی سُنا دی۔ اور مالک کو کہا۔ کہ آپ اپنے دُنبوں کو گھر لے جاؤ۔ میرے بھروسے پر نہ چھوڑنا۔ مَیں تو اب اِس فقیر کے چرنوں میں رہوں گا۔ مالک اِجڑ گھر لے آیا۔ اور سارے گاؤں میں یہ خبر پھیلادی۔ کہ بھائی گاؤں کے باہر ایک خُدا رسیدہ فقیر آئے بیٹھا ہے۔ چودہ دِن ہو گئے ہیں۔ کسی نے اُن کی خبر نہیں لی۔ یہ خبر سُنکر گاؤں کے لوگ اکٹھے ہو کر گورُو جی کے چرنوں پہ آپڑے۔ اور کہنے لگے اے سائیں لوک ہم نے بڑا گناہ کیا ہے۔ جو آپ کی ٹہل سیوا نہیں کی۔ ہم دُنیادار ہمیشہ ہی گنہگار ہیں۔ آپ پرمیشور کے پورے ہو۔ ہمارا گُناہ بخشو۔ گورُو جی نے اُن کی عاجزی دیکھ کر اُن پر خوشی کی۔ اور اپنے سِکھ کئے۔ نام دان دیا۔ اور کہا۔ بھائی دھرم کی کِرت کرنی۔ سچ بولنا۔ ونڈ کے چھکنا۔ آئے سادھ فقیر کی سیوا کرنی۔ وہ لوگ امرت ویلے

اُٹھ کر اشنان کر کے بانی پڑھنے اور نام جپنے لگے۔
کشمیر میں ایک پنڈت رہتا تھا۔ اور سالگرام کی پُوجا کرتا تھا۔ مگر دل سے دُوجا بھاؤ دُور نہیں ہُوا تھا۔ گورُو نانک دیوجی کی مہما سُنکر درشن کو آیا۔ گورُو جی نے کہا۔ پنڈت جی گورُو دھارن کرو۔ تمہارا دُوجا بھاؤ دُور ہو جاوے گا۔ پنڈت نے کہا۔ میں گورُو کس کو کروں۔ گورُو جی نے کہا جنگل میں فقیر بیٹھے ہیں۔ اُن سے پُوچھو۔ وہ تُم کو بتائیں گے۔ پنڈت جنگل میں گیا۔ چار فقیر بیٹھے تھے۔ پنڈت جنگل میں گیا۔ چار فقیر بیٹھے تھے۔ پنڈت اُن کو متھا ٹیک کر بیٹھ گیا۔ فقیروں نے کہا۔ پنڈت کیسے آئے ہو۔ پنڈت نے کہا۔ جی میں نے گورُو کرنا ہے۔ آپ بتائیں کس کو گورُو کروں۔ فقیروں نے کہا۔ وہ جو اُونچا مکان ہے۔ وہاں تیرا گورُو ہے۔ وہ تُم کو بتائے گا۔ اِس کے پاس جاؤ۔ پنڈت اُس مندر میں گیا۔ اور متھا ٹیک کر اندر داخل ہُوا۔ کیا دیکھے جو ایک بہت سُندر اِستری لال کپڑے پہنے بیٹھی ہے۔ اس کے پاؤں میں جُوتی تھی۔ اور اپنے دھیان کھیڈ رہی تھی۔ اِس نے جُوتی اُتار کر پھینکی۔ تو پنڈت کے سر پر آ لگی۔ پنڈت روتا روتا اُن فقیروں کے پاس آیا۔ اور ساری حقیقت کہہ سُنائی۔ فقیروں نے کہا۔ پنڈت جی وہ تو مایا ہے۔ جس کی تُم پُوجا کرتے ہو۔ پنڈت گورُو نانک دیوجی کے چرنوں پر آ گرا۔ اور کہا۔ گورُو جی مجھ پر کرپا درشٹی کرو۔ میں بھُولا ہوں۔ سب اُٹک سالگری لُٹا دی۔ اور گورُو جی کا سِکھ ہُوا۔ گورُو جی نے اُس پنڈت کے پرتھائے شلوک اُچارا

گورُ ملیئے من رہیئے جیوں وُٹھے دھرن سیگاں + سب دِسے ہریاولی سب بھرے سُبھر تال
اندر رچے رنگ جیوں مجیٹھے لال گلال + کمل دِگسے سچ من گورُ کے سبد نہال
منمکھ دُوجی طرف ہے دیکھو ندر نہال + پھاہی پھاتھے مِرگ جیوں سر دِسے جمکال
کھُدیا۔ نِندا۔ ترشنا بُری کام کرودھ وکرال + اینی اکھیں ندر نہ آوئی جچر سبد نہ کرِ بیاد

تدھ بھاوے سنتو کھیا چُوکے آل جنجال
مُول رہے گورُ سیویئے گورُ پوڑی بوہتھ
نانک لگی تت تے تُوں سچا من سچ

کشمیر کے اور بہت سے پنڈت گورُو جی کے پاس آئے۔ اور کہنے لگے۔ مہاراج ہم وید پران پڑھتے ہیں۔ اور سُنتے ہیں۔ مگر ہمارے من سے ہنکار نہیں جاتا ایسی کرپا کرو۔ جو ہمارے من سے ہنکار دُور ہو جاوے۔ تب گورُو جی نے یہ شبد اُچارن کیا:۔

سری راگ محلہ پہلا

لب کُتا کوڑ چوہڑا ٹھگ کھادا مُردار + پرنندا پرمل مکھ سُدھی اگن کرودھ چنڈال
رس کس آپ صلاحنا اِہہ کرم میرے کرتار
بابا بولیئے پت ہوئے ..... + اُتم سے در اُتم کہیئے نیچ کرم بہہ روئے
رہاؤ
رس سوئینا رس رُپا کامن رس پرمل کی باس + رس گھوڑے رس سیجا مندر رس میٹھا رس
اتیے رس سریر کے کے گھٹ نام نواس
جت بولئے پت پایئے سو بولیا پروان .:. پھکا بول وگُنّاں سُن مورکھ من اجان
جو تس بھاوے سے بھلے ہور کہہ کہن وکھان
تن مت تن پت تن دھن پلے جن ہردے رہیا سمائے + تن کا کیا صلاحنا اور سوالیو کائے
نانک ندری باہرے راچے دان نہ نائے

یہ شلوک سُنکر تمام پنڈت گورو جی کے سکھ ہوئے۔ اور لگے گورو گورو جپنے۔ گورو جی نے کہا۔ بھائی وِدیا کا ابھمان نہیں کرنا چاہیئے۔ سادھ سنت کی سیوا کرنی۔ جھوٹ نہیں بولنا۔ نام دان اِشنان کرنا۔ دھرم کی کمائی کرنی۔ یہ اُپدیش دے کر گورو جی آگے کو چلے +

گوشٹ اِجتے رندھاوے کیساتھ

ایک دِن سری گورو نانک دیو جی نے کرتار پور دھرمسالہ میں بیٹھے بیراگ میں آکر یہ شبد گایا۔

سری راگ محلہ پہلا

کوٹ کوٹی میری آرجا پون پی اَن اپیاؤ .:. چند سورج دوئے گُپھے نہ دیکھاں سُپنے سَون نہ تھاؤ
بھی تیری قیمت نہ پوے ہوں کے وڈا آکھاں ناؤ
ساچا نرنکار نج تھائے
سُن سُن آکھن آکھناں جے بھاوے کرے تماے
رہاؤ

کسا کیٹا دار دار پیسن پیسیا پائے + اگیں سیتی جالیا بھسم سیتی رل جاؤ
نپکھی ہوئے کے جے بھواں تے آسمانی جاؤ + ندری کسے نہ آوؤ نہ کچھ پیا نہ کھاؤ
بھی تیری قیمت نہ پوے ہوں کیوڈ آکھاں ناؤ
نانک کاگد لکھ مناں پڑھ پڑھ کیجے بھاؤ + مسُو توٹ نہ آوئی لیکھن پون چلاؤ

بھائی اِجتا رندھاوا یہ شبد سُن کر ڈر گیا۔ ستگورُو جی نے کہا۔ بچہ تجھے بھیت کیوں ہُوا ہیں۔ اِجتے رندھاوے نے کہا۔ آپ کے بچن سُن کر من میں کنتی آئی ہے۔ گورُو جی نے کہا اکال پُرکھ کی مہما کہی نہیں جاتی۔ وہ ہر جگہ سمایا ہُوا ہے۔ چترائی سے پایا نہیں جاتا۔ اِجتے نے عرض کی۔ سچے پاتشاہ آپ کا ورن چِہن رنگ رُوپ یہی ہے۔ یا کوئی اور ہے۔ گورُو جی بڑے خوش ہوئے۔ اور کہا۔ بچہ تم نے بھلی بات پُوچھی ہے۔ جس طرح سانگی سانگ کرتا ہے۔ اور اپنا بھیس بدلتا ہے۔ اِس کو کوئی نہیں پہچان سکتا۔ اِسیطرح گورُو جی نے بھی بھیس بدلایا ہے:۔

سلوک

دُھندو کا اجم ہے اکو ایک ہر رائے
آیا آپ اُلاسس کر نانک درس دکھائے

اپنے ایک رُوپ سے انیک رُوپ ساجے:۔ آپ گورُو بن بیٹھا۔ جس جس کو درشن ہُوا وہ آواگون سے رہت ہُوا۔ گورُو آد پُرکھ ہے۔ جنہوں نے گورُو کا بچن مانا۔ اور شبد من میں بسایا۔ وہ مہاں پُرکھ ہوئے۔ ست جُگ میں چوراسی جامے۔ تریتے اور دواپر میں چوراسی چوراسی جامے گورُو نے پہرے۔ جنہوں نے درشن کیا۔ اور اُپدیش لیا۔ اور شبد من میں بسایا۔ وہ مکت ہُوئے۔ اِجتیا اب کلجگ آیا۔ ویسے تو کئی جامے گورُو ہو دینگے مگر دس جامے گورُو ظاہر ہو دیں گے۔ کئی سادھ سنت اپنے آپ کو گورُو کہلائیں گے۔ ستّر جامے نام دھریک بھگت ہو دینگے۔ سِکھ سب کچھ بھول جاویں گے۔ اور ستگورُو کو دوش دیویں گے۔ نندا کریں گے۔ اور بے مُکھ ہو جاویں گے۔ مُنکھاں نوں گورُو کرکے منن گے۔ گورُو جگو جگ ہوتا آیا ہے۔ یہی اور ہو دیگا۔ ست جُگ میں مہربان گورُو تھا۔ حکم ہُوا۔ جگ کرو۔ اور ہاتھی جگ میں پاؤ اور کھاؤ۔ ہاتھی کو جگ میں پایا اور پھر زندہ کر دیا۔ تریتے جگ میں جنک بدیہی گورُو ہُوا۔ حکم ہُوا۔ جگ میں گھوڑا ڈالو۔ جگ میں گھوڑا ڈالا اور پھر زندہ کر دیا۔ دواپر جگ میں

ہری چند پرگٹ ہوا۔حکم ہوا جگ کرو۔ اور گینڈا جگ میں پاؤ۔ جگ میں گینڈا ڈالا۔اور پھر زندہ کردیا۔ پچھلے جگوں میں لوگ تپ تپ بہت کرتے تھے۔ اور ست وادی ہوتے تھے۔اب کلجگ آیا ہے۔ اور گورونانک نام دھرایا ہے۔ ۹۶ کروڑ سکھ پاؤں پڑیں گے۔کوئی سوانگی نہیں ٹھہرے گا۔ سب دوڑ جاویں گے۔ بھیکھی بھرشٹ ہو جاویں گے۔صرف پانچ سکھ پورے اُتریں گے۔اُن کا صدقہ وہ بھی سوانگ بخشا جاوے گا۔ جگوں کے لوگ بڑے ست وادی ہوتے تھے۔گورو کے بچنوں پر بڑی پرتیت رکھتے تھے۔کلجگ میں لوگ گورو پر پرتیت تھوڑی رکھیں گے۔ مایا کارن جگت بہت اکٹھا ہووے گا۔ گورو جب سانگ کرے گا۔ تو سب کھنڈ جاویں گے۔کوئی گورسکھ ہی ثابت رہیگا۔ جو کوئی ایک دفعہ کھسکے گا۔ وہ کہیں ٹھاؤ نہیں پائے گا اور بہت جگ بھرمتا پھریگا۔

سلوک

آد پرکھ اپرمپر کرتا آپے دانا بینا ✤ کہن سُنن تے رہے نیارا کا ہو سنگ نہ بھینا
تا نکی ذات نہ جنم ودن جہیں ہے کون کہے تُوکدکا ✤ حاضر حضور نکٹ نہ آوے ہرکھ سوگ تے رہتا
گگن سنرنتر محل نواسی کو نج آوازہ بولے
کہو نانک اب بھئی حیرانی کوئی سادھو سنت ورلے

بھائی اِجتیا ناویں جامے بھاری ساکا ہو ویگا۔

سلوک

دست تمہارا پنے وس لکھی جانُ تنکے تان بوبے ✤ بھرم بھیت کو سب بندھیا آپ اڈول نہ ڈولے
پہنن ہار سدا ابناسی تس تے رہے نیارا
کہو نانک کوٹ جگ بیتے انت نہ پارا وارا

پرماتما سدا ہی امر ہے۔ اِس کا بھید کوئی نہیں پا سکتا۔کئی جگ بیتے ہیں۔ وہ سب کسی کا ناتھ ہے۔ پیدا کرنا اور مارنا اُس کے ہاتھ ہے۔ نو دواری چلت کرے گا۔ اور دسویں دوار کھیلے گا۔ جب گورو ناواں جامہ پہرے گا۔ تو کچھ سماں الوپ رہنے سے لوگ بے مکھ ہو جاویں گے۔ اپنی اپنی مت کریں گے۔ اپنے آپ گورو بن بیٹھیں گے۔ وہ نرک میں جاویں گے ناواں جامہ پہن کر گورو [illegible] دے گا۔

دکھو نانک گورو [illegible] ورلا سادھو پچھانے،

سب یہی کہیں گے۔ کہ اب گورُو دیکھن کوچرا نہیں۔ جس پر گورُو کی کرپا ہوگی۔ وہی پچھانے گا۔ گورُو بھانے کا خصم ہے۔ جو بھاوے سو کرتا ہے۔ اِجتے نے کہا۔ گورُوجی جب آپ جامہ بدلوگے۔ تو سِکھ بھرم میں پڑ جاویں گے۔ یہ جوت کہاں جائے سمائے گی۔ گورُوجی نے کہا۔ میرا داک شبد ہے۔ شبد کی بات سچی ہے +

شلوک

مر جنمے سو آوے جو گور جانے دُوا آ + کرم کرتوت بیل بستھاری نہ ملیا نہ پھل ہُوا
سُکھ آگر کا کہیا جو مانے سو سُکھ بھرم بھلاونے + شبد نرنتر جو جن کھوجے ساچے شبد سمانے
اُڈ ہنگم چیٹی کا پگ ہست اُوپر اسواری دد
جا کے کرم دھرم ہنیں مایا ساکھی کہو نانک آٹھ پہر لو تاری

گورُو جامہ بدلے گا۔ تو سِکھ بھرم جاویں گے۔ کہیں گے۔ گورُو مویا ہے پھر جنمے گا۔ مگر اِجتیا گورُو جنم مرن میں نہیں آتا۔ وہ جوتی سرُوپ امر ہے۔ بندہ برُے کرموں کی وجہ سے جُونوں میں بھرمتا ہے۔ گورُو پاپ پُن سے نرلیپ ہے۔ جو آدمی گورُو کا شبد من میں لبا دے گا۔ اِس میں سنگورُو کا داسا ہوگا۔ جس کی شبد کے ساتھ پریت لگیگی۔ اُس کی گورُو کے ساتھ لِو لگیگی +

شلوک

بھگ سے نِکیا جو سب بنسے پگ بیڑی ہے بندھ + بھٹے گوسائیں سانگ میں دیپک جلے ہنگ
کوئل انب پریت جیوں اُت ادسر لاگی سوئے + ٹوٹی تنت رباب کی کوہڑ نہ داجا ہوئے
نانک ایسے سانگ میں کیسے مِلا وا ہوئے

گورُوجی کہتے ہیں۔ بھائی اِجتیا بھگ سے جو نکسا ہے۔ وہ بنس ہارہے۔ سنجوگ کر کے میل ہوتا ہے۔ اور وجوگ کر کے بِچھڑتا ہے۔ گوسائیں جو ہے آپ سانگ کر کے چوج دیکھتا ہے۔ دیپک ہنگم ہے۔ کوئل کی انب کے ساتھ پریت ہے۔ ویسے ہی سِکھ کی نام کے ساتھ پریت ہے۔ جس طرح رباب کی تنت ٹوٹ جانے سے رباب ناکارہ ہو جاتا ہے۔ اِسیطرح جو کوئی گورُو کو ملکر بِچھڑ جاتے ہیں۔ وہ پھر نہیں مِلتے۔ بھائی اِجتیا ایسا وقت آوے گا۔ لوگ ستگورُو کی نِندیا کریں گے۔ پرمیشور کو بھول جاویں گے۔ وہ نرک میں جاویں گے۔ جو شردھا والے سِکھ گورُو کا بھانا مانیں گے۔ اُن کو گورُو کا درشن ہوگا۔ اِجتے نے کہا۔ مہاراج جب گھور کلجگ آوے گا تو اِن جیوؤں کا کیا حال ہوگا۔ تب گورُوجی نے یہ شلوک اُچارا:۔

بادر دُھوئرُ پوَن نواسی بِخ پوڑی بِخ تھاؤ
نانوے محلے نانکا چنّل اپارا ناؤُ :

بھائی اِجتیا یہ دُنیا دھوئیں کے بادل ہیں۔ جسطرح دھوئیں کے بادل ہوا کے آگے نہیں ٹھہرتے۔ اِسیطرح اُس سمے جب گورُو ست جگ کریگا۔ تو بُرے کرم کرنے والے نِندک بے مُکھ سب چھُپ جاویں گے۔ اور آخر کو پچھتاویں گے۔ نانوے جامے ہیں سب دُستو نئی ہوویں گی۔ اپار دست شبد ہی ہوئیگا۔ اِجتے نے کہا۔ غریب نواز۔ آپ کچھ کھاتے پیتے ہیں؟ تب گورُو جی نے کہا۔ یہاں گورُو کا آسن ہے۔ وہاں کھانا پینا کچھُ نہیں۔

شلوک

آپے دھندے گھر کرے نہ کچھ پیے نہ کھائے :: نیچاں اندر نیچ ذات ستگورُو رہے بلائے
سانگی سانگ رچائیسی پھُٹے سگل جہان
نانک کوئی گورمُکھ اُبھرے سبد رہے من گیان

جہاں گورُو کا آسن ہے۔ وہاں سچو ہی سچ ہے۔ کھانا پینا کچھ نہیں۔ وہ اپنا آپ نہیں جتلاتا۔ نیچاں اندر نیچ ذات ہے۔ ہومے اور ہنکار دُور کرے گا۔ سنتوکھ کھما اُس کی ذات ہے۔ گورُو جُگو جُگ سانگ کرتا آیا ہے۔ مگر کلو کال میں سِدھ سادھک سِکھ ساکھی سب بے مُکھ ہو جاویں گے۔ کوئی گورُو کا پیارا ثابت رہے گا۔ اور گورُو کا شبد مانے گا۔ اور باتیں سب جھُوٹی کر کے جانے گا۔ تب اِجتے نے کہا۔ غریب نواز بے مُکھوں کا کیا حال ہووے گا۔ گورُو جی نے یہ شلوک اُچارا۔

لاکھ کروڑی جیو تے کون نرک بھُنچا پیے + لاگے انگ کا سِیوں بُہہ پہنچا پیے :::
حُکم ہویا دھرم رائے نوُں کا ڈھو نرک نواس + اینہاں جہاں ستگورُو نہیں بھیٹا کرے برہمی کی آس
تاں کو لیکھ لکھائیے اِہ دانے پانی کا جیو + مایا ممتا موہنی تاں سِیوں لگا جیو :
نانک آسن پورِیا . . . . پھر نرک سدھارن جیو

چھیانوے کروڑ جیووُں نے ستگورُو کو نہ جانا۔ برہم برہم کرتے ساری عُمر گذار دی۔ اور کہیں کہ ہم بھی برہم اور گورُو بھی برہم ہے۔ ستگورُو سے عداوت کرتے اور کہتے۔ کہ ہم بڑے ہیں۔ ہمارے پنتھ جیسا اور کوئی نہیں ہے۔ سو وہ سب نرک میں گئے۔ اُن کو بلاتے ست جُگ بیت گیا۔ تریتے جُگ میں جنک بدیہی کی آگیا سے نرک سے نِکلے

کیونکہ گورُو نِرویر ہے۔ اِس کا کسی کے ساتھ ویر نہیں ہے۔ جب جنک بدیہی سورگ کو چلے۔ تو گن گندھربوں کو حُکم دیا۔ کہ ہم کو نرک کے جیہ جنت دِکھاتے چلو۔ حُکم مان کر گن جب نرک کے نزدیک پہنچے۔ تو جنک بدیہی کو دیکھ کر دھرم رائے آسن چھوڑ کر آیا۔ چترگُپت بھی ساتھ آئے۔ نرک کے جیو جو ہاہاکار کر رہے تھے۔ سب چُپ کر گئے۔ نرک کے جیوؤں سے جنک نے پُوچھا۔ تُم ابھی ابھی کُرلا رہے تھے۔ اَب چُپ کیوں کر گئے تب نرکی جیوؤں نے کہا۔ کہ آپ کے جامے کی جو سِیتل پَوَن لگی ہے۔ اُس سے ہم کو شانت آئی ہے۔ اور تپت بُجھ گئی ہے۔ جمدُوت جو ہم کو مارتے تھے۔ سب دوڑ گئے ہیں۔ حُکم ہُوا۔ اِن جیوؤں کو نرک سے باہر نکالو۔ تب ستگورُو نے اپنے دائیں پاؤں کے انگوٹھے سے چھیانویں کروڑ اور بیس لاکھ جیو نرک سے نکالے تھے۔ دھرم رائے نے اکال پُرکھ کے حضور میں بنتی کی۔ کہ جنک بدیہی نے نرک کے سب جیو باہر نکال لئے ہیں۔ اب کیا حُکم ہے۔ اکال پُرکھ نے کہا۔ اُس مہاں پُرکھ کو کچھ نہیں کہنا۔ اگر وہ چاہے تو نرک ہی دُور کر دیوے۔ اُس کو خوش رکھنا ہے۔ دھرم رائے نے ہاتھ جوڑ کر عرض کی۔ سِرشٹی کا قانون کیونکر چلے گا۔ نِرنکار نے کہا۔ اے دھرم رائے تُم اُسی بھگت کے پاس جا کر جس طرح وہ راضی ہووے۔ اسی طرح کرنا۔ تب دھرم رائے جنک بدیہی کو ہاتھ جوڑ کر کہنے لگا۔ کہ مہردان جی۔ اِن جیوؤں نے اَگنت پاپ کئے ہیں۔ اور کوئی اچھا کام نہیں کیا۔ اِس وقت ستگورُو نے نِرنکار کا دھیان دھر کے سوا گھڑی تپسیا کی۔ اور نِرنکار کو کہا۔ کہ اِس تپسیا کا پھل اِن جیوؤں کو دو۔ جب جیوؤں کے پاپ تکڑی کے چھابے میں ایک طرف اور دوسرے چھابے میں سوا گھڑی تپسیا کا پھل رکھا۔ تو تپسیا کا پھل زیادہ نکلا۔ تب دھرم رائے کو حُکم ہُوا۔ اِن جیوؤں کو مِرت منڈل میں لے جاؤ۔ اور اِن کو نام دان اِشنان دِرڑاؤ۔ تاکہ اِن جیوؤں کا اُدھار ہووے۔ دھرم رائے نے کہا۔ نِرنکار جی اِن جیوؤں کا رِزق بھی ملے۔ تب نِرنکار نے کہا۔ کہ اِن جیوؤں کا رِزق بھی جنک تیرے حوالے ہے۔ نِرنکار کی آگیا ہُوئی۔ تو میرا سِکھ اور یہ سب جیو تیرے سِکھ ہوئے۔ نِرنکار کی تھاپی لے کر ستگورو جامہ پہنا ہے۔ اور جگت میں آیا۔ مگر بچہ اجتیا جس کے پُورے بھاگ ہووں گے۔ وہ پُرکھ سُدھریں گے۔ دس محلاں

تک گورو جامہ حاضر رکھیگا۔ دس جامے میرا ہی روپ اور میری ہی جوت ہووے گی۔ اِس کے بعد دھندوکار پے جاوے گا۔ آپو اپنے مت چلیں گے۔ گورو ایک ہو دیگا۔ مت بہت ہو ویں گے۔ ایک مت دوسرے مت کی نندیا کرے گا۔ کوئی ایک آدھ گورو کا سکھ ہو دیگا۔ نہیں تو سب سکھوں کی نندیا کریں گے۔ اور بے مکھ ہو ویں گے۔ اور نرک گامی ہو ویں گے۔ جو ستگورو کے شبد کو نہ جانیں گے۔ وہ نراس ہو ویں گے۔ یہ سب کچھ اکال پرکھ کے حکم سے ضرور ہو وے گا۔ آگے جو حکم واگورو جی کا: بھگتوں کو آگیا ہے جو تم جگ میں جاؤ۔ اور میرا نام جپاؤ۔ جگ میں اندھ غبار اور مایا کا اندھیرا ہے۔ شبد اور گیان کا دیوا جگاؤ۔ جس سے اندھیرا دور ہو جاوے۔ آپ نام جپو اور سنسار کو جپاوو۔ سنسار کی گتی ہو دیگی۔ پار برہم کی آگیا سے نام دان اِشنان گیان بھاؤ بھگت دھرم دیا جت ست سنتوکھ کھما غریبی سیل سنجم سیوا ٹہل یہ وستو لیکر جگ میں آئے اور ستگور آپ سدائے۔

بھائی اجیتا۔ کلجگ میں دھرم چھین ہو دیگا۔ جو کوئی بھگتی کرے گا۔ سو کپٹ کی کریگا۔ مجھے لوگ جہاتما کہیں۔ سارا سنسار میری پوجا کرے۔ دائی اپنے روزگار کی خاطر گائیں گے۔ یہاں سے کچھ ہاتھ لگے گا۔ وہاں سنائیں گے۔ سارا سنسار رسوں میں لگ جائیگا۔ گورو کا شبد کوئی ورلا ہی کھوجے گا۔ بھائی اجیتا ایسا وقت آدیگا۔ جب گھر گھر گورو بن کر منجیوں پر بیٹھیں گے۔ اور سنسار ان کو پوجا کرے گا۔ ان منجیوں کے بعد یہ ہووے گا +

شلوک

پد نربان رہے بہنگم دیکھ دیکھ لبھائی + باندھو مرہ مایا کے بندھن وہ لاگے گورو بہائی
چکنا چور کرے گور پورا تاں کا لیکھ مٹیا جائی + مسلمان صفت سرودیت ساچے کی وڈیائی
کہو نانک دھندوکار ور تے اللہ اگم خدائی

کلجگ میں جوگی۔ سنیاسی۔ جنگم۔ برہمچاری۔ برہمن اپنے آپ کو گورو کہائیں گے ایک صاحب کا بندا جس کا نام بیراگی ہوگا۔ ستگورو کے حکم سے اٹھیگا۔ گورو اس کو اپنی بندگی اور نام بانی بخشیں گے۔ وہ صرف اکال پرکھ کی ارادھنا کرے گا۔ اور کسی کو نہیں جانے گا۔ پاپیوں ظالموں اور ادھرمیوں کا ناش کرے گا۔ پاکھنڈی سادھوؤں

فقیروں کو ڈنڈ دے گا۔ بھائی اِجتیا پار برھم بڑا پربل ہے۔ اُس کی قیمت کوئی نہیں پا سکتا۔ اُس کی قیمت کوئی نہیں پا سکتا۔ مگر جو سنت ہیں۔ اُن کو ایک پل نہیں وسرتا۔ وہ ہر گھڑی اُسی کا دھیان دھرتے ہیں۔ جو کوئی اُس کی اوٹ پکڑتا ہے۔ اُس کو کوئی اَچھیا نہیں رہتی۔ اور جم کی مار سے بچ جاتا ہے۔ بھائی اِجتیا ایسا وقت آوے گا۔ اپنے آپ کو اُداسی کہانے والے دُنیا کے ساتھ موہ کریں گے۔ اور کہیں گے کہ ہم فقیر ہیں۔ جب گورو اِن کے پاس آوے گا۔ تو پہچان نہ سکیں گے۔ اور مُنہ سے مندا بولیں گے۔ اور کہیں گے کہ یہ کون ہے۔ اِن کے مُنہ کالے ہو دیں گے۔ اور نرک میں پڑیں گے۔ چوراسی لکھ جُون بھوگیں گے۔

شلوک

ہر اُنجے ہر کھپ گئے کئی رام اوتار + بر ہیے کوئی کہی جگ بیتے مادھو کرشن مُرار
در در وان کرے بینتی انت نہ پارا وار
کہُ نانک ایہہ سب جگ ڈُبا جھوٹا موہ پیار

اِجتے رندھاوے نے کہا۔ مہاراج وہ کون گُن ہیں۔ جن سے پاپ اُترتے ہیں۔ تب گورُو جی نے یہ شلوک اُچارا :۔

نانک ناؤ نرنکار ہے آپ نرنجن دیو + کئی جگ ورتارا ورتیا اپنا آپ سمیر
کھیلے کھیلے جگ میں الکھ نہ لکھیا جائے + ترِبھون سوجھی تِس کو جو مارگ دکھائے
پتر کلتر سب بندھناں رہے نیارا آپ + الکھ نرنجن آپ ہے نہ تِس مائی نہ باپ
تپے تپیسر جوگیا گورکھ کئی انیک
جِن کھوجیا تِن پائیا نانک ستگور ایک

اِجتے رندھاوے نے گورُو جی کے پاس بینتی کی۔ سچے پاتشاہ جو آپ کے نام پر دان پُن کرتے ہیں۔ اُن کو کچھ پراپت ہوتا ہے۔ یا کہ نہیں۔ تب گورُو جی نے کہا۔

شلوک

دان پُن سبھوں نہیں سبھے دِنا گورُو کا کھائے + اہنکار کرکے دیوے مُنہ کالا چلیا جنم گنوائے
گئو گھات ہتیا نہیں اُترے تٹ تیرتھ بھرمائے + کہو نانک جگ تھاپ اتھاپے ستگور کنے نہ پایا جائے

جو پُرکھ گئو مار کر تیرتھ جاتے ہیں۔ اُن کی ہتیا نہیں اُترتی۔ سادھوؤں کی نندیا کی ہتیا بھی نہیں اُترتی۔ خواہ تیرتھ کرے۔ پُن کرے۔ تپ کرے۔

اِجتے نے کہا۔ غریب نواز کلجگ میں سنساری سادھو کس کو کہیں اور کس کی پوجا کریں

تب گورُو جی نے یہ شلوک اُچارا :۔

سادھ کہائے مُکھ بُرا جو بولے ؛ ✣ جیہ گھات کرا نرکھ تولے ؛
ہیے سنرائے دوگیہ ناہیں ڈھوئی ✣ کہے نانک تِن ملیاں مُکت ہوئی

اِجتے رندھادے نے کہا ۔ مہاراج جی جو سادھ آپ کے من بھاتے ہیں ۔ اُن کی کیا پہچان ہے ۔ تب گورُو جی نے یہ شلوک اُچارا ۔

سادھ کی مہما بید نہ جانے ادہ گربھ جُون نہیں آئے ✣ اُدہ بُرا نہ بولن کِچھن نہ بولے گورمکھ شبد سمائے
سدا حضُور رہے سنگ راتے ماتے سدا خماری ✣ راگ نِرنتر ملے نو اسی سہج لگی دُھن کاری
گیُت بانی کو دِرلا بُوجھے کچھُو نہ جائے کہنا
کہو نانک تِن ہوئے پراپت جس پُرب لکھے کا لہنا

اِجتے رندھادے نے کہا ۔ مہاراج وہ کون سا دان ہے ۔ جو ستگورُو کو بھاتا ہے ۔ گورُو جی نے کہا ۔ جو سِکھ ستگورُو کے نِمت دان کرے اور اپنا آپ نہ جناوے ۔ اور جو کچھ کرے کہے اِس میں میرا کچھ نہیں ۔ سب ستگور کا ہے ۔ داتا بُھگتا ستگورُو آپ ہے ۔ ساس ساس گورُو کا جاپ کرے ۔ نام کے سامان اور کچھ نہیں ۔ وہ دان پھلتا ہے ۔ اِجتیا جب گورُو ناواں جامہ پہرے گا ۔ اُس وقت اورنگ زیب مُسلمان بادشاہ ہووے گا ۔ وہ ہندوؤں کو بہت تنگ کرے گا ۔

شلوک

ملیچھ جامہ بہت ہوئیکے کرے ہندوآں پر زور ✣ ایک ورن سب بھرشٹ ہوئے ورتے گھور دھندو کور
ہندو دھرم کے کارن کرلیگا بھاری سانگ ؛ ✣ ناواں جامہ پلٹ کے دسواں پہروں پانگ
جیکار کرے سب جگت میں ادہی نانک شاہ ؛ سنت جناں کے کارنے دُشٹاں مارے دھا

ملیچھ ہندوؤں پر بہت ظُلم کریں گے ۔ اور جبراً ہندوؤں کو مُسلمان کریں گے ۔ ہندوؤں کے مندر اور ٹھاکردوارے سب بند کردیویں گے ۔ اور جبراً ہندوؤں کو مُسلمان کریں گے ہندوؤں کی کوئی فریاد نہ سُنے گا ۔ دیوی دیوتے سب چُھپ جاویں گے ۔ جب بُہت ظُلم بڑھ جاوے گا ۔ تو گورُو مظلوموں ، اور گئو براہمناں کی خاطر اپنے سیس اُوپر کشٹ سہاریں گے ۔ اور اپنا بلیدان دے کر جنجُوٹیکے کی لاج رکھیں گے ۔ اگر اِس سمے گورُو بلی نہ دیوے گا ۔ تو سب بھارت ورش مُسلمان ہو جاوے گا ۔ تو گورُو سنسار کی رکھیا کرے گا ۔ دسواں جامہ پہن کر گورُو جہاں جہاں سنتوں کے دکھی ہونگے ۔ اُن کو مار کر نیا دھرم چلادے گا ✣

شلوک

بابا پہلے محل سی دسواں پرگٹی آئے + جنوں بخشے نانکا تینوں دے بجھائے

پہلے سُروپ سے دسواں نرالا ہو دیگا۔ نیچ میں جو جامے پھرے گا۔ وہ سنجم میں رہیگا۔ دسواں جامہ پہن کر ہندوؤں اور مسلمانوں دونو سے ایک تیسرا خالصہ پنتھ ساجے گا۔ اُس پنتھ کا بُود و باش اور پہراوا ہندوؤں اور مسلمانوں سے علیٰحدہ ہوگا۔ خالصہ پنتھ کے اصُول بڑے سخت ہوں گے۔ جو اُن اصولوں پر چلیگا۔ تر جاوے گا۔

اِجتے نے عرض کی۔ سچے پاتشاہ۔ آپ کا حُکم ہے۔ کہ بابر نے بھگتی کرکے بادشاہی لی ہے۔ آپ کا ہی سکھ ہو کر پیچھا کرے۔ بابر کو بادشاہی کس طرح بخشی۔ میری تسلّی کرو۔ تب گورُو جی نے یہ سلوک اُچارا۔

شلوک

بابر دھانا کابلوں آیا ہندوستان + پہلاں ماریا سیدپور بہت ہوئی قتل عام

رہندے بندی کیتے ادس سو نپے پیر شیطان + اگوں دے جے چیتیے تاں کیوں ہوئیے پریشان

گورُو دیکھ نہ سکیا بندکو بہتی پلے سزائے + بابر کو فرمایا سب بندی دے چھڈ ائے

بابر چرنیں ڈھ پیا مجھ کو کرد دُعائے + پاتشاہی چر تائیں کروں پھیر نہ کاہے جائے

بابر کی بینتی سُنی ستگُور بھئے دیال

پاتشاہی چر تیکر دِتیا نانک ندر نہال

پہلے بابر کابل سے آیا تھا۔ اور ہندوستان میں آ داخل ہؤا۔ پہلے سیدپور پر حملہ کیا سیدپور کے لوگ بڑے بزدل تھے۔ اِس سمے گورُو جی وہاں تھے۔ وہ لوگ پیر فقیر کو بالکل نہیں جانتے تھے۔ بادشاہ کے حُکم سے وہ قتل ہوئے۔ گورُو جی کو ترس آیا۔ اور بابر بادشاہ کے من میں ڈر ڈالا۔ بابر نے گورُو جی کو کہا۔ مہاراج مجھ پر مہربانی کرو۔ تب گورُو جی نے خوش ہو کر کہا۔ اے بادشاہ! سب قیدی چھوڑ دو۔ بابر نے کہا۔ غریب نواز۔ میں سب قیدی چھوڑ دیتا ہوں۔ مگر میرا راج بہت عرصہ رہے۔ گورُو جی نے وَر دے دیا۔ سو وہ سات بادشاہیاں راج کرتے رہے۔ بعد میں بابر کی اولاد گورُو جی کے ساتھ اڑے گی۔ اُس وقت اُن کی بادشاہی جاتی رہے گی۔ اِجتے نے کہا۔ سچے پاتشاہ جب ناواں گورُو ہوگا اُن سے پہلے ہو دیگا یا بعد میں۔ ہو دے گا۔ تب گورُو جی نے بچن کیا۔

شلوک

دسواں جامہ پہن کر ورتے دھندُ کار + بھاری سانگ ورتیا پھر جاسی سنسار

منّے حکم سو بخشیئے نہ تر ہوئے خوار
نانک سچا پاتشاہ کِنے نہ پائیو پار

بھائی اِجیتا۔ جب گورو دسواں جامہ پہرے گا۔ تب جگت میں بہت شور پڑے گا۔ مگر گورو ایسا کام کرے گا۔ بُرے اور کھوٹے آدمی سب ڈریں گے۔ گورو اپنے سکھوں کو چُن چُن کر علیٰحدہ کرلیوے گا۔ اور ایسا سخت بچن کریگا۔ جس کو سُنکر بُرے آدمی ٹوٹ جاویں جو اُن کے بچن پر پُورا اُترے گا۔ گورو اُن کو اپنا شبد دیوے گا۔ کبھی وِرلے سکھ کو گورو کا شبد من میں بسے گا۔ جو گورو کا سکھ ہوگا۔ وہ گورو کا حکم منّے گا۔ گورو کا جامہ سنسار میں جہاز ہے۔ جو جہاز پر چڑھے گا۔ وہ بھوجل پار اُترے گا۔ بے مُکھ جہاز پر نہیں چڑھ سکیگا۔ اور وہ جُونوں میں بھرے گا۔ دسویں گورو کے جامے میں سنسار میں دُھندو کار ہوتے گا۔ سنسار بھولکر کُراہے پڑ جاوے گا۔ ہندوؤں کا پرتاپ گھٹتا جاویگا۔ گورو ہندوؤں اور مُسلمانوں دونوں سے علیٰحدہ رہیگا۔ گورو سے کرامات مانگیں گے اور کہیں گے۔ کہ ہم کو کچھ کرامات دِکھاؤ۔ تب ہم یقین کریں گے۔ بھائی اِجیتا کرامات نام قہر کا ہے۔ دُنیا فقیروں سے قہر مانگتی ہے۔ اِس کرکے سنسار میں پرلو آوے گی۔ اِس پرلو میں پاپی دُکھی سب غرق ہو جاویں گے۔ گورو گھر میں قہر اور مہر دو چیزیں ہیں۔ مہر تو شبد ہے۔ اور قہر کرم ہے۔ جونسی بھاونا کوئی کرے گا۔ ویسا پھل پاویگا۔ شبد کو کمانے والا کوئی وِرلا ہی ہوویگا۔ باقی سارا سنسار پشو کی مانند ہوویں گے۔ پھر اِجتے نے کہا۔ گورو جی آپ نے بچن کیا ہے کہ چھیانوے کروڑ جیو نرک سے نکالے ہیں۔ وہ شبد کا جاپ کرکے آواگون سے مُکت پراپت کریں گے۔ یہ بات کسطرح ہے۔ میرا سنسا دُور کرو۔ تب گورو جی نے کہا:۔

شلوک

سادھو بچن نہ مٹئی جے سوجتن کمائے ۔ سُولی کا کنڈا کرے ستگورُ لیے چھڈائے
سوپاپی کا بھریا اِک نِندک دے سِر بھار
نانک لیکھ نہ مٹئی جو لکھیا کرتار ۔

بھائی اِجیتا جو گورو نے بچن کیا ہے۔ سب سچ ہے۔ کیونکہ دن کا بھولا ہُوا اگر رات کو گھر آجاوے تو اُس کو دوش نہیں لگایا جاتا۔ جو کوئی میرا سکھ ہووے گا۔ وہ ٹوٹے ہوئے میل لیوے گا۔ جو نِندک گورو کی سنگت کی نِندیا کریگا۔ وہ نرک گامی ہوویگا۔ جو سکھ گورو

کے بچنوں پر چلیگا۔ اِس کا سُوئی کا کنڈا ہو جاوے گا۔ سِکھ کو سِکھ کی نندیا کرنی بہت بُری ہے۔ یہ سادھ بچن پھرتے نہیں۔ بھائی اِجتیا دسویں جامے میں گورُو سب سے نیارا رہیگا۔ ایک اکال پُرکھ کا آسرا لیوے گا۔ آپ شبد کا جاپ کریگا۔ اور سِکھوں کو جپائے گا۔ جگت میں جیکار ہووے گی۔ جو کوئی سِکھ ہوگا۔ سب گورُو کی پیریں آ پڑے گا۔ چوری۔ یاری زور ظُلم نندیا گورُو کے سِکھ نہیں کریں گے۔ گورُو جی نے یہ شلوک اُچارا:۔

شلوک

چُگا جگنتر ستگُر دُوسر ہویا نہ ہوگ + چوراسی جامے پہن کے پاچھے ہویا الوپ
چو ہتر جامے بھگت جن دس ہیں ستگور رائے + گورمکھ ہوئے سوہل رہے مُنمکھ پلے سرائے
بھر بیڑے لے جائیں گے سنت جناں کے پُور + بے مُکھ ہٹے ٹُٹ موئے منکھ نہ بھئے قبول
گورمکھ جنہیں جا بنا مٹ گئے آون جان + نانک جاتا خصم جن آئے تے پروان

بھائی اِجتے نے بینتی کی۔ غریب نواز آپ نے بچن کیا ہے۔ کہ جو گورُو کا درشن کریگا۔ وہ مُکتی پائے گا۔ اور سنسار پیچھے رہے گا۔ اُن کی بابت حُکم کرو۔ کیونکر ہووے گا۔ تب گورُو جی نے شلوک اُچارا:۔

شلوک

دُھند کار جو ورتسی نہ ہندو نہ مُسلمان + رام رحیم نہ جانسی نہ کو کہے کلام
گائتری نہ ترپن نہ فاتحا نہ درود + نہ تیرتھ دیوہرا نہ دیوی کی پُوج
گورمکھ کوئی نہ جانسی نہ کو ہے اُپدیش + اِکو ورتن ورتیئے نہ کو کرے آدیس
بید کتیب نہ جانسن نہ دوارہ نہ مہنت + روز بانگ نہ ورت نیم نہ کو کڈھے حدیث
کوئی نہ کس کی جانسی نہ کو کرے سلام
نانک شبد ورتدا جس کوٹی مدھی جان

بھائی اِجتیا جب سنسار ایک ورن ہو جاوے گا۔ اور گورُو کا شبد کوئی ورلا ورلا ہی جپے گا۔ اُس وقت ایک بھگت پیدا ہووے گا۔ نیل لبتر پہرے شبد پو بھتیاں اُچارے گا۔ پرماتما آپ اوتاری ہو کر اس کی سہائتا کرے گا۔ اجتے نے کہا۔ مہاراج وہ کون بھگت ہووےگا۔ تب گورُو جی نے یہ شلوک اُچارا:۔
نہکلنک ہوئے اُترسی مہاں بلی اوتار + سنت رچھیا جگ جگ کرے دُشٹاں کرے سنگھار
نواں دھرم چلائے سی جگ ہوم ہووے وار
نانک کلجگ تاریسی کیرتن نام ادھار

تب اجتے رندہادے نے ہاتھ جوڑ کر عرض کی۔ سچے پاتشاہ مجھے بخش لو۔ میں نے آپ کو بچن پوچھ کر بہت تکلیف دی ہے۔ گورُو جی نے کہا۔ بھائی جی جو اِن باتوں کو دِل کر کے پڑھے گا۔ سُنے گا۔ اُس کا اُدھار ہووے گا۔

شلوک

امر بچن گورُدے جیہہ جن رِدے لبائے ÷ مُکت جگت اور مال دھن جگُو جگنتر کھائے
شبد اکھر جِس من بسے کھن ہیں ہوئے اُدھار ÷ پُن پرمارتھ نانکا جِس لگ ترے سنسار
گوشٹ ستگورُ نرنکار جی نال اِجتے رندہاد کیا دِچار
جو سِکھ پڑھے پریت کر سوئی اُترے پار

دوہرا

جنم مرن تاں کا ہٹے پڑھے جو پریت لگائے
جیون تس کا سپھل ہے نانک نام دھیائے
نانک مورت نام کی جپیاں سب دُکھ دُور
نانک تس بلہار نے جو رہندے سدا حضور

سُمندر کی ساکھی

جب بھائی بالے نے اجتے رندہادے کی سمپورن گوشٹ گورُو انگد دیوجی کو سُنائی۔ تب سری گورو نانک دیوجی کے چرتر ایک سے ایک ادھ بُھت سُنکر گورُو انگد دیو جی تین دِن اور تین راتیں گورُو نانک دیوجی کے چرنوں میں لو لگائی بدیہہ رہے۔ جب سریر میں سُدھ آئی۔ تو بھائی بالے کو بُلا کر کہنے لگے۔ بھائی بالا تُم دھن ہو۔ جس نے گورُو جی کے چرتر آنکھوں سے دیکھے ہیں۔ اب اُس سے آگے کا حال ورنن کرو تب بھائی بالے نے آگے کا حال بیان کرنا شروع کیا۔

جب گورُو نانک دیوجی اِجتے رندہادے سے وِداع ہوئے۔ تب بھائی مردانے نے گورُو جی کو کہا۔ سچے پاتشاہ ہم نے سُمندر تو دیکھا۔ مگر لنکا نہ دیکھی۔

جہاں سری رام چندر جی نے چڑھائی کی تھی۔ گورُو جی نے کہا۔ بھائی بالا اور مردانہ آنکھیں بند کرو۔ جب آنکھیں کھولیں تو سمندر کے کنارے جا کھڑے ہُوئے۔

گورُو جی نے کہا۔ میرے پیچھے چلے آؤ۔ اور مُنہ سے واہگورو واہگورو کہتے جاؤ۔ گورُو جی پانی پر اِس طرح چلے جاتے تھے۔ جس طرح دھرتی پر چلتے ہیں۔ بالا اور مردانہ پیچھے پیچھے چلتے جاویں۔ گورُو جی کو اداسنگ سوہنگ جپتے دیکھ کر مردانہ بھی واہگورُو واہگورو چھوڑ کر اداسنگ سوہنگ جپنے لگا۔ اداسنگ سوہنگ جپتے ہی مردانہ سمندر میں غوطے کھانے لگا۔ تب گورُو جی نے کہا۔ مردانہ گورُو کی کرنی کی طرف نہیں دیکھنا۔ گورُو کے بچنوں پر چلنا چاہیئے۔ جو تُم کو کہا ہے۔ وہی کہو۔ مردانہ واہگورُو واہگورُو کہنے لگا تب پھر پہلے کی طرح پانی پر چلنے لگا۔ چلتے چلتے مان سرو در پر جا کھڑے ہوئے۔ وہاں انیک طرح کے ہنس انند بھوگ رہے تھے اور موتی چُن چُن کر کھا رہے تھے۔ جب مردانے نے مان سرو در کا درشن کیا۔ تو گورُو جی کو نمسکار کی اور کہا۔ گورُو جی آپ دھن ہو۔ جنہوں نے ہم کو ایسا استھان دِکھایا ہے۔ تب گورُو جی نے کہا۔ بھائی بالا اور مردانہ آنکھیں بند کرو۔ جب آنکھیں بند کر کے کھولیں۔ تو ہاروں شہر کے پاس جا کھڑے ہوئے۔ اُس شہر کا بادشاہ جوگی کا سکھ تھا۔ جوگی سرپوڑا تھا اور اپنے آپ کو پرمیشور کہلاتا تھا۔ راجہ کو کہتا تھا کہ میرے بغیر اور کوئی پرمیشور نہیں راجہ جوگی کا حُکم مانتا تھا۔ کیونکہ جوگی راجہ کو کہتا تھا۔ کہ جس چیز کی تمہیں ضرورت ہو مجھ سے مانگو۔ میں آپ کو دُوں گا۔ راجہ اور پرجا جس چیز کی ضرورت ہو وے جوگی سے مانگیں۔ جوگی جنتر منتر پڑھ کر پُتر والے کو پُتر۔ دھن والے کو دھن دیتا۔ جب بارش نہ ہووے تو منتروں کے زور سے مینہ برسائے۔ گورُو جی نے شہر کے باہر ڈیرا لگایا۔ اور واہگورو کا سمرن اور شبد کیرتن کرنے لگے۔ راجہ اور پرجا گورُو جی کے درشنوں کو آئے۔ اور متھا ٹیکیا گورُو جی نے کہا۔ راجہ تم پرمیشور کو کیوں نہیں سمرتے۔ راجہ نے کہا۔ اے سنت جی۔ ہمارا جو گورو ہے وہ کہتا ہے۔ کہ پرمیشور میں ہُوں۔ اور کوئی پرمیشور نہیں۔ گورُو جی نے کہا۔ اے راجہ۔ تمہارا ویہار کس طرح چلتا ہے۔ راجہ نے کہا۔ جب ہم کو مینہ کی ضرورت ہوتی ہے تو اُس جوگی کو جا کہتے ہیں وہ مینہ برسا دیتا ہے غرضیکہ وہ ہر ایک پُرش کی مُراد پُوری کرتا ہے۔ اِس واسطے ہم سب اُس کو گورُو مانتے ہیں۔ گورُو جی نے جب یہ بات راجہ سے سُنی۔ تو جوگی کی ساری کرامات کھینچ لی۔ اور مینہ برسنے سے

رہ گیا۔ لوگ بہت دُکھی ہوئے۔ کیونکہ وہاں کے سب کام مینہ سے چلتے تھے۔ جب بارش نہ ہوئی۔
تو راجہ اور پرجا بہت دُکھی ہوئے۔ لوگوں کو پانی پینے کے لئے نہ ملے۔ جوگی نے بڑے
جنتر منتر پڑھے۔ مگر کوئی پیش نہ گئی۔ اور بارش نہ ہوئی۔ جوگی سے نراس ہوکر راجہ اور پرجا
گورو نانک دیو جی کے چرنوں میں گئے۔ گورو جی نے کہا۔ تب بارش ہوگی۔ اگر تم ست نام کا
جاپ جپوگے۔ اور کرتار کے آگے بنیتی کروگے۔ شبد کیرتن کرو۔ کڑاہ پرشاد کرو۔ اکال پُرکھ
سب کام راس کرے گا۔ گورو جی سے یہ بچن سُنکر راجہ نے آدمی بھیج کر رسد منگوا لی۔
اور واہگورو کا جاپ کر کے کڑاہ پرشاد تیار کیا۔ تمام لوگ گورو جی کے سکھ ہوئے۔ گورو
جی نے سب کو چرن پوہل دی۔ اور سکھ کیا۔ وہ لگے واہگورو واہگورو کرنے۔ کڑاہ پرشاد
بانٹا۔ خوب بارش ہوئی۔ لوگوں نے گورو جی کو بنیتی کی۔ کہ کرپا کر کے ہمارے پاس
رہو۔ کیونکہ آپ کے یہاں رہنے سے ہمارا اُدھار ہو وے گا۔ گورو جی نے کہا۔ جب تم نے
کوئی کارج کرنا ہو وے۔ تو ایک من ہوکر ارداس کرنی اور ہاتھ جوڑ کر کہنا۔ کہ اے اکال
پُرکھ جی۔ ہمارا کارج پورن کرو۔ خواہ کیسا بھی کام ہو فوراً ہو جاوے گا۔ دھرم کی
کمائی کرنی۔ نام جپنا۔ آئے سنت کی ٹہل کرنی۔ جھوٹ نہیں بولنا۔ بانی کے ساتھ پریم رکھنا
جب گورو جی وہاں سے چلنے لگے۔ تو راجہ نے ایک جواہرات کا تھال بھر کر گورو جی کے آگے
آ رکھا اور کہا۔ غریب نواز۔ یہ بھیٹا قبول کرو۔ گورو جی نے کہا۔ راجہ ہمارے پاس پرمیشور
کے نام کا اچرج جواہرات کا خزانہ ہے۔ یہ جھوٹے جواہرات ہمارے کسی کام نہیں۔
مردانے نے کہا۔ گورو جی ایک دو تولے لو۔ گورو جی نے کہا۔ بھائی مردانہ یہ جواہرات
دُکھ رُوپ ہیں۔ تیرے پاس سچا نام لال ہے۔ تم شبد پڑھو۔ مردانے نے متھا ٹیکیا۔
گورو راجہ پر خوشی کر کے آگے کو چلے +

ساکھی سکھوں کو سُنائی

سری گورو نانک دیو جی جوتی سروپ ساری دھرتی کا سیر کر کے اینک پاپیوں کا اُدھار
کر کے ایک دن بیٹھے تھے۔ کہ چار سکھ آئے اور گورو جی کے چرنوں پر متھا ٹیکیا اور بیٹھ گئے۔
جب دو گھڑیاں بیٹھے گذر گئیں۔ تب اُنہوں نے گورو جی کے آگے ارداس کی۔ ہے دینا ناتھ
کرپا کر کے ہمیں بتاؤ۔ کہ سنتوں کی سیوا کرنے سے کیا پھل ہوتا ہے۔ گورو جی نے اُنکی پرارتھنا

سُنکر یہ ساکھی سُنائی ۔

ایک برہمن گنگا کے کنارے رہتا تھا ۔ وہاں ایک ٹھاکر دوارہ تھا ۔ اُس ٹھاکر دوار میں سادھو مہاتما بہت آتے جاتے تھے ۔ بھگوان کا بھجن اور گیان چرچا بہت ہوتی تھی ۔ براہمن کا ڈیرا اُس ٹھاکر دوارے کے نزدیک ہی تھا ۔ جب کوئی سنت مہاتما آوے تو براہمن کو درشن ہُوا کرے ۔ وہ براہمن چمڑے کی ڈھالیں بنا کر بیچا کرتا تھا ۔ اِسکی ساری عمر اِسی کام میں گُذر گئی ۔ سنتوں کے درشن وہ پریم سے نہیں کرتا تھا ۔ بلکہ اُتنے سُدھ ہی ۔ جب سادھو اِس کے ڈیرے کے آگے سے گذریں ۔ اِس کو درشن ہو جاویں ۔ جب وہ مرگیا تو دھرم راج نے دُوتوں کو حکم دیا ۔ کہ جاکر اِس پاپی کو پکڑ لاؤ ۔ کیونکہ اِس نے مُنکھ جنم پاکر پرمیشور کا سِمرن نہیں کیا ۔ اور ساری عمر یونہی گنوا دی ہے ۔ دھرم راج کی آگیا پاکر جم دُوت براہمن کو ہاتھوں میں سنگل اور پاؤں میں بیڑیاں ڈال کر مارتے گھسیٹتے دھرم راج کے سامنے لے گئے ۔ دھرم راج نے کہا ۔ اِس کو نرک میں لے جاؤ ۔ جم دُوت براہمن کو نرک کی طرف لے گئے ۔ جب اُس برہمن کو نرک میں ڈالا ۔ تو نرک سے جو بدبُو آتی تھی ۔ وہ ہٹ گئی ۔ اور نرکی جیو جو ہاہا کار کرتے تھے چُپ ہو گئے ۔ دھرم راج نے چتر گپتوں سے پُوچھا ۔ کہ یہ وہی براہمن ہے ۔ اِس کے نرک میں پڑنے سے نرک ٹھنڈا ہو گیا ہے ۔ چتر گپتوں نے جمدُوتوں سے پُوچھا ۔ اُنہوں نے کہا کہ یہ وہی براہمن ہے ۔ جس نے اپنا دھرم چھوڑ کر نیچوں کا دھرم سویکار کیا تھا ۔ اور ساری عُمر وشیوں میں گذاری ہے ۔ شراب ماس مچھلی کھاتا رہا ہے ۔ دھرم راج نے کہا ۔ اِس کے کرم دیکھو ۔ چتر گپتوں نے جب اِس کے کرم دیکھے ۔ تو لکھا تھا ۔ کہ یہ برہمن ساری عمر سنتوں کے درشن کرتا رہا ہے ۔ اور بڑے بڑے مہاتماؤں کے چرنوں کی دھوڑ اُڑکر اِس کے جسم پر پڑتی رہی ہے ۔ اِس کر کے اِس کا سریر پوِتر ہو گیا ہے ۔ دھرم راج کے کہنے پر اِس کو نرک سے نِکالنے لگے ۔ براہمن نے کہا ۔ میں تب نرک سے نِکلوں گا ۔ اگر اِن تمام نرکی جیووں کو باہر نکالو گے ۔ جم دُوت دھرم راج کے پاس گئے ۔ اور کہا کہ یہ براہمن نرک سے باہر نہیں نِکلتا ۔ کہتا ہے کہ نرک میں جتنے جیو ہیں ۔ اُن سب کو باہر نِکالو ۔ تب میں نِکلوں گا ۔ دھرم راج نے کہا ۔ جاؤ سب کو نرک سے باہر نِکال دو ۔ جمدُوتوں نے سب کو نرک سے باہر نکال کر مات لوک میں بھیجدیا ۔ اور برہمن کو بیکُنٹھ کو بھیج دیا ۔ شری

گورُو نانک دیو جی نے کہا۔ کہ سنتوں مہاتماؤں اور سادھوؤں کے درشن کا ہی مہاتم ہے
کہ برہمن آپ بھی اُدھرا۔ اور کئی جیوؤں کا اُدھار کیا۔ تب وہ سِکھ گورُو جی کی چرنیں
لگے اور کہنے لگے کہ آپ میں اور پرمیشور میں کوئی بھید نہیں ہے۔ سنگت میں اُس وقت
ایک کھتری بیٹھا تھا۔ جس کے پاس چار کروڑ روپیہ تھا وہ نہ کِسی سنبندھی اور رشتہ دار
کو روپیہ نہ دیتا۔ اور نہ ہی دھرم کے راستے کچھ خرچ کرتا۔ بڑا کنجوس اور مایا دھاری تھا
گورُو جی کی اُستت سُن کر گورُو جی کے چرنوں پر آ متھا ٹیکیا اور کہا۔ گورُو جی مجھے کوئی
اُپدیش کرو۔ جس سے میری کلیان ہووے۔ گورُو جی نے کہا۔ بھائی سِکھا یہ مایا ساتھ
جانے والی نہیں ہے۔ آدمی کے مر جانے کے بعد یہاں ہی رہ جاتی ہے۔ سو اگر اسے شُبھ
کاموں میں لگایا جاوے۔ غریبوں میں بانٹ دی جاوے۔ کوئی کھوہ باؤلی لگائی جاوے
ننگے کو کپڑا اور بھوکے کو بھوجن دیا جاوے۔ تو یہ دان انت کو سہائتا کرتا ہے۔ جو کوئی
مایا کو زمین میں دبا چھوڑتا ہے۔ کسی پر اُپکار پر خرچ نہیں کرتا۔ وہ پُرش نرک گامی ہوتا
ہے۔ اور دُکھ سہتا ہے۔ یہ سُنکر وہ کھتری بہت بھے بھیت ہؤا۔ اپنی ساری مایا
پرماتما کے راہ لُٹا دی۔ ایک دھرم سالہ بنوائی۔ اِس میں آئے گئے سادھوؤں کے لئے
لنگر لگوایا۔ اور لگا پرمیشور کا جاپ جپنے۔ گورُو جی اُپدیش دے کر آگے کو چلے ÷

بگھیاڑ کے پرتھائے ساکھی

ایک دِن سمندر کے کنارے گورُو جی بیٹھے تھے۔ مردانہ کیرتن کر رہا تھا۔ تھوڑی دُور
پر ایک مُردہ پڑا ہؤا تھا۔ اِتنے میں ایک بگھیاڑ آیا۔ اور اِس مُردے کو سُونگھ کر چلا گیا۔
مردانے نے یہ تماشہ دیکھا۔ اور گورُو جی کو بنتی کی۔ غریب نواز۔ بگھیاڑ بھوکا ہے۔
مگر اِس نے اُس مُردے کو کھایا نہیں۔ دو دفعہ سُونگھ کر چلا گیا۔ کیا کارن ہے۔ سرب
شکتیمان گورُو جی نے مردانے کی عرض سُنکر بگھیاڑ کو بُلایا۔ اور کہا کہ اے بگھیاڑ تُم نے
بھوکے ہونے کے باوجود اُس مُردے کو کیوں نہیں کھایا۔ بگھیاڑ نے کہا۔ مہاں پُرکھ جی!
آپ کے درشن کرنے کا صدقہ میرا بردہ شُدھ ہو گیا ہے۔ مَیں نے اِس مردے کے سب
انگ سُونگھے مگر کوئی انگ بھی سکارتھ نہیں دیکھا۔ کیونکہ اِس نے رسنا سے پرمیشور کا بھجن
نہیں کیا۔ کانوں سے پرمیشور کی کتھا نہیں سُنی۔ چرنوں سے کِسی دھرم سالہ یا گوردوارے

نہیں گیا۔ کسی تیرتھ پر جا کر اشنان نہیں کیا۔ اور نہ ہی اپنا مستک سادھو دھوڑی سے پوتر کیا ہے۔ ہاتھوں سے کسی سنت مہاتما کی سیوا نہیں کی۔ اور نہ ہی کوئی دان پُن کیا ہے۔ اس واسطے میں نے خیال کیا۔ کہ جو کوئی اس کا ماس کھا دے گا۔ وہ ادھوگتی کو پراپت ہو دے گا۔ سو مہاں پُرش جی ایسے دُشٹ اور پاپی کے ماس کھانے سے بھوکے رہ کر مر جانا اچھا ہے۔ گورُو جی نے اس مُردے اور بگھیاڑ پر کرپا درشٹی کر کے دونوں کی کلیان کی۔ گورُو جی نے مردانے کو کہا۔ جو پرانی منکھ جنم دھارن کر کے ست سنگ نہیں کرتے۔ اُن کا جنم نِسپھل ہے۔ منکھ جنم بار بار نہیں ملتا۔ ایسا امولک جنم پا کر جو ست سنگ اور بھجن نہیں کرتے اُن کی گتی نہیں ہو دے گی۔

ساکھی راکھشوں کیساتھ

ایک دن گورُو جی اور ہم جنگل میں بیٹھے تھے۔ کچھ سماں گذرنے پر بہت سے راکھش اُس جنگل میں پھرتے نظر آئے۔ راکھشوں کو دیکھ کر مردانے کا رنگ زرد ہو گیا۔ اور گورُو جی کو کہنے لگا۔ یہ بلائیں ہم کو کھا جائیں گی۔ آپ کو تو نہ کسی کا ڈر ہے۔ اور نہ کوئی آپ کو مار سکتا ہے۔ تب گورُو جی نے کہا۔ بھائی مردانہ رباب بجاؤ اور شبد پڑھو۔ کوئی راکھش تمہارے نزدیک نہیں آوے گا۔ راکھشوں نے جب تین پُرشوں کو دیکھا۔ تو بڑے خوش ہوئے۔ اور کہنے لگے۔ کہ رب نے ہمارے لئے آہار بھیجا ہے۔ آج آدمی کا ماس کھاویں گے۔ مگر جب نزدیک آئے اور شبد کی آواز کانوں میں پڑی۔ تو من شانت ہو گئے۔ اور پاس آکر بیٹھتے جاویں۔ جب شبد کا بھوگ پڑا۔ تو اُنہوں نے گورُو جی کو متھا ٹیکیا۔ راکھشوں کے سردار نے کہا۔ کہ ہم ماس آہاری ہیں۔ اور آدمیوں کا ماس کھاتے ہیں۔ جب سے آپ کا درشن کیا ہے۔ ہمارے من شانت ہو گئے ہیں۔ ہم نے سمجھ لیا ہے۔ کہ آپ کے شبد سے ہماری گتی ہو دے گی۔ غریب نواز۔ ہماری مُکت کرو۔ آپ کے درشن میں یہ گُن ہے۔ کہ آپ کو کھانے کے لئے آئے تھے۔ مگر آپ کے درشن سے ترپت ہو گئے ہیں۔ ہماری کلیان کرو آپ دیا کے سمندر ہو۔ گورُو جی نے کہا۔ کہ تم ہاروں شہر میں جاؤ۔ ہم وہاں سکھی چلا آئے ہیں۔ وہاں دھرمسالہ میں ٹہل سیوا کیا کرو۔ اور ست نام واہگورو جپا کرو۔ وہاں سے کڑاہ پرشاد لے کر کھانا۔ تمہاری مُکتی ہو جاوے گی۔ گورُو جی اُن راکھشوں کو اُپدیش دے کر آگے چلتے بنے۔

سادھوؤں کیساتھ ساکھی

ایک دِن مردانے نے گورُوجی کو کہا۔ کہ جس جگہ گورکھ ناتھ نے تِل کھا کر تپسیا کی ہے۔ اُس جگہ کا نام تِل گنج ہے۔ وہاں چلو درشن کریں گے۔ گورُوجی نے کہا۔ بھلی بات ہے۔ آنکھیں بند کرو۔ جب ہم نے آنکھیں کھولیں۔ تو تِل گنج آئے کھڑے ہُوئے۔ گورُوجی وہاں آسن لگا کر بیٹھ گئے۔ سارے سِدھ آئے۔ اور گورُوجی کو آدیس کی۔ گورُوجی نے کہا۔ آؤ سِدھو۔ ناتھو۔ جتیو بیٹھئے۔ سِدھ بیٹھ گئے۔ اَور ایک تِل گورُوجی کے آگے آدھرا۔ اور من میں وچار کیا۔ دیکھیں یہ تِل کسطرح برتاتے ہیں۔ سِدھوں نے بل کرکے وہاں کا سارا پانی چھُپا لیا۔ جب سری گورُو نانک جی نے تِل دیکھا۔ تو بھائی مردانے کو کہا۔ کہ اِس پہاڑی کے اُوپر کپل مُنی تپ کرتے ہیں۔ اُن کی سمادھی لگی ہُوئی ہے۔ اُن کے آگے ایک تُونبا جل کا بھرا پڑا ہے۔ تم جاؤ اَور آہستہ سے وہ جل کا تُونبا اُلٹا آؤ۔ پیچھے دیکھنا مردانہ پہاڑی پر گیا اور پانی والا تُونبا اُلٹا آیا۔ بالے کو کہا کہ تِل کو گھوٹو۔ جب تُونبا اُلٹا ہُوا۔ تو اِس سے جو پانی نِکلا۔ اُس کی ندی بن گئی۔ اور پانی ہی پانی ہو گیا۔ گورُوجی نے کہا اِس گھوٹنے ہوئے تِل کو پانی میں مِلا کر سب سِدھوں میں برتا دو۔ یہ دیکھ کر سب سِدھ حیران ہو گئے۔ منگل ناتھ بولا۔ تپا جی۔ آپ تو پُورن سادھُو ہو۔ سب سِدھ بڑے بھیت ہو گئے۔ اور کہنے لگے۔ یہ سب قدرت کرتار نے آپ کو بخشی ہے۔ گورُوجی نے منگل ناتھ کو کہا ناتھ جی۔ جن کے ہِردے میں مایا ہے۔ اور آسن چھوڑ کر دربدر پھرتے ہیں۔ اُن کو پربھ کس طرح پراپت ہووے۔ وہ ممتا میں پھنسے ہُوئے ہیں اور استریوں کے ہنکاری ہیں۔ نہ وہ گرہستی ہیں اور نہ ہی اودھُوت۔ سُنو ناتھو۔ جو اپنے آسن پر بیٹھے ہو۔ آپ کی پرالبدھ وہاں ہی پہنچے گی۔ گھر گھر مانگتے پھرنا شرم ہے۔ کرتار اُوپر بھروسہ رکھو اور من میں شانتی رکھو۔ یہ ترشنا کی آگ بُری طرح جلاتی ہے اور شانتی سے بغیر گورُو کے شبد کی سمائی نہیں ہوتی۔ جب تک گورو کو دِل کر نام کا ابھیاس نہیں کرتے۔ تب تک تمہاری مُکتی نہیں ہوتی۔ اَور جب تک اِس سریر کا آواگون نہیں مِٹتا۔ باشنا کے باندھے جنم مرن کی پھاہی میں پھنسے کرا دیں جا دیں گے۔ بِند نہیں رکھتے اور جتی کہلاتے ہیں۔ مایا کے واسطے ترلوکی میں مانگتے پھرتے ہیں۔ جیوؤں پر دیا نہیں کرتے۔ اُن کو گیان کی جوت کا اُجالا نہیں ہوتا۔ چِنتا کی آگ

میں سڑتے رہتے ہیں۔ نام کے بغیر کیسے پار اُتریں گے۔ جس جوگی کے چت میں جت ست سنجم ہے۔ اِس کو کرپا درشٹی سے مُکت کرتے ہیں۔ جس جوگی کے چت میں یہ چیزیں ہیں۔ وہ جوگی تین بھون کا مالک ہے۔ ستگورو کے یہ بچن سُنکر سب سِدھ چرنوں پر گر پڑے۔ وہاں ہی گورو جی نے سِدھ گوشٹ بانی اُچارن کی۔ سب سِدھوں کے من میں شانتی آئی۔ بھنگرناتھ نے دِل میں بڑا ہنکار کیا۔ اور کہنے لگا۔ میں اودھوت ہوں۔ کچھ کرامات دکھاؤ۔ تب میں آپ کے آگے نمسکار کروں گا۔ یہ کہہ کر مردانے کا رباب لے کر بھنگرناتھ اُڑا گورو نانک دیو جی نے اپنی کھڑاؤں کو حکم دیا۔ کہ بھنگرناتھ کو مار مار کر نیچے اُتار لاؤ۔ حکم پا کر کھڑاویں اُڑیں۔ اور بھنگرناتھ کو مار مار کر نیچے لا اُتارا۔ مردانے کو رباب دیا۔ شرمندہ ہو کر گورو جی کے چرنوں پر متھا ٹیکیا۔ تب گورکھ ناتھ نے کہا۔ کیوں رے بھنگرناتھ دیکھی تیرے کی کرامات۔ مار کھائے بغیر نہ رہ سکا۔ سب سِدھوں نے گورو جی کے آگے متھا ٹیکیا گورو جی نے سب اُوپر خوشی کی۔ گورو نانک دیو جی نے جو اُس وقت سِدھ گوشٹ اُچاری حکم کیا۔ کہ جو کوئی سِکھ یہ گوشٹ سُنے اور سُنا دے گا۔ وہ پرم گتی کو پراپت ہووے گا سب سِدھ خوشی خوشی وداع ہوئے۔

ساکھی لنکا کے ٹاپو کی

جب گورو نانک دیو جی سِدھوں سے وداع ہوئے۔ تو بالے اور مردانے نے ہاتھ جوڑ کر عرض کی۔ کہ اے دین دیال جب سری رام چندر جی نے لنکا پر چڑھائی کی تھی اور سِینا کو پار اُتارنے کے لئے پُل باندھا تھا۔ کرپا کر کے وہ استھان ہم کو دکھاؤ۔ تب حکم ہُوا۔ آنکھیں بند کرو۔ جب آنکھیں کھولیں۔ تو سیت بند رامیشر پر جا کھڑے ہوئے۔ مردانے نے پُوچھا۔ سچے پاتشاہ یہ شِو لنگ کیسا ہے۔ تب گورو جی نے کہا۔ کہ جب سری رام چندر جی نے پُل کا ارنبھ کیا تھا۔ تو بندروں کو پربت لینے کے واسطے بھیجا تھا اِس وقت کارج نِروِگھن واسطے یہ رامیسر شِو جی کا استھان کیا تھا۔ پھر بندروں کو حکم دیا تھا۔ کہ جا کر پتھر لاؤ۔ اور اُوپر رام نام لکھ کر تار دو۔ اِس طرح رام نام لکھ کر پتھر تارے۔ پُل تیار ہو گیا۔ اور ساری سِینا پار ہو گئی۔ مردانے نے گورو جی کو عرض کی۔ سچے پاتشاہ سری رام چندر جی اوتار تھے۔ اگر وہ چاہتے۔ تو سمندر کو

سُکھا دیتے۔ اَور سیتا پار لنگھا دیتے۔ پُل باندھنے کی تکلیف کیوں کی۔ گورُو جی نے جواب دیا۔ بھائی بالا اور مردانہ سری رامچندر جی مریادہ پرشوتم تھے۔ اِس واسطے اُنہوں نے ایسا کیا۔ اُنہوں نے وِچار کیا۔ کہ ہمارا درشن سب لوگوں نے نہیں کرنا۔ نام کر کے سارا سنسار پار اُتر جاویگا۔ اِسی لئے پُل باندھا تھا۔

گورُو جی نے کہا۔ چلو بھائی بالا۔ مردانہ تمہیں لنکا دِکھائیں۔ مردانے نے کہا۔ گورُو جی اُسی پُل سے گذریں گے۔ گورُو جی نے کہا۔ مردانہ پُل باندھا تھا۔ مگر لنکا جیت کر پھر توڑ ڈالا تھا۔ مردانے نے کہا۔ تب گورُو جی کہاں سے جاویں گے۔ گورُو جی نے کہا۔ ست نام کے آسرے آپ کو لے چلیں گے۔ یہ کہہ کر گورُو جی سمندر کے اُوپر چل پڑے۔ پیچھے پیچھے بالا اور مردانہ چل پڑے۔ اور لنکا کے باہر جا پہنچے۔ وہاں آگے راکھش پھر رہے تھے۔ مردانہ دیکھ کر ڈر گیا۔ گورُو جی نے کہا۔ بھائی مردانہ شبد پڑھو۔ دیہہ کو اَنت جان۔ دیہہ کا ادھ سُرُپ۔ بھُوت تیرا پھل جاوے گا۔ تب مردانے نے کہا۔ پہلے میں پڑھتا سُنتا تھا۔ مگر اب آپ کے بچن کر کے میری تسلی ہے۔ اب خواہ سو برس جیوں یا ابھی مرجاؤں۔ میرا دیہہ کے ساتھ کوئی پرجوجن نہیں جسطرح سانپ کنچ اُتار دیتا ہے۔ ویسے ہی مَیں نے اِس دیہہ کا ابھمان چھوڑا۔ یہ بچن ہو ہی رہے تھے۔ کہ دو راکھش گورُو جی کے پاس آ کھڑے ہوئے۔ اور پُوچھنے لگے۔ تُم کون ہو۔ اور کہاں سے آئے ہو۔ تب گورُو جی نے کہا۔ کہ ہم سری رامچندر جی کے دُوت ہیں۔ اور بھبھیکن کو ملنے آئے ہیں۔ راکھش راجہ بھبھیکن کے پاس گئے۔ اور کہا کہ تین مُنکھ آپ کے ملنے کے لئے آئے ہیں۔ اور کہتے ہیں۔ کہ ہم سری رام چندر کے دُوت ہیں۔ یہ سُنتے ہی راجہ ننگے پاؤں منتریوں کو ساتھ لے کر گورُو جی کے چرنوں میں آ حاضر ہُوا۔ اور نمسکار کی! گورُو جی نے کہا۔ بھبھیکن جی کب سے آپ رام جی سے بچھڑے ہو۔ تب بھبھیکن نے کہا۔ سنت جی۔ جب مہاراج سے وداع ہُوا تھا۔ تب رام جی نے مجھے کہا تھا۔ کہ ہے بھبھیکن وچھوڑا تب ہوتا ہے۔ جب ہردے سے مہاراج کا نام بھُول جاوے۔ سو سنت جی میں تو ہر دم سری رامچندر جی کا نام سمرتا ہوُں۔ میرے ہردے سے کبھی مہاراج کا نام نہیں بھُولا۔ سنت جی جب میں سری رام جی کو ملا تھا تو میرے ہردے میں راج کی اچھیا تھی۔ جب اُن کا درشن کیا۔ تو راج اندھیرے کنوئیں کی نیائیں

جانا۔ کیونکہ دھندوں میں پڑ کر پھر درشن نہیں ہوتا۔ نہکام ہو کر بھیٹا کی۔ تب سری رام چندر جی نے کہا۔ آؤ لنکیش۔ میں نے بینتی کی۔ ہے مہاراج میرے من میں راج کی خواہش نہیں۔ تب رام جی نے کہا۔ اے بھبھیکن جب گھر سے چلا تھا۔ تو راج کی آشا تمہارے من میں تھی۔ سو ہمارا برد ہے۔ جگیاسُو کی منو کامنا پوری کرنی۔ اور پھر نہکام کر کے اِس کا اُدھار کرنا۔ تب میں نے سری رام جی کے چرنوں پر متھا ٹیکیا۔ سری گورو نانک دیوجی نے کہا۔ بھبھیکن تم دھن ہو۔ رام جی نے آپ کو جیون مُکتی دی ہے۔ جو بھبھیکن تم چرجیون رہو۔ بھبھیکن نے گورو جی کو بینتی کی۔ سنت جی پرمیشور ہیں اور سنتوں میں کچھ بھید نہیں اِس لیئے کرپا کر کے آپ ایسا اُپدیش کرو۔ جس سے من میں شانتی آوے۔ گورو جی نے کہا۔ اے بھبھیکن۔ آپ نے گورو کے بچن کا ابھیاس کرنا۔ اور سنتوں کی سنگت کرنی۔ رام نام کا بھجن کرنا۔ آپ کا اُدھار ہو دے گا۔ بھبھیکن نے گورو جی کو متھا ٹیکیا۔ پھر بھائی بالے نے بھبھیکن سے پُوچھا۔ بھگت جی۔ یہاں ہنومان جی رہتے ہیں۔ بھبھیکن نے کہا۔ وہ تو ارن کی چکھا اُوپر بیٹھے رہتے ہیں۔ اگر حکم کرو۔ تو بُلا لادیں۔ مگر وہ سری رام چندر جی کے رُوپ بنا کسی کے آگے متھا نہیں ٹیکتے۔ گورو جی نے کہا۔ آپ اُس کو بُلا لادیں۔ ہم اُس کو سری رام چندر جی ہی کا درشن کرادیں گے۔ بھبھیکن نے ہنومان کو بُلایا۔ ادھر گورو نانک دیو جی سری رام چندر بنے۔ بالے کو لکشمن اور مردانے کو سیتا بنایا۔ ہنومان نے دیکھ کر متھا ٹیکیا۔ گورو جی نے کہا۔ اے ہنومان۔ ہم کو سرب بیاپی جانا کرو۔ تب تم کبھی سری رام جی سے نہیں بچھڑو گے۔ تم ایسا سمجھو۔ جو جیو دیہہ دھاری ہیں۔ وہ سب اُن کے ہی ہیں۔ رام جی سرب دیاپی ہیں۔ تب ہنومان نے کہا۔ مہاراج جی میں آپ کو ٹھیک جانتا ہوں۔ اُپاشنا کر کے آپ کا داس ہوں۔ پرمیشور کر کے بھی آپ کو جانتا ہوں۔ گیان کر کے آپ سارے رمے ہو۔ مجھ پر کرپا درشٹی رکھنی۔ اِتنے بچن کر کے ہنومان اپنے استھان کو چلا گیا۔ بھبھیکن بھی متھا ٹیک کر چلا گیا۔ گورو جی نے اپنا اصلی رُوپ دھارن کیا۔ مردانے نے گورو جی کو کہا۔ سچے پاتشاہ ہم کو بغداد شہر دکھلاؤ۔ گورو جی نے کہا۔ جو ہمو گے تو دکھلا دیں گے۔

بغداد شہر کی ساکھی

گورو جی انتر دھیان ہوئے۔ تو بغداد شہر کے باہر جا بیٹھے۔ مردانہ شبد پڑھنے لگا۔

تو لوگوں نے کہا بھائی ۔ سرُود بند کرو ۔ کیونکہ پیرجی آویں گے ۔ تو خفا ہو دیں گے ۔
گورُو جی نے کہا ۔ بھائی جب آپ کا پیر آوے گا ۔ تو سرُود بند کر دیویں گے ۔ اِتنے میں پیر اپنے
مُریدوں سمیت آ گیا ۔ اور کہا کہ سرُود بند کرو ۔ گورُو جی نے کہا ۔ پیر جی سرُود سے رُوح
خوش ہوتا ہے ۔ کیونکہ جس وقت بادا آدم نے بُت بنائے تھے ۔ اسوقت رُوح وِچ داخل
نہ ہو دے ۔ تب خدا نے فرشتوں کو حُکم کیا ۔ کہ اِس کے سر سرود کرو ۔ جب بُت کے سر سرُود
کیا ۔ تب رُوح بُت میں داخل ہُوا ۔ اگر کہو کہ پیغمبر نے سرُود بند کیا ہے ۔ اُس نے تو بد فعلی
سرُود بند کیا ہے ۔ رب کی یاد کا سرُود بند نہیں کیا ۔ آپ سرُود کیوں بند کرتے ہیں ۔ پیر نے
کہا ۔ ہمارے پیغمبر نے زمین اور آسمان میں خُدا کی صفت کی ہے ۔ اور سرُود منع کیا ہے ۔
گورُو جی نے کہا ۔ پیر جی ۔ لاکھوں پاتال اور لاکھوں آسمان ہیں ۔ اُن کے اوڑک کو بھالتے
تھک گئے ہیں ۔ اُن کا انت نہیں پایا جاتا ۔ بید بھی یہی کہتے ہیں ۔ کہ پاتال اور آسمان
بے انت ہیں ۔ پیر نے کہا ۔ کہ ہمارے پیغمبر نے سات آسمان اور سات پاتال کہے ہیں ۔ گورُو
جی نے کہا ۔ جس وقت حضرت جبرائیل پیغمبر کو معراج میں لے گئے تھے ۔ تو راستے میں ایک
قطار اُونٹوں کی گذر رہی تھی ۔ پیغمبر کھڑے رہے ۔ جبرائیل نے پُوچھا ۔ کھڑے کیوں
ہو ۔ پیغمبر نے کہا ۔ قطار گذر جاوے گی ۔ تب چلیں گے ۔ حضرت جبرائیل نے کہا ۔ کہ مَیں
ابھی پیدا نہیں ہُوا تھا ۔ تب سے یہ قطار گذر رہی ہے ۔ پیغمبر نے کہا ۔ دیکھنا چاہیئے
جو کیا ہے ۔ ہر ایک اونٹ پر دو دو صندوق ہیں ۔ اور تالے لگے ہُوئے ہیں جب
صندوق کھولا ۔ تو کیا دیکھیں کہ صندوق انڈوں سے بھرا ہُوا ہے ۔ جب ایک انڈہ
کھولا ۔ تو حضرت جبرائیل اور پیغمبر دونوں انڈے میں پرویش کر گئے ۔ کیا دیکھتے
ہیں ۔ کہ ایک ایک جبرائیل اور ایک ایک پیغمبر آگے انڈے میں بیٹھے ہیں ۔ وہاں
سے نکل گئے ۔ تو حیران ہوئے ۔ کہ باقی کے انڈوں میں بھی اِسیطرح ہے ۔ قطاروں
کا کوئی حساب نہیں آتا ۔ ہم اور تم کے انڈے کے رہنے والے ہیں ۔ مہاراج کی قُدرت
کا کوئی بھید نہیں پایا جاتا ۔ گورُو جی نے کہا ۔ پیر جی اوّل آپ کے دو پیر ہوئے ہیں ۔
عبدالرحمن اُس نے نو خاندان کئے ۔ دوسرا عبدالواحد اِس نے پانچ خاندان کئے ۔
چودہ خاندان اور بہتر فرقے ہُوئے ہیں ۔ ہم اُن میں سے کسی خاندان سے نہیں ہیں ۔
دھرم کی ہانی ہوئی ۔ ہندوؤں نے کرم دھرم چھوڑ دیا ہے ۔ ست کی بردھی واسطے اور

دہرم کی جیاتی واسطے اکال پُرکھ نے ہم کو بھیجا ہے۔ تب پیر نے کہا۔ ایمان لیوو۔ بانگ دیوو۔
کسی خاندان کے ہووو۔ ورنہ تمہیں سنگ سار کریں گے۔ گورُوجی نے پیر کے یہ لفظ اُونچی سُر
سے بانگ دی۔ سری اُکھ واک "گور براکال ست سری اکال۔ چت چرن نام گھر گھر نام سب
پر کرپال جو رس زدال" مُسلمانوں نے یہ بلند آواز سُنی۔ تو سب مُورچھا ہو گئے۔ گورُو
جی نے کہا۔ سب کا مرنا اچھا نہیں۔ یہ سوچ کر گورُوجی نے پیر پر کرپا درشٹی کی۔ پیر نے دیکھا۔
سب مُسلمان مُورچھا ہو گئے ہیں۔ یہ قدرت خدا کی دیکھ کر دل میں کہنے لگا۔ کہ یہ فقیر تو
بڑی کرامات والا ہے۔ جس نے صرف ایک خدا کو پہچانا ہے۔ خدا نے دھرتی اور آسمان
میں اِس فقیر کو مشہور کیا ہے۔ اور خدا کی یاد بغیر اِس کا ایک سانس بھی خالی نہیں
جاتا۔ ہاتھ جوڑ کر کہنے لگا۔ اے نانک جی۔ جسطرح مجھ پر مہربانی کی ہے۔ اسی طرح
اِن لوگوں پر بھی کرو۔ گورُوجی نے کہا پیر جی آپ تو ہمیں پتھر مارنے آئے تھے۔ اب مارتے
کیوں نہیں۔ پیر شرمندہ ہو گیا۔ اور گورُوجی کے پاؤں پکڑ لیے۔ اور عرض کی سنت جی
بغداد شہر میں آج تک کسی کی کرامات نہیں چلی تھی۔ آپ خدا رسیدہ فقیر ہیں۔ آپ
نے یہ کرامات دکھائی ہے۔ اب آپ ہمارے گناہ معاف کرو۔ گورُوجی نے تمام مورچھا ہوئے
ہوئے بندوں پر کرپا درشٹی کی۔ سارے سُرت میں آگئے اور گورُوجی کے آگے ہاتھ
جوڑ کر نمسکار کی۔ پیر نے گورُوجی سے پُوچھا۔ فقیر جی آپ نے جو لکھاں پاتال اور لکھاں
آکاش کہے ہیں۔ اِن کے متعلق بتاؤ۔ وہ کس طرح ہیں۔ تب گورُوجی نے کہا۔ پیر جی آپ
کے پیغمبر نے جو اونٹوں کی قطاریں دیکھی ہیں۔ سو وہ ایک ایک آسمان ہے۔ شُتر کا
حِصہ سات آکاش ہیں۔ اور نیچے سات پاتال ہیں۔ زمین بہشت دوزخ تین صندوق
اونٹ کے اُوپر ہیں۔ جتنے خلقت کے جن ہیں۔ وہ صندوق میں انڈے ہیں۔ اور ایک ایک
انڈے میں چودہ چودہ طبق ہیں۔ سو خدا کی قدرت اپار ہے۔ جس طرح تم دین کی جیاتی
کے واسطے آئے ہو۔ ہم کو پرمیشور نے بھیجا ہے۔ کلجگ میں دھرم کے تین پاؤں ٹل گئے
ہیں۔ چوتھے پاؤں پر کھڑا ہے۔ کوڑ کُست بڑھتے ہیں۔ دھرم۔ کرم دُور ہوتے جاتے ہیں۔
کرتار کے حکم سے رام رُوپی امرت سے جو ہندو مرتے ہیں۔ اِن کو زندہ کردں کرُوں گا۔
ست نام منتر پڑھیں گے۔ دہرم کمادیں گے۔ دسواں جامہ پہن کر ہندوؤں کو شاستر پڑھاؤں
گا۔ اگر وہ سچ کمادیں۔ تو دِن بدن اِن کا پرتاپ بڑھے گا۔ اگر بے اِتفاقی کریں گے۔

تو پرتاپ کھڑا رہیگا - پیر نے کہا - ہم کو پاتال کی خبر دو۔ گورُو جی نے پیر کے لڑکے کا ہاتھ پکڑا۔ اور کہا - آنکھیں بند کرلو۔ جب اُس لڑکے نے آنکھیں بند کیں۔ تو پہلے اِس کو لاکھوں آکاش دکھائے - اور پھر لاکھوں ہی پاتال دِکھائے - وہ لڑکا دیکھتا دیکھتا تھک گیا۔ تب گورُو جی کو کہنے لگا - سنت جی اب پیچھے کو چلو۔ گورُو جی نے کہا۔ تمہارا پیر مانے گا نہیں۔ یہاں سے ایک کَول کڑاہ کا بھر کرلے چلیں - کیا دیکھتا ہے۔ کہ سنگت اکٹھی بیٹھی ہے - اور کڑاہ پرشاد تیار ہے - اور سنگت میں بانٹ رہے ہیں۔ کڑاہ کا کول بھر لیا - اور پیر کے آگے لا رکھا۔ گورُو جی نے کہا - پیر جی اپنے سُپتر سے پُوچھو - پیر کے لڑکے نے کہا - کہ میں تو آکاش پاتال دیکھتا دیکھتا تھک گیا ہُوں - جہاں گورُو جی مجھے لے جاویں - وہاں سنگت اکٹھی بیٹھی ہووے - اور کڑاہ پرشاد بانٹتے ہودیں - اور سب مُنکھ رُوپ گورُو نانک جی کا جس جس رہے ہیں - اور شبد پڑھ کر پرمیشور کی اُستت کرتے ہیں۔ میں نے تھک کر واپس جانے کو کہا - تو گورُو جی نے کہا - کہ کوئی نشانی ساتھ لیتے جاؤ - ورنہ تمہارا پیر مانے گا نہیں - تب یہ کَول کڑاہ کا بھر کر ساتھ لائے ہیں - پیر نے جب دیکھا - تو کڑاہ گرم ہے - پیر نے کہا - بیٹا یہ ظاہرا پیر ہیں - اور یہ اِن کی ظاہرا کرامات ہے - تمام بغداد کے لوگ گورُو جی پر ایمان لائے - اور سجدہ کیا -

مردانے کے اکال چلانا کرنے کی ساکھی

بھائی بالا سری گورو انگد دیو جی کو سری گورُو نانک دیو جی کے چرتر سُنا رہا ہے - اور گورُو جی بڑے پریم سے سُن رہے ہیں - لِو گورُو جی کے چرنوں میں لگا رکھی ہے - بھائی بالے نے کہا - گورو نانک دیو جی جب سمندر کے کنارے پر آئے - تو مردانے سے پُوچھا - بھائی مردانہ کیا خبر ہے - مردانے نے کہا - غریب نواز ہمارا گھر یہاں سے کتنی دُور ہے - اور گھر واپس چلنے کا کب تک وِچار ہے - گورُو جی نے کہا - کرتار جب لے جاوے گا - تب چلیں گے - بھائی مردانہ گھر جانے کو دِل کرتا ہے - مردانے نے کہا - نہیں گورُو جی - میں نے تو سوبھاؤک ہی بات پُوچھی ہے - گورُو جی نے کہا - بھائی بالا مردانہ ہم سے پہلے ہی وداع ہوتا ہے - مردانے نے کہا - مہاراج ایسا نہ کہو - مجھے اپنے ساتھ ہی آخیر تک رکھنا - غریب نواز - مجھے دو بڑے سُندر آدمی ملے ہیں - اُنہوں نے مجھے پھُولوں کی مالا دی ہے - وہ پھُول

ایسے ہیں کہ کملائے نہیں۔ گورُوجی نے کہا۔ مردانہ۔ وہ گندھرب تھے۔ ہمیں لینے کے واسطے آئے تھے۔ اب تم آگے چلو۔ ہم بھی بقایا کام کر کے آتے ہیں۔ جب ہم بیکنٹھ دھام کو جاویں گے۔ تو تمہیں گندھرب پُوری سے ساتھ لیتے جاویں گے۔ مردانے نے کہا۔ جیسے آپ کی آگیا۔ مگر سچے پاتشاہ میرا سریر کہاں چھوٹے گا۔ تب گورُوجی نے کہا۔ مردانہ تمہاری دیہہ کسی اچھی جگہ چھُوٹے گی۔ اور ہم اُس وقت تیرے پاس ہی ہوویں گے۔ پھر گورُوجی نے کہا۔ مردانہ تمہاری دیہہ چھُوٹنے پر جلا دیں۔ یا زمین میں دفن کر دیویں۔ مردانے نے کہا۔ جو بہاں جلائے جاتے ہیں۔ وہ پاک ہو جاتے ہیں۔ اور جو دفن کیے جاتے ہیں۔ وہ آگے ساڑ دیتے ہیں۔ سو دین دیال جی مہربانی کر کے میری دیہہ کا سسکار کرنا۔ یہی باتیں کرتے کرتے سری گورُوجی دریلا شہر میں آ اُترے۔ مردانے نے پُوچھا۔ گورُوجی میرا سریر یہاں چھُوٹے گا۔ تب گورُوجی نے کہا۔ مردانہ یہاں تیری اولاد رہے گی۔ اور تم کو ہم خرمے شہر لے چلتے ہیں۔ وہاں تیری دیہہ چھُوٹے گی۔ کیونکہ ابھی تیرا دانہ پانی باقی ہے۔ وہاں چل کر باقی اہار کھا۔ خرمے شہر آ کر پانچویں دِن جب تین گھڑی دِن رہا۔ تو گورُوجی نے مردانے سے پُوچھا۔ آج کی خبر کیسی ہے۔ تب مردانے نے کہا۔ گورُوجی تیاری ہے۔ گورُوجی نے کہا۔ مردانہ تُم نے کیسے جانا ہے۔ مردانے نے کہا۔ گورُوجی جو میری نابھ (دھُنّی) ہے۔ اُس میں سے سانسوں کی گنڈھ کھُل گئی ہے۔ اور میرے نوّے سانس باقی رہتے ہیں۔ خواہ آپ گِن لیوو۔ تب گورُوجی نے بھائی بالے کو کہا۔ تم گِنتے جاؤ۔ جب نوّے سواس پُورے ہو گئے۔ تو مردانے کی دیہہ ٹھنڈی ہو گئی۔ جب گورُوجی نے ہاتھ لگایا۔ تو مردانے کی دیہہ میں کوئی سواس باقی نہیں تھا۔ بالے نے کہا۔ گورُوجی۔ مردانہ پُورا ہو گیا ہے۔ گورُوجی نے کرتار کے آگے متھا ٹیکیا۔ اور کہا۔ دیکھ بھائی بالا کرتار کے رنگ۔ مردانے پر کتنی کِرپا کی ہے۔ بالے نے کہا۔ مہاراج جس اُوپر آپ کی کِرپا ہو۔ اُس اُوپر کرتار کی کِرپا کیوں نہ ہووے۔ تب گورُوجی نے کہا۔ بھائی بالا اب مردانہ کے سریر کو جلایئے۔ لکڑیاں اکٹھی کر کے ایک چادر گورُوجی نے اپنی [illegible] مردانے کی لے کر کفن تیار کر کے مردانے کو اِشنان کروا کر گورُوجی نے اپنے ہاتھوں سے مردانے کا سسکار کیا۔

مُلتان کے پیروں کے ساتھ ساکھی

مردانے کا سسکار کر کے گورُو جی جیوں انتر دھیان ہوئے۔ مُلتان شہر کے باہر شمش تبریز کے مکان پر جہاں اِس نے تپ کیا ہے آبیٹھے۔ وہاں کے فقیروں نے جب سُنا۔ کہ ہندو فقیر آیا ہے۔ تو اُنہوں نے ایک دُودھ کا پیالہ بھر کر گورُو جی کے پاس بھیجا اور کہا۔ کہ یہاں "پیری پُر" ہے۔ گورُو جی نے کٹورے کے اُوپر ایک چمبیلی کا پھُول رکھ دیا۔ اور کہا کہ ہم اِسیطرح رہیں گے۔ یہ سُنکر مُلتان کے پیر اکٹھے ہو کر گورُو جی کے پاس آئے۔ اور آکر سوال کیا۔ کہ" دری کر کے سانپ نہیں مرتا۔ سانپ تو منتر کر کے دَوڑا آتا ہے۔ سو وہ کونسا شبد ہے۔ جس کر کے من وس ہوتا ہے۔ اور شُدھ ہوتا ہے" سری گورُو نانک دیو جی نے کہا۔ بھائی جگت کو جھُوٹا جانو۔ پرمیشور کو ست جانو۔ جِتنا جگت ہے۔ سو من کے سنکلپ میں ہے۔ اور من شبد میں لگتا نہیں۔ اگر من شبد کا ابھیاس کرے۔ تو شُدھ ہووے۔ تب بہادل حق فقیر نے کہا۔ جو مایا کو جھُوٹ کہتے ہیں۔ مگر مایا کے بغیر کوئی کام نہیں چلتا۔ گورُو جی نے کہا۔ جس طرح مایا جھُوٹی ہے۔ اِسیطرح دِہار بھی جھُوٹے ہیں۔ صرف ایک ہی پرمیشور کا نام سچا ہے۔ رُکن دین فقیر نے کہا۔ اے سائیں کے فقیر۔ سنتوں کے گُن کہو۔ گورُو جی نے کہا۔ بزُرگوں کی سنگت۔ نیت راس۔ پرمیشور کا نام سُنکر خوش ہووے۔ جن کے پاس گُن ہووے۔ اُن کی سیوا کرے۔ جسطرح کھانے پینے پہننے کا ابھیاس ہے۔ اِسیطرح شبد اور آتمے گیان کا ابھیاس کرے۔ بیگانی اِستری کے ساتھ سنگ نہ کرے۔ اپنے سنبدھیوں سے پیار کرے۔ ایسی باتیں نہ کرے۔ جن سے مہاتما یا سنتوں کے ساتھ جھگڑا بڑھے۔ اپنے آپ کو چھوٹا جانے۔ نِشکام سیوا کرے۔ بُرے آدمیوں کی سنگت نہ کرے۔ پیر جی نے جب یہ باتیں سُنیں۔ تو کہا دھن ہو نانک تپا۔ مہربانی کر کے ہم کو ایسا اُپدیش کرو۔ جس سے من شانت ہووے۔ گورُو جی نے کہا۔ سُنو پیر جی۔ گپاہ کو دیکھو۔ اِس کو کتنی سزائیں مِلتی ہیں۔ دُنیا کے لوگ کھانے اور پہننے کے واسطے کتنے بے گمراہ ہوئے ہیں۔ جدھر من جاتا ہے۔ وہ کرم کرتے ہیں۔ لالچ کرنا بُرا ہے۔ پہلے کپاہ چُنتے ہیں۔ پھر

دُھوپ میں سُکھائی جاتی ہے۔ پھر جھمنی سے جھمتے ہیں۔ پھر ویلنے میں جاتی ہے۔ رُوئی نکلتی ہے۔ پینجا روئی کو پنجتا ہے۔ رُوئی کی پُونیاں بٹ کر پھر کاتتے ہیں۔ پھر جلاہا کپڑا بُنتا ہے۔ دھوبی کپڑے کو پٹڑے پر مار مار کر دھوتا ہے۔ درزی قینچی سے کاٹ کر پھر سُوئی سے سیا جاتا ہے۔ اِتنی تکلیفیں سہارنے کے بعد کپڑا پہننے کے قابل بنتا ہے۔ سو بھائی فقیری بھی ایسی ہی ہے۔ گورُوجی کا یہ اُپدیش سُنکر سب فقیر گورُوجی کی صفت اور وڈیائی کرنے لگے۔ اور کہنے لگے۔ اے نانک جی۔ اصلی فقیری آپ نے کی ہے۔ جسطرح زُہد شیخ فرید نے کیا۔ بھگتی بھگت کبیر نے کی۔ جوگ گورکھ نے کیا۔ تیاگ راجہ جنک بدیہی نے کیا۔ وچار دیودت نے کیا۔ جت لچھمن نے کیا۔ پریم ہنومان نے کیا۔ یُدھ دہسر نے کیا۔ بیوگ رام چندر نے کیا ہٹھ دھرو بھگت نے کیا۔ ست سیتا نے کیا۔ گرہست باوے آدم نے کیا۔ اسطرح اتیت فقیری گورُو نانک جی نے کی ہے۔ گورُوجی نے کہا۔ جو دِل میں خُدا کی یاد کرینگے بُزرگوں کی صُحبت کریں گے۔ دِل میں خوف رکھیں گے۔ اُن کو مکتی پراپت ہوگی۔ گورُوجی سب پیروں پر خوشی کر کے وہاں سے روانہ ہوئے +

نوشہرے میں ایک دھنی کیساتھ ساکھی

ایک دِن گورُو نانک دیوجی جگت کا اُدھار کرتے کرتے نوشہرے میں جا ٹھہرے۔ نوشہرے کے بازار میں ایک دھنی رہتا تھا۔ جس کے پاس بے انت دھن تھا۔ وہ اپنے وہار میں لگا رہا۔ اور گورُوجی کی خبر نہ لی۔ بھائی بالے نے کہا۔ گورُوجی اِس دھنی نے کچھ دان پُن بھی نہیں کیا۔ مگر اِس کے پاس دھن بہت ہے۔ سُکھ بھی بہت ہے۔ سادھ سنت کی سیوا نہیں کرتا۔ تب گورُوجی نے کہا۔ دُکھ پاپوں کا دھرم ہے۔ گیان کے بغیر سُکھ نہیں۔ بیشک اِس دھنی سے پُوچھ کر دیکھ لو۔ بھائی بالا رام رام کر کے اُس کے پاس بیٹھ گیا۔ اور کہا شاہ جی آپ کا کاروبار بہت چلتا ہے۔ نوکر چاکر سب آگیا کار ہیں۔ پرمیشور نے سب کچھ آپ کو بخشا ہے۔ آپ جیسا سُکھی اور کوئی نہیں ہے۔ ساہوکار بھائی بالے کے بچن سُنکر اُٹھ کر سری گورُو نانک دیوجی کے پاس آ بیٹھا۔ اور ہاتھ جوڑ کر چرن بندھنا کر کے کہنے لگا۔ کہ اے سنت جی۔ آپ کا سادھ کہتا ہے۔

کہ تیرے جیسا سُکھی کوئی نہیں۔ مگر دین دیال جی۔ میرے جیسا دُکھی اِس سنسار میں کوئی نہیں۔ گورُو جی نے کہا۔ کیوں بھائی۔ مہاراج نے آپ کو سب پدارتھ دیئے ہیں۔ نوکر چاکر دھن دولت ہے۔ پھر آپ کو کون سا دُکھ ہے۔ ساہوکار نے کہا۔ غریب نواز۔ میری استری بہت سُندر تھی۔ میرا اِس کے ساتھ بہت پیار تھا۔ ایک پل بھی ہم ایک دُوسرے سے جُدا نہ ہوتے۔ قدرت مہاراج کی کہ میری استری بیمار ہو گئی۔ بہت عِلاج کیا۔ مگر تندرست نہ ہوئی۔ اور قریب المرگ ہو گئی۔ میں اِس کی حالت دیکھ کر رو پڑا۔ اِس نے کہا۔ روتے کیوں ہو۔ میں نے کہا۔ تیرا میرا سنجوگ اچھا گزرا۔ اب تُم مجھے اکیلا چھوڑ چلی ہو۔ میری عورت نے کہا۔ پرمیشور کے پیارے آپ کو کیا دُکھ ہے۔ آپ کے پاس بے انت پدارتھ ہیں۔ سنبدھی اور رشتے دار بہت ہیں۔ اگر میں مر گئی۔ تو تُم اور بیاہ کر لو گے۔ آپ کو مجھ سے اچھی یا بُری عورت مِل جاوے گی۔ اور کچھ دِنوں کے بعد میں بھول جاؤں گی۔ میں اپنی عورت کے پریم میں اِس قدر پھنسا ہُوا تھا۔ کہ بغیر سوچے سمجھے اپنی اِندری کاٹ دی۔ درد سے تڑپ اُٹھا۔ اور اپنی عورت کو کہا۔ کہ پیاری اب میں شادی کرنے کے لائق نہیں رہا۔ اِس واسطے آپ کو دشواش کرنا چاہیئے۔ کہ میں نے آپ کی محبت میں اپنی زندگی کا سُکھ قربان کر دیا ہے۔ اور تیرے مرنے کے بعد دُوسری شادی نہیں کر سکوں گا۔ کئی دِن میں درد سے تڑپتا رہا۔ قدرت مہاراج کی میری اِندری کاٹنے کے بعد میری عورت تندرست ہو گئی۔ میں بھی آہستہ آہستہ چند دِنوں کے بعد اچھا ہو گیا۔ میری عورت جوان ہے۔ میں گرہست کرنے کے قابل نہیں۔ اب وہ میرے سامنے غیر مردوں کے ساتھ بھوگ کرتی ہے۔ اور میں دیکھ کر دُکھی ہوتا ہوں۔ اور اپنی بے وقوفی پر شرمندہ ہوتا ہوں۔ اور چُپ کر رہتا ہوں۔ آپ اندازہ لگائیں کہ مجھ سے بڑھ کر کون دُکھی ہو سکتا ہے۔ گورُو نانک دیو جی نے کہا۔ سُنو شاہ جی دُکھ اور سُکھ تو پچھلے کرموں کے انوسار ہوتے ہیں۔ کیونکہ پاپ سے دُکھ اور پُن سے سُکھ پراپت ہوتا ہے۔ گیان وان دُکھ اور سُکھ کو انت جانتے ہیں۔ اور پرمیشور کو ست جانتے ہیں۔ دُکھ اور سُکھ تو اِس سنسار میں ہر کوئی بھوگتا ہے۔ جیسے کہ اندر نے ہزاروں جگ سُر اور دیوتوں کا راجہ ہُوا۔ ہزاروں ہی اپچھراں بھوگنے کو ملیں۔ ایک دِن اندر کام وس ہو کر گوتم رشی کے گھر اِس کی اِستری کے ساتھ دِشا بھوگنے کو آیا۔ کیونکہ گوتم کی استری

اہلیا بہت سُندر تھی۔ گوتم کو جب خبر ہوئی۔ تو اِس نے اِندر کو سراپ دیا۔ کہ اے دُشٹ تُو ایک بھگ کیلئے آیا ہے۔ جاؤ تمہارے سریر میں ہزار بھگ ہو جاویں گی۔ رِشی کے سراپ سے اِندر کے سریر پر ہزار بھگ ہو گئی۔ اندر شرم کے مارے ایک پانی کے تالاب میں جا چھُپا۔ اور رُدن کرنے لگا۔ سری رام چندر جی کے پِتا نے اُن کو بن باس دیا۔ سیتا کو راون لے گیا۔ لچھمن یُدھ میں مُورچھا ہُوا۔ تو رام جی روے۔ پرسرام بھی آخیر کو رویا۔ پانڈوں نے جُوئے میں اپنا راج بھاگ جہاں تک کہ دروپدی کو بھی ہار دیا۔ دریودھن نے دروپدی کو ننگا کیا۔ اس وقت پانچوں پانڈو روئے۔ شاہ جی بڑے بڑے شیخ مسائق پیر سب روتے رہے ہیں۔ گوپی چند راج بھاگ محل ماڑیاں اور رانیاں چھوڑ کر فقیر ہُوا۔ اور پھر گھر گھر بھکسیا مانگی۔ پرمیشور کے نام کے بغیر کسی کی گتی نہیں ہوتی۔ گورُو جی کے بچن سُنکر وہ دھنی گورُو جی کے چرنوں پر گر پڑا۔ تب گورو جی نے کہا۔ بھائی سواس سواس واہگورُو جپا کرو۔ تمہارا جنم مرن کاٹا جاوے گا۔ ساہوکار کی اِستری کو گورُو جی نے کہا۔ اے پرمیشور کی پیاری۔ جو اِستریاں بیگانے مردوں کے ساتھ بھوگ کرتی ہیں۔ وہ اندھ گھور نرک میں پڑتی ہیں۔ ساہوکار کی اِستری پر گورُو جی نے مہر کی نِگاہ کی۔ اُس کا من سیتل ہو گیا۔ دونو نے گورُو جی کے آگے متھا ٹیکیا۔ اور عرض کی غریب نواز۔ ہمارا لوک پرلوک میں بھلا کرو۔ گورُو جی نے کِرپا درشٹی کر کے اُس دھنی کی دیہہ ٹھیک کر دی۔ گورُو جی نے اُن کو نام دان دیا۔ اور کہا۔ دھرم کی کِرت کرو پُن دان کرو۔ آئے سادھ سنت کی سیوا کرو۔ بھُوکے کو روٹی اور ننگے کو کپڑا دو۔ سواس سواس واہگورو کا جاپ کرو۔ آپ کا بھلا ہووے گا۔ ساہوکار اور اُس کی عورت دونوں گورُو جی کے سِکھ ہوئے۔ گورُو جی اُن پر خوشی کر کے آگے کو چلے ÷

ایک لڑکی کیساتھ ساکھی

سری گورو نانک دیو جی مہاراج انیک پاپیوں کا اُدھار کرتے کرتے ایک دِن ایک بیابان جنگل میں جا بیٹھے۔ جب شام کا وقت ہُوا۔ تو بھائی بالے کو کہا۔ کہ رہراس کا پاٹھ کرو بھائی بالا حُکم مان کر اُونچی آواز سے رہراس کا پاٹھ کرنے لگا۔ وہاں نزدیک ایک کُٹیا تھی۔ اس میں سے ایک نوجوان سُندر لڑکی آدمی کی آواز سُنکر نِکلی۔ اور گورُو

جی کے سامنے آبیٹھی۔ اور متھا ٹیکیا۔ جب رہ راس کا بھوگ پڑا۔ تو اُس نے کہا۔ تم کون ہو۔ اور کہاں سے آئے ہو۔ بھائی بالے نے کہا۔ ہم اتیت فقیر ہیں۔ اور رات گذارنے کی خاطر یہاں بیٹھے ہیں۔ رات گذار کر صبح چلے جاویں گے۔ یہ سُنکر وہ لڑکی اُٹھ کر اپنی کُٹیا میں چلی گئی۔ اور چھرے سے دو سیر ماس کا ٹکڑا کاٹ کر لے آئی۔ ایک سیر ماس آپ رکھ لیا اور ایک سیر بھائی بالے کو دیا۔ بھائی بالے نے گورُو جی کو کہا۔ گورُو جی یہ لڑکی ماس دیتی ہے۔ گورُو جی کہنے لگے۔ پتہ نہیں ماس کس چیز کا ہے۔ اِس واسطے بغیر دیکھے کھانا جائز نہیں۔ تب بھائی بالے نے لڑکی سے پوچھا۔ یہ ماس کس کا ہے۔ لڑکی نے کہا۔ آپ کو میں نے سادھو سمجھ کر ماس دیا ہے۔ میرا یہ پردہ ظاہر نہ کراؤ۔ بھائی بالے نے من میں وچار کیا۔ کوئی خاص بات ہے۔ جس سے یہ لڑکی ماس کس چیز کا ہے۔ بتلانے سے گریز کرتی ہے۔ بھائی بالے نے کہا۔ اے لڑکی جب تک تُو یہ نہیں بتائے گی۔ کہ ماس کس کا ہے۔ اس وقت تک ہم نہیں کھاویں گے۔ لڑکی نے کہا۔ بہتر تو یہی تھا۔ کہ آپ پردہ ظاہر نہ کرواتے۔ مگر چونکہ آپ بضد ہیں۔ اِس لئے آپ چل کر دیکھ لیویں۔ لڑکی بھائی بالے کو کُٹیا میں لے گئی۔ ایک مُردہ وہاں لٹکتا تھا۔ لڑکی نے کہا۔ میں اِس مُردے کا ماس کھاتی ہوں۔ اور جو ماس آپ کے واسطے لے گئی تھی۔ وہ بھی اِسی مُردے کا تھا۔ بھائی بالا واہگورو واہگورو کہتا ہُوا کُٹیا سے باہر آ گیا۔ اور ماس پھینک دیا۔ گورُو نانک دیو جی نے کہا۔ بھائی بالا کیا دیکھا ہے۔ بھائی بالے نے کہا گورُو جی! یہ لڑکی تو مُردے کا ماس کھاتی ہے۔ اور ہم کو بھی مُردے کا ہی ماس دے گئی تھی۔ گورُو جی نے کہا۔ بھائی بالا اِس لڑکی سے پُوچھ کہ تُم مُردے کا ماس کیوں کھاتی ہے۔ تیرے کھانے کو اور کچھ نہیں۔ لڑکی نے کہا۔ اے خُدا کے بندے۔ تو میرا پردہ کیوں ظاہر کرتا ہے۔ تمہارے ہاتھ کیا آوے گا۔ بھائی بالے نے کہا۔ اے کنیا سنتوں سے کوئی پردہ نہیں رکھنا چاہیئے۔ تب وہ لڑکی کہنے لگی۔ سُن بھائی یہ مُردہ میرا باپ ہے۔ جب میں اِس کے گھر پیدا ہوئی۔ تو میرے ساتھ بڑا پیار کرنے لگا۔ بڑے سُندر کپڑے اور گہنے پہننے کو دیوے۔ میں بڑی سوہنی اور سُندر رُوپ والی تھی۔ جب سولہ برس کی جوان ہوئی۔ تو میری خُوبصورتی کو دیکھ کر ایک کھتری ساہوکار نے میرے باپ کو لالچ دیا۔ کہ جس قدر دھن کی ضرورت ہے لے لو اور اپنی لڑکی میرے

میرے ساتھ بیاہ دو۔ میرا باپ دھن کے لوبھ میں پھنس گیا۔ اَور بہت سا روپیہ لے کر میری شادی کھتری سے کر دی۔ اصلی راکھش تو سنت جی یہ ہے۔ جس نے میرا جیتے ہی ماس بیچ کر کھایا۔ جب میرے باپ کے سواس پُورے ہوئے۔ تو دہرم راج نے جمدوتوں کو حکم دیا۔ کہ اِس پاپی کو کُنبھی نرک میں ڈالو۔ جمدُوتوں نے اُس کو نرک ڈالا۔ میری شادی ہونے کے بعد ایشور کی کرپا سے میرے گھر سات لڑکے ہوئے۔ اَور بعد ایک لڑکی پیدا ہوئی۔ میرا پتی کہے۔ کہ اِس کنیا کو مار دو۔ مَیں نے کہا۔ کہ مَیں ایسا پاپ ہرگز نہیں کروں گی۔ میرا پتی غصے میں آ کر کہنے لگا۔ کہ اگر تو اِس لڑکی کو نہیں مارے گی۔ تو تہیں گھر سے نِکال دُوں گا۔ اور تیرا میرا کوئی سنبندھ نہیں رہے گا۔ میں ڈر گئی۔ اَور اپنے پتی کے کہنے پر اُس معصوم کنیا کو مار دیا۔ کچھ سماں گذرنے پر میرا انت ہوا۔ جمدُوت مجھے دہرم راج کے سامنے لے گئے۔ دہرم راج نے کہا۔ اے پاپنے تُم نے بغیر اپرادھ کے معصوم کنیا ماری ہے۔ تُم کنیا ہو کر مات لوک میں جنگل میں رہو گی۔ اور کھانے کو تمہارے پتا کا ماس ملے گا۔ سو مجھے کنیا کا جنم مِلا ہے۔ اور میرے پتا جس نے میرا روپیہ لیا تھا اِس کے بدلے اُس کا ماس کھاتی ہوں۔ کوئی بھولا بھٹکا منکھ آ جاوے تو دیکھتی ہُوں۔ ورنہ جنگل میں میرا بسیرا ہے۔ اکیلی رہتی ہُوں۔ بڑی دُکھی ہوں۔ لڑکی کی درد بھری باتیں سُن کر بھائی بالے نے گورُو جی کو ہاتھ جوڑ کر عرض کی۔ سچے پاتشاہ اِس کنیا کی بپتا کاٹو۔ گورُو جی نے کہا۔ بھائی بالا۔ لڑکی کا روپیہ لینا اور لڑکی کو مارنا یہ دونوں مہان پاپ ہیں۔ اِس کے باپ نے کنیا کا روپیہ لیا۔ اور اِس لڑکی نے اپنی معصوم بچی کو جان سے مارا ہے۔ اِن کے گناہ بخشنے کے قابل نہیں۔ مگر بھائی بالا۔ تمہارا کہنا بھی ضرور ماننا ہے۔ اِس پر گورُو جی اُٹھ کر اُس کنیا کی کُٹیا کے نزدیک جا کھڑے ہوئے۔ کنیا نے گورُو جی کے چرنوں پر متھا ٹیکیا۔ اَور گورُو جی نے اُس کی پیٹھ پر تھاپی دی۔ گورُو جی کا ہاتھ لگنے سے اُس لڑکی کو گورمت ہو گئی۔ اور ہتیا اُتر گئی۔ مُردے پر گورُو جی نے پانی چھڑکا۔ وہ بھی مُکت کو پراپت ہوا۔ اَور اُس کنیا کا بھی اُدھار ہُوا۔ بھائی بالے سے یہ ساکھی سُن کر سری گورُو انگد دیو جی بدیہہ ہو گئے۔ اَور آٹھ پہر بخ سرُوپ میں لین رہے۔ جب اپنی برتی سے نورت ہوئے۔ تو کہا۔ بھائی دھن تم ہو

آور دھن گورُو نانک دیو جی ہیں۔ جن کے درشن کرنے سے ایسے پاپی بھی مُکتی کو پراپت ہوئے اُس کنیا کا اُدھار کر کے گورُو جی بھائی بالے کو کہنے لگے۔ کہ مردانے کے لڑکے کو لانا ہے۔ اَور فرمے شہر کی منجی پر بٹھلانا ہے۔ بھائی بالے نے کہا۔ گورُو جی۔ مردانے کا لڑکا سجادہ تو تلونڈی میں ہووے گا۔ گورُو جی نے کہا۔ بھائی بالا ہم اُس کو تلونڈی سے لا دیں گے۔ آنکھیں بند کرو۔ جب آنکھیں کھولیں تو تلونڈی چندر بھان کے کنوئیں پر جا کھڑے ہوئے۔ وہ کنوآں میرے پتا جی کا تھا۔ گورُو جی نے کہا۔ کہ رائے بُلار تو سرگباش ہو گیا ہے۔ اگر ہم گاؤں میں گئے۔ تو ہم کو پتا کالو جی چاچا لالُو جی اور ماتا جی یہاں رہنے کے لیئے مجبور کریں گے۔ اور ہم نے یہاں ٹھہرنا نہیں۔ کیونکہ اَور بہُت کام کرنے ہیں۔ بھائی بالا تُم چُپکے سے جا کر سجادے کو بُلا لاؤ۔ چار گھڑی رات گُذری۔ بھائی بالا سجادے کو لینے کے لیئے اُن کے گھر کی طرف چلا۔ گھر کے باہر ہی کھڑا ہو گیا۔ جب سجادا گھر سے باہر نکلا۔ تو بھائی بالے کو پہچان کر متھا ٹیکیا۔ بھائی بالے نے کہا۔ کرتار تمہارا بھلا کرے سجادے نے کہا۔ جمان میرا پتا کہاں ہے۔ بھائی بالے نے کہا۔ گورُو نانک دیو جی کے پاس ہے۔ چلو تُم کو گورُو نانک جی بُلا رہے ہیں۔ سجادا بھائی بالے کے ساتھ گورُو نانک دیو جی مہاراج کے پاس پہنچا۔ اور چرنوں پر متھا ٹیکیا۔ اپنے پتا کو نہ دیکھ کر گورُو جی سے پُوچھا۔ جی میرا پتا کہاں ہے۔ گورُو جی نے کہا۔ سجادا تیرا باپ کال وس ہو گیا ہے۔ مگر تم کو سروپا دینا ہمارا حق ہے۔ کونسا سروپا تم لینا چاہتے ہو۔ سجادے نے کہا۔ گورُو جی جو سروپا میرے پتا کو دیا ہے۔ وہی مجھے دے دو۔ گورُو جی کہا۔ مردانے نے ہم کو کہا تھا۔ کہ میرے مرنے کے بعد میرے سریر کو دفن نہ کرنا۔ آگ میں جلا دینا۔ سو اُس کی اِچھیا کے مطابق اُس کو جلا دیا ہے۔ اگر تم وہاں چل رہو۔ تو تم بھی دیسے ہی ہو جاؤ گے۔ تب سجادے نے کہا۔ اے پتا جی اگر آپ مجھے میرے پتا کے استھان پر لے چلو گے۔ تو آپ کی بڑی مہربانی ہووے گی۔ گورُو جی سجادے مراسی اور بھائی بالے کے ساتھ تلونڈی سے چل کر سیدھے لاہور آ پہنچے۔ لاہور میں سوا پہر دن چڑھے تک گئو بدھ ہوتا تھا۔ گورُو جی نے کہا۔ ہم تو لاہور کو نگری سمجھ کر آئے تھے۔ مگر لیچھ زور کر کے گئو بدھ کرتے ہیں۔ اور سوا پہر تک قہر درتتا ہے۔ ہم دسواں جامہ پہن کر ترکوں کا ناش کرینگے۔ اور دھرم کا راج ہووے گا۔ گورُو جی شہر سے باہر نکل کر رات

شاید رہے رہے اور وہاں سے چل کر سیالکوٹ بابے دی بیر جا بیٹھے۔ گورو جی نے
سجادے کو دو پیسے دیکر شہر میں بھیجا۔ کہ اِن پیسوں کا جھوٹ اور سچ لے آؤ۔ سجادا سارا
شہر پھرا مگر کسی نے اِس کو جھوٹ اور سچ نہ دیا۔ آخر کار ایک بازار میں مُولے ہٹوانیے
کی دوکان پر گیا۔ اور کہا کہ مجھے دو پیسے کا جھوٹ اور سچ دو۔ کھتری گورو گھر کا شردھالو تھا
روز رات کو دھرمسالہ جاتا تھا۔ اور کتھا کیرتن سُنا کرتا تھا۔ اِس نے ایک کاغذ کے پُرزے
پر جینا جھوٹ اور مرنا سچ لکھ دیا۔ اور سجادے کو دے دیا۔ سجادے نے وہ کاغذ کا
پُرزہ گورو جی کو دیا۔ گورو جی نے جب کاغذ پر لکھا پڑھا۔ کہ مرنا سچ اور جینا جھوٹ۔
تو گورو جی اِس ہٹوانیے کی دوکان پر آ بیٹھے۔ اور مُولے سے پُوچھا۔ تم نے مرنا سچ
کہاں سے سُنا ہے۔ مُولے نے کہا۔ آپ کی اور سادھ سنگت کی کرپا ہے۔ مُولے نے
جب گورو جی کے درشن کیئے۔ کپاٹ کُھل گئے۔ اسیوقت دوکان لٹا دی۔ اور گورو
جی کے ساتھ چل پڑا۔ چلتے چلتے گورو جی تلبہے شہر کے باہر جا بیٹھے۔ اُس شہر میں سجن
نام ایک دلشنو رہتا تھا۔ گورو جی نے سجادے کو کہا۔ جاؤ شہر میں سیر کر آؤ۔ مگر ڈرنا
نہ۔ سجادے نے کہا۔ غریب نواز۔ آپ کے ہوتے مجھے ڈر کس کا۔ یہ کہہ کر سجادا شہر
میں چلا گیا۔ آگے ایک سجن ٹھگ سجادے کو ملا۔ سجادے نے رام رام کہا۔ ٹھگ نے
دیکھا۔ کہ مسافر کے کپڑے اچھے ہیں۔ اور کوئی امیر آدمی ہے۔ رام رام کر کے اپنے
پاس بٹھا لیا۔ اور پُوچھا۔ بھائی کہاں سے آئے ہو۔ کون ہوتے ہو۔ تمہارے ساتھ
اور بھی کوئی ہے۔ یا اکیلے ہی ہو۔ سجادے نے کہا۔ جی پردیسی ہوں۔ تلونڈی سے
آیا ہوں۔ نانک تپے کا مراسی ہوں۔ اور وہی میرے ساتھ ہیں۔ سجن نے کہا۔ وہ
کون ہے۔ سجادے نے کہا۔ وہ بڑا اوتاری جیو ہے۔ سجن نے اپنے آدمیوں کو کہا۔
کہ بڑے آدمی کا مراسی ہے۔ اِس کی سیوا اچھی طرح کرنی۔ اور بھوجن بہت اچھا کھلانا
جب سجادا اندر داخل ہوا۔ تو سجن کے آدمیوں نے مشکیں باندھ لیں۔ اور کپڑے اُتار
لیئے اور کہا۔ بھائی اور بھی کچھ تمہارے پاس ہے۔ تو ہم کو بتا دو۔ اُس وقت سجادے
نے گورو نانک دیو جی کو یاد کیا۔ اور کہا کہ غریب نواز میری سہائتا کرو۔ گھٹ گھٹ
کے جانن ہار گورو جی نے بھائی بالے کو کہا۔ چل بھائی بالا سجادے کی خبر لیویں۔ جو مرانے

کی طرح باندھا پڑا ہے۔ یہ کہہ کر فوراً ہی سجن کے گھر جا پہنچے۔ آگے سجن بڑا دلیشنو اور دھرمی بنا بیٹھا تھا۔ گورُو جی نے کہا۔ سجناں یہاں ہمارا مراسی آیا تھا۔ سجن نے کہا۔ سنت جی آپ اتیت نقیر نظر آتے ہیں۔ میں آپ سے کیوں جھُوٹ بولوں۔ مراسی آپ کا اندر ہے۔ گورُو جی نے بھائی بالے کو کہا۔ کہ سجادے کو باہر نکال لاؤ۔ سجادے نے کہا۔ ججمان میرے تو کپڑے بھی اُتار کر بٹھایا ہُوا ہے۔ بالے نے کہا۔ تم کو گورُو نانک دیو جی بُلاتے ہیں۔ کپڑے تمہیں وہاں ہی مِلیں گے۔ سجادا باہر آیا۔ اور گورُو جی کو متھا ٹیکیا اور کہا۔ گورُو جی یہ اچھا سجن بھگت ہے۔ شکل ویشنو اور کرتُوت ٹھگوں کی۔ روٹی کھِلانے کے بہانے اندر لے گئے۔ کپڑے اُتار لیئے اور مُشکیں باندھ لیں۔ گورُو جی یہ تو بڑا بھاری ٹھگ ہے۔ گورُو جی نے کہا۔ سجناں یہ کام کیا کرتا ہیں۔ سجن شرمندہ ہو گیا۔ اِس وقت گورُو جی نے یہ شبد اُچارا :-

سُوہی محلہ پہلا گھر چھیواں

اُجل کیہا چلکنا گھوٹم کالڑی مس + دھوتیاں جُوٹھ نہ اُترے جے سودھوا تِس
سجن سیئی نال میں چلدیاں نال چلن + جِتھے لیکھا منگیئے تِتھے کھڑے دِسّن

رہاؤ

کوٹھے منڈپ ماڑیاں پاسوں چِتویاں + ڈھٹھیاں کم نہ آونی وِچوں سکھنیاں
بگا بگے کپڑے تیرے تنجھ دِسّن + گھُٹ گھُٹ جیا کھاونے بگے نہ کہیّن
سِمل رُکھ سریر میں میّن جِن دیکھ بھُلن + سے پھل کم نہ آونی تے گُن مے تِن تن
اندھلے بھار اُٹھایا ڈوگر واٹ بہت + اکھیں لوڑی نہ لہاں ہَوں چڑھ لنگھاں کِت
چاکریاں چنگیائیاں اور سیانپ کِت
نانک نام سمال توں بدھا چھُٹے جِت

یہ شبد سُن کر سجن گورُو جی کے چرنوں پر گِر پڑا۔ اور ہاتھ جوڑ کر کہنے لگا۔ غریب نواز میں نے بڑے پاپ کئے ہیں۔ مجھ پر مہربانی کرو۔ گورُو جی نے کہا۔ سجناں۔ جب تک تو یہ کام نہیں چھوڑے گا کرتار تمہیں بخشے گا نہیں۔ اور اِس مراسی کو جس کو تیرے آدمیوں نے تیرے کہنے پر تکلیف دی اور تنگ کیا ہے۔ اِس کو گورُو کر کے مان۔ تب تیری بھُول معاف ہووے گی۔ سجن نے گلے میں پلّہ ڈال کر معافی مانگی۔ گورُو جی نے کہا۔ سجناں جو گناہ

اور پاپ تم نے پیچھے کئے ہیں۔ وہ ہم تم کو بخشوا دیں گے۔ اور آگے کے لئے ایسے کام سے توبہ کرو۔ جب کوئی مسافر آوے۔ اس کو روٹی اور کپڑا دو۔ بڑے پریم سے سیوا کرو۔ سجن نے کہا جس طرح کہو۔ مجھے منظور ہے۔ گورو جی نے سجن کو اپنا سکھ بنایا۔ اور نام دان دیا۔ گورو جی سجادے کو ساتھ لیکر خرمے شہر میں بھائی مردانے کی سمادھ پر آئے اور سجادے کو کہا۔ کہ یہ تمہارے باپ مردانے کی سمادھ ہے۔ سجادے نے متھا ٹیکیا۔ گورو جی نے سجادے کو کہا۔ کہ تم یہاں ہی رہو۔ سجادے نے کہا۔ گورو جی اپنا ٹبر یہاں لے آؤں۔ یا وہاں ہی رہے گورو جی نے کہا۔ بھائی سجادا مردانے کی اور تمہاری بنجی یہاں ہی ہووے گی۔ اِس واسطے تم اپنا ٹبر یہاں لے آنا۔ تب سجادے نے گورو جی سے پوچھا۔ مہاراج آپ کدھر کو جاؤ گے۔ اور آپ کے بغیر میرا کسطرح گذارہ ہووے۔ گورو جی نے کہا۔ بھائی سجادا جس وقت تم یاد کرو گے۔ اُسی وقت تیرے پاس آویں گے۔ نسچا رکھنا۔ ست پرتیت رکھنا۔ سجادے نے کہا۔ مہاراج مجھے آپ کے چرنوں پرست پرتیت ہے۔ سجادا تلونڈی آیا۔ اور اپنے ٹبر کو لے کر واپس خرمے شہر آ گیا۔ گورو جی سجادے پر خوشی کر کے قندھار کو روانہ ہو پڑے۔

قندھار میں فقیروں کیساتھ ساکھی

ایک دِن گورو جی قندھار میں یار ولی کے پاس پہنچے۔ وہاں ایک مغل فقیر تھا۔ گورو جی کے ساتھ اِس کی چرچا ہوئی۔ فقیر نے گورو جی سے پوچھا۔ آپ کا نام کیا ہے۔ اور آپ کا پیر کون ہے گورو جی نے کہا۔ ہمارا نام نانک نرنکاری ہے۔ اور پیر ہمارا ایک خدا ہے۔ اور مرشد بھی وہی ہے۔ جس کے سارے مرید ہیں۔ نگاہ والا فقیر وہی ہے۔ جس کی نگاہ میں دوجا بھاؤ دور ہو جائے۔ اور ہر جگہ خدا کو حاضر ناظر جانے۔ گورو جی کے یہ بچن سُنکر پیر گورو جی کے چرنوں پر گر پڑا۔ اور گورو جی کا مرید بن گیا +

دینا ناتھ دیال کے ساتھ ساکھی

چلتے چلتے گورو جی ایک دِن ایک شہر کے باہر جا بیٹھے۔ پہر رات رہتی ایک چودہ پندرہ برس کا کھتری لڑکا شہر سے باہر آیا۔ جس جگہ گورو جی بیٹھے تھے۔ نزدیک ہی اُس نے اشنان

کیا۔ گورُو جی نے اُس لڑکے کو بُلایا۔ اور پُوچھا بھائی تمہارا کیا نام ہے۔ کون ہوتا ہیں۔ اور کس کا لڑکا ہیں۔ لڑکے نے کہا۔ آپ یہ باتیں کیوں پوچھتے ہو۔ گورُو جی نے کہا۔ کہ یہاں راجے جنک کا بیٹا بل نام تمبولیا رہتا ہے۔ کھتری لڑکے نے کہا۔ سنت جی آپ کب کی باتیں کرتے ہو۔ جنک تو تریتا جُگ میں ہُوا ہے۔ اور اب کلجگ ہے۔ گورُو جی نے کہا۔ اگر وہ ہووے گا۔ تو وہ ہم کو خود ہی پہچان لیوے گا۔ لڑکے نے کہا۔ سنت جی۔ آپ کا نام کیا ہے۔ بھائی ہمارا نام نانک نرنکاری ہے۔ لڑکے نے کہا۔ سنت جی پچھلا پتہ تو آپ نے خُوب دیا ہے۔ اب مجھے بتاؤ۔ کہ میری دیہہ کب چھُوٹے گی۔ اور میرا نام کیا ہے۔ گورُو جی نے کہا۔ تمہارا نام دینا ناتھ ہے۔ جب ہم اپنی دیہہ چھوڑیں گے اُس کے سو برس بعد تمہاری دیہہ چھُوٹے گی۔ دینا ناتھ نے کہا۔ اے تپا جی! آپ میرے بڑے گور بھائی ہو۔ اِتنے اُتاولے کیوں ہوتے ہو۔ ابھی آئے اور ابھی جاتے ہو۔ گورُو جی نے کہا۔ اے دینا ناتھ ہمارا بچن تھا۔ اِس بچن کے بندھے ہُوئے تمہارے پاس آئے ہیں۔ کیونکہ بھلے پُرش کا کام ہے۔ کہ جو بچن کرے۔ پُورا نبھاوے دینا ناتھ نے کہا۔ تپا جی کچھ دِن تو یہاں رہو۔ یہ بھی آپ کی جگہ ہے۔ گورُو جی کہا۔ دینا ناتھ ہمارے سر پر بہت کام ہیں۔ وہ کرنے ہیں۔ دینا ناتھ نے کہا۔ تپا جی آپ میرے بڑے گور بھائی ہو۔ اِس لئے میرا بیڑا اپنے ہتھیں کر کے جاؤ۔ آپ مجھ کو دُور چھوڑ چلے ہو۔ گورُو جی نے کہا۔ دینا ناتھ یہ تو سب کچھ کرتار کے ہاتھ میں ہے میرے بس میں کچھ نہیں۔ گورُو جی تین دِن وہاں رہ کر دینا ناتھ سے وِداع ہوئے۔

مُولے بانیئے کی ساکھی

مُولا بانیا اپنی دوکان لُٹا کر سیالکوٹ سے گورُو جی کے ساتھ چلا تھا۔ جہاں ست سنگ یا چرچا ہووے پریم سے سُنے اور سر پر کر کے سیوا بھی کرتا رہا۔ اور گورُو جی کے بچن بھی سُنتا رہا۔ مُولے کی منگنی ہوئی ہوئی تھی۔ اور بیاہ ابھی ہونا تھا۔ ایک دِن ایک گاؤں میں بیاہ ہوتا دیکھ کر مُولے کے چِت میں خیال آیا۔ کہ اگر میں اپنے گھر ہوتا۔ تو اِن دِنوں میں میرا بھی بیاہ ہوتا۔ اور مُولے کے گھر والے بھی اِنتظار کر رہے تھے۔ کہ اگر مُولا آجاوے۔ تو اچھی بات ہے۔ آبھُو پھر سا ہے میں۔ ہتے ہیں۔

اگر مُولا نہ آوے۔ تو اِس کے بھائی کو بیاہ دیوو۔ انترجامی گورُوجی مُولے کو کہنے لگے۔ کیوں بھائی مُولا۔ بیاہ کرانے کو چِت کرتا ہے۔ مُولے نے کہا۔ غریب نِواز! دِل تو کرتا ہے مگر سیالکوٹ شہر یہاں سے بہُت دُور ہے۔ اِتنی دُور کیسے پہنچ سکتا ہوں۔ اور ساتھ ہی بیاہ کے لئے روپوں کی ضرورت ہے۔ مگر میرے پاس ایک کوڈی بھی نہیں ہے۔ گورُوجی نے کہا۔ کہ جاؤ وہ ڈھیم اُٹھاؤ۔ اِس کے نیچے بے انت دھن ہے۔ جِتنا اُٹھا سکتے ہو۔ اُٹھا لو۔ گورُوجی کا حُکم مان کر جب مُولے نے ڈھیم اُٹھائی۔ تو کیا دیکھے جو اگنت خزانہ پڑا ہے۔ مُولے نے بہُت سی مُہریں اور روپیہ اُٹھا لیا۔ اور گٹھڑی باندھ لی۔ گورُوجی نے کہا۔ آنکھیں بند کرو۔ جب آنکھیں بند کر کے کھولیں۔ تو سیالکوٹ شہر کے باہر کھڑا پایا۔ مُولے کے گھروالوں کو جب پتہ لگا۔ تو گھر لے گئے۔ اور مانجے پایا۔ رات کو مُولے کا بیاہ ہُوا۔ اور ڈولی گھر لے آئے۔ بڑی خوشی ہوئی۔ مُولے نے کہا۔ کہ مَیں نانک نرنکاری کے ساتھ گیا تھا۔ اور جو جو کَوتک گورُوجی کے دیکھے تھے۔ سب رِشتہ داروں کو سُنائے۔ سُنکر سب لوگ دھن دھن کرنے لگے۔

گورُوجی کا پکھو کے رندھاوے جانا

بھائی بالے سے گورو انگد دیو جی سری گورونانک دیو جی کے چرتر سُن رہے ہیں گورُوجی اور سنگت بڑے پریم سے سُن رہے ہیں۔ ایک دِن سری گورونانک دیو جی نے بھائی بالے سے کہا۔ لالُو ہمارا اِستری ہے۔ اِس کے گھر چلیں۔ شہر کے باہر ایک کوئیں پر جا بیٹھے۔ جب لالُو ترکھان کو پتہ لگا۔ کہ گورُوجی آئے ہیں۔ اور فلاں کوئیں پر بیٹھے ہیں تو پرسن چِت ہو کر گورُوجی کے چرنوں پر آ متھا ٹیکیا۔ اور بِنتی کی غریب نواز۔ آپ نے بڑی کِرپا کی ہے۔ جو درشن دیا ہے۔ آج مَیں مرتو ہُوا زندہ ہُوا ہوں۔ گورُوجی لالُو کا پریم دیکھ کر سات دِن اِس کے گھر رہے۔ اور پھر وہاں سے چل کر پکھو کے رندھاوے جا ڈیرا لگایا۔ جب مُولے کو خبر ہوئی۔ تو جہاں گورُوجی بیٹھے تھے۔ آگ بگولہ ہُوا ہُوا آیا اور گورُو جی کو کہنے لگا۔ کہ تُم میری چھاتی ساڑنے آئے ہو۔ اور بھی کئی ناواجب بچن گورُوجی کو کہے اِتنا رندھاوا گورُوجی کا سکِہ تھا۔ اُس نے مُولے کو سمجھایا۔ اور کہا۔ کہ گورُوجی سے لئے آندا تھا مجھے تو لے جا۔ سڑتا کڑتا ہُوا ایک تھال پرشاد کا لے آیا۔ اور گورُو

جی کو کہا۔ ارے نانک پرشاد کھا۔ مگر گورُو جی نے نہ کردی۔ اور پرشاد واپس کر دیا۔
جب اِجتے رندھاوے کو پتہ لگا۔ کہ مُولے کا پرشاد گورُو جی نے نہیں کھایا۔ اور واپس
کر دیا ہے۔ تو اپنے گھر سے پرشاد تیار کروا کر لے آیا۔ اِجتے کی بھاؤ بھگتی اور پریم
دیکھ کر پرشاد چھکنے لگے اور بھائی بالے نے بھی ... اِتنے میں گورُو جی کی ساس
چندو رانی گورُو جی کے پاس آ بیٹھی۔ اور کہنے لگی۔ بچّہ تم ہر ایک چیز کے ہوتے ہوئے
رِزق کو لات مار کر دربدر کی ٹھوکریں کھاتے ہو۔ اور فقیری دھارن کر لی ہے۔ تم
نے یہ کیا کیا ہے۔ ہم کو کیا پتہ تھا کہ ہماری لڑکی کے ایسے بھاگ ہو دیں گے۔ آپ بھی
گھر میں بیٹھ جاؤ۔ بہت پھر لیا ہے۔ گرہستی ہو کر اِس طرح چکر لگانا ٹھیک نہیں۔ تمہاری
عورت اور بچے بے آسرا پھر رہے ہیں۔ لڑکی اپنے گھر ہی شوبھا دیتی ہے۔ شادی
شُدہ لڑکی کے لئے اپنے والدین کے گھر رہنا کٹھن اور ہندو ریتی کے مطابق نا واجب
ہے۔ تمہارے دو بچے ہیں۔ اُن کا کچھ خیال کرو۔ اِتنے میں سری چونی جی بمعہ سری چند
اور لکھمی داس کے آگئیں۔ گورُو جی کے چرنوں پر متھا ٹیکیا۔ سری چونی جی کی آنکھوں
سے آنسو بہنے لگے۔ اور بیراگ کرنے لگیں۔ گورُو جی کے چرنوں میں بنتی کی۔ مہاراج
ہمارے اُوپر کرپا کرو اور ہمارے اَوگن بخشو۔ گھر میں بیٹھو۔ اور اِن بچوں کا کشٹ دُور
کرو۔ اگر آپ نے گھر نہیں بیٹھنا۔ تو مجھے اپنے چرنوں میں رکھو۔ اور مجھے میرے والدین
کی بولیوں سے بچاؤ۔ گورُو جی نے جب یہ بنتی چونی کی سُنی۔ تو کہنے لگے۔ اے چونیے۔
ہمارے پاس تو ننگ اور بھوک ہے۔ اگر یہ منظور ہے تو ہمارے ساتھ رہو۔ چونی
جی نے کہا۔ مہاراج مجھے سب کچھ منظور ہے۔ آپ کے ساتھ مجھے روڑوں کی بچھائی پٹ
اور دریائی کی سیج ہے۔ ننگ اور بھوک میرے لئے امرت کے سومے ہیں۔ سری چند جی
نے کہا۔ مہاراج جی۔ سری بے بے جی اور بھیّا جیرام جی چڑھائی کر گئے ہیں۔ گورُو جی
نے کہا۔ کاکا سب جگ چلنی سرائے ہے۔ ہم بھی ایک دن چلے جائیں گے۔ کسی نے یہاں
بیٹھ نہیں رہنا۔ اِتنے میں مُولا پھر آیا۔ اور گورُو جی کو کہنے لگا کہ اگر تم نے روٹی نہیں کھانی
تو کپڑے پہن لو۔ کیونکہ سردی کا موسم ہے۔ اِس پر گورُو جی نے یہ شبد اُچارا۔
سب رس مٹھے منیئے سُنیئے سالونے ۔ کھٹ ترشی مُکھ بولنا مارن ناد کئے
چھتی امرت بھاؤ ایک جاں کو ندر کرے

بابا ہور کھانا خوشی خوار
جتِ کھادے تن پیڑیئے من میں چلے وکار ‏۔
رتا پہنن من رتا سپیدی ست دان ‏۔ نیلی سیاہی کدا کرنی پہرن پیر دھیان
کمر بند سنتو کھ کا جون تیرا ناؤ
بابا ہور پہرن خوشی خوار ‏۔
جتِ پندھے تن پیڑیئے من میں چلے وکار
گورو نانک دیو جی سے یہ شبد سُنکر مُولا اجتے رندھاوے کے پاس گیا ۔ اور کہا۔ چودھری جی ۔ نانک نہ کچھ کھاتا ہے ۔ اور نہ پہنتا ہے ۔ اس کو کچھ سمجھاؤ۔ اجتا رندھاوا آیا ۔ اور گورو جی کو متھا ٹیک ۔ کرارداس کی ۔ غریب نواز گھوڑی پر چڑھ کر گھر چلو!
تب گورو جی نے یہ شبد اُچارا ۔
گھوڑے پاکھر سوئنے ساکھت بوجھن تیری ‏۔ ترکش تیر کمان سانگ تیغ بند گن دھات
واجا نیزہ پت سیئوں پرگٹ کرم تیری میری ذات
بابا ہور چڑھنا خوشی خوار
جتِ چڑھیئے تن پیڑیئے من میں چلے وکار
گورو جی نے وہاں ایک دھرم سالہ بنوائی ۔ اور رہنے لگے ۔ سکھ سادھو سنت درشن کرنے آویں ۔ ہر روز چرچا ہووے ۔ اسطرح ایک مہینہ گذر گیا ۔ ایک دن گورو جی نے بھائی بالے سے پُوچھا ۔ ہم کتنے برسوں کے بعد یہاں آئے ہیں ۔ بالے نے کہا ۔ سچے پاتشاہ تیریاں توں ہی جانے ۔ میں کیا جانوں ۔ آپ ہی بتاؤ ۔ گورو جی نے کہا ۔ ہم اٹھارہ برس کے بعد یہاں آئے ہیں ۔ دو مہینے پکھوکے رہنے کے بعد گورو جی سری چند لکھمی داس ۔ سری چونی جی اور بھائی بالے کو ساتھ لے کر کرتار پور آ گئے ۔ دھرم سالہ اور کچے گھر وہاں بنے ہوئے تھے ۔ سارے وہاں رہنے لگے ۔ بھائی بالے کو تلونڈی بھیجا ۔ تا کہ ماتا پتا جی کو بھی کرتار پور ہی لے آوے ۔ جب بھائی بالا تلونڈی پہنچا ۔ تو اپنے سنبدھیوں کو ملا ۔ گورو جی کی ماتا جی کو جب بھائی بالا ملا ۔ تو وہ بہت بیراگ کرنے لگیں ۔ بھائی بالے نے کہا ۔ کہ گورو نانک دیو نے کرتار پور میں رہائش اختیار کر لی ۔ سری چند لکھمی داس اور سری چونی جی بھی وہاں ہی ہیں ۔ گورو جی نے مجھے آپ کو اور مہتہ کالو جی

کو لینے کے لئے بھیجا ہے۔ چنانچہ بھائی بالا مہتہ کالُو جی اور ماتا جی کو ساتھ لے کر کرتار پور آگیا۔ جب گورُو نانک دیو جی نے اپنے ماتا پِتا کو دیکھا۔ تو آگے ہو کر ماتا پِتا کے چرنوں پر متھا ٹیکیا۔ کالُو جی نے گورُو جی کو بغل میں لیا۔ اور ماتھا چُوما۔ ماتا جی نے گورُو جی کو گود میں لے کر بہت بیراگ کیا۔ اور ماتھا چُوما۔ سری چُونی جی نے اپنی ساس اور سوہرے کے چرنوں پر متھا ٹیکیا۔ سری چند اور لکھمی داس نے بھی متھا ٹیکیا۔ سب پروار آپس میں مِل کر بہت خوش ہُوا۔ اُس وقت گورُو جی نے یہ شبد اُچارا

راگ وڈہنس محلہ پہلا۔ گھر پہلا

عملی عمل نہ انبڑے مچھی نیر نہ ہوئے + جو رتے سہ وہ اپنے تِن بھاوے سب کو
ہوں واری دکھاں کھنیئے دکھاں تو صاحب ناوے

رہاؤ۔

صاحب سپھلیو رُکھڑا امرت جا کا ناؤں + جن پیا تے ترپت بھئے ہوں تِن بلہار جاؤں
میں کی ندر نہ آوہی وسے ہبھیاں نال + تِکھا ںتِاں یکیوں لہے جاں سر بھیتر پال
نانک تیرا بانیا توں صاحب میں راس !!
من تے دھو کا تاں لہے جاں صفت کری ارداس

پِتا کالُو جی نے کہا۔ نانک جی اب فقیری بھیس اُتار دو اور گرہستی پہرا وا کرو۔ اشنان کر کے تلک لگایا کرو۔ سیدھے مارگ چلو۔ گورُو جی نے کہا۔ پِتا جی۔ آپ بہری پرمیشور کے ارادھنے کی گت جانتے ہو۔ کالُو جی نے کہا۔ بیٹا میں تو نہیں جانتا۔ تب گورُو جی نے یہ شبد کہا:-

گنگو کی کایا رتناں کی للتا اگر داس تن ساس + اٹھ سٹھ تیرتھ کا مُکھ ٹکا تٹ گھٹ مت دِگاس
اوت متی صلاحنا سچ نام گُن تاسس

کالُو جی نے کہا۔ ایک ایسے سِدھ پیر ہیں۔ اُن کے آگے پُوجا چڑھتی ہے۔ لنگر چلتے ہیں سُکھی رہتے ہیں۔ کیا اُن کے پیچھے سنسار چھُوٹے گا۔ یا کہ نہیں۔ اُن کا پرمیشور کے ساتھ بھاؤ ہووے گا۔ یا کہ نہیں۔ تب گورُو جی نے کہا۔

پُوج لگے پیر آکھئے سب مِلے سنسار + ناؤ سدائے آپنا ہووے سِدھ شُدھار
جاں پت لیکھے نہ پوے تاں سب پُوج خوار

پھر کالو جی نے پوچھا۔ وہ وستو کونسی ہے۔ جس کر کے سنسار سے بھی چھوٹیں پرمیشور اور سنسار کے ساتھ بھی بنی رہے۔ تب گورو جی نے کہا۔

جِن کو ستگور بھیٹیا تِس میٹ نہ سکے کوئے + اوہناں اندر نام ندھان ہے نامو پرگٹ ہوئے
ناؤ پوجیے ناؤ منیئے اکھنڈ سدا سچ سوئے

کالو جی نے کہا۔ جو نام نہیں جپتے۔ ساری عمر دُنیا دی دھندوں میں گذار دیتے ہیں۔ اُن کا درگاہ میں کیا حال ہو دیگا۔ تب گورو جی نے یہ شبد اُچارا۔

کھہوں کھیہ رلائیے تاں جیو کیہا ہوء + جلیاں سب سیانپاں اُٹھی چلیا روئے
نانک نام وساریئے در گئیے کیا ہوئے

پتا جی جنھوں نے نام نہیں جپیا۔ اُن کو آگے ڈھوئی نہیں ملتی۔ کالو جی نے کہا۔ بیٹا تم بہاں پُرکھ ہو۔ اور ہم نے آپ کو جانا نہیں۔ اور پرمیشور کا نام ہم نے کبھی لیا نہیں۔ ہمارا کیا حال ہووے گا۔ تب گورو جی نے سہج سبھاؤ کہا۔ پتا جی جو ہمارا حال سو آپ کا حال۔ یہ سُنکر کالو جی نے گورو نانک دیو جی کے آگے متھا ٹیکیا۔ گورو جی ماتا پِتا پر دیالے ہوئے۔ پِتا کالو جی اور ماتا جی لگے واگورو واگورو جپنے

سری گورو نانک دیو جی نے کرتار پور میں بیٹھ کر اُداسی بھیکھ دُور کر کے گرہستی جامہ پہن لیا۔ بڑے بڑے سُندر کپڑے پہن پِتا جی کے حکم ہو جب منجی پر بیٹھ کر سکھوں کو اُپدیش کرنے لگے۔ بہت سی بانی بہاں اُچاری۔ جس کو پڑھ سُنکر سکھوں کے من میں شانتی اور من اُجلا ہووے۔ دن بدن سنگتیں گورو جی کا درشن کرنے چلی آویں۔ امرت ویلے جپ جی صاحب اور شام کو رہراس کا پاٹھ کریں۔ کئی سادھو مہاتما فقیر گورو جی کے درشن کو آویں۔ اور گورو جی کا اُپدیش سُنکر مُکت بھگت پراپت کریں۔ ہر وقت لنگر لگا رہے۔ آٹھوں پہر ست سنگ اور گیان چرچا ہوتی رہے۔ سری گورو نانک دیو جی کے ماتا پِتا ست سنگ کرتے اور نام کا ابھیاس کرتے کرتے پرم گتی کے ادھکاری ہوئے۔ اور سچ کھنڈ میں جا بسے۔ ہزاروں نرناریوں کو سری گورو جی نے چرن پوہل دیکر سکھ بنایا۔ اور ست نام کا اُپدیش دیا۔ جسطرح سُورج چڑھنے سے اندھیرا دُور ہو جاتا ہے۔ اور سارے چانن ہی چانن ہو جاتا ہے۔ اِسی طرح سری گورو کا پرتاپ سارے پھیل گیا۔

ہر روز دُور دراز سے سنگیت درشن کو آتیں۔ اور من بھاتے پھل پراپت کرتیں۔ کئی مُسلمان فقیر گورُو جی کا پرتاپ سُنکر آتے اور درشن کر کے مکتی کو پراپت ہوتے ÷

کرتارپور میں سدھوں کیساتھ ساکھی

ایک دِن سِدھ منڈلی میں بیٹھے ہوئے گورکھ ناتھ نے سِدھوں کو کہا۔ کہ مات لوک میں ایک نانک تپا فقیر ہے۔ اُس نے بڑے بڑے ہندوؤں اور مُسلمان فقیروں کو جیت لیا ہے۔ کسی ایک فقیر نے اُس کو نہیں روکا۔ وہ بڑا پہنچا ہُوا فقیر ہے۔ چرچا کرنے آئے سادھ سنت فقیر سب ہار کر جاتے ہیں۔ سِدھوں نے کہا۔ کہ ہم اکٹھے ہو کر چلیں اور کسی ایسے طریقے سے چرچا کریں۔ جس سے وہ ہار جاوے۔ اور جھُوٹا ہو جاوے۔ جب یہ کونسل سِدھ منڈلی میں ہوئی۔ تو منگل ناتھ نے کہا۔ سِدھو۔ آگے نانک تپا ہے۔ آپ اِس کو اچھی طرح جانتے ہو۔ وہ چرچا میں آپ سے نہیں ہارے گا۔ مگر سِدھ ہنکار میں بھرے ہوئے کرتارپور میں آ پراپت ہوئے۔ آگے سری گورُو نانک دیو جی منجی پر بیٹھے ہُوئے تھے۔ سِدھوں نے آکر آدیس کی۔ گورُو جی نے کہا۔ آؤ سِدھو۔ جتیو۔ تپسیو آدیس۔ نرنکار کو آدیس۔ آیئے۔ بیٹھئے۔ سِدھ بیٹھ گئے۔ اور گورُو جی کو کہا۔ تپا جی کچھ کرامات دکھاؤ۔ گورُو جی نے کہا سِدھو کرامات تو نام تھر کا ہے۔ کرامات دِکھانی نرنکار کو نہیں بھاتی۔ مگر سِدھ ہنکار میں بھرے ہوئے تھے۔ کہنے لگے تپا جی پہلے ہم چھپتے ہیں۔ آپ ہم کو ڈھونڈو۔ پھر آپ نے چھپنا۔ ہم ڈھونڈیں گے۔ یہ کہہ کر کوئی سِدھ پاتال میں اور کوئی آکاش میں جا چھپا۔ گورُو جی نے ست نام کہہ کر جیُوں ہی ہوا کو کھینچا۔ سب سِدھ ہوا کے ساتھ کھنچے آئے۔ مگر گورکھ ناتھ پاتال میں جا کر مچھر کا رُوپ دھار بیٹھا۔ مگر گورُو جی نے ایسا کیا۔ کہ جس پتھر میں وہ چھپا تھا۔ وہ پتھر ہی اُٹھا لیا۔ گورکھ بڑا شرمندہ ہُوا۔ پھر سِدھوں نے کسی نے شیر کا اور کسی نے بھیڑیا کا رُوپ دھارن کیا۔ اور آکاش میں اُڑ کر پتھروں کی بارش کرنے لگے۔ سری گورو نانک دیو جی نے بھائی بالے کو کہا۔ کہ ڈیرے کے ارد گرد ایک لاٹھی پکڑ کر رام کے نام کی لکیر کھینچ دو۔ بالے نے لکیر کھینچ دی۔ سِدھ جو اپنی شکتی سے پتھروں کی بارش کر رہے تھے وہ

پتھر لکیر سے باہر باہر گریں۔ بڑا زور سدھوں نے لگایا۔ مگر کوئی پیش نہ گئی۔ آخر شرمندے ہو کر گورو جی کے پیریں آ پڑے۔ اور کہا پتا جی ہم بھول گئے۔ ہمیں معاف کرو۔ اِس پر گورو جی نے کہا۔ اے سدھو اب ہم چھپتے ہیں۔ تم ہمیں تلاش کرو۔ اگر سدھ مجھے نہ ڈھونڈ سکے۔ تو بھائی بالے کو کہا۔ کہ تم نے ایک ٹکہ رکھ کر ارداس کرنی۔ ہم حاضر ہو جاویں گے۔ تب سری گورو نانک دیوجی نے تتوں سے تت ملا دیئے اور چیتن ستا نرنکار کی ستا میں لین کر دی۔ سدھوں نے سارے آکاش اور پاتال ڈھونڈ مارے۔ مگر گورو جی نظر نہ آئے۔ بہت ٹکراں مار مار کر ہار گئے۔ اور شرمندے ہو کر بھائی بالے کو کہنے لگے۔ کہ ہم تو ڈھونڈ ڈھونڈ کر تھک گئے ہیں۔ ہم کو گورو جی نظر نہیں آئے۔ آپ سنت روپ ہو۔ آپ گورو جی کو ڈھونڈ بھائی بالے نے کہا۔ اے سدھو۔ گورو نانک دیوجی کا تو انت نہیں پاتا۔ لیکن اگر آپ نے ڈھونڈنا ہے۔ تو ایک ٹکہ رکھ کر ارداس کرو۔ اور ہاتھ جوڑ کر بینتی کرو کہ پتا جی ہم کو درشن دو۔ سدھوں نے ایسا ہی کیا۔ جب گورو جی کا دھیان دھر کر ارداس کی۔ تو کیا دیکھیں۔ کہ سری گورو نانک دیوجی اپنے آسن پر بیٹھے ہیں۔ یہ کوتک دیکھ کر سدھوں نے متھا ٹیکیا۔ اور کہا دھن نانک نرنکاری۔ دھن نانک نرنکاری۔ آپ میں اور پرمیشور میں کوئی بھید نہیں ہے۔ جس دن یہ کوتک ہوا۔ اُس دن بہت تیز ہوا چلی تھی۔ ہوا سے سینکڑے پنچھی مر گئے۔ گورو جی کے من میں بڑا ترس آیا۔ اور کہا۔ یہ بیچارے پنچھی مُفت میں مر گئے۔ ست نام کہہ کر کہا۔ کہ اُڑ جاؤ۔ پنچھی سب اُڑ گئے۔ اُبدیں گورو جی نے من میں بڑا ابھے کیا اور کہا میں کون ہوں جو نرنکار کے بھانے کو موڑا۔ بڑے دُکھی ہوئے۔ سریر کو جل کر کے پُورن کیا۔ سواسوں کو پَون میں ملایا۔ اور سریر کو بڑا کشٹ دیا۔ یہ دیکھ کر نرنکار جی پرتکھ ہوئے۔ اور سری گورو نانک دیوجی کے سریر کو ثابت کر کے کہا۔ اے نانک سریر کو دُکھ کیوں دیتے ہو۔ جو میری مرضی ہوتی ہے۔ تیرے سریر میں پرویش کر کے وہی کارج کرا لیتا ہوں۔ تم اِس بات کی چنتا نہ کرو۔ مارنا اور جِیوانا سب کچھ میرے ہاتھ میں ہے۔ جو تم سریر کو دُکھ دیتے ہو۔ مجھ کو کشٹ آتا ہے۔ گورو جی کہنے لگے نرنکار جی میری کیا مجال ہے۔ جو سریر کو دُکھ دوں۔ نرنکار نے کہا۔ اے نانک جو میں ہوں سو تم ہو

مجھ میں اور تجھ میں کوئی بھید نہیں ہے۔ جو میرے چت کا پھرنا ہے۔ وہ میرے پیارے بھگتوں کے انتہ کرن میں پرویش کر کے کارج ہوتے ہیں۔ اگر کہو کہ فلاں کام میں نے اچھا نہیں کیا۔ سو نہیں۔ سب کام میں ہی کر رہا ہوں۔ تم چنتا نہ کرو۔ جو کام تم آج سے لیکر کرو گے۔ مجھے سب منظور ہو دیں گے۔ میں نے تم کو صدق اور صبوری کا سرد پا دیا کا سرد پا دیا ہے۔ سو تم ست نام کا اُپدیش دے کر سنسار سے لوگوں کا ادھار کرو۔ جو پُرش تمہاری بانی پڑھے گا۔ تمہارے بچن مانے گا۔ اور سکھی میں صدق رکھیگا۔ اُس جیو کو میں اپنی پُری میں نواس دُوں گا۔ نام کے آسرے کروڑوں جیو اُدھر یگے۔ جب یہ بچن نرنکار جی نے کئے۔ تو گورُو نانک دیو جی نے متھا ٹیکیا۔ نرنکار جی انتر دھیان ہو گئے۔

گورُو جی نے بھائی بالے کو کہا۔ کہ جو سکھ سنگت آدے۔ اُس کو لنگر سے پرشاد چھکانا۔ ہر ایک سکھ امرت ویلے اُٹھ کر اشنان کرے۔ جپ جی صاحب کا پاٹھ کر کر آدر سُنے۔ اِس کے بعد لنگر ورتے۔ تیسرے پہر دیوان لگے۔ راگی شبد اُچارن۔ شام کو رہ راس کا پاٹھ ہو کر آرتی ہووے۔ پھر ارداس کر کے سنگت اپنے اپنے استھان کو جاوے۔ ہر روز اِسی پروگرام کے مطابق دیوان لگے۔ گورُو جی سربت سنگت کو درشن دے کر نہال کریں۔ اور ہر پرکار کی منو کامنا پوری کریں +

عبدالرحمان فقیر کیساتھ ساکھی

ایک دن سری گورُو نانک دیو جی بھائی بالے کو ساتھ لے کر ترکستان میں آئے۔ اُس مُلک میں فقیر عبدالرحمان "پیر" کہلاتا تھا۔ ایک دن اُبارے خان پٹھان عبدالرحمان فقیر کے پاس گیا۔ دُعا سلام کے بعد فقیر دل کی باتیں شروع ہو گئیں۔ اُبارے خاں نے گورُو نانک دیو جی کی تعریف کی۔ اُبارے خاں سے ایک ہندو کی تعریف سُنکر بہت رنجیدہ ہُوا۔ اور بہت غصہ کھایا۔ کہنے لگا۔ کہ تم جس ہندو فقیر کی تعریف کرتے ہو۔ میں اُس کو اُٹھا کر دُور کر دونگا۔ پٹھان نے کہا۔ وہ تو خود خُدا ہے۔ کیا تم خُدا کو اُٹھا دیو گے؟ عبدالرحمان نے کہا۔ کہ تم مُسلمان ہو کر ہندو فقیر کو خُدا کہتے ہو۔ اور اُس کی تعریف کرتے ہو۔ یہ اسلامی شرع کے خلاف ہے۔ پٹھان نے کہا۔ شیخ جی۔ وہ

ہندو اور مسلمان دونو سے فارغ ہے۔ اِس کی نگاہ میں ہندو مسلمان اور اُوچ نیچ
سب برابر ہیں۔ وہ تو خدا کی صورت ہے۔ جو آپ کہتے ہیں۔ میں اُس کو اُٹھا دوں گا
آپ کو شرمندہ ہونا پڑے گا۔ عبدالرحمان نے غصہ تو بہت کیا مگر پٹھان کو کچھ کہہ نہ سکا۔
اگلے دن اُبارے خاں پٹھان سولہ گز بافتے کا ریجہ لے کر جہاں گورو جی بیٹھے تھے
آگے رکھ کر متھا ٹیکیا۔ گورو جی نے کہا۔ میاں جی پرمیشور آپ کا بھلا کرے۔ مگر یہ جو
آپ کپڑا لائے ہیں۔ ایسا بڑھیا کپڑا ہم کو نہیں چاہیئے۔ کیونکہ ہم فقیر ہیں۔ ہم کو یہ کپڑا پہنچ
گیا ہے۔ ہم آپ پر بہت خوش ہیں۔ یہ آپ پہنو۔ اُبارے خاں نے کہا۔ مجھے خدا سے
بخشاؤ۔ یہ ریجہ آپ کی عنایت ہے۔ آپ ہی لو اور آپ ہی پہنو۔ گورو جی نے پٹھان کا
پریم دیکھ کر کہا۔ اِس ریجے کی دو چادریں بنوا لاؤ۔ پٹھان درزی سے چادریں بنوا
لایا۔ گورو جی نے ایک چادر بھائی بالے کو دی۔ اور ایک آپ لی۔ پٹھان نے کہا۔ آج
میں نہال ہو گیا ہوں۔ کیونکہ یہ ریجہ (چادر) خود خدا نے پہنا ہے۔

گورو جی نے کہا۔ میاں جی۔ شیخ عبدالرحمان کی کیا خبر ہے۔ خان نے کہا۔ تپا جی
آپ سب کچھ جانتے ہیں۔ مجھ سے کیا پوچھتے ہو۔ گورو جی نے کہا۔ شیخ ہم سے خفا ہے۔
پٹھان نے کہا۔ تپا جی۔ شیخ عبدالرحمان فقیر تو کہلاتا ہے۔ مگر فقیری دُور ہے۔ گورو جی
نے کہا شیخ کیا کہتا ہے۔ پٹھان نے کہا ہے۔ کہ جو اُس نے کہا ہے۔ وہ میں نہیں کہہ سکتا۔
گورو جی نے کہا۔ آپ بے فکر ہو کر کہو۔ اُبارے خاں نے کہا۔ وہ کہتا تھا۔ تو مسلمان ہو کر
جس ہندو فقیر کی تعریف کرتا ہیں۔ میں اُس کو اُٹھا کر دُور کر دوں گا۔ میں نے کہا۔ وہ خود خدا
ہے۔ تم خدا کو اُٹھا دو گے۔ اُبارے خاں سے یہ سُنکر گورو جی نے بھائی بالے کو کہا۔ چلو شیخ
کا ہنکار دُور کر آویں۔ پٹھان نے کہا۔ میں بھی ساتھ چلتا ہوں۔ گورو جی نے کہا۔ تم پہلے چلو
ہم پیچھے آتے ہیں۔ جب گورو جی وہاں پہنچے۔ تو شیخ پالکی میں سوار ہو کر چلا تھا۔ لوگوں نے
کہا۔ شیخ جی نانک تپا آیا ہے۔ شیخ پالکی سے اُتر آیا۔ گورو جی کے ساتھ دست بوسی
کی اور پوچھا۔ تپا جی خیر ہے۔ گورو جی نے کہا شیخ جی "خیر ہے مگر نہیں خیر" شیخ نے گورو
جی سے یہ جواب سُنکر کہا۔ یہ آپ نے کیا کہا ہے۔ گورو جی نے کہا۔ خیر اِس واسطے نہیں
جو آپ کہتے ہو۔ کہ نانک فقیر کو اُٹھا کر دُور کر دیویں گے۔ آپ کی کونسی جگہ ہم نے سنبھال
لی ہے۔ جس پر ہم کو اُٹھا دیو گے۔ شیخ نے کہا کون کہتا ہے۔ گورو جی نے کہا۔ تم ہی کہتے

کہتے ہو۔ شیخ نے کہا۔ جو کہتا ہے۔ وہ جھکھ مارتا ہے۔ یہ سُنکر اُبارے خاں نے کہا۔ شیخ جی تم ہی کہتے تھے۔ کہ تم جس ہندو فقیر کی تعریف کرتے ہو۔ میں اُس کو اُٹھا کر دُور کر دُوں گا۔ اب کیوں مُکرتے ہو۔ شیخ غصّے میں آکر کہنے لگا۔ خاں جی ہم جانیں اور تپا جانے۔ تمہارا اِس میں کوئی مطلب نہیں۔ ہم دونو فقیر ہیں۔ آپس میں سمجھ لیویں گے۔ تم آرام سے اپنے ٹکانے بیٹھے رہو پٹھان نے کہا۔ میرا ٹکانہ تپے کے ساتھ ہے۔ اور تپے کا میں مُرید ہُوں۔ آپ جیسے فقیر کو ایسے نازیبا لفظ نہیں کہنے چاہئیں۔ گورُو جی نے کہا۔ شیخ جی۔ جب آپ اپنے آپ کو فقیر کہلواتے ہیں۔ تو آپ کو ایسا نہیں چاہیئے۔ شیخ کو غصّہ لگا۔ اور گورُو جی کو کہنے لگا۔ تپا جی آپ ہندو ہیں کہ مُسلمان۔ گورُو جی نے جواب دیا۔

نہ ہم ہندُو نہ مُسلمان + دونو بیچ بسے شیطان
ایکو ایکی ایک سُجان + گورُو جی کہا سُن عبدالرحمان

شیخ نے کہا۔ تپا جی۔ آپ کا مذہب کون ہے۔ گورُو جی نے کہا۔ مذہب ہمارا سچّا نام ہے۔ جس نے ایک سے انیک کیئے۔ سچ پُونجی واپار بھی سچ کا۔ دُوسرا جھُوٹا ہے۔ خواری ہے۔ جو آیا ہے۔ وہ جاوے گا۔ خُدا سچا ہے۔ بندہ جھُوٹا ہے۔ جو خُدا کے پیارے ہیں۔ اُن کو خُدا بھی پیارا ہے۔ ہر ایک جیو جنت میں خُدا کو دیکھتے ہیں۔ حرام نہیں کھاتے جو بندہ صرف ایک خُدا کی صفت کرتا ہے۔ وہ درگاہ میں قبُول پڑتا ہے۔ شیخ جی ایک خالق ہے۔ جس نے سب کو پیدا کیا ہے۔ وہ بُرا کسی کو نہیں جانتا۔ شیخ نے کہا۔ تپا جی۔ خُدا کی آپ کے اُوپر بڑی عنایت ہوئی ہے۔ ہم کو بھی دیدار دیا کرو۔ گورُو جی نے کہا۔ سب سے بڑی مہر خُدا کی یہ ہے۔ جو آپ کسے کو کیا ہی جانا کرو۔ دعوٰی نہ باندھا کرو۔ اچھا بُرا خُدا نے ہی بنایا ہے جیسا پرمیشور نے کسی کو بنایا ہے۔ وہ تیسا ہی ہے۔ گورُو جی کے یہ بچن سُنکر شیخ نے گورُو جی کے آگے مستھا ٹیکیا۔ اور کہا۔ تپا جی۔ میری گُستاخی معاف کرو۔ گورُو جی نے کہا۔ خُدا کے پیاروں گستاخی نہیں ہوتی۔ اگر خدانخواستہ ہو بھی جاوے تو مالک بخش دیتا ہے۔ مگر اپنی طرف سے خبردار رہنا چاہیئے۔ جو خُدا کے پیارے ہیں۔ اُن کو آٹھوں پہر خوف رہتا ہے۔ وہ کسی وقت بھی غافل نہیں ہوتے۔ اُبارے خاں پٹھان نے کہا۔ کیوں شیخ جی آپ تو تپے کو اُٹھاتے تھے۔ شیخ نے کہا۔ اُبارے خاں۔ میرا خیال تھا۔ کہ ہندو فقیر بُت پرست ہووے گا۔ مگر نانک تپا تو عین خُدا کا رُوپ ہے۔ گورُو جی شیخ اور خاں پر خوش ہو

کرکے جب جانے لگے۔ تو اُبارے خاں جانے نہ دیوے۔ بار بار بینتی کرے۔ تپاجی کچھ دِن اَور ٹھہرو۔ مگر گورُوجی اُبارے خاں کو اُپدیش دے کر چلتے بنے +

شِکارپور میں ایک قصائی اَور جولاہے کیساتھ ساکھی

شِکارپور میں نورُ نشتر نام ایک قصائی رہتا تھا۔ اور بکریاں چرایا کرتا تھا۔ جب اُس نے گورُوجی کے درشن کیئے۔ تو ایک لوٹا دُودھ کا بھر کر گورُوجی کے آگے لا رکھا۔ انتریامی گورُوجی اُس قصائی کو کہنے لگے۔ بھائی کِس بھاوَنی سے دُودھ لائے ہو۔ اُس نے کہا۔ جی مَیں بہت غریب ہُوں۔ مَیں نے سُنا ہُوا ہے۔ کہ فقیر جو کہیں۔ وہی ہو جاتا ہے۔ اِس لیئے خیال کیا۔ کہ مَیں بھی اِن کو دُودھ پلاؤں۔ جو مجھ کو اِس دیس کا راج دے جاویں۔ گورُوجی نے اُس کا پریم اَور نِسچہ دیکھ کر کہا۔ کہ پچھلی رات اُٹھ کر اِشنان کرکے نام جپا کرو۔ اَور آئے سادھو فقیر کی سیوا کیا کرو۔ تمہاری منو کامنا پُوری ہو جاوے گی۔

اُسی شہر میں ایک جولاہا داؤ نامی رہتا تھا۔ گورُوجی کی مہما سُنکر ایک بڑا سُندر غالیچہ بُن کر لایا۔ اور گورُوجی کی بھینٹا کرکے کہنے لگا۔ غریب نواز اِس کو اپنے نیچے بچھا لو۔ گورُوجی نے کہا۔ بھائی پرمیشور نے دھرتی کا ایسا غالیچہ بچھایا ہے۔ جو کبھی پُرانا نہیں ہوتا۔ جہاں گورُوجی بیٹھے تھے۔ نزدیک ہی ایک کُتی سوئی ہوئی تھی۔ اور سردی سے ہمیشہ ٹھرتی رہتی۔ گورُوجی نے داؤ کو کہا۔ کہ تُم اِس غالیچے کو کُتی پر ڈال دو۔ اور اِس کو چُوری کھلایا کرو۔ داؤ نے کہا۔ ست بچن پھر گورُوجی نے داؤ سے پُوچھا۔ بھائی تیری بھاوَنی کیا ہے۔ اُس نے کہا۔ غریب نواز۔ میرے گھر اناج بہُت ہووے۔ تاکہ مَیں سُکھ پاؤں۔ گورُوجی نے کہا۔ پرمیشور کا نام جپا کر۔ سادھوؤں فقیروں کی ٹہل کیا کرو۔ تمہاری بھاوَنی پُوری ہووے گی۔ گورُوجی دونو کو اسیس دے کر جب وہاں سے دریائے سندھ کے کنارے پہنچے۔ تو وہاں ایک سرور نامی فقیر تپ کرتا تھا۔ اُس کو دیکھ کر گورُو جی نے ایک شبد اُچارن کیا:۔

دِیتیاں درشن کے تاہیں دُکھ بھوک تیر تھ کئے

جوگی جتی جگت میں رہتے کر کر بھگوے بھیس بھیے
تو کارن ما جا رنگ رتے ۔ تیرے نام انیکا !
روپ اننتا کہہ نہ جاہی تیرے گن کیتے !

سرور یہ شبد سُنکر گورُو جی کی چرنیں آپڑا۔ گورُو جی نے کہا ۔ بھائی کب سے یہاں تپ کرتے ہو۔ اور تیری بھاؤنی کیا ہے ۔ سرور نے کہا۔ سنت جی ۔ یہاں مُلتان کے دو نقیر بہت جبر ہیں ۔ کسی اور نقیر کو بیٹھنے نہیں دیتے ۔ لوگ اُن کی بہُت منت کرتے ہیں ۔ جس طرح اُن کی عزت ہوتی ہے ۔ اُسی طرح میری میں منت ہووے ۔ یہی میری بھاؤنی ہے ۔ گورُو جی کہا ۔ بھائی جسطرح گڑ با اور میٹھی چیزوں پر مکھیاں بھن بھن کرتی ہیں ۔ اِسی طرح بھجن بندگی والے نقیروں کو لوگوں کی منتیں خراب کرتی ہیں ۔ مگر خیر اگر تمہاری یہی بھاؤنی ہے تو جس جگہ ہم بیٹھے ہیں ۔ یہاں جھاڑو دیا کرو ۔ اور دِیوا جلایا کرو ۔ نِرابھمان ہو کر سنتوں کی سیوا کرو ۔ ست نام کا جاپ کرو ۔ تمہاری منت اُن سے زیادہ ہووے گی ۔ یہ کہہ کر گورُو جی وہاں سے چل دیئے +

برہم خاں لودھی کیساتھ ساکھی !

ایک دِن گورُو جی نے بالے کو کہا ۔ بھائی بالا واپس کرتار پور چلیں ۔ بالے نے کہا ۔ جس طرح آپ کی رضائے ۔ جب دہلی پہنچے ۔ تو وہاں کے بادشاہ برہم خاں لودھی کا ایک کھتری اہلکار سری گورُو نانک دیو جی کی صفت سُنکر دِل میں بہت جلا ۔ اِس نے بادشاہ کے پاس چُغلی کھائی ۔ کہ دیکھو بادشاہ سلامت ایک نانک ہندو نقیر ہے ۔ وہ نہ بید کو اور نہ کتیب کو مانتا ہے ۔ آپ اُس سے پُوچھو ۔ بادشاہ نے کہا ۔ کہ تمام نقیروں کو پکڑ کر قید کر لو ۔ بادشاہ کے حُکم سے تمام نقیر پکڑے جانے لگے ۔ اِن میں گورُو نانک دیو جی بھی پکڑے گئے ۔ تمام نقیروں کو قید کر دیا ۔ اور تمام کو گندم پیسنے کو دی ۔ اور تو تمام نقیر اپنی اپنی چکی چلائیں ۔ مگر گورُو جی کی چکی اپنے آپ پھرتی جاوے ۔ سارے دھُوم مچ گئی ۔ کہ نانک تپا ہی ہے ۔ جو دولت خاں لودھی کا مودی تھا ۔ اور پھر نقیر ہو گیا تھا ۔ برہم خاں نے گورُو جی کا نام سُنکر غصہ کھایا ۔ اور کہا ۔ اِس کو اچھی طرح مضبوطی سے باندھو ۔ مگر جب بادشاہ نے سُنا ۔ کہ نانک کامل نقیر ہے ۔ کیونکہ اِس کی چکی اپنے آپ پھرتی ہے ۔

تو ڈر گیا۔ اور حکم دیا۔ کہ اُس کو جلدی رہا کرو۔ سپاہیوں نے کہا۔ اے فقیر سائیں۔ آپ جاؤ۔ بادشاہ نے آپ کو رہا کر دیا ہے۔ مگر گورُوجی نے کہا۔ ہم نہیں جاتے۔ یہیں بیٹھیں گے بالے نے کہا۔ گورُوجی اب چلیں۔ گورُوجی نے کہا۔ بھائی بالا۔ کرتار کا حکم اِس طرح ہے۔ جو کچھ اُس نے کرنا ہے۔ وہی ہونا ہے۔ سات ماہ اور سترہ دِن کو اِن کی صفا اُٹھ جانی ہے۔ بھائی بالے نے کہا۔ سچے پاتشاہ کیسے صفا اُٹھیگی۔ گورُوجی نے کہا۔ دیکھو توسہی۔ جب پانچ ماہ گذُرے۔ تو پانی پت کے میدان میں برہم خاں لودھی سے بابر گُکھتے کا مقابلہ ہُوا۔ بڑی سخت لڑائی ہوئی۔ برہم خاں مارا گیا۔ ساتویں دِن بابر کی دوہائی پھر گئی۔ بابر دلی کا بادشاہ ہُوا۔ جب بابر بادشاہ کے آگے کھانا لاکر رکھا۔ تو کیا دیکھے کہ کھانے میں کِرم چل رہے ہیں۔ اِسی وقت باورچی اور داروغے کو بُلایا۔ اور پوچھا! یہ کیا کارن ہے۔ چاولوں کی جگہ کِرم ہو گئے ہیں دونو نے کہا۔ جہاں پناہ ہم کو کچھ خبر نہیں۔ ہم نے تو کھانا ٹھیک حالت میں پکایا۔ اور ٹھیک حالت میں تھال میں پروسا۔ اُس وقت کوئی کِرم نہیں تھا۔ خدا جانے یہاں تک آتے کیسے کِرم چل گئے۔ بادشاہ بھی بڑا حیران ہُوا۔ داروغے نے کہا۔ بادشاہ سلامت۔ جیل میں جو قیدی ہیں۔ اُن میں ایک فقیر نانک نام کا ہے۔ وہ عظمت والا اور خدا رسیدہ فقیر ہے۔ اِس کی بے ادبی سے یہ سبھ ہُوا ہے۔ بادشاہ نے کہا۔ اِس کو کیوں قید کیا ہے۔ میر حسین کوتوال نے کہا۔ حضرت وہ بندی وانوں میں آیا ہے۔ بابر نے کہا۔ اِس فقیر کو باعزت میرے پاس لاؤ۔ کوتوال گیا۔ گورُوجی اور بھائی بالے کو ساتھ لے کر بابر بادشاہ کے پاس لایا۔ بادشاہ نے آگے سے اُٹھ کر تعظیم کی اور کہا۔ اے نانک فقیر۔ آپ نے خدا کو کِس وجہ کر کے سہی کیا ہے۔ گورُوجی نے کہا۔

لکھ محمد ایک خدا ئے۔ الکھ سچا بے پرواہ
کئی محمد کھڑے دربار۔ شمار نہ پاوے بے شمار
رسُول رسال دُنیا میں آیا جب چاہا تب پھر منگایا
ایئوں سہی کیا ہے نانک بندے پاک خدا اور سب گندے

یہ شبد سُنکر بابر نے کہا۔ کہ محمدؐ بھی گندا ہے۔ تب گورُوجی نے کہا۔ جس نے رنڈی کوئی وہ پاک نہیں ہے۔ داتہاس میں لکھا ہے۔ کہ محمدؐ نے ایک رنڈی عورت سے نِکاح کیا ہوتا ہے جس کے پیچھے کام شیطان لگ گیا۔ اِس کی عزت کوئی نہیں۔ جو بال سے بوڑھا ہوتا

ہے۔ جمدا اور مرتا ہے۔ وہ پاک نہیں ہے۔ اِس کی تعریف کیا کرنی ہے۔ بابر نے کہا۔ حق تعالےٰ کا فرمان ہے۔ کہ فقیر ہماری ذات ہے۔ تب گورُوجی نے کہا۔ حق تعالےٰ بو لینے سے رہت اور پاک ہے۔ جو بولتے ہیں وہ دُوزخ میں بھکھ مادتے ہیں۔ بابر نے کہا۔ اے نانک فقیر۔ آپ مُرید کس کے ہو! گورُوجی نے کہا۔ مَیں نِرنکار کا مُرید ہوں۔ جس نے جگت کو پیدا کیا ہے۔ بابر نے کہا۔ اے نانک درویش۔ آپ پُورن فقیر ہو۔ کچھ مایا لے لو۔ گورُو جی نے کہا۔ جس خدُا نے سب کچھ دیا ہے۔ اور اُس کا دیا سب کوئی کھاتا ہے۔ اُس خدُا نے ہم کو بہت کچھ دیا ہے۔ جس داتے کے بھکاری شاہ اور پاتشاہ ہیں۔ اُس کو چھوڑ کر اور کسی سے مانگنا بے وقوفی ہے۔ گورُوجی کے یہ بچن سُنکر بابر گورُوجی کے چرنوں پر گِر پڑا۔ اور بنیتی کی۔ جیسے آپ کی مرضی ہو دے کرو۔

گورُوجی کا پھر پکھو کے رندھاوے آنا

سنساری جیوؤں کی کلیان کرتے ہُوئے سری گورونانک دیوجی ایک دِن بیٹھے بیٹھے بھائی بالے کو کہنے لگے۔ بھائی بالا۔ آج ہمارا خیال پکھو کے رندھاوے جانے کا ہے۔ مگر موُلے کا سبھاؤ بہت سخت ہے۔ اِس واسطے کچھ شش و پنج میں ہیں۔ بھائی بالے نے کہا۔ گورُو جی بہت سیر کر لی ہے۔ چلو واپس کرتار پور چلیں۔ سری چند۔ لکھمی داس اور ماتا چونی کو ملیں۔ اُن کو ملے بہت دِن گذر گئے ہیں۔ آپ نے وہاں نِواس رکھنا۔ اور مجھ کو حکم دینا مَیں تلونڈی اپنے رشتہ داروں کو مِل کر آ ؤں گا۔ گورُوجی نے کہا۔ بھائی بالا۔ کچھ دِن ہمارے ساتھ گذران کرو۔ کرتار بھلی کرے گا۔

ایک دِن گورُوجی اجتے رندھاوے کے کوئیں پر جا بیٹھے۔ اجتے کو جب پتہ لگا۔ کہ گورُو جی آئے ہیں۔ درشن کو آیا۔ اور گورُوجی کے چرنوں پر متھا ٹیکیا۔ مگر گورُوجی بولے ناہیں۔ اور اجتا اُٹھے ناہیں۔ جب کافی وقت گذر گیا۔ اور گورُوجی سمادھی کے دھیان سے چیتن ہُوئے۔ تو کہا کرتار کے پیارے اُٹھو۔ اجتا اُٹھ بیٹھا۔ گورُوجی نے کہا۔ بھائی اجتیا اپنا منورتھ کہو۔ اجتے نے کہا۔ دین دیال آپ سب کچھ جانتے ہو۔ میرے کہنے کی کوئی بات نہیں گورُوجی نے کہا۔ اجتیا کام تو پوُرا ہو چُکا ہے۔ تم کرموں کے بلی ہو۔ رائے بلار سے ہزار قدم آگے ہو۔ اُس کی نظر دیہہ میں نہیں کھُلی تھی۔ مگر تمہاری نظر دیہہ میں کھُلی ہے۔ یہ سُنتے ہی

اجیتے کے کپاٹ کھل گئے۔ روپ اور ہی ہو گیا۔ اجیتے کو نہال کر کے گورو جی کرتار پور آ گئے۔

ساکھی بھائی بوڑا (بابا بڈھا جی)

ایک دن گورو جی سیر کرتے کرتے راوی کے کنارے بن میں ایک سوہانی جگہ دیکھ کر بیٹھ گئے۔ ایسی سمادھی لگی۔ جو لبد دوپہر تک سمادھی میں استھت رہے۔ اس بن میں ایک بالک بوڑا نامی گئوواں چراتا تھا۔ کیا دیکھے۔ جو ایک سنت مہاتما صبح سے سمادھی لگائے بیٹھا ہے۔ دوپہر ڈھل چکی ہے۔ مگر ابھی تک سمادھی نہیں کھلی۔ کئی بار آیا اور چلا گیا جب دن کا پچھلا پہر ہوا۔ تو گورو جی کی سمادھی کھلی۔ بوڑا آیا۔ گورو جی کا دیدار کیا۔ اور چرنوں پر متھا ٹیکیا۔ اور پھر یہ خیال کر کے کہ گورو جی نے صبح سے کچھ کھایا پیا نہیں۔ ایک گائے کا دودھ چو کر گورو جی کے آگے لا رکھا۔ اور بینتی کی۔ سنت جی مہاراج دودھ چھکو۔ مہراں کے داتے گورو جی نے کہا۔ اے بالک۔ تم ہم سے کیا چاہتے ہو۔ بوڑے نے کہا۔ مہاراج میرا جنم مرن کاٹو۔ گورو جی نے کہا۔ تم ابھی بچے ہو۔ یہ بدھی کہاں سے پراپت ہوئی ہے۔ اس نے کہا۔ ہمارے گاؤں میں مسلمان جروانے آئے۔ اور کچی پکی کھیتی سب کاٹ لے گئے۔ زور سے اور جو کچھ ہاتھ لگا لے گئے۔ کسی نے ان کو نہ روکا۔ مجھے یہ دیکھ کر ویراگ ہو گیا۔ کہ جب ان جروانوں کا ہاتھ کسی نے نہیں پکڑا۔ تو جم کا ہاتھ کون پکڑے گا۔ میں چھوٹا ہوں۔ کہیں مجھے ہی جم پہلے پکڑ کر نہ لے جاویں۔ اسی لئے رات دن موت کا ڈر مجھے کھاتا رہتا ہے۔ اس پر گورو جی نے کہا۔ تم ہو تو بالک مگر باتیں بڈھوں والی کرتے ہو۔ تم بچے نہیں بڈھے ہو۔ سنت جی۔ میں خواہ بڈھا ہی ہوں۔ مگر بھو ساگر سے پار کرو۔ بوڑے نے کہا۔

گورو جی نے کہا۔ اے بالک ہمیشہ سچ بولنا۔ کرتار کے نام کا سمرن کرنا۔ دھرم کی کرت کرنی۔ چت کرتار کے ساتھ جوڑنا۔ سادھو سنت کی سیوا کرنی۔ کسی کا ہردا نہ دکھانا یہی دھرم کی کرت ہے۔ یہی نیکی ہے۔ یہی پرماتما کو ملنے کے سادھن ہیں۔ منکھ جنم کا منورتھ پربھو کو یاد کرنا ہے۔ اس جیو آتما کو جنم جنم کی میل لگی ہوئی ہے۔ اور کالا سیاہ ہوا ہوا ہے اس کو نام سمرن روپی صابن سے دھونا ہے۔ آج سے تم بڈھے ہوئے۔ گورو گھر کی سیوا کیا کرو گے۔ اس جنم میں تمہارے نام کی شوبھا ہو گی۔ آج سے سمرن اور سیوا میں لگ جاؤ۔

ست بچن مہاراج میں آپ کے بچنوں پر عمل کروں گا۔ بُوڑھے نے کہا۔ اور چرنوں پر متھا ٹیکیا۔ گورُو جی کی کرپا سے ندری نہال ہوگیا۔ اور اُس دِن سے بُوڑھے کا نام بابا بُڈھا جی ہوگیا۔ خواہ آپ عمر میں چھوٹے تھے۔ مگر گورُو جی کے وَر سے تمام لوگ بابا بُڈھا کہہ کر بُلانے لگے۔ ایسی سیوا اور بھجن بندگی کی۔ کہ گورُو جی کے خاص سِکھوں میں شمار ہونے لگے۔ اور چھیویں پاتشاہی سری گورُو ہرگوبند صاحب جی تک گورپائی گدی سمے تِلک دیتے رہے۔ ضلع امرتسر میں آپ کے بہت گورُودوارے ہیں۔ رمداس میں خاص کر ایک بڑا بھاری گورُودوارہ ہے۔ گورُو بابے بُڈھے کو نہال کر پھر کرتارپور چلے گئے

گورُو جی نے کرتارپور میں واہی کا کام چلایا۔ اور سِکھی کا قلندر بنایا۔ دُور دُور سے لوگ درشن کرنے آتے۔ اور گورُو جی سب کی منوکامنا پُوری کرتے۔ ایک سمے گورُو جی کرن کرادن جوتی سرُوپ کرتارپور بیٹھے تھے۔ آپ کے آتمے میں ترنگ اُتپت ہوا۔ اور من میں کہا۔ کہ ہم نے ساری پرتھوی کا سیر کیا ہے۔ اور نرنکار کی آگیا ہے۔ کہ سمپورن جیووں کا اُدھار کرو۔ اب میں اپنے انگ سے انگد پیدا کرکے اُس کے سپرد نام کا بھنڈار کروں۔ کرتار کا حُکم ہے۔ کہ سارے سنسار کی گت مُکت ہووے۔ جب سری گورُو نانک دیو جی کے من میں یہ پھُرنا پھُرا۔ تو نرنکار جی کا حُکم ہوا۔ کہ اے نانک میرے پاس آؤ۔ گورُو جی نرنکار کی درگاہ میں جا حاضر ہوئے۔ اور بِنتی کی۔ اے پار برہم آپ کا حُکم ہے۔ جو تیرا پنتھ چلے گا۔ اور میرے نام کا اُپدیش جگت کو دیوو۔ تاکہ کلوکال کے لوگ نام رُوپی جہاز پر چڑھ کر بھوساگر سے پار ہوویں۔ سو نرنکار جوتی سرُوپ جی کوئی اپنا پُورن بھگت بھیجو۔ جو میں اُس کو آپ کے نام کا اُپدیش دینے والا بنا کر اپنی گدی پر استھاپن کرکے آپ کے چرنوں میں نواس کروں۔ تب سری نرنکار جی نے کہا۔ اے نانک جی۔ جب میں نے باون اوتار لیا تھا۔ تو بلوچن رِکھی کو گورُو تھاپا تھا اور بلوچن پیچھے بھی دیوتوں اور رِکھیوں کا گورُو تھا۔ اور تپسیا بھی کرتا تھا۔ ترتیے جُگ میں سری ٹھاکر جی نے جی نے اُس سے بھگتی کرائی تھی۔ سری ٹھاکر جی کے من میں آئی کہ اُس اپنے گورُو کو بھیجو۔ تب نرنکار جی نے بلوچن کو کہا۔ کہ آپ کلجگ کے جیووں کو نام کا اُپدیش کرکے اُن کا اُدھار کرو۔ میری بھگتی دِرڑاؤ۔ اور نانک جی کا پنتھ چلاؤ۔ تب پار برہم جی کی آگیا پاکر بلوچن جی وِداع ہوئے۔ اور پنجاب کی دھرتی

متّے کی سرائے ضلع فیروز پور میں تریہن کھتری کی بنس میں بھائی پھیرو کے گھر اوتار لیا۔ والدین نے نام لہنا رکھا۔ چودہ برس کی عمر میں کھیڑیاں دی کھڈور میں بیاہے گئے۔ اٹھارہ برس کے ہوئے۔ تو آپ کے گھر لڑکا پیدا ہوا۔ اُس کا نام داسو رکھا۔ متّے کی سرائے میں بلوچوں کی لڑائی ہوئی۔ اُس وقت سری لہنا جی پروار سمیت کھیڑیاں دی کھڈور آ بسے۔ سری لہنا جی اور اُس کا پروار سرور کے اپاشک تھے۔ اور ہر سال سرور کی زیارت کے لئے جاتے تھے۔ کھڈور میں ایک سکھ رہتا تھا۔ جو گورو نانک جی کی بانی پڑھتا اور ہر وقت گورو گورو جپتا رہتا۔ ایک دن جب وہ سکھ جپ جی صاحب پڑھ رہا تھا۔ تو سری لہنا نے پوچھا۔ بھائی صاحب یہ بانی سری گورو نانک جی کی ہے۔ لہنا جی نے جب یہ سُنا تو من میں خیال آیا۔ کہ جس مہاں پُرش کی یہ بانی ہے۔ اُس کے درشن ضرور کرنے چاہئیں۔

ہر سال نراتوں کے دنوں میں اپنے گاؤں کے سنگ کے ساتھ سری لہنا جی دیوی پوجنے جایا کرتے تھے۔ اِس سال بھی جب دیوی کے درشنوں کو جا رہی سنگت سری کرتار پور کے نزدیک پہنچی۔ تو لہنا جی کے من میں سری گورو نانک دیو جی کے درشن کی خواہش پیدا ہوئی۔ اُدھر گھٹ گھٹ کے جانن ہار گورو جی کو آگمن ہوا۔ کہ میرا راج کا دھنی آیا ہے۔ جس نے میرا پنتھ چلانا ہے۔ یہ خیال کر کے گورو جی اُٹھ کر ڈیرے کے باہر راستے میں جا کھڑے ہوئے۔ اُدھر بھائی لہنا جی گھوڑے پر سوار اور سنگت کو باہر بٹھا کر آپ اکیلے گورو جی کے درشن کو روانہ ہوئے۔ جب سری لہنا جی جہاں گورو نانک دیو جی کھڑے تھے۔ پہنچے تو بڑی نمرتا سے پوچھا۔ کہ اے پرمیشور کے پیارے۔ میں نے گورو نانک دیو جی کا درشن کرنا ہے۔ گورو جی نے کہا۔ چل بھائی۔ آپ کو درشن کرا دیتے ہیں۔ آگے آگے گورو جی اور پیچھے پیچھے سری لہنا جی دھرم سالہ کے پاس آئے۔ تب گورو جی نے کہا۔ بھائی اُس درخت کے ساتھ گھوڑی باندھ دو اور اِس دروازے کے اندر گورو جی ہیں۔ جا کر درشن کر لے۔ گورو جی یہ کہہ کر دوسرے دروازے سے گذر کر اندر ایک چبوترے پر چوکڑی مار کر بیٹھ گئے۔ سری لہنا جی گھوڑی باندھ کر جب اندر داخل ہوا

تو دیکھ کر بہت حیران ہُوا۔ کہ یہ تو وہی ہیں۔ جو مجھے ساتھ لائے ہیں۔ بڑا شرمندہ ہُوا۔ اور کہنے لگا۔ اگر مجھے خبر ہوتی۔ تو مَیں گھوڑی سے اُتر کر گورُو جی کو اُوپر چڑھاتا۔ مَیں گھوڑی پر اور گورُو جی پیدل۔ مجھ سے بڑی بھُول ہوئی ہے۔ جو اِن کو پہچان نہ سکا اگر جانتا تو اِن کے چرنوں پر متھا ٹیکتا۔ یہ سوچ کر گورُو جی کے چرنوں پر گر پڑا۔ گورُو جی نے کہا۔ اے پُرکھا سُکھ ہے۔ لہنے جی نے کہا۔ آپ کے درشن کر کے سُکھ ہوئی ہے۔ آپ کا نام کیا ہے۔ گورُو جی نے پُوچھا۔

جی میرا نام لہنا ہے۔

یہ سُنکر گورُو جی نے کہا۔ بھائی تُو لہنا اور ہم نے دینا ہے۔ آج سے تمہارا نام انگد ہُوا۔ کیونکہ تُم میرے انگ سے پیدا ہُوئے ہو۔ اور کبھی مجھ سے جُدا نہیں ہوگے۔ مگر لہنا جی اب تُم جاؤ۔ کل پھر آنا۔ لہنے نے کہا۔ یہ بڑا مہاں پُرکھ ہے۔ جس نے میرے من کی بات بُوجھ لی ہے۔ لہنا متھا ٹیک کر واپس اپنے سنگ میں آیا۔ اور اُن کو کہنے لگا۔ کہ بھائی میری سب کو رام رام ہے۔ آپ جاؤ۔ سنگ والوں نے کہا۔ آپ دیوی کے درشن کو نہیں جاؤ گے۔ سری لہنا جی نے کہا۔ جس واسطے مَیں ہر سال سنگ کے ساتھ جایا کرتا تھا۔ میری تسلی یہاں ہی ہو گئی ہے۔ سنگت سری لہنا جی سے وِداع ہو کر دُرگا کے استھان پر جا پہنچی اور سری لہنا جی واپس اپنے گاؤں آ گئے۔ گھر والوں نے پُوچھا۔ واپس آ گئے ہو۔ اُنہوں نے کہا۔ میں اب دیوی کے درشنوں کو نہیں جاؤنگا۔ مجھے پُورا پُرش مِل گیا ہے۔ ساری رات لہنا جی نے تڑپ کر گذاری۔ صبح ہوتے ہی ایک من دانے اور نمک لے کر واپس کرتار پور آ گیا۔ آگے ماتا جی بیٹھے تھے۔ اُن کو متھا ٹیک کر دانوں والی پنڈ رکھ دی۔ ماتا جی نے کہا۔ بھائی تُم کون ہو۔ تب لہنے جی نے کہا۔ جی مَیں سکھ ہوں۔ اور یہ تُش بھیٹا ہے۔ پروان کرو۔ ماتا جی نے پنڈ اندر رکھ لی۔ تب لہنے جی نے پُوچھا۔ گورُو جی کہاں ہیں۔ ماتا جی نے کہا۔ باہر دھان کے کھیت میں ندین (گھاس پھوٹا) نکال رہے ہیں۔ لہنا جی وہاں چلے گئے۔ اور گورُو جی کے چرنوں پر متھا ٹیکیا۔ گورُو جی نے لہنے کا سر اپنے ہاتھوں ہاتھوں پر لے لیا۔ اور جوت سے جوت ملائی۔ لہنے نے کہا۔ گورُو جی۔ مَیں بھی ندین نکالوں۔ گورُو جی نے کہا۔ آپ یہ ندین کی پنڈ اُٹھا کر ڈیرے لے چلو۔ لہنے جی نے پنڈ اُٹھائی۔ اور ڈیرے لے آئے۔

نگر ندین جو کر گیلا تھا۔ اور مٹی کیچڑ سے بھرا ہُوا تھا۔ مٹی کیچڑ والے پانی کے قطرے گر گر کر لہنے جی کے صاف سُتھرے کپڑے سب خراب ہو گئے۔ گورُو جی بھی پیچھے پیچھے گھر آ گئے۔ لہنے کے کپڑے دیکھ کر ماتا جی نے کہا۔ غریب نواز یہ آپ نے کیا کیا ہے۔ ایک بھلے آدمی کے سر پر ندین چُپکا کر اُس کے سارے کپڑے خراب کر دیئے ہیں۔ کِسی اور نوکر کے سر چُپکا لاتے۔ ماتا جی کے یہ بچن سُنکر گورونانک دیوجی نے کہا۔ بھولیئے یہ کیچڑ نہیں کیسر ہے یہ ندین کی پنڈ نہیں۔ تری لوکی کا چھتر ہے۔ اِس کا نام انگد ہے۔ کیونکہ یہ میرے انگ سے پیدا ہوا ہے۔ جب یہ بچن گورُو جی کے سری لہنے جی نے سُنے۔ تو ہاتھ جوڑ کر گورُو جی کے چرنوں پر متھا ٹیکیا۔ گورُو نانک دیوجی نے لہنے کو اُٹھا کر اپنے گلے لگایا۔ بس پھر کیا تھا لہنے کو بھرپور کر دیا۔ اگم نگم کی سُوجھی ہو گئی۔ لگے گورُو جی کی سیوا کرنے۔ امرت ویلے اُٹھ کر جل لاکر گورُو جی کو اشنان کراتے۔ ایک دِن پہر رات رہے جب اِشنان کرانے کے لیئے جل لینے گیا۔ تو کیا دیکھے۔ کہ ایک سولہ برس کی سُندر سروپ لڑکی سُوہے بستر پہنے اندر سے باہر نِکلی۔ انگد جی نے پُوچھا۔ اے لڑکی تم کون ہو۔ اِس نے کہا۔ مَیں دُرگا بھوانی ہوں اور گورُو نانک دیوجی کے در کی جھاڑو بردار ہوں! ہر روز امرت ویلے آتی ہوں۔ اور جھاڑو دے کر اور درشن کر کے چلی جاتی ہوں۔ میرا جو پرتاپ ہے۔ اور لوگ دُور دُور دیشوں سے آتے ہیں۔ یہ سب گورُو نانک جی کی کِرپا درشٹی ہے۔ یہ سُنکر لہنے نے متھا ٹیکیا۔ اور من میں کہنے لگا۔ کہ مَیں تو اب تک بھُولا ہی رہا۔ اور اِتنی عمر یونہی گنوا دی۔ جس دیوی کی میں اُپاشنا کرتا رہا۔ وہی دیوی گورُو نانک جی کے در کی سیوک ہے

ایک دِن لہنا جی گورُو جی کو مُٹھیاں بھر رہے تھے۔ کیا دیکھتے ہیں۔ جو گورُو جی کے سر پر پھریٹاں پڑی ہیں۔ ہاتھ جوڑ کر عرض کی۔ ستگور دیوجی۔ یہ کیا بات ہے۔ گورُو جی نے کہا۔ سُنو انگد جی۔ ایک اپالی اجڑ چرتا پھرتا ہے۔ اور ساتھ ہی پریم سے آرتی سوہلہ پڑھتا ہے۔ سو یہ میرا پرن ہے۔ کہ جہاں کوئی سوہلہ پڑھیگا۔ وہاں مَیں پردکشنا کروں گا۔ وہ اپالی جھاڑیوں میں پھرتا ہے۔ جسطرح جھاڑیوں کے کانٹوں سے اِس کے سر پر چھریٹیں پڑتی ہیں۔ اُسی طرح ہم کو بھی چھریٹیں پڑ گئی ہیں۔ اگلے دِن گورُو انگد جی نے اُس اپالی کو بُلا کر کہا۔ سُن بھائی تم جو آرتی سوہلہ دِن کے وقت اجڑ چرتاتے وقت پڑھتے ہو۔ تم رات کو سوتے وقت بستر پر بیٹھ کر پڑھا کرو۔ پڑھنے اور سُننے دونو کی پرم گتی ہو دے گی

گورُو جی آپ کے انگ سنگ رہیں گے۔ یہ بانی پڑھنے کے لئے ساری سنگت کو حکم دیا۔ تین برس انگد جی نے تن من سے گورُو نانک صاحب کی سیوا کی۔ چوتھے برس گورُو جی کے حکم سے متّے کی سرائے گئے۔ سارے لوگ ملنے کو آئے۔ تخت مل چودھری جو لہنا جی کا بڑا بیلی تھا۔ بڑے پریم سے گلے مِلا۔ اور گورُو نانک دیو جی کی اُستت سُنکر نہال ہو گیا۔ لہنا جی نے کہا۔ کہ گورُو نانک دیو جی کے درشن کرنے سے جیو کی چوراسی کاٹی جاتی ہے۔ چودھری جی۔ درشن کرو۔ آپ کو بڑا سُکھ پراپت ہووے گا۔

گورُو انگد جی کچھ دن اپنے گاؤں میں رہ کر واپس کرتارپور آ گئے۔ اور گورُو جی کے چرنوں پر متھا ٹیکیا۔ اور پہلے کی طرح سیوا کرنے لگے۔ ایک دن انگد جی نے گورُو نانک دیو جی کے چرنوں میں سیس نوایا۔ اور بنتی کی۔ سچے پاتشاہ۔ پچھلی رات کے جاگنے کا کیا مہاتم ہے گورُو جی نے کہا۔ بچہ یہ جیو کسی کے جگائے نہیں جاگتا۔ اس جیو پر جب پرمیشور دیا کرتا ہے تو اس کے اندر چانن کرتا ہے۔ تب جیو کو آپ ہی سُرت ہو جاتی ہے۔ اور جاگ پڑتا ہے۔ جب پچھلی رات جیو جاگتا ہے۔ اور پریم سے اِشنان کرتا ہے۔ بانی پڑھتا ہے۔ بھگونت جی کا نام جپتا ہے۔ اُس وقت کے نام جپنے کا یہ مہاتم ہے۔ کہ اُس وقت نرنکار کے حکم سے امرت بانٹتا ہے۔ اور امرت اُسی کو مِلتا ہے۔ جو امرت ویلے جاگتا ہے۔ اور پرمیشور کی درگاہ میں مان وڈیائی پاتا ہے۔ انگد جی نے پھر ارداس کی۔ باقی کے سات پہر دن کا کیا پھل ہے۔ تب گورُو جی نے کہا۔ اُن سات پہروں میں ست کی کار کما دے۔ دِن کے پچھلے پہر گوردوارے جاوے۔ ست سنگ کرے۔ کتھا کیرتن سُنے۔ جھوٹ نہ بولے۔ کیونکہ پرمیشور کی درگاہ میں جھوٹے کیلئے جگہ نہیں ہے۔ دُکھ سُکھ صاحب کے بس ہے۔ جس طرح اِس کو بھاتا ہے۔ ہوتا ہے۔

سری انگد جی نے پھر عرض کی۔ سچے پادشاہ پرمیشور کہاں بستا ہے۔ گورُو نانک دیو جی نے کہا۔ آٹھ کھنڈ پرتھوی ہے۔ ناواں کھنڈ سریر ہے۔ اور ساری پرتھوی کا پسارا اس سریر میں ہے۔ صرف پرمیشور کے نام سے سریر پوتر ہوتا ہے۔ پرمیشور کے بھگت اِس دیہہ میں کھوجتے کھوجتے بھگونت کو پاتے ہیں۔ جنہوں نے پرمیشور کو کھوجا ہے۔ انہی کو گورُو ملا ہے اور پرمیشور کا پرتکھ درشن ہوتا ہے۔

انگد جی نے کہا۔ سچے پاتشاہ۔ گورُو بھی اور گوبند بھی آپ ہی ہو۔ گورُو جی نے کہا۔ بچہ انگد

آپ پر میرا کرم ہے۔ آپ کو بیکنٹھ کا آگو کیا ہے۔ آپ کے پیچھے جگت نام جپے گا۔ اُن کا اُدھار ہووے گا۔

ایک دن کا ذکر ہے۔ کہ گورو دیو جی انگد سمیت راوی پر اشنان کرنے گئے۔ پوہ کے دن تھے۔ اور مینہ برس رہا تھا۔ ہوا بہت تیز چل رہی تھی۔ سری انگد جی پہلے اشنان کر کے باہر آ بیٹھے۔ گورو جی جل میں جا کر پاٹھ کرنے لگے۔ جب باہر نکلے۔ تو کیا دیکھیں۔ کہ انگد ٹھنڈ لگنے سے بے سُدھ ہوا پڑا ہے۔ گورو جی نے ست نام کہہ کر اپنا پاؤں انگد کو لگایا۔ اور کہا۔ بچہ خبردار۔ یہ سب کرنی میں تمہارے لئے ہی کرتا ہوں۔ تم نے سنگتوں کو دینی۔

ایک دن سنگت میں گورو جی نے سکھوں سے پوچھا۔ تم کس کے سکھ ہو۔ سب نے کہا گورو جی آپ کے سکھ ہیں۔ گورو جی نے کہا۔ اگر میرے سکھ ہو۔ تو میرے پیچھے آؤ۔ سب سنگت گورو جی کے پیچھے پیچھے چلی۔ اُجاڑ میں جا کر ایک مُردہ پڑا ہوا تھا۔ گورو جی نے کہا۔ اگر میرے سکھ ہو۔ تو یہ مُردہ کھاؤ۔ سب سکھ رفو چکر ہو گئے۔ صرف انگد جی۔ بھائی بالا۔ بھائی اجتا۔ بھائی بوڑا اور ایک اور سکھ یہ پانچوں رہے۔ اور گورو جی کو بینتی کرنے لگے۔ مہاراج حکم کرو۔ سر کی طرف سے کھائیں۔ یا پاؤں کیطرف سے۔ گورو جی نے کہا۔ پاؤں کیطرف سے کھاؤ۔ جب انگد جی نے چادر اُٹھائی۔ تو کیا دیکھیں کہ مُردے کی جگہ کڑاہ پرساد پڑا ہے۔ یہ کوتک دیکھ کر سارے گورو جی کے چرنوں پر گر پڑے۔ اور کہنے لگے۔ نانک جی آپ تو خود پرمیشور ہیں۔ گورو نانک دیو جی نے کہا۔ بچہ انگد کلجگ میں کوئی کوئی دھرمی سکھ رہے گا۔ ابھی تم نے دیکھا ہے۔ ہزاروں سکھوں میں صرف آپ پانچ سکھ ثابت قدم رہے ہو۔ بچہ انگد جو کچھ میرے پاس ہے۔ وہ میں نے تم کو بخشا۔

ہتوں سو تُوں۔ تُوں سو ہتوں۔ آج سے آپ گورو ہوئے۔ جگ آپ کا چیلا ہووے گا۔ بھائی بالے۔ بھائی اجتے اور بھائی بوڑے پر گورو جی نے بہت خوشی کی۔ سب نے گورو نانک دیو جی کے چرنوں پر متھا ٹیکیا +

سری انگد جی کو گوریائی دینی!

۱۴ ارجون ۱۵۳۹ء مطابق ہاڑ وَدی تیرہ سمت ۱۵۹۶ والے دن دُور دراز سے سنگتوں کو اکٹھا کیا۔ دیوان سجایا۔ بھاری سنگت کی حاضری میں گورو نانک دیو جی اپنے آسن سے

اُٹھ کر ایک طرف ہو کر بیٹھ گئے۔ اور اپنے پیارے سکھ لہنا جی کو بُلا کر آسن پر بیٹھا دیا۔ بابے بُڈھے جی کو حکم دیا۔ کہ وہ گورُیائی کا ٹکا بھائی لہنا جی کو لگا دیں۔ جب بابا بُڈھا جی نے تلک لگا دیا۔ تب سری گورو نانک دیو جی آپ اُٹھے۔ اور پانچ پیسے اور ناریل آگے رکھ کر لہنا جی کے چرنوں پر متھا ٹیکیا۔ اور کہا۔ بھائی لہنا جی۔ آج سے آپ میرے انگ لگ کر انگد ہوئے۔ میں اپنی جوگ جگت آپ کو سونپتا ہوں۔ سکھ سنگت کی اگوائی کرنی۔ ست دھرم اور سیوا کا پرچار کرنا۔ آج سے تم گورو انگد ہوئے۔

گوریائی گدی دینے کے بعد گورو نانک دیو جی نے اس خیال سے کہ سری چند اور لکھمی داس اپر کھا اور کوئی جھگڑا نہ کریں۔ کیونکہ گورو جی نے اپنے بیٹوں کو چھوڑ کر ایک سکھ کو گورو گدی دی تھی۔ کیونکہ وہ فرمانبردار نہیں تھے۔ گورو انگد دیو جی کو کہا کہ بچہ آب یہاں سے چلے جاؤ۔ گورو انگد جی نے کہا۔ مجھے اپنے چرنوں میں رکھو۔ آپ کے چرنوں میں رہ کر رج رج کے درشن کروں گا۔ گورو نانک دیو جی نے کہا۔ بچہ تیرا درشن سو میرا درشن۔ آب تم کھڈور چلے جاؤ۔ وہاں میرا ایک سکھ نہالا جٹ رندھاوا ہے۔ اس کے گھر جائے رہو۔ گورو انگد جی حکم مان کر کھڈور آ گئے۔ نہالے کے گھر جب گئے۔ تو آگے نہالا گوبر تھپ رہا تھا۔ گورو انگد جی کو جب دیکھا۔ کہ بڑی جوت لے کر آیا ہے۔ چرنوں پر گر پڑا۔ اور بنتی کی جی گورو نانک دیو جی سما گئے ہیں۔ گورو انگد جی نے کہا۔ نہیں سمائے۔ مگر مجھے حکم دیا ہے۔ کہ نہالے رندھاوے کے گھر جا رہو۔ وہاں کوئی نہیں پہچانے گا۔ نہالے نے ہاتھ دھوئے۔ اور گورو انگد جی کو ایک کوٹھڑی میں بٹھا دیا۔ گورو جی اس کوٹھڑی میں رات دن رہیں۔ باہر نہ نکلیں جو کچھ گورو انگد جی کہیں۔ وہی نہالا کرے۔ غرضیکہ کسی آدمی کو یہ خبر نہ لگی۔ کہ گورو انگد جی یہاں رہتے ہیں۔

سری گورو نانک دیو جی گورو انگد جی کو وداع کر کے پھر بھائی بالے کو وداع کیا۔ وہ تلونڈی چلا گیا۔ اب گورو جی کے پاس ایک سکھ اور ایک کملا سکھ رہتے تھے۔ کملا سکھ ہر روز گھاس لینے جاتا تھا۔ ایک دن چار جوگی آئے۔ اور کملے سے پوچھنے لگے۔ کیا گورو نانک نرنکاری تپا یہاں ہی رہتا ہے۔ کملے نے کہا۔ ہاں بھائی یہاں ہی رہتے ہیں۔ میں اُن کا سکھ ہوں۔ جوگیوں نے کہا۔ یہ ہماری بھبھوتی کی چٹکی گورو نانک کو دے آؤ۔

کملے نے کہا۔ جوگی جی۔ پہلے گھاس کھوتروں گا۔ اور بعد میں آپ کی چُٹکی لے کر جاؤں گا۔ جوگیوں نے کہا۔ ہم گھاس کھوتر دیتے ہیں۔ اتنے میں جوگیوں نے نظر کی۔ اور گھاس کا ڈھیر لگ گیا۔ گھاس کی پنڈ کملے کے سر پر رکھائی۔ اور چُٹکی بھبوتی بھی دی۔ اور کہا کہ گورُو جی کو کہنا۔ کہ جوگی دے گئے ہیں۔ کملے نے گھاس کی پنڈ لا رکھی۔ اور بھبوتی والی چُٹکی گورُو جی کو دے کر کہنے لگا۔ کہ سچے پاتشاہ چار جوگی آئے تھے۔ وہ دے گئے ہیں اور اپنے آپ گھاس کا ڈھیر لگنے والی بات بھی سُنائی۔ جوگی چُٹکی دے کر الوپ ہو گئے انترِیامی گورُو جی نے بھائی بالے کو کہا۔ بھائی بالا ہمارے چلنے کی دستو کملا لایا ہے بالے نے کہا۔ سچے پاتشاہ کِدھر کو چلنا ہے۔ گورُو جی نے کہا۔ بھائی بالا یہ چُٹکی ہمارے یہاں سے چلنے کا پیغام ہے۔ تب بالے نے کہا۔ گورُو جی۔ آپ کا بچن ہے۔ مجھے ساتھ لے چلنے کا۔ تب گورُو جی نے کہا۔ بھائی تمہیں ساتھ لیویں گے۔

گورُو جی کا جوتی جوت سمانا

گورُو نانک دیو جی نرنکار کی یاد میں جیتے تھے۔ پربھو پاربرہم پرماتما نے آواز دی۔ "نانک میرے پاس آجاؤ۔ تمہاری سیوا قبول" اُس وقت گورُو جی نے سب سنگت کو کہہ دیا۔ کہ ہم جا رہے ہیں۔ ہندو مسلمان اور سکھ سب اکٹھے ہو گئے آپس میں شور پڑنے لگا۔ ہندو اور سکھ کہیں۔ ہم گورو جی کی دیہہ کا سسکار کریں گے مسلمان کہیں ہم دفن کریں گے۔ گورُو جی نے یہ شور سُنکر سب کو کہا۔ کہ بھائی جھگڑو نہ۔ میں اندر لیٹا ہوں۔ میرے پاؤں اور سر کی طرف پھول رکھ دو۔ جس کے پھول نہیں کملائیں گے۔ وہ میرا سکھ۔ میری دیہہ کو جس طرح چاہیں سنبھال لینا۔ گورُو جی یہ کہہ کر اندر جا کر ایک سفید چادر لیکر بیٹھ گئے۔ کیرتن سوہلے اور جپ جی صاحب کا پاٹھ کیا۔ جب آخری سلوک کو پڑھ کر بھوگ پایا تو دیوتے بیان لے کر آگئے۔ اِس پرسوالہ بعد کر گورُو جی اسُو نج شدی دسویں مطابق ۲۲ ستمبر ۱۵۳۹ء نرنکار کے دیس کو چلے گئے کچھ وقت گزرنے پر کوٹھڑی کا دروازہ کھولا۔ دونو کے پھول ہرے اور کھلے ہوئے تھے۔ مگر جب چادر اُٹھا کر دیکھی۔ تو نیچے کچھ نہ تھا۔ گورُو جی سندیہی پرلوک

گمن کر گئے۔ چادر پھاڑ کر اس کے دو حصے کئے گئے۔ ایک حصے کو مسلمانوں نے دفن کر دیا۔ اور دوسرے حصے کا ہندوؤں اور سکھوں نے سسکار کر دیا۔ گوردوارہ جی کی یادگار گورو جی کا نام اور گورو خالصہ پنتھ جس کی گنتی آج کئی لاکھ ہے۔ اور گورو نانک دیو جی کے نام لیوا کئی کروڑ ہیں۔ جس جگہ گورو جی جوتی جوت سمائے تھے۔ دریائے راوی کے کنارے ایک بڑا گوردوارہ ہے۔ جو ملک کی تقسیم ہونے کی وجہ کر کے پاکستان میں چلا گیا۔

سکھ کھڈور میں گورو انگد جی کے پاس آئے

بھائی بوڑھے نے سمادھی لگا کر دیکھا۔ کہ گورو انگد دیو جی کھڈور میں رندھاوے جٹ کے گھر چھپ کر بیٹھے ہیں۔ تو اجبا رندھاوا۔ بوڑا اکلال۔ بابا بڈھا جی۔ دھرو نائی اور بھائی بالا کھڈور میں آئے۔ بنالے کی عورت گورو جی کے پاس گئی۔ اور ہاتھ جوڑ کر ارداس کی۔ سچے پاتشاہ سکھ آئے ہیں۔ اور کہتے ہیں۔ کہ ہمارا گورو آپ کے گھر چھپا بیٹھا ہے۔ ہم نے درشن کرنا ہے۔ گورو جی نے کہا۔ اُن کو اندر لے آؤ۔ پانچوں سکھ اندر آئے۔ گورو جی کا درشن کر کے بہت خوش ہوئے۔ گورو انگد جی میں گورو نانک دیو جی کی جوت نظر آئی۔ اگلے دن دیوان لگا۔ سنگتوں نے رج رج کے درشن کئے۔ گورو جی نے سب کو ست نام کا اُپدیش کیا۔ گورو جی کا جس سارے پھیل گیا۔ اور دور دور سے سنگتیں درشنوں کو آنے لگیں۔ اور من بانچھت پھل پانے لگیں۔

گورُو انگد صاحب جی

گورُو صاحب یہ سُلطان سکندر لودھی کے عہد میں ۱۱ ماہ بیساکھ سمت ۱۵۶۱ بکرمی مطابق ۱۵۰۴ء کو چار گھڑی رات رہے۔ پھیرو مل کھتری کے گھر موضع متے کی سرائے علاقہ مُکتسر ضلع فیروزپور میں ماتا سبھرائی جی کے شکم سے پیدا ہوئے۔ اور سمت ۱۵۷۶ میں بمقام موضع کھنڈور صاحب پرگنہ ترنتارن میں مسماۃ کھیوی جی کے ساتھ بیاہے گئے۔ جس سے دو بیٹے اور دو بیٹیاں پیدا ہوئیں:۔

سمت ۱۵۸۸ میں یہ گورُو نانک صاحب کے مُرید بنے۔ اور عرصہ دراز تک اِن کی خدمت گذاری اور فرماں برداری میں دِل و جان سے مصروف رہے۔ اُن کے حُکم کی تعمیل میں ذرا تامل نہ تھا۔ اور اپنے اعتقاد میں ایسے ثابت قدم نِکلے کہ گورُو نانک صاحب نے اِن کو گدی کے معاملہ میں اپنے خاص بیٹوں پر بھی ترجیح دی۔

بعد گدی نشینی کے حسب ایماء گورو نانک صاحب اپنے اصلی مسکن موضع کھنڈور میں چلے گئے۔ اور وہاں ایک خام تالاب کے کِنارہ پر جواب پُختہ بن کر بیتیانہ صاحب کے نام سے مشہور ہے۔ کنکروں کے بستر پر زہد و ریاضت میں ایسے مصروف ہوئے۔ کہ کھانا پینا بھی چھوڑ دیا۔ اور صِرف تھوڑے سے دُودھ پر اوقات بسر کرنے لگے۔

یہ بھی علےٰ ہذا گورُو نانک صاحب کی طرح بڑے راستباز اور پاکباز ہُوئے ہیں۔ تھوڑے ہی دِنوں میں یہ اپنی سخاوت اور بزرگی کی وجہ سے ایسے مشہور ہو گئے۔ کہ ہزارہا لوگ اِن کے درشن کو آتے۔ اور اِن کے مُرید ہو جاتے۔ اِنہوں نے محتاجوں اور فقیروں کو کھانا کھلانے میں خوب لنگر گرم رکھا۔ اور گورُو نانک صاحب کے سچے اصُولوں کی تائید و تقلید میں بڑی سرگرمی سے کوشش کرتے رہے۔ گورمکھی حرُوف بھی اِنہی کی ایجاد ہے۔ اِنہوں نے ہی اوّل میں بھائی بالا جی سے جو گورو نانک صاحب کے ساتھ ہر ایک سفر میں ہمراہ تھے۔ سمت ۱۶۰۱ بکرمی میں

اُن کے کل سفر کا حال سُنکر کتاب موسومہ جنم ساکھی میں قلمبند فرمایا۔ قبل گدی دینے کے گورو نانک صاحب نے اِن کے اعتقاد کو بارہا آزمایا تھا۔ اور ہمیشہ ثابت قدم نکلے۔ ایک مرتبہ کا ذکر ہے۔ کہ فرش پر ایک چوہا مرا ہوا پڑا تھا۔ گورو نانک صاحب نے اپنے بیٹوں اور چند سکھوں کو اُسے اُٹھا کر پھینک دینے کا حکم دیا۔ سب ہچکچائے۔ مگر انگد صاحب نے فوراً اِس کو اُٹھا کر پھینک دیا۔ پھر ایک روز ایک پیالہ سنگ سلیمانی جو اِن کے ہاتھ سے کیچڑ والے حوض میں گر پڑا تھا۔ اپنے فرزندوں سے نکالنے کا اشارہ کیا انہوں نے جواب دیا۔ کہ کسی مزدور سے نکلوایا جائے گا۔ اگر ہم نکالیں تو ہماری پوشاک خراب ہو جاوے گی۔ پھر جونہی انگد جی کی طرف نظر کی۔ تو وہ فوراً بلا لحاظ مکارف پوشاک جو اس وقت پہنے ہوئے تھے۔ حوض میں کود پڑے۔ اور برتن نکال لائے۔ تیسری بار ایک روز گورو نانک صاحب نے امتحاناً ایک مُردہ کی لاش کو دریا کے کنارے پر دیکھ کر حکم دیا۔ کہ جو شخص ہمارے قول پر اعتقاد رکھتا ہے۔ وہ اِس مُردہ کو کھا دے یہ سُنکر سب خاموش ہو گئے۔ کسی نے جُرات نہ کی۔ مگر انگد صاحب نے فوراً حکم کی تعمیل کی۔ روائیت ہے۔ کہ جب گورو انگد جی مُردہ کھانے کو گئے۔ تو اِن کو وہ کڑاہ پرشاد کی لذت کا معلوم ہوا۔ چہارم گورو نانک صاحب اپنے مریدوں کی آزمائش کے لئے دیوانے بن گئے۔ اور واہیات خرافات کہنا سب کو مارنا پٹینا شروع کر دیا۔ جس کو دیکھ کر تمام لوگ بلکہ لڑکے بھی بھاگ نکلے۔ مگر صرف ایک انگد صاحب ہی ثابت قدم رہے۔ پس اسیطرح جب بہت دفعہ امتحان کیا گیا۔ اور سوائے گورو انگد صاحب کے دوسرا کوئی قائم نہ رہا۔ تو گورو نانک صاحب نے اِن کی ثابت قدمی و جان نثاری پر بہت خوش ہو کر گورپائی کی گدی بھی انہی کو عطا فرمائی

گورو انگد صاحب اصل متوطن ملک مالوہ علاوہ مکتسر موضع متے کی سرائے کے (جس کو اب نانگا کی سرائے کہتے ہیں) تھے۔ اُن کے اخلاق اور عادات بچپن میں بھی حمیدہ اور پسندیدہ تھے۔ یہ کبھی کسی سے بدکلامی یا کینہ نہ کرتے تھے۔ اور جو کچھ اپنی محنت سے پیدا کرتے۔ وہ سب غریبوں اور فقیروں کو کھلا دیتے۔ اِس ملک میں اب تک اِن کی سخاوت کا شہرہ ہے۔ جو کوئی اِن سے کچھ سوال کرتا۔ ہر صورت اِس کو پورا کرتے تھے۔ سمت ۱۵۷۸ بکرمی میں بادشاہ بابر کی چڑھائی پر ان کا گاؤں ویران ہو گیا۔ کیونکہ قوم بھٹی دیپالپورہ

گرد و نواح کے مسلمانوں نے اپنے قرب و جوار کے دیہات بالکل برباد کر ڈالے تھے۔
اس وقت کے اُجاڑے ہوئے صدہا گاؤں اب بشکل ٹیلے دکھائی دیتے ہیں۔ چنانچہ اب
تک اس گاؤں کا بلند ٹیلہ وہاں نظر آتا ہے۔ اس پر ان کے نام کا گوردوارہ جو سمت ۱۸۶۲
بکرمی میں دیوان حکم چند نے تعمیر کرایا تھا۔ موجود ہے۔ گورو انگد جی کے والد صاحب
حشمت فقیر دوست عالم آدمی حاکم فیروزپور کے کارکن تھے۔ اپنے گاؤں کے ویران اور
تباہ ہو جانے کی وجہ سے مع عیال و اطفال کے سمت ۱۵۷۹ بکرمی میں ملک ماجھہ دریائے
بیاس کے کنارے پر موضع کھنڈور اپنے فرزند کے سسرال میں جا آباد ہوئے۔ اور پیشہ
تجارت سے اوقات بسر کرنے لگے۔ یہاں کے باشندے اُس وقت دیوی جی کی پرستش
کرتے تھے۔ اُن کا خاندان بھی دیوی جی کی اوپاسنا کرنے لگا۔

سمت ۱۸۵۳ بکرم کو اپنے باپ کی وفات کے بعد گورو انگد جی نے بھی یہی طریقہ
اختیار کیا بلکہ اپنے باپ سے بھی زیادہ دیوی کے بھگت بن گئے۔ ہر سال سینکڑوں
بھگتوں کو ہمراہ لے کر درشن کو جایا کرتے تھے۔ لباس بھی دیوی کے بھگتوں کا سا رکھتے
تھے۔ ایک مرتبہ درگا اپاسکوں کے ہمراہ ولشنو دیوی کے درشنوں کو جاتے ہوئے راستہ
میں گورو نانک جی کی تعریف اور کراماتوں کا شہرہ سُن کر ان کی زیارت کے واسطے
گھوڑی کی باگ کرتار پور کی طرف موڑی۔ تو گاؤں کے متصل اتفاقاً گورو نانک
صاحب بھی تن تنہا جنگل کی طرف سے دھرم سالہ کو آتے ہوئے مل گئے۔ چونکہ اُنہوں
نے ان کو کبھی دیکھا نہ تھا۔ اس وجہ سے لاعلمی میں ان کے ساتھ گھوڑے ہی پر
برابر گفتگو کرتے ہوئے گاؤں میں جا پہنچے۔ یہ اپنے گھوڑے کے باندھنے میں مصروف
ہوئے۔ اور گورو نانک صاحب دھرم سالہ میں اپنی جگہ پر جا بیٹھے۔ جب یہ درشن کے
واسطے وہاں گئے۔ تو گورو صاحب کو پہچان کر قدموں میں گر پڑے اور معافی مانگی۔

گورو نانک صاحب نے ان کو تسلی و تشفی دے کر بٹھایا۔ اور کہا کہ سوائے
ایک اکال پورکھ کے اور کسی دوسرے دیوی دیوتا کی بندگی نہیں کرنی چاہیئے۔ اس کو سُنتے
ہی گورو انگد جی کی طبیعت کو کچھ ایسا اثر پہنچا۔ کہ انہوں نے دیوی جی کے درشنوں کو
آگے جانا ملتوی رکھا۔ اور بموجب ارشاد دیوی جی کے جو خواب کی حالت میں اُن کو
ہُوا تھا۔ دل و جان سے گورو نانک جی کے معتقد ہو گئے۔ اور ان کو یقین کامل ہو گیا۔

کہ نجات سوائے ہدایت عارفانِ الٰہی کے کوئی دیوی دیوتا نہیں دے سکتا۔ کیونکہ سابق میں لہنا جی نے دیوی جی سے نجات کی اِلتجا کی تھی۔ تو الہام ہُوا کہ یہ درجہ مُرشد کامل سے تجھے حاصل ہوگا۔ مجھے دنیاوی نعمتوں کی ضرورت ہو۔ تو کہہ۔ غرض اُنہوں نے اپنے بہت ہمراہیوں کو بھی گورُو نانک جی کا معتقد بنا دیا۔ اور اُسی دن سے دُنیا کی تمام جھوٹی دولت وبڑائی کو ترک کر کے نہایت غریبی و عاجزی سے بارہ برس تک گورو نانک صاحب کی خدمت میں مصروف رہے۔

اِن کا ہمیشہ یہ قاعدہ تھا۔ کہ آدھی رات کو اُٹھتے اور غسل کر کے ایک گوشہ میں عبادت کے لئے بیٹھ جاتے۔ اور آفتاب طُلوع ہونے پر دربارِ خاص میں جلوس فرما کر گورو نانک صاحب کی بانی سُنتے اور اپنے سب سکھوں کو معرفت الٰہی کا اُپدیش کرتے۔ اور اپنے پاک جمال سے سب کو نہال فرماتے۔ پھر دس بجے کے نقارہ بجا کر ہندو مُسلمان قوم کے غریب غربا و محتاجوں کو کھانا تقسیم کرتے۔ کہتے ہیں۔ کہ اِن کے لنگر میں اکثر حلوہ و کھیر ملتا تھا۔ قصبہ کھنڈور کے کل اقوام زمیندار گوت کھیرا وغیرہ نے قاعدہ باندھ رکھا تھا۔ کہ ہفتہ میں ایک دن کا دُودھ جسقدر جس کسی کے گھر ہوتا۔ وہ گورُو نانک صاحب کے لنگر میں دے آتا۔ اگر کوئی غفلت کرتا تو اُس کی گاؤ میش وغیرہ دُودھ دینے سے عاری ہوتی۔ جس سے یقین ہوتا۔ کہ یہ اِسی غفلت کا نتیجہ ہے۔ جیسے زمانہ حال میں اب بھی لوگ سخی سرور وغیرہ پیروں کے مکانوں پر کثرت سے لے جاتے ہیں۔

سمت ۱۶۰۱ بکرم میں بباعث نہ ہونے بارش کے زمینداروں نے جمع ہو کر ایک جوگی مسمی شیلو ناتھ کے پاس جس نے اپنے آپ کو صاحب کرامت و پر مشہور مشہور کر رکھا تھا۔ جا کر بارش کی التجا کی۔ اُس حریص و مکار جوگی نے کہا۔ کہ گورُو انگد کو اپنے گاؤں سے نکال دو۔ تو میں بارش کرا دُونگا۔ اِن احمق زمینداروں نے جوگی کی بات پر یقین لا کر اُن کے نکالنے کا ارادہ کیا۔ وہ خود بخود اُن کے کہنے سے پہلے موضع خان رزادہ میں چلے گئے۔ اور وہاں اپنے صادق سکھ بھائی پریان کے ہاں جا ٹھہرے۔ جب وہ جوگی بارش نہ کرا سکا۔ تو سب زمیندار اس سے سخت ناراض ہو گئے۔ اور اپنی بے جا حرکت پر نہایت شرمندہ ہُوئے۔

اتفاقاً گورُو امرداس صاحب جو اِس وقت گورُو انگد صاحب کے معتقدوں میں درجہ اوّل تھے۔ موضع کھنڈور میں آنکلے۔ گورُو انگد صاحب کے یہاں سے چلے جانیکا حال سُنکر نہایت جوش میں آئے۔ اور لوگوں سے کہا کہ اگر بارش چاہتے ہو۔ تو جہاں جہاں تم اِس جوگی کو گھسیٹ کرلے جاؤگے۔ اُسی جگہ بارش ہو جاویگی۔ چنانچہ جاٹوں نے ایسا ہی کیا۔ اور جوگی کے پاؤں میں رسی باندھ کر کھینچتے ہوئے کھیتوں میں لیتے پھرے۔ قدرت ایزادی سے اِس موقع پر بہت بارش ہوئی۔ لبعد ازاں گاؤں کے سب لوگ جمع ہوکر گورو انگد صاحب کو لبصد عجز و نیاز اپنے گاؤں میں لے آئے اور گورُو انگد صاحب کے پہلے سے بھی زیادہ معتقد ہو گئے۔

گورُو انگد صاحب کے پاس جس قدر نقد وجنس سکہ لوگ لاتے تھے۔ وہ سب لنگر و دھرم ارتھ میں صرف کر دیتے تھے۔ اپنے ذاتی خرچ میں کچھ بھی نہ لاتے اور دونوں فرزندان مسمی داتو و داسو جی کو یہ حکم دے رکھا تھا۔ کہ تم اپنی معاش دوکان یا زراعت سے حاصل کرو۔ یہ پوجا کا مال دُنیا داروں کے لیئے زہر کا حکم رکھتا ہے۔ اور آپ بھی صرف جو کی ایک خشک روٹی جو مائی سبھرائی اپنی مزدوری سے بنا کر لاتی تھی کھاتے۔ خدا کا نام ہی آدہار سمجھتے تھے۔ ہزاروں آدمی اِن کی خدمت میں حاضر رہتے تھے۔ سہ پہر کو پوتھی جنم ساکھی گورُو نانک صاحب کی سُنتے تھے۔ اِن کے ہاں بھی مثل گورُو نانک جی کے ہر وقت شاہانہ رونق رہتی تھی۔ اِس لیئے اُن کو سب لوگ دوسری پاتشاہی کہا کرتے تھے۔ انہوں نے اپنی خوش اخلاقی و ذاتی لیاقت سے ہزارہا لوگوں کو اپنا معتقد بنا کر سکھوں کے فرقہ کو بہت رونق دی۔ اِن کے کل معجزات پوتھی سُورج پرکاش میں مفصل طور پر درج ہیں +

سمت ۱۵۹۶ بکرمی میں جب ہمایوں بادشاہ شیرشاہ افغان سے شکست کھا کر اپنی ولایت کو بھاگا جاتا تھا۔ تو اثنائے راہ میں دریائے بیاس کے کنارہ پر گورُو انگد جی کی بزرگی کا شہرہ سُنکر اُن کے پاس گیا۔ اِس وقت یہ عبادت میں ایسے محو تھے۔ کہ بادشاہ کی تعظیم نہ دے سکے۔ اِس پر بادشاہ کو غصہ آگیا۔ اور اُس نے اِن کو قتل کرنے کے ارادہ سے تلوار اُٹھانی چاہی۔ اتنے میں گورُو انگد جی نے مراقبہ سے بیدار ہو کر کہا۔ کہ اے بادشاہ! تو یہ شمشیر شیرشاہ پر کیوں نہ چلائی۔ وہاں

سے تو پیٹھ دکھا کر چلے آئے اور اب پیروں فقیروں پر شمشیر کی بہادری دکھانا چاہتے ہو" بادشاہ نے گورو صاحب کو ولی اللہ سمجھ کر اُن سے معافی مانگی۔ گورو جی نے جو دوست و دشمن سب کو یکساں سمجھتے تھے۔ فرمایا کہ بعد چند سال کے ہند کے بادشاہ ہو جاؤ گے۔ بلکہ اسی حالتِ گردش میں تمہارے گھر ایک شاہزادہ صاحب اقبال و نیک نام ایسا پیدا ہوگا۔ جو تمام ہندوستان اور افغانستان پر حکومت کریگا چنانچہ تھوڑی مدت بعد گورو انگد صاحب کا قول پورا ہو گیا۔ یہ گورو صاحب ایک فقیر موحد صُلح کل خدا دوست اور غایت درجہ کے عابد اور متقی تھے۔ ہر ایک شخص اور ہر ایک قوم سے اِن کی دلی محبت تھی۔ تعصب کا تو نام بھی نہیں جانتے تھے۔ اور غضب و قہر۔ بدمزاجی وغیرہ اِن کی سرشت میں ہی نہیں تھی۔ غائت درجہ کے ہر دلعزیز تھے۔ جو کوئی اِن کے سامنے جس خواہش سے گیا۔ اِس کا مقصد الشیور کی کرپا سے ضرور پورا ہوا۔ ہزارہا لوگوں کو اُن کی تعلیم سے فائدہ ہوا۔ انہوں نے بھی باوجود موجود ہوتے دونوں بیٹوں کے صرف امرداس جی کو جو ان کا نہایت لائق جاں نثار فرمانبردار مُرید تھا اپنا جانشین بنایا تھا۔ اور آپ بروز بُدھ چیت سُدی چوتھ پہر دن رہے۔ سمت ۱۶۰۹ بکرم مطابق ۱۵۵۲ء بمقام کھنڈور ۳۵ سال ۲ ماہ ۹ یوم کی عمر میں گدی نشین ہو کر ۱۲ سال ۹ ماہ ۶ یوم گوربائی کر کے ۴۷ سال ۱۱ ماہ ۱۵ یوم کی عمر میں اِس مُلک فانی سے رحلت کر گئے۔ اِن کا ڈیرہ موضع کھنڈور کے باہر بہت عمدہ عالیشان عمارت کا بنا ہوا موجود ہے جس کو انہوں نے اپنی حیات میں ہی تیار کرا رکھا تھا۔ اِس مقام پر سال بھر میں بماہ ساون و اسوج دو میلہ ہوتے ہیں۔ مبلغ ۱۴۵۸/- (ایک ہزار چارسو اٹھاون روپیہ) کی سالانہ جاگیر سدابرت کے واسطے مکان مذکور کے نام سرکار کی طرف سے معاف ہے۔

گورو انگد صاحب کے بیٹوں میں سے داتو جی تو لاولد ہوئے۔ اور داسُو جی کی اولاد باوے صاحبزادہ کہلاتے ہیں۔ جو سمادھ کے پجاری ہیں۔

سری گورو امرداس صاحب
پادشاہی سوم!

یہ گورو صاحب سکندر لودھی کے وقت ۲۷ ماہ بیساکھ سُدی چودہ سمت ۱۵۳۶ بکرمی کو مطابق ۱۴۶۶ء و ۸۹۸ھ بروز جمعہ پہر رات باقی رہے۔ موضع باصر کی پرگنہ امرتسر میں تیج بھان بھلے کھتری کے گھر ماتا سولکھنی جی کے بطن سے پیدا ہوئے۔ ۱۱ ماگھ سمت ۱۵۵۹ بکرمی کو ان کی مسماۃ رام کور سے شادی ہوئی۔ دو بیٹے اور ایک بیٹی ان کے پیدا ہوئی۔ ان کی شروع سے فقیر دوستی و خدا پرستی کی عادت تھی ہمیشہ زیارت تیرتھ ہائے وغیرہ میں مشغول رہا کرتے تھے۔ یہاں تک کہ اکیس دفعہ ہردوار گنگا جی کا اشنان برہنہ پا پیادہ چل کر کیا تھا۔ ایک مرتبہ کا ذکر ہے۔ کہ یہ گنگا کو جاتے ہوئے موضع مولانہ کے باغ میں سوئے ہوئے تھے ایک برہم چاری پنڈت نے ان کے پاؤں میں پدم کا نشان دیکھ کر ان سے کہا۔ کہ آپ کسی راج گدی پر بیٹھ کر دین و دنیا کے پادشاہ ہوں گے۔ انہوں نے فرمایا کہ جو حکم ایزدی یوں ہی ہے۔ تو ظہور میں آجاوے گا۔

روایت ہے کہ آپ نے اس وقت اُس برہمچاری کو کچھ مٹھائی دینی چاہی مگر پنڈت صاحب نے کہا۔ کہ تمہارا گورو کون ہے۔ انہوں نے جواب دیا۔ کہ میں نے کوئی گورو نہیں کیا۔ یہ سُنتے ہی برہمچاری نے کہا۔ کہ میں ایسے شخص کا مُنہ دیکھنا بھی گناہ سمجھتا ہوں۔ اُسی دن سے گورو کی تلاش میں ہوئے اور بیراگی گوسائیں جوگی اسلام ہر فرقہ کے فقرائے سے ملے۔ مگر کسی سے تسکین نہ ہوئی۔ کیونکہ وہ سب اپنے اپنے مذہب کے طریقوں میں پابند کرنا چاہتے تھے۔

تھوڑے دنوں کے بعد انہوں نے بی بی امرو صاحبہ گورو انگد صاحب کی دُختر سے (جو ان کی برادر زادہ سے منسوب تھی) گورو نانک صاحب کی تصنیف بانی علی الصباح اُٹھ کر ہمیشہ پڑھا کرتی تھی) سُنی تو ان کے دل کو ایک قسم کا اس

بانی کے سُننے سے خود بخود اثر پیدا ہُوا۔

غرض اُنہوں نے اِس بانی کے مُصنف کا حال و نام نشان دریافت کیا تو بی بی جی نے مع اوصاف پاکیزہ اپنے والد بزرگوار کا نام ظاہر کیا۔ اور حسب درخواست اُن کے اُن کو اپنے ساتھ لے کر گُورو انگد صاحب کے پاس لائیں۔ یہ بھی دیدار سری گورو صاحب سے نہایت محظوظ ہوئے۔ اور دِل و جان سے اِن کے معتقد ہو کر اِن کو اپنا گورو بنایا۔ اور سمت ۱۵۹۷ بکرمی سے گورو صاحب کی خدمت میں حاضر رہ کر بارہ برس تک اُن کی خِدمت کی منجملہ اِن کی ایک خِدمت کا حال جس کی وجہ سے اِن کو عالی مرتبہ گدی گوریائی کا حاصل ہُوا ذیل میں درج کیا جاتا ہے۔

اُنہوں نے باوجود اِس قدر ضعیف العمری کے یہ سخت خدمت اپنے ذِمہ لی ہوئی تھی۔ کہ ہمیشہ آدھی رات کو اُٹھ کر دریائے بیاس سے جو تین کوس کے فاصلہ پر تھا۔ پانی لا کر اپنے گورُو کو اشنان کراتے۔ جاتے کیو قت کھنڈور سے ایک دراز فاصلہ تک اپنے گورو کیطرف پیٹھ کرنا بے ادبی سمجھ کر اُلٹے پاؤں چلتے اور ہر طرح کی خدمات لنگر وغیرہ میں دِل و جان سے مصروف رہتے۔ اور اپنے گورُو کا ادب یہاں تک رکھتے کہ ایک روز بر لبِ دریا گورو صاحب کے ہمراہ چلے جاتے تھے۔ اِتفاقاً آپ کا ہاتھ ہل کر گورُو کے آگے بڑھ گیا۔ اور بے ادبی کے نتیجہ میں اُنہوں نے اپنے ہاتھ کو بیکار سمجھ لیا۔ اور اپنے گورُو کا حکم بجا لانے میں ایسے فرمانبردار تھے۔ کہ ایک روز جاڑے کے موسم میں حالانکہ بارش ہو رہی تھی۔ ہوا بھی نہایت تیز تھی۔ اور رات ایسی اندھیری کہ ہاتھ دِکھائی نہیں دیتا تھا۔ مگر اُنہوں نے اپنے معمول کو نہ چھوڑا۔ حسب دستور گاگر اُٹھا کر بیاس پر سے پانی لینے کے لئے چل دیئے جب بہت سی تکلیفات اُٹھا کر گاؤں میں واپس آئے۔ تو ایک بافندہ کے صحن میں بر سر راہ تانی کی ایک میخ سے ٹھوکر کھا کر گِر تو پڑے۔ مگر گاگر کو سنبھال رکھا۔ اِس وقت بافندہ نے گِرنے کی آہٹ سُنکر اپنی عورت سے پُوچھا۔ کہ اِس نازک وقت میں یہ کون شخص ہے؟ جولاہی نے طعنہ سے کہا کہ سوائے امرو بیچارہ نِتھانواں کے دوسرا

؎ اُس بافندہ کو دوسرا مکان دیا گیا۔ اور وہاں جس میخ سے گورو امرداس جی ٹھوکر کھا کر گِر گئے تھے۔ ایک مکان اِس سانحہ کی یادگار میں بنوادیا۔ جو اب تک موجود ہے۔ مگر اِس مکان کے نزدیک اپنی حیات میں اپنی سمادھ تعمیر کروائی

یہاں کون گر سکتا ہے۔ وہی اِس وقت ہر روز دریا سے پانی لایا کرتا ہے۔ امرداس جی
کی طبیعت میں جولاہی کے طعنہ نے ذرا بھی اثر نہ کیا۔ بلکہ اپنے اعتقاد میں بالکل
ثابت قدم رہے۔ اور اپنے گورو کو بدستور سابق جا کے اشنان کرایا۔ گورو انگد صاحب
اپنی غیب دانی سے اُس سرگذشت کا سارا حال معلوم کرکے امرداس جی سے بہت
خوش ہُوئے۔ اور صبح کو دیوان خانہ میں بافندہ کی عورت کو بُلا کر شب کا ماجرا استفسار
فرمایا۔ تو اِس عورت نے جو کچھ گذرا تھا۔ سب کچھ سُنایا۔ جس کو سُنتے ہی گورو
انگد جی نے نہایت پریم سے مہر و محبت کے آنسو بھر کر سرِ دربار امرداس جی کو اپنے
گلے سے لگایا۔ اور بآوازِ بلند اپنی زبانِ مبارک سے فرمایا۔ کہ یہ گورو امرداس
"نتھانویاں کے تھان نمانیوں کے مان۔ بے اوٹیاں کی اوٹ" یعنی جس کا
کوئی نہیں اور کسی لائق نہیں اُس کو یہ بدرجہ غایت فیض بخشنے والے عظمت
و عروج کے گھر ہوں گے۔ اور صدہا لوگوں کو ظاہری و باطنی دولت سے مالامال
کرکے جاہ و جلال بخشیں گے۔ سچ ہے۔

ہر کہ خدمت کرد او مخدوم شد ٭ ہر کہ خود را دید او محروم شد

مصرع:- مہتری در قبول فرمانست۔ پھر اسی روز سے امرداس جی کو گورو
انگد صاحب نے سمت ۱۶۰۳ بکرمی میں گورویائی کی گدی پر ممتاز و سرفراز فرمایا۔

جب امرداس جی کو گدی ملی۔ تو انہوں نے اپنی رہائش قصبہ گوبند وال
میں اختیار کی۔ یہ قصبہ سمت ۱۶۰۳ بکرمی میں گورو انگد صاحب کی کوشش سے دریائے
بیاس کے کنارہ پر آباد کیا گیا تھا۔ شروع میں اِس قصبہ کو ایک گوبندہ نامی کھتری
نے بادشاہ سے زمین حاصل کرکے آباد کیا تھا۔ مگر روایت ہے۔ کہ اِس جگہ بھوت پریت
بہت رہتے تھے۔ جو اکثر اِس گاؤں کے آباد ہونے میں ہارج ہوتے تھے۔ اور عموماً
قرب و جوار کے وحشی لوگ بھی اِن پر چھاپہ مار کر لوٹ مار کر لیا کرتے۔ (شاید یہی
بھوت پریت ہوں گے)

گوبندہ حیران ہو کر گورو انگد صاحب کے پاس گیا۔ اور کہا کہ بغیر آپ کی مہربانی
کے اِس گاؤں کا آباد ہونا دشوار نظر آتا ہے۔ چنانچہ اُس کی التجا پر اُنہوں نے
اپنے ہاتھ کی ایک چوب دے کر گورو امرداس جی کو اِس کے ہمراہ بھیجا اور فرمایا۔

کہ جہاں تک ہماری یہ چھڑی پھیری جائے گی وہاں تک کوئی شیطان نہیں رہے گا۔
غرض ایسا ہی ہوا۔ اور گاؤں باسانی آباد ہو گیا۔ جس کے بعد حسب اجازت گورو
انگد صاحب گورو امرداس جی بھی وہیں بمعہ اپنے عیال و اطفال کے جا آباد ہوئے۔
انہوں نے گورو نانک صاحب کے فرقہ کو بہت ترقی دی۔ یہاں تک کہ چند پہاڑی
راجاؤں کو بھی اپنا معتقد بنا لیا۔ جہاں سے ہزار ہا روپیہ نقد جنس بطور چڑھاوا
کے آنے لگا۔ لنگر یعنی سدا برت ہر وقت جاری رہتا۔ غریب غربا کو بافراط
کھانا تقسیم ہوتا۔ اِن کا روزمرّہ یہ طریقہ تھا۔ کہ ایک دیوار کی میخ کو پکڑ کے تمام
دن اور رات خدا کی بندگی میں کھڑے رہتے۔ باوجود عمر ایکسو برس کے ضعیفی
میں بھی کبھی ایک گھنٹہ کے لئے بستر پر پیٹھ لگا کر نہ سوتے تھے۔ اِن کی اِس
غائیت درجہ بندگی کا شہرہ سنکر شیخ محمد طاہری لاہوری جس نے ۱۰۴۰ھ میں
وہیں وفات پائی۔ اور سید شاہ بلال جن کا مزار لاہور میں اب تک مشہور ہے۔
اور ۱۰۴۶ھ میں قضا کر گئے۔ سید محمد مقیم ساکن حجرہ شاہ مقیم و خواجہ بہاری
وغیرہ سب جن کی بابت تواریخوں میں یوں لکھا ہے۔ کہ ایک وقت میں کئی آدمیوں
کے ساتھ جدا جدا مطلب کی گفتگو کرتے تھے۔ گورو امرداس صاحب کی زیارت
کو آئے۔ اور اُن کے زہد کو دیکھ کر متعجب ہوئے۔ مندرجہ صدر فقراء نے پوچھا
کہ باوجود اِس قدر عارف ہونے کے پھر آپ ریاضت و زہد کیوں کرتے ہیں۔ تب
گورو امرداس جی نے تمثیلاً جواب میں کہا۔ کہ ایک غریب آدمی ہمیشہ بڑی تکلیف سے
بازار کی خاک جمع کر کے اور دھو چھان کر کچھ نہ کچھ اُس میں سے اپنے گذارے کے
لئے پیدا کر لیتا ہے۔ ایک کیمیا گر ہمیشہ اُس کو اُسی طرح کرتے دیکھتا۔ اُس نے ایک
روز رحم کھا کر اُس جگہ جہاں کہ وہ غالب چھانا کرتا۔ ایک لعل پھینک دیا۔ جس کو وہ
پا کر نہایت آسودہ حال و تونگر بن گیا۔ لیکن اُس نے خاک چھاننے کے پیشہ کو نہ چھوڑا۔ کیمیا گر نے
پوچھا کر کیا تم اب بھی محتاج ہو۔ اُس نے جواب دیا۔ کہ جس پیشہ کی مہربانی سے میری محتاجی
دُور ہوئی ہے۔ اِس کو میں چھوڑنا نہیں چاہتا۔ اگر چھوڑوں تو میری احسان فراموشی اور
نالائقی ہے۔ اِسی طرح پر جس ریاضت اور زہد سے ہم کو یہ مرتبہ ملا ہے۔ اِس کو کیونکر
چھوڑ دیں۔ اس جواب باصواب سے اُن سب لوگوں کے دل کو تسکین ہو گئی۔

پھر اُنہوں نے گورُو امرداس جی سے نجات کا راستہ پُوچھا۔ اُنہوں نے فرمایا۔ کہ تمام دنیا وی خواہشوں کو ترک کر کے یادِ الہٰی میں معرُوف ہونے اور اُن کی رضا پرشا کر رہنے سے نجات ملتی ہے۔ اِسیطرح پر باہم بہت مذہبی مباحثہ کے لبد گورُو صاحب نے اُن فقیروں کو رُخصت کیا +

یہ اکثر بانی لینی تصنیفات حمد و ثنا ر نہایت موثر زبان میں لوگوں کے اُپدیش کے لئے جو گورُو گرنتھ صاحب میں درج ہیں۔ اُچارن کیا کرتے۔ اِن کا بھی معمول اپنے سابق گوروؤں کی طرح تھا۔ رات کو یادِ حق معرُوف رہنا اور دِن کو تقسیم لنگر و اُپدیش کرنا وغیرہ کاموں میں لگے رہنا۔ سب کو کھانا کھلانے کے پیچھے سے آپ تھوڑا سا دُودھ چاول یا دلیا کھا لیا کرتے تھے۔ اُس کے لبد گوپال پنڈت سے کچھ دیر تک دید اور شاستر کی کتھا سُنا کرتے +

ایک دفعہ کا ذکر ہے کہ گوئیند امرداہے کھتری کے بیٹے نے حاکم لاہور کے پاس دعوٰے کیا۔ کہ ہمارے باپ کا یہ گاؤں آباد کردہ ہے۔ اور ملکیت ہماری ہے۔ گورو امرداس جی کو فقیر سمجھ کر یہاں ٹھہرا رکھا تھا۔ اب وہ دعویدار بن بیٹھا ہے اور بہت سے مکان بھی تعمیر کروا چُکا ہے۔ مگر پھر بھی صبر نہیں کرتا۔ اور ہمارے باپ کے باغ میں باولی لگاتا ہے۔ اُمیدوار ہُوں۔ کہ لبد تحقیقات فقیر مذکور کو بے دخل کیا جاوے۔ چنانچہ اِس پر حاکم نے اُن کو طلب کیا۔ اُنہوں نے اپنے داماد کو مختار کر کے مقدمہ کی جوابدہی کے لئے عدالت میں بھیجدیا۔ حاکم نے گواہ طلب کئے۔ اور مدعی کے طلب کرانے پر یہ خود لاہور گئے۔ مرزا جعفر بیگ حاکم نے اِن سے ثبوت طلب کیا۔ اُنہوں نے غصہ میں آکر کہا۔ کہ ہم فقیروں سے کیا ثبوت طلب کرتے ہو؟ گردن ٹوٹے زمین سے گواہی لے۔ چنانچہ حاکم نے خود موضع گوئیند وال میں جاکر بہت سے گِرد و نواح کے معتبروں کو جمع کر کے اُن سے پُوچھا تو سب نے گورُو صاحب کی شہادت دی۔ کہ اِن کے اقبال سے گاؤں آباد ہُوا ہے حاکم مدعی کا دعوٰے خارج کر کے لاہور کی طرف واپس ہُوا۔ تو راستہ میں گھوڑے سے گر کر گردن ٹوٹ گئی۔ اور مر گیا۔ کیونکہ ایک عابد اور خدا پرست کے کلمہ کا جو اُس کے حق میں ہُوا پُورا نہ ہونا واجب تھا۔

اِس سانحہ کو گورُو امرداس صاحب کے کلام کا نتیجہ خیال کر کے اُس کا بیٹا مرزا طاہر بیگ خان اِن کی خدمت میں حاضر ہو کر معافی کا خواہاں ہُوا۔ اور کہنے لگا۔ کہ مَیں آپ کا خادم ہُوں۔ مجھ پر نظرِ کرم رکھیں۔ بلکہ جب اپنے باپ کے عہدہ پر ممتاز ہُوا تو باولی کھُدوانے میں گورُو امرداس جی کو بہت مدد دی۔ اور جب تھوڑے دنوں کے بعد قلعہ چتوڑ کے محاصرہ میں گیا۔ تو بادشاہ سے گورو امرداس کی بزُرگی کی بہت کچھ تعریف کی۔ اور یہاں تک کہا کہ اگر آپ اُن کی مّنت مانیں گے۔ تو یقین ہے۔ کہ قلعہ ضرور فتح ہو جاوے گا۔ چنانچہ بادشاہ کے مّنت ماننے پر ایسا ہی ہو گیا۔ یہ غائیت درجہ کے راستباز گورُو ہُوئے ہیں۔ اور اُن کی خدمت سے بہت سے لوگوں کو فائدہ پہونچا ہَے۔ اِن کے معجزات و کرامات پوتھیوں میں درج ہیں۔ اُن کا بیان بوجہ طوالت چھوڑ دیا گیا۔ انہوں نے ہی اکبر بادشاہ کے بائیس صوبوں کیطرح بائیس منجے یعنی گدیاں جن کا ذکر آگے آئیگا مقرر فرمائی تھیں۔

گورُو جی سمت ۱۶۰۰ بکرمی میں گوئند وال سے گنگا اِشنان کے لئے روانہ ہو کر نورمل جہاں اِن کی دھرمسالہ ہے۔ ہوتے ہُوئے کوروچھیتر میں (ہندوؤں کا ایک مشہور تیرتھ ہے) جا ٹھہرے۔ وہاں کے ہر ایک فرقہ کے فقیر اور پنڈت لوگ اِن کے درشن کو آئے۔ اور بہت سی بحث اور چرچا کے بعد سب نے اِن کی مہربانی کا شکریہ ادا کیا۔ یہاں سے چل کر یہ جب دریائے جمنا کو عبور کر کے قصبہ عملی میں پہنچے۔ تو ٹھیکیدار نے حسب دستور سوا روپیہ فی کس محصول کا اِن سے طلب کیا۔ کیونکہ اِن کے ہمراہ ایک بڑا ہجوم تھا۔ انہوں نے محصول دینے سے اِنکار کیا۔ اور کہا کہ ہم فقرا سے تو دھرم راج بھی محصول نہیں مانگتا۔ تم کیونکر لے سکتے ہو۔ یہ کہہ کر وہیں مقام کر دیا۔ اِن کو دیکھ کر اور یاتری بھی محصول سے بچنے کے لئے وہیں اُتر پڑے۔ جب یہ خبر اکبر بادشاہ کو دیوان ٹوڈرمل نے جو گورُو صاحب کا معتقد تھا۔ پہنچائی۔ تو بادشاہ نے فوراً معافی محصول کا حُکم دے کر ٹھیکیدار کو لکھ بھیجا۔ جب ٹھیکیدار کے پاس یہ حُکم پہنچا۔ اور کل لوگوں کو معلوم ہو گیا۔ کہ بادشاہ نے گورُو امرداس جی اور اُن کے ہمراہی سکھوں کو محصول سے مُبرا کر دیا ہے۔ تو سارے یاتری جو اُن کو دیکھ کر وہاں اُتر پڑے تھے۔ اِن کے سکھ بن گئے۔ اور اُن کے ہمراہ بلا محصول چلے گئے۔ ٹھیکیدار کا اِس سے بڑا نقصان ہُوا۔ اور کہتے ہیں۔ کہ وہ آزردہ خاطر ہو کر

بادشاہ دہلی کے پاس داسطے اپنی حق رسی کے چلاگیا۔ اُدھر سارے یاتری ہردوار اِشنان کرکے اپنے اپنے گھروں کو بلا روک ٹوک محصوں واپس چلے گئے۔

اِس روایت کا ذکر گورو رامداس جی نے گورو گرنتھ صاحب میں بھی کیا ہے۔ ۱۳ماگھ سمت ۱۶۱۵ بجرمی کو گنگا جی سے واپس آکر انہوں نے موضع گوبند وال میں ایک باولی تعمیر کرانی شروع کی۔ اِن دِنوں میں اکبر بادشاہ نے قلعہ چتوڑ گڑھ کا محاصرہ کرکے بڑی کوشش کے ساتھ جیل دفتار راجپوتوں سے لڑائی شروع کر رکھی تھی۔ باوجود اس کے بہت مُدت تک لڑائی ہوتی رہی۔ مگر قلعہ فتح نہ ہُوا۔ آخر بادشاہ لاچار ہوکر اپنی ساری فوج پر ناراض ہُوا۔ اور پیروں فقیروں کو بھی ملامت کرنے لگا۔ تو دیوان ٹوڈرمل نے جو گورو جی کا خادم تھا۔ التماس کی کہ حضور کے بزرگوں کو گورو نانک صاحب کے طفیل سے ہندوستان پر فتح حاصل ہوئی تھی۔ اگر اب بھی اُن کے جانشین گورو امرداس جی کی منت مانیں۔ تو یقین ہے۔ کہ اُن کی دُعا سے ضرور مُراد بر آوے گی۔ چنانچہ بادشاہ نے ایک معتبر مسمّی بھگوان داس کھتری سرہندی کو گورو امرداس صاحب کے حضور میں بھیج کر عرض کیا۔ کہ براہِ مہربانی میری فتح کے واسطے دُعا کیجئے۔ تو اُنہوں نے فرمایا کہ جب ہماری باولی کا کڑہ پھوٹے گا تو قلعہ چتوڑ گڑھ ٹوٹے گا۔ یہ خبر فرحت اثر سُنکر بادشاہ نے فی الفور کاریگر بھیج کر کڑہ باولی مذکور کو سمت ۱۶۲۶ بجرمی کو توڑ ڈالا۔ اُسی وقت چتوڑ گڑھ کا قلعہ بھی فتح ہوگیا۔ اِن باتوں سے بادشاہ گورو امرداس صاحب کا دِل وجان سے معتقد ہُوا۔ اور تحفہ تحائف اور نذر دنیاز اُن کی خدمت میں بھیجنے لگا۔

پھر جب اکبر بادشاہ نے سمت ۱۶۲۲ بجرمی میں لاہور کی طرف مراجعت کی تو خود قصبہ گوئیند وال میں گورو امرداس صاحب کی زیارت کے لئے گیا۔ اور بہت کچھ تحفہ تحائف اور زر نقد نذر کیا۔ بلکہ پرگنہ جھبال کے بارہ گاؤں کی آمدنی کی سند گورو صاحب کو بطور معافی کے دینی چاہی مگر اُنہوں نے قبول نہ کی۔ اور کہا کہ گورو گھر کو کسی کا محتاج کرنا اور جاگیر دار بنانا نہیں چاہیئے۔ ہم خود شاہنشاہ ہیں۔ یہ کہہ کر جو پانچصد ۵۰۰ اشرفیاں بادشاہ نے نذر کی تھیں۔ وہ بھی اُسی وقت غریب غُربا میں تقسیم کردیں۔ اور اپنے لنگر سے کڑاہ پرشاد منگا کر سب کو بطور تبرک تقسیم کردیا۔

بادشاہ نے ہنس کر کہا۔ کہ شاید یہ گورو صاحب نہائیت ضیعف العمری کے باعث ایسا کھانا کھاتے ہیں۔

جب بادشاہ لاہور چلا گیا۔ تو ایک روز چند سِکھوں نے اُن سے پُوچھا کہ سِکھ یعنی مُرید کو کس طریقہ پر قائم رہنا چاہیئے۔ تب انہوں نے فرمایا۔ کہ مُرید کو اپنے گورو یعنی مُرشد کے حکم پر ہمیشہ مثل صدف کے (جو ابر نیساں کے قطرہ کو اپنے دِل میں رکھ کر موتی بنا لیتا ہے۔ عمل کرے۔ اور ہمیشہ علےٰ الصباح پچھلی رات کو اُٹھ کر اپنے گورو کا جپ کرے۔ اور گورو کی شکل کا دھیان کر کے اپنے دِل کو قائم کرے۔ پرمیشور کو ہر وقت حاضر و ناظر سب جگہ سمجھ کر اُس کی عبادت اور رضا میں راضی رہے اور زن۔ زمین۔ زر کی طرف جو تمام جھگڑوں کی جڑ ہیں۔ بالکل مائل نہ ہو۔ مکر و فریب ہرگز نہ کرے۔ محنت و مزدوری سے جو کچھ حاصل ہو۔ اسی پر قناعت کرے بلکہ اپنی کمائی کا دسواں حصّہ پرمیشور کے نام پر خیرات کر دے۔ اور سوائے اپنے گورو کے اور کسی دیوی دیوتا۔ پیر پیغمبر کی خوشامد و منّت اپنے نفع کے واسطے نہ کرے۔ فقیروں کی خدمت ہمیشہ کرتا رہے۔ اور دُنیا کی تمام دولت کو پرمیشر کا دھن سمجھ کر اُس پر کسی قسم کا تکیہ نہ رکھے۔ اور جس چیز کے کھانے سے درد پیدا ہو۔ جس کام کے کرنے سے بدنامی ہو۔ وہ کبھی نہیں کرنا چاہیئے۔ غرضیکہ ایسی ایسی اور بھی بہت نصیحتیں زبان پر لائے۔ جن کے سُننے اور عمل کرنے سے ہزارہا لوگوں کی نجات ہو گئی۔

یہ گورو صاحب جب تک گوریائی کی گدی پر رہے۔ راجہ جنک کی طرح راج بھوگ بھوگتے رہے۔ تب تک گوبند وال میں ماں باپ کے روبرو کوئی لڑکا فوت نہیں ہُوا۔ جس کا سبب یہ بیان کیا جاتا ہے۔ کہ ایک روز ایک بیوہ کا لڑکا بیماری کے تپ سے مر گیا۔ تو گورو جی نے اُس عورت کے رونے پیٹنے سے رحم کھا کر درگاہ ایزدی میں دُعا مانگی کہ جب تک مَیں زندہ رہوں۔ تب تک والدین کے روبرو کبھی فرزند کی موت نہ ہو۔ اُن کی دُعا قبول ہُوئی۔ اور اِس قصبہ میں تاحیات اِن کے کسی والدین کو اپنے لڑکے کی وفات کا صدمہ نہ اُٹھانا پڑا۔

واضح ہو کہ گورو امرداس صاحب نے اپنی دُختر نیک اختر بی بی بھانی کی شادی سمت ۱۶۱۲ بکرمی میں گورو رامداس صاحب سے کر دی تھی۔ جو اُن کو اپنا

گورو سمجھ کر ہمیشہ اِن کی خدمت و فرمانبرداری میں مشغول رہا کرتے تھے۔ گورو رامداس سے دلی بی بھانی جی جس اعتقاد سے اُن کی خدمت کرتے تھے۔ اور ہمیشہ جانثاری اور فرمانبرداری کا دم بھرتے تھے۔ ہر ایک سے ایسا ہونا نہایت مشکل ہے۔ اور یہی وجہ ہے کہ یہ مرتبہ گدی گوریائی وجاہ وجلال کا گورو امرداس صاحب نے اپنی آخیر عمر میں گورو رامداس صاحب کو عطا فرمایا۔ اور آپ سمت ۱۶۳۱ بکرمی میں بروز منگل بھادوں شدی پندرس کو دو گھڑی رات رہے مُلک جاودانی کو کُوچ کر گئے۔

یہ گورو ۶۲ برس کی عمر میں گورو انگد صاحب کی خدمت میں آئے تھے اور بارہ برس تک اِن کی خدمت میں رہ کر گدی حاصل کی تھی۔ پھر اُن کے انتقال کے بعد بائیس برس تک گوریائی کی گدی پر رونق بخش رہے۔ غرض اُن کی کُل عمر ۹۵ سال ۳ ماہ ۱۳ یوم کی تھی۔ اِس موضع گوئندوال میں دو تین استھان نامی گرامی ہیں۔ ایک چوبارہ صاحب جہاں گورو جی تپ کیا کرتے تھے۔ دوسرا باؤلی صاحب جس کی پانی تک چوراسی سیڑھیاں ہیں۔ اِس باؤلی صاحب کی نسبت یُوں روائیت ہے۔ کہ جو کوئی ایک روز میں چوراسی دفعہ اِشنان کرکے ایک ایک پوڑی پر بیٹھ کر جپ جی صاحب کا پاٹھ کرے۔ اِس کی چوراسی جُون کٹ جاتی ہے۔ اور دُنیا کی آواگون سے نجات پا جاتا ہے۔ جیسے کہ راجہ پرکھت کو سری بھاگوت کے سُننے سے سات روز میں گیان ہوکر آواگون سے نجات ملی۔ ویسے ہی جپ جی صاحب کے پڑھنے سے اِنسان گیان کے درجہ کو پہنچ کر آواگون سے مبرّا ہوسکتا ہے۔ یعنی اِنسان آواگون کے چکر سے نجات پا جاتا ہے۔

یہ باؤلی شہر سے باہر جنوب کی طرف واقع ہے۔ یہاں پر ہمیشہ دھرم ارتھ سدابرت جاری رہتا ہے۔ اور ہر سال میں دو میلے لگتے ہیں۔ ایک بیساکھی کا۔ دوسرا جگ کا یعنی گورو امرداس جی کا شرادھ بھادوں سُدی پورنماشی کو بڑی دھوم دھام کا ہوتا ہے۔ اِس جگہ گورو صاحب کی اولاد بادے بھلّے بہت آباد ہیں۔ اِن کا مفصل ذِکر حصّہ پنجم میں کیا جائیگا +

گورُو رامداس صاحب

پادشاہی چہارم

بیٹھا سوڈھی پاتشاہ رام داس ستگورُو جی کہاوے

سری گورُو رامداس صاحب ۲۲ ماہ کاتک بدی دُوج بروز ویروار سمت ۱۵۹۱ بکرمی مطابق ۱۵۳۴ء کو چار گھڑی دِن چڑھے بمقام لاہور چُونے منڈی میں بعہد شیر شاہ مسمّی ہرداس سوڈھی کے گھر مائی دیا کور کے شکم مُبارک سے پیدا ہوئے۔ یہ ابھی چھوٹے ہی تھے۔ کہ اِن کے والد کا اِنتقال ہوگیا۔ اور انقلاب روزگار سے اِن پر افلاس کا زور ہوگیا۔ تاہم اُس حالت میں بھی اِن کے چہرہ پر صغیر سنی میں آثارِ جلالت و کرامت چمکتے تھے۔ اور عین خوردسالی میں ہی یہ فقیر دوست و شایقِ عبادت تھے۔

اِن کی شادی کی بابت مؤرخان متقدمین یُوں تحریر فرماتے ہیں۔ کہ جب گورو امرداس صاحب گدی نشین ہوئے اور تمام سکھ دلیس بدلیس سے درشن کو آئے۔ تو اُس وقت لاہور کی سنگت کے ہمراہ گورُو رامداس صاحب بھی اُن کے درشن کو چلے آئے اور گورُو جی کے پاس رہنے لگے۔ تھوڑے دِنوں بعد جب گورُو امرداس صاحب ایک برہمن کو اپنی دُختر کی نسبت کے لئے کوئی اچھا سا لڑکا تلاش کرنے کو روانہ کرنے لگے۔ تو برہمن نے پُوچھا۔ کہ لڑکا کتنی عمر کا تلاش کیا جاوے۔ تو اُس وقت گورُو صاحب کی اہلِ خانہ دریچہ میں بیٹھی ہوئیں۔ گورُو رامداس صاحب کی طرف جو اُسوقت سامنے کھڑے تھے۔ اشارہ کر کے برہمن کو کہنے لگیں کہ ایسا ہی قدوقامت اُس لڑکے کا ہو۔ یہ بات سُنکر گورو امرداس صاحب نے فرمایا۔ کہ لڑکا تو تم نے گھر بیٹھے ہی تلاش کر لیا۔ اب برہمن کو بھیجنے کی کیا ضرورت ہے۔ ہمارا داماد تو اب یہی لڑکا ہو چکا۔ اُسی وقت رامداس صاحب کو گورو صاحب نے پاس بُلا کر حال خاندان کا دریافت کر کے سگائی کا شگن دے دیا۔ اور بعد چند ماہ کے اپنی بیٹی بھانی سے سمت ۱۶۱۲ بکرمی میں شادی کر دی۔

مگر بباعثِ محبت پدری اُن کو ہمیشہ کے لیئے موضع گوبندوال میں ہی اپنے پاس رکھا۔ اور گورُو رام داس صاحب جی اپنے دِلی اعتقاد سے گورُو امرداس صاحب کو اُن کی روز بروز انواع و اقسام کے کشف و کرامات دیکھ کر اوتار خیال کرتے اور شب و روز اِن کی خدمت میں دست بستہ حاضر رہتے۔ اپنے کھانے پینے کے آرام کا بالکل خیال نہ کرتے۔ جو کچھ وہ حکم دیتے۔ اُس کی فوراً تعمیل کرتے۔

ایک مرتبہ کا ذِکر ہے۔ کہ گورو امرداس صاحب نے اپنے چیلوں اور لڑکوں کی آزمائش کیلئے سب کو حکم دیا۔ کہ باؤلی صاحب کے متصل ہر ایک آدمی اپنا اپنا چبوترہ تیار کرے۔ جس کا عمدہ ہوگا۔ اُس پر ہم بیٹھ کر میلہ کے روز درشن دیا کریں گے۔ چنانچہ سب نے چبوترے بنائے۔ مگر گورُو صاحب نے ناپسند فرما کر سب گِروا دیئے۔ پھر لوگوں نے دوبارہ۔ سہ بارہ بنائے۔ مگر گورُو جی ہر مرتبہ ناپسند فرما کر گروا دیتے۔ تب سب لوگوں نے گورُو جی کو خفقانی خیال کر کے چبوتروں کا بنانا چھوڑ دیا۔ مگر صرف رامداس صاحب نے چبوترہ کا بنانا نہ چھوڑا۔ حالانکہ گورُو امرداس صاحب اُن کے چبوترہ کو بھی ہر بار ناپسند کر کے گِروا دیتے تھے۔ لیکن گورُو رامداس جی کے چہرہ پر بالکل شکن نہیں آیا۔ اور نہ اُنہوں نے ہمت ہاری۔ بلکہ خوشی سے بناتے گئے۔ اور دِل میں یہ تصوّر کیا کہ ہم کو تعمیل حکم واجب ہے۔ چبوترہ سے کچھ غرض نہیں۔ غرض اِسی طرح پر گورو امرداس صاحب نے گورو رامداس جی کو اپنے اعتقاد میں ثابت قدم پاکر اور اُن کو ہر امر میں لائق و فائق سمجھ کر گوریائی کی گدی عنایت فرمائی۔

روایت ہے۔ کہ گورو رامداس جی کو گورُو امرداس جی نے گوریائی کی گدی دے کر حکم دیا۔ کہ بموجب حکم گورو نانک صاحب کے گورو انگد جی نے ہم کو فرمایا تھا۔ کہ ایک متبرک تیرتھ جو زمانہ دراز سے غائب ہو رہا ہے۔ اِس کو ظاہر کرنا لازم ہے۔ یہ کہہ کر جہاں گورُو امرداس جی نے سنجیون بوٹی واسطے دفع مرض گورو انگد صاحب کے بڑی کوشش سے حاصل کی تھی۔ وہاں اپنے ہمراہ گورُو رامداس جی کو لیکر موضع تُونگ و سُلطان ونڈ۔ گمٹالہ کے درمیان ایک جنگل میں جو ایک تالاب خام کے کنارہ[1] پر واقع تھا تشریف لائے۔ اور زمینداران موضع مذکورین سے زمین لے کر گورُو رامداس صاحب کے دستِ مبارک سے ماہ ہاڑ سمت ۱۶۲۷ بکرمی مطابق سال ۱۰۳ نانک شاہی میں شہر

[1] یہ زمین حد سلطان ونڈ میں واقع تھی۔ پہلے تنگ کے زمینداروں سے زمین گورُو صاحب نے مانگی تھی۔ مگر انہوں نے انکار کیا۔ جس پر سلطان ونڈ کے باشندوں نے بخوشی زمین دے دی۔

امرتسر کی بُنیاد رکھوائی۔ اور نام بھی اِس جگہ کا رامداس پورہ اپنی کے نام پر رکھا۔ اور وہاں چند مکانات بھی جواب گورُو کے محل سے مشہور ہیں تعمیر کروا دیئے۔ پھر گورُو صاحب نے ان محلوں کے گرداگرد باوَن ۵۲ ذات کے آدمی آباد کئے۔ اور تالاب امرت سر کھُدوا دیا۔ یہ گورُو رامداس بھی اپنے متقدمین کی ہر طرح ہر وقت بندگی میں مشغول رہتے تھے۔ کتھا۔ کیرتن۔ اُپدیش وغیرہ حسب دستور ہوتا تھا۔ لنگر بھی جاری تھا۔ غرضیکہ سکھوں کے فرقہ کو اِن کے وقت میں بہت رونق ہُوئی۔ کُل پنجاب میں اِن سکھی پھیل گئی۔ اِن کی تصنیفات معرفت الٰہی سے بھری ہوئی پُر تاثیر ہیں۔

پس یہ گورُو صاحب گوشہ نشینی و عبادتِ الٰہی میں شب و روز مشغول رہتے۔ اِن کے عہد تک چال وچلن۔ درویشانہ لباس۔ فقیرانہ طریقہ آزادانہ نانک شاہی میں کسِی طرح کا فرق نہیں آیا۔ اور نہ کسی طرح کا تنازعہ ہوا۔ جو رنگ ڈھنگ طریقہ گورُو نانک صاحب کے وقت سے جاری ہوا تھا۔ وہی روز بروز ترقی پکڑتا گیا۔ اگر کسی مُرید نے کچھُ دیدیا تو انکار نہیں۔ ورنہ کسی سے کچھُ طلب نہیں کیا۔ بلکہ جو کچھُ اُن کے پاس آتا۔ وہ لنگر صرف کیا جاتا۔ اور فیاض ایسے تھے۔ کہ ایک سِکھ سوداگر نے کنٹھہ مرصع مروارید کا نذر کیا۔ تو اُسے ایک ملنگ فقیر کو جو اُس وقت پاس کھڑا مانگ رہا تھا۔ بخش دیا۔ جس سے وہ سوداگر حیران ہوگیا۔ جس پر گورُو صاحب نے فرمایا کہ یہ دولت کسی کی نہیں ہے۔ نہ کسی کے ساتھ آئی نہ کسی کے ساتھ جائے گی۔ ایک طرف سے آئی دوسری طرف چلی گئی۔

سمت ۱۶۳۳ بکرمی میں جب اکبر بادشاہ لاہور کو جا رہا تھا۔ تو وہ اِن کے اوصاف حمیدہ و اخلاقِ پسندیدہ سُنکر زیارت کو آیا۔ اور موضع سُلطانونڈ و تُونگ وغیرہ قصبات کے گرد نواح کی زمین کو گورُو چک کے ساتھ شامل کر کے اُن کو سند معافی کی لکھدی۔ اور موضع مذکورہ کی زمین کا قطعہ بالکل علیحدہ کر دیا۔ علاوہ زیں اور بہت سا نقد و جنس نذر و نیاز پیشکش کر کے وہی جاگیر جو گورُو امرداس جی کو دینی چاہتا تھا۔ گورُو صاحب کو دینی چاہی مگر انہوں نے بھی جاگیر لینے سے انکار کیا۔ اور کہا کہ فقیروں کو جاگیر سے جو فتنہ و فساد کی بُنیاد ہوتی ہے۔ کیا تعلق ہے۔ اِس امر پر بادشاہ اُن کو سچا تارک فقیر سمجھ کر بہت خوش ہوا۔ اور اُن کو سلام کر کے رُخصت ہوا۔ بادشاہ کو مائل دیکھ کر لوگوں

کے اعتقاد اور زیادہ ترقی پر ہو گئے۔

گورُو رامداس جی تو گورُو امرداس جی کی خدمت میں ہر وقت دِل وجان سے مصروف رہتے ہی تھے۔ مگر اُن کی اہلیہ بی بی بھانی جی امرت ویلے اپنے والد بزرگوار گورُو امرداس جی کو چوکی پر بیٹھا کر اشنان کرانے لگیں۔ اتفاقاً چوکی کا پایہ ٹوٹ گیا جھٹ انہوں نے اپنا پیر اُس کے نیچے دے دیا۔ حالانکہ چوکی کی مینخ پاؤں میں ایسی گھسی کہ خون جاری ہو گیا۔ اور نہایت تکلیف پہونچی۔ مگر اُف تک نہ کیا۔ بعد فراغت اشنان جب گورُو صاحب نے دیکھا۔ کہ خون جاری ہے۔ حیران رہ گئے۔ اور بھانی جی کی اِس ثابت قدمی وصداقت اعتقاد پر نہایت خوش ہو کر فرمایا۔ کہ اے بیٹی! جو کچھ تیرا جی چاہے مانگ۔ اُس وقت اُنہوں نے درخواست کی کہ یہ مرتبہ گورویائی جو آپ نے میرے خاوند کو عطا فرمایا ہے۔ مَیں چاہتی ہوں کہ میرے ہی خاندان میں بنا رہے۔ یہ سُنکر فرمایا کہ اے بیٹی! اگرچہ یہ درخواست قابلِ منظور ہے۔ لیکن چونکہ ہم وعدہ منظوری درخوا کر چکے ہیں۔ اِس لئے مجبوراً قبول کرنا پڑا۔ ورنہ اِس رُتبہ کا موروثی ہونا اچھا نہیں۔ کیونکہ اِس سے صدہا قسم کے جھگڑے اور فساد پیدا ہوتے ہیں۔

اِسی اثنا میں ماہ ماگھ سمت ۱۶۳۴ بکرمی گورُو رامداس صاحب نے تمام مُریدوں کو جمع کر کے تالاب امرت سر کھدوانا شروع کیا۔ اور اپنے دستِ مُبارک سے بھی کسی قدر مٹی نکالتے۔ بلکہ کہتے ہیں کہ کُل دیوتاؤں نے اِس تالاب کے کھودنے میں مدد دی۔ اِس کا ذِکر گورُو گرنتھ صاحب میں بھی گورُو ارجن صاحب نے کیا ہے۔ اِس تالاب کی ابتدائی حالت کی بابت ایک عجیب دلچسپ روایت ہے۔ کہ ایک دونی چند کھتری علاقہ پٹی ملک ماجھ کا رئیس جس کے پانچ بیٹیاں تھیں۔ جن میں سے چار تو یوں کہتی تھیں۔ کہ ہم کو جو کچھ ملا ہے۔ وہ سب ہمارے باپ کی خوش طالعی کی وجہ ہے۔ مگر پانچویں جو سب سے چھوٹی تھیں۔ عقل میں بڑی ہونے کے باعث بول اُٹھی۔ کہ کوئی کسی کی تقدیر کا شریک نہیں۔ ہر ایک کو اپنا اپنا مقدر ملتا ہے۔ جو فی الحقیقت اُس کے باپ کو ناگوار گذرا۔ اور اُس نے دیدہ دانستہ پیاری لڑکی کی شادی ایک جزامی کے ساتھ کر دی اور کچھ نہ دیا۔ کہا کہ جا۔ اب دیکھیں کہ تیرا پرماتما تجھ کو کیا دیتا ہے۔ چونکہ وہ لڑکی بڑی عقلمند اور صادق تھی۔ ہراساں نہ ہوئی۔ بلکہ نہایت مستقل مزاجی سے اپنی قسمت

؎ کوڑھی۔

پر صابر ہوکر اپنے جذامی خاوند کے ہمراہ چل پڑی۔ گاؤں بہ گاؤں گدائی کرتی ہوئی پھرنے لگی۔ پہلے اِس کو کھِلا کر پیچھے آپ کھاتی۔ اور ہمیشہ اِس کی خدمت میں حاضر رہتی۔ کچھ عرصہ بعد اِسی حالت میں گورو رام داس جی کے درشن کو آئی۔ اور ایک چھپڑی کے کنارے پر ایک بیری کے درخت تلے جو آب تک دُکھ بھنجنی کے نام سے نہایت متبرک مقام مشہور ہے۔ اُس کو ٹھہرا کر خود گورُد کے لنگر میں کھانا لانے کے لئے چلی گئی۔ اُدھر مزامی نے دیکھا کہ چند سیاہ زاغ اُس پانی میں نہانے سے سفید رنگ کے لشکل ہنس ہو گئے ہیں۔ تو اپنے دِل میں یہ خیال کر کے کہ شاید میں بھی اِس پانی میں نہانے سے اچھا ہو جاؤں۔ لڑھکتا لڑہکتا اُس پانی میں جا گرا۔ اور غوطہ مارتے ہی اپنے آپ کو بالکل تندرست پایا۔ ہاتھ پاؤں سب ٹھیک ہو گئے۔ گویا کایا پلٹ گئی۔ جب اُس کی عورت روٹیاں لے کر آئی۔ اُس نے بڑی خوشی سے کل سرگذشت بیان کر کے کہا۔ کہ یہ سب اِس پانی کی برکت ہے۔ اور تیرے صدق و دھرم کا ثمرہ ہے۔ یہ دونوں اُسی وقت گورو رامداس صاحب کی خدمت میں حاضر ہوئے۔ اور سب ماجرا کہہ سُنایا۔ اور سکھ بن گئے۔ بعد ازاں گورُو رامداس صاحب نے اُسی درخت بیری کے نیچے تشریف لے جا کر اُس متبرک جگہ کا نام دُکھ بھنجنی رکھا۔ بلکہ اُسی وقت چند اشعار اُس تالاب کی تاثیر اور برکت کے اوصاف میں تصنیف فرمائے۔ جو گورُو گرنتھ صاحب میں درج ہیں۔ اور اِس تالاب کی تصدیق اپنے سکھوں کو یُوں سُنائی۔ کہ رام اسمید میں لکھا ہے۔ کہ اِس جگہ لوکشُو اور سری رام چندر کے درمیان ایک بڑی خونخوار لڑائی ہوئی۔ جس میں سری رام چندر وغیرہ سب مارے گئے۔ چنانچہ انہوں نے اندر پوری سے امرت یعنی آبِ حیات[۱] لا کر رام چندر جی کو معہ سیتا زندہ کیا تھا (چنانچہ وہی امرتسر اب سارے پنجاب کا مرکز بن رہا ہے۔) اور اسی امرت کی وجہ سے اِس کا نام امرتسر ہے۔ اور باقی ماندہ امرت یہاں دب دیا تھا۔ جو کوہڑی کے اشنان کرنے سے ظاہر ہوا۔ گورُو رامداس جی کے تین بیٹے تھے۔ سب سے بڑا پرتھی چند جو یکم اسوج سمت ۱۶۱۵ بکرمی میں دوسرا مہادیو ۴ ہاڑ سمت ۱۶۱۸ بکرمی کو تولد ہوا۔ تیسرے سب سے چھوٹے ارجن جی تھے۔ جن کا ۱۸ بیساکھ سمت ۱۶۲۰ بکرمی میں جنم ہوا۔ پرتھی چند گو سب سے بڑا تھا۔ مگر عقل میں چھوٹا ہونے کی وجہ سے ہمیشہ اپنے باپ کی نافرمانبرداری کرتا اور اپنے دوسرے بھائیوں سے حسد رکھتا۔ اِسی وجہ سے اُس کو گدی نہیں ملی۔ اُس سے چھوٹا مہادیو ایک لاپرواہ مست آدمی تھا۔ ہمیشہ

[۱] کا کہ [۳] جو امرت بچ گیا وہ اِس جگہ دب دیا۔ جہاں دُکھ بھنجنی صاحب گورودوارہ سرور کے کنارے ہے۔

یادِ الٰہی میں محو رہتا۔ دنیاوی کاموں سے بالکل الگ تھا ارجن جی جو سب سے چھوٹے تھے۔ ہر وقت اپنے باپ کی فرمانبرداری میں دل و جان سے مشغول رہتے جو کچھ وہ فرماتے فوراً اُس کی تعمیل کرتے۔ اور کبھی عذر نہ کرتے۔ اِسی وجہ سے گورُو رام داس صاحب نے اُن کو ہر طرح سے لائق سمجھ کر اپنا جانشین قرار دیا۔

اِن کو گدی دینے کی زیادہ تر وجہ یہ بھی بیان کی جاتی ہے۔ کہ ایک مرتبہ سمت ۱۶۳۶ بکرمی میں گورُو رام داس صاحب نے اپنے برادر سہاری مل کی درخواست پر جو اِن کو اپنے فرزند کی شادی پر لاہور لے جانا چاہتا تھا۔ خود جانا مناسب نہ سمجھ کر پرتھی چند کو وہاں جانے کا ارشاد کیا۔ تو اُنہوں نے بدیں خیال کہ میرے پیچھے کہیں ارجن جی کو گدی نہ دے دیں۔ لاہور جانے سے بالکل اِنکار کیا۔ لیکن جب ارجن جی سے کہا گیا۔ تو وہ فوراً تیار ہو کر چلے گئے۔ اور کوئی عذر نہ کیا۔ جانے سے پہلے گورو رامداس صاحب نے کہا۔ کہ بغیر بُلائے ہمارے نہ آنا۔ بموجب اِسی حکم کے ایک مُدت تک وہیں رہے۔ مگر باپ کے فراق میں ایک ایک گھنٹہ بھی برس کے برابر گذرتا تھا۔ یہاں تک کہ صبح سے شام تک بالاخانہ پر بیٹھے ہوئے امرت سر کی طرف قاصد کی اِنتظاری میں نہایت بیقراری سے دیکھا کرتے۔ اُس حالتِ ہجر میں جو اشعار اُنہوں نے تصنیف فرمائے ہیں۔ وہ گورُو گرنتھ صاحب کے ماجھ راگ میں درج ہیں اور ایسے پُر تاثیر ہیں۔ کہ سنگدل بھی سُنکر آنکھیں بھر لاتا ہے۔ چنانچہ اُسی حالت میں اپنے باپ کے پاس دو عریضے بھیجے۔ جن کو پرتھی چند نے حسد سے راہ میں گُم کر لیا۔ اور گورُو صاحب تک نہ پہنچنے دیا۔ جواب دونوں کا نہ آیا۔ پھر تیسرا خط اُنہوں نے اِس مضمون (میرا من لوچے گور درشن تائیں ؛ بلپ کرے چاترک کی نیائیں) وغیرہ کا بھیجا جس کا مطلب یہ تھا۔ کہ اگر ایک گھڑی بھی دیدار فیض آثار کا نہ ہوتا تھا۔ تو قلق اور بے چینی گذرتی تھی۔ اے ستگورُو! اب کب ملنا ہوگا۔ مجھے تو کھانا سونا بھی حرام ہو رہا ہے اور بغیر درشن آپ کے رات دِن گذرنے میں نہیں آتے۔ لہٰذا اُمیدوار ہوں کہ اجازت قدمبوسی دی جاوے۔ صرف یہ آخیر کا خط گورو صاحب کو مِلا۔ جب پیشتر کے دو خطوں کا حال جو اُن کو نہیں ملے تھے۔ معلوم ہؤا تو اُنہوں نے پرتھی چند سے پُوچھا مگر اُس نے بالکل لاعلمی ظاہر کی۔ بلکہ گستاخ ہو کر کہنے لگا۔ کہ کیا سُنڈی تھی۔ جو مَیں نے رکھ لی۔ مگر چونکہ گورُو صاحب روشن ضمیر تھے۔ اِن کو سب حال معلوم ہوگیا۔ اُن کی جیب کی سرِ دربار تلاشی لی۔ دونوں

خطوط بجنسہٖ نکل آئے۔ جس سے وہ شرمندہ ہوکر واہیات خرافات بکتے ہوئے گھر کو چلا گیا۔ بعدہٗ گورُو رامداس صاحب نے بابا بُڈھا جی کو بھیج کر ارجن جی کو لاہور سے بُلا لیا۔ اور اُن کو ہر طرح سے لائق و فائق سمجھ کر گوریائی کی گدی کا تلک دے دیا۔

ایک دفعہ کا ذکر ہے۔ کہ گورُو ارجن صاحب تین سال کی عمر میں کھیلتے کھیلتے اپنے نانا گورُو امرداس جی کی گدی پر جا بیٹھے۔ اُنہوں نے بڑی محبت و لطاف سے گود میں لے کر فرمایا۔ کہ تجھ کو تیرے والد سے گدی ملے گی۔ اور تو بڑا بھاری گورُو ہوگا۔ چنانچہ ولیسا ہی ظہور میں آیا۔

پرتھی چند کو جو سب سے بڑا لڑکا تھا۔ گدی کے نہ ملنے سے بڑا قلق ہوا۔ اور گورُو ارجن جی سے بُغض کرنے لگا۔ بلکہ بہت سے جھگڑے اور فساد بھی کئے۔ گورُو رامداس صاحب نے خفا ہوکر اُن کو بہت سی نصیحتیں جو گورُو گرنتھ صاحب میں درج ہیں۔ کیں۔ خلاصہ مطلب اُن کا یہ ہے۔ کہ باپ کیساتھ بیٹے کو جھگڑنا بڑا بھاری عیب ہے۔ اور جس دولت اور آدمیوں کا تم غرُور کرتے ہو۔ یہ سب ہیچ ہیں۔ ایسی بکری سے دوزخ میں پڑ دگے۔ مگر اُن پر کچھ اثر نہ ہُوا۔

گورو رامداس صاحب گورُو ارجن جی کو گدی دیکر آپ موضع گوئیندوال میں تشریف لے گئے اور کُل ۴۷ برس ۱۰ ماہ ۱۸ یوم کی عمر طے کرکے ساون بدی تیج سمت ۱۶۳۸ بکرمی مطابق ۱۵۷۵ئہ کے بروز شکر چار گھڑی رات باقی رہنے کے وقت میں اِس ناپائدار دُنیا سے کوچ راہی کرکے ملک لقا ہوئے۔ اِن کی سمادھ گورو امرداس جی کے ڈیرہ کے نزدیک بنائی گئی تھی۔ مگر وہ دریا بُرد ہوگئی۔ کیونکہ اِن کا حکم تھا۔ کہ ہماری سمادھ نہ بنائی جاوے۔

سری گورُو ارجن صاحب
بادشاہی پنجم

گورُو ارجن صاحب شد... دن بوقت نیم شب بتاریخ ۸ ابیاکھ شدی سمت ۱۶۲۰ بکرمی مطابق ۱۵۶۳ئہ آکبر بادشاہ کے ... موضع گوئیند وال میں گورو رامداس صاحب کے گھر بی بی بھانی جی کے شکم سے پیدا ہوئے۔ انہوں نے دو شادیاں کیں۔ پہلی سمت ۱۶۳۶ بکرمی میں چندن داس کھتری سوڈی ساکن موضع موڑ کی لڑکی مسماۃ رام دیوی سے ہوئی۔ اور بعد وفات

اس کے اور بائیس ہاڑ سمت ۱۶۴۶ بکرمی میں کشن چند ساکن موضع مئو پرگنہ پھلور کی دُختر گنگا جی سے ہوئی۔ جس کے شکم مُبارک سے گورُو ہرگوبند صاحب پیدا ہوئے۔ اِن کی پیدائش کے بارے میں یُوں روایت لکھی ہے۔ کہ ایک روز بموجب اجازت گورُو ارجن صاحب۔ ماتا گنگا جی بابا بڈھا صاحب کے لئے جو جنگل میں بندگی اور تپسیا کر رہے تھے۔ پرشاد لے کر گئی۔ بابا صاحب نے خوشی ہو کر فرمایا۔ کہ تمہارے گھر میں ایک بڑا بہادر اور ہندو دھرم کی رکھیا کرنے والا نونہال پیدا ہوگا۔

گورُو ارجن جی کے ایام طفولیت سے ہی فقیری کے آثار نمایاں ہوتے تھے۔ یہ اِس وقت حلیم الطبع تھے۔ اور ہر وقت یادِ الہٰی میں مصروف رہا کرتے۔ سمت ۱۶۳۸ بکرمی میں ان کو گورُیائی کی گدی مِلی۔ اِس کے بعد اِنہوں نے اپنے فرقہ کو بہت ترقی دی۔ جا بجا تالاب۔ باؤلیاں اور دھرم شالائیں تعمیر کروائیں۔ ترن تارن اور قصبہ ترن تارن اور قصبہ کرتار پور کی بنیاد انہوں نے ہی ڈالی۔ اور مذہبی قاعدے اور قانون بنا کر ہزارہا لوگوں کو اپنے فرقہ میں شامل کر لیا۔ اور اپنے اعتقاد کا ایسا پابند کیا۔ کہ تمام لوگ گورو نانک صاحب کو بمنزلہ اوتار ماننے لگے +

باوجودیکہ گورُو رامداس صاحب کی اولاد میں باہم مسند گورُیائی کے اُوپر ہمیشہ جھگڑے اور فساد ہوتے رہتے۔ مگر گورُو ارجن صاحب کی فضیلت اور برکت اقبال سے سِکھوں کے فرقہ کو دن بدن افزونی ہوتی رہی۔ پوتھیوں میں اُن کے دولتمند ہونے کی بابت یوں روایت ہے۔ کہ دُنیا کی دولت گورو نانک صاحب سے بارہ کوس کے فاصلہ پر رہتی تھی۔ اور گورُو انگد صاحب سے چھ کوس پرے۔ اور گورو امرداس صاحب کے دروازے پر۔ اور گورو رامداس صاحب کے قدموں میں اور گورو ارجن صاحب کے گویا گھر میں اور یہی خاص وجہ ہے۔ کہ دولت امرتسر میں ہرمندر صاحب کے چاروں دروازوں سے آتی ہے۔

گورُو ارجن صاحب سے پہلے کسی گورُو کے عہد میں کوئی رسم وصولی کار بھیٹ[1] سالانہ یا ششماہی سِکھوں پر جاری نہ تھی۔ یہ طریقہ انہیں کے عہد میں رائج ہوا۔ ایک ایک کارکن یعنی مسند[2] دار اسیلئے جمع کرنے نذرانہ یعنی دسوندھ (دسواں حصّہ) کے ہر ایک

---

[1] کار بھیٹ اُس رقم کا نام ہے۔ جو سِکھوں سے گورُو کے خرچ کے لئے وصول کی جاتی تھی
[2] مسند اُس کو کہتے ہیں۔ جو گورُو کا نذرانہ وصول کرتا ہے۔

تعلقہ میں مقرر کیا گیا۔ جب سال ختم ہوتا۔ تب یہ مسند لوگ اپنے علاقہ کے سکھوں سے کار بھیٹ یعنی چندہ مذہبی وصول کر کے گورو ارجن صاحب کے حضور لکھو لکھا روپیہ لاتے۔ سکھوں کے گروہوں کے گروہ دُور دُور سے اِن کی زیارت کے لئے ہمیشہ آتے رہتے۔ اور نقد و جنس چڑھتا رہتا اور گورو صاحب کی طرف سے بھی وہ لوگ خلعت و دستار رخصتانہ میں لے کر واپس جاتے۔ یہ طریقہ دسویں گورو تک بلکہ تا حیات ماتا سُندری جی برابر جاری رہا۔ ایک روز کا ذکر ہے۔ کہ گورو صاحب تالاب سے شمال کی طرف تھوڑے فاصلہ پر جاکر ایک شیشم کے درخت کے تلے بیٹھ گئے جہاں ہمیشہ بیٹھا کرتے تھے۔ اسی وقت بھائی سنتوکھا قوم اروڑہ ساکن لپٹا درنے اِن کی خدمت میں بہت سا روپیہ نذر گذار کر دست بستہ عرض کی۔ کہ مہاراج میں لاولد ہوں۔ اِس لئے چاہتا ہوں کہ اِس نذر کے سے کوئی ایسا کام بن جاوے جس سے ہمیشہ کے لئے زمین پر میرا نام قائم رہے۔ چنانچہ گورو صاحب نے اِس روپیہ سے ایک تالاب کھُدوایا اور اُس کا نام سنتوکھ سر اُسی نام پر رکھا۔ روایت ہے۔ کہ سمت ۱۶۴۱ بکرمی میں اِس تالاب کی کھُدوائی ہوئی تھی۔ جب یہ تین گز نیچے کھودا گیا۔ تو نیچے سے ایک پختہ گنبد کی عمارت نمودار ہوئی۔ جب مٹی علیحدہ علیحدہ کی گئی۔ اور دروازہ کھولا گیا۔ تو اُس میں سے ایک آدمی تپیشر سمادھ لگائے ہوئے بحالت حبس دم بیٹھا نظر آیا۔ جب اُس کو لخلخہ سنگھایا گیا۔ اور اُس کے بدن کی مالش کی گئی۔ تو اُس کو ہوش آیا۔ اور اُس وقت اُس کے ساتھ گورو ارجن جی نے جو کچھ گفتگو کی وہ سب گورو گرنتھ صاحب کے شبدوں میں درج ہے۔ اُس نے اپنی سرگذشت اِس طرح بیان کی۔ کہ جس وقت سری رام چندر جی کو کشو سے جنگ میں ہار گئے تھے۔ اور اِندر دیوتا سے امرت کی ورشا کروا کر اپنی مردہ فوج کو زندہ کروایا تھا۔ اور تیرتھ بنام امرت سر جو یہاں سے جنوب کی طرف تھوڑے فاصلہ پر واقع ہے۔ قائم کیا تھا۔ اُسی وقت سے میں یہاں تپیشروں اور منیشوں کے ساتھ جو یہاں رہتے تھے۔ مدتِ دراز تک تپسیا کرتا رہا۔ اور پھر مجھے تریتا جگ میں میرے مرشد راجہ جنک نے کسی بات پر خفا ہو کر بد دُعا دی کہ تو کلجگ کو دیکھے گا۔ اِس لئے اُس وقت سے میں اِس حالت حبس دم میں یہاں بیٹھا ہوں۔ زمانہ کے

انقلاب سے اِس قدر مٹی اُوپر چڑھ گئی ہے۔کہ یہ گنبد جس میں بیٹھا تھا۔ غائب ہوگیا۔ اُس وقت مجھ کو میرے مرشد نے کہا تھا۔کہ کلجگ میں گورو نانک صاحب دُنیا کو نجات بخشنے کے لئے اوتار لیں گے۔ اُس وقت تیری نجات ہوگی۔ اب وہ موقع آگیا۔ آپ کے پاکیزہ کلام سے میری نجات ہوئی۔ یہ کہہ کر جوگی موصوف جان بحق ہوگیا۔ اور اُس کی تجہیز و تکفین کی گئی۔

گورو ارجن صاحب بھی سرگرمی سے تالاب کے کھدوانے میں مصروف رہے اور اپنی تمام مریدی وسِکھی میں جابجا حکمنامے (پروانے) اِمداد کے لئے بھیجدیئے بھائی بھگتو۔ بھائی بہلو۔ بھائی ساہلو۔ بھائی پیڑا۔ بھائی جیٹھا۔ بھائی گورداس بابا بڈھا۔ بھائی داسو وغیرہ بہت سے سِکھوں کو واسطے تیاری پزاوہ خشت ہائے پختہ کے مامور فرمایا۔ اور قرب وجوار کے دیہاتی لوگوں سے لکڑی جمع کرائی۔ اور تیرتھ امرتسر کو دُکھ بھنجنی کے متصل ایک چبُوترہ پر بیٹھ کر بڑی سرگرمی سے تعمیر کروانے لگے۔ اور تالاب کی تعریف میں شبد جو گورو گرنتھ صاحب میں درج ہیں۔ اُچارن کرتے اور کہتے کہ کسی زمانہ میں یہ شہر تجارت کا گھر ہوگا۔ لکھوکھا روپیہ یہاں دیپ مالا وبیساکھی کے روز آیا کریں گے۔ اور کلجگ میں سب تیرتھوں سے افضل ہوگا۔

پھر کاتک سُدی پنچمی سمت ۱۶۴۵ بکرمی کو اِس تالاب کے وسط میں گورو ارجن صاحب نے ایک مندر بنوایا۔ جس کی بُنیاد رکھنے کے وقت کی ایک یوں روایت ہے کہ گورو نے اُس مُبارک دِن پر کُل پیر و فقیر مدعو کیئے تھے۔ پہلی اینٹ اُنہوں نے حضرت میاں میر فقیر سے رکھوائی۔ جس کو معماروں نے کچھ ٹیڑھی خیال کرکے دوبارہ قاعدہ سے دوسری طرف جما دیا۔ اِس پر گورو صاحب نے فرمایا۔ کہ یہ مندر ایک دفعہ گر کر پھر دوبارہ مستحکم تیار ہوگا۔ چنانچہ احمد شاہ کابل کی آمد پر سمت ۱۸۱۸ بکرمی میں ایسا ہی ہُوا۔

گورو ارجن صاحب نے اپنے کُل سِکھوں ومُریدوں کو ہدایت فرمائی۔ کہ اپنی بود وباش شہر امرتسر میں[1] اختیار کریں۔ اور دِن بدن اِس کی آبادی کو ترقی دیں۔ چونکہ اِس وقت اِن کا بڑا بھائی پرتھی چند اِس سے مارے حسد کے ہر وقت

[1] اِس بنا پر بھائی ساہو جی مامور ہوئے جنہوں نے ۲۲ ذاتوں کے آدمیوں کو لاکر آباد کیا۔ جن کی اولاد اِسی محلہ میں اب تک موجود ہے۔

جھگڑا اَور فساد رکھتا تھا۔ یہ اپنی سکونت تبدیل کرنے کا اِرادہ کرکے سمت ۱۶۴۷ بکرمی
میں ملک ماجھہ کے دَورہ پر تشریف لے گئے۔ اور قصبہ گوئندوال و کھنڈور اپنے بزرگان
کے مکانات کی زیارت کرکے موضع چوہلہ و سرہالی وغیرہ سے گُذرتے ہُوئے (موضع
نُوردی اور کھارام کے گِرد و نواح میں پہنچے۔ تو وہاں کی آب وہوا عمدہ دیکھ کر ٹھہر گئے)
اَور کچھ زمین حاکموں سے لے کر قصبہ ترنتارن کی بُنیاد ڈالی۔ لبعد ازاں سمت ۱۶۴۷
بکرمی میں وہاں ایک تالاب کھُدوایا۔ اَور اُس کو پُختہ بنانے کے لئے اینٹوں کے پزاد
چڑھوا دئیے۔ جب اینٹیں پُختہ ہوکر تیار ہوئیں۔ تو اُن کو مسمّی امیرالدین پسرِ
نورالدین حاکمِ وقت نے پرتھی چند کی ترغیب پر زبردستی سرائے نورالدین کی عمارت
میں صرف کر لیا۔ جس پر گورُو صاحب نے رنجیدہ خاطر ہوکر فرمایا۔ کہ کسی زمانہ میں
یہی اینٹیں اِسی تالاب میں آلگیں گی۔ چنانچہ سمت ۱۸۲۳ بکرمی کو سردار بدھ سنگھ فیض
اللہ پورہ و سردار جبا سنگھ رامگڑھیہ وغیرہ نے اپنی حکومت میں سرائے نورالدین
کو مسمار کرکے وہی اینٹیں اِس تالاب میں لگوا دیں۔ باقی مہاراجہ رنجیت سنگھ و
کنور نونہال سنگھ کے عہد میں تالاب مذکور معہ پرکرماں ہر چہار طرف سے پُختہ ہوگیا
اور ایک مکان پُختہ بنام گوردوارہ منجی صاحب جسمیں سُنہری اَور دوہری نقش و
نگار ہیں تعمیر کیا گیا۔ اگرچہ ہر ایک ماہ کی اماوس کو ہزاروں لوگ وہاں اشنان
کرنے کو جاتے ہیں۔ مگر سال میں دو میلے بڑی دھوم دھام کے ماہِ چیت و بھادوں
کی اماوس کو لگتے ہیں۔ اِن میلوں میں ہزارہا روپیہ کی پُوجا چڑھتی ہے۔
یہاں پر اکثر جزامی[ے] لوگ بامید فضل نرنکار جمع ہوکر تالاب مذکور میں غسل
کرتے ہیں۔ اور بموجب درلعینی بخشش گورُو ارجن صاحب کے ہر سال میں قریب
دس بارہ جزامیوں کے صحت یاب ہوکر چلے جاتے ہیں۔
لبعد ازاں سمت ۱۶۵۱ بکرمی میں گورُو ارجن جی نے ایک قطعہ زمین حاکمانِ وقت
سے لطور زرخرید زمینداره لے کر دیہہ کرتارپور جو اب ضلع جالندھر میں ایک مشہور قصبہ
ہے۔ آباد کیا۔ اِس میں اب اِن کی اولاد سوڈھی صاحبان سکونت پذیر ہیں۔
پھر یہ اپنے سکھوں بھائی بھورا و چودہری چوڑمل کی درخواست پر پرگنہ چونیاں
کا دَورہ کرتے ہوئے موضع جبتر کلاں میں تین چار ماہ تک قیام پذیر رہے۔ اور وہاں کے

[ے] کوڑھی۔

باشندوں کو نیک ہدایت کرتے رہے۔ پھر بھائی سمندو۔ لالو برہمن۔ بھائی تُلسا۔ مکند کھتری اور کیدارہ وغیرہ سکھوں کو اپنے پُرتاثیر اُپدیش سے نہال کیا۔ اور اُنہوں نے حسب حیثیت اپنے نقد و جنس اور بیل گھوڑے جو اس مُلک میں عمدہ ہوتے ہیں۔ اُن کی نذر کئے۔

لبعدۂ یہاں سے روانہ ہو کر راستہ میں لوگوں کو اپنے اُپدیش اور دیدار سے نہال کرتے ہوئے شہر لاہور میں وارد ہوئے۔ اور وہاں بھی ایک باؤلی ڈبی بازار میں تیار کروانے لگے۔ اسی اثنا میں شاہ سلیمان ساکن موضع بھیلووال (جو ۱۰۶۴ھ ہجری میں گذرا ہے) اور شیخ بھیلی شاہ جس کو شہزادہ دارا شکوہ ولی سمجھتا تھا۔ (۱۰۶۹ھ میں فوت ہوا ہے۔) اور شاہ عنایت قادری و شاہ حسین وغیرہ مُسلمین فقرا اور چھجو بھگت اِن سے ملنے کو آئے۔ اور اُن کے ساتھ بہت دیر تک تذکرات معرفت الٰہی کرتے رہے۔ غرضیکہ اِن کی تصانیف مُنصفانہ وکلامات عارفانہ کو سُنکر یہ بہت محظوظ ہوئے۔ رفتہ رفتہ اِن کی بُزرگی اور لیاقت کی خبر وہاں کے حاکم حسن خان کو پہنچی۔ وہ بھی ایک دِن چند امیروں کو ساتھ لے کر اِن کی خدمت میں حاضر ہوا۔ بہت سے سوال و جواب کے بعد پُوچھنے لگا۔ کہ گورو صاحب کوئی نجات کا طریقہ بھی زبانِ مُبارک سے فرمایئے۔ تب گورو جی نے یہ شبد تصنیف کیا۔

شبد

میراں دانا دل سوچ + محبت من تن بسے سچ شاہ بندی موچ۔ رہاؤ
دِیدنے دیدار صاحب کچھ نہیں اس کا مول + پاک پروردگار تُو خود خصم بڈا اتول
دستگیری دِہ دِلاور توں ہی توں ہی ایک + کرتار قدرت کرن خالق نانک تیری ٹیک

جس کا مطلب یہ ہے۔ کہ دانا امیرا اپنے دِل میں سوچ۔ جب سچے خداوند کریم کی محبت تیرے دِل و جان میں قائم ہوگی۔ تو دُنیا کے قید خانہ سے مخلصی یعنی نجات حاصل ہوگی۔ آنکھوں سے صرف خداوند کریم کا دیدار جو بے بہا ہے کر اور کہہ پاک پروردگار جو خود بخود و مالک ہے۔ تیری قدرت لا انتہا ہے۔ میری دامنگیری کے لئے صرف تو ہی ایک دِلاور ہے۔ اے خداوند کریم تو ہی دا۔ اور خالق ہے۔ نانک کو تیرا ہی آسرا ہے۔ اِس کے عِلاوہ اور بھی چند شبد کہے۔ جن کو سُنکر مذکور کی تسکین ہوگئی۔ اور تعصب و

ظُلم سے توبہ کرکے عبادت خدا و انصاف میں مصروف ہو گیا۔ بلکہ اُن کا دِل و جان سے معتقد ہو کر اِن کی باولی تیار کرانے میں بہت مدد دی۔ (جو لاہور کے ڈبی بازار میں واقع ہے۔) انقلابِ زمانہ سے اُس میں مٹی پڑ گئی تھی۔ اور یہ ایک مُدت تک مُعدوم رہی۔ پھر مہاراجہ رنجیت سنگھ کے وقت میں نکالی گئی۔ جس کی بابت یُوں روایت ہے کہ ایک مرتبہ مہاراجہ رنجیت سنگھ بیمار ہو گئے۔ تو اُن کو خواب میں اِس باولی کی نسبت الہام ہُؤا۔ کہ اگر وہ اِس باولی کو نکلوا کر اِس میں غُسل کریں گے۔ تو اُن کو صحت ہو جاویگی چُنانچہ ایسا ہی ہُؤا۔ بلکہ اب تک اکثر مریض لوگ اِس میں اُسی اعتقاد پر نہاتے ہیں۔ اور شفا پاتے ہیں۔ اِس باولی میں یہ برکت ہے۔ کہ اِس باولی کے گِرد و نواح کے چاہات کا پانی کھارا ہوتا ہے۔ مگر اُس کا نہایت سرد اور شیریں ہوتا ہے۔

پھر یہاں سے گورُو ارجن صاحب روانہ ہو کر ڈیرہ گورو نانک صاحب کا درشن کرتے ہُوئے موضع بارہٹہ جہاں پر سری چند جی فرزندِ ارجمند گورُو نانک صاحب عبادت و ریاضت میں مشغول رہا کرتے تھے۔ تشریف لے گئے۔ اور باہم مزاج پُرسی و خیر و عافیت سے فارغ ہو کر گیان چرچا کرنے لگے۔ دورانِ گُفتگو میں سری چند صاحب نے گورُو ارجن جی سے کہا۔ کہ تُم نے اِس قدر لمبی ریش کِس لئے بڑھائی ہے؟ اُنہوں نے جواب دیا۔ کہ آپ جیسے بزرگوں کے قدموں کی خاک جھاڑنے کے لئے یہ سُنکر وہ بہت خوش ہُوئے اور کہنے لگے کہ تُم نے اِن ہی باتوں سے تو گوریائی حاصل کرلی ہے۔ تب گورُو ارجن جی نے کہا۔ کہ حضُور گوریائی آپ نے ہی بخشی ہے۔

بعد ازاں گورُو ارجن جی اُن سے رُخصت ہو کر موضع سہسرہ و گورُو کا باغ رُوڑ وغیرہ مقامات میں قیام فرماتے ہوئے امرت سر میں واپس آئے۔

اِسی اثنا میں پرتھی چند موضع ہیہر ضلع لاہور میں جس کو اُس کے دوست خلجی خاں نے اُس کے واسطے آباد کروایا تھا۔ اور جہاں اب تک اُس کی اولاد کے لوگ رہتے آئے ہیں۔ جا آباد ہُؤا۔ اور وہیں ایک نقل امرت سر کے تالاب و ہر مندر کی تعمیر کراکے اپنے مُریدوں سے کہنے لگا۔ کہ یہی تیرتھ نجات دینے والا ہے۔ جب یہ بات گورُو ارجن صاحب نے سُنی تو اُنہوں نے کہا۔ کہ چونکہ اُس نے گورُو رامداس صاحب کی ہمسری کی ہے۔ اُس تالاب میں پانی نہ رہے گا۔ اور نہ وہاں آبادی ہوگی۔ چنانچہ قدرت ایزدی سے

ایسا ہی ہُوا۔ کہ اب تک خشک و ویران پڑا ہے۔

پرتھی چند کی ہر وقت کی تکرار سے گورُو ارجن صاحب بھی موضع وڈالی ہیں جو امرتسر سے مغرب کی طرف چار کوس کے فاصلہ پر واقع ہے۔ جا آباد ہُوئے۔ اور وہیں اِن کے گھر ایک نہایت سعادتمند اور بلند اقبال نونہال جو گورُو ہرگوبند صاحب کے نام سے مشہور ہوئے پیدا ہُوا۔ اِس خبر کے سُنتے ہی پرتھی چند کے کلیجہ پر سانپ لوٹنے لگا۔ اور اُسی دن سے اُس لڑکے کی جان کے فکر میں ہو گیا۔ ایک مرتبہ کا ذکر ہے۔ کہ اِس بے رحم حاسد نے اُس معصوم لڑکے کے آگے جہاں وہ کھیل رہا تھا۔ ایک زہریلا سانپ چھوڑوا دیا۔ مگر اُس سانپ نے گورُو ہرگوبندجی کو مطلق نہ چھیڑا۔ جب یہ وار اُس کا خالی گیا۔ تو ایک روز مسماۃ سوبھی دایہ کو رشوت دے کر ہرگوبند صاحب کو مروانا چاہا۔ جس نابکار مکار عورت نے اپنی میٹھی فریب آلودہ باتوں سے ماتا گنگا جی کو اپنی سہیلی بنا لیا۔ اُدھر ایک روز اپنے لپستان کو زہر لگا کر کرشن رُوپ گورُو ہرگوبند صاحب کو اپنی گود میں لے لیا۔ مگر خوش نصیبی سے اُس وقت اُن کی ماں کو کچھ شک گذرا اور فوراً اپنے لڑکے کو اُس مکارہ کی گود سے چھین لیا۔ اور جب اُس دایہ سے اصل حال پُوچھا۔ تو اُس نے بھی سچ سچ کہہ دیا۔ اور اُسی زہر سے جو لڑکے کو دینا چاہا تھا۔ خود ہلاک ہوگئی۔

اِس بات کو سُنکر سب لوگوں نے پرتھی چند کو بہت شرمندہ اور ذلیل کیا۔ لبعد چند ایک سکھوں کی درخواست پر جب گورُو ارجن صاحب امرتسر میں تشریف لائے۔ تو سکھوں نے صاحبزادہ کی پیدائش کی خوشی میں ایک بڑا بھاری جلسہ کیا۔ جس کو دیکھ کر پرتھی چند کے حسد کی آگ اور بھی زیادہ بھڑک اُٹھی۔ اور اُس نے نندلال برہمن لانگری (باورچی) کو مبلغ پانچسو روپیہ کا لالچ دے کر گورُو ہرگوبند صاحب کو پھر زہر دلوانا چاہا۔ مگر اِس مرتبہ بھی شفقتِ ایزدی ایسی ہوئی کہ جب وہ زہر کو دہی میں ملا کر کھلانے لگا۔ تو انہوں نے اِس کے کھانے سے اِنکار کیا۔ بلکہ جب اِس نے اِصرار کیا۔ تو وہ زور زور سے رونے لگے۔ یہاں تک کہ گورُو ارجن صاحب کو خبر ہوگئی۔ اور شک گذرا۔ چنانچہ اُنہوں نے اُسی دہی کو سرِ دربار امتحاناً ایک کُتے کو کھلایا جو کھاتے ہی مرگیا۔ تب تو برہمن کے ہوش اُڑ گئے۔ اور سوائے سچ کہنے کے اور کوئی چارہ نہ دیکھا۔ آخرش برہمن تو اپنے اعمال کا نتیجہ پا کر داخلِ جہنم ہُوا۔ مگر پرتھی چند کو لوگوں نے ایسا ذلیل و حقیر کیا۔ ... یا مُنہ دکھلانے کے

قابل نہ رہا۔ اور شہر امرت سر سے نکل کر پہلے تو موضع بھر میں آباد ہُوا تھا۔ اب ایک دُوسرا گاؤں کوٹھہ گورُو کا ضلع فیروز پور میں آباد کر کے وہاں جا لبا۔ سچ ہے۔

دشمن چہ کند گیر مہربان باشد دوست

پرتھی چند نے تو گورُو ارجن صاحب کو نقصان پہنچانے میں کوئی دقیقہ باقی نہ چھوڑا تھا۔ مگر برعکس اِس کے اُن کے اقبال میں دِن بدن ترقی ہوتی گئی۔ خود بخود تمام زمانہ میں اُن کی پاکبازی اور سنجیدہ مزاجی کا شہرہ ہوگیا۔ ہر چہار طرف سے مخلوقات زیارت کے لئے آنے لگی۔ اور گورُو نانک صاحب کے فِرقہ کے معتقد ہو کر اُن کے مُرید بننے لگے۔ انہوں نے اپنے فرقہ کو مستحکم کرنے کے لئے بہت سے قوانین و ضوابط مذہبی تیار کئے۔ اِن سے پیشتر سکھوں کے مذہب کی کوئی کتاب نہیں تھی۔ گورُو گرنتھ صاحب کو انہوں نے ہی تالیف کیا چونکہ یہ گورُو بڑے دُور اندیش اور دانا تھے۔ اُنہوں نے سوچا کہ دُنیا میں جسقدر پیشوا ہو گُذرے ہیں۔ سبھوں نے اپنے اپنے مذہب کو ایک ایک کتاب سے پابند کیا ہے۔ اور اِس میں کوئی شک نہیں کہ بغیر کسی کتاب کے مذہب یا فرقہ مضبُوط جڑ نہیں پکڑ سکتا۔ کتاب گو مذہب کی جڑ ہوتی ہے۔ حضرت موسےٰ نے توریت۔ حضرت عیسےٰ نے انجیل اور پیغمبر محمد صاحب نے قرآن مجید سے اپنے اپنے مذہبوں کو آسمانی کتاب ظاہر کر کے پابند بنایا۔ اِسی طرح پر گورُو ارجن صاحب کو بھی الہام ہُوا کہ اے گورُو ارجن! جو کلامات گورُو نانک صاحب یا اُن کے جانشین تصنیف فرمایا کرتے تھے وہ محض میرا ہی ارشاد ہوتا تھا۔ چنانچہ خود گورُو نانک صاحب نے ہی ایمن آباد کے مقام پر وہاں کی رعایا کو مخاطب کر کے فرمایا تھا۔ کہ" جیسی میں آدے خصم کی بانی تیسڑا کریں گیان دے لالو"۔ یعنی جیسا مالک مُجھ کو کہتا ہے۔ ویسا ہی تو سمجھ رے لالو۔ پس تو اُن کی کُل کلاموں کو جمع کر کے ایک کتاب موسومہ گرنتھ صاحب تیار کرائی۔ جس کے پڑھنے سے کلجگ کے کم فہم آدمیوں کو نجات حاصل ہو۔ چنانچہ اُسی وقت سے گورُو ارجن صاحب نے گذشتہ گورووں کے کلامات کو ہر جگہ سے فراہم کرنا شروع کیا۔ اور جو کچھ گذشتہ تصنیفات قصبہ گوئندوال میں گورو امرداس صاحب کے فرزند موہن کے پاس موجود تھیں۔ وہ سب وہاں سے امرتسر لے آئے۔ اور امرتسر تالاب کے مشرق جانب اُس مقام پر جو آب رام سر کے نام سے مشہور ہے۔ بیٹھ کر سکھمنی صاحب تصنیف کرنے لگے۔ جب اِس نجات کے بخشنے والی بانی کو تصنیف کر چکے اور گذشتہ گورووں کے کلام جہاں تک دستیاب ہو سکے فراہم ہو چکے۔ تب آپ نے ایک خیمہ میں بیٹھ کر گورُو گرنتھ صاحب کو اس

طریقہ سے تالیف و تصنیف کرنا شروع کیا۔ کہ آپ قنات کے اندر سے بولتے جاتے اور باہر بھائی گورداس نولیسندہ لکھتا جاتا۔ پہلے سلسلہ وار اپنے سالقہ گورو صاحبان کی بانی ہر ایک راگ اور راگنی میں درج کرا کے پیچھے سے بھگتوں کی بانی بھی اسیطرح راگ راگنیوں میں چڑھوا کر ختم کرتے۔ چونکہ ہر ایک شبد وشلوک میں ہر ایک گورو نے تخلص گورو نانک صاحب کے ہی مبارک نام کا رکھا ہے۔ اسی وجہ سے شناخت کے لئے جس گورو کی تصنیف شروع ہوتی۔ اُس کے پیشتر محلہ ۱ محلہ ۲ محلہ ۳ محلہ ۴ محلہ ۵ لکھوا دیتے۔ اور کبیر نامدیو۔ دہنا۔ روداس۔ پیپا۔ سین۔ سدہنا۔ تلوچن۔ بینی سورداس۔ راماں نند۔ کبیر و فرید۔ میراں بائی وغیرہ بھگتوں کی بانی جو لکھی جاتی تھی اُس میں سب کے نام علیٰحدہ علیٰحدہ درج کراتے تھے۔

کہتے ہیں کہ گورو ارجن صاحب نے اپنے سکھوں کو اُن بھگتوں کا (جو عالم غیب سے آکر اپنی اپنی تصانیف ربانی) کو موقع مقررہ پر اُچارن کر کے درج گرنتھ صاحب کرا جاتے تھے۔ اُن کی درخواست پر درشن بھی کروا دیا تھا۔ اور بعض کا یہ بھی قول ہے۔ کہ گورو صاحب خود ہی اپنی قدرتی طاقت سے اُن کے نام پر اُن کی بانی تصنیف کرتے تھے۔ اور مسمیٰ متھرا۔ کلس دکیرت وکل سہار وغیرہ سترہ کس قوم برہمن (بھٹوں) نے بھی جو کچھ گورو صاحبان کی تعریف میں تصنیف کیا تھا۔ وہ بھی گورو گرنتھ صاحب میں درج کیا گیا۔

اور جو ستاد بلونڈ دو مطرب ربابی گورو صاحب کے دربار میں ہمیشہ سرود کیا کرتے تھے۔ جو ایک دفعہ اپنے گناہ کے باعث دربار سے معزول کئے گئے تھے۔ اُس اپنے بداعمال کی معافی میں ایک وار رام کلی راگنی میں جو مشہور بار ٹکہ تصنیف کی ہوئی گورو گرنتھ صاحب میں درج ہے۔ لکھا ہے۔ کہ جب ربابیوں کو دربار گورو سے نکالا گیا۔ تو دربار کی رونق کے لئے گورو صاحب نے سرندہ ایجاد کر کے سکھوں کو سکھایا۔ جس پر اب بھی سرود کرنیکا رواج سکھوں میں ہے۔

سمت ۱۶۶۱ بکرمی مطابق سمت ۱۳۵ نانک شاہی میں گورو گرنتھ صاحب کو منداونی نام شبد پر تمام کیا گیا۔ منداونی سے مراد مہر کی ہے۔ اگرچہ منداونی پر گورو گرنتھ صاحب ختم ہو چکا تھا۔ لیکن مسمیٰ عالم شاعر کی تصنیف سے اکانوے برس مادھوانل پوتھی میں درج ہے۔ کوئی معتقد گورو صاحب کے حضور میں لایا۔ جو اِس

کے اعتقاد کی وجہ سے درج کی گئی۔ اور گورُو صاحب نے بھائی بنو نامی سکھ کو گرنتھ صاحب کی جلد بنوانے کیواسطے لاہور روانہ کیا۔ تو اِس نے بلا اجازت گورُو صاحب ایک جلد اور تیار کرالی۔ جسمیں چند شبد گوروکے افنا ہیں۔ اِس واسطے گورُو صاحب نے اِس بیڑ کو کھاری بیڑ اور بھائی گورداس کے نوشتہ کو میٹھی بیڑ کا خطاب دیا۔ یہ گرنتھ صاحب نوشتہ بھائی گورداس اب کرتارپور میں سوڈھیاں کے قبضہ میں ہے۔ اور گورو گرنتھ صاحب تیار کردہ بھائی بنو موضع مانگٹ پرگنہ شرقپور بھائی بنو کی اولاد کے پاس ہے۔ چنانچہ تمام سکھوں کو اپنی عاقبت دین دنیاوی فائدہ کیواسطے اِن ہر دو گورُو گرنتھ صاحبان کے بادب پڑھنے کا حکم کیا۔ جن کو اب تمام سکھ باعزت پڑھتے ہیں۔ اور مانتے پوجتے ہیں۔ بلکہ جب کوئی سکھ انتقال کر جاتا ہے۔ تو اُس کے عاقبت میں مدد کے لئے گورُو گرنتھ صاحب کا پاٹھ کرایا جاتا ہے۔

اِس گورو گرنتھ صاحب کا ادب آداب بھی سکھوں کے مذہب میں یہاں تک ہے کہ جب سمت ۱۸۸۸ بکرمی میں مہاراجہ رنجیت سنگھ صاحب بہادر نے بڑی شان وشوکت سے درشن کے لئے لاہور میں منگوایا۔ تو مبلغ ایک سو ایک روپیہ نقد نذرانہ کا دیگر مبلغ گیارہ روپے کا کڑاہ پرشاد یومیہ بھوگ کے لئے مقرر کیا۔ اور جب رُخصت کیا۔ تو مبلغ پچاس ہزار روپیہ کی جاگیر ارداس کرائی۔ اور پھر جب اِس طرح سمت ۱۹۱۶ بکرمی میں مہاراجہ نرندر سنگھ صاحب والیٔ ریاست پٹیالہ نے اِسی گورو گرنتھ صاحب کو بغرض درشن پٹیالہ میں منگوایا تو مبلغ اکاون روپیہ نقد بطور نذر مبلغ پانچ روپیہ کا کڑاہ پرشاد روزانہ ایک سال تک ہوتا رہا۔ جب رُخصت کیا تو مبلغ سات سو روپیہ سالانہ کی جاگیر ارداس کرائی۔ بیساکھی کے میلہ پر اِس گورُو گرنتھ صاحب کا سب کو عام درشن ہوتا ہے۔ لیکن اگر کوئی خاص دِن درشن کرنا چاہے۔ تو مبلغ سوا روپیہ کا کڑاہ پرشاد کرانا پڑتا ہے۔

گورُو ارجن صاحب کے عہد میں سکھوں کے فرقے نے اِس قدر وسعت کی کہ سندھ ڈیرہ جات۔ پشاور۔ کشمیر۔ کابل۔ قندھار۔ مالوہ۔ ہندوستان وغیرہ

ہر چہار طرف سے ہزارہا روپیہ نقد و انواع اقسام کے تحفہ تحائف گورو جی کے پاس آنے لگے۔ راجگان کوہستان۔ ہری پور۔ چنبہ۔ سکیت منڈی وغیرہ سے بھی معقول چڑھاوا آتا تھا۔ اور اِدھر گورو صاحب نے بھی عام سدابرت جاری کر رکھا تھا۔ ہر وقت لنگر گرم رہتا۔ جو آتا خالی نہ جاتا جو کچھ روپیہ لنگر سے بچ جاتا۔ وہ تعمیر مکانات و تالاب وغیرہ میں صرف ہوتا۔ امرتسر میں گورو کا بازار بھی اُسی وقت بنا تھا۔

گورو صاحب نے اپنی عقل داد اور اقبال سے بہت عروج پایا۔ حتیٰ کہ پہلے بروقت جوتی جوت سمانے گورو رامداس صاحب کے پرتھی چند نے کُل نقد و جنس اپنے قبضہ میں لے کر آپ کو بالکل جواب دے دیا۔ کہ فرش فروش برتن وغیرہ جو کچھ چھوٹی موٹی چیز گورو رامداس صاحب کے لنگر میں تھی۔ سب پر قبضہ کر لیا۔ چونکہ بلحد گورو رامداس جی کُل کارروائی اُسی کے ہاتھ میں تھی۔ اور مسندوں کو طمع دیگر سکھوں کی پوجا وغیرہ بھی خود لینے لگا۔ ادہر گورو ارجن صاحب کے لنگر میں اس قدر تنگی آگئی کہ کئی کئی دن تک بھُنے ہوئے چنوں پر ہی گذارہ ہوتا۔ ایکدن اتفاقاً بھائی گورداس جی آئے۔ تو اُن کو بھی چنوں کی روٹی ملی۔ گورو صاحب کے لنگر کی یہ حالت دیکھ کر اُن کو بہت افسوس ہؤا۔ اور اُنہوں نے اُسی وقت بابا بڈھا و بھائی سالہو وغیرہ کو ہمراہ لیکر مینہ دیپ مالا کے موقع پر بمقام چیلی صاحب جہاں سے سکھوں کا گذر ہوتا تھا۔ جا بیٹھے اور وہاں سب سکھوں کو اصل حال بتا کر گورو صاحب کی طرف مائل کر دیا۔ اور اُن سے نذر و بھینٹ کا مبلغ ایک ہزار روپیہ گورو صاحب کو دلوایا۔ بلکہ جا بجا گورو صاحب کی طرف سے حُکمنامے لکھ کر بھجوا دیئے۔ اُن کی کوشش سے سارے ملک کو اصل حال معلوم ہو گیا۔ تو سب لوگ گورو ارجن صاحب ہی کی خدمت میں آنے لگے۔ پھر پرتھی چند نے یہ کیا کہ سلہی خان کو جو ملک کا حاکم تھا۔ بہت کچھ رشوت دیکر اپنا طرفدار بنا لیا اور گورو صاحب پر دعویٰ دائر کر دیا۔ جس پر اکبر بادشاہ نے یہ فیصلہ دیا کہ جب کہ جو رقم والد دے گیا ہے وہ منسوخ نہیں ہو سکتا۔ آخر جب کوئی تجویز پیش نہ گئی

تو ہمیشہ صلہی خان کی امداد سے جھگڑا و فساد رکھنے لگا۔ اسی اثنا میں وزیر خان نائب وزیر ساکن لاہور (جس کی مسجد اب تک دہلی دروازہ کے متصل موجود ہے) کا مرض جلودھر سے ایسا پیٹ بڑھ گیا۔ کہ بیٹھنے سے بھی لاچار تھا۔ جس کا کسی طرح سے یہ مرض رفع نہ ہُوا۔ تو فقیر میاں میر کے ارشاد سے گورُو ارجن جی کی خدمت میں پہنچا۔ اُس وقت گورُو جی دُکھ بھنجنی بیر کے نیچے بیٹھے ہوئے تالاب کھُدوا رہے تھے۔ وزیر خان کو اُس کے ملازموں نے پالکی میں سے نکال کر گورُو صاحب کے قدموں میں لِٹا دیا۔ تب گورُو صاحب نے بابا بڈھا نامی سکھ سے جو مزدوروں کی طرح مٹی نکال رہا تھا۔ کہا۔ کہ اِس پر مہربانی کرو۔ وہ خاموش ہو کر مٹی کی ٹوکری ڈال کر چلا جاتا رہا۔ جب تیسری دفعہ گورُو صاحب نے کہا۔ تو اُس نے کیچڑ کی بھری ہوئی ٹوکری وزیر خان کے پیٹ پر ایسی ماری کہ اُس کے پیٹ کا مواد باہر نکل گیا۔ اور اُس کو صحت ہو گئی۔ گورُو صاحب نے اُس کو کڑاہ پرشاد دیا۔ جس سے وہ بالکل صحت یاب ہو کر اُن کا دلی معتقد بن گیا۔ اور رات کے وقت جو ایک سکھ سُکھمنی بانی پڑھتا تھا اُس کو سُنکر نہایت خوش ہُوا۔ بلکہ گورُو صاحب سے کہہ کر اُس سکھ کو ہمیشہ کے لئے ہمراہ لے گیا۔ اور جب تک جیتا رہا۔ اُس سے بانی کا پاٹھ سُنتا رہا۔ بلکہ روز مرہ کڑاہ پرشاد بنوا کر کھاتا۔ آخرش صلہی خان نے پرتھی چند و گورُو ارجن صاحب کا باہمی فیصلہ اِسطرح پر کرایا۔ کہ نام سکھی سیوکی کا مالک تو گورُو ارجن صاحب کو بنا دیا۔ اور باقی گورُو چک کے کُل زمینداره وغیره کی وراثت مع کچھ حقیہ اُس سند کے جو اکبر بادشاہ سے ملا تھا۔ پرتھی چند کو دے دیا۔ اِس سند میں چودہ ہزار بیگھہ غیر مزروعہ اراضی واقع کنارہ سُتلج (جہاں اب موضع کوٹھہ وڈبلون وغیرہ آباد ہیں۔ اور چودہ ہزار بیگھہ مزروعہ اراضی (واقع مواضعات بھیر وکلیر) درج تھی مخفی نہ رہے کہ پہلے گورُو ارجن صاحب نے بباعث نہ ہونے اپنی خاص اولاد کے پرتھی چند کے بیٹے مہربان کو اپنی گود میں لے لیا تھا۔ مگر بعد ازاں اُن کے گھر ہرگوبند جی پیدا ہو گئے۔ تو وہ گورُیائی کی گدی سے بالکل مایوس ہو گیا۔ اور اُس نے بہت سی کوششیں ہرگوبند جی کے مار ڈالنے کی کیں۔ جس کا مفصل ذکر ہم پہلے کر چکے ہیں۔ مگر چونکہ نرنکار کی مہربانی تھی۔ وہ کسی طرح بھی کامیاب نہ ہُوا۔ تب

اِس نے حیران ہو کر یہ دعوےٰ کیا۔ کہ میرا لڑکا پہلے متبنےٰ بنایا گیا تھا۔ اور گدی کا وہی حقدار ہونا چاہیئے۔ جس کا فیصلہ گورُو ارجن صاحب نے اِسطرح پر کیا۔ کہ بائیس مسندوں میں سے ساڑھے تین مسند اوّل سچّا۔ دریائے اٹک کے مغربی حصّہ دار کی۔ دوم سوجا ملک دہنی گھیپ کی۔ سوم پنجو بار سیالاں وکرانہ کی۔ و نصف بھونڈ رجٹ ملک مالوہ کی آمدنی مہربان متبنےٰ کو عطا کی۔ مگر پرتھی چند کو اِس پر بھی صبر نہ آیا۔ اور چند ولال قوم کھتری بادشاہی دیوان سے جس کی لڑکی کی نسبت کو گورُو ارجن نے اپنے بیٹے گورو ہرگوبند کے ساتھ کسی خاص وجہ سے نامنظور کیا تھا۔ اور اِسی وجہ سے دیوان کے درمیان باہمی ایک قِسم کا رنج رہتا تھا جا ملا۔ اور اُس کے ذریعہ سے اکبر بادشاہ کو یہ شک دِلایا۔ کہ گورُو ارجن صاحب ڈاکوؤں اور رہزنوں کو اپنے پاس رکھتے ہیں۔ اور ہمیشہ ڈاکہ زنی کے مال سے گذارہ کرتے ہیں۔ جس کے تدارک کے لیئے بادشاہ کی طرف سے سمت ۱۶۵۷ بکرمی میں صلبی خان تعینات کیا گیا تھا۔ مگر قدرت ایزدی ایسی ہوئی۔ کہ صلبی خان کو جب وہ قصبہ گوئیند وال کے پاس پہنچا۔ تو اُس کے باپ کے ایک نوکر نے جس کو وہ تنخواہ نہیں دیتا تھا غصّہ میں آکر مار ڈالا۔ جس کی بابت دیوان چند ولال و پرتھی چند نے بادشاہ کو یہ سمجھایا کہ صلبی خان گورُو ارجن جی کی سازش سے قتل کیا گیا ہے۔ تب بادشاہ نے غصّہ میں آکر صلبی خان پٹھان حاکم لاہور کے نام اُن کے پاداش کے لیئے فرمان جاری کر دیا۔ جب وہ روانہ ہُوا۔ تو پرتھی چند بھی اِس کے ہمراہ ہو لیا۔ جب دونوں موضع حیہر علاقہ لاہور میں جہاں پرتھی چند رہا کرتا تھا۔ پہنچ کر وہ ایک روز شیر و شکار میں مصروف رہے۔ اور گورُو صاحب کو صدہا قِسم کے عذاب و ثواب میں ڈالنے کی تدبیریں سوچتے رہے۔ مگر بقول شخصے "کردنی خویش آمدنی پیش۔ چاہ کن را چاہ درپیش کا معاملہ ہُوا۔ یہ اُدہر اِس تدبیر میں تھے۔ اُدھر گورُو ارجن صاحب کی تو اُس قادرِ مطلق کے ساتھ لگی ہوئی تھی۔ جس کے اختیار میں ساری دُنیا ہے اور جو سب کے افعالوں کا خود نگہبان ہے۔ دم میں کچھ کا کچھ کر دیتا ہے۔ ذرہ کو پہاڑ۔ پہاڑ کو ذرہ۔ بادشاہ کو فقیر اور فقیر کو بادشاہ۔ آبادی کو اُجاڑ۔ اُجاڑ کو آبادی بنا دیتا ہے۔ حاضر و غائب۔ امیر و فقیر سب کو یکساں سمجھتا ہے۔ اور کہتے تھے

کہ اے مالک تیرا ہی ہم کو آسرا ہے۔ تو ہی ہماری پناہ ہے۔ تیری ہی کرپا سے ہم ان ظالموں کے پنجہ سے بچیں گے۔ چنانچہ اسی مضمون کے شبد اُن کی تصنیف گورُو گرنتھ صاحب میں درج ہیں۔

اسی اثنا میں ایک روز صلی خان و پرتھی چند دونوں شکار کے لئے باہر نکلے۔ تو پرتھی چند نے صلی خان سے کہا۔ کہ یہ ہمارے بڑادرے واسطے تعمیر مکانات تیار ہو رہے ہیں۔ ملاحظہ کیجئے گا۔ جب خان مذکور بڑادروں کے پاس گیا۔ تو اتفاقیہ اُس کے گھوڑے نے ایک جانور کے اُڑنے سے جھجک کر ایسی چھلانگ ماری کہ جہاں آگ کے شعلے بڑے زور شور سے نکل رہے تھے جا پڑا۔ اور معہ خان مذکور کے اُسی آگ میں جل بھُن کر رہ گیا۔

اِس کے بعد جب سمت ۱۶۶۸ بکرمی میں اکبر بادشاہ لاہور آیا۔ تو قصبہ ٹبالہ ضلع گورداسپور میں دیوان چندو لال نے کہا۔ کہ گورُو ارجن نے جو کتاب تصنیف کی ہے۔ اِس میں مذہب اسلام کی بہت ہتک کی ہے۔ اور پیغمبرانِ خُدا کی ہجو کی ہے۔ تب بادشاہ نے گورُو ارجن صاحب کو معہ گورو گرنتھ صاحب کو کے بُلا بھیجا۔ جس پر وہ کسی خاص وجہ سے تشریف نہ لے گئے۔ مگر صرف بھائی بھائی گورداس جی اور بابا بڈھا اپنے سیوکوں کو گورو گرنتھ صاحب کے ہمراہ بھیج دیا۔ چنانچہ جب بادشاہ نے گورُو گرنتھ کو ایک جگہ سے پڑھنے کا حکم دیا تو پہلے پہل یہ شبد نکلا۔

شبد:۔ "خاک نُور کرنگ عالم دُنیائے + آسمان زمین درخت آب پیدائش خُدائے بندے چشم دیدنگ فنائے۔ دُنیا مُردار خوردنی غافل ہوئے + غیباں حیوان حرام کشتنی مردار بخورائے + دل قبض قبضا قادر دوزخ سزائے + ولی نیامت برادراں دربار ملک خانائے۔ جب عزرائیل بستنی تب چہ کار بدائے + احوال معلوم کردنگ پاک اللہ + بگو نانک ارداس پیش درویش بندہ"

جس پر دیوان چند دلال نے یہ کہا کہ یہ جگہ سکھوں نے صرف حضور کے واسطے پہلے سے نکال رکھی تھی۔ حضور دوسری جگہ ملاحظہ فرمائیں۔ چنانچہ بادشاہ نے خود اپنے ہاتھ سے ورق اُلٹ کر پڑھنے کا حکم دیا۔ تو وہاں سے

یہ شبد نکلا :-

شبد :- راگ مارو محلہ ۵ - اللہ اگم خدائی بندے - چھوڑ خیال دنیا کے دھندے
ہوئے پہ خاک فقیر مسافر ایہہ درویش قبول درا - سچ نماز یقین مصلےٰ منسا مار
نوارو آسا - دیہہ مسیت من مولانا - قلم خدائے پاک کھرا ۲ - شرع شریعت لے کماؤ
طریقت ترک کھوج ٹولاوو - معرفت من ماروابدالا - ملو حقیقت جت پھر نہ مرا -
قرآن کیتب دل ماہنہ کماہی - دس عورات رکھو بدراہی - پنج مرد صدق لے باندھو
خیر صبوری قبول پڑا - ۴ - مکہ مہر روزہ پہ خاکا - بہشت پیر لفظ کمائے اندازہ
حور نور مشک خدایا :- بندگی اللہ آلہہ حجرہ ۵ - سچ کمادے سوئی قاضی -
جو دل سودھے سوئی حاجی - سو ملاں ملعون نوارے - سو درویش جس صفت درا -
۶ - سبھے وقت سبھے کردیلا - خالق یاد دلے مہہ مولا - تسبیح یاد کرو دس مردن -
سنت سیل بندھان درا ۷ - دل میں جانو سب فی الحالا - خل خانہ برادر ہمو جنجالا
میر ملک امرے سے فانایا - ایک مقام خدائے برا ۸ - اول صفت - دوجی صبوری
تیجی حلیمی چوتھے خیری - پنجویں پنجے اکت مقامے ایہہ پنج وقت تیرے اپر پرا ۹
سگلی جان کرو مودلیفہ - بد عمل چھوڑ کرو ہتھ کوجہ :- خدائے ایک بوجھ دیوہ
بانگاں :- بورگو برخوردار کھرا ۱۰ - حق حلال بخور دکھانا - دل دریاؤ دھوؤ
میلانا + پیر پچھانے بہشتی سوئی عزرائیل :- دوزخ ٹھرا - کایا کردار عورت یقینا
رنگ تماشے مار ہیکینا - ناپاک پاک کر حدود حدیثاں - ثابت صورت دستار سرا
مسلمان موم دل ہووے - انتر کی مل دل تے دھووے - دنیا رنگ نہ آدے نیڑے -
جیوں کسم پاٹ گھیو پاک ہرا ۱۳ - جاں کو مہر مہر جانا - سوئی شیخ مسائق حاجی
سو بندہ جس نظر نرا ۱۴ - قدرت قادر کرن کریما صفت محبت اتھاہ رحیما -
حق حکم سچ خدایا - بجھ نانک بند خلاص ترا ۱۵ -

اس پر بھی اُس چغلخور کا منہ کالا نہ ہوا - کہنے لگا - کہ قبلہ عالم اِس کتاب
میں بت پرستی کو بہت اچھا لکھا ہے - تو پھر بادشاہ نے تیسری جگہ سے ورق اُلٹا
کر اپنی اُنگلی سے اشارہ پڑھنے کا کیا - وہاں پر یہ شبد نکلا - شبد :-
گھر میں ٹھاکر نظر نہ آدے - گل میں پاہن لے لٹکادے - بھرمے بھولا ساکت

نیر ورد لے کھپ کھپ مرتا۔ جس پاہن کو ٹھاکر کہتا۔ سو پاہن لے اُس کو ڈوبتا۔ گنہگار لُون حرامی پاہن نا ونہ پار گرامی۔ گورمل نانک ٹھاکر جاتا۔ جل تھل پورن پور کھ بدھاتا۔

یعنی اپنے خاص گھر میں تو ٹھاکر کو دیکھا نہیں۔ گلے کا ٹھاکر لٹکائے پھرتا ہے۔ اِس وہم میں مُورکھ آوارہ پھرتا ہے۔ پانی کو مہتہ مہتہ کر حیران ہوتا ہے۔ جس پتھر کو وہ ٹھاکر کہتا ہے وہی اس کو لے ڈوبتا ہے۔ اے گنہگار نمک حرام۔ بت کا نام پرمیشور نہیں ہے۔ نانک جس کو مُرشد ملا۔ اُس نے سچے ٹھاکر کو جو کیا زمین کیا پانی سب جگہ میں پھیل رہا ہے پہچانا۔

جب بادشاہ نے اِس شبد کے معنے سُنے۔ تو حاسدوں کو بالکل شکایتی سمجھ کر گورو گرنتھ صاحب کو سچی تصنیف خیال کیا۔ بلکہ اکادن اشرفی بطور نذرانہ گرنتھ صاحب پیش کیا۔ اور ایک قیمتی خلعت گورو ارجن صاحب کے واسطے دے کر بابا بڈھا اور گورداس جی کو واپس کیا۔ اور کہا کہ لاہور سے واپس ہونے پر گورو صاحب کا میں بھی نیاز حاصل کروں گا۔ یہ سُنتے ہی دُشمنوں کے چہرے فق ہو گئے۔ مارے شرم کے اُن کے دل تنگ ہو گئے۔ چہار طرف سے لعنت اور پھٹکاریں پڑنے لگیں۔ جب بادشاہ لاہور سے مُلک دکن کی طرف روانہ ہوا۔ تو حسب وعدہ سمت ۱۶۶۲ بکرمی کو امرت سر میں مقام کر کے گورو ارجن صاحب کی زیارت کو خود گیا۔ اُن کے صوفیانہ عارفانہ لباس پاکیزہ صورت نورانی شباہت کو دیکھ کر ازحد محظوظ ہوا۔ سمیان ستنا دبلونڈ وغیرہ مطربان کا (جو اُس وقت کے مشہور قوال تھے) جاؤد صفت گو اور تالاب کی رونق کا ملاحظہ کر کے نہایت خوش ہوا اور کہا مہاراج جی۔ اگر آپ کچھ زبانِ مبارک سے فرمادیں۔ تو عین بندہ نوازی ہوگی۔ تب گورو ارجن جی نے بادشاہ کی طرف مخاطب ہو کر یہ شبد فرمایا۔

شبد۔ تلنگ محلہ ۵۔ میراں دانا دل سوچ۔ مُحبت من تن بسے سچ شاہ بندی موچ۔ دیدنے دیدار صاحب کچھ نہیں اِس کا مول۔ پاک پروردگار تُو خود خصم وڈا اتول۔ دستگیری دیہہ دلاور تُوہی تُوہی ایک کرتار قدرت کرن خالق نانک تیری ٹیک۔ الغرض

بادشاہ اُن کے ایسے ایسے غیر متعصب کلمات سُنکر اُن کا معتقد ہوگیا اور بہت سمجھ نقد و جنس قدر کیا۔ اور کہا کہ مجھ کو کوئی خدمت فرمایئے۔ تب گورُو صاحب نے سفارش کر کے کل پنجاب کے مکان کو بوجہ قحط سالی اُس سال کے لئے معاف کرا دیا۔ بلکہ بہت سا غلہ پارچہ غریبوں کو تقسیم کرنے کا حکم دلوا دیا اُس دن سے گورُو جی کی بزرگی کا تمام زمانہ میں شہرہ ہوگیا۔

جب اکبر بادشاہ نے سمت ۱۶۶۳ بکرمی میں قضا کی۔ اور بجائے اِس کے نور الدین معروف جہانگیر بادشاہ لڑکر بعد شکست باغی ہوکر بطرف پنجاب چلا آتا ہُوا مقام ترن تارن پر گورو صاحب سے خواہان امداد کا ہُوا جب اور طرح سے امداد دینے سے گورُو صاحب نے انکار کیا۔ تو ایک لاکھ روپیہ طلب کیا۔ اِس قدر کثیر رقم گورُد صاحب کے پاس کہاں تھی۔ آخر گورو صاحب نے مبلغ پانچہزار روپیہ دے دیا۔ جس کا حاسدان نے پچاس ہزار روپیہ بناکر بادشاہ کے پاس شکایت کی۔

جب شہزادہ مذکور افغانستان سے گرفتار ہوکر بادشاہی حکم سے قتل کیا گیا۔ تو چندو لال دیوان ناظم لاہور نے موقع پاکر حسب عادت پھر گورو صاحب کی جہانگیر بادشاہ سے شکایت کی اور کہا کہ یہ شہزادہ خسرو کے مددگاروں میں سے ہیں۔ اور چاہتے تھے کہ وہ بادشاہ بنے۔ اِس سے بادشاہ نے بہُت غصے ہوکر گورُو صاحب کی طلبی کا حکم دیا۔ جب گورو صاحب کے پاس یہ حکم پہنچا۔ تو اُنہوں نے سمجھ لیا کہ اب وقت آخری عنقریب آگیا ہے۔ اِس لئے گوربائی کی گدی اپنے بیٹے گورو ہرگوبند صاحب کو دے کر معہ بھائی بدھی چند۔ بھائی سالہو۔ بھائی پیرڑا۔ بھائی پرانا د۔ بھائی جیٹھا پانچ شخصوں کے لاہور میں تشریف لے گئے اور چندو نے گورُو صاحب کو بادشاہ کے پاس پہنچایا۔ بادشاہ اُن کو پاکباز و فرشتہ سیرت پاکر کہنے لگا۔ کہ یہ ایسے شخص نہیں ہیں۔ تاہم چندو کے دوبارہ انگیخت کرنے سے بادشاہ نے گورُو صاحب سے کہا کہ تُم نے ہمارے دُشمن کو مبلغ پچاس ہزار روپے کی امداد دی ہے۔ اِس کے عوض دو لاکھ روپیہ کا جریانہ خزانہ شاہی میں داخل کرو۔ ورنہ جان

سے جاؤ گے۔ اِس کے جواب میں انہوں نے کہا۔ کہ ہم فقرائے کے پاس سوائے نام خدائے کے
اور کوئی دوسری دولت نہیں ہے۔ اور نہ ہم نے شہزادہ خسرو کو اِس قدر روپیہ دیا ہے
یہ کسی دُشمن نے آپ سے غلط بیان کیا ہے۔ اِس پر بادشاہ نے گورُو ارجن صاحب
کو کوتوالی میں بھیجدیا۔ اور خود دو روز کے بعد مُلک سندھ کی طرف روانہ ہوگیا۔
پیچھے سے چندو نے گورو صاحب کو اپنے گھر میں لے جاکر کہا۔ کہ یا تو میری دُختر کا ناطہ
منظور کرو۔ نہیں تو بڑے عذاب سے مارے جاؤ گے۔ آپ نے بڑی مستقل
مزاجی سے جواب دیا۔ کہ چندو تمہارے جیسے ناشناس شخصوں کو مرنے سے ڈر
ہوتا ہے۔ ہم لوگوں کو واہگورو نے خائف نہیں کیا۔ ہم تو ہمیشہ امر اور زندہ رہیں گے
باقی رہا رنج اور راحت جسم کا خاصہ ہے۔ اور پرمیشور کی مرضی سے ہمیں
لڑکے کی نسبت جس کے ساتھ ہوئی تھی۔ وہ تو ہو چکی۔ گورُو صاحب کے
دوبارہ سہ بارہ اِنکار سے چندو نے اِن کو بہت سے تصدیعے دیئے۔ چنانچہ
ریت گرم اُن کے اُوپر ڈلوائی۔ اور دیگ آہنی میں بٹھائے۔ لیکن گورو صاحب
یادِ الٰہی میں محو اور اُس کے حکم پر مستقل رہے۔ میاں میر صاحب جو ایک
پیر مشہور گورُو صاحب کا دوست تھا۔ اُس نے پیغام بھیجا۔ کہ آپ کی اِمداد
کی جاوے گی۔ جس کے جواب میں کہلا بھیجا۔ کہ آپ اپنی مہر کی نگاہ سے
ہمارے دِل کو اپنے محبوب کی محبّت میں قائم رکھیں۔ آتما یعنی رُوح کو کوئی
بھی تکلیف نہیں دے سکتا۔ اور نہ اُسے پہنچ سکتی ہے۔ کیونکہ آتما کسی کے
قابو میں نہیں آتا۔ اور نہ آگ میں جلتا ہے۔ اور نہ ہی پانی میں ڈوبتا ہے۔
نہ ہتھیار سے کٹتا ہے۔ پس ہم کو خدائے حکم کی تعمیل ہونے دینی چاہیئے۔ یہ
سب اُسی کے حکم سے ہو رہا ہے۔ کیا خدا اور بزرگ حاسدوں کے دِل کو
نہیں پھیر سکتے۔ مگر یہ آج میرے ہی ساتھ نہیں۔ سلف سے منصور
شمس تبریز وغیرہ سب کے ساتھ ایسا ہوتا آیا ہے۔ اِدھر جب گورو صاحب
نے پھر بھی چندو نابکار کا کہنا نہ مانا۔ تو اُس بدخصلت نے چماروں سے گائے
کا خام تازہ چمڑا منگوا کر اُسمیں گورُو صاحب کو بٹھلا کر سِلانا چاہا۔ مگر جب وہ
سینے کو تیار ہوا۔ تو گورُو صاحب نے چندو سے کہا۔ کہ ہم نے آن زریا [illegible]

کا اشنان کرنا ہے۔ اُس کے بعد جو ہوگا۔ دیکھا جائے گا۔ اِس پر اُس نے اِن
کو اپنے ملازمان کی نگرانی میں دریا راوی پر جو اُس وقت ثمن برج قلعہ لاہور
کے نیچے بہتا تھا۔ اشنان کرنے کے لئے بھیجدیا۔ وہاں سے وہ اِشنان کرکے
جپ جی صاحب کا پاٹھ کرتے ہوئے راہی ملک بقا ہو گئے۔ یعنی گورُو ارجن دیو صاحب
کا انتقال اِس جہانِ فانی سے ۴۳ برس کی عمر میں جیٹھ سُدی چوتھ سمت ۱۶۶۳
مطابق سنہ ۱۶۰۶ء و ۱۰۲۵ھ اور سمت ۱۳۷ نانک شاہی کو پہر دن رہے کے
وقت (متصل قلعہ لاہور جہاں اب تک اُن کی سمادھ موجود ہے) ہُوا۔ مولوی
غلام علی صاحب مصنف محیط اعظم و دلستان مذاہب وغیرہ اُن کے انتقال
کی بابت یُوں خامہ زن ہیں۔ کہ جب شہزادہ خسرو بارگاہِ سُلطانی سے بھاگ
کر متصل امرتسر کے پہنچا۔ تو اُس وقت اُنہوں نے کچھ نقدی سے امداد دے کر
اپنی دُعا سے اُمیدوار تخت کا کیا تھا۔ مگر جب شاہزادہ مذکور جہانگیر بادشاہ
کے رُوبرو افغانستان سے گرفتار ہو کر لاہور میں مارا گیا۔ تب چندو لال دیوان
حاکم لاہور نے جو اِن سے دُشمنی رکھتا تھا۔ بادشاہ سے شکایت کر کے اُن
کو لاہور بُلا بھیجا تھا۔ جہاں بادشاہ نے اِن پر جُرمانہ کیا۔ جس کو اِن کے سکھوں
نے فوراً ادا کرنا چاہا۔ مگر اُنہوں نے اجازت نہ دی۔ بلکہ یہ کہا۔ کہ جو کوئی
ہمارے چھُڑانے کے لئے روپیہ دے گا۔ وہ گورُو کی سِکھی سے خارج ہوگا
اور سخت گنہگار ٹھہریگا۔ بعد ازاں چندو اِن کو اپنے گھر لے گیا اور وہاں اُن
کو اپنی لڑکی کا ناطہ قبول کرنے کے لئے بہت مجبُور کیا۔ جب اُنہوں نے کسی صُورت
سے منظُور نہ کیا۔ تو اُس ظالم بیرحم نے دریائے راوی میں بہا دیا۔ اور اُن کی
لاش دستیاب نہ ہوئی۔ اُن کی سوانح عمری سے بخوبی ثابت ہے۔ کہ یہ گورُو
بڑے عقلمند اور مستقل مزاج ہوئے ہیں۔ سکھوں کی بنیاد کی جڑ کو انہی
کے وقت میں استحکام حاصل ہُوا۔ اور سکھوں کے مذہب کو بہت ترقی ہوئی
گورُو ارجن صاحب کی سمادھ قلعہ لاہور سے باہر متصل سمادھ مہاراجہ
رنجیت سنگھ صاحب کے واقع ہے۔ عمارت نہایت عالیشان ہے اور وہاں کچھ سونا
بھی لگا ہُوا ہے۔

گورو ہرگوبند صاحب

پنج پیالے پنج پیر ششم پیر بیٹھا گور بھاری ۔ ارجن کایا پلٹ کے مورت ہرگوبند سواری

بادشاہی ششم

یہ گورو سمت ۱۶۵۲ بکرمی مطابق ۱۵۹۵ء د ۱۰۰۴ھ میں گورو نانک صاحب کی پیدائش سے ۱۲۶ سال بعد دیرداد کے دن ۲۱ ہاڑ کو آدھی رات کو گورو ارجن صاحب کے گھر ماتا گنگا جی سے پیدا ہوئے۔ ان کے لڑکپن کا زمانہ بہت ہی خطرناک حالت میں گذرا۔ اِن کو اپنے تایا پرتھی چند کی وجہ سے کئی مرتبہ جیسا کہ گورو ارجن صاحب کے بیان میں تحریر ہو چکا ہے۔ دِقتیں اُٹھانی پڑیں۔ چونکہ خداوند کریم کو اُن کی زندگی ہر طرح پر منظور تھی۔ اُس کی کوئی کاریگری نہیں چلی۔

اِن کی تین شادیاں ہوئیں۔ پہلی تو باپ کی حیات میں نرائن داس کھتری ساکن موضع ڈلہ علاقہ کپور تھلہ کی لڑکی داموردی سے ۲۲ بھادوں سمت ۱۶۶۱ بکرمی کو ہوئی۔ اور باقی دو گدی پر بیٹھنے کے بعد ایک ۸ بیساکھ سمت ۱۶۷۰ بکرمی کو ہری چند کھتری ساکن کرتار پور ضلع جالندھر کی دختر نانکی سے اور دوسری سمت ۱۶۷۲ میں ۱۱ ساون کو دیارام کھتری مرداہا ساکن موضع منڈیالی کی لڑکی مہادیوی سے ہوئی۔ یہ گورو صاحب اساڑھ بدی ستی سمت ۱۶۶۳ بکرمی کو ۱۱ سال کی عمر میں گدی پر بیٹھے۔ اور گدی پر بیٹھتے ہی برخلاف سابقہ طریقہ فقیرانہ اپنے بزرگوں کے دو تلواریں اپنی کمر میں باندھ کر رکھنے لگے۔ کہ ایک تو امیری کی اور دُوسری پیری کی۔ یہ دونو باتیں ہم اپنے وقت میں رکھیں گے۔ اِن کو لڑکپن سے فن سپہ گری کا بہت شوق تھا۔ بڑے شکیل د قوی ہیکل جوان تھے۔ بدنی طاقت میں دیو پر فوقیت رکھتے تھے۔ یا داہی میں بھی علیٰ ہذا اپنے بزرگواروں سے کسی طرح پر کم نہ تھے۔

حالانکہ بہت چھوٹی عمر میں اُن کو گوربائی کی گدی ملی۔ مگر اُنہوں نے اپنی سنجیدہ مزاجی عالی حوصلگی و بیدار مغزی سے اُس عہدہ اِس عہدہ کو

اس حُسن لیاقت سے بنایا۔ کہ تمام لوگ عش عش کر گئے۔ ۱۱ سال کی عُمر اور تلواروں کا کمر میں باندھنا۔ گھوڑے پر سوار ہونا۔ شکار کھیلنا۔ تیر اندازی کرنا گوریائی کی گدی پر بیٹھ کر مذہبی معاملات کا اُپدیش کرنا۔ دینی اور دنیوی دونوں اُمور میں دخل رکھنا واقعی ایک عجائبات بنے تھا۔ پہلوان۔ خوبصورت نوجوان تیر انداز۔ پٹے باز۔ شہسوار۔ شکاری۔ برہمچاری۔ بید پاٹھی۔ شاعر وغیرہ ہر فن وکمال کے لوگ اِن کے پاس موجود رہتے تھے۔ بہادری اور شجاعت اِن میں اِسقدر تھی کہ بھیم اور ارجن پر سبقت لے گئے تھے۔

جس وقت اِن کو اپنے باپ کے اِنتقال کی خبر ملی۔ اُسی وقت اُن کے دِل میں چندو لال دیوان سے انتقام لینے کا خیال ہوگیا۔ اِن کی تعلیم بھی اکثر بہادری اور شجاعت کی پیروی میں ہوتی تھی۔ اپنے سکھوں کو فن سپاہ گری کی طرف بہت ترغیب دیتے تھے۔ جو شخص اُن کو کوئی عمدہ گھوڑا یا ہتھیار نذر میں دیتا۔ اِس پر حد خوش ہوتے۔ بلکہ اپنی تمام سکھی و مریدی میں یہ حُکم جاری کر دیا تھا۔ کہ جو کوئی عمدہ ہتھیار یا گھوڑا ہمارے پاس لاویگا۔ وہ اپنی تمام مُرادوں کو حاصل کرے گا۔ غرض اِس طرح پر تھوڑے عرصہ میں اُنہوں نے اپنی شان وشوکت کو مثل راجگاں کے بڑھایا۔ مگر اُس کے ساتھ ہی فقیری طریقہ اپنے معتقدین کو بھی ہاتھ سے نہ جانے دیا۔

۵ ہاڑ سمت ۱۶۶۶ بکرمی کو اُنہوں نے ایک بلند چبوترہ دربار امرت سر کے سامنے بنوا کر اِس کا نام تخت اکال بنگہ رکھا۔ اور اُس پر فرش و فروش بچھا کر دونوں وقت بیٹھ کر دربار لگانا شروع کر دیا۔ اور ایک قلعہ نام موسومہ لوہگڑھ جو اب شہر پناہ کے اندر آگیا ہے۔ تعمیر کرکے اِس میں سامان جنگ فراہم کرنا شروع کیا۔ بلکہ کچھ سپاہ بھی نوکر رکھ لی۔

پھر گورو ہرگوبند صاحب سمت ۱۶۶۹ بکرمی اپنے سکھوں کی درخواست پر لاہور تشریف لے گئے۔ اور وہاں متصل بھاٹی دروازہ کے دو ایک روز قیام کرکے اپنے آباؤ اجداد کی یادگاروں کا درشن کرکے قلعہ کے پاس اپنے باپ گورو ارجن صاحب کی سمادھ کی بنیاد ڈالی۔ پھر حضرت میاں میر فقیر سے

جو اُن کے باپ کے دوست تھے۔ ملنے گئے اور وہاں فقیروں کی مجلس میں شیخ جان محمد لاہوری (جس نے ۱۰۸۲ھ میں قضا کی۔ محمد اسمٰعیل المعروف میاں کلا و شیخ کرم شاہ قریشی (جنہوں نے ۱۰۸۵ھ میں وفات پائی ہے) مسلمین نقیر سے باہم بحث مباحثہ کا اتفاق پڑا۔ روایت ہے کہ شیخ کرم شاہ قریشی نے ایک دن فقیروں کی مجلس میں جس کے درمیان گورو ہرگوبند بھی شامل تھے یہ دعوےٰ کیا کہ میں مکہ معظمہ میں مرونگا۔ اُنہوں نے اس کے جواب میں فرمایا کہ میاں صاحب! خُدا کے حکم میں دم مارنا کسی کا کام نہیں۔ تم تو اپنا مرنا کعبہ میں چاہتے ہو۔ مگر خُدا کی مرضی سے دہلی کے قریب مرنے کا حکم ہو تو کیا چارہ ہے۔ چنانچہ شان ایزدی سے ایسا ہی ہُوا۔ کہ وہ نقیر ۱۰۹۳ھ میں دہلی کے پاس جہاں اب تک اُس کی مزار موجود ہے۔ ایک عورت کے الزام میں قتل کیا گیا +

پھر گورو صاحب میاں میر سے رُخصت ہو کر امرتسر واپس آئے۔ اور تخت اکال بنگہ پر جلوس فرما کر حسب دستور اپنے سکھوں کو دینی و دنیوی معاملات کا اُپدیش کرنے میں مصروف ہوئے۔ کتھا کیرتن سُنا کرتے اور بڑے بڑے بہادروں کی سوانعمریاں بردزن دازاں۔ جنہوں نے دھرم کے واسطے اپنی جانیں قربان کردیں۔ بڑے شوق سے سُنا کرتے۔ اور وہ گانے والے بھی ایسے ڈھنگ سے گاتے تھے۔ کہ بُزدلوں کے دِلوں پر بھی خواہ مخواہ شجاعت کا مادہ پیدا ہو جاتا تھا۔ بلکہ گورو ہرگوبند صاحب کو اُن کا طریقہ ایسا پسند آیا۔ کہ گورو گرنتھ صاحب کی چند واروں کو بھی اُسی وزن پر گانے کی اجازت دی۔ اور یہ اپنا لباس ہمیشہ شاہانہ رکھتے۔ جغہ کلغی۔ ہتھیار باندھ کر گھوڑے پر سوار ہو کر میر شکاروں کو ہمراہ لے کے ہمیشہ شکار کے لئے جاتے۔ اور تخت اکال بنگہ پر فرصت کے وقت بیٹھ کر اپنی رعایا اور سکھوں کے مقدمات کا فیصلہ کیا کرتے۔ چونکہ روشن ضمیر تھے۔ ہر ایک کے دِل کا حال معلوم کر کے ٹھیک ٹھیک انصاف کرتے اِس لیئے تمام لوگ اُن کو سچا بادشاہ کہتے۔

اِن کا اِسطرح کا عروج و جاہ و جلال دیکھ کر اِن کے بھائی پرتھیا ان

پرتھی چند سوڈھی کے لڑکے کو بڑا رشک ہُوا۔ اور اپنے حسد کی آگ کو اِس طرح پر بُجھانا چاہا۔ کہ دہلی میں دیوان چندو لعل کے پاس چلاگیا۔ اور اُس کے ذریعہ سے بادشاہ کے مزاج کو گورُو ہرگوبند صاحب کی طرف سے بالکل درہم برہم کر دیا۔

بدیں وجہ کہ وہ اپنے پاس رہزنوں اور ڈاکوؤں کا مجمع رکھتے تھے۔ اور اپنے سکھوں کی سپہ گری کے کام میں پختہ کر رہے ہیں۔ اور قرب وجوار کی رعایا و سکھوں کے مقدمات خود فیصل کرتے ہیں۔ بلکہ عنقریب آپ کی بادشاہی میں فساد برپا کرنے کا ارادہ کر رہے ہیں۔

بادشاہ نے وزیر خان نائب وزیر کو معہ غنچہ بیگ خان دستخطی کے اُس کی تحقیقات کیلئے اور گورُو ہرگوبند صاحب جی کو بادشاہ کے حضور میں حاضر کرنے کے لیئے تعینات کیا۔ وزیر خان ایک فقیر دوست آدمی تھا۔ خاندان اور گورُو سے خوب واقف تھا۔ اُس نے امرتسر پہنچتے ہی گورُو ہرگوبند صاحب کی خدمت میں سارا حال بیان کیا۔ اور کہا۔ کہ آپ کو بادشاہ نے یاد فرمایا ہے۔ یہ تو پہلے ہی سے چاہتے تھے۔ کہ بادشاہ سے دوچار ہونے کا موقع ملے۔ تاکہ دشمنوں سے انتقام لینے کی کوئی صورت ہو۔ فوراً تیار ہو گئے۔ جیٹھ بدی سمت ۱۶۷۲ بکرمی میں دربار امرتسر کا کُل کاروبار بابا بڈھا و بھائی گورداس کو سپرد کر کے معہ ایک سو سوار و پیادہ سکھوں کے بطرف دہلی مراجعت فرمائی۔ راستہ میں ترنتارن۔ کھنڈور۔ گوئیندوال۔ بیدی پور۔ گوجروال۔ وغیرہ مقامات میں قیام کرتے اور اُس گردونواح کے سکھوں کو دینی دنیاوی معاملات کے اُپدیش سے فیضیاب کرتے دہلی پہنچے۔ اور وہاں ٹیلہ مجنوں پر جہاں گورُو نانک صاحب قیام پذیر ہوئے تھے۔ فروکش ہو کر دوسرے دن بادشاہ کے حضور گئے۔

بادشاہ نے گورُو صاحب کی صورت وشباہت اور طرز تقریر سے اُن کی لیاقت و عظمت کا تھوڑی ہی دیر میں وزن کر کے اصلی حال کو سمجھ لیا۔ بقول شخصیکہ ؎

تا مرد سخن نہ گفتہ باشد عیب و ہنرش نہفتہ باشد

اور بجائے اظہار خفگی کے اُن کے ساتھ نہایت خلق سے پیش آیا۔ بلکہ پانسو روپیہ یومیہ اُن کے خرچ کیواسطے مقرر کر کے اُن کو رُخصت کیا۔ بادشاہ اُن کے

حُسنِ اِخلاق دِتیر اندازی وفنِ سپہ گری پر ایسا مائل ہُوا۔ کہ اُن کو ہر روز اپنے اپنے ہمراہ شکار میں لے جاتا۔ اور دربار میں بُلا کر اِن سے ہمیشہ دوستانہ برتاؤ رکھتا اور بڑی عزت سے پیش آتا۔

ایک روز کا ذکر ہے۔ کہ اِس گورُو صاحب نے شکار میں ایک ایسے خونخوار شیر کو مارا۔ جو پہلے بادشاہ کے کئی مشہور وبہادر نشانہ بازوں و شکاریوں کا کام تمام کر چُکا تھا۔ اور اُس کے مارنے کے لئے بادشاہ بہت سی تدبیریں کر چُکا تھا۔ اِس امر سے بادشاہ کے دِل میں گورُو ہرگوبند صاحب کی شجاعت اور بہادری کا اور بھی زیادہ خیال ہو گیا۔ اور ایسا خوش ہُوا۔ کہ وقتاً فوقتاً دربار میں بیٹھ کر اُن کی دلیری۔ نشانہ بازی۔ سنجیدہ مزاجی۔ اور بیدار مغزی کی بہت تعریف کرتا۔

دیوان چندو لال نے بادشاہ کی طبیعت کو گورُو صاحب کی طرف مائل دیکھ کر موقع مناسب پر جو دو لاکھ روپیہ گورو ارجن کو بادشاہ کی طرف سے جرمانہ ہُوا تھا۔ یاد دِلایا۔ کہ وہ اب تک وصُول نہیں ہُوا۔ بادشاہ نے حسب درخواست چندو لال گورو صاحب گورُو ہرگوبند صاحب سے باضابطہ روپیہ طلب کیا۔ جس پر گورُو صاحب نے کہا۔ کہ ہم فقرا کے پاس اِس قدر روپیہ کہاں۔ ہمارے پاس جو کچھ ہوتا ہے۔ ویسے ہی راہ حق پر کھلایا جاتا ہے۔ اِس عدم ادائیگی کی ناراضگی میں بادشاہ نے قلعہ گوالیار میں جہاں بڑے بڑے باعزت خاندانی آدمی قید تھے۔ بھیجدیا۔ وہاں بھی ہردلاس کھتری محافظ قلعہ گوالیار کو بھی چندو نے گورُو صاحب کو تکلیف دینے کے لئے کئی طرح سے اعانت کی۔ لیکن وہ خداپرست فقیر تھا۔ اِس نے اِس کے کہنے پر کچھ عمل نہ کیا گورُو صاحب کی خدمت دل و جان سے کرتا رہا÷

رفتہ رفتہ گورُو ہرگوبند صاحب کے قلعہ گوالیار میں نظربند ہو جانے کی خبر اُن کی والدہ کو امرتسر میں پہنچی۔ ماں کو جیسی اپنے بیٹے کی محبت ہوتی ہے۔ وہ اظہر الشمس ہے۔ علاوہ ازیں مستورات عموماً رقیق القلب ہوتی ہیں۔ اِس خبر کے پہنچتے ہی اُن کی حالت ناقابلِ برداشت ہو گئی۔ اور سکھوں نے اِس خبر کے پاتے ہی دو لاکھ روپیہ کا انتظام کر کے داخل خزانہ شاہی کرنے کی تجویز کی۔ جس پر گورُو صاحب نے فرمایا۔ کہ جو ہماری لسبت جرمانہ شاہی خزانہ میں داخل کرے گا۔ وہ

ہمارا سنبندھ نہیں۔ کیونکہ ہم کسی کے ملازم نہیں۔ سکھوں کو اپنے گورو پر ایسا اعتقاد تھا کہ تسہ گوالیار کے دروازہ پر پہنچ کر گورو صاحب کے درشن سے منتظر رہتے۔ جن کو کسی وقت درشن نہ ہوتا۔ وہ قلعہ کو سلام کر کے اور کڑاہ پرشاد تقسیم کر کے واپس جاتے۔ اگر کوئی پوچھتا کہ کیا معاملہ ہے۔ تو جواب دیتے کہ اس میں ہمارا گورو ہے۔ جب بادشاہ نے عرصہ تک قلعہ سے واپس نہ بلایا۔ تو ان کے ہمراہی گھبرائے۔ مگر گورو صاحب عبادت الٰہی میں مستقل مزاجی سے مصروف رہے۔ اور بادشاہ کی طرف سے جو کچھ خرچ آتا۔ لوگوں کو تقسیم کر دیتے۔ ایک روز رات کے وقت بادشاہ کو دہشت ناک خواب آئی۔ اور شیر کی شکل دیکھ کر اس کی تعبیر پوچھی۔ مگر لوگوں نے یہ کہہ کر خواب میں اکثر ہو جاتا ہے۔ ٹال دیا۔ لیکن جب متواتر تین چار شب اس کے ساتھ ایسا ہی ہوا۔ کہ خواب میں اس کو شیر دکھائی دیتا۔ اور وہ خوف کھا کر چونک پڑتا۔ تو حضرت جلال الدین صاحب سجادہ نشین حضرت نظام الدین اولیا کی خدمت میں گیا۔ اور خواب کا حال بیان کیا۔ جس کے جواب میں انہوں نے فرمایا۔ کہ معلوم ہوتا ہے۔ کہ تم نے کسی صاحب کشف و کرامات فقیر کی بے ادبی کی ہے۔ اسی اثنا میں ایک روز اتفاقاً میاں میر صاحب کا بھی جن کی عمر اس وقت قریب دوسو برس کے لگ بھگ بیان کی جاتی ہے۔ دہلی میں گذر ہو گیا۔ تو جہانگیر بادشاہ نے ان کی بہت خاطر کی۔ اور ان سے پوچھا کہ کامل فقیروں کی کیا شناخت ہے۔ انہوں نے فرمایا۔ کہ فقیروں کا کوئی مذہب نہیں ہوتا کیا ہندو کیا مسلمان۔ سب قوموں میں صاحب کرامات لوگ ہوتے آئے ہیں۔ ہندوؤں میں فی زمانہ گورو ارجن صاحب کا دم غنیمت تھا۔ ان کی بزرگی اور پاکبازی کا کہاں تک بیان کیا جائے۔ ان پر تمہارے دیوان چندو اور پرتھی چند وغیرہ نے اس قدر ظلم و بدعتیں کیں کہ ان کی جان تک لے لی۔ مگر انہوں نے اُف تک نہ کی۔ بلکہ ہمیشہ خداوند کریم کے شکر گذار رہے۔ باوجود صاحب مقدرت ہونے کے دوست و دشمن سب کو یکساں سمجھتے تھے۔ انتقام و معاوضہ کا کبھی خیال بھی نہ کرتے۔ اب ان کا بیٹا گورو ہرگوبند بھی حالانکہ امیری ٹھاٹھ رکھتا ہے۔ مگر بہت کامل اور رسیدہ شخص ہے۔ تم نے اپنے اہلکاروں کی چغلی پر اس کو قلعہ گوالیار میں نظربند کر رکھا ہے۔ اس کا نتیجہ تمہارے لئے اچھا نہ ہوگا۔ تم کو ایسے لوگوں کی خدمت کرنی چاہیئے۔ جو کچھ تم کو خواب

ہیں معلوم ہوتا ہے۔ یہ سب اُن ہی کی خفگی کا نتیجہ ہے۔ تب تو بادشاہ کے کان کھڑے ہوئے۔ اور اُس نے وزیر خان کو بُلا کر گورو ہرگوبند صاحب کو وہاں سے لانے کے لئے حکم دیا۔ اور معافی تقصیر کا خواہاں ہُوا۔ جب وزیر خان گوالیار میں گورو صاحب کے پاس پہنچا۔ تو اُنہوں نے کہا۔ کہ جب تک اور بقیہ قیدی بھی یہاں سے رہا نہ ہوں گے۔ ہم ہرگز باہر نہیں نکلیں گے۔ جس کے لئے بادشاہ نے وزیر خان نے لکھ بھیجا۔ اور وہاں سے حکم آیا۔ کہ جو جو شخص گورو ہرگوبند صاحب کا دامن پکڑ لے۔ اُس کو قید سے رہا کردو۔ چنانچہ ایسا ہی ہُوا۔ جس جس نے دامن پکڑ لیا اُس کی رہائی ہو گئی۔ یہ تو ایک دُنیا کی ظاہر امثال ہے۔ جس کو بہت باریک نظر سے دیکھا جائے۔ یعنی اِس طرح پر جو شخص گوروؤں کا یہاں دامن پکڑے گا اُس کو عاقبت میں اِن کے ذریعہ سے رہائی ملے گی۔

اِس کے بعد گورو ہرگوبند صاحب وہاں سے روانہ ہو کر معہ ہمراہیاں آگرہ اور متھرا وغیرہ کی سیر کرتے ہُوئے دہلی میں بادشاہ کے حضور پہنچ گئے۔ جس نے بڑے تپاک سے استقبال کیا۔ اور معافی کا خواہاں ہو کر اُن کو ہر قسم کا اعزاز بخشا۔ اور ہمسری کا رُتبہ دیا۔ جُرمانہ کی وصُولی سے معذور ہو کر بہت سا زر نقد جواہرات وغیرہ گورو صاحب کو نذرانہ دینا چاہا۔ لیکن گورو صاحب نے نامنظور کیا۔ اور کہا کہ یہ دولت ہمارے کسی کام نہیں۔ تھوڑے ہی دنوں میں گورو صاحب کی بادشاہ سے ایسی محبت ہو گئی۔ کہ کل ارکین سلطنت اِن کا لحاظ کرنے لگے۔ اور اُنہوں نے بھی ہر ایک کے ساتھ ایسا اخلاق بڑھایا کہ سب اِن کے مداح ہو گئے۔ بادشاہ اِن پر ایسا فدا ہُوا۔ کہ ہر وقت اِن کو اپنے ساتھ رکھتا۔ شکار میں جب جاتے تو یہ خالی ہاتھ کبھی نہ آتے۔ کئی دفعہ شیروں کا شکار کیا اور ہمیشہ بادشاہ کو اپنی شجاعت اور بہادری کے جوہر دکھلا کر محظوظ کیا کرتے۔ نشانہ بازی ایسے کامل تھے۔ کہ کوئی وار خالی نہ جاتا۔ بڑے بڑے راجپوت اور پٹھان جو نشانہ بازی میں دم مارتے تھے۔ اِن کے آگے شرمندہ تھے۔

بادشاہ کے دِل میں اِن سے اِن کی شجاعت۔ بہادری اور صفائی ہاتھ کے کرتب دیکھ کر دن بدن دُونی اُلفت و محبت ہو گئی۔ یہاں تک کہ فیصلہ مقدمات بادشاہی

وغیرہ میں بھی اِن کو دخل دیدیا۔ اور ہمیشہ اپنے ہمراہ رکھنے لگا۔ اور اِس قدر معتقد ہوگیا۔ کہ اِن کو سات ضرب اتواپ[1] و ایک ہزار سپاہ و پانسو سوار رکھنے کی اجازت دے دی۔ اور تمام بادشاہی حکام پنجاب کے نام حُکم جاری کردیا کہ وہ لوگ گورو ہرگوبند صاحب سے ہمیشہ نیک سلوک کریں اور جس قسم کی امداد کی اِن کو ضرورت ہو۔ بلا تامل دیں۔ بلکہ اُن کو اپنا افسر اور نگران کار خیال کریں کچھ مُدت اِسی طرح گذری۔ پھر ایک روز کا ذکر ہے۔ کہ بادشاہ کی نظر گورو ہرگوبند صاحب کی سمرنی (تسبیح) پر جو نہایت خوبصورت اور موتیوں کے دانوں کی تھی۔ جا پڑی۔ بادشاہ نے اُس کو ہاتھ میں لے کر دیکھا۔ اور بہت خوش ہوکر کہنے لگے۔ کہ گوروجی! اِس کا ایک دانہ ہم کو دو۔ تو ہم اپنی تسبیح میں اِس کا امام ڈالیں جس کے جواب میں اُنہوں نے موقع پاکر کہا۔ کہ یہ بھی آپ کا ہی مال ہے۔ مگر ایک مالا مروارید کی اِس سے بھی عمدہ اور نہایت قیمتی جو میرے والد بزرگوار کے پاس تھی آپ کے دیوان چندو کے پاس معہ اُن کے کل اسباب کے اب تک موجود ہے۔ وہ آپ منگالیں۔ بلکہ اِس بہانہ سے کل مفصل حال اپنے باپ کے قتل کا اور چندو کی دشمنی کا بادشاہ کو سُنا دیا+

چونکہ ان کو عموماً کل ارکینِ سلطنت سے ارتباط تھا۔ سب نے ایک زبان ہوکر اُن کے بیان کی اِس وقت تصدیق کردی۔ تب بادشاہ نے فوراً دیوان چندو کو طلب کر کے کُل حال دریافت کیا۔ اور گورو ارجن صاحب کی مالا مروارید طلب کی۔ اُس نے مالا سے بالکل لاعلمی ظاہر کی۔ آخر جب بادشاہ نے اُس کی خانہ تلاشی کرائی۔ تو وہ مالا نسب نشان وہی گورو ہرگوبند صاحب اُس کے مکان سے برآمد ہوگئی۔ مالا کیا نکلی۔ چندو کا سارا راز فاش ہوگیا۔ سب کارستانی بھُول گئی۔ اور بادشاہ کو بھی کامل یقین ہوگیا کہ گورو ارجن صاحب کو بھی اِسی نے قتل کیا ہے۔ بلکہ سمجھ گیا کہ جو کچھ وقتاً فوقتاً گورو ارجن صاحب و اُن کے بیٹے گورو ہرگوبند صاحب کی نسبت اُسے بدظن کیا جاتا تھا۔ وہ سب اُسی کی شرارت و فطرت کا نتیجہ تھا۔ فوراً اِس کی جائداد ضبط کرنے کا حُکم دے کر اِس کو گورو ہرگوبند صاحب کے حوالے کردیا۔ اور کہا کہ یہ آپ کا مجرم ہے۔ آپ جس طور سے اپنے باپ کا اِنتقام اِس سے لینا چاہیں لیں+

[1] بڑی توپیں۔

اُسی وقت گورو ہرگوبند صاحب چندو کے ہاتھوں میں ہتھکڑی اور پاؤں میں زنجیر ڈال کر حلال خوروں سے جُوتے لگواتے اپنے ڈیرہ پر لے آئے۔ اور دوسرے روز دہلی سے لاہور کی طرف کوچ کر دیا۔ راستہ میں ہر فرد و بشر جو اُن کی زیارت کو آتا۔ چندو کے سر پر پانچ جُوتے مار جاتا۔ کتّوں کے ہمراہ اِس کو کھانا ملتا۔ جب لاہور پہنچے۔ تو چندو کو گورو صاحب نے اُسی حالت سے گلی گلی کُوچہ کوچہ گشت کروا دیا۔ راستہ میں جو سکھ اِس کو دیکھتا۔ بلا تماشہ اُس کے سر پر دس بارہ جُوتے جما جاتا۔ جب وہ گورو تا بھڑبھونجے کی دوکان سے جس کی بھاڑ کا جلتا جلتا ریت اُس نے گورو ارجن صاحب کے بدن پر زبردستی ڈلوایا تھا گُذرا۔ تو اُس بھڑبھونجے نے جو اِس موقع کا دِل و جان سے منتظر تھا۔ فوراً اُٹھ کر اُس کے سر پر گرم گرم ریت ڈال کر دہی آہنی کڑچھا اُس کی کمر پر ایسا رسید کیا۔ کہ وہ نیم جان ہو کر اُسی صدمہ سے چیت سمت ۱۶۷۶ بکرمی میں فی النار سقر ہو گیا+

اِس طور پر گورو ہرگوبند صاحب نے اپنے والد بزرگوار کا چندو سے انتقام لیا۔ اور تھوڑے دِنوں کے بعد اپنے والد کی سمادھی کی تیاری کا بر ہیم بھوج جلیبھ شدی چوتھ کو کر کے لاہور سے امرتسر تشریف لے گئے۔ اور وہاں قلعہ لونگڑھ کی تعمیر میں نہایت سرگرمی سے مصروف ہوئے۔ تمام سکھ لوگ گورو ہرگوبند صاحب کی اِس طرح پر فتحیابی کے ساتھ واپس آنے کی خبر سُنکر اُن کی زیارت کو آتے۔ اور اُن کو مبارکباد دے کر ہزارہا روپیہ کا نقد و جنس عمدہ عمدہ گھوڑے اور ہتھیار جن کو وہ بہت پسند کرتے تھے۔ نذرانہ میں چڑھا جاتے۔ اِسی اثنا میں جہانگیر بادشاہ بتقریب سیر کشمیر امرتسر پہنچا۔ اور وہاں گورو ہرگوبند صاحب کے دربار آب حیات کی عظمت کو دیکھ کر بہت خوش ہوا۔ ہزارہا روپیہ کا نقد و جنس دربار کی نذر کیا اور گورو ہرگوبند صاحب کو اپنے ہمراہ لاہور لے گیا۔ اور وہاں کچھ مُدت تک سیر و شکار کا شغل رکھا+

مورخ دبستان مذاہب اور مولوی غلام علی مؤرّخ دونوں اِس امر کی تصدیق کرتے تھے۔ کہ بادشاہ نے اُن کو کل پنجاب کی نگرانی کا اختیار دیدیا تھا۔ بلکہ جب لاہور سے کشمیر کی سیر کو روانہ ہوا تو اُس وقت بھی اِن کو ہمراہ لے گیا۔ اور راستہ

سہ تزک گیانی۔

ہیں کوہستانی راجاؤں سے اُن کو نذر و نیاز اور قسم قسم کے تحفہ تحائف دِلوایا گیا۔
جب کشمیر پہنچے۔ تو وہاں گورو ہرگوبند جی سری نگر میں اُس مقام پر جو اب
براہمن سنگت کے نام سے مشہور ہے۔ قیام پذیر ہوئے۔ اور جب تک وہاں رہے
بادشاہ کے ساتھ ہمیشہ سیر و شکار میں مشغول رہے۔ پھر گورو صاحب بعد
تھوڑے دِنوں کے بادشاہ سے کہہ کر سری امرت سر کی طرف مراجعت فرما ہوئے
اور راستہ میں مظفر آباد۔ ایبٹ آباد وغیرہ مقامات میں قیام کرتے اور اپنے
سکھوں کو ممتازی و سرفرازی بخشتے جب قصبہ گجرات میں وارد ہوئے۔ تو وہاں
دولا شاہ سے (جو اُس زمانہ میں وہاں کا ایک مشہور فقیر تھا۔ اور جس کی نسبت
یہ فقرہ عام کی زبان زد تھا۔ کہ جس پر مہر کرے دولا۔ اُس کا کیا کر سکے مولا) مُلاقات
کا اتفاق ہوا اور وہ اُن کی نیاز حاصل کرنے سے از حد مسرور ہوا۔ علاوہ ازیں
اِس جگہ کی بابت سینہ بہ سینہ ایک یہ بھی روایت چلی آتی ہے۔ کہ جب گورو ہرگوبند
صاحب گجرات کے بازار میں سے گذرتے تھے۔ تو اُن کو دیکھ کر وہاں کے لڑکوں
اور باشندوں نے کچھ مذاق آمیز باتوں کی بوچھاڑ کی تھی۔ واہ گھوڑا۔ واہ باز۔
واہ کلغی باادب کوئی پیش نہ آیا۔ گورو صاحب نے فرمایا کہ گجرات مسخری۔ اِس سے
آگے جب شاہ دولا کے مکان کے پاس سے گذرے جاتے تھے۔ تو شاہ دولا نے پُوچھا
کہ یہ کون ہے۔ اِنہوں نے بیان کیا کہ ہندوؤں کا پیر ہے۔ فقیر موصوف نے کہا۔ ہندو
کیا۔ پیر کیا۔ عورت کیا۔ دولت کیا۔ اور فقیر کیا۔ جس پر گورو صاحب نے شاہ دولا سے
کہا۔ کہ عورت ایمان۔ بیٹے نشان۔ دولت گذران۔ فقیر نہ ہندو نہ مُسلمان۔
اِس جواب کو سُنتے ہی شاہ دولا اِن کا مطیع ہو گیا۔ اور گورو صاحب نے فرمایا کہ
(گجرات مسخری شاہ دولا سائیں لوک) یہاں گورو صاحب جہانگیر فقیر سے ملاقی
ہوتے ہوئے وزیر آباد و حافظ آباد کا سیر کرتے ہوئے موضع بھائی کے مٹھ میں تشریف
لے گئے۔ وہاں اِن سے دیا رام مرداہا باشندہ منڈالی نے اپنی لڑکی کی شادی کر
دی۔ اور جن براہمنوں نے یہ شادی کرائی تھی۔ اُن کو گورو ہرگوبند صاحب نے بھائی
کا خطاب دے کر حکمنامہ (سند) بہ دستخطی خود عطا فرمایا۔
پھر گورو ہرگوبند صاحب موضع تلونڈی جائے پیدائش گورو نانک صاحب

ہیں رونق فرما ہوئے۔ اور وہاں اپنے بزرگوں کی جگہ کی زیارت کر کے نمانی ایکادشی جیٹھ کا میلہ مقرر کیا۔ یہ میلہ وہاں پر اب تک ہر نمانی اکادشی جیٹھ کو منایا جاتا ہے۔ بعد ازاں وہاں سے مواضعات مانگا وغیرہ کے راستہ سے لاہور پہنچ کر موضع مزنگ میں فروکش ہوئے۔

اسی اثنا میں سمت ۱۶۸۴ بکرمی میں جہانگیر بادشاہ کشمیر سے لاہور کو واپس آتے ہوئے راستہ میں شکار اجل ہو گیا۔ اور اُس کا بیٹا شاہجہان تخت پر بیٹھا۔

اِس زمانہ میں گورو ہرگوبند صاحب کی کشمیر سے واپس آنے کی خبر سُنکر دُور دُور سے سنگتیں (قافلے) اپنے اپنے مُلکوں کا تحفہ تحائف لے کر زیارت کے لئے آتی تھیں۔ چنانچہ ایک تاجر جو سکھ تھا۔ تُرکستان سے اُن کے لئے تحفہ میں ایک گھوڑا کابل کی سنگت کے ہمراہ لایا تھا۔ اتفاقاً وہ جانور حاکم لاہور کو پسند آگیا۔ اُسنے تاجر سے ہر چند خریدنا چاہا۔ مگر اُس نے نہ دیا۔ آخر کار اس نے اِس گھوڑے کو زبردستی چھین کر بادشاہ کے حضور بھیجدیا۔ بادشاہ نے اُس گھوڑے کو بہت پسند کیا اور اُس کی قیمت حسب منشا سوداگر کے پاس بھیجدی۔ جب سنگت گورو ہرگوبند صاحب کی خدمت میں پہنچی۔ تو تاجر نے اپنا سارا حال گھوڑے کے لانے اور راستہ میں زبردستی چھن جانے کا بیان کیا۔ تب گورو جی نے فرمایا۔ کہ وہ گھوڑا گورو کے گھر میں خود آجاویگا۔ تم فکر مت کرو۔ چنانچہ ایسا ہی ہوا۔ کہ بادشاہ کے پاس وہ گھوڑا بہت بیمار ہو گیا۔ اور دانہ گھاس بالکل چھوڑ دیا۔ جب بہت لاغر اور بدشکل ہو گیا۔ تب بادشاہ نے اُس کو اپنے اُستاد قاضی رستم خان کو بخش دیا۔

چونکہ قاضی مذکور مزنگ واقع لاہور میں متصل مکان گورو ہرگوبند صاحب رہتا تھا۔ جب وہ گھوڑا مکان پر لایا۔ تو گورو صاحب نے اُس کو پسند کر کے خرید لیا تھوڑے دنوں میں گھوڑا راضی ہو گیا۔ اور دیکھنے والے عش عش کر اُٹھے۔ قاضی رُستم خان کی دُختر کولاں جو گھر میں تارک گوشہ نشین تھی اور شادی کرنے سے مُنکر تھی۔ خدا کی مناجات میں مصروف رہتی۔ میاں میر صاحب کی مُرید ہونے کے باعث اکثر اُن کی مجلس میں جایا کرتی تھی۔ وہاں مجلس میں میاں میر اور تمام فقیروں کی زبانی گورو صاحب کی تعریف سُنکر اُن کو خدا دوست سمجھتی۔ اور خود بھی اپنی مجلس

میں اُن کی تعریف کیا کرتی۔

قاضی صاحب تو پہلے ہی اس کے تارک الدنیا ہونے سے اور فقیروں کی صحبت میں رہنے سے ناراض تھے۔ جب اُس کی زبان سے گورو صاحب کی تعریف سُنی۔ تو غضب میں آکر کہا۔ کہ تو کافر کی تعریف کرتی ہے۔ شرع محمدی کو نہیں مانتی کہ جن میں ہندو کافر کی تعریف کرنے والوں کو حکم قتل ہے۔ اس نے جواب دیا۔ کہ مصرع:۔ (الفقر فخری و الفقر منی) یعنی فقیر بندے خدا کے ہیں۔ تم نہیں جانتے کہ فقیر ریکھ میں میخ مارتے ہیں۔ اس پر قاضی نے غضبناک ہو کر دیگر قاضیوں سے کولاں دختر خود کی نسبت فتوی قتل کا دلایا۔ اس بات سے والدہ کولاں نے آگاہ ہو کر میاں میر صاحب اور نیز کولاں کو خبر دی۔ تو میاں میر صاحب نے کہا۔ کہ اب یہاں کوئی وجہ تیری خلاصی کی نہیں۔ ناحق منصور کی طرح ظالموں کے ہاتھ سے قتل کی جاویں گی۔ اس سے بہتر یہ ہے۔ کہ تم زیر سایہ گورو صاحب امرتسر میں چلی جاؤ۔ سوائے ان کے تیری اور کوئی جائے پناہ نہیں ہے۔ چنانچہ ویسا ہی کیا۔ کہ کولاں اپنے ایک گور بھائی کے ساتھ گورو صاحب کی پناہ میں امرت سر چلی آئی۔ ہر چند قاضی نے لے جانا چاہا۔ لیکن وہ اپنی جان کے خوف سے نہ گئی۔ گورو صاحب نے علیٰحدہ اس کے واسطے ایک مکان بنوا دیا۔ اور کہا کہ تم اپنی اوقات بسر کرو۔ اُس کے ہر وقت یاد الٰہی میں رہنے سے گورو صاحب بھی اس کی خاطر کرتے۔ ایک روز گورو صاحب کی خدمت میں جا کر سارا اپنا زر و زیور جو اس کی والدہ نے اس کو دیا ہوا تھا۔ پیش کر کے عرض کی۔ کہ مہاراج اس زر و نقد کو کسی کار خیر میں لگا دیویں۔ جس سے میرا بھی نام بنا رہے چنانچہ گورو صاحب نے اس روپیہ سے ایک تالاب بنام کولسر تعمیر کرا دیا۔ جو کہ اب تک اُسی کے نام پر کول سر مشہور ہے۔

ایک دفعہ کا ذکر ہے۔ کہ جہانگیر بادشاہ نے اپنے بیٹے شاہجہان کا ہاتھ گورو صاحب کے ہاتھ میں دے کر کہا کہ یہ میرا لڑکا ہے۔ آپ اس پر نظر عنایت رکھنا جس کے جواب میں اُنہوں نے فرمایا۔ کہ فقیروں کا دل مثل آئینہ کے ہے۔ جیسا یہ ہم سے پیش آوے گا۔ ویسا ہی ہم اس کے ساتھ سلوک کریں گے۔ اسی دوران میں میں مہربان پرتھی چند کے بیٹے نے چندو دیوان کے لڑکے سے مل کر بادشاہ کے حضور

گدی کا دعوے کر دیا۔ اور چندو کا بیٹا اپنے باپ کے خون کا دعویدار ہوا۔ جس پر بادشاہ نے سمت ۱۶۸۵ بکرمی میں گورو ہرگوبند صاحب کو لاہور میں طلب کر کے جواب لینے کا حکم دیا۔ مگر وزیر خان نے بادشاہ کو کل حالات مفصل چندو کے ظلم اور پرتھی چند کی سازش و عداوت کے سنا کر بادشاہ کو وہ موقع بھی جسمیں بادشاہ جہانگیر شاہ نے اُن کا ہاتھ گورو صاحب کو پکڑایا تھا۔ یاد دلایا۔ تب بادشاہ نے اسی وقت اُن دونوں کے دعوے کو خارج کر دیا۔ اور گورو ہرگوبند صاحب کو بڑی عزت سے خلعت فاخرہ دے کر رخصت کیا۔

اسی سال انہوں نے پیندے خان پٹھان پہلوان کو جو موضع میرد ڈکا رہنے والا تھا۔ معہ اُس کے جمال خان و رستم خان و عالم خان وغیرہ بھائیوں کے نوکر رکھا۔

گورو ہرگوبند صاحب ایک نہایت خوبصورت۔ سرو قد۔ دست دراز پرداز گندم رنگ۔ آہو چشم۔ فراخ سینہ۔ خندہ پیشانی تھے۔ شجاعت اور بہادری تو گویا اِن کا حصہ تھا۔ شہ زور اِس قدر تھے کہ اگر دیو بھی مقابلہ میں آتا۔ تو چت پڑا رہتا۔ فن سپاہ گری میں کامل تھے۔ کہ جس کا بیان نہیں۔ سخاوت میں حاتم سے اور عدل میں نوشیرواں سے بھی سبقت لے گئے تھے۔ غرضیکہ ہر صفت موصوف تھے۔ علی ہذا ریاضت و عبادت میں بھی یکتا تھا۔ پوشاک ہمیشہ شاہانہ رکھتے تھے۔ اور کل ہتھیار باندھتے تھے۔ کمر میں دو ہری شمشیریں کاندھے پر کمان جس کو ہر کس و ناکس چڑھا بھی نہیں سکتا تھا۔ پشت پر ترکش سپر پستول و پیش قبض وغیرہ سب قسم کے ہتھیاروں میں سے ایک شمشیر اکال بنگہ میں اب تک موجود ہے۔ جو زمانہ حال کا آدمی ایک ہاتھ سے بمشکل اُٹھا سکتا ہے۔

صبح کو کتھا کیرتن سُننے و اُپدیش وغیرہ میں مصروف رہتے۔ دوپہر کو لنگر تقسیم ہونے کے بعد خاصہ تناول فرما کر کچھ دیر تک آرام کرتے۔ سہ پہر کو اجلاس میں مقدما مالی و ملکی کا فیصلہ کیا کرتے۔ عدل میں ایسے مشہور تھے۔ کہ ہر کس و ناکس اِن کو سچا بادشاہ کہتا تھا۔ مدعی و مدعا علیہ دونوں خوش رہتے تھے۔ پھر شام کو کشتی وغیرہ دیکھتے۔ اور بہادروں کی سوانعمری واریں قوالوں سے سُنتے اور دہ راس

وغیرہ سُن کر دربار برخاست کرتے +

منشی رام جس صاحب کھتری مصنف محیط اعظم وصاحب دلبستان مذاہب اِن کی بابت یُوں خامہ زن ہیں کہ ایک مرتبہ جب راجہ تارا چند نالا گڑھیہ اطاعت شاہی سے منحراف تھا۔ تو اُس وقت اُس کی سرکوبی کے لیئے بادشاہ جہانگیر شاہ نے گوُرُو ہرگوبند صاحب کی اعانت چاہی تھی۔ اور اِن کو اپنی فوج کا سپہ سالار مقرر کر کے مامور کیا۔ چنانچہ انہوں نے جاتے ہی فتح پائی اور راجہ مذکور کو شاہی اطاعت قبول کروا کے بادشاہ سے جا ملایا۔ بلکہ بادشاہ سے سفارش کر کے رُخصتانہ میں اِس کو خلعت فاخرہ اور خطاب سے ممتاز و سرفراز کروایا۔ کُل صُوبہ پنجاب کے حکام کی نگرانی بادشاہ نے اِن کے تعلق کر رکھی تھی۔ سات سو سوار ایک ہزار پیادہ وسات ضرب اتواپ اِن کے ہمرکاب رہنے کیلیئے بادشاہ کی طرف سے منظور تھے۔ اور جب لوگوں کو یہ معلوم ہو گیا کہ گورو ہرگوبند صاحب کا بادشاہ سے بہت اختلاط وارتباط ہے۔ اُس وقت بادشاہی معزول شدہ لوگ بھی اِن کے پاس آکر پناہ لینے لگے۔ جیسا کہ یار خان وخواجہ سرا وسپہ سالاران معزول شدہ انہی کی خدمت میں حاضر ہوئے تھے۔

مگر ناظمانِ پنجاب کو گوُرُو ہرگوبند کی اطاعت بوجہ ہونے غیر مذہب کے ناگوار معلوم ہوتی تھی۔ اور ہر وقت اُن کی چھاتی پر سانپ لیٹا کرتا تھا۔ جہانگیر شاہ کے وقت تو اِن کی کچھ پیش نہ گئی۔ مگر جب شاہجہان جو ابھی ایک ناتجربہ کار نوجوان متلون مزاج شہزادہ تھا۔ تخت پر بیٹھا تو اُن لوگوں کو اپنے ارمان نکالنے کا خوب موقع ہاتھ آیا۔ ہر ایک نے اپنے دِل کے پھپھولے توڑے۔ غرض شکائت کرنے کا کوئی دقیقہ باقی نہیں چھوڑا۔ اُدھر قاضی رُستم خان کی فریاد اور مہربان اِن کے چچا زاد بھائی کی پُکار وغیرہ نے طومار باندھ کر الھڑ مزاج بادشاہ کو اِن کی طرف سے برگشتہ کر دیا۔ اور اُس نے اِن کے اختیارات نگرانی کُل صُوبہ پنجاب کو چھین لیا۔ جس سے اِن کے اعزاز واقتدار میں جیسا کہ بادشاہ کا خیال تھا۔ بالکل فرق نہ آیا۔ کیونکہ اِن کا عروج واقبال جو خداداد تھا۔ زیادہ تر پیری اور مُریدی پر اثر رکھتا تھا +

علاوہ ازیں اِن کو جو اختیارات جہانگیر شاہ نے اُس وقت دیئے تھے۔ وہ دراصل اگر غور سے دیکھا جاوے۔ تو بالکل پولیٹیکل مصلحت پر مبنی تھا۔ کیونکہ اُس وقت عموماً پنجاب کے تمام ہندو اِن کے پیرو تھے۔ اور اِن کے بہادرانہ وشاہانہ و متانت و دبدبہ سکندری نے بادشاہ کو کبھی چین سے سونے نہیں دیا تھا۔ وہ اپنے دِل میں سمجھے بیٹھا تھا۔ کہ اگر اِن کو چھیڑا گیا۔ تو بادشاہت میں امن قائم رہنا ایک محال امر ہو جائیگا۔ اور گورو ہرگوبند صاحب نے بھی مصلحت وقت سمجھ کر اُن اختیارات کو بادشاہ سے دوستانہ برتاؤ سے منظور کر لیا تھا۔ ورنہ دراصل اُن کو سوائے پرمیشور کی تابعداری کے کسی غیر کی پابندی کسی طرح پر ملحوظ خاطر نہ تھی۔

اُن کے اختیارات چھن جانے کے تھوڑے ہی دِنوں بعد ایک ایسا واقعہ ہے کہ جس سے بخوبی ثابت ہوتا ہے۔ کہ وہ بادشاہ وقت کی بالکل پرواہ نہ کرتے تھے۔ اور وہ یہ ہے۔ کہ ایک مرتبہ گورو ہرگوبند صاحب موضع گمٹالہ کے متصل باہر جنگل میں شکار کھیلنے کے لیئے جس کا کہ اُن کو از حد شوق تھا گئے اور قضارا شاہجہان بادشاہ کا بھی اُسی جنگل میں لاہور کی طرف سے بہ شغل گذر ہوا۔ اتفاقاً اُس کا ایک سفید باز (جو شاہ ایران سے تحفہ میں آیا تھا) ایک سرخاب کے پیچھے اُڑتا ہوا گورو ہرگوبند صاحب کے بازوں کے پاس آ بیٹھا۔ اور اُنہوں نے اِس کو پکڑ وا لیا جب یہ خبر شاہجہان کو مِلی۔ تو اُس نے کئی دفعہ باز کو واپس منگانے کے لیئے پیغام بھیجا۔ مگر اُنہوں نے اِس کی کچھ پرواہ نہ کی۔ اور باز دینے سے بالکل اِنکار کیا۔ اب اِن کے دُشمنوں کو بادشاہ کے زیادہ درہم برہم کرنے کا خوب موقع مِلا۔ کسی نے کہا یہ مسلمانوں کا دُشمن ہے۔ اور بڑا خود پسند ہے۔ کسی نے یُوں کہہ کر بادشاہ کو اشتعال دیا۔ کہ دیکھئے بڑا غضب ہے۔ اِس کا کیا اُونچا دماغ ہو گیا ہے۔ کہ سُلطانی ادب و لحاظ کو بھی پاس خاطر میں نہیں لاتا۔ حضور نے باز منگا بھیجا اور اُس نے نہیں دیا۔ اِس کا علاج اگر ابھی سے نہ ہوگا۔ تو پھر بہت دُشوار ہو جائیگا۔ یہ سُنتے ہی ۱۳ ارجیٹھ سمت ۱۶۸۵ بکرمی کو شاہجہان نے مغلوب الغیض ہو کر حکم دیا۔ کہ مخلص خان نائب ناظم لاہور معہ غلام رسُول و مَولابخش پسران قاضی رُستم خان بامداد سات ہزار

فوج جرار پیادہ و سوار کے فوراً جاکر گورو ہرگوبند صاحب کا مقابلہ کرے۔ چنانچہ
اُسی وقت نائب ناظم معہ افواج مذکورہ صدر امرت سر کی طرف روانہ ہوگیا۔ ادہر
گورو ہرگوبند صاحب بھی جمعیت تین ہزار ملازمان و مریدان ہتھیار بند روانہ ہوکر تین
کوس کے فاصلہ پر متصل موضع وڈالی کے بادشاہی فوج کا مقابلہ کرنے کے لیئے جا اڑے۔
اور ایسی مستقل مزاجی اور بہادری سے مقابلہ کیا۔ کہ تھوڑی ہی دیر میں مخلص خان
نائب ناظم و غلام رسول وغیرہ سرداران و سپہ سالاران کے سر جُدا کر دیئے مثل
مشہور ہے۔ کہ سردار مارا اور فوج ماری۔ اب کیا تھا۔ ناظم کے مرتے ہی فوج تو ایک
آن میں تتر بتر ہوگئی۔ ایک ایک سکھ نے دس دس آدمیوں کا کام تمام کیا۔ اور
فوج شاہی شکست کھاکر بھاگ نکلی۔ گورو ہرگوبند صاحب کے مقابلہ کی تاب نہ لاسکی
اِس طرح پر گورو صاحب فوج کو شکست دے کر اپنی فتح کا نقارہ بجاتے ہوئے خوشی
خوشی واپس امرتسر میں آئے۔ اور دربار صاحب میں کڑاہ پرشاد کرا کے اپنے سارے
بہادروں کو خوب تقسیم کیا۔ اور بہت سا انعام و اکرام بانٹا۔

سمت ۱۶۸۵

بادشاہ اِس خبر کے سنتے ہی غضبناک ہوا۔ اور اُسی وقت ۲۶ جیٹھ
بکرمی کو بہادر خان قصوری و قلندر خان نورانی سپہ سالاران کو معہ دیگر بہادران
کالے خان۔ ظاہر بیگ وغیرہ کے پندرہ ہزار فوج دیکر گورو ہرگوبند صاحب کی
پاداش کے لئے روانہ کیا۔ ادہر امرت سر میں گورو صاحب نے بادشاہی فوج کی آمد
کا حال سُنکر اپنے بہادران پنیدے خان و میر مومن خان۔ بھائی بدھی چند۔ موہن
گوپال۔ بھائی نہالا۔ داماد گورا برار۔ بھائی پرانا۔ بھائی جیٹھا۔ دموہری رندھاوا وغیرہ
کو علیحدہ علیحدہ فوج سپرد کر کے قلعہ لوہگڑھ پر مورچہ باندھ کر مقابلہ کے لئے کھڑا کر دیا
اور خود قلعہ کے اندر برج میں بیٹھ کر وہاں سے تیراندازی کرنے لگے۔ صبح سے شام تک
دونوں طرف سے تیر و تفنگ کی خوب بوچھاڑ رہی۔ کسی طرف کا بازو نہ ہلا۔ آخر جب
اندھیرا ہوگیا۔ اور آفتاب غروب ہوا۔ فلک نے ماتمی لباس پہنا اور جوانان کارزار بھی
تھک گئے۔ تو لڑائی بند ہوگئی اور بادشاہی فوج خیموں جاگزیں ہوئی۔ ادہر ہرگوبند صاحب
کی فوج نے بھی پرشاد چھک کر یعنی کھانا وغیرہ کھاکر تھوڑی دیر آرام کیا اور پھر تین
بجے رات کے اُٹھ کر حسب فرمان گورو صاحب بادشاہی لشکر پر جو بیدھڑک سو رہا تھا

ایسا اچانک چھاپہ مارا کہ اُس کو اپنے بیگانہ کی خبر نہ رہی۔ آپسمیں کٹنے مرنے لگے اور بھاگ نکلے۔ جس سے لشکر شاہی کو بہت نقصان پہنچا اور علی محمد۔ مرزا بیگ قاسم خان وغیرہ مشہور دِلاور سرداران کام آئے۔ آخر جب آفتاب طلوع ہُوا۔ تو بادشاہ کی فوج پھر اِس زور شور سے حملہ آور ہوئی۔ کہ گورُو ہر گوبند صاحب کی فوج تاب نہ لا سکی۔ اور قلعہ میں جا کر پناہ گیر ہوئی۔ اور قلعہ کے اندر سے توپ وبندوق کی لڑائی شروع کردی۔ ضرب التواپ تو گورُو صاحب کے پاس پیشتر ہی تھیں مگر اُن کے بہت سے مُرید لڑائی کی خبر پاکر دُور دُور سے سامانِ جنگ وخوراک مہیا کرکے اِن کے ساتھ آشریک ہوئے تھے۔ اُس روز بھی شام تک دونوں طرف سے خونخوار جنگ ہوتا رہا۔ حالانکہ گورُو صاحب کی طرف سے بہت سے لوگ ہلاک ہُوئے۔ تاہم جو باقی بچ رہے۔ اُنہوں نے اپنی ثابت قدمی اور بہادری سے میدان کو ایسا گرم رکھا کہ بادشاہی فوج کو اندر کا حال بالکل معلوم نہ ہونے دیا۔

گورو ہر گوبند صاحب نے جب اپنی طرف کو کمزور دیکھا۔ اور بادشاہی لشکر کا ہجوم زیادہ معلوم کیا تو مصلحتاً اُسی وقت اپنے قبائل کو معہ مال واسباب کے موضع جھبال پرگنہ گوئیندوال میں جو اِن کی جاگیر کا گاؤں تھا۔ روانہ کردیا۔ اور آپ نہایت مستقل مزاجی سے مقابلہ افواج شاہی میں ڈٹے رہے۔ اِسی اثنا میں قلندر خان سپہ سالار کو خیال گذرا کہ فقیروں پر فتح پانا کون بہادری ہے۔ یا بادشاہ کو کون ملک ودولت حاصل ہو جائے گی۔ ناحق خلقِ خدا کا خون ہوتا ہے۔ علاوہ ازیں فقیروں کا ستانا کسی مذہب میں روا نہیں ہے۔ یہ سوچ کر اِس نے گورُو صاحب کو پیغام بھیج کر اپنے نیک خیال سے آگاہ کیا۔ اور کہلا بھیجا کہ اگر آپ اِس جگہ کو چھوڑ جاویں تو ہم بھی بادشاہ سے سرخرُو ہو جاویں اور خلقت خدا کا بھی نقصان نہ ہو۔ پھر آپ کو اختیار ہے۔ جب چاہیں یہاں آجاویں۔ چنانچہ گورُو صاحب نے یہی مصلحت سمجھا اور لڑائی کو چھوڑ کر معہ ہمراہیاں کے موضع جھبال میں جہاں اپنے قبائل کو پہلے بھیج چکے تھے۔ چلے گئے۔ پیچھے سے بادشاہی فوج میدان خالی پاکر امرت سر کو اچھی طرح تخت وتاراج کرکے واپس لاہور ہوگئی۔

اُدھر گورُو صاحب نے موضع جھبال میں پہنچکر اپنی دختر نیک اختر بی بی ویرو کی شادی سادھو نام کھتری کے ساتھ بڑی دھوم دھام سے کردی۔ اور کہتے ہیں کہ ...

گورُو صاحب نے شگُون کے چوک کو جو عام طور پر آرد گندم سے زمین پر حسب رسم بنایا جاتا ہے۔ جواہرات سے پر دایا تھا اور یہی وجہ ہے کہ وہ چوک اب تک مانک چوک کے نام سے مشہور ہے۔ بلکہ وہاں اِس کی یادگار ہیں ہر سال جیٹھ کے مہینے میں ایک میلہ لگتا ہے
اِس کے بعد گورُو صاحب موضع گوئیند وال میں تشریف لے گئے۔ اور وہاں چند روز قیام کر کے موضع ربکالہ میں مسمّی مہر چند ایک دولت مند کی درخواست پر بتقریب برہم بوج معہ قبائل کے تشریف لے گئے۔ وہیں اُن کی والدہ صاحبہ ماتا گنگا جی نے چیت سُدی ۱۴ سمت ۱۶۸۵ بکرمی کو انتقال کیا اور حسب وصیت اُن کی لاش جل پرواہ کی گئی۔
پھر بعلے صاحبزادگان کی درخواست پر اپنے قبائل کو مصلحت وقت سمجھ کر وہیں گوئیند وال میں چھوڑا۔ اور خود دریائے بیاس کو عبور کر کے موضع کرتارپور میں رونق افروز ہوئے۔ اِس جگہ کولاں کا انتقال ہوا۔ جو کہ بوجہ ڈر فوج شاہی کے کرتارپور میں چلی گئی تھی۔
پھر یہاں سے روانہ ہو کر قصبہ ہرگوبندپور واقع پرگنہ بٹالہ میں وارد ہوئے۔ اِس مقام کو جو چندو لال دیوان کا مسکن تھا اور بادشاہ کے حکم سے اُس کی ضبطی جائداد میں ویران کر دیا گیا تھا۔ پھر گورُو ہرگوبند صاحب نے ۱۷ اسوج سمت ۱۶۷۵ بکرمی میں بادشاہ سے اجازت و سند حاصل کر کے اپنے نام سے ازسرِنو آباد کیا تھا یہاں پہنچ کر گورُو صاحب نے اِس گاؤں کی آبادی کو ترقی دینا چاہا۔ مگر بھگوانا کھتری گوت کھیرڑ جو چندو دیوان کا رشتہ دار اُس علاقہ کا مالگذار تھا۔ بادشاہ کو اُن کا مخالف دیکھ کر انہیں اِس گاؤں سے بے دعوے کرنے کا اِرادہ کیا۔ اور اُن کے اُس کام میں حارج ہوا۔ بلکہ اپنے آدمیوں سے گورُو صاحب مستعد بہ جنگ ہوا۔ آخرش خوب لڑائی ہوئی۔ اور بھگوانا بمعہ اپنے چند ہمراہیاں کے مارا گیا۔ گورُو صاحب نے اُس کے مکان کو مسمار کرا دیا۔ اور مصلحت سمجھ کر اپنے بہادر سپاہی پَینڈے خان کی درخواست وہاں ایک مسجد اور سرائے تعمیر کرا دی۔ اور ایک لنگر بھی غریب غُرباء کے لیے جاری کروا دیا۔
پھر حسب یاد آوری بابا بڈھا صاحب ڈیرہ نامدیو کو دیکھتے ہوئے موضع راملاس میں پہنچے۔ اور اُن کو اپنے دیدار سے مسرور کیا۔ تھوڑے دِنوں بعد

بابا بڈھا صاحب ۱۴ مگھر سمت ۱۶۸۶ بکرمی کو راہی ملک بقا ہو گئے۔ پھر وہاں سے گورو ہرگوبند جی موضع بارٹھ میں بابا سری چند صاحب خلف گورو نانک صاحب کی زیارت کرنے کو تشریف لے گئے۔ بابا جی اِن کی ساری سرگذشت کو سُنکر بہت خوش ہوئے۔ بابا جی اِن کی ساری سرگذشت کو سُنکر بہت خوش ہوئے اور اِن سے لڑکے بابا گوردتا کو جو اُس وقت اُن کے ساتھ تھے۔ اپنی گود میں بٹھا کر پیار کر کے گورو صاحب سے فرمانے لگے۔ کہ آپ کے چار پانچ صاحبزادے ہیں۔ اُن میں سے کوئی ہمارا بھی ہے۔ تب گورو جی نے جواب دیا کہ سب لڑکے آپ ہی کے ہیں۔ جس کو جی چاہے آپ اپنی خدمت میں لے لیں۔ چنانچہ بابا سری چند جی نے اُس وقت سیلی ٹوپی گوردتا جی کو پہنا کر (بابا گوردتا دین دُنیا کا ٹکا) خطاب دیکر فرمایا۔ کہ گوریائی کی گدی تو پیشتر ہی سے تمہارے بزرگوں کے پاس ہے۔ فقط فقیری باقی تھی۔ سو وہ بھی اب تمہاری ہو چکی۔ اُسی روز سے اُن کو باباگوردتا کہنے لگے۔

گورو صاحب یہاں سے رُخصت ہو کر پھر موضع ہرگوبندپور میں واپس تشریف لائے۔ اور سُنا کہ رتن چند پسر بھگوانا گھڑ و کرم چند ولد چندو دیوان وغیرہ کی شکایت پر عبداللہ خان صوبہ جالندھر کی طرف سے علی بخش و امام بخش سرداران معہ پانچ ہزار فوج اُن پر چلے آتے ہیں۔ چنانچہ اُسی وقت سے اُنہوں نے بھی جنگ کے لئے تیاری کرنی شروع کردی۔ اور اپنے مریدوں کے نام جابجا حکمنامجات واسطے اِمداد کے لکھ بھیجے۔ تھوڑے دِنوں میں ہی ایک جماعت کثیر فراہم ہو گئی۔ جب بادشاہی فوج آپہنچی۔ تب انہوں نے مستیان بھائی مولک بھائی مدن۔ بھائی جیٹھا۔ بھائی بدی چند۔ پنیدے خان۔ محمد خان وغیرہ بہادران کو معہ دو ہزار کیان مقابلہ میں کھڑا کر دیا۔ تین پہر تک میدانِ جنگ خوب گرم رہا۔ اِس کے بعد بادشاہی فوج کے سرکردہ مستیان بہرام خان۔ بلوند خان۔ علی بخش و کریم بخش وغیرہ سرداران مارے گئے۔ اور بقیہ فوج بھاگ گئی۔

ناظم جالندھر اپنے لڑکے کی وحشت اثر خبر کو سُنتے ہی آگ بگولا ہو گیا۔ اور خود معہ حمید الدین۔ محمد خان۔ بہرام خان وغیرہ بہادران اور کریم بخش و

بنی بخش ہر دو لپسران کے موضع روہیلہ کے متصل گورو ہر گوبند صاحب پر حملہ آور ہُوا۔ جس کا یہ انجام ہُوا۔ کہ وہ خود اپنے ہمراہیاں کے خاص گورو صاحب کے ہاتھ سے قتل ہُوا۔ اور فوج اُس کے گرتے ہی میدان خالی کر گئی۔ یہ جنگ بہت خونریز ہوا۔ اِس میں گورو ہر گوبند صاحب کی طرف سے بھی بہت سے بہادران مثل بھائی جٹو دنانے۔ پیڑا دمحمد خان دبھائی پرسا۔ کلیسا ناچینگا اور مھترا وغیرہ شہید ہوئے۔ مگر بہرحال فتح انہیں کی رہی۔ مصنف دلستان مذاہب نے خود اِس جنگ میں شریک تھا۔ نہایت تشریح کے ساتھ اِس جنگ کی بابت لکھا ہے۔

اِس لڑائی کو فتح کر کے گورو صاحب قصبہ کرتار پور میں تشریف لے گئے اور وہاں کچھ مدت تک قیام رکھا۔ اِسی اثنا میں بھگوانا اور چندو لال کے لڑکوں نے دہلی میں جا کر بادشاہ کے حضور فریاد دُپکار کی۔ اور ناظم جالندھر کے مارے جانے کی بھی شکایت پہنچی۔ تو بادشاہ نے دوبارہ فوج کشی کا حُکم دیا مگر وزیر خان صاحب نے جو گورو ہر گوبند جی کا دوست تھا۔ بادشاہ کو اِسطرح پر سمجھا کر کہ جو کچھ شکایت آپ کے پاس گذری ہے۔ وہ بالکل عداوت اور دُشمنی سے کی گئی ہے۔ گورو ہر گوبند صاحب گورو نانک جی کے گدی نشین ہیں۔ اور نہایت لائق صاحب عظمت شخص ہیں۔ آپ کے والد بزرگوار نے اِن کو کچھ زمین زرِ خرید عنایت کی تھی۔ جہاں انہوں ایک گاؤں آباد کیا ہے۔ اور اُس میں ایک مسجد و سرائے بھی تعمیر کروائی ہے۔ غریب و غربا کے لئے کھانا بھی تقسیم ہوتا ہے۔ ایسے شخصوں کی شکایت پر فقیروں سے لڑنا مصلحت نہیں) معاملہ کو در گذر کیا۔

پھر کرتار پور سے گورو ہر گوبند صاحب معہ اپنے قبائل کے ملک مالوہ میں تشریف لے گئے۔ مگر پینیدے خاں کو جسے کچھ اپنی قوتِ بازو کا گھمنڈ ہو گیا تھا اور کہتا تھا کہ گورو صاحب کو صرف میری وجہ سے فتح ملتی ہے۔ وہیں چھوڑ گئے۔ جب موضع درالی میں پہنچے۔ تو وہاں اِن کے پاس بھائی گوریانند کا شیر سے تحفہ تحائف لے کر حاضر ہُوا۔ اور پنڈت متانند ساکن آگرہ کو جو ہمیشہ کتھا سُنایا کرتا تھا۔ اُسی جگہ کتھا کے بھوگ پر مبلغ ایک ہزار روپیہ نقد و ایک جوڑی کنگن طلائی معہ پارچات مکلف کے گورو صاحب نے دیا۔

اِسی گرد و نواح میں مسمی سادھو پسر عاقل بخارا اپنی شادی کرا کے ڈولی لئے جاتا تھا۔ اُس کی دُلہن جو گورُو صاحب کے ایک سِکھ (مُرید) کی دُختر تھی۔ اِن کا خیمہ دیکھ کر ڈولی میں سے خود بخود اُتر کر زیارت حاصل کرنے کے لئے چلی گئی۔ اِس کا یہ فعل اُس کے خاوند اور براتیوں کو نہایت ناگوار گذرا۔ کیونکہ وہ سُلطان کے مُریدوں میں سے تھے۔ روایت ہے۔ کہ اُنہوں نے اُس لڑکی کو قتل کرنا چاہا مگر شفقت ایزدی سے قاتل کا ہاتھ بالکل جنبش نہ کر سکا۔ اِس امر کو دیکھ کر وہ سب لوگ گورُو ہر گوبند صاحب کی عظمت کے قائل ہو گئے۔ اور وہیں اِن کے مُرید بن گئے۔ بھائی بھائی باگڑیاں والے اِنہیں کی اولاد ہیں۔

گورُو صاحب پھر یہاں سے مُلک مالوہ کے مواضعات دیال پور۔ جنڈاں والا مل بھگتا وغیرہ کے باشندگان کو اپنی سچی تعلیم سے فیضاب کرتے موضع کانگڑ میں تشریف لے گئے۔ یہاں کا رئیس مسمی رائے جودھ خلف دھرمتھہ (جو گوت دہالی وال میں سے ایک مشہور بادشاہی باجگذار تھا) اِن کا مُرید بن گیا۔ اِس کے مُرید ہوتے ہی مُلک مالوہ کے زمینداراں و کاشتکاران از قوم براڑ (جو جنگجوئی و جوانمردی میں ازحد مشہور تھے) قافلوں کے قافلے ہزارہا روپیہ کا نقد و جنس لیکر اِن کے پاس حاضر ہو کر مُرید ہونے لگے۔ غرض گاؤں کے گاؤں اِن کے پیرو ہو گئے۔

اِس مقام پر گورُو ہر گوبند صاحب سے ایک سوداگر جو ترکستان سے گھوڑوں کو لے کر دہلی کو جاتا تھا۔ ملاقی ہوا۔ کیونکہ اُن کو عمدہ عمدہ گھوڑوں کا ازحد شوق تھا اِس لئے اُنہوں نے اُس سوداگر سے چند گھوڑے خریدے۔ اُس سوداگر نے عمدہ عمدہ گھوڑوں کے تذکرات میں نہایت افسوس کے ساتھ ظاہر کیا۔ کہ میں ایک جوڑی گھوڑوں کی نہایت ہی خوبصورت و عجیب باد رفتار خوشگوار قابل دید ہر صفت موصوف حضور کیلئے مخصوص لایا تھا۔ مگر راستہ میں صُوبہ لاہور نے بادشاہ کے واسطے زبردستی چھین لئے۔ قہر درویش بر جانِ درویش۔ کچھ نہ کر سکا۔ اگر کچھ دم مارتا جان و مال دونوں سے ہاتھ دھوتا۔ ناچار صبر کر کے چلا آیا۔ یہ سُنتے ہی گورُو ہر گوبند صاحب جو ایک بڑے عالی دماغ پولٹیکل آدمی تھے۔ اپنی پیرو قوم کی طاقت و جرأت کی آزمائش کو مدِ نظر رکھ کر اُن سے مخاطب ہو کر فرمانے لگے کہ کوئی ایسا شخص

بھی ہے۔جو اُن گھوڑوں کو ہمارے پاس لے آوے۔تو ایک شخص بدہی چند نامی از قوم چھینہ جاٹ باشندہ موضع سُرسنگھ نے اُٹھ کر عرض کی۔کہ اگر کمترین کو حکم ہو۔ تو شاید آپ کی کرپا سے لا سکے۔ یہ کہتے ہی اُسی وقت دم ھڈونگ کر لاہور کیطرف روانہ ہؤا۔ یہ شخص بھی بلا کا پتلا تھا۔لاہور پہنچ کر گورو کے سکھوں میں سے ایک شخص موسومہ جیون بخار کے گھر جا اُترا۔ اور ہر روز عمدہ عمدہ گھاس کھود کر بادشاہی اصطبل میں جا کر بیچنے لگا۔ رفتہ رفتہ وہاں کے داروغہ سے ایسا رابطہ بڑھ لیا گیا۔کہ اُس نے اِس کو گھوڑوں کی خدمت پر نوکر رکھ لیا۔ جب یہ نوکر ہو گیا۔تو اِس نے تھوڑے ہی دنوں میں داروغہ کے مزاج میں ایسا رسُوخ اور اعتبار پیدا کیا۔کہ وہ اصطبل کی کُنجیاں وغیرہ بھی اِس کی تحویل میں رکھنے لگا۔اِس نے اپنے اور کاموں کے علاوہ ایک یہ بھی معمول کر لیا تھا۔کہ روز آدھی رات کے وقت ایک پتھر اصطبل کی دیوار سے دریا میں جو اُس کے نیچے بہتا تھا۔ اِس خیال سے پھینک آتا کہ جس روز وہ گھوڑے کو دریا کی راہ سے لے جاوے۔اُس روز اُس کے کُودنے کی آواز پتھر کے شک میں لوگوں کو اُس طرف مخاطب کرنے سے باز رکھے۔چنانچہ تھوڑے ہی دنوں بعد ایک روز موقع پا کر اُن میں سے ایک گھوڑے کو کھول کر معہ ساز و سامان آدھی رات کے وقت دریا میں ڈالدیا۔ اور گورو صاحب کی خدمت میں لا کھڑا کیا۔ گھوڑے کو دیکھ کر وہ خوش تو ہوئے مگر اُن کی خوشی زیادہ تر اُس آدمی کی جُرأت اور بہادری کیطرف مائل تھی۔ بدہی چند کو اُس کے کام کی داد دے کر اُس کی عقل اور دلیری کو پھر دوبارہ آزمانا چاہا۔اور فرمایا۔کہ گھوڑا اپنے جوڑے کی مفارقت سے کچھ اُداس معلوم ہوتا ہے۔ جس پر بدہی چند نے گذارش کی۔کہ اگر حضور کی نظر کرم ہو تو اُس کا مہیا کر دینا بھی کچھ بڑی بات نہیں۔ اور یہ کہتے ہی وہاں سے ہو کر پھر لاہور پہنچا اور وہاں اپنے تئیں کھوجی (سراغ رس) نجومی کے نام سے مشہور کیا۔اور اپنی وضع۔ رفتار۔ گفتار۔ وغیرہ کو ایسا تبدیل کیا کہ کوئی اِس کی شناخت نہ کر سکا۔آخر صُوبہ لاہور نے اِس کو بُلایا۔ اور گھوڑے کا سُراغ لگانے کیلئے حُکم دیا۔اُس نے کہا کہ پہلے مجھے وہ موقع جہاں سے گھوڑا چوری گیا ہے۔ دکھلایا جاوے۔ پھر میں کوشش

کروُنگا۔ چنانچہ جب اُس کو موقع دِکھلایا گیا۔ تو کہنے لگا۔ کہ مجھے یہاں پر دو تین رات
رہنے کی اجازت دی جاوے تاکہ میں اپنی اختر شناسی وغیرہ کے حساب سے مجرم
کا پتہ لگاؤں۔ پھر گھوڑے پر سوار ہو کر کہا۔ کہ اِس جوڑی کا گھوڑا مُلک مالوہ میں گورو
ہرگوبند صاحب کے پاس گیا ہوا ہے۔ اب یہ [illegible] سراغ رسانی کی اُجرت میں جاتا ہے
اگر کچھ ہمت ہے تو روک لو۔ لوگ دیکھتے ہی دیکھتے رہ گئے۔ یہ گھوڑے کو اُڑا کر منزلِ
مقصود پر لے آیا۔ اور بیچارے بچھڑے ہوئے جوڑے کو ایک دوسرے سے مِلا کر
ملاحظہ کیا۔

گورو ہرگوبند جی بدھی چند کی اِس چالاکی اور دلیری کو دیکھ کر عش عش کر گئے
اور اِس سے ساری سرگذشت سُنکر ازحد خوش ہوئے۔ اُدھر لاہور میں جب بدھی چند
للکار کر گھوڑے کو اِس طرح پرلے چلا۔ تو ناظم نے بہت سے سوار اُس کے تعاقب
میں دوڑائے۔ مگر اُس جوانمرد کو کوئی نہ پکڑ سکا۔ آخرش ناظم نے کُل حال بادشاہ کے
حضور دہلی میں لکھ بھیجا۔ وہاں سے پوہ سمت ۱۶۸۸ بکرمی میں اُس دس ہزاری
عبداللہ خان۔ سلیم خان۔ بہلول خان وغیرہ مشہور و معروف سپہ سالاراں معہ
بارہ ہزار سپاہ تُرک کے اُن کی گرفتاری کے لئے مامور ہوئے۔ اور ناظمان لاہور اور
جالندھر نے بھی اپنی اپنی فوجوں کو بموجب فرمانِ شاہی روانہ کیا۔ غرضیکہ کل فوج شاہی
قریب بائیس ہزار کے ہو گئی۔ اور اِدھر گورو ہرگوبند صاحب نے بھی جو شجاعت اور
طاقت میں رُستمِ وقت تھے۔ اور ایسے موقع کو دِل سے چاہتے تھے بلکہ خود مول
لیتے تھے۔ اپنے مالوہ مُلک کے ہزارہا قوی اور چیدہ چیدہ جنگجو جوانوں کو جو از قوم برار
سدھو۔ مہراج کے بھلر۔ رندھاوا۔ ولہٹ۔ مان۔ دہالی وال وغیرہ کو معہ دیگر سکھاں
و بہادران کے ہمراہ لیکر متصل موضع لہرا بادشاہی لشکر کے مقابلہ میں مورچے دونوں
طرف سے بندوقوں کی باڑھیں ٹھاں ٹھاں شروع ہو گئیں۔ ہر ایک جوان جو جس
فن میں یکتا تھا۔ اپنے جوہر دکھانے لگا۔ آنجناب کی شجاعت اور شمشیر کی چمک دونوں
نے مِل کر بہادروں کے دِلوں کو حیران کر دیا۔ لڑائی شروع ہو گئی۔ تیروں کی
بارش نے خون کے دریا بہا دیئے۔ اُدھر بادشاہی قواعد دان فوج۔ اِدھر سکھیہ مگر
شانِ ایزدی تھی۔ کہ گورو ہرگوبند صاحب کی طرف جتنے آدمی تھے۔ تو [illegible]

کان بھی کُترتے تھے ۔ ایک ایک دس دس بارہ بارہ کا کام تمام کرتا تھا۔ کوئی شخص پیچھے ہٹنا تو جانتا ہی نہ تھا۔ گورُو ہرگوبند صاحب جو خود تیراندازی کے نشانہ میں اپنا لاثانی نہ رکھتے تھے۔ ایک تیر سے دستہ کے دستہ کو گرانے تھے۔ تھوڑے ہی دِنوں میں بادشاہی فوج کے چھکے چھوٹ گئے ۔ عبداللہ وغیرہ جو نامی سردار تھے۔ سب مارے گئے ۔ گورُو صاحب کی طرف کے آدمی تو عموماً ملکھیہ تھے ۔ دِن بھر لڑتے رہتے ۔ اور رات کو اپنے مکانوں پر چلے جاتے ۔ مگر بادشاہی فوج میدان میں پڑی رہتی ۔ مالوہ کا جنگل و میدان جہاں پانی کا نام ونشان ۔ کھانے کو بھی علیٰ ہٰذا باجرے کے خشک نان ۔ جس کا ایک لقمہ بھی بغیر پانی کے نِگلنا گویا موت سے لڑنا تھا۔ دِن کی تکان رات کی سردی اور پانی کی شان نے بادشاہی فوج کا خود بخود کام تمام کر دیا۔ جو بچ گئے وہ ملکھیہ گورُو صاحب کے مُریدوں نے تہ تیغ کئے۔ آخرش بادشاہی فوج کے آدمی لڑتے ہوئے جب بہت تھوڑے رہ گئے ۔ تو میدان چھوڑ کر دہلی کو بھاگ گئے

مگر چونکہ اُسی وقت بادشاہ کو ملکِ دکن کی مہمات کا بہت زیادہ خیال گذر رہا تھا ۔ دوسرے گورُو صاحب پر فتحیابی حاصل کرنی کوئی فائدہ مند بات نہ تھی ۔ اِسی وجہ سے دوبارہ لشکر کشی کا حُکم دینا مصلحت نہ سمجھا ۔ اِدھر گورُو ہرگوبند صاحب مواضعات کانگڑہ ۔ نوپو ۔ آوائی ۔ سونٹی وغیرہ کے باشندگان کو اپنا مُرید بنانے قصبہ کیرت پور میں جس کو اُنہوں نے اپنے دوست تاراچند کھلوریہ سے سفید اراضی حاصل کرکے معرفت اپنے بڑے لڑکے بابا گوردتہ جی کے اسوج سمت ۱۶۷۸ بکرمی میں آباد کرایا تھا ۔ تشریف لے گئے ۔ تو تاراچند وغیرہ راجگان ۔ کوہستان (جو بوقت نگرانی پنجاب اِن کے ممنون احسان تھے) سُنتے ہی اِن کی خدمت میں آحاضر ہوئے ۔ اور زیارت حاصل کرکے ازحد مسرور ہوئے اور کہنے لگے کہ آپ نے جو اِس طرف کرم فرمایا یہ ہم لوگوں کی عین خوش نصیبی ہے ۔ ہم لوگ آپ کی خدمت کے لئے دِل و جان سے حاضر ہیں ۔ اور کچھ مُدت تک وہیں سیر و شکار کا خوب شُغل رہا ۔

پھر یہاں سے سمت ۱۶۹۰ بکرمی میں دیپ مالا یعنی دیوالی کے میلہ کی تقریب پر گورُو صاحب امرت سر تشریف لے گئے ۔ میلہ میں چاروں طرف سے منڈ لوگ

معہ اپنی اپنی سنگتوں (قافلوں) کے ہزارہا روپیہ کا نقد وجنس لے کر حاضر خدمت ہوئے۔ چونکہ گورُو صاحب ایک مُدت کے بعد امرتسر واپس آئے تھے۔ اِس وجہ سے لوگ اِن کا بہت اشتیاق اور آرزو سے درشن کرتے۔ اور میلہ کی رونق بھی بمقابلہ گذشتہ میلوں کے زیادہ ہُوئی۔ پُوجا اور چڑھاوا بھی بے اندازہ آیا میلہ ختم ہونے پر کار پردازوں کو حسب دستور خلعت وغیرہ دے کر رُخصت کیا گیا۔ اور گورُو صاحب تھوڑے دِنوں بعد باشندگانِ امرت سر کو ہرمندر کی خدمت میں بہ ہمہ تن مصروف رہنے کی ہدایت کر کے خود کرتار پور کو تشریف لے گئے۔

اِسی اثنا میں ایک سوداگر اِسمی کابلی مل ساکن قندہار بمعہ ایک راس اسپ بہت سے تحفہ ہتھیار لے کر خدمتِ گورُو میں حاضر ہوا۔ یہ تمام چیزیں گورُو صاحب نے بابا گوردتا کو بخشیں۔ لیکن پیندے خان کے داماد عثمان خان نے بوجہ حِرص چوری کریں۔ گورو صاحب کے سفید باز کو چُرا کر اپنے گھر میں لے گیا تھا۔ گورُو صاحب نے فہمائش کی کہ تُم کو ایسی ناشائستہ حرکت کرنی واجب نہ تھی۔ بوجہ اِس کے کہ تُم ہمارے نمک پروردہ ہو۔ جس پر اُس کو کچھ اثر نہ ہُوا۔ اور بالکل اِنکاری ہُوا۔ اِس پر گورُو صاحب نے اُس کی گرفتاری کا حُکم کیا۔ خانہ تلاشی سے باز اور بہت سے تحفہ تحائف جو چوری کر کے لے جایا کرتا تھا۔ برآمد ہوئے۔ اِس سے گورُو صاحب نے اُن کو ملازمت سے خارج کر دیا اور کہا۔ کہ اِس کا کچھ اعتبار نہیں۔ اِس پر وہ صُوبہ جالندھر کے پاس جا فریادی ہوا۔ مگر صوبہ مذکور نے جو ایک نہایت جہاندیدہ آدمی تھا۔ اِس کی شکائیت کا کچھ لحاظ نہ کیا۔ بلکہ اُلٹی اِس کو ملامت دے کر کہا۔ کہ تُم لوگ اُن کے نمک پروردہ ہو۔ تم کو ہرگز ایسا نہ کرنا چاہیئے۔ جب اِن لوگوں نے دیکھا کہ یہاں تو دال گلتی نہیں۔ تو وہاں سے رتن چند پسر چندو کرم چند پسر بھگوان وغیرہ دُشمنان بھائی گوروہرگوبند صاحب کو اپنے ساتھ شریک کر کے لاہور میں شاہی دروازہ پر داد و فریاد کے لئے واویلا مچانے لگے۔ جہاں سے انجام کار حاکمان جالندھر و لاہور کو اُن پر سرزنش کا حُکم ہُوا۔

غرض ببیاکھ سمت ۱۶۹۱ بکرمی میں بمقام کرتار پور گوروہرگوبند صاحب کا اپنے نمک پروردہ کی بدولت پھر بادشاہی فوج سے پالا پڑا۔ اِدھر بادشاہ کی

طرف سے کالیخان - پشاوری - جنگ دلیر - ملک انور خان - قطب الدین و امیر خان
مع پنیدے خان وغیرہ نامی نامی و مشہور سپہ سالاران اِدھر گورو
کی طرف سے مُلک جاتی پروہت - بھائی بدھی چند - نانول نانک - باباگوردتاجی
سوراابیرار - جیون رندھاوا وغیرہ بہادران ایک سے ایک بڑھ چڑھ کر میدانِ
جنگ میں باہم زور آزمائیاں کرنے لگے - تین روز تک برابر لڑائی ہوتی رہی
طرفین نے اپنی طرف سے کوئی دقیقہ باقی نہیں چھوڑا - خون کے دریا بہا دیئے - فلک
بھی دہل اُٹھا - آخرالامر تیسرے دن بادشاہی فوج کے پیر ہل گئے - اور کالے خان
پشاوری - جنگ دلیر و قطب الدین وغیرہ سب تیغ ہوئے - پنیدے خان بھی جس
کو اپنے زور کا بہت غرور تھا اور سمجھتا تھا کہ گورو ہرگوبند صاحب کو فتح صرف میری
ہی وجہ سے حاصل ہوتی ہے - خاص گورو صاحب کی تلوار سے مارا گیا ؎

تکبر عزازئیل را خوار کرد + بزندان لعنت گرفتار کرد

اور جو باقی بچے وہ اِدھر اُدھر بھاگ گئے - لڑائی کے ختم ہوتے ہی گورو صاحب
نے وہاں ٹھہرنا مناسب نہ سمجھا اور اسباب وغیرہ لد واکر قصبہ کیرت پور کی طرف
کُوچ کر دیا -

جب گورو صاحب روانہ ہوئے - تو عثمان خان قتل ہونے سے بچ گیا تھا موت
نے آگھیرا - اور میدان خالی دیکھ کر بادشاہی فوج کو پھر لوٹا - قصبہ کرتار پور میں
خوب اچھی طرح لُوٹ مار کا بازار گرم کیا - اور میدان خالی دیکھ کر بہ جمعیت کثیر
گورو ہرگوبند صاحب کے تعاقب میں بے چڑھا - اور جیٹھ سمہ ۱۶۹۱ بکرمی میں پھگواڑ
کے متصل اُن کے خیموں پر اچانک جا پڑا - بندوقوں کا تو کوئی موقع نہ تھا -
دونوں طرف سے کھٹ کھٹ تلوار چلنے لگی - رہیتی - کردلی - بانک کٹار اپنا
اپنا جوہر دکھانے لگیں - جو جس کے ہاتھ لگ گیا - اُسی سے شروع ہو گیا - زمین
خون ڈا ننے لگے - مار! مار!! مار!!! کی پکار مچ گئی - کسی نے کوئی کسر باقی
نہ چھوڑی - اتنے میں عثمان خان ورتن چند - کرم چند وغیرہ سب گرد گورو
ہرگوبند صاحب کے دستِ مبارک سے تلوار کے گھاٹ اُتر کر پار ہولے -
باقی جو بچ گئے جنگ کو خیرباد کہہ کر لاہور کو واپس ہوئے - مگر افسوس کہ گورو

صاحب کی طرف سے بھی بے شمار آدمی قتل ہوئے۔ اور جان و مال دونوں کا سخت نقصان ہوا۔ مگر تاہم انہیں کی سمجھی گئی۔ یہاں سے چل کر گورو ہرگوبند صاحب قصبہ کیرت پور میں آئے۔ اور وہیں ایک عرصہ تک باامن قیام پذیر رہے۔ اِس لئے بادشاہ کو بھی پھر اُن سے پرخاش نہ رہی۔

راجہ تارا چند جو اُس وقت کا ایک بااختیار رئیس تھا۔ گورو صاحب کی آمد کا حال سُنکر فوراً اُن کی خدمت میں حاضر ہوا۔ اور جب تک اُس کا مقام کیرت پور میں رہا۔ وہ اُن کی امداد کرتا رہا۔

بعد ازاں کاتک سمت ۱۶۹۱ بکرمی میں گورو ہرگوبند صاحب حسب درخواست المست صاحب اُداسی فقیر بغرض سیر ممالک مشرقی کیرت پور سے روانہ ہو کر ہردوار گنگاجی پر رونق افروز ہوئے۔ اور وہاں حسب دستور گنگا کا اشنان کر کے براہمنوں کو بہت سا نقد و جنس دے کر بغرض امداد المست فقیر مذکور جس کو کن پھٹے جوگیوں نے مقام نانک متا سے نکال دیا تھا۔ علاقہ پیلی بھیت ضلع بریلی کی طرف روانہ ہوئے۔ اور نجیب آباد نگینہ۔ مراد آباد۔ چندوسی بریلی و پیلی بھیت وغیرہ مقاموں میں قیام کرتے۔ جب منزلِ مقصود پر پہنچے۔ تو وہاں کن پھٹے جوگیوں کو اپنی جُرأت و دبدبہ ہرگوبندی سے فوراً بیدخل کر دیا۔ اور تمام المست جی کا قبضہ کرا دیا۔

پھر وہاں سے انوپ شہر۔ علی گڈھ۔ بلند شہر۔ دہلی و کرنال وغیرہ مقامات کی سیر کرتے ہوئے کیرت پور میں واپس آئے۔ پھر یہاں پر سمت ۱۶۹۵ بکرمی میں بابا گوردتا جی ان کے بڑے لڑکے نے انتقال کیا اور اُس موقع پر جب دھیرمل سے گرنتھ صاحب پاٹھ رکھنے کے لئے مانگا گیا۔ تو اُس نے بالکل انکار کیا۔ گورو صاحب تو پیشتر ہی سے ان مخالفان سے سازش رکھنے میں سخت ناراض تھے مگر اِس وقت گرنتھ صاحب کے نہ دینے سے بہت خفا ہو گئے۔ اور قطعی حکم دیا۔ کہ آئندہ کوئی گورو کا سکھ اگر دھیرمل کا درشن کریگا۔ تو قصوروار ٹھہرے گا۔ اور یہی وجہ ہے۔ کہ سکھ لوگ اب تک دھیرمل کی اولاد سے نفرت کرتے ہیں +

سمت ۱۶۹۶ بکرمی گورو ہرگوبند صاحب کے پوتے گورو ہر رائے صاحب کی نسبت یوں روایت ہے کہ مسمی دیا رام کھتری انگوت سنگی باشندہ موضع انوپ شہر

جس کے گھر چار لڑکیاں تھیں۔ اپنے ملک کی سنگت (جاتری) کے ساتھ گورو صاحب کی خدمت میں حاضر ہوکر ہر رائے صاحب اُن کے بنرہ کیا تھا اپنی سب سے بڑی لڑکی چند کور کی نسبت منظور کرنے کیلئے گذارش کی۔ ادھر اس کی عورت نے جو اپنے شوہر کی تجویز سے بالکل بے خبر تھی۔ گھر میں گورو ہر رائے صاحب کی ماں سے اپنی دوسری لڑکی کشن کور کی بابت علیحدہ گفتگو کی۔ اور رام چند سپرد دیارام نے بھی علیٰ ہذا اپنے دل میں ماں باپ دونوں کی تجویزوں سے بالکل ناواقف ہوکر اپنی ہمشیرہ پریم کور تیسری لڑکی کی بھی شادی انہی کے ساتھ تجویز کرکے گورو ہرگوبند صاحب سے کہہ دیا۔ باقی دیارام کا باپ جو گھر میں ان تجویزوں سے ناواقف رہ گیا تھا۔ سو اُس نے بھی الگ ہی الگ اپنی طرف سے چوتھی لڑکی رام کور کی منگنی کا بھی اُنہی گورو ہر رائے کے ساتھ جن سے آدیوں کی تجویز ہوئی تھی۔ انتظام کیا۔ پرانے وقت میں یہ عام رواج تھا کہ جس شخص کے ساتھ لڑکی کی نسبت کا ایک دفعہ گمان کیا جاوے۔ تو اُس کی شادی اُسی کے ساتھ کی جاتی تھی۔ خواہ اُس بیچاری کو کتنی ہی دقتیں و مشکلات کا اپنی آئندہ زندگی میں مقابلہ کرنا پڑے۔ بلکہ اُس کو ایک امر متعلقہ قوانین مذہب خیال کرتے تھے۔ اب بھی پرانے فیشن کے لوگ اس خیال کے معتقد ہیں۔ اس لیے اُن چاروں لڑکیوں کی نسبت ہر ایک کے خیال بموجب انہی ایک گورو ہر رائے صاحب سے قرار پاکر ١٧ ہاڑ سمت ١٦٩٧ بکرمی کو شادی بھی ہوگئی۔ جہیز میں حسب دستور اقوام راجپوت وچھتری وغیرہ کے ان کے ساتھ چار کنیزیں (توکھی۔ کوٹ۔ کلیانی۔ اودھی دلدکی) آئیں۔

پھر کچھ دنوں بعد ۳ر بھادوں سمت ١٦٩٧ بکرمی کو بدھی چند جو گورو ہرگوبند صاحب کا ایک مشہور زور آور اور بہادر سکھ تھا۔ اپنے لڑکے لعل چند کو اُن کی خدمتمیں سپرد کرکے راہی مُلکِ بقا ہوگیا۔

انہی دنوں میں گورو صاحب نے بابک نامی رباہی (قوال) کے فنا کرنے پر اُس کے بیٹے امیرا کو اُس کی جگہ بیٹھنے کا شرف دیا۔ اور اُس سے اکثر بہادرانِ جنگ کی واریں (ناددیاں) وغیرہ راگوں میں سُنتے۔

سلہ لونڈیاں۔

سمت ۱۶۹۹ بکرمی میں راجہ تاراچند جوان کا دلی معتقد دوست تھا۔ اِن کو مواضعات انندپور و ماکھووال کی اراضیات کی (جن کو گورو تیغ بہادر نے آباد کر کے پیچھے سے بہت رونق دی تھی۔ سند معافی دے دی۔ اور اُن کی خاطر و تواضع میں ہر وقت دل و جان سے حاضر رہتا۔ بعد چندے جب اُن کو اپنی زندگی کے دن بہت کم سُوجھے تو ہر رائے جی اپنے بنیرہ کو ہر طرح پر گدی کے لائق دیکھ کر اپنا جانشین مقرر کیا۔ اور ۱۳ اسوج سمت ۱۷۰۱ بکرمی مطابق سمت ۱۷۴۴ نانک شاہی بھانا جی پسر بابا بڈھا جی کے ہاتھ سے اُن کی رسم سجادہ نشینی بھی ادا کر دی۔ اور خود تارک ہو گئے۔ پھر تھوڑے دنوں ہی بعد یعنی ۱۵ چیت سمت ۱۷۰۱ بکرمی کو گورو ہرگوبند صاحب ۸۸ سال ۹ ماہ ۸ یوم کی عمر میں ۳۷ برس ۱۰ ماہ ایک یوم تک ایام گورئیائی میں ہزارہا جانوں کا اودھار کر کے اِس جہانِ فانی کو چھوڑ کر مُلکِ جاودانی میں جا بسے۔ اِن کے انتقال سے دُنیا پر اندھیرا ہو گیا۔ میدانِ جنگ خالی ہو گیا۔ تمام سُورbir بہادروں کے دل ٹوٹ گئے۔ فلک نے ماتمی لباس بنایا۔ تمام عالم میں کہرام مچ گیا۔ کوئی سکھ ایسا نہ تھا۔ جو پھوٹ پھوٹ کر نہ رویا۔ بالکل اجودھیا کی طرح جیسا رام چندر جی بن باس جانے پر وہاں کا حال ہُوا۔ یہاں بھی علیٰ ہٰذا تمام کوچہ و بازار چھوڑ چرند پرند تک سب صورتِ نقش بن رہے تھے۔ کسی کو کسی کی خبر نہ تھی۔ سب کے سب سرنگوں دریائے غم میں غوطہ لگا رہے تھے۔ چشم سے عالم کے آنسو اِس قدر جاری ہُوئے۔ غرق سر تا پا ہُوئے۔ دریا میں سماج میدانِ شجاعت کو بہت صدمہ پہنچا۔ بہت سے بہادروں نے اِس خبر کے سُنتے ہی خودکشی کر لی۔ بلکہ یہاں تک روایت ہے۔ کہ جب اِن کی چتا کو آگ دی گئی۔ تو راجہ رام پرتاب راجپوت مجرم شاہی جو کچھ مُدت سے جیسلمیر سے بھاگ کر اِن کی خدمت میں پناہ گیر ہُوا تھا۔ اُن کی جلتی ہوئی چتا میں کُود پڑا۔ اور قدموں پر سر رکھ کر انہی کے ساتھ جل کر مر گیا۔ اِس کو دیکھ کر اُس کا بیٹا رام سنگھ بھی کُود کر اپنے باپ کے ساتھ جا ملا۔ اِس طرح بہت سے لوگوں نے قصد کیا۔ مگر گورو ہر رائے صاحب نے سب کو تسلی و تشفی دے کر باز رکھا کیرت پور میں اُن کا پختہ ڈیرہ (یہادہ) سردار بھوپ سنگھ روپڑ یہ کا بنایا ہُوا

پاتال پُوری کے نام سے اب تک موجود ہے۔کوئی جاگیر اِس مکان کے نام سرکار کی طرف سے معاف نہیں ہے۔مگر پُوجا بافراط چڑھتی ہے۔

مُصنف دلستان مذاہب اِن کی بابت یُوں خامہ فرسائی کرتا ہے۔کہ سمت ۱۶۸۲ بکرمی میں میری گورو صاحب سے مُلاقات ہُوئی۔اور وہ مجھ سے ہمیشہ بے تکلفانہ بارتباط پیش آتے رہے۔میں نے جو کچھ گذشتہ پانچ گوروؤں کی بابت اپنی کتاب میں درج کیا ہے وہ سب انہی سے سُنکر اور اُن کا جو کچھ حال لکھا ہے۔وہ سب میری چشم دید ہے۔

اُنہوں نے دلستان مذاہب میں جو کچھ تاریخی حالات گورو ہرگوبند صاحب کے قلمبند کئے ہیں۔گو بہت اختصار کے ساتھ ہیں۔تاہم جو کچھ اِس کتاب میں اِن کی بابت کم و بیش درج کیا گیا ہے۔اُس کی بالکل تصدیق کرتے ہیں۔فقط۔

گورو ہر رائے صاحب

بادشاہی ہفتم

یہ گورو صاحب بابا گوردتا جی کے بیٹے اور گورو ہرگوبند جی کے پوتے تھے۔ماگھ شُدی دُوج سمت ۱۶۸۶ بکرمی کو اِتوار کے دِن ۱۰ بجے رات کے وقت کیرت پور میں بعہد شاہجہان بادشاہ ماتا نہال کور کے لبطن سے پیدا ہُوئے۔بچپن سے ہی اِن کی طبیعت میں معرفتِ الٰہی و حق شناسی کے آثار نمایاں تھے۔اپنے دادا گورو ہرگوبند صاحب کی حاضر باشی کو بہت پسند کرتے ہیں۔اور وہ بھی علیٰ ہذا اِن سے بہت محبت کرتے اساڑھ سمت ۱۶۹۷ بکرمی میں دیا رام کھتری باشندہ انوپ شہر کی بیٹیوں سے جن کا مُفصل ذکر گورو ہرگوبند صاحب کے بیان میں ہو چکا ہے۔اِن کی شادی ہُوئی اور ۲ بیساکھ سمت ۱۷۰۱ بکرمی کو یہ چودہ سال ۱۰ ماہ ۲۴ یوم کی عمر میں گدی نشین ہُوئے۔یہ غائت درجہ کے رحیم و خدا ترس تھے۔یہی وجہ ہے۔کہ جنگ و جدل کو زیادہ پسند نہیں کرتے تھے۔اور ہمیشہ عبادت و ریاضت میں مصروف رہتے۔حتےٰ الامکان دیدہ و دانستہ کسی کو نقصان نہ پہنچاتے۔ایک دفعہ کا ذکر ہے۔کہ آپ باغ کی سیر فرما رہے تھے۔اتفاقاً جامہ کی رگڑ سے (جو اُس زمانہ میں بڑا بھاری ۱۰۸ کلیوں کا ہوتا تھا) چند پھول ٹوٹ کر گر پڑے۔دیکھتے ہی بہت افسوس

کرنے لگے۔ اور آئندہ سے ہمیشہ دامن اُٹھا کر چلنا اختیار کیا۔

حق پسند اِس قدر تھے جس کا بیان نہیں۔ ایک مرتبہ شاہ روم کا سفیر دہلی سے واپس ہوتا ہُوا راستہ میں اِن کی پاکبازی کا شہرہ سُنکر اِن کی زیارت کے واسطے آیا۔ اور دورانِ گفتگو میں اُن سے پُوچھنے لگا کہ خدا کی بارگاہ میں حضرت عیسےٰ و موسےٰ و حضرت محمد صاحب وغیرہ کُل پیغمبروں میں سے کِس کو زیادہ دخل ہے۔ اور کون شفاعت کرا سکتا ہے۔ جس کا جواب اُنہوں نے یہ دیا۔ کہ ہر ایک کی نجات اِس کے نیک اعمال پر منحصر ہے۔ بدوں نیک افعال کے کوئی شفاعت نہیں کر سکتا۔ ہر ایک ہر ایک پیر فقیر رسُول پیغمبر و اوتار خود اپنے اپنے کردار کا جوابدہ ہے۔ جتنے ایسے ایسے صاحبِ کمال لوگ ہو گزرے ہیں۔ اور آئندہ ہوں گے۔ سب اِسی طرح اپنے اپنے افعال کا نتیجہ اُٹھاتے رہے ہیں۔ اور اُٹھائیں گے۔ جب وہ خود حساب سے خالی نہیں تو دوسرے کو بلا حساب کیونکر نجات دِلا سکتے ہیں۔ حضرت محمد صاحب نے بھی اپنی خاص والدہ کو (جب اُس نے اپنی نزع کی حالت میں کہا۔ کہ مجھے اللہ سے شفاعت دِلا) کہا تھا کہ دوزخ اور بہشت تجھ کو تیرے اعمال دِلائیں گے۔ مَیں کچھ نہیں کر سکتا۔ بلکہ میری امداد یا شفاعت خیال کرنا ہی خلاف ایمان ہے۔ اِس لئے جو لوگ پیشوا اور پیغمبروں کے بھروسہ پر نیک کرداروں کو چھوڑ دیتے ہیں۔ اور عبادت نہیں کرتے۔ ہرگز نجات کے مستحق نہیں ہوں گے۔ سفیر مذکور اِس جواب کو سُنکر ازحد محظوظ ہُوا بلکہ اُس نے اِس کو اپنے حالاتِ سفر میں بہت تعریف کے ساتھ درج کیا ہے۔

اُس زمانہ میں شاہجہان کے چاروں شہزادوں میں سلطنت کے معاملہ پر باہم نفاق پڑ رہا تھا۔ ایک دوسرے کی فکر میں رہتا تھا۔ اورنگ زیب نے دارا شکوہ کو جو ولیعہد تھا۔ باورچی کی سازش سے شیر کی مُوچھ کا بال کھانے میں ڈلوا کر بیمار ڈلوا دیا تھا۔ اور چاہتا تھا کہ وہ مر جائے۔ تو اُس کی جگہ مجھ کو ملے۔ حُکمانے علاج میں یہ بیان کیا کہ تا وقتیکہ دس تولہ کا ایک ہلیلہ زرد اور چار تولہ کا ایک لونگ نہ ملے۔ شہزادہ کا صحت پانا محال ہے۔ آخرش بڑی تلاش اور جُستجو کے بعد معلوم ہُوا۔ کہ

دونوں نایاب چیزیں گورو ہررائے صاحب کے دوائی خانہ میں ملیں گی۔ چنانچہ بادشاہ نے وزیر خان کو اُن کی خدمت میں دونوں چیزوں کے لانے کے لئے روانہ کیا۔ ہرچند اورنگ زیب نے اُن کو منع کر بھیجا مگر اُنہوں نے اپنی خدا ترسی اور حق شناسی سے انکار کرنا بعید سمجھ کر ۸ رچیت سمت ۱۷۰۵ بکرمی کو دونوں چیزیں دوائی خانہ سے نکلوا کر وزیر خان کو دیدیں۔ جس کے کھاتے ہی بیان کیا گیا ہے کہ داراشکوہ بہت جلد تندرست ہو گیا۔

پھر کاتک سمت ۱۷۰۷ بکرمی میں داراشکوہ خود اُسی کا شکریہ ادا کرنے کے لئے لاہور جانے کے وقت گورو ہررائے صاحب کی خدمت میں بمقام کیرت پور معہ تحفہ تحائف حاضر ہوا۔ اور کہتے ہیں کہ بہت کچھ مال وزر دے کر اُن کے لنگر کے اخراجات کے لئے کچھ جاگیر بھی وقف کرنی چاہی۔ مگر اُنہوں نے قطعی انکار کیا۔ اور کہا کہ خدا کے لنگر کو کسی جاگیر وغیرہ کو خاص کر محتاج کرنا گویا اِس کی یافت کو محدود کرنا ہے۔ ان کی اس بے برگی و لاطمعی سے داراشکوہ نے بہت ہی خوش ہوا۔ بلکہ بیان کیا جاتا ہے۔ کہ اِس موقع پر داراشکوہ نے اِن کی تعریف میں ایک قصیدہ بھی تصنیف کر کے نذر کیا تھا۔ جب وہ رُخصت ہو کر لاہور گیا۔ تو شروع سمت ۱۷۰۸ بکرمی میں والیان ہندور دکھلور اِن کی خدمت میں زیارت کے لئے آئے۔ اِنہوں نے اُن کو گرم گرم کڑاہ پرشاد کھانے کے لئے عطا کیا۔ جیسا کہ اُن کا دِلی منشا تھا اور دھرم کا اُپدیش کر کے اُن کو رُخصت کیا۔ بعد ازاں کیرت پور سے روانہ ہو کر ملک دوآبہ میں جالندھر و مواضعات ہیلی کلاں پرگنہ ہوشیار پور۔ دہریاں دیلاں و ہیلی کلاں وغیرہ میں اپنے مریدوں کو اپنے سچے دھرم کے اُپدیش سے فیضیاب کرتے۔ قصبہ کرتارپور کے باہر جہاں اب ایک گوردوارہ موسومہ ٹاہلی صاحب کے نام سے بنا ہوا موجود ہے۔ جا ٹھہرے وہاں اپنے بڑے بھائی دھیر مل سے مِلکر کچھ مُدت تک قیام رکھا +

سلہ بیان کیا گیا ہے۔ کہ گورو ہررائے صاحب کو ایک فقیر نے چار دانہ ہلیلہ کے کسی ولایت کے پہاڑوں میں سے لیکر بطور تحفہ دیئے تھے۔ یہ وزن میں چودہ دوس دس تولہ کے تھے۔ روایت ہے کہ دہنتر دیر جو ہندوؤں کا ایک مشہور حکیم ہوا ہے۔ سمندر میں سے دونوں ہاتھوں میں اِسی قسم کی ہلیلہ لے کر نکلا تھا

بعد چند ماہ وہاں سے روانہ ہو کر مواضعات بنبیلی۔ بھنگرنی۔ فرال۔ بندوواں دیپلاہی وغیرہ میں قیام کر کے اپنے سکھوں کو اکال پورکھ کا سچا اُپدیش کرتے دریائے ستلج کو عبور کر کے سنگھانوالی ہوتے ہوئے موضع ڈرولی میں جا داخل ہوئے۔ یہاں سب لوگوں نے ان کی تواضع و مدارات میں کوئی دقیقہ باقی نہ چھوڑا۔ نہایت اعتقاد سے ان کی خدمت کرتے رہے۔ یہاں تک کہ اُن کو سات آٹھ ماہ تک وہیں رکھا اس موضع میں جب تک رہے خوب رونق رہی۔ ہر وقت ست سنگ۔ کتھا کیرتن اور اکال پورکھ کے بھجن وشنا کا شغل بنا رہا۔ لنگر الگ گرم رہتا۔ غریب و غربا امیر و امرا سب کو ہر ایک قسم کا عمدہ عمدہ کھانا وقت پر مل جاتا۔ اور ہر ایک ملک کے مرید آپ کی زیارت کو وہاں پہنچتے رہے۔

پھر بہ سمت ۱۷۱۰ بکرمی میں اپنی دادی داموردی جی کی سمادھ اور ایک چاہ تعمیر کرا کے ملک مالوہ کے سکھوں کی درخواست پر موضع تہل موگا وغیرہ میں فرد کش ہوتے۔ بعدازاں سمت ۱۷۱۱ بکرمی میں موضع بیدووالی میں تشریف لے گئے۔ وہاں مسمیان موہن۔ کالا۔ کرم چند۔ سنتو و محبت وغیرہ از بزرگوان راجگان پھول ان کی خدمت میں حاضر ہو کر نہایت عجز و انکساری سے عرض کرنے لگے کہ اقوام کوڑا بھولر۔ وڑہالیوال جو آپ کے سکھ ہیں۔ ہم کو بہت ستاتے ہیں۔ جس سے ہم ایک عذاب میں گرفتار ہیں۔ ہماری فریاد تو آپ ہی تک ہے۔ کیونکہ ہم لوگ بھی صرف آپ ہی کے سکھ ہیں۔ بغیر آپ کی سفارش کے ہم لوگوں کا یہاں رہنا ہرگز نہیں ہو سکتا۔ اس پر گورو صاحب نے جبت پرانا وغیرہ اقوام کوڑا کے سرغنہ کو بلوا کر اُن لوگوں کے واسطے بہت کچھ کہا۔ مگر اُنھوں نے ایک نہ مانی اور یہ عذر کیا۔ کہ اگر ان لوگوں کو چاہ بنانے کی اجازت دی جاوے۔ تو پھر رفتہ رفتہ یہاں کے مالک بھی ہو جاویں گے۔ جس پر گورو صاحب نے فرمایا۔ تم خود ہی ان کے مطیع ہو جاؤ گے۔ موہن و کالا وغیرہ سے یوں در افشاں ہوئے۔ کہ تم لوگ یہاں سے چل کر جہاں تم کو شام ہو جاوے وہیں اپنا جھنڈا لگا کر گاؤں آباد کرو۔ اور چاہ وغیرہ تعمیر کرانا شروع کر دو۔ اگر تم سے یہ لوگ مزاحم ہوں گے۔ تو ہم تمہاری مدد کریں گے۔ وہ بہ تعمیل ارشاد اُسی وقت روانہ ہو پڑے۔ اور جب اُس مقام پر جہاں اب موضع مہراج آباد

ہے پہنچے۔ تو آفتاب غروب ہو گیا۔ چنانچہ اُنہوں نے وہیں ڈیرہ جما کر اُس جگہ کو آباد کرنا شروع کر دیا۔ یہ خبر پا کر اقوام کوڑا نے اُن کی بیخ کنی کے واسطے اُن پر حملہ کیا۔ لیکن وہ بہ مدد گورو صاحب غالب رہے۔ اور اُس میں جیت پورانا وغیرہ بہت سے آدمی کام آئے۔ اس وقت وہ گاؤں بھی جواب مہراج کے نام سے مشہور ہے۔ آباد ہو گیا۔ اور کنواں بھی بآسانی تیار ہو گیا۔ اُس کنوئیں کو اب تک وہاں کے باشندے گورو ہر رائے صاحب کا کنواں کہتے ہیں۔

اِس کے بعد چونکہ چودہری کرم چند اُسی جیت پورانا کی لڑائی میں لڑ کر شہید ہو گیا تھا۔ اور اِس کے دونوں بیٹے پھول و سندلی یتیم رہ گئے تھے۔ اِس لئے اِس کے بھائی کالا نے اپنے دونوں بھتیجوں کو جو ابھی چھوٹے چھوٹے تھے۔ کاندھے پر اُٹھا کر گورو صاحب کے قدموں پر لا رکھا اور اُمیدوار بخشش کا ہوا۔ ذکر ہے کہ طفلک پھول نے اپنے چچا کالا کی تربیت سے اِس اپنے شکم کو نقارہ کی طرح بجا کر گورو صاحب سے یہ اشارہ کیا۔ کہ میں بھوکا ہوں۔ جس پر گورو صاحب نے خوش ہو کر فرمایا کہ یہ ایک اقبال مند شخص ہوگا۔ اور دریائے ستلج سے جمنا تک حکومت کرے گا۔ چنانچہ ویسا ہی ہوا۔ ریاست ہائے پٹیالہ جیند نابھہ جن کا اِس وقت جمنا تک راج پھیلا ہوا ہے۔ اُنہی کی اولاد ہیں۔ اور اِسی واسطے راجگان پھول کے نام سے پکارے جاتے ہیں۔

جب کالا اپنے بھائی کے بیٹوں کو گورو صاحب سے مژدہ مبارک دِلا کر گھر واپس لے گیا۔ تب اُس کی عورت نے طنزاً یہ کہا۔ کہ اپنے فرزندوں کو کیا دِلایا؟ شریک زادوں کی رعایا بنایا۔ اچھا کیا۔ اِس پر چودھری کالا پھر دوبارہ گورو صاحب کی خدمت میں جا کر اپنے خاص لڑکوں کے لئے بھی فضل کا اُمیدوار ہوا اُنہوں نے فرمایا۔ کہ جابتری اولاد بھی معافی دار ہوگی۔ چنانچہ ایسا ہی ہوا۔ اُس کی اولاد لونگڈ ہے کمٹی والے سردار اب تک نہایت خوشحال اور فارغ البال حالت میں چلے آتے ہیں۔

اِنہی ایام میں بھائی گورا ولد بھگتو نے جیتا چو برادر گورو صاحب کو (جو ہمیشہ اُس کو ناشائستہ کلمات بطور ظرافت سے پیش آتا تھا۔ اِس ناجائز حرکت سے

گورُو صاحب نے بہت رنجیدہ خاطر ہو کر گورا کے حق میں بہت سی بد دعائیں دیں۔ کہ اے گورا تُو پھانسی کی سزا کا مستوجب ہے۔ گورا ابدیں عرض کہ میرا یہ گناہ معاف ہو جاوے۔ ہمیشہ گورو صاحب کے خیمہ لگنے سے تین کوس پیچھے اپنا ڈیرہ رکھتا۔ کیونکہ گورُو صاحب نے اِس کو سامنے آنے سے باز رکھا ہُوا تھا۔ چنانچہ گورُو صاحب تو آگے آگے تشریف لے جاتے تھے۔ یہ سب پیچھے اُن کے قبائل وغیرہ کی ڈولیوں اور خزانہ پر محمدیار بیگ خان نے جو شاہی فوج لیئے جاتا تھا۔ حملہ کر دیا۔ گورا اپنے ہمراہی سواران کے ساتھ وہاں پہنچ کر مقابلہ میں ہو کر بڑی بہادری اور جوانمردی کی داد دے کر بادشاہی فوج کو فرار کر دیا۔ جس سے خزانہ گورُو صاحب بحفاظت پہنچا۔ جب ماتا صاحبہ کی زبانی گورُو صاحب نے بھائی گورا کی بہادری کا حال سُنا۔ تو اُس کا گناہ معاف کر کے اُس کو مُلک مالوہ کی سکھی بخشی۔

انہی دنوں سمت ۱۷۱۳ بکرمی میں جب اورنگ زیب بادشاہ نے اپنے باپ شاہجہان کو آگرہ کے قلعہ میں قید کر دیا۔ اور ولیعہد دارا شکوہ اپنے بڑے بھائی کی جان لینے کے درپے ہُوا۔ تو وہ اُس کے مقابلہ کی تاب نہ لا کر اپنی جان بچانے کے لیئے افغانستان کی طرف بھاگ نکلا۔ اور دریائے بیاس کو عبور کر کے اِن کی خدمت میں آ حاضر ہُوا۔ گیارہ سو اشرفی معہ چند عمدہ عمدہ تحائف کے نذر کر کے دُعا خیر و امداد کا مستدعی ہُوا۔ لیکن ابھی گورُو صاحب نے کچھ جواب دیا تھا کہ بادشاہی فوج اِس کے تعاقب میں آن پہنچی۔ جس کو سُنتے ہی شہزادہ کے حواس باختہ ہو گئے۔ اور اِن سے ملتمس ہُوا کہ اگر ایک روز کے لیئے آپ اِس بلائے ناگہانی کو دریا سے پار نہ اُترنے دیں۔ تو میں لاہور پہنچ جاؤں۔ اور میری جان بچ جاوے۔ چنانچہ گورُو صاحب نے ایسا ہی کیا۔ یعنی اپنی فوج اور مُریدوں کو دریا کے کنارہ پر بھیج کر شاہی فوج کے مقابلہ میں کھڑا کر دیا۔ جس نے اُن کو ایسا روکا کہ وہ واپس ہو گئی۔

ادھر اِس اثنا میں دارا شکوہ لاہور پہنچ کر وہاں سے افغانستان کی طرف بھاگ گیا۔ اور گورُو صاحب گوبند وال سے روانہ ہو کر کھنڈور صاحب دیتر نارن صاحب ہوتے ہوئے بتقریب دیوالی تشریف لے گئے۔ اور وہاں سے چند روز

قیام کر کے بعد اختتام میلہ پھر گوبند وال میں واپس آ گئے۔ اور کچھ دن وہاں ٹھہر کر مواضعات بسیلی۔ نور محل۔ حکیم پورہ۔ پلاہی کا دورہ کرتے کیرت پور اپنے اصلی مسکن پر واپس تشریف لائے۔

ادھر اورنگ زیب نے تخت پر بیٹھتے ہی تعصب کی تلوار کھینچ لی۔ ہندوؤں کو بزور شمشیر اسلام میں لانے لگا۔ گاؤں کے گاؤں اور شہر کے شہر مسلمان کر دیئے گورو ہر رائے صاحب کو بھی جو اس زمانہ میں ہندوؤں کے پیشوا متصور ہوتے تھے کل پنجاب کے ہندوؤں کو مسلمان بنانے کی غرض سے اسلام میں لانا چاہا۔ اور ان کو دارا شکوہ کی امداد کے الزام میں طلب کر بھیجا۔ جس پر گورو صاحب خود تشریف نہ لے گئے۔ مگر اپنی جگہ اپنے بڑے بیٹے رام رائے کو یہ ہدایت کر کے بھیج دیا۔ کہ اگر تم اپنے دھرم اور بزرگوں کے قواعد پر قائم رہو گے۔ تو میں ہر وقت تمہاری مدد پر رہوں گا۔ جو کچھ تم چاہو گے وہی ہو جاوے گا۔

گور بلاس وغیرہ پوتھیوں میں (جن سے گوروؤں کی سوانحمری کا سبق ملتا ہے۔ ان کے وہاں پہنچ کر اورنگ زیب کو صدہا قسم کے معجزات وغیرہ دکھلانے کی بابت بہت کچھ لکھا ہے۔ مگر انجام کار یہ ہے۔ کہ جب اورنگ زیب نے رام رائے جی سے یہ پوچھا کہ گورو نانک صاحب نے یہ فرمایا ہے۔ کہ "مٹی مسلمان کی پیڑے پئی کمہار" اس کا کیا مطلب ہے۔ تب انہوں نے بجائے اس کے کہ صاف صاف ترجمہ کرتے۔ بادشاہ کی مروت و خوشامد سے یہ کہہ دیا۔ کہ حضرت کاتب کی یہ غلطی ہے۔ اصل میں یہاں پر "مٹی بے ایمان کی" ہونا چاہیئے۔ بادشاہ اس کے جواب سے بہت خوش ہوا بلکہ سختی کرنے کے بہت مہربان ہو گیا۔ لیکن جب گورو ہر رائے صاحب نے یہ خبر پائی۔ کہ رائے رام نے اپنے دھرم کا مطلق خیال نہ کر کے بادشاہ کی خوشامد کی ہے۔ اسی وقت ان کو اپنی فرزندی سے بیدخل کر دیا۔ اور کہلا بھیجا کہ تم نے سچ کو چھپایا جھوٹھ بتلایا ہے۔ تم ہم کو اپنا منہ تک نہ دکھلاؤ۔ بلکہ اپنے تمام سکھوں کو بھی اس کے ساتھ ملنے سے منع کر دیا۔ رام رائے اس بات کے سنتے ہی فوراً کیرت پور میں واپس آئے۔ اور بہت کچھ کوشش کی کہ ان کا قصور معاف کیا جائے۔ مگر گورو صاحب

نے اُن کی صُورت تک نہ دیکھی۔ لاچار وہ حیران ہوکر لاہور کی طرف چلے گئے۔
اُن کے لاہور جانے کے کچھ مُدت بعد گورُو ہر رائے صاحب نے اپنے دوسرے
چھوٹے صاحبزادہ سری ہر کرشن جی کو جن کی عمر اُس وقت صرف پانچ سال کی تھی
اپنا جانشین قرار دے کر ۳۱ سال کی عمر میں ۱۷ سال ۵ ماہ ۸ یوم سال گوریائی
کر کے سمت ۱۷۱۸ بکرمی میں کاتک سُدی نومی اتوار کو چھ گھڑی دِن رہے کے
وقت راہی ملک بقا ہو گئے۔ اِن کی سمادھ قصبہ کیرت پور پتال پوری میں بہمارت
پختہ اب تک موجود ہے +

سری ہر کرشن صاحب

سری ہر کرشن جی دھیائے + جس ڈِٹھے سب دُکھ جائے

بادشاہی ہشتم

یہ گورُو ہر رائے صاحب کے ہاں کشن کور کے شکم سے سمت ۱۷۱۳ بکرمی میں
ساون بدھی دسمی کو چار گھڑی دِن چڑھے کے وقت پیدا ہُوئے اور ۱۰ کاتک سمت ۱۷۱۸
بکرمی کو پانچسال ۳ ماہ ایک یوم کی عمر میں اپنے باپ کی جگہ گدی پر بیٹھے۔
باوجود اِس کے کہ یہ اِس قدر چھوٹی عمر میں ایسی جلیل القدر جگہ پر ممتاز
ہوئے مگر ان کا استقلال و جاہ و جلال اپنے بزرگوں سے کسی طرح پر کم نہ تھا۔
اِن کی اُس زمانہ کی باتیں سُن سُنکر ایک حیرت پیدا ہوتی ہے۔ ہر مذہب اور ہر فرقہ
کے صاحب کمال لوگ اِن کو دیکھنے کے لئے آتے تھے۔ ہر وقت اِن کے پاس لوگوں
کا ہجوم رہتا تھا۔ جو کچھ زبانِ مبارک سے فرماتے۔ نہایت موزوں اور قیمتی ہوتا تھا۔
غرض اُنہوں نے اپنی والدہ کے مشورہ سے انتظام کاروبار گوریائی میں کسی قسم کا
فرق نہ آنے دیا۔ رام رائے اِن کا بڑا بھاری جو عاق کر دیا گیا تھا۔ اِس خبر کے
سُنتے ہی کہ یہ گدی پر بیٹھ گئے ہیں۔ بے چین ہو گیا۔ اور حسد کی آگ میں جلنے
لگا۔ فوراً اورنگ زیب بادشاہ دہلی کے پاس جا کر خواستگار ہُوا کہ ہر کرشن میرے
چھوٹے بھائی کو جو ابھی پانچسال کا ہے۔ خوشامدی لوگ سچا بادشاہ کہہ کر لُوٹ

رہے ہیں۔ اور سات پشت کی دولت وعمدہ عمدہ تحفہ تحائف جو ہمارے بزرگوں
نے جمع کئے تھے۔ وہ سب کاربردار لوگ تباہ کر رہے ہیں۔ علاوہ اس کے
وہ اپنی بالکل صغیرسن کے باعث گورپائی کے لائق ہرگز نہیں۔ حضور بلاکر
اس کا امتحان کریں۔ ہم میں سے جو لائق ہو وہ گدی کا مالک کیا جاوے۔

چنانچہ بادشاہ اورنگ زیب نے راجہ جے سنگھ سوامی والئے جے پور کو گورو
ہرکرشن صاحب کے بلانے کے لئے قصبہ کیرت پور جانے کا حکم دیا۔ جب راجہ
صاحب کے آدمی اُن کے پاس گئے۔ تو انہوں نے کل کاروبار مسنداں (کارپرداز)
کے تعلق کرکے دہلی کی طرف کوچ کر دیا۔

بیان کیا گیا ہے۔ کہ جب یہ روانہ ہوئے۔ تو ان کے ہمراہ ہزارہا سکھ چلدیئے
مگر انہوں نے موضع پنجوکرہ میں پہنچ کر ایک طویل خط کھینچا۔ اور حکم دیا۔ کہ کوئی سکھ
بدوں ہماری اجازت کے اس خط سے آگے نہ بڑھے۔ چنانچہ سب لوگ وہیں
رہ گئے۔ اور یہ وہاں سے روانہ ہو کر معہ اپنی والدہ صاحبہ کورو کھیشتر میں تشریف
لے گئے۔ یہاں پر روایت ہے۔ کہ پنڈت لعل جی نے ان سے کہا۔ کہ اگر آپ سچے ہرکرشن
ہیں۔ تو کرشن جی نے جو گیتا بنائی ہے۔ اس کا مطلب سمجھادیں۔ تب انہوں نے ایک
چھجو نامی جھیور جو کہ گونگا اور جاہل تھا سے گیتا کے معنے کرا کے پنڈتوں کو ایسا شرمندہ
کیا۔ کہ وہ متعجب ہو کر ان کے معتقد ہو گئے۔

پھر یہاں سے روانہ ہو کر جب یہ دہلی کے قریب پہنچے۔ تو راجہ جے سنگھ
سوائی خود ان کی پیشوائی کے لئے آیا۔ اور نہایت عزت سے لے جا کر ان کو اپنے
خاص مکان پر ٹھہرایا اور دوسرے روز ان کو محل میں درشن کرنے کے لئے بلایا۔
جب یہ محل میں گئے۔ تو پٹ رانی ان کی عظمت کا امتحان کرنے کے لئے خود نیچے
جگہ پر بیٹھ گئی۔ اور دل میں ارادہ کیا کہ اگر یہ واقعی صاحب کمال ہوں گے۔ تو میری
گود میں آ بیٹھیں گے۔ چنانچہ ایسا ہی ہوا۔ گورو جی اسی کی گود میں جا بیٹھے۔ ان کی
اس دور اندیشی اور قیافہ شناسی کو دیکھ کر کل رانیاں دنگ ہو گئیں۔ اور سب
اپنی اپنی طرف سے نذر ونیاز پیش کر کے اولاد کی خواہاں ہوئیں۔ چنانچہ ان کی دعائے
خیر سے پٹ رانی کے ہاں اولاد ہو گئی۔ جب یہ محلوں میں رانیوں کے پاس تشریف

رکھتے تھے۔ اُس وقت پیچھے سے معظم شاہ شہزادہ جو اُن کا ہمعصر تھا۔ حسب الیماء بادشاہ مع چند امراء کے اِن سے ملنے کو آیا تھا۔ مگر بوجہ عدم موجودگی گورُو صاحب کے واپس چلا گیا۔

روایت ہے کہ اِن دِنوں دہلی شہر میں ہیضہ کی وبا بہت پھیلی ہوئی تھی جس باغیچہ میں گورُو صاحب مقیم تھے۔ حُکم دیا۔ کہ جو کوئی اِس کنوئیں کا پانی جس میں سے ہم پانی پیتے ہیں۔ پیئے گا۔ اُس پر وباء اثر نہ کرے گی۔ چنانچہ ایسا ہی ہوُا۔ کہ جو کوئی اِس کوئیں سے پانی پیتا صحت یاب ہو جاتا۔ اِس سے گورُو صاحب کی عظمت کا شہرہ تمام دہلی میں پھیل گیا۔ اور ہر وقت لوگ گورُو صاحب کے پاس آنے لگے۔

بادشاہ نے اپنے شہزادہ کو گورُو صاحب کی خدمت میں بھیج کر درشن کے واسطے خواہاں ہوُا۔ لیکن گورُو صاحب تشریف نہ لے گئے۔ چند ماہ کے بعد وہیں رہ کر بعارضہ چیچک بیمار ہو کر سات برس کی عمر میں چیت سُدی ۱۴ سمت ۱۷۲۱ بکرمی کو صدہا روپیہ کا کڑاہ پرشاد تقسیم کرا کے بھائی گوردتا جی کو ایک ناریل اور پانچ فلوس دیکر حُکم دیا۔ کہ بابا بکالے۔ یعنی نہم گورو موضع بکالے میں ملیں گے۔ اور خود انتر دھیان ہو کر راہی مُلک جاودانی ہو گئے۔ اِن کا ڈیرہ موسومہ بالاجی (سمادھ) دہلی سے چار کوس کے فاصلہ پر دکن کی طرف جمنا کے کنارہ پر عمارت پختہ اب تک موجود ہے۔ عام سِکھ لوگ وہاں زیارت کے لئے جاتے ہیں۔

گورُو تیغ بہادر جی

پادشاہی نہم

یہ گورو ہرگوبند صاحب کے سب سے چھوٹے نہایت سعادتمند اور دانشمند فرزند تھے۔ ۱۹ ار نگھر سمت ۱۶۷۸ بکرمی کو اِتوار کے دِن آدھی رات کے وقت امرت سر میں نانکی جی کے شکم سے پیدا ہوُئے۔ اور ۱۵ اراسوج سمت ۱۶۸۶ بکرمی کو اِن کی نو سال کی عمر میں گوجری جی سے بمقام کرتارپور شادی ہوئی۔

بیان کیا گیا ہے۔ کہ اِن کو اپنے باپ سے از حد محبت تھی۔ جنگ وغیرہ جیسے موقعوں پر بھی ہمیشہ انہی کے ہمراہ رہا کرتے۔

جب گوریائی کی گدی گورو ہر گوبند صاحب اِن کے بڑے بھائی بابا گوردتا جی کے بیٹے گورو ہر رائے صاحب کو عطا کر کے راہی مُلکِ عدم ہونے لگے۔ تو اِن کی والدہ نے اُن سے گذارش کی کہ میرے بیٹے کے حق میں کوئی دعا خیر فرمائیں۔ جس پر اُنہوں نے اپنے خاص دستِ مبارک کا ایک رومال و ایک مالا مروارید و چند ہتھیار اُن کو دے کر وصیت کی کہ دُنیا میں ہر ایک شے اپنے اپنے وقت کی محتاج ہوتی ہے جب تمہارے نورِ چشم کا وقت آوے گا۔ تو وہ بھی ایک نہایت مشہور صاحب عبادت[1] دریافت اور تارک شخص دھرم پر اپنی جان تک قربان کرنے والا گورو ہو گا۔ تم فی الحال صبر رکھو۔ اور جب وقت آوے تو اِن چیزوں کو اپنے بیٹے کو دے دینا۔ اُسی روز سے اِن کی والدہ معہ اِن کے موضع بکالہ میں جا آباد ہوئیں +

جب گورو ہر کشن صاحب کی وصیت کی خبر موضع بکالہ میں پہنچی۔ تو دھیرمل وغیرہ بہت سے سوڈھی اپنے اپنے گھر علیحدہ علیحدہ بائیس مسندیں لگا حسب حیثیت شان و شوکت بنا گورو بن بیٹھے۔ مگر یہ گورو جن کے واسطے خاص وصیت ہوئی تھی۔ خاموش اپنے گھر میں گوشہ نشین رہے اپنی پہلی عادت کے موافق ہر وقت مراقبہ و مکاشفہ میں مشغول رہتے اور کسی سے کچھ سروکار نہ رکھتے۔ اِسی اثنا میں جب ایک بڑا سوداگر سکھ مکھن شاہ نامی قوم لبانہ ساکن ٹانڈہ ضلع جہلم اپنی کمائی سے دسواں حصّہ لیکر گورو صاحب کی خدمت میں موضع بکالہ میں پہنچا۔ تو یہاں گھر گھر گورو دیکھ کر نہایت ششش و پنج میں ہُوا۔ آخر اپنے دِل میں یہ ٹھان کر کہ جو اصل گورو ہوگا۔ وہ خود مانگ لے گا۔ سب کے سامنے ایک ایک دو دو اشرفی نذر گذارتا گیا۔ جب کسی نے کچھ نہ کہا۔ تو اُس نے حیران ہو کر لوگوں سے دریافت کیا۔ کہ کوئی اور بھی گورو باقی ہے؟ تب کسی نے اُس سے کہا۔ کہ ہاں ایک اور بھی مست دیوانا تیغا ہے۔ جو اس جگہ رہتا ہے۔ چنانچہ اُس نے وہاں بھی جاکر ایک اشرفی نذر کی۔ لیکن اُنہوں نے فرمایا۔ کہ بھائی گورو کی منّت تو پانچسد اشرفی تمہارے ذِمہ ہیں۔ تم ایک کیوں دیتے ہو۔ اِس کے سُنتے ہی وہ چشم پُر آب ہو کر اِن کے قدموں میں گر پڑا۔ اور حسب

[1] خدا کی عبادت۔

اقرار پانچصد دینا دے کر ملتمس ہُوا۔ کہ مہاراج آپ نے اپنے تئیں کیوں پوشیدہ کر رکھا ہے۔ تمام سکھ آپ کی تلاش میں حیران و سرگردان ہو رہے ہیں۔ آپ اپنے آپ کو کرپا کر کے ظاہر کریں۔ اور بیچارے سکھوں کے پژمردہ دِلوں کو شاد کر کے اِن جھوٹے اور لالچی گوروؤں کے عذاب سے جو اُن کو دھوکا دے کر لُوٹ کھسوٹ مچا رہے ہیں پناہ دیں۔ تب آپ نے فرمایا کہ یہ ہم کو ایک بڑا بھاری بوجھ معلوم ہوتا ہے۔ ہم تنہائی کو بہت پسند کرتے ہیں۔ مگر وہ صادق اور واثق مُرید فوراً کوٹھے پر چڑھ کر باواز بلند پُکار پُکار کر کہنے لگا۔ کہ گورو لدھا! گورو لدھا! یعنی گورو مِل گیا۔ جس کو سُنتے ہی تمام لوگ جمع ہو گئے۔ اور اُس سے ساری سرگذشت سُنکر اِن کو ۸ ربیباکھ سمت ۱۷۲۱ بکرمی کو حسب قاعدہ گورپائی کی گدی پر بِٹھا دیا۔ اور انہی کو اپنا سچا گورو ماننے لگا۔ اِس وقت اِن کی والدہ نے بھی وہ اشیاء جو گورو ہرگوبند صاحب دے گئے تھے۔ ان کے حوالہ کر دیں۔

اب ہر چہار سمت سے سکھوں کی سنگت اِن کے درشنوں کے لئے آنے لگی اور نذر دینا زبھی افراط سے چڑھنے لگی۔ جس کو دھیرمل وغیرہ سوڈھیوں نے جو خود اپنی جگہ گورو بنے بیٹھے تھے۔ دیکھ کر مارے حسد کے نہ رہ سکے۔ فوراً اِن پر حملہ آور ہو کر کل مال و اسباب اِن کا لُوٹ لیا۔ اور اِن پر بندوق کا نشانہ بھی سر کیا۔ مگر قدرتِ الٰہی سے گولی اِن کے پاس سے نکل گئی۔ اور اِن کا بال بھی بیکا نہ ہُوا۔ اِن کا ایک خادم البتہ مارا گیا۔ باوجودیکہ دھیرمل وغیرہ نے اِن کے ساتھ اِس قدر زیادتی کی مگر گورو صاحب اُس کا انتقام لینا نہیں چاہتے تھے۔ لیکن سکھ اپنے گورو کی اِس قدر بے ادبی دیکھ کر نہ رہ سکے۔ فوراً اتفاق کر کے دھیرمل کی پاداش پر آمادہ ہو گئے۔ اور اُس کی خوب گت سنواری۔ یہاں تک کہ اُس کا سب مال و اسباب چھین کر اُسے وہاں سے نکال دیا۔ اور اُس نے بھی جب دیکھا۔ کہ عام لوگ اُس کے برخلاف ہیں۔ وہاں سے بھاگ کر کرتارپور میں چلا گیا۔

پھر وہاں سے گورو تیغ بہادر صاحب ماگھ سمت ۱۷۲۱ بکرمی میں روانہ ہو کر مکھن شاہ وغیرہ اپنے ہمراہی سکھوں کے امرتسر تشریف لے آئے۔ یہاں پر جب پُجاریان امرت سر نے سُنا تو اُنہوں نے اِس خیال سے کہ یہ کہیں دربار پر قابض نہ ہو جاویں

درشنی دروازہ کو بند کرلیا۔ اور اندر جانے نہ دیا۔ گورُو صاف تالاب میں اِشنان کرکے اکال بنگہ کے متصل ایک درخت بیر کے نیچے جواب تھڑہ صاحب کے نام سے مشہور ہے۔ جا بیٹھے اور وہاں تھوڑی دیر بیٹھ کر پجاریوں کو "امرت سریئے اندر سڑیئے" کا سراپ دے کر جس کے معنے یہ ہیں۔ کہ ہمیشہ حسد کی آگ میں جلتے رہیں گے۔ نجات نہ پائیں گے۔ چنانچہ وہاں کے پُوجاریوں کا اب تک یہی حال دیکھنے میں آتا ہے۔ کہ باہم ہر وقت ایک دوسرے سے حسد رکھتے ہیں۔ اور کوڑی کوڑی پر جھگڑتے ہیں۔ حکام وقت بھی اُن کو ازحد فسادی اور افترا پرداز خیال کرتے ہیں۔

وہاں سے گورُو صاحب روانہ ہوکر موضع ولّہ[1] میں آٹھہرے۔ جب امرتسر میں یہ خبر گھر گھر پہنچ گئی کہ گورُو صاحب ناراض ہوکر واپس چلے گئے ہیں۔ تو وہاں کی عورتیں جمع ہوکر حسب حیثیت نذر نیاز لے کر گورُو صاحب کے پاس موضع وّلہ میں چلی گئیں۔ اور گورُو صاحب کے قدموں میں جا حاضر ہوئیں۔ نہایت عجز و انکسار سے اپنی بہبودی کی خواہاں ہوئیں۔ جس کے جواب میں گورُو صاحب نے خوش ہوکر فرمایا کہ امرت سر کی عورتوں کو سخاوت اور عام راسخ الاعتقادی و پرمیشور کی بھگتی کی وجہ سے ہمیشہ نجات حاصل ہوگی۔ فی الواقع یہاں کی عورتوں میں سخاوت مزاجی و فقیروں کی خدمت اور یاد الٰہی کا ازحد خیال ہے۔ اُسی یادگار میں اب تک موضع وّلہ میں ۱۵ ماگھ سُدی کو ایک بڑی رونق کا میلہ لگتا ہے۔ جس میں امرتسر کی تمام سنگت درشن کے لئے جاتی ہیں۔

پھر موضع لکالہ سے اپنے متعلقین کو ہمراہ لے کر راستہ کے لوگوں کو اپنے پُر تاثیر اُپدیش سے فیضیاب کرتے جیٹھ سمت ۱۶۲۲ بکرمی میں ماتا کشن کور صاجہ کے بُلانے سے قصبہ کیرت پور میں پہنچے۔ یہاں پر تمام مالوہ کے سکھ لوگ اِن کی تشریف آوری کی خبر سُنتے ہی زیارت کے لئے آنے لگے۔

تھوڑے دِنوں میں نقد و جنس اس قدر چڑھا کہ لنگر اور خزانہ رونق پکڑ گئے۔ چونکہ وہاں کے سوڈھی سُورج مل وغیرہ کی اولاد کے رشک رکھنے کی بابت اساڑھ سمت ۱۷۲۲ بکرمی میں دربار ضلع [illegible] موضع ماکھووال کی اراضیات کی ملکیت

---

[1] امرت سر شہر سے مشرق کی طرف [illegible] میل [illegible] گاؤں ہے۔ کوٹھا صاحب گورُودوارہ ہے۔

خرید لی اور وہاں جاکر اِس کی آبادی کو رونق دینے لگے۔ اور اُس کا نام انندپور صاحب رکھا۔ اِدھر دھیرمل سوڈھی نے روز بروز اُن کی ترقی اقبال کو دیکھ کر رام رائے کو پھر چمکا کر بادشاہ کے پاس گورپائی کا دعوےٰ دائر کرا دیا۔ مگر کچھ شنوائی نہ ہوئی۔

جب یہ خبر بھائی گوربخش مسند کی زبانی گورو تیغ بہادر صاحب کو پہنچی۔ تو واضع فساد کی غرض سے ۱۵ ارنگھر سمت ۱۷۲۲ بکرمی کو معہ قبائل کے بطور سیر مُلک پورب تیرتھ یاترا پر روانہ ہوئے۔ اور ملوئی سکھوں کی درخواست پر مواضعات گھڑونوآن۔ انندپور کلوڈ۔ دادوماجرہ۔ نولکھا۔ ٹہل پورہ۔ اکرٹہ لنگ۔ راجو۔ ماجرہ۔ مولووال وغیرہ کے باشندگان کو اپنے پُرتاثیر اور دردآمیز معرفت کے اُپدیش سے پرمیشور کی بھگتی میں لگاتے۔ ۲۲ پوہ سمت ۱۷۲۲ بکرمی کو موضع سیکھ میں پہنچے۔

یہاں کی بابت روایت ہے۔ کہ گوت جونده کے چودھری ملوکا نے (جو خاص اپنی قوم کے بائیس تیئس گاؤں کا شاہی باجگذار سردار تھا۔) کچھ تعظیم نہ کی۔ بلکہ نہایت گُستاخی سے پیش آیا۔ جس کے جواب میں گرُو صاحب نے فرمایا۔ کہ جوندے عقل کے اندھے اِن کا بائیا تیئیا ہو ویگا تھئیا تھئیا" یعنی اِن کے بائیوں تیسوں گاؤں ویران ہو جائیں گے۔ چنانچہ ایسا ہی ہوا۔ کہ اُن کے مواضعات کا نام و نشان تک باقی نہیں ہے۔

پھر وہاں سے قصبہ ہنڈایہ و مواضعات بھنڈیرو علی شیر دکھیوا وغیرہ میں قیام فرماتے قصبہ بھیکی میں رونق افروز ہوئے۔ یہاں کے رئیس مسمی دلسو جاٹ چاہل نے اِن کی نہایت خدمت کی اور کہنے لگا کہ مجھ کو پچادھے مُسلمان اور بھٹی راجپوت بہت تکلیف دیتے ہیں۔ جس پر روایت ہے۔ کہ اُنہوں نے اُس کو اپنا سکھ بنایا۔ اور اپنے پانچ تیر عطا کر کے فرمایا۔ کہ جب تک تم اِن کو باادب اپنے گھر میں رکھو گے۔ اِس وقت تک تمہارے دُشمن تم پر کسی طرح سے غالب نہ آسکیں گے۔ مگر اُس کی عورت نے جو سُلطان کی مُرید تھی۔ تیروں کو بجائے حفاظت سے رکھنے کے دو دو ٹکڑے کر کے گورُوجی کے پاس واپس بھیج دیئے۔ جس پر اُنہوں نے یہ فرمایا کہ جس طرح تم نے مُریدی سے منحرف ہو کر ہمارے تیر توڑے ہیں۔ ویسے ہی تمہاری حکومت اور خاندان دونوں کا سلسلہ ٹوٹ جائیگا۔ چنانچہ ایسا ہی ہوا۔ کہ گنیڈے رائے اُس کی بنیرہ پر اُس کی اولاد اور حکومت دونوں کا خاتمہ ہوا۔

اِس کے بعد موضع سولی سر (جہاں اِن کے گھوڑوں کے چور کو پھانسی دی گئی تھی) تلونڈی گاگا ہوتے ہوئے موضع دہمدہان میں تشریف فرما ہوئے۔ یہاں میہاں نامی سقا کو جو ایک مدت سے اُن کے ساتھ تھا۔ پانی کا خوب چھڑکاؤ کرنے پر خوش ہو کے اپنا ایک چولہ جوگیا رنگ کا دایک لوہ آہنی عطا کر کے بھائی کے خطاب سے ملقب کیا۔ بلکہ اُس علاقہ کی مندتی یعنی کاربرداری کے عہدہ پر سرفراز فرمایا میہاں کے فرقہ کے جو اُداسی سادھو مشہور ہیں۔ وہ اِس کے پیرو ہیں۔

پھر موضع دہمدہان سے روانہ ہو کر مقام بجر جکھہ (جہاں پانڈو کی لڑائی ہوئی تھی) اور قصبہ کتیقل۔ تھانیسر وغیرہ میں ہوتے ہوئے موضع کرنانگ پور میں پہنچے۔ یہاں پر تلوکداس بیراگی سادھو جس کی عمر اِس وقت قریب ایک سو پچاس سال کی بیان کی جاتی ہے۔ ایک مدت سے اِن کی زیارت کا مشتاق تھا۔ اِن کے آنے کی خبر سُنتے ہی فوراً اِن کی خدمت میں حاضر ہوا۔ اور قدمبوسی حاصل کر کے ازحد مسرور ہوا۔ کہتے ہیں۔ کہ اِس کو اُن کے امرت رُوپی اُپدیش سے کچھ ایسی تسکین ہوئی۔ کہ وہ مع اپنے کُل گرد ونواح کے مُریدوں کے اُن کا سِکھ بن گیا اور اُن کی ایک کھڑانوں و پوتھی جو اب تک وہاں موجود ہے۔ پرستش کے لئے اپنے پاس رکھ لی۔

پھر گورو تیغ بہادر صاحب یہاں سے شہر متھرا۔ ٹیلہ کنس (جہاں پر اب تک اِن کی یادگار ایک مکان بنا ہوا موجود ہے) آگرہ۔ اٹاوہ۔ الہ آباد جا ٹھہرے۔ جس کا ذکر گورو گوبند سنگھ صاحب نے اپنی تصنیف پوتھی بچترناٹک میں کیا ہے۔ بہت دِن وہاں رہے۔ وہاں سے مرزاپور۔ بندھیاچل وغیرہ مقامات کا سیر کرتے ہوئے بنارس میں تشریف لے گئے۔ اور وہاں لکھی چبوترے کے متصل جہاں اب تک اُن کی یادگار کا ایک عالیشان مکان بنا ہوا موجود ہے۔ جا ٹھہرے اور کچھ دِنوں یہاں قیام کر کے موضع سسرام میں قیام پذیر ہوئے۔ وہاں کی قوم لقال کو سکھ بنایا جو اب تک اُن کے معتقد ہیں۔ یہاں سے گیا جی میں تشریف لے گئے۔ یہاں پر راجہ بشن سنگھ جودھ پوریہ جو بحکم بادشاہ اورنگ زیب ملک آسام کو فتح کرنے جاتا تھا۔ اِن کی عظمت و کرامت کا شہرہ سُن کر اِن سے مِلنے آیا۔ اور بہت کچھ نقد و زر اُن

کی نذر کرکے ملتمس ہُوا کہ آپ اُس کے ہمراہ چلیں۔ اِس کی وجہ یہ بھی تھی۔ کہ پہلے کئی مرتبہ بادشاہی لشکر آسام پر چڑھائی کرکے شکست کھا چکا تھا۔ اِس وجہ سے گورُو صاحب کی کرامت و فضیلت سمجھ کر ساتھ لیجانا چاہا۔

چونکہ راجہ اِن کے ساتھ لے جانے میں بہت دَرپے ہُوا۔ اِس لیئے وہ ناچاراً اپنے متعلقین کو پٹنہ میں اپنے خسر کرپال و گھنشام وغیرہ مریدان کی زیرِ حفاظت چھوڑ کر راجہ کے ساتھ ہولیئے اور منگیر۔ بھاگلپور مالدیو و شہر مرشد آباد وغیرہ میں قیام فرماتے شہر ڈھاکہ میں رونق افروز ہوئے۔ یہاں مسمیان بلاقیداس و نتھے شاہ وغیرہ جو وہاں پر گورُوؤں کی طرف سے اُس مُلک کے پیشتر ہی سے مسند یعنی کارپرداز مقرر تھے۔ اِن کی خدمت میں حاضر ہُوئے۔ اور بہت لوگوں کو آگاہ کرکے بہت سا روپیہ نذرانہ میں دلوایا۔ یہاں پر اب تک اُس مکان میں جہاں یہ ٹھہرے تھے۔ اِن کا ایک پلنگ جس کو یہ چھوڑ آئے تھے۔ یادگار میں موجود ہے۔ اور وہاں کے سِکھ اُس کو پُوجتے ہیں +

اب جس کام کے لیئے یہ راجہ کے ہمراہ گئے تھے۔ اُس کی بابت مذہبی کتابوں میں یوں روایت ہے۔ کہ لڑائی شروع ہونے پر راجہ رام رائے والئے ملک آسام نے دیوی کی پُوجا کی۔ اور اُس نے فتح پانیکی درخواست کی۔ تو اُس کو الہام ہُوا کہ اِس مرتبہ تجھ کو فتح کا ملنا بہت دشوار ہے۔ کیونکہ اُس کے ہمراہ ایک صاحبِ کمال شخص مددگار ہیں۔ پس راجہ رام رائے کو فوراً شکست ملی اور اُس نے لاچار ہوکر گورُو تیغ بہادر صاحب کے ذریعہ راجہ بشن سنگھ سے ملاقات کرکے اطاعت شاہی قبول کرلی۔

بیان کیا جاتا ہے۔ کہ راجہ بشن سنگھ نے اِس فتح کو صرف گورُو تیغ بہادر صاحب کے طفیل سے حاصل ہونا یقین کرکے جو کچھ دولت لُوٹ میں ہاتھ لگی۔ اِس میں سے سات لاکھ روپیہ کی اشرفیاں اور بہت سے بے بہا جواہرات گورُو صاحب کی نذر کیئے۔ پھر جب اِس جگہ گورُو گوبند سنگھ صاحب کے تولد ہونے کی خوشخبری پٹنہ سے آئی۔ تو راجہ مذکور نے اِس خوشی میں بڑی دھوم دھام سے جلسہ کیا۔ اور ہزارہا روپیہ گورُو صاحب نے غریب غربا اور محتاجوں کو تقسیم کیا۔ اِس موقع

پر لشکر شاہی نے بھی کچھ چندہ کر کے دینا چاہا۔ مگر اُنہوں نے اِنکار کیا اور کہا۔ کہ جس مقام پر ہم اِس وقت بیٹھے ہیں۔ اِس جگہ گورُونانک صاحب بھی کسی زمانہ میں تشریف رکھتے تھے۔ اِس لیئے بجائے چندہ دینے کے تُم لوگ اگر فی کس پانچ پانچ ڈھال سٹی کی ڈال کر اِس جگہ کو بطور یادگار گورُو صاحب موضوت بلند کردو۔ تو بہت بہتر اور افضل ہے۔ چنانچہ ایسا ہی ہُوا۔ اور وہ مقام آن کی آن میں ایک پہاڑی کی مانند بلند ہو گیا۔ جس پر اُنہوں نے ایک مکان تعمیر کرا کے اُس کا نام دمدمہ صاحب رکھا۔ یہ مکان اِس قدر بلند ہے۔ کہ دھوبڑی بندر کے متصل برھم پُتر دریا کے کِنارے پر ایک فاصلہ سے نظر آتا ہے۔

جب راجہ لشن سنگھ واپس ہُوا۔ تو راجہ رام رائے نے گورُو تیغ بہادر صاحب کو وہیں ٹھہرا لیا اور کچھ مدت تک وہیں قیام پذیر رہے۔

روایت ہے۔ کہ راجہ لاولد تھا۔ مگر گورُو صاحب اُس کے ساتھ چوپڑ کھیلتے ہُوئے خوشی کے عالم میں آکر اپنے دستِ مُبارک کی مہر اُس کے شِکم پر لگا کر کے یوں فرمانے لگے۔ کہ قادر مُطلق تجھ کو ایک لڑکا عنقریب بخشیگا۔ مگر اُس کے چہرہ پر ہماری اِس مُہر کا نشان ہوگا۔ جو تھوڑے دِنوں بعد بجنسہٖ ظہور میں آیا پھر گورُو صاحب یہاں سے روانہ ہو کر کلکتہ۔ جگن ناتھ۔ اُڑیسہ اور بنگالہ کا سیر کرتے ہُوئے جیٹھ سمت ۱۷۲۴ میں واپس پٹنہ آئے۔ یہاں پر شہزادہ گورُو گوبند سنگھ صاحب کو دیکھ کر از حد مسرُور ہُوئے۔ بہت لوگوں کو اِنعام و اکرام تقسیم کیا۔ تھوڑے ہی دِنوں بعد اُدھر راجہ رام رائے کے گھر بھی حسب پیشگوئی ایک نونہال پیدا ہُوا۔ جس کی خوشی میں اُس نے ہزار ہا روپیہ اور صدہا قسم کے تحفہ تحائف گورُوجی کی خدمت میں بھیجے۔ پھر ایک ماہ کے بعد گورُو تیغ بہادر صاحب پٹنہ سے روانہ ہو کر بنارس۔ اجودھیا۔ ہردوارہ وغیرہ کی سیر کرتے ۱۲ ماہ چیت سمت ۱۷۲۴ بکرمی کو قصبہ کیرت پور میں اپنی اصلی جائے سکونت پر واپس تشریف لائے۔

گورُوجی کے آنے کی خبر سُنکر ہر چہار طرف سے سِکھوں کی جماعتیں نذرانہ لے کر آنے لگیں اور اُنہوں نے مواضعات انند پور ماکھووال میں قیام کر کے

چند مکانات بھی تعمیر کروائے۔ اور پھر تھوڑے ہی دِنوں بعد گُورُو گوبند سنگھ صاحب اپنے لختِ جگر کو بھی پٹنہ سے بلا لیا اور اِن علوم گورمکھی۔ شاستری۔ اور فارسی ہر قسم کے ہُنر سپہ گری۔ تیر اندازی اور شہسواری میں تعلیم دلوانے لگے۔ اور اِسی زمانہ میں گورُو گوبند سنگھ صاحب کی شادی بڑی دھوم دھام سے کر دی۔

اُسی زمانہ میں اورنگ زیب بادشاہ نے جب تعصب کی تلوار چلانی شروع کی۔ اور ہندوؤں کو جبراً مُسلمان کرنے لگا۔ یہاں تک کہ گاؤں کے گاؤں مُسلمان کر ڈالے۔ عموماً کشمیر میں اورنگ زیب بادشاہ نے بڑی سختی کے ساتھ سب ملک کو مُسلمان کر ڈالے۔ اور چوٹی اُتاری گئی۔ جس کا ذکر عام ہے۔ کہ کشمیر میں سوا من زنار اُتارے گئے۔ جو ہندو برہمن نامی گرامی فرار ہو کر پنجاب میں چلے آئے تھے۔ پنجابی برہمنوں کی صلاح سے گورُو تیغ بہادر جی کے پاس اِس خیال سے گئے۔ کہ یہ گورُو بھی قوم برہمنوں کے خلاف ہیں۔ دُشمن کی چھاتی میں سانپ مارنا چاہیئے۔ گورُو صاحب کے پاس جاکر بہت سی گریہ زاری سے ظاہر کیا۔ کہ جب کبھی دھرم کے برخلاف ایسا موقع ہؤا۔ تو دھرماتماؤں کی قربانی سے دھرم رکھیا ہوتی رہی۔ اِس وقت سوائے آپ کے اور کوئی دھرم کا رکھوالا نظر نہیں آتا۔ یا آپ کرامت دیویں یا سر دیویں۔ گورُو صاحب نے فرمایا کہ کرامات دینی تو ایشور کے برخلاف گنہگار ہونا ہے۔ دھرم کے واسطے سیس دینے سے اِنکار نہیں۔ اِتنے میں گورُو گوبند سنگھ صاحب بھی کھیلتے ہوئے آ پہنچے۔ اپنے والد کو سوچ میں بیٹھے ہوئے دیکھ کر حال دریافت کر کے کہا۔ کہ اگر آپ کے سر دینے سے ہندو دھرم رہ سکتا ہے۔ تو خوشی سے سیس دینا چاہیئے۔ کیونکہ دُنیا میں آپ جیسے مہاتماؤں کا آنا صرف دھرم کے لئے ہی ہوتا ہے۔ گورُو تیغ بہادر نے اپنے ننھے سے بچّہ کے اِتنے بڑے عالی حوصلہ اور اِستقلال پر خیال کر کے کہا۔ کہ اب یہ اپنے کام کو انجام دینے کے لائق ہیں۔ جس پر اُنہوں نے دھرم پر اپنے آپ کو تصدق کرنا چاہا اور برہمنوں کو کہا کہ تم سب لوگ مل کر بادشاہ کے پاس اِس مضمون کی عرضداشت بھیجو۔ کہ اگر حضور ہمارے گورُو تیغ بہادر صاحب کو مُسلمان بنالیں۔ تو ہم سب لوگ خود بخود آپ ... [illegible]

آجاویں گے۔ جس پر اورنگ زیب نے اِن کو دہلی بُلا بھیجا۔ چونکہ اُنہوں نے دھرم کے پیچھے اپنی جان کو قربان کر دینے کا مصمم ارادہ کر لیا تھا۔ اِس لئے قبل از روانگی اپنے نورِ چشم گورُو گوبند سنگھ صاحب کو اپنا سارا کاروبار سپُرد کر کے ۱۳ ہاڑ سمت ۱۷۳۱ بکرمی کو چند سوار اپنے ہمراہ لے کر انندپور صاحب سے دہلی کی طرف روانہ ہوئے۔ اور راستہ میں بمقام بہادر گڈھ جو اُس زمانہ میں قصبہ صیف آباد کے نام سے مشہور تھا۔ صیف علی خان جو اُن کا دلی معتقد تھا۔ سات دن رہ کر قصبہ سامانہ میں محمد بخش پٹھان سے ملتے ہوئے رہتک وغیرہ مقامات میں مقام کرتے متھرا اور آگرہ کی طرف تشریف لے گئے۔ آگرہ جانے کی بابت یہ ضرورت بیان کی جاتی ہے۔ کہ وہاں ایک پیرزن مائی بھاگو ان گورُو جی کے درشن کی ایک مُدت سے آرزومند تھی۔ اور قبل اِس کے کہ یہ اپنے تئیں دھرم کے پیچھے بلی دان کریں۔ اُس صادق الاعتقاد کی تمنا کو بھی ضرور پُورا کرنا لازم تھا۔ پہلے آپ آگرہ تشریف لے گئے۔ اور وہاں شہر کے باہر ایک باغ میں مقام فرما کر اُس ضعیف العمر نیک عورت کو اپنے درشنوں سے فیضیاب کیا۔ ایک فقیر قوم کا سید ضعیف العمر طالع زر بکریاں چرایا کرتا تھا۔ اورنگ زیب بادشاہ کا اشتہار (کہ جو کوئی تیغ بہادر صاحب کو گرفتار کرے گا۔ ایک ہزار روپیہ اُس کو انعام ملیگا) پاکر دُعا کرتا تھا۔ کہ کہیں مجھ کو وہ گورُو مِل جاوے۔ تو میں ایک ہزار روپیہ بادشاہ سے لُوں۔ اِس فقیر کی دِلی آرزو پُوری کرنے کی خاطر گورُو صاحب نے اُس کو ایک قیمتی دوشالہ اور ایک اشرفی دے کر حلوائی کے پاس کچھ شیرینی خریدنے کے لئے بھیجا۔ حلوائی کو گڈریئے کی حیثیت سے زیادہ مال دیکھ کر شک گذرا اور رفتہ رفتہ کوتوال شہر تک یہ خبر پہنچی۔ جس نے اصل مالک کا حال دریافت کر کے حسب نشاندہی گڈریئے کے گورُو تیغ بہادر صاحب کو گرفتار کر لیا۔ اور بہ حراست بادشاہ کے حضور بھیج دیا۔

جب یہ دہلی پہنچے۔ تو بادشاہ نے اِن کو معہ متی رام دیوان۔ بھائی گوردتا۔ بھائی اُودا۔ بھائی جیونا و بھائی دیالا۔ پانچ کس ہمراہیاں کے ایک مکان متصل کوتوالی میں جہاں اب گوردوارہ بنا ہُوا ہے نظر بند رکھنے کا حکم دیا۔

ابعدازاں دوسرے دِن اورنگ زیب نے اپنے رُوبرو بُلا کر اِن کو کہا۔ کہ یا تو

کرامات دِکھاؤ۔ ورنہ دین اسلام قبول کرو۔ بلکہ بہت کچھ بلند مرتبہ وغیرہ دینے کا لالچ بھی دیا۔ مگر گورو تیغ بہادر صاحب نے جو اپنے دھرم میں ثابت قدم تھے۔ اور بمقابلہ مذہب تبدیل کرنے کے جان دے دینا بہت افضل سمجھے تھے۔ اور دنیاوی بلند مرتبہ کو روحانی خوشی کے آگے ہیچ خیال کرتے تھے۔ بڑی فراخدلی اور آزاد مزاجی سے جواب دیا۔ کہ ہندو اور مسلمان دونوں خدا کے بنائے ہوئے ہیں۔ اگر اُس کو صرف مسلمانوں کا مذہب رکھنا منظور ہوتا۔ تو دوسرے مذہب پیدا کرنے کی کیا ضرورت تھی۔ مسلمانوں میں ہم ہندوؤں سے کوئی زیادہ تر فضیلت نہیں دیکھتے۔ نجات ہر ایک کو اپنے اپنے افعال کے ذریعہ سے ملیگی۔ خواہ ہندو ہو خواہ مسلمان۔ تم بادشاہ ہو۔ تم کو تعصب نہیں چاہیئے۔ باقی رہا کرامات دِکھانا۔ خُدا کے حکم میں دست اندازی کرنا ہے۔ فقیر لوگ اُس کی رضا کے شاکر ہیں۔ ہمارا یہ کام نہیں کہ ہم اُس کی قُدرت میں دخل دیں۔ ہم اُس کے فرمان کی تائید میں اُس کی سچائی اور ہیوائی کو ظاہر کرنے کے لیئے آئے ہیں۔ نہ کہ کرامات دِکھا کر اُس کا مقابلہ کرنے کے لیئے؟ غرض کہ بہت کچھ کہا۔ جان دے دینا قبول کیا۔ مگر دھرم چھوڑنا مصلحت نہ سمجھا۔ پھر بیرحیم اورنگ زیب نے اُن کو انواع انواع اقسام کی اذیتیں اور تصدیعے دینے شروع کیئے۔ یہاں تک کہ اِن کے ہمراہی متی رام جی کو آرے سے چروا ڈالا۔ اور بھائی دیالہ کو آہنی دیگ میں ڈلوا کر جان بحق کیا۔ اُن دونوں نے ثابت قدمی سے بلی دان ہونا قبول کیا۔ مگر مُنہ سے اُف تک نہ نکالا۔ اپنے دھرم کو نہ چھوڑا۔ گورو صاحب کے اِس شبد (چیتِ چرن کنول کا آسرا چیتِ چرن کنول سنگ جوڑیئے وغیرہ۔ وغیرہ۔) کو پڑھتے ہوئے جان بحق ہوئے۔

روایت ہے کہ گورو تیغ بہادر صاحب باوجود اِس کے کہ قید میں تھے۔ مگر اپنی عبادت کے کشف اور روحانی طاقت میں خوب ثابت قدم تھے۔ خواجہ سید عبدالحسن داروغہ حوالات جس کے خاندان سے قصبہ کھرڑ ضلع انبالہ میں ایک رئیس موسوم حکیم سید محمد کبیر خلف الرشید سید غلام عباس مرحوم اب تک موجود ہے۔ فقیر دوست آدمی تھا۔ حتے المقدور اِن کو بڑے آرام سے رکھتا۔ مگر بادشاہی فرمان کو کہاں تک نہ بجا لاتا۔

ناچار جب ظالم اورنگ زیب نے دیکھا۔ کہ یہ کسی طرح دین اسلام
قبول نہیں کرتے اور اُس کے ظالمانہ برتاؤ کا کچھ خوف نہیں مانتے۔ تو اُن کے
قتل کا حکم صادر کیا۔ اُسی روز اُنہوں نے بھائی گوردتا کو پانچ پیسے اور ایک ناریل
دیکر اپنے لخت جگر گورو گوبند سنگھ صاحب کے پاس انندپور صاحب میں روانہ
کردیا۔ اور خود ۱۳ مگھرسدی پنچمی سمت ۱۷۳۲ بکرمی کو حسب معمول اشنان کرکے
پوشاک پہن کر بڑ کے درخت تلے جو دروازہ پر تھا۔ بیٹھ کر جپ جی صاحب کا پاٹھ
کرنے لگے۔ اِدھر اُنہوں نے پاٹھ کے اختتام پر پرمیشور کے دھیان میں سجدہ کے
لیے سر جھکایا۔ اُدھر کمبخت جلال الدین جلاد نامراد نے اپنی خونریز تلوار سے اِن
کے سر کو تن سے جُدا کیا۔ سر کیا قلم کیا۔ ہندوستان سے مسلمانی سلطنت کی
بیخ دبنیاد اُڑا دی۔ تمام عالم میں اندھیرا چھا گیا۔ ایک کہرام مچ گیا۔ گویا دُنیا کا
چراغ بجھ گیا۔ بیچارہ فلک بھی چیخ اُٹھا۔ در و دیوار کانپ اُٹھے۔ دیوتاؤں
نے پھول برسائے۔ ہر طرف سے الامان الامان کی صدا آنے لگی۔ (بقول گورو گوبند سنگھ
صاحب دگورو تیغ بہادر کے چلت بھیو جگت میں سوگ۔ ہے ہے ہے سب جگ
کرے جے جے جے سُر لوگ۔) زمین بھی خون اُگلنے لگی۔ بادل آنسو بہانے لگے۔ لوگ
سر پیٹ کر رونے لگے۔ کوئی افسوس کرتا۔ کوئی ہاتھ ملتا! کوئی کہتا ہائے غضب ہُوا
یہ کیا ہُوا۔ مسلمانی سلطنت کا ستیاناس ہُوا۔ بادشاہ کا بیڑا غرق ہُوا۔ جو جہاں
تھا۔ وہیں کھڑا رہا۔ سکتے کا عالم ہو گیا۔ کوئی ایسا نہ تھا۔ جس نے غم نہیں کیا۔ پھوٹ
پھوٹ کر نہیں رویا۔ قلم بھی لکھتے ہوئے تھراتی ہے۔ سُنکر رونگٹے کھڑے ہو جاتے ہیں پتھر
پسیجتے ہیں۔ خدا معلوم اُس وحشی صفت سنگدل کا کیسا پتھر دل تھا۔ جس نے ایسا ناواجب حکم دیا
اور اِس امر کی نسبت مُصنف سیر المتاخرین لکھتے ہیں۔ کہ جب ہندو دھرم کی تائید
میں گورو صاحب نے اپنا سر دیا۔ تو دہلی میں یکبارگی اندھیر مچ گیا۔ اختر نمودار ہوئے۔ زمین
لرزنے لگی۔ عام خلقت میں رنج پیدا ہو گیا۔ سناٹے کا عالم تو ہو ہی رہا تھا۔ اسی اثنا
میں جیون بھا روبہ کش تجاڑ دینے کے بہانہ سے اندر گیا۔ اور گورو تیغ بہادر صاحب
کے پاک [illegible] کو [illegible] میں [illegible]۔ ڈالی اُٹھا کر گورو گوبند سنگھ صاحب
کی خدمت میں انندپور کی طرف چلتا ہُوا۔ جب اِن کے پاس پہنچا تو وہ جیون کی اِس

بہادری پر بہت خوش ہوئے۔ اور زبان سے یہ فرمایا۔ کہ "رنگرٹ بیٹے گورو کے بیٹے" اور اُس کو اپنا سکھ بنا کر جیون سے جیون سنگھ بنا دیا۔

بعد ازاں دھڑ جسے نہ تو بادشاہ نے دفن کرایا اور جلانے کا حکم دیا۔ بلکہ چاندنی چوک میں بر سرِ راہ رکھوا دیا۔ ایک شخص لکھی نامی قوم لبانا باشندہ رکاب گنج جوان کا مُرید تھا۔ اپنے صدہا بیلوں کے غول کو قلعہ میں چونہ وغیرہ ڈال کر واپس لاتے ہوئے شام کے وقت جب ذرا اندھیرا ہو گیا۔ اُٹھا لایا اور اپنے مکان کے اندر بادشاہی خوف سے چتا بنا کر معہ اپنے گھر کے لاش کو جلا دیا۔ اُسی مقام پر اب اُن کا ایک عالیشان ڈیرا بنا ہوا ہے۔ اور رکاب گنج کے نام سے مشہور ہے۔ اور جہاں سر کاٹا گیا تھا۔ وہاں بھی ایک گوردوارہ بنا ہوا ہے۔ جو کہ سیس گنج کے نام سے پُکارا جاتا ہے۔

بیان کیا جاتا ہے۔ کہ ایام نظربندی میں انہوں نے جو جو تصانیف اور معرفت و بیراگ کے بھرے ہوئے اشعار کوئلوں سے درو دیوار و درختوں کے پتوں پر لکھ رکھے تھے۔ وہ سب سکھوں نے جمع کر کے گورو گوبند سنگھ صاحب اُن کے نونہال بلند اقبال کے پاس بھیج دیئے۔ جو اُنہوں نے حسب پیشگوئی گورو ارجن جی کے گرنتھ صاحب کے اُن خالی اوراق پر جو خاص اِس کام کے لئے دانستہ چھوڑ گئے تھے درج کرا دیئے۔

سچ تو یہ ہے۔ کہ اِن کے اِشعار ایسے پُر تاثیر اور درد انگیز ہیں۔ کہ اُن کو پڑھنے اور سُننے سے خواہ مخواہ آنسو ڈبڈبا آتے ہیں۔ اور کلیجہ کانپ اُٹھتا ہے۔ خود بخود وحشت ہو جاتی ہے۔ دُنیا کے سب کاموں کو چھوڑ کر جنگل اور بیابان کی سیر کو جی چاہنے لگتا ہے۔

گورو گوبند سنگھ صاحب

پادشاہی دہم

اِس میں کچھ شک نہیں کہ خالصہ مذہب کی بُنیاد تو گورو نانک صاحب نے ڈالی مگر اُس کو وجہ وجود میں لا کر دُنیا پر ظاہر کرنے والے گورو گوبند سنگھ صاحب ہوئے اُنہوں نے تو صرف زبان سے کہا تھا۔ مگر انہوں نے کر دکھایا۔ سچ تو یوں ہے۔ کہ صفحۂ ہستی پر ہندوؤں کا نام قائم رکھنے والے اُن کی بگڑی ہوئی حالت کو سنوار کر اُن کی ہاری

ہوئی بازی کو جتا بنوالے اُن کی ڈانواں ڈول کشتی کو پار لگانے والے۔ اُن میں شجاعت اور ہمت کا از سر نو مادہ پیدا کرنے والے ایک نہایت بیدار مغز اور عالی حوصلہ پیشوا ہوئے تو یہی ہوئے۔

سری گورُو گوبند سنگھ صاحب گورو تیغ بہادر صاحب کے گھر میں ماتا گوجری کے بطن سے ۵ ماگھ سمت ۱۷۲۳ بکرمی پوہ سُدی ستمی بروز منگل بوقت نصف شب شہر پٹنہ میں بعہد عالمگیر بادشاہ پیدا ہوئے۔ جن کے پہلے جنم کی بابت معتبر کتابوں میں یوں روایت ہے۔ کہ یہ گورُو صاحب پچھلے جنم راجہ دوشٹ دمن امرکوٹ کے راجہ مشہور تھے۔ اور رحیم و کریم۔ سخاوت میں حاتم اور عدل میں نوشیرواں تھے جب کبھی کسی پر مصیبت نازل ہوتی اور ان کو یاد کرتا۔ تو یہ ہر طرح سے اس کی رفع تکلیف کے لئے تیار رہتے۔ یہاں تک کہ خود دس بیس سواروں کو ہمراہ لے کر اور ہاتھ میں برچھی پکڑے وہیں جا پہنچے۔ اُسی جگہ سے اُن کو بھگت وچھل کے نام سے تعظیم دیتے تھے۔ ملک کچھ۔ دہندہ دکا ٹھیا واڑ کے ہر ایک گاؤں و شہر میں پتھروں کے اُوپر اِن کی شبیہہ منقش ہیں۔ جن کو دُودھ اور حلوا وغیرہ سے ہر ایک مذہب کے لوگ پوجتے ہیں۔ ایک مدت تک دھرکا راج کر کے اپنے لختِ جگر اسمی بجی راج کو جس کی اولاد پرتاپ سنگھ وغیرہ رئیس امرکوٹ ہیں۔ راج گدی دے کر مثل بھرتری۔ گوپی چند وغیرہ کے خود تارک الدنیا ہو کر منڈن نامی رکھی سے اُپدیش لے کر ہیم کُنٹ کے پہاڑ میں جا کر اکال پُرکھ کی پرستش کرتے رہے۔ جہاں پر راجہ پانڈو نے تپ کیا تھا۔ ایک عرصہ دراز تک الشیور کی اُپاسنا میں مشغول رہے۔ اور قادر مطلق حقیقی کی پرستش میں ایسے محو ہوئے۔ کہ جس سے واحدانیت کا رُتبہ حاصل کیا۔

اسی اثنا میں مسلمان بادشاہوں نے خلقِ خدا کو اپنے ظلموں سے ایسا تنگ کیا۔ جسکی تحریر سے قلم سیاہ آنسو بہاتی ہے۔ جب کہ خلقت کی پُکار درگاہ میں پہنچی۔ تو گورُو صاحب کو اُس پروردگار کی طرف سے یہ الہام ہُوا تھا۔ کہ میں تجھ کو اپنا فرزند بنا کر دُنیا میں بھیجتا ہوں۔ کیونکہ پہلے پیغمبروں اور اوتاروں کو میں نے بھیجا وہ وہاں جا کر بھُول جاتے رہے ہیں۔ اور بجائے اِس کے کہ لوگوں کو راہِ حق

پر لادیں۔ حق کی طرف سے گمراہ کر کے بُت پرستی پھیلاتے اور خود خدائی کا دعوےٰ کر کے قائمقام ہو گئے۔ شیوجی۔ شیو۔ رام چندر۔ کرشن جی سب نے اپنے آپ کو خدا کہلایا۔ اِس لئے تجھ کو چاہیئے۔ کہ وہاں جا کر میری پرستش پھیلاؤ۔ اور دھرم کی رکھشا کرو۔ چنانچہ اِسی حکم کے بموجب گورُو صاحب اِس دُنیا میں خلقت کا اُددھار کرنے کے لئے آئے۔

شہر پٹنہ میں گورُو صاحب نے ہر طرح کے ناز و نعم میں پرورش پائی۔ لڑکوں کیساتھ جو کھیل کھیلتے اُس میں عموماً بادشاہوں کی نقل کرتے۔ یعنی چند لڑکوں کی فوج بناتے اور آپ گھوڑے پر سوار ہو کر بادشاہ بنتے۔ کبھی سرکنڈے کے تیر کمان بنا کر اُن سے کھیلتے۔ کبھی بندوق چلانے کی نقل کرتے۔ کبھی مسند پر بیٹھ کر حکومت کرتے غرضیکہ اِسی قسم کے عجیب غریب کھیل کھیلتے اور اپنے سب ہمعمر لڑکوں کے ساتھ نہایت اِخلاق اور محبت سے پیش آتے۔ عموماً زبان سے جو کچھ کہہ دیتے۔ وہی ہو جاتا۔

یہاں کے راجہ فتح چند کی رانی کی خواہش ازحد گورُو صاحب کے درشن کی رہتی تھی۔ اِسی خاطر گورُو صاحب وہاں اُس کے پاس چلے جایا کرتے۔ اُن کی یادگار میں ایک مندر عالیشان یعنی سنگت کے نام سے مشہور ہے۔

پھر جب ان کے والد گورو تیغ بہادر صاحب نے وہاں سے اِن کو انندپور اپنے پاس بُلا بھیجا۔ تو راہ میں بنارس۔ مرزاپور۔ الہ آباد۔ اجودھیاجی وغیرہ ہوتے ہُوئے جب یہ موضع لکھنور ضلع انبالہ میں پہنچے۔ تو وہاں جھنڈو نامی مسند (کارپرداز) نے اِن کو اپنے مکان پر ٹھہرا لیا۔ اور کچھ عرصہ تک یہ وہیں رہ کر سیر و شکار کرتے رہے تھوڑے دِنوں بعد انندپور میں اپنے والد بزرگوار کے پاس تشریف لے آئے۔

یہاں پر لاہور کے قافلہ کے ساتھ ایک شخص ہرجس نامی قوم سوبھکھیا کھتری نے گورو تیغ بہادر صاحب اِن کے باپ سے دست بستہ عرض کی۔ کہ میں اپنی لڑکی مسماۃ جیتو کی شادی آپ کے شہزادہ بلند اقبال کے ساتھ کرنا چاہتا ہوں۔ براہ کرم میری عرض منظور فرمایئے۔ مگر یہ شرط ہے کہ برات لاہور آوے۔ جس کے جواب میں اُنہوں نے یہ فرمایا۔ کہ اب ہمارا جانا لاہور کی طرف محال ہے۔ تم وہاں

سے ساز و سامان سب لے آؤ۔ ہم تمہارے لیئے اگر کہو گے تو یہیں نزدیک ایک دوسرا لاہور آباد کر دیں گے۔ چنانچہ ایسا ہی کیا کہ انندپور سے شمال کی طرف سات آٹھ کوس کے فاصلہ پر اُن کے لیئے لاہور کے نام سے ایک جدید گاؤں خوشنما بازار وغیرہ سے رونق دے کے آباد کر دیا۔ ہرجس کھتری لاہور سے کُل ساز و سامان شادی کا مُہیا کر کے معہ اپنے کُل خاندان اور رشتہ داروں کے وہاں آ گیا۔ اور ۱۵ جیٹھ سمت ۱۷۳۰ بکرمی شادی کی تاریخ مقرر ہوئی +

الغرض گورو گوبند سنگھ صاحب کی شادی کی دھوم ہر طرف مچ گئی۔ ہر سمت سے صدائے تو سانوشں آنے لگی۔ بلبل گل سے ہم آغوش ہونے لگی۔ آبِ فوارہ خوشی سے اُچھلنے لگا۔ نگاہِ ہمدیاں سے دِل بہلنے لگا۔ مسرت کا فلک پر داغ ہو گیا۔ بادہِ عشرت سے لبریز دل کا ایاغ ہو گیا۔ ہر جانب سے صدائے نوید۔ مستود شگفتگی اظہارِ امید۔ سامانِ عیش کی ندا تھی ہل من مزید کی صدا تھی۔ غم کوسوں دُور بزم سور و سرور۔ تہنیت شادی کا پیغام تھا۔ مژدہ وصل کا سرانجام تھا۔ گلرویانِ چمن ہر صفت میں مصروف تھے۔ آیئے آیئے تشریف لائیے کرم فرمایئے۔ کلبہ احزاں کو رشکِ ارم بنایئے۔ سب کی زبان زد تھا۔ ایک عجیب خوشی کا مقام تھا۔ ماں باپ دونوں پھولے نہیں سماتے تھے۔ اپنے لڑکے کے سر پر سے اشرفیاں نچھاور کرتے تھے۔ الغرض تاریخ مقررہ پر گورو گوبند سنگھ صاحب کے سر پر موتیوں کا سہرا زینت دستار کیا گیا۔ سامان عیش تیار کیا۔ بڑی دھوم دھام سے برات چڑھی۔ آگے آگے باجے اور تاشے کی آواز۔ اُس کے پیچھے سامانِ رقص و مطربان کیا ساز و باز۔ عمدہ عمدہ قیمتی زیورات سے مرصع گھوڑوں کی رفتار۔ رتھوں کی جھنکار۔ ہر طرف سے چلو چلو بڑھو بڑھو کی تکرار۔ ہاتھیوں کی قطار۔ آتشبازی کی بھرمار۔ پھولجھڑی۔ انار۔ گولا۔ مہتابی کی بہار۔ چار سُو سے مرغانِ خوشنوا کی پکار۔ پھولوں کی بہار۔ چنبیلی۔ جوہی۔ موتیا۔ ہار سنگار۔ اُس کے بعد نوشہ کا خراماں خراماں باد رفتار۔ جس کے حُسن کے آگے قمر بھی شرمسار ہاتھ میں تلوار۔ گلے میں موتیوں کا ہار ساتھ ہی ہم عمر لڑکے سوار۔ غرضیکہ عجیب شان و شوکت اور عجیب بیل ونہار سے برات لڑکی والے کے دروازہ پر پہنچی۔

برات کی سج دھج کو دیکھ کر ہر جس کھتری اور اُسکی برادری کے لوگ مارے خوشی کے جامہ میں نہ سماتے تھے۔ نو آباد لاہور میں تماشائیوں کی یہ کیفیت ہو گئی۔ کہ ایک دوسرے پر گرا پڑتا تھا۔ کوٹھوں پر مستورات کا الگ ہجوم تھا۔ کوئی سہاگ گاتی تھی۔ کوئی سیٹھنی دیتی تھی۔ کوئی دولہا کی ساس کو مبارکباد دیتی تھی۔ کوئی دُلہن کو مارے خوشی کے گلے لگاتی تھی۔ کوئی سر چُومتی تھی۔ کوئی اسیس دیتی تھی۔ کوئی ناز سے چٹکی بھرتی تھی۔ کوئی برات کی تعریف کرتی۔ کوئی نوشہ پر قربان ہوتی۔ کوئی آتشبازی پر فدا ہوتی۔ غرضیکہ عجیب کیفیت تھی۔ نو آباد لاہور نے پرانے کو بھلا دیا تھا۔

پہلے ملنی کی رسم ادا ہوئی۔ پھر دُولہا عقد کے لئے اندر بُلایا گیا۔ اور برات کو باہر اُتارا گیا۔ ہر جس نے بھی برات کی خاطر و تواضع میں کوئی دقیقہ باقی نہ چھوڑا۔ یہاں تک کہ ایک عرصہ تک برات کو وہیں رکھا۔ ہر روز ان پر رنگ ڈالتا اور کہتا کہ دوسرے روز پھر کپڑے بدل کر آؤ۔ قسم قسم کے کھانے اور مٹھائیاں براتیوں کے آگے رکھتا۔ پُوری۔ کچوری۔ حلوا۔ بالوشاہی۔ گلاب جامن۔ برفی پیڑا۔ نان خطائی۔ ریوڑی۔ سموسا۔ سیلو۔ دال۔ شکر پارے۔ قلاقند۔ سوہن حلوا جلیبی۔ امرتی۔ موتی چُور کے لڈو وغیرہ ہر قسم کی میٹھی سلونی چیزوں سے براتیوں کی تواضع کرتا۔ جہیز میں بھی زیور۔ کپڑا۔ اونٹ۔ گھوڑے۔ سونے چاندی کے برتن پلنگ۔ پیڑھا بہت سمجھ اپنی حیثیت سے بدرجہا زیادہ دیا۔ اور کوئی حوصلہ یا ارمان دل کا باقی نہ چھوڑا۔ ہر قسم کا سامان مہیا کر کے کنیادان کیا اور خوشی خوشی برات کو رُخصت کیا۔

کوتہ کلام ان کی شادی ہو گئی۔ اور یہ ڈولہ لے کر واپس آنند پور تشریف لائے ان کی والدہ نے اِن کے اور دولہن دونوں کے سر پر سے حسب دستور پانی وار کر پیا اور اشرفیاں نچھاور کر کے انعام و اکرام میں تقسیم کیں۔ ہر طرف سے مبارک مبارک کے نعرے چھوٹے۔ ہر ایک نے فصل بہار کے مزے لوٹے +

غرض دو سال تک تو نہایت امن اور چین سے گذرے۔ مگر اس کے تھوڑے ہی دن بعد زمانہ نے رنگ بدلا۔ فلک نے سیاہ لباس پہنا یعنی گرو

ل‍ه دولہا

یتیغ بہادر صاحب اِن کے والد بزرگوار نے اِن کو مذہبی تعلیم دے کر اِن
کو سارا کام سپُرد کر کے دہلی کیطرف چلے گئے۔ اور وہاں اورنگ زیب ظالم کے
پنجے میں پھنس کر دھرم کے پیچھے اپنے آپ کو قربان کر دیا۔ جب یہ خبر دحشت
اثر اِن کو ملی۔ اور جیون رنگر بیٹے نے گورُو تیغ بہادر صاحب کا سر سامنے لا
رکھا۔ تو دیکھ کر اورنگ زیب کی اِس ستمگاری پر دست تاسف ملا اور نہایت
مستقل مزاجی سے اشعار ہندی میں بار بار زبان پر لائے ؎

سادھن ہیت اتی جن کری۔ سیس دیا پر سی نہ اچری
دھرم ہیت ساکہ جن کیا۔ سیس دیا پہ سِرڑ نہ دیا

پھر چتا بنا کر سر کا داہ سر کے اُن کی یادگار میں ایک ڈیرا بنوا دیا۔ اور شاکر
برضا رہ کر اپنے والد بزرگوار کے خُون کا انتقام لینے کی فکر میں کمر بستہ ہوئے
اور جابجا اپنے دادا گورُو ہرگوبند صاحب کی طرح عمدہ عمدہ گھوڑے اور
اسلحہ مہیا کرنے کے لیئے سِکھوں کو لکھ بھیجا۔

اِن کو بھی اُنہی کی طرح گھوڑے کی سواری سِکھوں کی مددگاری۔
نیزہ بازی۔ تیراندازی۔ زور آزمائی اور شکار وغیرہ کا ازحد شوق تھا۔ اور
غایت درجہ کے جوانمرد عالی حوصلہ تھے۔ شجاعت اور طاقت میں ارجن و بھیم
سے سبقت لے گئے۔ بیدار مغزی و مستقل مزاجی۔ فیاضی اور مہمان نوازی
میں سب سے لاثانی تھے۔ طبیعت نہایت دقیقہ رس اور زُود فہم تھے۔ شعر و سُخن
کا بھی مذاق تھا۔ غرض عِلم و ہنر کے قدردان۔ اخلاق و تمدن کی کان۔ عبادت
اور ریاضت میں قابل بیان۔ نہایت خوش الحان۔ اِنصاف پسند دانشمند ہر امر
میں چاک چوبند تھے۔

اب اُنہوں نے ہر طرح کا سامانِ حرب مہیا کر کے شاہانہ ٹھاٹھ بنایا۔ اور
ہندوؤں کی دستگیری کا بڑا اُٹھایا۔ اِسی اثنا میں ۸ ار گھر سمت ۱۷۳۳ بکرمی کو راجہ
رتن رائے خلف راجہ رام رائے والیئے مُلک آسام (جو گورُو تیغ بہادر صاحب
اِن کے والد کی دُعا سے پیدا ہوا تھا۔ اور حسب پیشگوئی اُس کی پیشانی پر بائیں
طرف مُہر کا نشان لگا تھا) ہر قسم کے تحفے تحائف لے کر اِن کے درشنوں کو انندپور

میں آیا۔ اور ایک پنج کلا ہتھیار (جیسیں برچھی۔ بندوق۔ گرز۔ پیش قبض۔ کلہاڑا پانچ ہتھیار گپتی کی طرح شامل تھے۔) اور ایک چوکی صندل کی (جس کے چاروں کونوں میں یہ صفت تھی۔ کہ جب اس پر گورو گوبند سنگھ بیٹھ کر نہاتے۔ تو چاروں گوشوں سے چار پتلیاں نہایت خوبصورت بنی ہوئیں خود بخود نکل کر حاضر خدمت ہو جاتیں۔) اور پانچ راس گھوڑے نہایت بیش قیمت بادرفتار۔ زرہ دوزی زین و زیورات طلائی سے مرصع و ایک زنجیر فیل کار آموختہ جس کے شانوں پر سفید پھول کا سا داغ۔ اور پیشانی سے دم تک سفید خط کا نشان موجود تھا۔ گورو گوبند سنگھ صاحب کے حضور بطور نذر پیش کئے۔ جس کو گورو گوبند سنگھ صاحب نے بڑی خوشی سے قبول کیا۔ اور راجہ کو ایک مدت تک اپنے پاس رکھ کر سیر و شکار کی بہار دکھا اور معاملات دینی و دنیوی کی تعلیم دیکر ایشور کی بھگتی کا اپدیش کیا۔ اور بت پرستی وغیرہ سے منع کر کے رخصت کیا۔

اس کے بعد میلہ بیساکھی سمت ۱۷۳۸ بکرمی کو ایک سکھ دونی چند نامی قوم کھتری ساکن شہر کابل نے ان کی خدمت میں آکر ایک پشمینہ کا نہایت عمدہ کار چوبی خیمہ اور ایک قنات معہ دیگر تحفہ جات سمور وغیرہ اور بہت سے نقد و جنس کے نذر کیا۔ جس کو دیکھ کر یہ بہت خوش ہوئے اور اس کو اپنے ہر ایک طرح کے سچے اور پریم بھرے اپدیش سے بہرہ ور کیا +

پھر اسی سال میں ایک شکارپوریہ سیٹھ گگن مل نامی معہ اپنے ہمراہیوں کے ان کی خدمتیں مبلغ ایک ہزار کی اشرفیاں بابت دسوندھ کے لیکر حاضر ہوا۔ اور اس کے ہمراہیوں نے بھی ہزارہا روپیہ جدا چڑھایا۔ غرضیکہ ہر سمت سے اسی طرح ان کے مرید لوگ عمدہ عمدہ گھوڑے اور ہر قسم کے ہتھیار و تحفہ جات لے کر آنے لگے۔ اور بیشمار روپیہ پیسہ چڑھانے لگے۔ تھوڑے ہی دنوں میں یہ امیر کبیر ہو گئے۔ اور تمام عالم میں ان کا شہرہ ہو گیا۔ دن بدن ان کی اسقدر ترقی دولت و عظمت کو دیکھ کر راجہ بھیم چند کہلوریہ" جواب بلاسپور کی ریاست مشہور ہے"۔ ان کی ملاقات کو آیا۔ اور پرشادی ہاتھی کو دیکھ کر اس پر فریفتہ ہو گیا۔ ہر چند چاہا۔ کہ گورو گوبند سنگھ صاحب اس کو دے دیں۔ مگر انہوں نے بالکل انکار کیا۔ راجہ کو

یہ امر سخت ناگوار گذرا۔ لیکن کچھ عرصہ بعد جب اُن کے لڑکے کی شادی کا (جو راجہ فتح شاہ سری نگر والے کی دُختر سے قرار پائی تھی) موقع آیا۔ تو اُس نے برات کی زیبائش کے بہانہ سے منگا کر ہاتھی کو لینا چاہا۔ اور پیغام بھیجا۔ چونکہ گورُو گوبند سنگھ صاحب بڑے دُور اندیش اور معنی رس انسان تھے۔ وہ اِس کے اصل مطلب کو فوراً سمجھ گئے۔ اور ہاتھ دینے سے اِنکار کر دیا۔

پھر راجہ خود اُن کے پاس آیا۔ اور اُسی بہانہ سے پھر دوبارہ طلب کیا۔ مگر ظاہرا گورُو گوبند سنگھ صاحب نے اُن کی ہر طرح سے خاطر تواضع کی۔ اور سیر و شکار میں لے گئے۔ لیکن جب ہاتھی کی بابت ذکر کیا تو آپ نے فرمایا۔ کہ یہ ہاتھی سکھوں نے صرف گوروؤں کی سواری کے لئے مخصوص کر رکھا تھا۔ اِس واسطے ہم اسے علیحدہ نہیں کر سکتے۔

یہ سُنتے ہی راجہ اپنے تئیں سنبھال نہ سکا۔ فوراً بول اُٹھا کہ خیر عاریتاً تو نہیں دیا۔ مگر یہ ہاتھی تم سے بزور لیا جاوے گا۔ اور آپ کو ہمارے علاقہ میں رہنا بھی دُشوار ہو جائیگا۔

اِس کے جواب میں گورُو صاحب نے فرمایا کہ جو حکم اکال پُرکھ کا ہوگا وہی ہوگا۔ تیرا کچھ بھی نہیں ہو سکتا۔ جس پر راجہ مغلوب الغیض ہو کر واپس چلا گیا۔ اور ماگھ (سمت ۱۷۴۳) بکرمی میں ان پر حملہ آور ہوا۔ اُنہوں نے نہایت مستقل مزاجی سے اُس کا مقابلہ کیا۔ اور تھوڑی ہی دیر کے جنگ میں اُس کو پسپا کر دیا۔ تمام اسباب و زر لُٹا کر پیچھے بھاگ گیا۔ حالانکہ دوبارہ بھی حملہ آور ہونے کا اِرادہ کیا۔ مگر لڑکے کی شادی کا موقع نزدیک آجانے کی وجہ سے خاموش ہو رہا۔

اِس کے بعد ۸ جیٹھ سمت ۱۷۴۴ بکرمی کو ناہن والے راجہ میدنی پرکاش نے جو راجہ بھیم چند کہلوریہ سے دِلی رنج رکھتا تھا۔ مگر گورُو صاحب کا از حد معتقد تھا۔ اِن کو اپنے پاس شکار وغیرہ کھیلنے کے واسطے بُلا لیا۔ گورُو جی بھی وہاں جا کر اُس کے ہمراہ نہایت خوشی سے سیر و شکار میں مصروف رہتے۔ اور کچھ دِنوں بعد موقع پا کر سری نگر کے راجہ فتح چند کو جو اِن کا معتقد تھا۔ مگر راجہ ناہن سے خصومت رکھتا تھا۔ بُلا بھیجا اور دونوں راجاؤں کا باہم صلح اور مصافحہ کرا دیا۔ اور جب شکار میں جاتے تو دونوں راجاؤں

کو اپنی شجاعت اور بہادری کے کرتب دِکھلاتے۔ تلوار اور تیر دونوں سے شیر دل کا شکار کرتے۔
اِسی اثنا میں کاتک سمت ۱۷۴۲ بکرمی میں حسب درخواست راجہ ناہن اُسی کے علاقہ میں ایک خوش قطعہ زمین پسند کر کے پاؤنٹہ نام کا ایک گاؤں آباد کیا۔ اور معہ سکھوں کے وہیں اپنی سکونت اختیار کی۔ قبائل کو بھی انندپور سے وہیں بُلا لیا۔ اور تعمیر قلعہ میں جس کا نشان اب تک موجود ہے مشغول رہنے لگے۔

اُن ہی ایام میں سیّد بدھو شاہ فقیر قصبہ ساڈھورہ سے اِن کو ملنے آیا۔ اور معرفت الٰہی و عشقِ حقیقی کا باہم خوب چرچا کیا۔ پھر رام رائے جی گورو ہر رائے صاحب کے عاق شدہ فرزند بھی بھادوں سمت ۱۷۴۲ بکرمی کو دریائے جمنا کی سطح پر کشتی میں بیٹھ کر اِن سے ملاقی ہوئے۔

اِسی اثنا میں اُنہوں نے سرداران کالے خان۔ نجابت خان۔ حیات خان۔ و بھیکھن خان وغیرہ باشندگان قصبہ دہلہ کو معہ پانچ سو سواروں کے جو بادشاہی عتاب آکر بھاگے بھاگے پھرتے تھے اور کوئی راجگان راجپوت میں سے اِن کو مارے خوف کے پناہ نہیں دیتا تھا۔ سیّد بدھو شاہ صاحب کی سفارش پر اپنے پاس نوکر رکھ لیا

پھر کاتک میں کپال موچن تیرتھ کے میلہ پر تشریف لے گئے۔ اور وہاں جا کر اپنا لنگر جاری کر دیا۔ گرد و نواح کے مسند (کارپرداز) لوگ سکھوں کو ہمراہ لیکر اِن کے درشن کو آئے۔ اور ہر ایک نے اپنی حیثیت کے مطابق بہت کچھ نقد و زر نذر گذارا۔ گورو صاحب نے اُن لوگوں اور بیچے پرُتاثیر کلام سے منور فرما کر بُت پرستی سے بالکل قطع کرا دیا۔

جب میلہ ختم ہونے پر یہ پاؤنٹہ میں واپس آئے۔ تو مہاتہ پنجاب کور اہلیہ رام رائے ساکن ڈیرہ دون کا یہ پیغام پہنچا کہ مسندوں نے اُس کے شوہر کو دیدہ و دانستہ زندہ جب کہ وہ حالت حبس دم میں تھے۔ مُردہ مشہور کر کے جلا دیا ہے۔ آپ اِس کو سُنتے ہی معہ پانچ سو سواروں کے وہاں پہنچے۔ اور اکتالیس مسندوں کو جنہوں نے ایسا نالائق فعل کر کے بہت سا مال و اسباب اُن کا تغلب کر لیا تھا گرفتار کر کے فوراً واصل جہنم کیا اور پنجاب کور کو رام رائے کی گدی پر بیٹھا کر ایک لائق مرید کو کُل کاروبار ذِمے کر کے واپس تشریف لے آئے۔

بیان کیا گیا ہے کہ جہاں یہ اپنے فرقہ کو جنگجو بنانا چاہتے تھے۔ وہاں اُن کو نہیں

علم سکھلانے کا بھی شوق تھا۔ علم کی بہت قدر کرتے تھے۔ اور چاہتے تھے۔ کہ اس فرقہ کے لوگ علم جیسی نعمت عظمیٰ سے جس کے بغیر انسان بالکل مثل حیوان ہوتا ہے۔ بے بہرہ نہ رہیں۔ چنانچہ آپ نے اپنے چند مریدوں کو رگھوناتھ پنڈت کے پاس جو اکثر اِن کو اُپنشد کی کتھا سُنایا کرتا تھا۔ سنسکرت پڑھنے کے لئے بھیجا مگر پنڈت صاحب نے فرمایا کہ آپ کے سکھ عموماً جاٹ۔ کھتری۔ بڑھئی۔ کلال وغیرہ شُودر قوم سے ہیں۔ اِن کو وید شاستر پڑھنے کا کسی طرح پر حق حاصل نہیں ہے۔ پنڈت کا یہ بیہودہ اور خود غرض جواب اُن کو نہایت ہی ناگوار گذرا۔ اور آپ نے اُسی وقت خفا ہو کر فرمایا۔ کہ جس علم کو تمہاری قوم نے اپنا روزگار سمجھ کر دُوسروں کے لئے حرام ٹھہرا رکھا ہے۔ اور جن سکھوں کو تم بلحاظ قوم اور ذات حقیر سمجھتے ہو وہی اب ایشور کے حکم سے ایسے پنڈت ہوں گے۔ کہ تمہاری قوم کے لوگ بھی اِنہی سے سیکھا کریں گے۔ اور اُسی وقت اُنہوں نے پانچ سکھوں کو جو بعد میں امرت چھک کر بھائی رام سنگھ۔ کرم سنگھ۔ گنڈا سنگھ۔ بیر سنگھ و سنبھا سنگھ کے نام سے نِرملا پنڈت مشہور ہوئے۔ برہمچاری کے لباس میں سنسکرت پڑھنے کے لئے کاشی جی بھیجدیا۔ جو آخرالامر اُن کی بخشش اور کرم سے بنارس میں چیتن بٹ کی جگہ (جہاں اب نِرملہ سادھوؤں کا عالیشان مکان ہے) رہ کر سنسکرت کا علم بخوبی حاصل کرکے اعلیٰ درجہ کے پنڈت ہو کر سمت ۱۷۴۲ بکرمی میں انندپور کے مقام پر اُن کی خدمت میں واپس آئے۔ واقعی آجکل نِرملہ فرقہ کی علمی طاقت پر غور کرنے سے گورو گوبند سنگھ صاحب کی پیشنگوئی بخوبی ظہور میں آرہی ہے۔

پھر انہی لوگوں سے بہت سی سنسکرت کی کتابوں کا مثل بھاگوت۔ مہابھارت وشنو بھاگوت اپنشد و بھوج پربندھ وغیرہ کے بھاشا میں ترجمہ کراتے رہے۔ اور سکھوں کو تعلیم کے لئے اُن کے سپرد کیا۔ کیونکہ گورو صاحب کا اصلی منشا یہ تھا۔ کہ اِس پنتھ میں شستر و دیا دونوں یعنی فن سپہ گری اور علمیت کی ترقی ہو۔

اِسی اثنا میں ۹ بیساکھ سمت ۱۷۴۲ بکرم کو جب راجہ بھیم چند اپنے لڑکے کی شادی کرنے کو راجہ فتح شاہ والئے سرینگر کے یہاں بڑی دھوم دھام سے برات لے کر پہنچا۔ تو گورو گوبند سنگھ صاحب نے بھی اودھر اپنے دیوان

نند چند کو بہ ہمراہی دو سو سوار ایک بے بہا تحفہ دیکر راجہ فتح شاہ کے پاس تنبول دینے کیلئے بھیجا۔ جس کے دیکھتے ہی راجہ بھیم چند کھلُوریہ جل گیا۔ اور راجہ فتح شاہ سے کہنے لگا۔ کہ دیکھو گُرُو گوبند سنگھ ہمارا دُشمن ہے۔ اگر تُم اِس سے میل ملاپ رکھوگے یا اُس کا تنبول قبول کروگے۔ تو ہم تمہارا ڈولہ یہیں چھوڑ جائیں گے۔ اب راجہ فتح شاہ کو خواہ مخواہ اپنے ہمدی کی خاطر تنبول سے اِنکار کرنا پڑا۔

الغرض جب اُس نے سب راجاؤں کے سامنے گُرُو گوبند سنگھ صاحب کا تحفہ لینے سے اِنکار کیا تو دیوان نند چند کو از حد ناگوار گذرا۔ اور اُس سے خاموش نہ رہا گیا۔ اُس نے فوراً اپنے ہمراہیوں سے کھاٹ وجہیز کے کُل سامان کو ایک اِشارہ میں اُٹھوا لیا۔ اور فوراً گُرُو صاحب کی خدمت میں واپس آگیا۔ راجگان کی فوج نے تھوڑی دُور تک تعاقب کیا۔ مگر ناکامیاب رہے۔ آخر کو راجہ بھیم چند کھلُوریہ۔ راجہ کرپال سنگھ کٹوچیہ۔ راجہ کیسری چند جسوالیہ راجہ سُکھدیال جسروٹیہ۔ راجہ ہری چند منڈوریہ۔ راجہ پرتھی چند ڈڈوالیہ و راجہ فتح شاہ سری نگریہ وغیرہ سب راجہ آپسیں ملکر بہ جمیعت دس ہزار فوج گُرُو گوبند سنگھ صاحب پر حملہ آور ہوئے۔ اُودھر یہ بھی دو ہزار کی جماعت ساتھ لے کر ۱۷ اربیاکھ سمت ۱۷۴۲ بکرمی کو متصل موضع بھنگانی آگنے سے چار کوس کے فاصلہ پر مقابلہ میں آکھڑے ہوئے۔ جمنا اور گری ندی کے درمیان میں کھیت پڑا۔ جانبین سے لڑائی شروع ہوگئی۔ ٹھاہ ٹھاہ بندوقوں کے فیر ہونے لگے سن سن تیر چلنے لگے۔ کھٹا کھٹ تلوار بجنے لگی۔ ابھی خفیف سی لڑائی ہوئی تھی۔ کہ پانچسو اُداسی سادھو جو ہر روز گُرُو صاحب کا حلوا اور منڈا اُڑاتے تھے۔ دم دبا کر چپکے سے رات کو بھاگ گئے۔ صرف کرپال داس مہنت معہ پانچ کس فقرا کے رہ گیا۔ دوسرے روز کالے خان سرداراں وغیرہ بھی معہ پانچسو سواروں کے نمک حرام ہوکر گُرُو صاحب کا خزانہ لُوٹنے کی طمع میں مخالفین سے جا ملے لیکن جب اِن کی بے ایمانی کا حال بُدھو شاہ کو جن کی سفارش سے گُرُو صاحب نے اِن کو رکھا تھا۔ معلوم ہُوا۔ تو وہ اُسی وقت دو ہزار سوار و پیادہ کی جماعت

ے کر فوراً اِن کی مدد کے لئے آپہنچا۔ اِس کے آتے ہی میدان خوب گرم ہو گیا۔
لال چند حلوائی۔ نندلال ساہی۔ بھنت کرپال داس۔ صاحب چند اِن کا ماموں،
کرپال چند۔ دیوان نند چند۔ ماہری چند۔ بھائی سیکو۔ بھائی جیت مل۔ گلاب رائے
گنگا رام۔ دیا رام۔ بھائی جیون وغیرہ اِن کی طرف کے بہادران خوب جانیں
توڑ توڑ کر لڑے۔ گولی اور تیروں کے مینہ برسا دیئے۔ خون کے پرنالے چلا دیئے
اچھے اچھے بہادروں اور دلاوروں کے مُنہ پھیر دیئے۔ غرضیکہ تین روز میدانِ
جنگ کا یہی حال رہا۔ کوئی کسی طرف سے نہیں ہٹا۔ آخر کار کالے خاں و نجابت
خاں سرداراں جو نمک حرامی سے اُدھر جا ملے تھے۔ بھنت کرپال داس کے
ہاتھ سے مارے گئے۔ اور نجابت خاں لال چند کے ہاتھ سے تہ تیغ ہُوا۔
مگر راجہ ہری چند جو ایک سخت برگزیدہ تیرانداز تھا۔ خاص گورو صاحب
کے سامنے آیا اور پہلے تیر سے اِن کے گھوڑے کو ہلاک کر کے دوسرے سے اِن
کو بھی خفیف سا زخمی کیا۔ لیکن اِن کی باری آئی تو انہوں نے اپنے پہلے
ہی تیر سے اُس کا کام تمام کر دیا۔ اور دوسرے سے راجہ کیسری چند و سکھدیو
چند کو سخت مجروح کیا۔ اِن تینوں کا گرنا تھا کہ راجگان کوہستان کی سپاہ
بالکل بے دل ہو گئی۔ اور مقابلہ کی تاب نہ لا سکی۔ آخر کار پیچھے کو بھاگ نکلی۔
گورو صاحب کی فوج نے کئی کوس تک اُس کا تعاقب کیا۔ اور بہت کو بیجان اور
زخمی کیا۔ اُن کا جو کچھ مال و اسباب تھا۔ وہ بھی لُوٹ لیا۔ اگرچہ اِس طرف
کے بھائی سنگھا۔ جیت مل وغیرہ بہادران و بدھو شاہ کا بیٹا بھی کام میں آئے
مگر چونکہ فتح اِس طرف کی ہوئی۔ اِس وجہ سے چنداں اِن کا افسوس نہ ہُوا۔ گورو
گوبند سنگھ صاحب اِس طرح پر پہاڑی راجاؤں کو شکست دیکر فتح کا ڈنکہ
بجاتے ہوئے قلعہ پاؤنٹہ میں واپس تشریف لائے۔ اور سب بہادران کو خلعت
فاخرہ دیدے کر رخصت کیا۔ ایک شانہ و نیم دستار اور ایک حکمنامہ (سند)
بدھو شاہ کو (جو اب تک اُس کے خاندان میں بطور یادگار موجود چلی آتی ہے)
اور نیم دستار بھنت کرپال داس کو جن کی گدی کا مکان موضع سبھر میں اب
تک موجود ہے۔ مخصوص عطا کیا۔

اِس کے بعد گورو صاحب بموجب درخواست اپنی والدہ کے ۱۳ ار جیٹھ سمت ۱۷۴۳ بکرمی کو پاؤنٹہ سے معہ قبائل کے روانہ ہو کر مواضعات لاہڑ۔ رانی کے درائے پور وغیرہ میں قیام فرماتے قصبہ انند پور اپنے اصلی مسکن پر تشریف لے گئے۔ یہاں پر سکھوں کا قافلہ ہر طرف سے اِن کی خدمت میں انواع و اقسام کے تحفہ تحائف لیکر آنے لگا

غرض اِسی طرح ہر طرف سے سامانِ جنگ فراہم ہونے لگا۔ اور گورو گوبند سنگھ صاحب نے لوہگڑھ۔ انند گڑھ۔ ہول گڑھ۔ فتح گڑھ ناموں سے جابجا قلعے تعمیر کروانے شروع کئے۔ اور تھوڑے ہی عرصہ میں اُنہوں نے اپنا کل ٹھاٹھ شاہانہ بنالیا۔ دبدبہ سکندری رکھنے لگے۔ چور چکار۔ اٹھائی گیرے۔ جیب کترے وغیرہ جو اِس گرد نواح میں رہتے تھے۔ سب کو گرفتار کر کے ایسی ایسی سخت سزائیں دیں۔ کہ وہ علاقہ چھوڑ چھاڑ کر بھاگ گئے۔ اور تمام علاقہ میں ایک امن قائم ہو گیا۔ اِسی اثنا میں ماگھ سُدی چوتھ سمت ۱۷۴۷ بکرمی کو سُندری جی کے شکم سے ایک بہادر۔ اور دھرم پر قربان کرنے والے جن کا نام بسبب جنگ کے فتح ہونے کے اجیت سنگھ رکھا گیا پیدا ہوئے۔

اِدھر راجہ بھیم چند وغیرہ نے بھی جب دیکھا کہ اِن کی طاقت دِن بدِن بڑھتی جاتی ہے۔ اِن سے صلح کر لی۔ پھر تھوڑے دِنوں بعد جب اورنگ زیب کو مہمات ملک دکن قلعہ گولکنڈھ وغیرہ سے فراغت ہوئی۔ تو اُس نے اپنے فوجداران۔ میاں خاں و ذوالفقار خاں وغیرہ کو بہمراہی فوج کثیر راجگان کوہی پر جنھوں نے عرصہ دراز سے خراج ادا نہیں کیا تھا۔ مامور کیا۔ میاں خاں خود تو جموں کی طرف چلا گیا۔ مگر الف خاں اپنے برادر زادہ کو راجگان ناہن۔ کہلور۔ منڈی (نالاگڈھ) وچمبہ کی پاداش کے لیئے چھوڑ گیا۔ اِس نے فوراً نادون پہنچ کر پھاگن سمت ۱۷۴۴ بکرمی میں تمام پہاڑی راجاؤں پر اِس قدر زور دباؤ ڈالا۔ کہ تمام تھلکہ مچ گیا۔ کرپال چند کٹوچیہ دیال چند اِن کے ہمراہی ہو گئے۔ اب بھیم وغیرہ کھلوریوں سے لڑائی ہوئی۔ جس میں اُن کی فوج بادشاہی قواعد دان فوج کی تاب نہ لا کر بھاگ نکلی۔

پھر راجہ بھیم چند وغیرہ گورو گوبند سنگھ صاحب کی خدمت میں حاضر ہو کر

اِمداد کے طلبگار ہوئے۔ اور مبلغ پانچہزار روپیہ نقد بطور خرچ دیگران کو اپنی کمک پر آمادہ کیا۔ چنانچہ اُسی وقت اُنہوں نے اپنے بہادران دیوان نندچند و دیوان موہری چند و کرپا چند و دیا رام وغیرہ کو پانسو سوار دیکر اُن کی امداد کے لیے روانہ کیا۔ جنہوں نے پہنچتے ہی ایک تھوڑے عرصہ میں بادشاہی فوج کی ساری چوکڑی بھلا دی۔ اور بات کی بات میں اُن کا منہ پھیر دیا مگر کہتے ہیں کہ راجہ کرپال چند کانگڑیہ و راجہ ہری پور کی سازش سے بادشاہی فوج نے پھر حملہ کیا۔ جس پر راجہ دیال چند جاکر خاص گورُو گوبند سنگھ صاحب کو اپنے ہمراہ لے آیا اور دونوں طرف سے لڑائی شروع ہوگئی۔ ذکر ہے۔ کہ میدان میں راجہ دیال چند نے دُشمن کی طرف فوج کی جماعت کثیر دیکھ کر ہراساں ہوگیا۔ مگر گورُو گوبند سنگھ صاحب نے اُس کو تسلی دی اور کہا۔ کہ گھبراؤ مت۔ ہمارے دُشمن کو ہماری فوج اپنی سپاہ سے کئی حصے زیادہ معلوم ہوتی ہے۔ اگر یقین نہیں تو اِن پیپل کے درختوں کو جو ہماری طرف ہیں شمار کر کے دیکھ لو۔ چنانچہ ایسا ہی ہُوا۔ جو اُن درختوں کو گنتا۔ کسی سے ٹھیک نہ گنے جاتے۔ کوئی زیادہ گن جاتا ہے کوئی کم۔ یہ پیپل کے درخت ایک میدان میں اِس موقع پر اب تک کھڑے ہوئے ہیں۔ اور اُن کے شمار کی اب تک وہی عجیب کیفیت ہے۔ صحیح شمار نہیں ہوسکتا۔ غرضیکہ میدانِ جنگ خوب گرم ہُوا۔ گورُو گوبند سنگھ صاحب نے بادشاہی فوج کو اپنی شجاعت اور بہادری کے خُوب ہاتھ دکھلائے۔ اِس زور و شور سے تیر برسائے کہ دُشمنوں کے خون سے دریا بہہ اُٹھے۔ مار مار دھاڑ دھاڑ کی پُکار مچ گئی۔ بادشاہی فوج پر گویا آسمانی آفت آگئی۔ تھوڑی ہی دیر میں توبہ توبہ ہونے لگی۔ سب نے یک لخت باگ پیچھے کو موڑ لی۔ بادشاہی فوج کو شکست ہوئی۔ گو اِس طرف کی جانیں بھی بہت سی تلف ہوئیں۔ اور راجہ دیال چند بھی کام آیا۔ مگر بہرحال فتح کی خوشی گورُو گوبند سنگھ صاحب ہی کی طرف رہی۔ بادشاہی فوج تو بھاگ کر لاہور چلی گئی اور گورو گوبند سنگھ صاحب موضع السوں کو جہاں کے پٹھانوں نے اِن پر حملہ کیا تھا۔ تاخت و تاراج کرتے ہوئے انند پور میں واپس تشریف لائے۔ بعد ازاں بہادروں سمت ۱۷۴۵ بکرمی میں لاہور سے دلاور خاں صوبہ دار نے راجگان کوہی پر بہ جمعیت فوج کثیر پھر دوبارہ چڑھائی کی اور اپنے لڑکے رُستم خاں کو اُس نے گورُو گوبند سنگھ صاحب کی طرف اُن کا معاون و مددگار خیال کر کے

علیحدہ روانہ کیا۔ اُس نے فوراً پہنچتے ہی گورُو گوبند سنگھ صاحب سے لڑائی شروع
کردی۔ پہلے روز کچھ خفیف سی لڑائی ہوئی۔ مگر بعدہٗ اِسی شب کو اِس قدر بارش
ہوئی کہ وہ ندی جس کے کنارے پر فوج پڑی ہوئی تھی۔ آناً فاناً میں چڑھ آئی۔
اور پانی کا اِس قدر زور بڑا۔ کہ رُستم خاں کی فوج میں ہر ایک کو اپنی اپنی پڑ گئی۔
جو جہاں تھا۔ وہیں سے اُٹھ کھڑا ہُوا۔ اور بھاگ نکلا۔ بہت سے بہہ بھی گئے۔ اِس
نالہ کو سکھ لوگ بایں خیال کہ اِس نے گورُو کے دشمنوں کی فوج کو خود لپپا کیا۔
حمایتی نالہ کے نام سے پُکارتے ہیں۔ اب دریا کی طغیانی کی وجہ سے رُستم خاں کی
کچھ پیش نہ گئی۔ اور وہ مواضعات بروا۔ بھلان میں لُوٹ مار مچاتا ہُوا واپس چلا گیا۔
دلاور خاں نے اس کے سُنتے ہی غلام حسین خاں کو معہ دو ہزار جرار سواروں کے
رستم خاں کی مدد کے لئے روانہ کیا۔ اِس نے ایسی بہادری اور تیزی سے کام لیا۔
کہ راجگان کانگڑہ و منڈی کو فوراً مغلوب کرلیا اور اُن سے کچھ خراج وصول
کر کے گلیر اور کہلُور کی طرف روانہ ہُوا۔ اِدھر جب راجہ گوپال چند گولیری کو خبر ہوئی
تو اُس نے گورو گوبند سنگھ صاحب سے اِمداد چاہی۔ چنانچہ اُنہوں نے ۲ر کاتک سمت ۱۷۴۵
بکرمی کو اپنے پھوپھی زاد بھائی سنگیتہ کو معہ تین سو سوار کے راجہ کی مدد کے لئے بھیجا۔
تین روز تک باہم لڑائی ہوتی رہی۔ مگر آخرکار چوتھے روز جب غلام حسین خاں خود معہ
کرپال چند کٹوچیہ دہری سنگھ و ہمت سنگھ وغیرہ چیدہ چیدہ سرداران جو اس کی طرف
تھے۔ قریب چار سو آدمی کے مارا گیا۔ تو رُستم خان ہراساں ہو گیا۔ اور میدان چھوڑ
کر بھاگ نکلا۔ راجہ گوپال چند فتحیاب ہو کر خوشی خوشی گورُو گوبند سنگھ صاحب کے پاس
بہت کچھ نقد و زر نذر و نیاز میں لے کر حاضر ہُوا۔ مگر دلاور خان نے بھی مسمیاں صفدر
جنگ۔ سردار خان و حسین بیگ وغیرہ بہادران کو مع بہت سی سپاہ کے رستم خاں کی مدد
میں روانہ کیا۔ اور مگھر سمت ۱۷۴۵ بکرمی میں متصل موضع بہلاں کے میدان پڑا اور جنگِ عظیم
ہُوا۔ مگر آخرالامر رُستم خاں کو شکست ہوئی۔ جو جبار سنگھ ہاڈہ راجپوت و گنج سنگھ و چندن
رائے جسو والیہ وغیرہ جو اُس کی طرف تھے اِسی لڑائی میں کام آئے۔

جب بادشاہ اورنگ زیب کو مُلک پنجاب میں اِسطرح کی ابتری کی لگاتار خبریں
پہنچیں۔ تو اُس نے اپنے شہزادہ معظم شاہ کو واسطے فرد کرنے فساد و پاداشں

مخالفان کے پنجاب کی طرف روانہ کیا۔ جس کی آمد کی خبر سُنکر راجگان کوہستان میں ایک ہلچل پڑ گئی۔ ہر ایک کو اپنی جان کے لالے پڑ گئے۔ شہزادہ معظم شاہ خود تو سیدھا لاہور چلا گیا۔ مگر ایک سپہ سالار مسمی مرزا بیگ دس ہزاری کو پہاڑی راجاؤں کی طرف روانہ کیا گیا۔ مگر چونکہ تنہا اُس سے کام نہ نکل سکا۔ اِس لئے چار عہدیداران کو اُس کی مدد کے لئے روانہ کیا۔ جنہوں نے مِل کر پہاڑی راجاؤں کو خوب دِق کیا۔ عام لوٹ مچا دی۔ بہت سے پہاڑی حاکموں اور سرداروں کے مکانات مسمار کر دیئے بہت سے لوگوں کو گرفتار کر کے اُن کی داڑھی مونچھیں مُنڈوا کر کالا مُنہ کرا کے گدھے پر سوار کر کے تمام علاقہ میں گشت کروایا۔

چونکہ گورُو گوبند سنگھ صاحب پر بھی بادشاہ کے مقابلہ میں اُن لوگوں کی مدد کرنے کا الزام تھا۔ اِس لئے ایک عہدیدار اُن کی طرف بھی بھیجدیا۔ جس نے سکھوں کو بڑے زور شور سے لِپپا کیا۔ اور قصبہ انندپور کو بھی خوب لُوٹا۔ مگر گورُو گوبند سنگھ صاحب نے جن کے پاس اِس وقت بہت کم جماعت تھی اور جو اپنے موقع کے انتظار میں خاموش بیٹھے تھے۔ ایسی چال چلے کہ بادشاہی فوج پر رات کے وقت جب وہ تمام دن کے ماندے پڑے ہوئے تھے۔ ایسا اچانک چھاپہ مارا کہ اُن کو لینے کے دینے پڑے جو جہاں تھا۔ وہیں سے بھاگ نکلا۔ غرض کہ رات ہی رات میں آٹھ سات کوس تک سکھوں نے اُن کا تعاقب کر کے اُن سے جس قدر مال و اسباب اُنہوں نے لُوٹا تھا۔ سب چھین لیا۔ بہت کو زخمی کیا۔ سینکڑوں کو جان سے مار ڈالا۔ یہاں تک کہ پھر دوبارہ مقابلہ کی اُن میں ہمت نہ چھوڑی۔ شاہزادہ معظم شاہ نے اُن پر پھر دوبارہ چڑھائی کرنے کا مقصد کیا۔ مگر منشی نندلال ملتانی کھتری اُس کے میر منشی نے جو گوروؤں کا معتقد تھا۔ شاہزادہ سے گورُو گوبند سنگھ صاحب کی بہت کچھ تعریف کی۔ اور گوروؤں کے خاندان کی عظمت اور کرامت کا سب حال بیان کر کے اُس کو باز رکھا۔ بلکہ بیان کیا جاتا ہے۔ کہ اُس وقت سے نندلال کی معرفت باہم گورُو گوبند سنگھ صاحب اور شاہزادہ کی خط و کتابت اور رابطِ اتحاد بھی شروع ہو گیا۔ اِن کل لڑائیوں کا حال جن کا اُوپر ذکر ہو چکا ہے۔ گورُو گوبند سنگھ صاحب نے خود اپنی سوانح عمری المعروف وچتر ناٹک میں بعبارت نظم نہایت تشریح کے ساتھ لکھا ہے۔ اور اِس لئے اِن کی صحت

میں بھی کوئی کلام نہیں ہو سکتا۔

گورو گوبند سنگھ صاحب جبقدر جنگ جو اور بہادر تھے۔ اسی قدر اُن کو علم کا بھی از حد شوق تھا۔ پچاس ساٹھ آدمیوں کو تو جو عموماً لائق لائق شاعر اور سنسکرت کے بڑے بڑے فاضل اور عالم پنڈت تھے۔ صرف مہابھارت وغیرہ ۸ پرانوں ۲۲ سمرتیوں شاستروں اور ہر مذہب و ہر زبان کی اخلاقی کتابوں کا بھاشا کی سلیس عبارت میں ترجمہ کرنے کے لئے اپنے پاس نوکر رکھ چھوڑا تھا۔

ماہ چیت سمت ۱۷۴۷ بکرمی کو ماتا جیتو کے شکم مبارک سے اول جھوجھار سنگھ اور ۸ مگھر سمت ۱۷۵۳ کو زور اور سنگھ پھاگن سُدی ۷ سمت ۱۷۵۵ کو فتح سنگھ پیدا ہوئے۔ جن کی تقریب پر بہت خوشی منائی گئی۔ اور خیرات کی گئی۔

چونکہ گورُو گوبند سنگھ صاحب کو علم فن سپہ گری میں بدرجہا غایت شوق تھا ہمیشہ اپنے سکھوں کو اسی فن کی تعلیم دیتے۔ سمت ۱۷۵۲ بکرم کو ایام ہولی میں پوٹھوہار کی سنگت کو رستے میں آتے ہوئے مسلمانوں نے لُوٹ لیا۔ جب یہ حال گورُو صاحب کو معلوم ہُوا۔ تو فرمایا تمہارے کیا اختیار ہے۔ سابقہ گورُو صاحبان نے تو ایشور کی عبادت کی تعلیم دی تھی۔ اب تم دونوں باتوں میں یعنی ایشور کی بھگتی میں ہتھیار باندھ کر اپنے دُشمنوں سے انتقام لیتے ہیں۔ کمربستہ ہو جاؤ۔ اسی اثنا میں پنڈت کالیداس گورُو صاحب کی خدمت میں رہ کر مہابھارت کی کتھا سُنایا کرتا۔ اس میں ارجن اور بھیم وغیرہ بہادر راجاؤں کی طاقت کا حال سُن کر دریافت کیا کہ ان میں اس قدر کہاں سے طاقت پیدا ہوئی۔ پنڈت نے کہا کہ انہوں نے دیوتا پرگٹ کر کے ور لے رکھا تھا۔ اگر آپ چاہتے ہیں۔ تو اشٹ بھُجی (آٹھ بازو) دیوی ظاہر ہو سکتی ہے۔ گورُو صاحب نے فرمایا کہ سوائے ایشور کے اور کوئی مدد دینے والا نہیں ہے۔ یہ سب تمہارے روزگار کا وسیلہ ہے۔ جو لوگوں کو بُت پرستی میں لگا کر آپ فائدہ اُٹھا رہے ہیں۔ لیکن پنڈت نے پُرانوں کے حوالے دیکر دیوی کے ظاہر کر دینے کا ذمہ اُٹھایا۔ گورُو صاحب کب اُس پنڈت کے پھندے میں آکر دلیوی وغیرہ کے قائل ہو سکتے تھے۔ چونکہ وہ ایک عالی دماغ اور پولیٹیکل خیالات کے معدن تھے۔ اس لئے اُنہوں نے بنظر مناسب عام رائے کے ساتھ اتفاق کرنا مناسب سمجھا۔ اس خیال

ہے کہ دیوی وغیرہ تو پرگٹ ہو نہیں سکتی۔ البتہ ہون کرنا فائدہ بخش ہے۔ جیسا کہ رگ وید میں ہون کرنے کے فائدے۔ رعیت کی ترقی۔ بارش کا ہونا۔ وبا کا دُور ہونا ہوا کی صفائی۔ علم کی ترقی۔ نیکنامی فتحیابی وغیرہ وغیرہ لکھے ہیں۔ چنانچہ پنڈت کے کہنے سے جملہ ضروریات متعلق ہون کے مہیا کرنے کا حکم دیا۔ اور بھائی گوربخش رائے۔ صاحب چند۔ دیپ چند۔ لال چند اور کرپال چند اپنے مصاحبوں کو اس کارِ خیر کے انجام کے واسطے متعین فرمایا۔ چیت سمت ۱۷۵ بکرم میں کالیداس۔ کیشو داس۔ لشمبر داس پنڈتوں نے نیناں دیوی کے ٹیلہ پر جو انندپور سے سات کوس کے فاصلہ پر واقع ہے۔ جا کر ہون کرنا شروع کیا۔ جب دس بارہ روز گذر گئے۔ تو پنڈت کیشو داس سے گورو صاحب نے فرمایا کہ تمہاری دیوی کے پرگٹ ہونے کے کچھ آثار نہیں پائے جاتے۔ پنڈت نے عذر کیا کہ آپ جانوروں کا شکار کرتے ہیں۔ دیوی کیسے ظاہر ہو سکتی ہے۔ اصل منشا پنڈت کا یہ تھا۔ کہ گورو صاحب شکار نہیں چھوڑیں گے۔ ہمارا پردہ قائم رہے گا۔ لیکن گورو صاحب نے اُسی وقت شکار کرنا ترک کر دیا۔ جب پھر مقررہ وقت پر گورو صاحب نے دیوی کے پرگٹ ہونے کو پوچھا۔ تو پنڈت نے جواب دیا کہ کسی شریف اور اوتم آدمی کا سر قربان کرنے سے دیوی ظاہر ہوگی۔ اِس پر گورو صاحب نے تلوار میان سے کھینچکر کہا۔ کہ پنڈت جی آپ سے زیادہ اور کون شریف اور لائق ہوگا۔ میری رائے میں تمہارا قربان کیا جانا بہتر ہے۔ جب دیوی پرگٹ ہوگی تب پہلے تمہارے زندہ کرنے کی بابت عرض کریں گے۔ جس پر پنڈت حواس باختہ ہو کر گورو صاحب سے اپنی جان بچانے کے لیے اِشنان کرنے کا خواستگار ہوا۔ وہ تو اسی بہانے سے رفو چکر ہوا۔ باقی جس قدر برہمن تھے۔ وہ بھی اِس خوف کے مارے کافور ہو گئے۔ گورو صاحب نے سکھوں کو فرمایا کہ دیکھا برہمن دیوی ظاہر کر گئے۔ سکھوں نے عرض کی مہاراج آپ کا فرمانا دُرست تھا۔ جس قدر چیزیں ہون کی وہاں موجود تھیں۔ فوراً ہون کنڈ میں ڈالی گئیں۔ جس سے شعلے بلند ہوئے اور کوسوں تک روشن ہو گئے۔ عام لوگوں کا خیال دیوی کے ظاہر ہونے کی طرف لگ رہا تھا۔ شعلوں کے نکلنے پر لوگوں نے سوچا کہ شاید دیوی پرگٹ ہو گئی۔ گورو صاحب بخوشی تمام

انند پور میں تشریف لائے۔ اور برھم بھوج جو اِس مطلب کے لئے تیار کر رکھا تھا۔ چونکہ برہمن تو اپنے کام کے پُورا نہ کرنے کی وجہ سے نادم ہو کر بھاگ گئے تھے۔ موقع برھم بھوج پر نہ پہنچ سکے۔ غریب غربا کو تقسیم کرانا شروع کر دیا۔ لیکن پھر بھی برہمن اپنی طمع نفسانی سے مجبور ہو کر اور شرمندگی کو بالائے طاق رکھ کر گورُو صاحب کی خدمت میں آ پہنچے۔ اور کہا۔ کہ یہ ہمارا حق ہے۔ جو آپ سکھوں کو تقسیم کر رہے ہیں۔ گورُو صاحب نے فرمایا کہ اگر تم دیوی ظاہر کرتے اور فریب سے اِس قدر روپیہ صرف نہ کراتے تو البتہ یہ سب خیرات تمہارا حق تھا۔ جو سکھ ہمارے ساتھ ہو کر جنگ میں مدد دیتے ہیں۔ اُن کو کھلانا واجب ہے۔ جو کچھ تمہاری قسمت میں ہوگا۔ تم سب کو مل جاویگا۔ یہ کہہ کر پوشاکیں وغیرہ جو اس وقت دینا مناسب خیال فرمایا دے کر رُخصت کیا۔

اِس روایت کی بابت سکھوں کی دو پالیسی ہیں۔ ایک تو وہ جو دیوی اور دیوتا کے معتقد اور بُت پرستوں کے ہم صحبت ہیں کہتے ہیں کہ گورُو صاحب نے دیوی کی پرستش کی۔ چنانچہ دیوی نے پرگٹ ہو کر پنتھ خالصہ چلنے کا بر دیا۔ اِس خیال کے آدمیوں میں سے کئی ایسے ہیں جو کہ دیوی کی تلوار یا کردیا کھنڈہ کی بخشش کا نتیجہ نکالتے ہیں۔ دوسری پالیسی کے آدمی سوائے اکال پورکھ کے اور کسی دیوی دیوتا کو اپنا مددگار نہیں مانتے اور نہ ہی بُت پرستوں کی صحبت کرتے ہیں۔ وہ کہتے ہیں۔ کہ گورو صاحب نے کسی اشٹ بھُجی دیوی کی پرستش نہیں کی۔ فقط جس کے حکم سے وہ دُنیا میں آئے تھے۔ اسی اپنے سرب شکتی مان اکال پورکھ کی عبادت کی ہے۔ اگر یوں کیا تو سکھوں کی تسلی اور فائدوں کے لیے جس کا ذکر کیا گیا ہے۔ کیا ہوگا۔ اگر گورُو صاحب دیوی کی اوپاسنا کرتے تو اپنی تصنیف میں یہ نہ فرماتے (اس کریا نو) اِن کلمات گورُو صاحب سے صاف ثابت ہے۔ کہ گورُو صاحب تلوار کو اشٹ مانتے رہتے ہیں۔ لبعضوں کا خیال ہے کہ اگر دیوی کے اوپاسک نہ ہوتے تو چنڈی چرتر میں دیوی کی تعریف کیوں کرتے۔ یہ کہنا اِن کا بلا سوچ سمجھ کے ہے۔ کیونکہ اُن کا پختہ خیال اپنے سکھوں کو اشتعال جنگ کے لئے دلانے کا تھا۔ دیوی کے جنگ لکھنے کا اصل مطلب یہ تھا کہ

سکھوں میں اِس کے مطالعہ سے دھرم جنگ کرنیکا جوش پیدا ہو۔ جیسے پارس ناتھ۔ کالیداس۔ بشن۔ شیو۔ کرک سنگھ۔ رام چندر۔ وکرشن وغیرہ وغیرہ ستائیس اوتاروں کے جنگ محض دھرم کی رکھشا کیلئے ہیں۔ لکھے ہیں کہ جن سے جوش پیدا ہوتا ہے۔

اِسی سال سمت ۱۷۵۵ بکرمی میں گورو صاحب نے بذریعہ حکمنامہ جات اپنے تمام مریدوں کو انندپور فراہم کیا۔ اب قبل اِس کے کہ ایک نیا فرقہ جو دراصل پرانا تھا۔ قائم کر کے ہندو مذہب کی اصلاح کریں۔ اُنہوں نے اپنے سکھوں کو آزمانا چاہا۔ اور اس واسطے بیساکھی سمت ۱۷۵۶ بکرمی سے ایک روز پیشتر انندپور کے متصل کیس گڑھ کے ٹیلہ پر ایک عام دربار لگایا۔ اور کھڑے ہو کر ننگی تلوار ہاتھ میں لے کر سکھوں کیطرف مخاطب ہو کر باآواز بلند فرمایا۔ کہ "کوئی سکھ ایسا ہے جو اپنا اسوقت سر گورو کیلئے تصدق کرے"؟ یہ سُنتے ہی اُس دربار میں جسمیں ہزاروں سکھوں کا اجتماع تھا۔ ایک سناٹے کا عالم ہو گیا۔ کوئی نہ بولا۔ پھر دوبارہ آواز دی کہ "کوئی شخص ایسا ہے یا نہیں۔ تب ایک شخص دَیا رام نامی قوم سپوتی کھتری باشندہ لاہور نے اُٹھ کر دست بستہ اپنا سر حاضر کیا۔ اِس کو گورو صاحب ایک خیمہ میں جو وہاں پیشتر سے خاص اِس کام کے لیے کھڑا کر رکھا تھا۔ لے گئے۔ اِس خیمہ میں پوشیدہ طور پر پانچ بکرے[۱] بندھے ہوئے تھے۔ وہاں اُس سکھ کو الگ بٹھا دیا۔ اور بجائے اُس کے بکرے کا سر کاٹ کر اپنی شمشیر خون آلودہ کو پھر ہاتھ میں لئے ہوئے دیوان میں آ کھڑے ہوئے۔ اور کہا کہ اب کوئی دوسرا بھی ایسا ہے جو اپنا سر دیوے تو ایک پریمی سکھ دھرم چند قوم جاٹ[۲] ساکن ہستناپور نے کھڑے ہو کر اپنا سر حاضر کیا۔ اُس کو بھی اندر لے جا کر بٹھا دیا اَور دوسرے بکرے کا سر کاٹ کر پھر باہر نکلے اور تیسرے کا سر مانگا۔ جس کے لئے ہمت رائے قوم کمہار اُٹھا۔ اُس کو بھی اندر لے جا کر اُسی طرح کیا۔ اور خیمہ کے اندر سے نالی بنوا دی۔ جس کی راہ سے خون باہر آتا ہوا ہر ایک کو نظر

---

[۱] قربان۔ [۲] بکرے جھٹکانے والی بات غلط معلوم ہوتی ہے۔ دراصل گورو سرنگ تھے اُن میں شہیدوں کو سرجیت کرنے کی سمرتھا تھی۔ اِس طرح پانچ پیاروں کو شہید کر کے پھر سرجیت کیا ہے۔

آتا تھا۔ الغرض اسی طرح پانچ سکھوں کے سر مانگے۔ جن کے عوض پانچ بکروں کے سر کاٹ کر باہر خون آلودہ تلوار دکھلائی جاتی رہی۔ ہمت رائے کے بعد محکم چند گاذر اُٹھا اور اس کے بعد صاحب چند حجام اور باقی کئی ایک منتظر تھے۔ کہ ہم کو بلا دیں لیکن گورو صاحب نے پانچوں پر ختم کر دیا۔

اس کے بعد گورو صاحب نے غسل کر کے اول تو خود شاہانہ لباس پہنا۔ سر پر جغہ کلغی لگائی۔ اور سب ہتھیار باندھ کر اُن پانچوں بہادروں کو بھی جو امتحان میں پورے اُترے تھے۔ اپنی طرح نہایت عمدہ عمدہ لباس پہنایا۔ اور مسلح کر کے اپنے ساتھ لئے ہوئے ایکدوسرے کا آپسیں ہاتھ پکڑے بڑی شان وشوکت و توزک سے باہر نکل کر دربار میں رونق افروز ہوئے۔ جس کو دیکھ کر ہر ایک شخص حیران رہ گیا۔ ہر ایک۔ اپنے دل میں اس امر کا کہ میں نے اپنا سر کیوں نہ دیا۔ افسوس کرنے لگا۔

اس وقت گورو گوبند سنگھ صاحب نے سب کو تسلی دی۔ اور سب سے مخاطب ہو کر بآواز بلند تین بار یہ فرمایا کہ " دہن سکھی! دھن سکھی! دھن سکھی! اور کہا کہ ہم نے یہ صرف آزمائش کے لئے کیا تھا۔ اب ہم بہت خوش ہیں۔ اور ہم کو یقین کامل ہے۔ کہ ہمارے فرقے کی بہت ترقی ہوگی۔ اور ہم دشمنوں پر ضرور فتحیاب ہوں گے۔ کیونکہ گورو نانک صاحب کی آزمائش میں تو صرف ایک شخص گورو انگد جی پار اُترے تھے جن کی کرپا سے رفتہ رفتہ عام مُلک سکھ ہو گیا۔ اب اکال پورکھ کی دیا سے پانچ آدمی پورے نکلے ہیں۔ داناؤں کا قول ہے۔ کہ دو آدمی کافی ہوتے ہیں۔ بقول اس شعر کے ؎

دو تن یک شود لشکنند کوہ را + پراگندگی آرد انبوہ را

مگر یہ تو اکال پورکھ کی کرپا سے پانچ ہیں "۔

الغرض دوسرے دن بیساکھی سمت ۱۷۵۶ بکرمی کو بروز ایت کیس گڈھ کے قلعہ میں عام دربار لگا کر اُن پانچوں مسلح سکھوں کو دیوان میں کھڑا کر دیا۔ اور خود دریائے کے پانی کا ایک لوہے کے برتن میں شربت بنا کر جپ جی۔ جاپ جی۔ سویئے۔ چوپائی۔ اور انند کا پاٹھ کرتے ہوئے اُس میں کھنڈا پھیرنے لگا۔ اور یہ اشعار زبان مبارک پر لائے۔ (کھنڈا پرتھم ساج کے جن سب سنسار اوپایا) اور اس طرح پر ......

اِس کو امرت بنالیا۔ تو پہلے اُسی کھنڈے سے پانچ مرتبہ اپنے منہ میں ڈالا اور بعد ازاں پانچ سکھوں کو اول ان سے ست نام کا اُچارن کرا کے پانچ پانچ چلو پلاتے گئے اور ہر بار جب وہ پی لیتے تو اُن سے "بول واہگورو جی کا خالصہ سری واہگورو جی کی فتح" کی آواز کو بآواز بلند کہواتے۔ اِس کے بعد پانچ پانچ چلی اُن کے سروں میں ڈالی اور پانچ پانچ بار امرت کا اُن کی آنکھوں پر چھینٹا مارا۔ باقی جو امرت اُس برتن میں بچ گیا۔ وہ اِنہی پانچوں کو پلوادیا۔ اور پھر اُن کو اُسی برتن میں کڑاہ پرشاد دیکر ایک ساتھ بٹھلا کر کھلادیا۔ اور یہ کہا کہ" آج سے تم سوڈھ بنس چھتری ایک بھائی ہو گئے۔ تمہاری پچھلی ذات پات سب دُور ہو گئی۔ تم سب آپسیں اپنے تئیں ایک مادر زاد بھائی خیال کرو اور تیغ زنی اور لڑنا مرنا چھتریوں کا کام ہے۔ اِسے اختیار کرو۔ اور تمہارے لئے یہ ہدایت ہے کہ کیس۔ کنگا۔ کڑا۔ کرپان۔ کچھرا ہمیشہ رکھنا اور پرائی عورت سے مجامعت نہ کرنا تمباکو نہ پینا۔ بال نہ منڈوانا۔ لڑکی نہ مارنا۔ مینے۔ مسندیئے۔ دہیر ملیئے۔ سرگم۔ رام رائیئے۔ اِن پانچوں سے میل ملاپ نہ کرنا۔ چوری۔ یاری۔ غیبت۔ چغلی۔ جھوٹ فریب۔ اور احسان فراموشی وغیرہ سب بُرے کاموں سے دُور رہنا۔ ہمیشہ سچ بولنا اور صرف اکال پورکھ کی پرستش کرنا۔ سوئے گرنتھ صاحب کی بانی کے کسی اور پر یقین نہ لانا اور محتاجوں پر رحم کرنا۔ خیرات کرنا اور اپنے مذہب پر ثابت قدم رہنا۔ اِس کے بعد اُن پانچوں سے اُسی طرح امرت تیار کروا کے خود پیا۔ اور خوش ہو کر یہ فرمایا کہ "واہ واہ! گورو گوبند سنگھ آپے گور چیلا۔ گورو خالصہ خالصہ چیلا"۔ اِس سے اپنے سکھوں کو یہ جتایا۔ کہ دُنیا میں سب اِنسان ایک جیسے ہیں۔ کسی کو کسی پر فضیلت نہیں کسی امر کا غرور نہیں کرنا چاہیئے۔ اور جیسے مسلمانوں میں حضرت محمد صاحب (صلعم) نے حضرت ابوبکر صدیق وغیرہ کو چار یار کہا ہے۔ اُسی طرح انہوں نے بھی اُن پانچوں کو پیاروں کا خطاب دیا ہے۔ اور اِن کے بعد جن مختلف اقوام کے بے شمار سکھوں نے امرت چھک کر خالصہ مذہب قبول کیا تھا۔ اُن کو خالصہ پنتھ کے نام سے پکارا۔ الغرض اِسی طرح ہر روز صدہا آدمی امرت چھک کر سنگھ بننے لگے۔ اور تھوڑے ہی عرصہ میں ہزارہا آدمی گورو گوبند سنگھ صاحب کے سچے اور دلی پیرو ہو گئے۔ اور روز بروز اِس مذہب کی ترقی ہونے لگی۔ اِسی اثنا میں ایکدن گورو گوبند سنگھ صاحب نے اپنے تمام خالصہ مذہب

کے پیرو کاران کو جمع کر کے جن میں بعض پہاڑی راجگان بھی شامل تھے۔ دربار لگایا۔ اور اُس میں کھڑے ہو کر حاضرین کو ہندو دھرم کی رکھیا کرنے پر ایک نہایت پُرتاثیر اور پُرجوش لیکچر سُنایا۔ اور کہا کہ" دیکھو! بڑی افسوس کی بات ہے کہ ہم لوگ جو خاص اِس مُلک کے آباد اجداد سے وارث چلے آتے ہیں اِسطرح پر ذلیل ہو کر غیر قوم اور غیر ولایت کے لوگوں کی جن کا ہم چھونا بھی گناہ سمجھتے ہیں غلامی کریں۔ اور مثل بھیڑ و بکری کے ذبح کئے جاویں۔ ہمارے بڑے بڑے عالیشان مندر اور پُوجا کے مقام جن پر کروڈہا روپیہ خرچ ہوا ہو گیرا کر زمین کے برابر کر دیئے جاویں۔ اور اُن کی جگہ مسجدیں بن جاویں۔ گائے جن کو ہم پُوجتے ہیں۔ ہمارے سامنے ذبح کی جاویں۔ ہماری مستورات اور لڑکیوں کی عصمت میں ہماری آنکھوں کے سامنے خلل ڈالا جاوے۔ اور پھر چُپ چاپ رہیں۔ اُف تک نہ کریں۔ کہاں گئی وہ تمہاری طاقت جس سے غیر مُلکوں کی قوموں کو مطیع کیا تھا۔ چکرورتی راجہ اِس مُلک میں ہوتے رہے۔ جنہوں نے دھرم کے لیئے کوروکھشتر کے میدان میں خون بہائے۔ وہ کہاں طاقتیں گئیں کہ جسوقت ہمارے جنگ کے گھوڑے امریکہ تک پھر کر روم شام مصر وغیرہ مُلکوں میں گئے۔ اور راجہ مان سنگھ[1] نے پاکستان کو بھی جو کہ کبھی کسی سے مطیع نہیں ہُوا تھا۔ اُس کو فتح کر کے اپنا تسلط جمایا۔ جب سے یہ طریقہ ہُوا کہ وہاں کے لوگ اولٹے ہو کر سوتے ہیں۔ اور تلوار کو چوبی دستہ لگاتے ہیں۔ ایسے ایسے کام کئے۔ جن کو سُنکر عقل بھی حیران ہوتی ہے۔ وہ کون چیز ہے۔ جس نے تمہاری ایسی زبردست طاقت کو کھو دیا۔ وہ کون بیماری ہے جس نے تُم کو اِس قدر کمزور کر دیا۔ وہ کون ہوا ہے جس نے تمہارے ہرے ہرے اور پھولے پھلے باغ کو ویران کر دیا۔ وہ کون جال ہے جسمیں تُم ایسے بُری طرح پھنسے ہو کہ نکلنا دشوار ہو گیا ہے۔ وہ کون کیڑا ہے جو تمہاری جڑ کو مثل گھُن کے آہستہ آہستہ کاٹ رہا ہے۔ اور تُم کو خبر بھی نہیں۔ وہ کونسا ایسا زہریلا سانپ ہے جس نے ہمارے مُلک کو ایسا ڈسا ہے کہ کسی کو لہر بھی نہیں آتی۔ وہ کون سا جادوگر ہے۔ جس نے تُم کو انسان سے حیوان بنا دیا۔ حاکم سے محکوم کر دیا۔ امیر سے غریب ہوتے چلے جاتے ہو۔ اور کچھ نہیں کرتے۔ پیارے بھائیو! آنکھیں کھولو اور دیکھو تمہارے ساتھ کیا ہو رہا ہے۔ تُم کو کون ڈبا رہا ہے ہمت کی کمر باندھو۔ نااتفاقی چھوڑ دو۔ اتفاق پکڑو۔ خود غرضوں کے جال سے نکلو۔ انسان بنو۔ ذلیلت اور فضیلت کے جھوٹے خیالات کو چھوڑ دو۔ سب آپسمیں بھائی بنو۔ پیدائش سے کوئی چھوٹا

[1] پاکدامنی

نہیں ۔ برہمن نہیں ۔ شودر نہیں ۔ جو کچھ فضیلت ملتی ہے کرم یعنی افعال سے حاصل ہوتی ہے ۔
ہتھیار باندھو چھتری بنو ۔ دھرم کے لئے مارو اور مرو ۔ تم دیکھتے ہو کہ جو جو ظلم اور تعدیے مسلمانوں کی طرف سے اہلِ ہنود پر ہو رہے ہیں ۔ اگر اس کا جلد تدارک نہ کیا جاوے تو تھوڑے ہی عرصہ میں اہلِ ہنود کا خاتمہ ہو جاویگا ۔ اتفاق اور ہمت ایسی چیز ہے ۔ کہ پانڈو نے ایک تھوڑے سے لشکر اور طاقت کیساتھ بڑے طاقتور راجہ دریودھن کو فتح کیا ۔ راجہ رام چندر نے اپنی حکمتِ عملی سے تم نے سُنا ہوگا ۔ کہ جنگلی جانور بندر وغیرہ کو جمع کر کے اور اُن کو جوش دلا کر راون جیسے طاقتور راجہ کو مار ڈالا ۔ کرشن جی نے گوجروں کی مدد سے کنس کو گرا کر زمین پر ٹپکا دیا ۔
اگر تم لوگ بھی اس وقت اتفاق اور ہمت کر کے اپنی قوم کا بچاؤ چاہو گے ۔ تو ایشور تم کو مدد دیگا ۔ کیا تمہارا ہمارا دھرم ہے جو اسقدر اپنے ہندو بھائیوں کو قتل اور مسلمان ہوتے دیکھیں اور ان پر ہزار ہا طرح کی مصیبت نازل ہوں ۔ پھر ہم چھپکے بیٹھے رہیں ۔ دُنیا پر ہر ایک چیز فناہ ہونے والی ہے ۔ آخرش مرجانا ہے ۔ دیکھو ! گورو ارجن صاحب نے تمہارے واسطے جان دی ۔ کرشن صاحب تمہارے واسطے تصدق ہوئے ۔ گورو تیغ بہادر صاحب نے تمہارے لئے سر دیا ۔ اب میں تمہارے ہی واسطے جان دینے کو تیار ہوں ۔ دیکھو جو چیز حد سے زیادہ بڑھ جاتی ہے ۔ ہمیشہ اُس کا تنزل ہوتا ہے ۔ مصرع ۔ ہر کمالے را زوالے ۔
اب مسلمانوں کے جور و ظلم حد تک پہنچ گئے ۔ ان کی بادشاہی مثل ٹمٹماتا ہوا چراغ ہے تھوڑی سی ہمت سے اُمید قوی ہے کہ تم کو فتح حاصل ہوگی ۔ اور ہمیشہ تمہارے نام اُن بہادروں کیساتھ شامل اور گنے جائیں گے جنہوں نے راون اور کنس وغیرہ ظالموں کو مار کر ویدک دھرم کی رکشا حفاظت کی ۔ آپ کو یاد ہوگا ۔ کہ جب بُدھ مذہب والوں نے چھتریوں کو بالکل نیست و نابود کر دیا ۔ تو رکھشیوں نے ابنو پہاڑ پر بیٹھ کر مشورہ کر کے ایک فرقہ چھتریوں کا قائم کیا ۔ پھر انتقام لے کر از سرنو اس بھارت ورش کا مالک بنا دیا ۔ جوانمری تو اسی وقت ہے ۔ جب تم اپنے دھرم کی حفاظت کرو ۔ اپنے بھائیوں اور مُلک کے فائدہ میں اپنی جان تک لڑا دو ۔ دیکھو ۔ میں نے تم کو کیچڑ سے نکالا ہے ۔ اور تم کو اصل چھتری بنایا ہے ۔ اکال پُرکھ کا سمرن کرو ۔ ہمت کی کمر باندھ کر اپنے بھائیوں کا انتقام لینے کے لئے بیڑا اُٹھاؤ ۔ اس سچے مذہب خالصہ کے پیرو بنو ۔ واہگورو تمہاری مدد کریگا ۔ بقول شخصیکہ (ہمتِ مرداں مددِ خدا) اس پُر تاثیر سپیچ نے تمام حاضرینِ دربار کے دلوں پر ایک ایسا جوش پیدا کیا کہ امرت چھک چھک کر

یعنی پی کر سکھ بنتے گئے۔ اور جان و مال سے دھرم جنگ میں لڑنے کو تیار ہو گئے۔ لیکن پہاڑی راجاؤں کے سنگدلوں پر کچھ اثر نہ ہوا۔ اُنہوں نے اپنی بزدلی ظاہر کر کے کہا کہ اِس قدر مسلمانوں کی بادشاہت چھ سو برس سے جمی ہوئی۔ قہر دریائے کیطرح اِن کے لشکر موج زن ہیں۔ ہماری تمہاری کیا مجال ہے۔ کہ اُن کے مقابلہ میں کھڑے ہو جاویں۔ سوائے نقصان کے اور کچھ نفع نظر نہیں آتا۔ ہم راجپوت چھتری آپ کے سکھوں سے جو اکثر شودر ذات کے ہیں۔ ایک جگہ بیٹھ کر کھانا نہیں چاہتے۔ جنیو دھوتی اور ٹیکا اُتار کر سکھ بننا ہمارے لئے بہت مشکل ہے۔ بت پرستی جو ہمارا قدیمی رواج ہے۔ چھوڑنی دشوار ہے۔

گورو صاحب نے فرمایا۔ کہ ہم تمہاری بہتری چاہتے تھے اور اُس ملک کا بادشاہ بنانا چاہتے تھے۔ لیکن تمہاری قسمت جن گورو کے سکھوں کو تم شودر کہتے ہو۔ اُمید قوی ہے کہ تھوڑے عرصہ میں تم لوگ اِن کے مطیع ہو گے۔

بجائے اِس کے کہ اُن کے دلوں پر کچھ نیکی کا اثر پیدا ہوتا۔ اپنی خیر خواہی جتلانے کے لئے گورو صاحب کا تمام لیکچر اور قوم کو جوش دِلانا۔ اورنگ زیب بادشاہ اور ناظم سرہند کے پاس لکھ بھیجا کہ اگر اسی وقت سے اِن کا تدارک نہ ہوگا۔ تو ایک بڑا فتور برپا ہوگا۔ یہ سب کو معلوم ہوگا۔ کہ جس جگہ ایک عام ہجوم ہزاروں آدمیوں کا جمع ہوتا ہے۔ اُن کا تمام خرچ گھوڑے۔ ہاتھی۔ بیل وغیرہ وغیرہ جانوروں کا بھی جو اِن کے ساتھ موجود ہوتے ہیں۔ گرد و نواح سے ہی سرانجام کیا جاتا ہے۔ اِس لئے جب سکھ لوگ سامان کے مہیا کرنے کے لئے پہاڑی راجاؤں کے علاقوں میں جاتے۔ اکثر کسانوں یا راجاؤں کے متعلقان جنگل سے باہمی دنگہ فساد ہو پڑتا۔ سکھوں کے مقابلہ میں پہاڑی آدمیوں کی مجال ہے کہ کھڑے ہوں۔ جبراً سکھ گھاس۔ لکڑی وغیرہ اُٹھا لاتے۔

رفتہ رفتہ راجاؤں کی فوج کا مقابلہ ہونے لگا۔ تو ایک روز راجہ اجمیر چند بلاسپوریہ نے اپنے گرد و نواح کے تمام راجاؤں کو جمع کر کے کہا کہ آپ دیکھتے ہو کہ یہ سکھ دن بدن بڑھتے جاتے ہیں۔ ہمارے تمہارے علاقوں میں دست اندازی کر رہے ہیں۔ ہر چند اُن کو فہمائش کی۔ نہیں مانتے ایسا نہ ہو کہ ہمارے تمہارے علاقوں پر قبضہ اور تسلط کر لیویں۔ اِس پر سب نے ہم صلاح ہو کر گورو صاحب کی خدمت میں ایک سفیر بھیج کر

گزارش کی۔ کہ آپ اگر رہنا چاہتے ہیں۔ تو تن تنہا جیسے کہ پہلے رہا کرتے تھے رہیں۔ اگر ہجوم اپنے ساتھ رکھنا چاہتے ہیں۔ تو ہمارے علاقے چھوڑ کر کسی اور جگہ چلے جاویں۔ جس کے جواب میں گورو صاحب نے فرمایا کہ سب زمین پرمیشور کی ہے۔ لیکن جسمیں ہم آباد ہیں وہ ہماری زرخرید ہے۔ ہم یہاں سے نہیں جاسکتے۔ اس پر راجاؤں کو اور بھی طیش ہؤا۔ دوبارہ کہلا بھیجا کہ اگر جان و مال کی خیر چاہتے ہو۔ تو ابھی چلے جاویں۔ ورنہ جبراً نکالے جاویں گے۔ گورو صاحب نے فرمایا کہ ہمارا مددگار محافظ اکال پورکھ ہے۔ اگر طاقت اور زور آزمائی کا گمان ہے۔ تو بیشک امتحان کرلو۔ چنانچہ اس جواب کے سنتے ہی راجگان کو ہی آگ بگولا ہوگئے۔ تیاری جنگ کی کرنے لگے۔ ایکدن سکھوں کا ایک گروہ رسد وغیرہ کے واسطے باہر گیا۔ تو بلیا چند اور عالم چندنے راجہ اجمیر چند کی سازش سے اُن کو گھیر لیا دونوں طرف سے تیر و تفنگ کی بوچھاڑ ہوئی۔ بہت سے آدمی زخمی ہوئے اور مارے گئے۔ بلیا چند خود زخمی ہوکر گھوڑے پر سے گر پڑا۔ باقی سب کافور ہوگئے۔

اسی طرح اور بھی کئی ایک جگہ لڑائیاں ہوئیں۔ آخر راجہ اجمیر چند بلاسپور کی ترغیب سے سب راجہ اپنا اپنا لشکر فراہم کرکے انندپور پر چڑھ آئے۔ اور قلعہ کو گھیر لیا۔ اُس وقت گورو صاحب کے پاس قریب آٹھ ہزار کے سکھ لوگ جمع تھے۔ جانبین سے گولیاں چلنے لگیں۔ توپیں چھوٹنے لگیں۔ سکھ لوگ دن بھر تو قلعہ کے اندر سے لڑتے۔ رات کے وقت پہاڑی راجاؤں کی فوج پر شبخون لاتے۔ جس سے اُن کو بہت تکلیف ہوتی۔ ایک دن راجاؤں نے ایک کار آموختہ فیل شراب پلا بدمست کر کے اس کے سر پر توا آہنی باندھ سونڈ میں تلوار پکڑا قلعہ کے دروازہ کو توڑنے کے لئے چھوڑ دیا۔ جس کے جواب میں گورو گوبند سنگھ صاحب نے فرمایا کہ ہمارا دونی چند ہاتھی سے لڑے گا۔ دونی چند تو یہ سنتے ہی قلعہ سے کود کر بھاگ گیا۔ گورو صاحب نے بچتر سنگھ ترم لوبانہ کی پیٹھ ٹھونک کر ہاتھی کے مقابلہ میں بھیجا۔ جس نے جاتے ہی ایک ایسی برچھی ایسی لگائی کہ توے آہنی کو توڑ ہاتھی کے سر کو پھوڑ پار نکل گئی۔ ہاتھی چنگھیں مارتا ہؤا پیچھے کو دوڑ گیا۔ فوراً سکھوں نے دشمنوں پر حملہ کردیا۔ بہت سے پہاڑی کام آئے۔ سکھوں کے مقابلہ کی تاب نہ لاکر پسپا ہوگئے۔ اپنی فتح سے مایوس ہوکر ایک آرڈ کی گائے بنا کر (جو کہ علامت اطاعت قبول کرنے کی ہوتی ہے)

سلہ آٹا

گورُو صاحب کی خدمت میں بھیج کر اپنی اشٹ کی قسم کھائی کہ آپ اِس قلعہ کو پانچ دِن کے واسطے چھوڑ جاویں۔ ہم اپنی اپنی عزت لے کر واپس ہو جاویں گے۔ گورُو صاحب تو نہیں چاہتے تھے۔ کہ قلعہ چھوڑیں۔ لیکن ماتا صاحبہ اور مسندوں کے کہنے پر انندپور چھوڑ کر امتی ناکیرت پور کی طرف گورُو صاحب چلکر ایک پہاڑی پر جا بیٹھے جس کا نام اب نرموہ گڑھ مشہور ہے۔ راجاؤں نے اِس پر بھی صبر نہ کیا۔ اپنی اپنی فوج لے کر وہیں آن پہنچے۔

جب پہاڑی راجاؤں نے دیکھا کہ سکھوں کو شکست دینا اُن کی طاقت سے باہر ہے فوراً صوبہ سرہند کے قدموں پر جا گرے۔ اور بیس ہزار روپیہ خرچ کا ادا کر کے کمک کے خواہاں ہُوئے۔ الغرض صوبہ سرہند نے علی مردان خان و لیعقوب خان کو دو ہزار سوار کے ساتھ راجگان کوہی کی مدد کے لئے روانہ کیا۔ اور ۱۷ مگھر سمت ۱۷۵۸ بکرم کو متصل قصبہ کیرت پورہ کے میدان پڑا۔ اور دونوں طرف سے خوب مقابلہ ہُوا۔ راجہ اجمیر چند نے گولہ انداز کو اِشارہ کر کے ایک گولہ خاص گورُو گوبند سنگھ صاحب پر (جو ایک اُونچے سے ٹیلہ پر بیٹھے دستار باندھ رہے تھے) سر کرایا۔ جس سے رام سنگھ چوبردار اُڑ گیا۔ گورُو صاحب کا بال بیکا نہ ہُوا۔ مگر گورُو صاحب کی طرف سے بھی ایسا نشانہ ہُوا۔ کہ گولہ انداز کا سر اُڑا دیا۔ اور بہت سے دُشمنوں کو ہلاک کیا۔ مگر اتنے ہی میں شام پڑ گئی۔ آفتاب غروب ہو گیا۔ ہر ایک کو اپنے اپنے ٹِکانہ کی سُوجھی۔ سپاہیوں نے اپنی اپنی تلواریں میان کیں۔ گورُو صاحب دوسرے روز انندپور پہنچ گئے۔ قلعہ کو صُوبہ سرہند کی فوج نے گھیر لیا۔ سکھوں نے بڑی گرمجوشی سے مقابلہ کیا۔ حتےٰ کہ صُوبہ سرہند کی فوج کو چار چار کوس کے فاصلہ پر پیچھے ہٹا دیا۔ بلکہ اُن کی پانچ چار چھکڑیں بھی گولی بارُود سے لدی ہوئیں سکھوں کے ہاتھ لگیں۔ مگر محمد لیعقوب خاں و امیر علی خاں افسران افواج صوبہ سرہند نے معہ راجگان کوہی کے پھر دوبارہ اِن پر حملہ کیا۔ اور ایسا خونریز مقابلہ کیا۔ کہ سکھوں کو پیچھے ہٹا دیا اور محاصرہ کر کے قلعہ انندپور میں باہر سے رسد وغیرہ کا جانا بالکل بند کر دیا۔ جب تک اندر رسد رہی سکھوں نے محاصرہ کی بالکل پرواہ نہ کی۔ ایک ایک مُٹھی چنوں پر گذارہ کیا۔ اور مقابلہ کو برابر قائم رکھا۔ آخرش جب سکھ لڑتے لڑتے بہت کم رہ گئے۔ فاقہ پر فاقہ گذرنے لگا۔ تب گورو گوبند سنگھ

صاحب قلعہ چھوڑ کر مع اپنے باقی ماندہ ہمراہیوں کے باہر نکل کھڑے ہوئے۔ اور دُشمن کے حملہ کو نہایت مستقل مزاجی سے روکتے ہوئے دریائے سُتلج کو عبور کر کے بسوہلی کی طرف نکل گئے۔ گو اِس لڑائی میں سِکھوں کو شکست ہوئی۔ مگر اِن کے مخالفین کی تعداد اور طاقت پر جو اُس وقت اُن سے بیس گُنی تھی بہت نقصان پہنچا۔

ادھر راجگانِ کوہی دصوبہ سرہند فتح پاکر اپنی اپنی جگہوں پر واپس چلے گئے۔ اور اِدھر گورُو گوبند سنگھ صاحب کو راجہ بسوہلی نے اپنے پاس نہایت اعزاز سے ٹھہرا لیا۔ اور باہم سیر و شکار میں نہایت ارتباط اور اختلاط سے مشغول رہنے لگے۔

ایک روز اتفاقیہ شکار میں راجہ بھنبور سے مُلاقات ہوئی۔ اور وہ گورُو گوبند سنگھ صاحب کو اپنے مکان پر لے جانے کے لئے بہت خواہاں ہُوا۔ آخرش یہ راجہ بسوہلی سے رُخصت ہو کر اُس کے ہاں چلے گئے۔ اور وہاں تھوڑے دِنوں اُس کے پاس قیام کر کے سَلندر سے کی دھار وغیرہ دیکھتے ہوئے (جہاں اب تک اُن کی یادگار میں ایک مکان بنا ہُوا موجود ہے) بتقریب میلہ بیساکھی روالسر تشریف لے گئے۔ یہاں پر میلہ میں جس قدر پہاڑی راجہ اور امیر امراء آئے ہوئے تھے۔ سب اِن کے درشنوں کے لئے آئے۔ اور جس وقت ایک عام دربار میں یہ سب لوگ جمع تھے۔ ایک سِکھ فرخ آبادی تاجر قوم راجپوت بھائی اودہ نامی نے ایک دونالی بندوق گورُو گوبند سنگھ صاحب کے سامنے بطور تحفہ پیشکش کی انہوں نے بندوق بھر کر سرِ دربار فرمایا کہ کوئی سِکھ ایسا بھی ہے۔ جو ہماری اِس بندوق کا نشانہ بنے۔ یہ بات سُنتے ہی بہت سے سِکھ دست بستہ کھڑے ہو گئے اور کہنے لگے کہ ہم لوگ حاضر ہیں۔ اگر ہم لوگوں کا جسم گورو صاحب کا نشانہ ہو۔ تو اس سے بڑھ کر اور کون خوش نصیبی کی بات ہے۔ یہ دیکھتے ہی سب پہاڑی راجہ وغیرہ دنگ رہ گئے۔ اور اپنے دِلوں میں بہت خائف ہوئے۔ پھر وہاں سے واپسی کے وقت منڈی کے راجہ سدھرسین کے پاس ٹھہرے۔ اِس راجہ نے اِن کی بہت خاطر کی۔ اور ایک عرصہ تک اِن کو اپنے پاس رکھا۔ انہوں نے بھی اُس کو چلتے وقت اپنی یادگار میں ایک لُٹکنا پڑھنے کے لئے عطا کی۔ منڈی میں دریائے بیاس کے کنارہ پر جہاں یہ قیام پذیر تھے اب تک اُن کی یادگار کا ایک گوردوارہ بنا ہُوا موجود ہے۔

یہاں پر گورو گوبند سنگھ صاحب کو خبر ملی۔ کہ چند سکھ اِن کے درشنوں کے لئے تحفہ جات وغیرہ لے کر آتے تھے کہ اثناء راہ میں کلموٹہ کے راجہ نے اِن کی سب چیزیں لٹوا لیں۔ اِس کے سُنتے ہی اُنہوں نے اپنے بڑے صاحبزادے اجیت سنگھ کو تھوڑی سی فوج دے کر راجہ کلموٹہ کی سرکوبی کے لئے روانہ کر دیا۔ اُدھر بجے بہارتھی مہنت جوالا مکھی پانسو مسلح فقیروں کو لے کر راجہ کلموٹہ کی مدد کے لئے پہنچا۔ جب یہ خبر گورو گوبند سنگھ صاحب کو معلوم ہوئی۔ تو وہ خود روانہ ہو کر اپنے صاحبزادہ کی مدد کے لئے پہنچ گئے۔ دونوں طرف سے خوب مقابلہ ہوا۔ آخر کار راجہ کلموٹہ کو شکست ہوئی اور گورو صاحب مع سکھوں کی فوج کے کلموٹہ وغیرہ کے چند دیہات کو خوب اچھی طرح سے برباد کرتے ہوئے جوالا مکھی تشریف لے گئے۔ اور وہاں مہنت بجے بھارتھی کی جو راجہ کلموٹہ کی اِمداد میں آیا تھا۔ خوب خبر لی۔ جو کچھ اُس کا مال و اسباب تھا۔ سب سکھوں نے لُوٹ لیا۔ اور وہاں سے گورو صاحب آخر ماہ بیساکھ سمت ۱۷۵۸ بکرمی میں پھر آنند پور واپس تشریف لائے۔ اِس موقعہ پر پوتھی گورو کی شہادت پر زملہ فرقہ کے سنتوں کا بیان ہے۔ کہ جو جو گیروے رنگ کے کپڑے مہنت بجے بھارتھی کے گھر سے لوٹے گئے تھے۔ وہ سب گورو گوبند سنگھ جی نے اُن کے فرقہ کے سکھوں کو عطا کئے۔

اِس کے بعد دُرستی قلعہ جات و مہیا کرنے سامان جنگی میں مصروف ہوئے۔ اور ایک روز عام دربار لگا کر اپنے چاروں بیٹوں کو حسب دستور امرت چھکایا اور نہایت خوشی منائی۔ غریب غربا کو بہت کچھ زر لٹایا اور عام سکھوں کو اور سادھوؤں کی دعوت کی۔

اِس کے بعد اساڑھ سمت ۱۷۵۹ بکرمی میں آنند پور سے روانہ ہو کر روپڑ۔ آنند پور۔ سکلوڑ۔ سنگھول۔ و قصبہ بھوپہ ہوتے ہوئے بتقریب میلہ سورج گرہن کورکھشیتر میں تشریف لے گئے۔ یہاں پر ایک شخص چندر ناتھ نامی ممالک مشرقی کا باشندہ جو فن سپہ گری و تیر اندازی کی بڑی تعریف کرنے لگا۔ چنانچہ جب امتحان کیا گیا۔ تو اُس کا تیر صرف ایک میل تک گیا۔ مگر گورو گوبند سنگھ صاحب کا قریب ڈیڑھ میل کے چلا گیا۔ جس کو دیکھ کر کل حاضرین دنگ رہ گئے۔ جب سورج گرہن کا موقعہ آیا۔ تو برہمنوں کو گورو گوبند سنگھ صاحب نے بہت سا دان کیا۔ اور منی رام کو جو ایک بڑا عقلمند اور دُور اندیش برہمن تھا۔ ایک حکمنامہ بدستخطی خود عطا فرمایا پنڈت واسدیو اُسی کے خاندان کا آج کل وہاں موجود ہے۔ اور اُسی کے پاس وہ حکمنامہ بھی ہے

پھر یہاں سے انول کھیڑی و انبالہ وغیرہ ہوتے ہوئے جب موضع چمکور میں پہنچے۔ تو وہاں مسمیان حیدر بیگ و الف خاں سپہ سالاران جو معہ دو ہزار سوار اور پیادہ کے لاہور کی طرف جاتے تھے۔ پٹھاناں ساکناں روپڑ کے اغوا سے گورو صاحب پر حملہ آور ہوئے۔ مگر انہوں نے ایسا مقابلہ کیا کہ اُن کو پسپا کر دیا۔ وہ تو لاہور کیطرف چلے گئے۔ اور یہ واپس آنند پور میں آ گئے

اِن ہی ایام میں دیوان کابل مل کھتری باشندہ پشاور اِن کی خدمت میں ہزارہا روپیہ نقد اور بہت سے بیش قیمت تحفہ جات مُلک کابل لے کر حاضر ہوا تھا اور پچاس جوان مسلح اپنے ملک کے گورو گوبند سنگھ صاحب کے پاس اُن کی خدمت کیلئے چھوڑ گیا تھا۔ اِسی اثنا میں راجہ اجمیر چند کھلوریہ نے جو گورو گوبند سنگھ صاحب کا ہمیشہ مخالف رہتا تھا۔ اوّل تو یہ چال چلی کہ مخبروں کے ذریعہ سے بادشاہ اورنگ زیب کو یہ لکھوا بھیجا "ایک فقیر گوبند سنگھ نامی جس کا باپ شاہی حُکم سے سمت ۱۷۳۲ بکرم میں قتل کیا گیا تھا۔ اِس گرد نواح میں اِس قدر زور پکڑ گیا ہے جس کا انتہا نہیں۔ سِکھوں کا ایک نیا مذہب ایجاد کر کے فوج بھرتی کرتا جاتا ہے۔ شاہانہ لباس رکھتا ہے۔ اور اپنے آپ کو سچا بادشاہ مشہور کرتا ہے۔ سارے ڈکیت اور رہزن لوگ اُس کے مذہب کے پیرو ہو گئے ہیں۔ اگر ابھی سے اِس کا تدارک نہ ہوا تو عنقریب بادشاہت میں ایسا عظیم فتور واقع ہوگا۔ کہ جس کا مقابلہ کرنا دُشوار ہو جاوے گا" اور اِس کے پیچھے سے تھوڑے ہی دِنوں بعد خود چند پہاڑی راجاؤں کو اپنے ہمراہ لے کر بادشاہ اورنگ زیب کے پاس جا فریادی ہوا۔

اِن حالات کے سُنتے ہی عالمگیر تو آگ بگولا ہو گیا۔ اور پہاڑی ہندو راجاؤں کا اُن کے برخلاف ہونا دیکھ کر اِس موقعہ کو نہایت غنیمت سمجھا۔ فوراً وزیر خان حاکم سرہند کے نام گورو گوبند سنگھ صاحب کی گرفتاری کا فرمان جاری کیا۔ اور امیر خاں دس ہزاری باشندہ تراوڑی و نجابت خاں و وحید خاں وغیرہ سپہ سالاران کو دہلی سے ایک فوج کثیر دے کر راجہ اجمیر چند وغیرہ پہاڑی راجاؤں کے ہمراہ حاکم سرہند کی اِمداد میں روانہ کر دیا۔

الغرض حاکم سرہند نے مع کل افواج آمدہ دہلی و راجگان کوہی ۷ ار پھاگن سمت ۱۷۵۹ بکرم کو محاصرہ کر لیا۔ اور پانچ روز تک وہ خونخوار جنگ کیا۔ جس کا بیان نہیں۔ دونوں طرف سے صدہا جوان کام میں آئے۔ مگر سکھوں کی فوج نے کچھ پرواہ نہ کی۔ آخرش چھٹے دِن گورو گوبند سنگھ صاحب نے فوج خالصہ کو لے کر بذات خاص بادشاہی فوج پر تلوار یں کھینچ کر

فتح کا نعرہ مارکر اس زور شور سے حملہ کیا۔ کہ وہ تاب نہ لاسکی۔ پہلے تو بادشاہی فوج کا ایک مشہور جنگجو سردار عظیم خاں نامی افغان گورُو گوبند سنگھ صاحب پر للکار کر آیا۔ مگر چونکہ یہ ہوشیار پٹے باز تھے۔ اُنہوں نے اُس کا وار بچایا۔ اور اپنا ایک ایسا ہاتھ جمایا کہ وہ اُٹھ نہ سکا۔ پھر ہینڈے خاں آیا جس کو گورُو صاحب نے کہا کہ پہلے تو اپنا ہاتھ کرلے۔ بعد اُس کے ہمارا ہاتھ دیکھ۔ اُس نے پے درپے دو چار وار کئے۔ مگر سب وار خالی گئے۔ آخر جب اُن کی باری آئی تو اُنہوں نے پہلے ہاتھ میں اِس کا کام تمام کر دیا۔ غرض اِسی طرح جو گورُو گوبند سنگھ صاحب کے مقابلہ میں آیا۔ وہ تلوار کے گھاٹ پار اُترا۔ پھر صید بیگ و ماموں خاں از قوم افغان جو گورُو گوبند سنگھ صاحب کے ملازم تھے۔ تلوار کھینچ کر بادشاہی فوج میں گھس پڑے۔ میاں ہری چند جسوالیہ ماموں خاں کے مقابلہ میں آیا۔ مگر ایک ہی ہاتھ میں پار بولا۔ پھر بادشاہی طرف سے دینا بیگ نامی ایک جوان نے صید بیگ کو گھیرا۔ جس نے اُس کے حملہ کو نہایت ثابت قدمی سے روکا۔ مگر آخر کو اُس کے ہاتھ سے مارا گیا۔ یہ دیکھ کر مومن خان نے دینا بیگ سے للکار کر کہا کہ آ کہاں جاتا ہے۔ تو نے میرے دوست کو مارا ہے۔ تجھے کب خالی جانے دُوں گا۔ یہ کہتے ہی لپک کر ایک ایسا ہاتھ مارا کہ اُس کا سر خربوزہ کی طرح تن سے جُدا کر دیا۔ اور پیچھے جو آیا اُس کو بھی اُسی کے ساتھ پہنچایا۔

اُس کے بعد سنگھ لوگ تلواریں کھینچ کھینچ کر دُشمن کی فوج پر ایک بارگی جا پڑے۔ راجہ اجمیر چند زخمی ہوا۔ اور اُس کا وزیر بھی معہ بہت سے پہاڑی سپاہیوں کے مارا گیا۔ الغرض بادشاہی فوج میں ایسی تباہی پڑگئی۔ کہ سب کے سب بھاگ نکلے۔ سکھوں نے اُن کا روپڑ تک پیچھا کیا۔ اور جو کچھ وہ انندپور سے لوٹ مار کرکے گئے تھے۔ سب چھین لیا۔

جب اِس شکست کی خبر اورنگ زیب کو پہنچی تو اُس نے ہونٹ کاٹے۔ اور غصہ سے صوبہ لاہور و کشمیر دونوں کے نام جُدا جُدا فرمان جاری کرکے لکھا۔ کہ وہ لوگ اپنی اپنی افواج لے کر انندپور پہنچیں۔ اور جس طرح سے ہو سکے گورُو گوبند سنگھ کو گرفتار کرکے یا اُن کا سر کاٹ کر بادشاہ کے حضور بھیجدیں۔ اور بہت سی فوج ظفر بیگ بہادر بیس ہزاری کے زیر حکم دہلی سے روانہ کی۔ اور شمس الدین و سید خان نامی سپہ سالاران کو بھی روانہ کیا۔ اُدھر صوبہ لاہور کی طرف سے دلاور خاں و صفدر خاں حاکم جالندھر و عبدالصمد خاں حاکم قصور وغیرہ معہ راجگان کوہستان بہ جمیعت کثیر آگئے۔ اور شروع سمت ۱۷۶۰ بکرمی میں انندپور کو [illegible]

سے گھیر لیا۔ اُدھر گورُو گو بند سنگھ صاحب نے بھی اپنے بڑے لڑکے اجیت سنگھ صاحب کو دو ہزار جوان دیکر قلعہ کیس گڈھ کا اہتمام سپُرد کیا۔ اور ناہر سنگھ وشیر سنگھ کو ایک ہزار سوار پیادہ دے کر قلعہ لوہگڑھ میں متعین کیا۔ اسی طرح عالم سنگھ و سنگت سنگھ کو تین ہزار سپاہ کے کیساتھ دمدمہ پر۔ اودی سنگھ و الیشر سنگھ کو اگم پور میں اور خود معہ پانچوں پیاروں و لقیہ فوج کے قلعہ انند گڈھ میں قیام پذیر ہوئے۔ غرضیکہ کوئی مورچہ خالی از حفاظت نہ چھوڑا۔

بادشاہی فوج نے آتے ہی بندوقوں کی باڑہ اور توپوں کی بارش شروع کردی۔ دوسرے روز جب بھائی دیا سنگھ و اودی سنگھ بہادران نے اپنا مورچہ آگے بڑھایا۔ تو لشکر شاہی نے اُن کا ایسا مُنہ موڑا جس کا بیان نہیں۔ بہت سے سکھ مارے گئے۔ اور اُن کو ناچار پیچھے ہٹنا پڑا۔ قریب تھا کہ دُشمن کی فوج خاص انندپور میں پہنچ جاوے۔ مگر شہزادہ اجیت سنگھ صاحب نے معہ اپنے دو ہزار مسلح اور جرار سکھوں کے اُوپر کیطرف سے اُن پر اچانک بجلی کی طرح ایسا حملہ کیا۔ کہ دُشمن کو اپنا آپ سنبھالنا مشکل ہوگیا۔ اُوپر سے تیروں کی بارش اور نیچے سے تلوار کا ہاتھ ایک ایک سنگھ نے دس دس بیس بیس مُسلمانوں کا کام تمام کیا۔ اتنے ہی میں گورُو گوبند سنگھ صاحب بھی اپنے لڑکے کی مدد میں پہنچے۔ اور کچھ دیر تک ایسی کھٹا کھٹ تلوار چلی کہ لاش پر لاش گرنے لگی۔ خُون کے پھوارے چھُوٹنے لگے۔ الغرض تھوڑی سی ہی دیر میں بادشاہی فوج کے پیر اُکھڑ گئے۔ اور بھاگ نکلی۔ سکھوں نے دو تین کوس تک تعاقب کیا۔ عظیم خاں و دلاور خاں وغیرہ سب سردار مارے گئے۔

صُوبہ سرہند جو ایک بلند ٹیلے پر سے اِس خونخوار لڑائی کا نظارہ کر رہا تھا۔ سکھوں کی بہادری اور شجاعت کو دیکھ کر ششدر رہ گیا۔ اور راجہ اجمیر چند سے اِس کا باعث پوچھنے لگا۔ اُس نے کہا کہ نہیں معلوم گورُو گوبند سنگھ نے اِس نئے فرقہ کو ایجاد کرکے اِن میں جوانمردی کا مادہ کہاں تک کُوٹ کُوٹ کر بھر دیا ہے۔ کہ پیچھے ہٹنا تو جانتے ہی نہیں۔ اپنے گورُو پر قربان ہونا اور لڑائی میں جان دے دینا اِن لوگوں نے اپنا فرض سمجھ رکھا ہے۔ ہم لوگوں نے کئی بار اِن سے مقابلہ کیا۔ مگر

انہوں نے مطلق ہار نہیں مانی۔ خدا معلوم کس بلا کے سپاہی ہیں۔ پانچ پچاس پر غالب آتے ہیں۔ یہ سُنکر حاکم سرہند کے اور بھی ہواس باختہ ہوئے۔ مگر چونکہ آفتاب غروب ہو گیا تھا۔ اِس لئے اُس دِن تو کچھ نہ ہو سکا۔ دوسرے روز صبح کو جب گورو گوبند سنگھ صاحب دمدمہ پر بیٹھے ہوئے دستار باندھ رہے تھے۔ اس وقت زبردست خان گولہ انداز نے حسب نشاندہی راجہ اجمیر چند شست لگا کر دو کوس پیچھے سے خاص اُسی مقام پر گولہ باری شروع کر دی۔ گورو صاحب کو تو کوئی نہ لگا۔ مگر آس پاس کے بہت سے سنگھ لوگ کام میں آئے۔

اِس کے بعد جب گورو گوبند سنگھ صاحب نے تیروں کی ایسی بارش کی۔ کہ اعدا نے فوج کو اپنا اپنا خیمہ وہاں سے اُٹھانا پڑا۔ بلکہ یہاں تک روایت ہے کہ دو کوس کے فاصلہ پر جہاں سنبل کے درخت کے نیچے صوبہ لاہور و کشمیر باہم چوسر کھیل رہے تھے۔ اِن کا تیر وہاں بھی پہنچا۔ جس کو اُنہوں نے بمنزلہ کرامت خیال کیا مگر پھر گورو گوبند سنگھ صاحب نے اُسی مقام پر ایک دوسرا تیر بھیجا۔ اور اُس کے ساتھ ایک پرچہ پر لکھ کر باندھ دیا کہ یہ کرامت نہیں ہے۔ بلکہ کرتب ہے۔

اِس کے بعد جب مسلمانوں نے کوئی صورت فتح کی نہ دیکھی۔ تو اُنہوں نے انندپور کا محاصرہ کر کے دانہ گھاس اور رسد وغیرہ اندر جانے سے بالکل بند کر دیا۔ مگر سکھوں نے کچھ پرواہ نہ کی۔ قلعہ کے اندر سے گولی اور گولوں کی برابر مار کرتے رہے۔ آخرکار جب دانہ اور گھاس کیطرف سے بالکل نا اُمید ہو گئے۔ تب ایک روز آدھی رات کے وقت مسمیان ناہر سنگھ و شیر سنگھ و بہادر سنگھ و دیا سنگھ وغیرہ بہادران معہ جمیعت دو ہزار سواران قلعہ سے نکل سے بادشاہی لشکر پر اچانک جا پڑے اور تلواریں کھینچ کر اپنے دُشمنوں کا کام تمام کرنے لگے۔ جس طرف دیکھو۔ "ست سری اکال۔ ست سری اکال" کی آواز آتی تھی۔ ہر چہار طرف سے خالصہ ہی خالصہ آتا ہوا نظر آتا تھا۔ مسلمانوں کی فوج اول تو دن بھر کی ماری تھکی ہتھیار کھولے بے ہوش پڑی تھی۔ دوسری رات کا وقت تمام لشکر سُلطانی میں ایک عام ہلچل پڑی۔ آپس میں ہی کٹ کٹ کر مرنے لگے۔ اور بھاگ نکلے۔ غرض آفتاب طلوع ہونے تک روپڑ کے قریب جا پہنچے۔ راجہ ڈڈوال و جسوال وغیرہ بھی معہ بہت سے مُسلمان مشہور مشہور جوانمردون

کے اسی بے خبری کے چھاپہ میں کام آئے۔ جو کچھ توپ و گولی بارود اُن کا رہ گیا تھا۔ وہ سب سکھوں کے ہاتھ آیا۔

جب یہ خبر اورنگ زیب بادشاہ کو ملی۔ تو اُس نے کل حاکمانِ پنجاب کے نام ایک نہایت سخت اور تاکیدی حکم جاری کیا۔ جس کی تعمیل میں تمام مُلک پنجاب کی بادشاہی فوجیں جمع ہو گئیں۔ کل راجگان کوہی بائیس دھار معہ اپنی ملکھ سپاہ و راجپوتان۔ رائیکوٹہ شیر محمد خان وغیرہ افغانان مالیر کوٹلہ۔ نجیب خان و رحمت خاں حاکمانِ جالندھر۔ ہیبت خاں و عثمان خاں پٹھانانِ قصور۔ محمد خاں و کریم خاں از پھگواڑہ دلاور خاں کانگڑیہ۔ رستم خاں پلواڑہ۔ زبردست خاں حاکم کشمیر۔ نجابت خاں صوبہ پشاور۔ دلاور خاں نواب لاہور۔ وزیر خان سرہندی اور کُل راجپوتان و رئیسان سبہ جات تلونڈی۔ بوہا۔ بولاڈھا۔ درانیاں وغیرہ سب معہ اپنی اپنی سپاہ فوج کے جمع ہو کر مثل سیاہ گھٹا کے چاروں طرف سے انندپور پر اُمنڈ آئے۔ اور چیت سمت ۱۷۶۱ بکرم میں لڑائی شروع ہو گئی۔ سکھوں نے محاصرہ کو بڑی سرگرمی سے روکا۔ اور ایک عرصہ تک بڑی گرمجوشی سے لڑتے رہے۔ انندپور کے قلعہ کو خالی نہیں کیا۔ آخر کار جب کچھ پیش نہ گئی۔ تو قلعہ کے اندر رسد وغیرہ کا جانا بھی مسلمانوں نے بالکل بند کر دیا۔ سکھوں نے مٹھی مٹھی چنے چبا کر گذارہ کیا۔ اور نہایت ثابت قدمی سے رہے۔ جب فاقہ پر فاقہ گذرنے لگا سنگھوں کے حوصلے ٹوٹ گئے۔ حالانکہ گورُو گوبند سنگھ صاحب سب کو حوصلہ دیتے اور کہتے کہ گھبراؤ مت۔ اگر ایک ہفتہ تک اور گذارہ کرو۔ تو واہگرو کی کرپا سے تمہاری فتح ہو گی۔ مگر بیچارے کیا کرتے۔ بھوک سے رہنا اور لڑنا بہت مشکل ہے۔

اسی اثنا میں باہر سے بادشاہی فوج بھی آخر کار لڑتے لڑتے دِق ہو گئی پہاڑی راجے بھی حیران ہو گئے۔ سبھوں نے مل کر یہ فریب کیا۔ کہ گورُو گوبند سنگھ کے پاس گائے کی قسم کھا کر یہ پیغام بھیجا کہ بادشاہ کا یہ ارادہ ہے۔ اگر آپ کچھ عرصہ کے لئے قلعہ انندپور چھوڑ دیں۔ تو ہم باعزت واپس ہو جاویں۔ ہم اپنے بادشاہ و دھیان کی قسم اٹھاتے ہیں۔ کہ آپ کے مال و جان پر کسی قسم کی دست اندازی نہ کریں گے۔ اِس تحریر کو گورُو صاحب نے رکھ لیا۔ اور اپنے سکھوں کا حوصلہ

دیکھنے کے لیئے کہا کہ ٹھہرو تو تم فتح مند ہو گے۔ مگر اُن بیچاروں نے ٹھہرنا دشوار سمجھا پھر گورُو صاحب نے فرمایا کہ اگر نہیں ٹھہر سکتے تو لکھ دو کہ ہم گورُو کے سکھ نہیں جس پر بہت سے تو جان قربان کرنے پر تامُ تھے۔ باقی جو کم حوصلہ تھے۔ اُنہوں نے لکھدیا اور قلعہ سے باہر ہو گئیۓ۔

بعد ازاں دو روز پیچھے جب گورُو صاحب نے دیکھا۔ کہ ہمارے ہمراہی قلعہ میں ٹھہر نہیں سکتے۔ تو معہ کُل سامان موجودہ اپنے قبائل و والدہ صاحبہ معہ دو فرزندان خورد سال سکھوں کے ہمراہ قلعہ سے باہر کر دیئے۔ آپ اُن کے پیچھے پیچھے حفاظت میں کل سپاہ ہو لی۔ اور کیرت پور جا ٹھہرے۔ اور سر شاہی لشکر انندپور کو لوٹ کر گورُو صاحب کے تعاقب میں ہوا۔ دوسرے روز گورُو صاحب کیرت پور سے چلکر موضع کھنولا سرسہ دریا کے کنارے پہنچے۔ تو قدرت الہی سے دریا ایسا طغیانی پر تھا کہ اُس کا عبور کرنا دُشوار تھا۔ اِسی اثناء میں جب ادھر سے صُوبہ سرہند دلاور وغیرہ حاکمان شاہی و راجگان کوہستان نے اپنے عہد و پیمان کو بالائے طاق رکھ کر گورُو صاحب پر حملہ کر دیا۔ اِس وقت اگرچہ گورُو صاحب کے ہمراہ بہت کم فوج تھی لیکن پھر بھی گورُو صاحب ایسی شجاعت اور بہادری سے مقابل ہوئے۔ کہ دُشمنوں کے مُنہ پھیر دیئے۔ مگر پہلے ہی سے جو سکھ لڑتے لڑتے بہت کمزور ہو گئے تھے اور سامان جنگ بھی ختم ہو چکا تھا۔ زیادہ حملوں کی تاب نہ لا کر جدھر کو جس نے موقعہ دیکھا ہو نکلا۔ بعد مشکل سنگھوں نے ماتا صاحباں کو دریا سے پار کیا۔ والدہ گورُو صاحب تو معہ دونوں صاحبزادوں کے موضع کھیڑی اپنے رسوئیے برہمن قدیمی ملازم کے جا اُترے۔ اُس نمک حرام احسان فراموش رسوئیے نے جب دیکھا۔ کہ اِن کے پاس بہت سے جواہرات اور اشرفیاں ہیں۔ اور کوئی ان کا محافظ نہیں۔ تو اِن کے ہضم کرنے کے لیئے نواب جانی خاں مورنڈہ والے کو اِن کی گرفتاری کے لیئے ساتھ لے آیا۔ اس وقت ماتا صاحبہ نے فرمایا کہ تم نے ساری عمر ہمارا نمک کھایا اور ہزارہا روپیہ تم کو دان پُن کر کے دیا۔ اُس پر صبر نہ کیا۔ جس دولت کے واسطے تم ہم کو پکڑواتے ہو۔ یہ بھی تمہارے پاس نہیں رہے گی۔ جانی خاں نے سُنتے ہی اِن کی خانہ تلاشی کر کے سارا مال نکلوایا اور اِن کو بھی ساتھ گرفتار کر کے صُوبہ

سرہند کے پاس پہنچے۔ صوبہ دار سرہند نے عمدہ عمدہ قسم کے جواہرات خود آپ رکھ کے باقیماندہ جانی خان کے حوالہ کر کے اُس بے ایمان پٹے کو حکم دیا۔ کہ تم کو یہی انعام ہے کہ تمہاری جان بخشی کی جاتی ہے۔ ورنہ تم بھی قابل قتل تھے۔ ماتا صاحبہ وہر دو صاحبزدگان کو ایک برج منار میں زیر حراست رکھا۔ جس کو اب چنڈال برج کہتے ہیں

دُوسرے روز صُوبہ سرہند نے ہر دو صاحبزدگان کو سر دربار بُلا کر کہا۔ کہ تم دین اسلام قبول کرو۔ ورنہ قتل کئے جاؤ گے۔ زورآور سنگھ صاحب جو بڑے صاحبزادے تھے۔ جواب دیا۔ کہ کیا مُسلمان ہو کر دُنیا پر ہمیشہ رہیں گے۔ ہم تو اُس گورُو کے نبیرہ[۱] ہیں۔ جنہوں ہندو دھرم کیلئے اپنا سر قربان کیا۔ اور اُس کے فرزند ہیں۔ جس پر تم اپنی ساری بادشاہی کی طاقت خرچ کر رہے ہو۔ اور وہی تمہاری بیخ کُنی کریگا۔ معصوم بچّہ کی زبانی جب صُوبہ سرہند نے ایسے پُرجوش کلمات سُنے۔ تو مغلوب الغیظ ہو کر کہا کہ اِن کی تلوار سے گردن مارو۔ جس پر صاحبزادوں نے پھر جواب دیا۔ کہ ابھی تو ایک سال بھی نہیں گذرا۔ تم اپنی ساری فوج کو مروا کر ہمارے والد کے سامنے پشت دکھا کر بھاگ آئے تھے۔ اُس وقت یہ تلواریں کہاں تھیں جواب ہمارے اوپر تیز ہوتی ہیں۔ معصوم و یتیم بچوں پر کسی مذہب میں بھی قتل کرنا روا نہیں ہے۔ اگر اِن کے ہاتھ سے کوئی جرم بھی واقعہ ہو جاوے تو جُرم سے بری الذمہ ہیں۔ اور ایسے ایسے ظلموں سے ہی جو تم کر رہے ہو۔ تمہاری بیخ کنی ہوگی۔ اور سلطنت کا چراغ گُل ہو جاوے گا۔ اب معلوم ہوتا ہے کہ تمہارا آخیر وقت عنقریب ہے۔ اِس پر صُوبہ سرہند نے آگ بگولا ہو کر حُکم دیا کہ اِن بے ادب طفلان کو ہمارے سامنے سے جلدی لے جا کر قتل کردو۔ تو نواب شیر محمد خان مالیر کوٹلہ والے نے کہا۔ کہ میاں سچ تو کہتے ہیں۔ اِن معصوم بچّوں کا کیا گناہ ہے۔ جو کچھ کیا ہے اِن کے والد نے کیا ہے اِس بات کو سُنتے ہی سچانند دیوان کھتری نے جو کہ گورو صاحب کے مخالف تھا۔ یہ کلمہ کہا۔ مصرع۔ (عاقبت گرگ زادہ گرگ شود۔)

یہ اُسی کے فرزند ہیں۔ جنہوں نے ساری بادشاہت میں خلل ڈال رکھا ہے۔ اور بے شمار جانیں تلف ہو چُکی ہیں۔ اُسی طرح زیر حراست بھیجے گئے۔ رات کو ماتا صاحبہ کے پاس ساری سرگذشت بیان کی۔ تو ماتا صاحبہ نے اِن کے ساتھ پیار

[۱] پوتا

کر کے پیٹھ ٹھونک شاباش شاباش کر کے کہا بیٹا تم نے دھرم نہیں چھوڑنا۔ قتل ہوجانا منظور کر لینا۔ دوسرے دن پھر ان کو بلا کر کہا اے کمبخت لڑکو تم کو بڑے بڑے عہدہ و خلعت بادشاہ سے دلائینگے۔ اور شاہی خاندان میں شادیاں کرا دیویں گے۔ جاگیریں ملیں گی۔ تم ہمارا کہنا مان جاؤ۔ اور دین اسلام قبول کر لو۔ پر بھی زور آور سنگھ نے یہی جواب دیا کہ کیا ہم اُس باپ کے بیٹے نہیں۔ یا اُس رام چندر کے چھتری بنس سے نہیں۔ ہم اپنا دھرم پنج روزہ عمر کے واسطے کیوں چھوڑ دیں۔ جب نواب وزیر خان سرہندی نے دیکھا کہ اپنے اعتقاد میں پورے ہیں۔ تو حکم دیا کہ جاؤ ان کو دیوار میں چن دو۔ چنانچہ وہاں لے جا کر جب زور آور سنگھ صاحب کو زانو تک چن دیا۔ تو پھر ناظم نے کہا اب بھی تم مان جاؤ۔ کیوں اس قدر تکلیف اُٹھا رہے ہو۔ خاموش رہے۔ جب دو تین دفعہ یہی الفاظ پھر کہے تو کہا کہ کیوں کہتے ہو۔ ہم دھرم کے واسطے جانیں قربان کریں گے۔ اعتقاد نہ چھوڑیں گے۔ کیونکہ ہمارے دادا صاحب کا قول ہے۔ سر دیجئے دھرم نہ چھوڑیئے۔ جب ان کو مرنے پر تیار دیکھا تو زور آور سنگھ کو چھاتی تک چن دیا۔ اور چھوٹے کو کہا کہ لو اب تم کو بھی اسی طرح سے چن دیا جاوے گا۔ بھلا وہ کب مانتے تھے۔ اپنے بھائی سے دو قدم دھرم کے اوپر آگے ہو کر مرنے کو تیار تھا۔ نہ مانا تو دونوں کے سر جدا کیے گئے اور دیوار کے اوپر رکھوا دیئے۔ جن کی لاشیں ہندوؤں کے حوالے کر دی گئیں۔ انہوں نے جہاں اب جوتی سر صاحب کے نام ایک عالیشان مکان بنا ہوا ہے۔ سنسکار کیا۔ جب یہ خبر ماتا صاحبہ کو برج کے اوپر بیٹھی دریائے غم میں غوطہ کھا رہی تھیں اپنے پیارے بچوں کی راہ کی منتظر تھیں۔ کب آتے ہیں۔ اور ان کے بارے میں کیا ہوتا ہے۔ جب اُن کے قتل ہونے کی خبر پائی۔ تو بے اختیار ہو کر بے ہوشی کے عالم میں برج کے اوپر سے نیچے گر کر جان بحق ہو گئیں۔ اپنے بیر خان کا ساتھ لیا۔

اُس روز معصوم بچوں کے دھرم پر قربان کرنے سے زمین نے لرزہ کھایا۔ لوگوں کے دلوں پر غم چھا گیا۔ دن کو تارے نمودار ہوئے۔ ہاہاکار کا شبد ہر ایک طرف سے نکلتا تھا۔ اُدھر آسمان میں جے جے کار اور خوشی کی آوازیں ہو رہی تھیں۔ کیونکہ دیوتاؤں کو اُمید ہو گئی۔ کہ اب اس قدر حد سے زیادہ ظلم کرنے سے مسلمانوں (دلیچھوں) کی حکومت جاتی رہے گی۔

ادھر گورُو گوبند سنگھ صاحب کا یہ حال کہ آگے آگے آپ اور پیچھے پیچھے فوج لڑتے لڑاتے دُشمنوں کا حملہ بچاتے جب موضع چمکور میں پہنچے۔ تو ایک چار دیواری میں پناہ لی۔ بادشاہی فوج نے وہاں بھی محاصرہ کر لیا۔ صُبح ہوتے ہی لڑائی شروع ہوگئی۔ تیر و تفنگ کے باہمی سوال و جواب ہونے لگے۔ اِس وقت اجیت سنگھ صاحب نے جو گورو صاحب کے فرزند کلاں تھے جب دیکھا کہ عنقریب کل ہمراہی دھرم یُدھ میں ختم ہو چکے ہیں۔ تھوڑی سی فوج باقی ہے۔ اُٹھ کر گورُو صاحب کی خدمت میں عرض کی کہ مجھے اب میدان میں برائے حصول شہادت جانیکی اجازت فرمائیں۔ جس کو سُنکر گورُو صاحب بہت خوش ہوئے۔ اور کہا بیشک ہم چھتری ہیں۔ ہمارے لئے اِس سے بڑھ کر اور کون ایسا بہتر موقع ہو سکتا ہے۔ جسمیں اپنی بہادری دکھلاویں۔ اور اُسی وقت اِن کی پیٹھ ٹھونکر اُن کو روانہ کیا۔ وہ بجلی کی طرح اُس کالی گھٹا میں بمعہ ہمراہیوں کے جا کُودے۔ اور کتنوں کا کام تمام کر کے خود شہید ہو گئے۔ گورُو گوبند سنگھ صاحب نے اپنی آنکھوں سے اپنے لڑکے کو شہید ہوتے دیکھا مگر چہرہ پر ذرا شکن نہ ڈالا۔ بلکہ نہایت خوشی سے " ست سری اکال کہہ کر اُن کے چھوٹے بھائی جوجہار سنگھ کیطرف نظر ڈال کے دیکھا اور کہا بیٹا! دھرم کے پیچھے قربان ہونے کی اب تمہاری باری آئی ہے۔ وہ خورد سال لڑکا جس کی عُمر اُس وقت دس بارہ سال سے زیادہ نہ تھی اپنے باپ کی صرف نظر کو دیکھتے ہی نہایت دلیری سے اُٹھ کر کھڑا ہوا۔ اور کہنے لگا۔ اِس سے بڑھ کر میرے لئے اور کونسی خوش نصیبی ہو سکتی ہے۔ کہ جس دھرم کے پیچھے میرے آباد اجداد نے جان گنوا دی ہو۔ میں بھی اُنہی کے ہمراہ جاؤں۔ گورُو گوبند سنگھ صاحب اِس بچے کے مُنہ سے ایسی بڑی حوصلہ کی بات سُنکر بہت خوش ہوئے۔ اور فوراً اُن کا مُنہ دُھلا کر اور ہاتھ سے اُن کے سر پر پھُولوں کا سہرا دے واسطے حصول شہادت باقیماندہ سکھوں کے ساتھ چمکتی ہوئی تلواروں کے سامنے روانہ کیا۔ اُس وقت چھوٹے سے صاحبزادے معہ ہمراہیوں کے اُس ننھے ننھے ہاتھوں ہاتھوں سے دو چار بڑے بڑے بہادر سرداروں کا کام تمام کر کے اپنے بڑے بھائی کے پاس جا بیٹھا۔ گورُو گوبند سنگھ صاحب نے واہ واہ اور شاباش شاباش کے الفاظ کہہ کر بجائے اِس کے کہ کچھ ملول خاطر نظر آتے نہایت خوشی ظاہر کی۔ اِس کے بعد تمام شام تک اندر سے خود تیر اور بندوق کی بارش دشمنوں پر نہایت ثابت قدمی سے کرتے رہے۔ ناہر خاں افغان مالیری و نجیب خاں صوبیدار جالندھر

دعثمان خاں قصوری وغیرہ جو اُس مکان کے نزدیک آئے۔ اِن کے تیروں سے پار ہوئے۔
خواجہ خضر خاں ملیری و محمد خاں پھگواڑیہ ودلاور خاں والی قصور وسمند خاں نائب صوبہ دار
لاہور و مرزا جعفر بیگ تورانی وغیرہ بہت سے نامی نامی اور مشہور سرداران زخمی ہوئے
آخر کار جب شام پڑ گئی۔ اور گڑھی فتح نہ ہوئی۔ تو دشمنوں کی فوج نے لڑائی بند کر کے
اسی میدان میں قیام کر دیا۔ اِدھر گورُو گوبند سنگھ صاحب نے باقیماندہ ہمراہی سکھوں سے
کہا کہ لو اب صبح صادق ہم تم بھی شہادت کا شربت نوش کریں اور اِس جہانِ فانی سے
رستہ جاودانی کا لیویں۔ جس پر سکھوں نے عرض کیا کہ یُوں دھرم کے لئے تو ہم نہایت خوش
ہیں۔ لیکن آپ کے دیدار فیض آثار سے ابھی بیشمار فائدے دینی دنیاوی پہنچنے باقی ہیں
سر قائم جنگ دائم آپ یہاں سے چل نکلیں۔ پھر انتظام کر کے مقابلہ کریں گے۔ چنانچہ یہی
صلاح قائم کر کے یہ تجویز قرار پائی۔ کہ پہلے پانچ سنگھ ایکطرف نکل کر شور مچادیں کہ ہندووں
کا پیر جاتا ہے۔ جب یہ شور لشکر شاہی کو سُنا جاوے گا۔ کُل فوج اِس کی طرف جھک
پڑے گی۔ چنانچہ ایسا ہی ہُوا۔ کہ چار پانچ سکھوں نے نکل کر باواز بلند پکارا۔ کہ ہندووں
کا پیر جاتا ہے۔ پکڑو۔ چنانچہ رات کا وقت تھا۔ ایسی گھبراہٹ کی آواز سُنکر کُل فوج میں ہلچل
پڑ گئی۔ اور اُسی طرف جھک پڑی۔ ہزاروں توپُوں ہی بلا شناخت ایک دوسرے کے کٹ مرے۔
گورُو صاحب بھی دوسری طرف سے موقعہ پاکر رستہ خالی دیکھ کر بمعہ دھرم سنگھ۔ مان سنگھ
دیا سنگھ سکھوں کے نکل گئے۔

صبح کو جب گورُو گوبند سنگھ صاحب موضع کھیڑی کے قریب پہنچے۔ تو مسمیان گاموں
والفو گوجروں نے جو وہاں اُس وقت اپنے مویشی چرا رہے تھے پکارا۔ کہ یہ گورو گوبند سنگھ بھاگا
جاتا ہے۔ پکڑیو! پکڑیو!! اِن کی طرف گورُوجی نے پانچ پانچ اشرفیاں پھینکیں۔ مگر گوجر باز نہ آئے
آخر کار اُنہوں نے اُن کو زیادہ دینے کا اشارہ کیا اور پاس بُلایا۔ اور جب وہ پاس آئے۔ تو تلوار
کی دھار سے اِن کا مُنہ بند کر دیا۔ الغرض چلتے چلتے جب متصل قصبہ بھلول پور پہنچے۔ تو دن اچھی
طرح سے روشن ہو گیا۔ اور دشمنوں کی فوج جو اِن کے تعاقب میں نکل پڑی تھی۔ ہر چہار طرف
سے نظر آنے لگی۔ اُس وقت یہ ایک وسیع جنگل میں جہاں اب جنڈ صاحب کے نام سے ایک
گوردوارہ اِن کی یادگار میں بنا ہُوا موجود ہے۔ جا ٹھہرے اور ایک جھاڑی کے نیچے سو گئے
دوپہر کے وقت جب آنکھ کھُلی تو راستہ کی تلاش کے متلاشی ہوئے۔ رات اُسی جنگل میں

اُس مقام پر جہاں اب ایک گوردوارہ تھاڑ صاحب کے نام سے بن گیا ہے۔ خاردار بستروں پر کاٹی اور صبح کو چلتے چلتے قصبہ ماچھی واڑہ کے مشرق کی طرف افغان روہیلہ کے باغ جہاں اب ایک گوردوارہ چرن کنول کے نام سے اِن کی یادگار کا بنا ہُوا ہے۔ جا نکلے اور وہیں ٹھہر گئے۔ اِس سفر میں جو جو مصائب و تکالیف گورو گوبند سنگھ صاحب کو پیش آئیں جن کا ذکر سُننے سے دِل لرزتا ہے۔

تھوڑی دیر بعد غنی خاں و نبی خاں پٹھان جو اُس باغ کے مالک تھے۔ سیر کرتے کرتے جہاں گورو صاحب بیٹھے ہُوئے تھے آنکلے اور اِن کو دیکھ کر ششدر رہ گئے۔ خداوند کریم و رحیم نے ہر ایک اِنسان میں رحم کا مادہ کچھ نہ کچھ ضرور رکھا ہے۔ پس اِن پٹھانوں میں رحم بہت تھا۔ گورو صاحب کی شیریں کلامی اور وجیہہ شباہت نے اُن کے دِلوں کو موم کر دیا۔ اُنہوں نے گورو صاحب کو پہچان لیا۔ کیونکہ کئی بار گورو صاحب نے اِن سے گھوڑے خریدے تھے۔ اِس واسطے ہر قسم کی خاطر و تواضع کرنے لگے۔ غنی خاں وغیرہ کی انسانیت نے یہ تقاضہ نہ کیا۔ کہ اُن سے بدسلوکی کریں۔ فوراً اِن کو اپنے مکان پر لے گئے اور یہ مشہور کیا۔ کہ ہمارے پیر آئے ہیں۔

اِسی اثنا میں بھائی مان سنگھ۔ دھرم سنگھ و دیا سنگھ وغیرہ بھی جو مسلمانوں کے بھیس میں گورو صاحب کو تلاش کرتے پھرتے تھے۔ پہنچ گئے۔ اِتنے میں بادشاہی فوج بھی جو تعاقب میں تھی۔ ماچھی واڑہ کے اِردگرد آپہنچی۔

اُدھر گورو گوبند سنگھ صاحب نے بھی اپنے اُستاد قاضی میر محمد خاں باشندہ موضع سلوہ کو (جس سے اُنہوں نے فارسی کا علم تحصیل کیا تھا) و نیز گلابا مسند ساکن وہیں کو غنی خاں کی معرفت بلا بھیجا۔ اور اُن کے مشورہ سے نیلگوں چولا پہن کر مسلمان پیروں کے بھیس میں بدیں خیال کہ مبادا بادشاہی فوج سراغ لگا کر گرفتار کر لے۔ غنی خاں وغیرہ کو ہمراہ لے کر وہاں سے ملک مالوہ کی طرف نکل کھڑے ہُوئے۔

اُس زمانہ میں یہ دستور تھا۔ کہ مرید لوگ اپنے پیروں کو چارپائی پر بٹھا کر ایک گاؤں سے دوسرے گاؤں تک کندھوں پر لے جاتے۔ چنانچہ اِن کو بھی اُسی طرح چارپائی پر بیٹھا کر لے چلے۔ راستہ میں اگر کوئی پوچھتا تو غنی خاں سے یہ جواب دیا کہ یہ اُوچ کے پیر ہیں۔ لیکن ماچھی واڑہ سے نکلتے ہی اِن کو بعض شاہی فوج کے آدمیوں نے جو اِن کے سُراغ

ہیں پھر رہے تھے۔ روک لیا۔ اُنہوں نے جواب دیا۔ کہ یہ ہمارے مُرشد اُوچ کے پیر ہیں۔
گورُو گوبند سنگھ صاحب موضع کیسیج ہوتے ہوئے موضع گھنگرالی تشریف لے گئے۔ اور وہاں مسمی جھنڈا مستری سے جس کی نگرانی میں صدہا آہنگر وغیرہ ہتھیار بنایا کرتے تھے۔ چند ہتھیار طلب کیئے۔ اُس نے ایک کمان ۲۲ تیر دو قبضہ تلوار اور دو طپنچے نذر کیئے پھر یہاں سے ہیر میں مہنت کرپال داس کے پاس پہنچے۔ اُس نے اُن کو اپنے پاس ٹھہرنے تک نہ دیا۔ اور کہا کہ آپ بادشاہ کے مقابلہ میں پھر رہے ہیں۔ آپ کے ٹھہرانے سے ہماری بھی جان جاوے گی۔ گورُو صاحب نے فرمایا کہ تم کو تمہاری منشا کا عوض خود ملے گا۔ چنانچہ وہ مہنت صاحب بالزام ڈاکہ پھانسی دیئیے گئے۔ پھر جب ہیر سے جودہ وغیرہ ہوتے ہوئے جٹ پورہ میں پہنچے تو رائے کوٹ کے رئیس رائے کلہ نے ان کی بہت خاطر کی۔ اور وہاں ٹھہرالیا۔ اِسی مقام پر ایک سکھ سوداگر مسمی نگاہیا سنگھ ساکن کمبووال نے ان کی خدمت میں ایک گھوڑا بھی نذر کیا۔
بعض یہ کہتے ہیں کہ ایک راس گھوڑا اور ایک قبضہ تلوار رائے کلہ نے بھی پیشکش کیا تھا۔ اِسی جگہ پر گورُو صاحب نے رائے کلہ سے کہا کہ ہمارے دونوں چھوٹے صاحبزادوں اور والدہ کی خبر جو انندپور کے باہر نکل کر ہم سے جُدا ہو گئے۔ اور معلوم نہیں پھر کیا ہُوا۔ منگا دو۔ چنانچہ جب اِس نے ایک خاص آدمی بھیج کر سرہند سے دریافت کرایا تو معلوم ہُوا کہ اُن دونوں معصوم بچوں کو سرہند ناظم نے اول تو مُسلمان ہونے کیلیے کہا۔ اور جب اُن چھوٹے بچوں نے دھرم کے بدلے جان دے دینا قبول کیا۔ مگر مذہب نہ تبدیل کیا۔ تو اُس بیرحم نے اُن بیچاروں کو زندہ دیوار میں چنوا کر قتل کر دیا۔ اور وہ لوگ گنگارام برہمن ساکن موضع کھیڑی اپنے خاص رسوئیے کی بے ایمانی سے گرفتار ہو کر مُسلمانوں کے پنجہ میں پھنسے۔ غرض اِس خبر وحشت اثر کے سُننے سے کل حاضرین کو معہ گورُو صاحب کے سخت رنج ہُوا۔ گو اُن ننھے ننھے بچوں کی مستقل مزاجی اور ثابت قدمی پر ہر ایک کے مُنہ سے آفرین اور شاباش کے کلمے نکلے اور گورو صاحب خود بھی بہت خوش ہوئے۔ مگر مُسلمانوں کے ظلم اور سنگدلی کی حرکت میں بہت جوش آیا معصوم صفت بچوں کو قتل کرنا کسی مذہب میں روا نہیں ہے۔ سب کی آنکھوں میں آنسو ٹپکنے لگے۔ اور رونگٹے کھڑے ہو گئے۔ اُس وقت بیان کیا گیا ہے۔ کہ گورُو گوبند سنگھ

صاحب نے اُس دردناک عالم رنج و محن میں اپنی کرپان سے ایک چھوٹی سی کاہی جڑ سے اکھیڑ دی۔ جس پر رائے کلہ نے پُوچھا کہ مہاراج آپ کیا کر رہے ہیں۔ گوُرو صاحب نے فرمایا۔ ظالم تُرکوں کی بیخکنی کر رہے ہیں۔ ہمارے سکھ ایسے طاقتور ہوں گے۔ کہ جو اِس سرہند کی اینٹوں تک اکھاڑ کر ستلج میں ڈالیں گے۔ اِس کو سُنکر رائے کلہ نے جو خود مسلمان تھا۔ ہاتھ جوڑ کر گورو گوبند سنگھ صاحب سے کہا کہ آپ نے عام بددُعا دی اور میں میرا تو کوئی قصور نہیں۔ جس کے جواب میں اُنہوں نے اُس کو ایک تلوار دیکر کہا کہ تم اِس کو اپنے پاس باادب رکھو۔ جب تک یہ تمہارے پاس رہے گی۔ تمہاری حکومت میں کسی قسم کا فرق نہ آوے گا۔

علاوہ اِس کے تمہارے جیسے نیک مزاج لوگ جو خاص خاص اور خدا پرست اور رحیم ہیں۔ اُن پر میرے اِس کلمہ کا اثر نہیں پڑے گا۔ میں نے صرف ظالموں کے لئے کہا ہے۔ بیان کیا جاتا ہے۔ کہ جب تک اُس تلوار کا اُس کے خاندان میں ادب رہا۔ اُس کی حکومت برابر قائم رہی۔ مگر جب اُس کی اولاد میں سے ایک نے کچھ پرواہ نہ کی۔ تو اُسی وقت سے اُس کی ریاست کا بھی خاتمہ ہوگیا۔

باقی رہا سرہند کی بابت بھی تواریخوں سے ظاہر ہے کہ جب سکھوں نے زور پکڑا تو اُس کی ایک ایک اینٹ جُدا کر دی گئی۔ اور زمین کے برابر کر دیا گیا تھا۔ یہاں تک کہ سمت ۱۹۲۸ بکرمی میں مہاراجہ مہندر سنگھ بہادر والئے ریاست پٹیالہ نے محکمہ ریلوے کے ہاتھ فروخت کر کے وہاں کی قبروں کی اینٹیں بھی اُکھڑوا اُکھڑوا کر ستلج کے پار پہنچا دیں۔ الغرض گورُو گوبند سنگھ صاحب کا فرمانا اِسی طرح پُورا ہُوا۔

لبعد ازاں گورُو گوبند سنگھ صاحب موضع جٹ پورہ سے روانہ ہو کر مواضعات تخت پورہ دھنولہ کانگڑہ وغیرہ میں قیام فرماتے ہوئے بکھر سمت ۱۷۶۱ بکرم میں موضع دینا تشریف لے گئے۔ جہاں کے چودھری لکھمیر نے اِن کو اپنے ایک خام گڑھی میں (جہاں اب لوہگڑھ نام سے ایک گوردوارہ بنا ہُوا ہے) ٹھہرایا اور اِن کی خاطر و تواضع میں دل و جان سے حاضر ہُوا۔ یہاں پر گورُو صاحب کی آمد کا حال سُنکر مالوہ کے سکھ ہر چہار طرف سے نذرانہ و نیاز لے کر آنے لگے۔ بھائی رُوپا کے بنیرہ[1] دھرم چند و پریم چند نے اِن کو علاوہ بہت کچھ نقد و زر کے ایک عمدہ گھوڑا اور قیمتی پوشاک نذر کیا۔ بلکہ چند ہتھیار جو گورُو

[1] پوتا

ہرگوبند صاحب ششم گورو اُن کے پاس لبطور امانت چھوڑ گئے تھے۔ وہ بھی حاضر کر دیئے۔ اسی طرح پر اور بھی بہت متوفی بیراڑ سکھ و اولاد بھائی بھگتو۔ بھلو دپھول وغیرہ نے اپنی اپنی حیثیت کے بموجب بہت نذرونیاز پیشکش کیا۔ اور تھوڑے ہی عرصہ میں اِن کے پاس پھر ایک کثیر جماعت جمع ہوگئی۔

اِسی مقام سے اُنہوں نے اپنے دونوں معصوم لڑکوں کے قتل کئے جانے کے رنج میں حاکمانِ بادشاہی کی عہد شکنی کا جو انند پور میں اُن سے ہوئی تھی۔ خیال کرکے اورنگ زیب بادشاہ کے پاس فارسی کی نظم میں چند حکایات لبطور پندو نصائح تصنیف کرکے ہمدست بھائی دیا سنگھ روانہ کیں۔ اور پانچ سکھ اُن کے ہمراہ بھیجے وہ نظم ظفرنامہ کے نام سے مشہور ہے۔

لبعد ازاں گورو گوبند سنگھ صاحب دینا سے روانہ ہوکر مواضعات تپو جلال دیال پور۔ بہدوڑ۔ ڈڈو۔ باندا۔ پرلگاڑی۔ جیتو۔ وغیرہ کا دَورہ فرماتے موضع کوٹ کپورہ میں تشریف لے گئے۔ وہاں کا سردار کپورا میں تشریف لے گئے۔ وہاں کا سردار کپورا بیراڑ جو چوراسی گاؤں کا شاہی مالگذار تھا۔ اِن کو ملنے آیا۔ اور چند گھوڑے و ہتھیار معہ بہت کچھ نقد و زر کے نذرانہ میں پیش کیئے۔ اور دعوت دی۔ دوسرے روز گورو گوبند سنگھ نے اُس سے کہا۔ کہ تم اپنا قلعہ ہم کو دیدو۔ مگر وہ اُن کی اِس درخواست کو بخوف بادشاہ منظور نہ کرسکا۔ اور کہنے لگا۔ کہ جب آپ خاص اپنا قلعہ انندگڑھی اپنے قابو میں نہ رکھ سکے۔ تو بھلا اِس قلعہ کو آپ کیونکر قائم رکھ سکتے ہیں۔ اُس کا یہ کلمہ گورو صاحب کو سخت ناگوار گذرا۔ اور اُنہوں نے کہا۔ کہ جس موت سے ڈر کر تو ہم سے انکار کرتا ہے۔ اِس سے تُو ہرگز نہیں بچ سکتا چنانچہ ایسا ہی ہوا۔ کہ وہ عیسیٰ خاں کے ہاتھ سے بُری طرح سے مارا گیا۔ پھر وہاں سے گورو صاحب ناراض ہوکر موضع ڈھلواں میں چلے گئے۔ یہاں سوڈھی کول صاحب (جو پرتھی چند کی اولاد میں سے بڑے مشہور بزرگ تھے) اِن کے پاس، دو راس اسپ و ایک پوشاک سفید نذر کرکے عرض کیا کہ آپ نیلگوں پوشاک اُتار کر سفید پوشاک بدل لیویں۔ چنانچہ گورو صاحب نے اِشنان کر کے سفید پوشاک پہن کر نیلگوں پوشاک کو پھاڑ پھاڑ کر آگ میں جلایا۔ اور

زبانِ مبارک سے یہ کلمہ فرماتے گئے۔ نیل بستر نے کپڑے پھاڑ سے تُرک پٹھانی عمل گیا۔
اِسی اثنا میں وہ سِکھ جو انندپور سے موقعہ جنگ میں گورُو صاحب سے منحرف ہو کر چلے آئے تھے۔ گھروں میں پہنچے۔ تو اُن کی عورتوں نے اُن کو بہت ملامت کی۔ کہ تم ایسے گورُو صاحب کو اِس نازک وقت میں کیوں چھوڑ آئے جو دھرم کے لئے اِس قدر تکلیف اُٹھا رہے ہیں۔ ایسی حرکت کرنی واجب نہ تھی۔ چنانچہ اِن کے دِل پر اِس بات کا ایسا اثر ہوگیا۔ کہ وہ قریبًا تین صد کے جمع ہو کر بحصول معافی گناہ بخدمت گورُو صاحب حاضر آئے۔ ابھی تک اُنہوں نے کچھ عرض نہ کی تھی۔ کہ اُدھر صوبہ سرہند کو خبر پہنچی۔ کہ گورُو گوبندسنگھ صاحب کے پاس پھر ملک مالوہ میں ایک کثیر جماعت سکھوں کی فراہم ہوگئی ہے۔ اور اندلیشہ ہے۔ کہ پھر فساد اُٹھے۔ فوج لے کر اِن پر پھر چڑھ آیا۔ راستہ میں سردار کپورہ مالک موضع کوٹ کپورہ اُس کے ہمراہ ہوگیا۔ اِس فوج کشی کی خبر جب ملک مالوہ میں پہنچی۔ تو سب جٹ سنگھ اپنا اپنا سامانِ جنگ لے کر گورُو صاحب کی امداد میں حاضر ہوئے۔ گورُو صاحب نے اُن سے جائے جنگ دریافت کی۔ تو سبنے بادب عرض کیا کہ سوائے تالاب کھدرانہ کے جو کہ باگہ کی سرائے کے متصل ہے۔ اور کوئی قابلِ جنگ جگہ نہیں ہے۔ گورُو صاحب بمعہ اپنے لشکر کے اُس طرف روانہ ہوئے۔ اگر سکھاں مُلک ماجھہ کو معافی نہ ہوئی تھی۔ ایسے موقع پر گورُو صاحب سے جُدا ہونا مناسب نہ سمجھا۔ اور خیال کیا کہ آخر کو مر جانا ہے۔ زندہ تو ہمیشہ رہنا نہیں۔ گورُو صاحب سے منحرف ہونا اچھا نہیں۔ اپنے گورُو کے واسطے شاہی لشکر سے لڑ کر شہید ہونا چاہیئے۔ جس سے دین دُنیا میں نیک نامی ہو۔ اگر لڑ کر مر جاویں گے۔ تو بہشت نصیب ہو گا۔ اگر فتح پاویں گے تو گورُو صاحب کی خوشنودی حاصل۔ چنانچہ وہ تمام سکھ بھی گورُو صاحب کے پیچھے پیچھے ہو لئے۔ جب اُس جنگل کھدرانہ کے مقام پر پہنچے تو ایک گروہ نے جو گورُو صاحب کے ہمراہ آئے تھے۔ مورچہ بندی کر لی اور گورُو صاحب نے سب کی نگرانی کے لئے ایک اونچی جگہ پر جہاں کہ اب ٹبی صاحب کے نام سے مشہور ہے۔ مورچہ قائم کیا۔ اسی موقعہ پر بادشاہی فوج بھی آن پہنچی۔ جن کے مقابلے میں پہلے سکھاں مُلک ماجھہ نے کھڑے ہو کر لڑائی کی۔ اور ہر ایک نے اپنی اپنی طاقت کے موافق

کوئی دقیقہ جنگ کرنے کا باقی نہ چھوڑا۔ تیر و تفنگ کی بارش ہوئی۔ لاش پر لاش گری۔ مار دو مار کے آوازے ہر چہار طرف سے اُٹھے۔ گورُو صاحب نے بھی بڑے بڑے افسران فوج شاہی کو اپنے تیروں کا نشانہ کیا۔ کئی حملے بادشاہی لشکر نے واسطے پانی لینے کے لئے کئے کیونکہ اور کسی جگہ پانی نہیں مِل سکتا تھا۔ جب سِکھوں نے اُن کو پانی تک نہ پہنچنے دیا۔ اور مارے پیاس کے بیتاب ہو گئے۔ تو صُوبہ سرہند نے سردار کپورہ سے پانی کے منگوانے کے لئے پُوچھا۔ تو اس نے جواب دیا۔ کہ اِس جگہ سے پندرہ پندرہ کوس تک پانی کا مِلنا دُشوار ہے۔ صرف یہاں سے دس کوس پیچھے موضع سونیر میں پانی ہے۔ اُس کا منشا اصلی یہ تھا۔ کہ ناحق جانیں کیوں تلف ہوتی ہیں۔ اُسی کے کہنے پر صُوبہ سرہند واپس ہو لیا۔ اُس کا واپس ہونا ہی تھا۔ کہ سِکھوں نے تین کوس تک اُن کا تعاقب کر کے پسپا کر دیا۔ اور سینکڑوں جوانوں کو مار اُن کا اسباب وغیرہ لے کر گورُو صاحب کے پاس آئے۔ فتح کے نعرے مار کر خوشیاں منائیں۔ اب گورُو صاحب نے جب میدانِ جنگ کا ملاحظہ فرمایا۔ تو سب سے پہلے مورچہ ماجھا کے سِکھوں کا پایا۔ اُن میں بہت ایسے بھی تھے۔ جو دس دس پانچ پانچ کو مار کر شہید ہوئے تھے۔ گورُو صاحب نے اپنے رومال سے اُن کے مُنہ صاف کر کے ایک چِتا پر رکھاتے گئے اور زبانِ مُبارک سے یہ فرماتے گئے۔ کہ یہ پانچہزاری ہوگا۔ یہ دس ہزاری ہوگا۔ وغیرہ وغیرہ اِتنے میں مہاں سنگھ ماجھا کا پڑا ہُوا تھا۔ جس کا ابھی کچھ دم باقی تھا۔ گورُو صاحب نے اُس کے بدن پر بہت سے زخم دیکھ کر اپنے دستِ مبارک سے اُس کے مُنہ میں پانی ڈالا۔ تو اُس نے آنکھیں کھولکر گورُو صاحب کا دیدار کیا۔ ہاتھ جوڑ کر نمسکار کی۔ گورُو صاحب نے خوش ہو کر فرمایا کہ جو کچھ تیرا دل چاہے سو مانگ۔ اُس صادق سِکھ نے عرض کیا کہ اگر آپ مہربان ہیں۔ تو وہ کاغذ جو ہمارے ماجھا کے سِکھ قلعہ انندپور میں لکھ کر دے آئے تھے پھاڑ دیں اور معاف فرما دیں۔ گورُو صاحب نے فرمایا کہ کچھ اور چیز مانگتا۔ تو بہتر تھا۔ مگر پھر بھی اِس پر اُدیکاری نے کہا۔ کہ اگر مہربان ہیں۔ تو یہی میری عرض قبول فرما دیں۔ اِسیطرح گورُو صاحب نے تین بار اور کچھ مانگنے کو کہا۔ مگر اُس نے اپنی زبان کو قائم رکھا۔ آخر گورُو صاحب نے اُس کاغذ کو جیب سے نکال کر پھاڑ دیا۔ اور فرمایا کہ شاباش تمہارے پر کہ جس نے اپنی قوم کا فائدہ چاہا۔

دھن سکھی !! دھن سکھی !!! یہ کلمات زبانِ مبارک سے فرمائے۔ اِتنے میں اِس کی
جان پرواز کر گئی۔ سب کو ایک ہی چتا پر جلا کر مکتوں کا خطاب دیا۔ اِسی وجہ سے
اِس تالاب کا نام اب مکتسر بولا جاتا ہے۔ جہاں آب اِسی نام سے ایک قصبہ آباد ہے
اِس جگہ ہر سال ماگھی کے دِن ایک بڑا بھاری میلہ ہوتا ہے۔ یہ لڑائی یکم ماگھ
سمت ۱۷۶۲ کو ہوئی تھی۔ پس گورو صاحب نے سکھوں کو انعام و اکرام دے کر
رُخصت کیا۔ اور آپ تھوڑی سی جمعیت کے ساتھ موضع متّا کی سرائے میں جا اُترے
پھر وہاں سے مواضعات گورو سر ہریکے۔ بھائی کا کوٹ۔ صاحب چند۔ جیسے۔ بمبیا۔ بکر
وغیرہ کا دَورہ فرماتے ہوئے جب بھٹنڈہ پہنچے تو سردار ڈلہ بھی اِن کی خدمت میں
حاضر ہُوا۔ جس نے پہلے بھی چند اوزار گورو صاحب کے پاس بھیجے تھے۔ موضع سابو
کی تلونڈی میں تشریف کے لئے یہ سُنتے ہی مسمّی ڈلہ بہت سے آدمیوں کو ہمراہ لیکر
اِن کے استقبال میں آیا۔ اور نہایت اعزاز سے اِن کو گاؤں کے باہر اِس
مقام پر جو اب دمدمہ صاحب کے نام سے مشہور ہے۔ جا ٹھہرایا۔ اور دِل و جان
سے اُن کی خاطر تواضع کرنے لگا۔ رفتہ رفتہ گرد و نواح کے سکھ لوگ بھی
سُنکر اُن کی خدمت میں حاضر ہونے لگے۔ اور نقد و جنس بافراط چڑھنے لگا تھوڑے
دِنوں کے بعد اُن کے قبائل بھی جن کو دہلی کے سکھ بمعہ بھائی منی سنگھ انندپور چھوڑنے
کے بعد بمشکل تمام بحفاظت اپنے گھروں میں لے گئے تھے۔ اِسی جگہ اِن سے آملے۔
بیان کیا گیا ہے۔ کہ اِن ہی دِنوں میں بادشاہ اورنگ زیب کا جوابی مرسلہ
بھی اِن کے پاس آیا۔ جس میں اُس نے بشرط موقع نیاز حاصل کرنے کا وعدہ کیا۔ بلکہ
درخواست کی کہ اگر گورو صاحب خود تکلیف فرما کر اُس کو قدمبوسی حاصل کرنے کا
موقع دیں۔ تو نہایت بہتر ہو۔ اور اپنے گذشتہ افعال سے نادم ہو کر معافی کا خواہاں
ہُوا۔ اور یہ لکھا۔ کہ "میں نے کل حاکمانِ پنجاب کے نام فرمان جاری کر دیئے ہیں۔
اور اُمید ہے کہ آئندہ آپ سے کوئی مقابلہ نہیں کرے گا۔ چنانچہ ایسا ہی ہُوا۔ کہ
مکتسر کے جنگ کے بعد گورو صاحب پر بادشاہ کیطرف سے کبھی فوج کشی نہیں ہوئی
چونکہ سمت ۱۷۵۵ بکرم میں سوڈھی دھیر مل ساکن کرتارپور نے آدگرنتھ صاحب
گورو گوبند سنگھ صاحب کو اپنے والد گورو تیغ بہادر صاحب کے کلامات درج

کرنے کے لئے ضد کی وجہ سے بالکل نہیں دیا تھا۔ اور یہ کہلا بھیجا تھا۔ کہ آپ سچے گورو ہیں۔ تو خود تصنیف کرلیں۔ اِس لئے اب موضع تلونڈی میں جب اُنہوں نے دیکھا کہ ہر طرف سے فراغت ہے۔ اور بادشاہ کی طرف کا بھی کھٹکا نہیں رہا۔ تو شروع اسوج سمت ۱۷۶۲ بکرم میں اپنے کشفِ باطنی اور روحانی طاقت سے اِس آد گرنتھ صاحب کو جسے گورو ارجن صاحب نے تالیف کیا تھا۔ دھیرمل کے طعنہ سے سبکدوش ہونے کے لئے ازسرِنو خود تصنیف کرنے لگے۔ یعنی ایک خیمہ میں بیٹھ کر ہر روز صبح سے سوا پہر دِن چڑھے تک اپنی روحانی قوت سے انہی کلامات کو جو آد گرنتھ صاحب میں مندرج تھے۔ حرف بحرف زبانِ مبارک سے بولتے جاتے۔ اور بھائی مَنی سنگھ جی خیمہ کے باہر قلمبند کرتے جاتے۔ الغرض ۹ ماہ ۹ دِن کے بعد وہی آد گرنتھ صاحب بجنسہٖ لفظ بلفظ تیار ہوگیا۔ صرف بلحاظ ادب دو ایک الفاظ کا گورو صاحب نے دیدہ دانستہ فرق رکھا۔ جیسے کرتارپور والے گرنتھ صاحب میں یہ لکھا ہے:۔ کہ "کہو کبیر جن بھئے خلاصے" اِس کو گورو گوبند سنگھ صاحب نے یُوں لکھدیا۔ کہ "کہو کبیر جن بھئے خالصے" اِس گرنتھ صاحب میں انہوں نے اپنے والد بزرگوار کے شبد درج کئے اور اِس کا نام دمدمے والی بیڑ جلد ۱۲ مشہور کیا۔ پھر اِس گرنتھ صاحب سے اور بہت سے گرنتھ صاحب نقل کئے گئے۔ اور جب سنگھوں یعنی گورو گوبند سنگھ صاحب کے پیروکاروں کا زور ہُوا۔ تو کرتارپور والوں نے بھی اپنے گرنتھ صاحب میں گورو تیغ بہادر کے کلامات درج کرلئے۔

چونکہ سِکھوں میں آجکل دو گرنتھ صاحب ہیں۔ ایک آد گرنتھ صاحب جسمیں صرف گورو نانک صاحب سے لیکر گورو ارجن صاحب تک و گورو تیغ بہادر صاحب کے کلامات درج ہیں۔

دوسرا دسم پاتشاہی کا گرنتھ جسمیں صرف گورو گوبند سنگھ صاحب کی تصانیف ہیں۔ اِس لئے اِس معاملہ میں بیشتر کے مورخوں نے دھوکا کھایا ہے۔ اور اُنہوں نے دھیرمل کے آد گرنتھ صاحب کے نہ دینے اور گورو گوبند سنگھ صاحب کے دمدمہ میں بیٹھ کر وہی گرنتھ صاحب ازسرِنو تصنیف کرنے کی واقعات کو غیر ممکنات تصوّر کرکے یہ رائے قائم کرلی اور لکھدیا۔ کہ جب گورو گوبند سنگھ صاحب کو

آدگرنتھ صاحب سوڈھی دہیرمل نے نہ دیا۔ تو اُنہوں نے خود ایک اور گرنتھ صاحب تصنیف کیا جو دسم پاتشاہی کا گرنتھ کہلاتا ہے۔ مگر دراصل یہ غلط ہے۔ دسم پاتشاہی کا گرنتھ وہ ہے۔ جس کو گورو گوبند سنگھ صاحب نے ایک مدت بعد اُن کے عزیز سکھوں نے اُن کی تصانیف کو ایک مجلد کتاب میں درج کیا۔ اور اُس کا نام دسم پاتشاہی کا گرنتھ صاحب رکھا۔ مگر یہ گرنتھ صاحب جس کو خود گورو گوبند سنگھ صاحب نے دمدمہ کے مقام پر تصنیف فرمایا۔ وہ بجنسہٖ حرف بحرف باستثنائے چند متعدد حروف وہی آدگرنتھ صاحب کی گویا نقل ہے۔ جس کو گورو ارجن صاحب نے تالیف کیا تھا اور اِن ہی باتوں سے ثابت ہوا ہے۔ کہ گورو گوبند سنگھ صاحب مرسل تھے۔ اور علاوہ دنیوی معاملات کے روحانی طاقت میں بھی یکتا تھے۔

اِسی مقام کا ایک یہ بھی ذکر ہے۔ کہ گورو گوبند سنگھ صاحب قلمیں بنا بنا کر ایک تالاب میں جو اب لکھن سر نام سے پکارا جاتا ہے۔ پھینکتے جاتے تھے۔ جب سکھوں نے پوچھا کہ آپ ایسا کیوں کرتے ہیں۔ تو جواب دیا کہ یہ مقام گورو کی کانشی ہے۔ یہاں کے جاہل لوگ عالم فاضل بنیں گے۔ اور خوش نویس ہوں گے۔ چنانچہ آجکل ایسا ہی دیکھا جاتا ہے۔ کہ اُس گرد و نواح میں جہاں کبھی پڑھنے لکھنے کا نام نہیں تھا۔ اب گھر گھر علم کا چرچا پھیل رہا ہے۔ پھر ملک مالوہ کے باشندگان کی خدمت اور تواضع سے بہت خوش ہو کر ایک مرتبہ شکار میں سردار ڈلہ سے جو ہمیشہ اِن کے ہمرکاب رہا کرتا تھا مخاطب ہو کر درختانِ جنڈ کریر کی طرف اِشارہ کر کے فرمانے لگے کہ کیا شہتوت اور آم کے درخت ہیں۔ جس پر اُس نے افسوس کیساتھ بیان کیا کہ مہاراج یہ تو جنڈ اور کریر ہیں۔ پھر دو چار قدم آگے بڑھ کر گورو صاحب نے ادنےٰ اور کاہی گھاس کی طرف اُنگلی اُٹھا کر ڈلہ سے پوچھا کہ کیا یہ گندم اور کپاس وغیرہ کے کھیت کھڑے ہیں۔ جس کے جواب میں اُس سادہ لوح نے پھر بھی یہی کہا۔ کہ مہاراج یہ تو گھاس ہے۔ یہاں گندم اور کپاس کا کیا ذکر۔ بعد ازاں آگے بڑھ کر ایک لق و دق خشک میدان ریگستان کا نظر پڑا۔ جس میں آفتاب کی شعاعیں پڑنے سے ہل کر دُور سے مثل پانی کے لہراتی نظر آتی تھیں گورو صاحب نے جب یہ منظر بھی دیکھ کر ڈلہ سے پھر دریافت کیا۔ کہ چودھری! کیا یہ پانی تھا لہریں لہرا رہی ہیں۔ اور ٹھنڈی ٹھنڈی ہوا معلوم ہوتی ہے؟ اِس پر بھی

اُس بھولے بھالے سیدھے سادھے آدمی نے گورُو صاحب کی اصلی کرم کی نظر کو نہ سمجھ کر یہی جواب دیا۔ کہ مہاراج یہ تو مُلک مالوہ کا ریگستان ہے۔ ہم ایسے خوش نصیب کہاں جو اِس جگہ ایسی ایسی نعمتیں جن کا ذکر آپ کرتے ہیں۔ پیدا ہُوں۔ اِس پر گورُو صاحب کو ڈلہ کی عقل پر سخت افسوس ہُوا۔ "اور فرمایا کہ ادبا ماریا ملویا" یعنی او جاہل باشندہ مالوہ۔ ہمارا ارادہ تھا۔ کہ ہم تم کو یہ سب نعمتیں ابھی بخشتے۔ اور اگر تو صرف ہاں جی! ہاں جی!! کہتا جاتا۔ تو سب کچھ ابھی اِس مُلک میں پیدا ہونے لگتا۔ مگر افسوس! تو نے ایسا نہیں کیا مگر اب بھی ہمارا بچن خالی نہیں جائے گا۔ کوئی زمانہ عنقریب ایسا آوے گا۔ جس میں یہاں پر یہ سب چیزیں پیدا ہوں گی۔ اور نہریں چلیں گی۔ چنانچہ حسب قول اُن کے مُلک مالوہ کی آجکل یہی حالت ہے۔ کہ خوشنما باغات لگ گئے ہیں۔ نہریں گاؤں گاؤں پھر رہی ہیں غرض سب نعمتیں پیدا ہوتی ہیں +

پھر تھوڑے دِنوں بعد گورُو گوبند سنگھ صاحب نے مُلک دکن کی سیر کا قصد کر کے دمدمہ سے کوچ کیا۔ اور پانچسو آدمیوں کو ہمراہ لے کر معہ متعلقین مواضعات جھوڑڑ و جھنڈاں سے گذرتے ہوئے قصبہ سرسہ میں خیمہ زن ہُوئے۔ یہاں سے رات کے وقت چودھری ڈلہ و نبیرگان بھائی بھگتو بہت سے سکھوں کو ہمراہ لے کر بلا اطلاع گورُو صاحب کے چُپ چاپ اپنے گھروں کو واپس چلے آئے۔ جب آدھی رات کے وقت گورُو صاحب نے ڈلہ کا نام لیکر پُکارا۔ تو ایک بینوا فقیر نے جو ہمیشہ اُن کے ہمراہ رہا کرتا تھا۔ جواب میں کہا کہ ڈلہ نہ ملا گورُو اکلا۔ اللہ ہی اللہ۔ یہ سُنکر گورُو صاحب نے فرمایا۔ کہ پہرہ پر کون ہے؟ جس کے جواب میں ایک مجھیل سکھ ماڑا نامی باشندہ ملک ماجھہ نے کہا۔ کہ "میں ہوں مجھیل ماڑا" اِس طرح جب تین بار متواتر گورُو صاحب نے پُوچھا۔ سوائے اُسی ایک آواز مجھیل ماڑے کے کسی دوسرے ملوئی سکھ کی آواز نہ آئی۔ تو گورُو صاحب نے ملوئی سکھوں کے بلا استمزاج اجازت پوشیدہ واپس چلے جانے پر ناراض ہو کر اُن کی نسبت یہ فرمایا۔ کہ مجھیل ماڑے تو بھی ملویوں کیے لاڑے" اور صُبح کو وہاں سے روانہ ہو کر قصبات نوہر و بدہو سنگھ و بہادرہ اور بھیوا وغیرہ علاقہ ریاست جے پور وغیرہ میں ہوتے ہوئے قصبہ نرینا میں جہاں دادو صاحب بانی فرقہ دادو پنتھئے کی ایک عالیشان سنگ مرمر کی سمادھ بنی ہوئی ہے۔ تشریف لے گئے۔ مُلک راجپوتانہ میں جہاں جہاں یہ جا کر قیام کرتے۔ وہاں کے لوگ اِن کی بزرگی کا

شہرہ سُنکر بنایت خوشی سے اِن کا استقبال کرتے اور حسب دستور نذر و نیاز دیکر بنایت خاطر سے اِن کی تواضع اور مدارت میں حاضر رہتے۔ چنانچہ قصبہ نرینا کے لوگوں نے بھی اِن کی بہت خاطر کی۔ خصوصاً مہنت چیت رام جی سجادہ نشین سمادھ دادو جی نے اِن کی بنایت خاطر کی۔ اور اِن کے کل ہمراہیوں کو بڑی دھوم دھام سے دعوت دی۔

پھر وہاں سے راجہ اُودے پور کے پاس جاکر ٹھہرے۔ اور اُس نے اِن کو بنایت عزت سے کچھ دنوں تک اپنے پاس رکھا۔ بلکہ سیر و شکار میں اِن کے نشانہ اور فنِ تیراندازی کے کمال کو دیکھ کر ایسا فریفتہ ہُوا۔ کہ اُن کو ہمیشہ اپنے پاس ہی رکھنا چاہتا تھا۔ مگر اُنہوں نے وہاں رہنا منظور نہ کیا۔ اور رُخصت ہوتے وقت اُس کو اپنی یادگار میں ایک پانچ گرنتھی کی پوتھی عطا کر آئے۔ جو اب تک اُن کے ہاں موجود ہے۔ علیٰ ہٰذا راجہ صاحب نے بھی رخصتاً میں ایک کشتی اشرفیوں کی اور پانچ راس بیش قیمت گھوڑے و چند ہتھیار اِن کی نذر کیئے۔

پھر یہاں سے بتقریب میلہ کاتک کی پورنماشی سمت ۱۷۶۳ بکرم پُشکر راج تیرتھ پر اجمیر میں تشریف لے گئے۔ اور وہاں لوگوں سے آپ کو بہت کچھ نقد و زر میں مِلا۔ مگر اُنہوں نے دُنی رام اپنے پروہت کی معرفت اُس روپیہ سے وہاں اپنے نام کا ایک گھاٹ "جو گوبند گھاٹ کے نام سے مشہور ہے" بنوا دیا۔

پھر وہاں سے مواضعات لاکی دکمر وہ ہوتے ہوئے جب موضع کلایت میں وارد ہوئے۔ تو وہاں اِن کے ہمراہی شتر اتفاقاً ایک باغ میں جِس کے محافظوں سے شتر بانوں کا آپس میں تکرار ہو گیا۔ جا پڑے۔ سِکھوں نے اپنے شتر بانوں کی حمایت میں اُن باغبانوں کو مار کوٹ کر نِکال دیا۔ رفتہ رفتہ وہاں کے رئیس کو خبر پہنچی۔ اور اُس نے ایک دستہ سپاہ کا سِکھوں کی پاداش کے لئے بھیجا۔ مگر اُن کا سپہ سالار اوّل ہی وار میں مارا گیا۔ اور وہ سب سپاہ جو آئی تھی شکست کھا کر پسپا ہوئی۔

دوسرے روز گورو صاحب وہاں سے کُوچ کر کے شہر بھگور میں خیمہ زن ہوئے۔ یہاں کا رئیس چونکہ کلایت والے سے جس کو یہ شکست دیکر آئے تھے۔ دُشمنی رکھتا تھا۔ اِن کے ساتھ بنایت خصوصیت سے پیش آیا۔ اور اِن کو اپنے پاس ٹھہرایا۔

اِسی مقام پر اِن کو اورنگ زیب بادشاہ کے فوت ہونے کی خبر پہنچی۔ اور تمام سِکھوں نے اِس خبر کے سُنتے ہی ایک عام خوشی منائی۔ اور اُس کی وفات کو صرف گورو صاحب کی ناراضگی اور بددُعا کا

باعث خیال کیا۔ اِدھر اورنگ زیب بادشاہ کے مرتے ہی اُس کے بیٹوں میں تخت کیلئے فساد اُٹھ کھڑا ہُوا۔ یعنی اعظم شاہ نے جو اُس وقت اپنے باپ اورنگ زیب کے ہمراہ تھا۔ اُس کے مرتے ہی اورنگ آباد میں تاج شاہی اپنے سر پر رکھ لیا۔ اور پہلے اپنے چھوٹے بھائی کام بخش کو صُوبہ بہار سے بُلا کر فریب سے مروا ڈالا۔ پیچھے اپنے بڑے بھائی بہادر شاہ کی فکر میں جو ولی عہد تھا۔ دہلی کی طرف روانہ ہُوا۔

بہادر شاہ کو گورو گوبند سنگھ صاحب کی طاقت اور سکھوں کی بہادری کا حال بخوبی معلوم تھا۔ اُس نے فوراً بھائی نند لال وحاکم رائے دیوان کو گورو صاحب کا حال دریافت کرکے بھگور کے مقام پر اُن کی خدمت میں روانہ کیا اور نہایت منت وسماجت سے درخواست کی کہ "اِس موقع پر مجھے مدد دیجئے۔ میرا بھائی مجھ سے تخت چھیننا چاہتا ہے" وقت پر مدد دینا مردوں کا کام ہی ہے۔ اگر گورو صاحب اِس وقت میری مدد کریں گے تو تادم زلیست میں اُن فرمانبردار اور تابعدار اور اُن کے حکم کا پابند رہوں گا۔ بدیں الفاظ ایک مراسلہ لکھ کر اُن کے ہاتھ بھیجدیا۔ جب گورو صاحب نے اِس مراسلہ کا ملاحظہ فرما کر کہا۔ کہ گو وہ اپنے باپ اور اورنگ زیب کی طرح قول واقرار سے منحرف ہو جاوے۔ لیکن اکال پورکھ کے حکم سے اُس کو تخت پر بیٹھا دینا واجب ہے۔ اِسی وقت بھائی دیا سنگھ ودھرم سنگھ وغیرہ پچیس سکھوں کو بادشاہ کے پاس روانہ کرکے لکھ بھیجا۔ کہ آپ کچھ پرواہ نہ کریں۔ عین موقعہ جنگ پر پہنچکر آپ کی مدد کروں گا۔ اِدھر ملک مالوہ کے تمام سکھوں کو لکھ بھیجا۔ کہ وہ فوراً آگرہ میں پہنچکر اُن کے ساتھ بادشاہ کے جنگ میں شریک ہو دیں۔ گورو صاحب خود وہاں سے روانہ ہو کر آگرہ میں پہنچ گئے۔ اور تمام جرار سکھوں کو جو قریباً کئی ہزار کے فراہم ہو گئے تھے۔ ہمراہ لے کر میدانِ جنگ میں جا گھُسے۔ بہادر شاہ کا دِل اپنی تھوڑی سی جمعیت دیکھ کر خائف تھا۔ کہ شاید ہی مجھ کو فتح نصیب ہو۔ بھائی دیا سنگھ نے جو ہمرکاب بہادر شاہ کے تھا۔ فوراً گورو صاحب کا ایک کثیر فوج کے ہمراہ تشریف لانا بادشاہ کو جتلا دیا۔ جنگ میں جہاں اعظم شاہ کی فوج بڑھ رہی تھی۔ گورو صاحب کئی ہزار آدمیوں کے ساتھ حملہ آور ہوئے۔ اور اعظم شاہ جو ہاتھی پر بیٹھا جنگ دیکھ رہا تھا۔ گورو صاحب کے پہلے تیر کا نشانہ ہُوا۔ اعظم شاہ کے گرتے ہی بہادر شاہ کی فتح کا نقارہ بج گیا۔ ہر ایک مبارکباد کی نذریں پیش کرنے لگا۔ اب ہر ایک نے اعظم شاہ کے مارنے کی بابت اپنی اپنی بہادری

کا شگوفہ ظاہر کیا۔ بادشاہ نے ہر ایک کے تیروں کو جمع کرکے اُس تیر سے جس نے کام تمام کیا تھا۔ مقابلہ کیا۔ تو کسی کا تیر بھی اُس سے نہ ملا۔ ثابت ہُوا کہ یہ تیر گورُو گوبند سنگھ صاحب کا ہے اِس بات کے معلوم کرتے ہی بادشاہ گورُو صاحب کی خدمت میں شکریہ ادا کرنے کے لیئے خود حاضر ہُوا۔ آپ کو نہایت اعزاز کے ساتھ دہلی میں ہمراہ لے گیا۔ موتیا باغ میں ڈیرہ کرایا۔ کچھ عرصہ وہاں قیام فرمایا۔ ایک روز بادشاہ بحصُول نیاز گورُو صاحب کے پاس گیا۔ اور نہایت شکرگزار ہُوا۔ کہ آپ کی مدد سے دہلی کا تخت نصیب ہُوا۔ گورُو صاحب نے فرمایا۔ کہ اب کوئی بقیہ خواہش تو نہیں ہے۔ بادشاہ نے نہایت عجز و انکسار سے عرض کی۔ میں اپنے منزلِ مقصود پر آپ کی مہربانی سے پہنچ گیا ہوں۔ آپ مجھ کو خدمت فرمادیں۔ تاکہ بجا لاؤں۔ گورُو صاحب نے فرمایا کہ جیسے جہانگیر بادشاہ نے بروئے اِنصاف چندو لال دیوان کا بازو بہ سبب اُس کے اُس کے ظُلم کے جو اُس نے گورُو ارجن صاحب پر کیئے تھے۔ ہمارے بزرگوار گورو ہرگوبند صاحب کے حوالہ کردیا تھا۔ جس سے وہ اپنے افعال کی سزا کو پہنچ گیا تھا۔ ایسے ہی جن لوگوں نے ہمارے ساتھ بے ایمانی کرکے فریب دے کر ہمارے سکھوں اور معصُوم بچوں کو بے رحمی سے قتل کیا ہے۔ اور عہد شکنی کرکے ہمارے مال و اسباب کو لُوٹ کر اپنے تصرف میں لے آئے۔ وہ مفصلہ ذیل اشخاص ہمارے سپُرد کیئے جاویں۔

بازید خاں صُوبہ سرہند۔ دلاور خاں صوبہ لاہور۔ زبردست خاں صوبہ کشمیر۔ سچانند دیوان سرہند۔ مکرم خاں نواب روپڑ۔ حاکم جالندھر۔ شمس الدین بجواڑیہ۔ چودھریاں بھگواڑہ۔ برہمناں موضع سہیڑی۔ جانی خاں نواب مورنڈہ۔ راجگان ہنڈوڑی۔ کھلوری وگلیر وغیرہ وغیرہ جنہوں نے از حد ہمارے ساتھ ظُلم کیئے ہیں۔ اِس بات کے سُنتے بادشاہ نے عرض کی۔ کہ ابھی اچھی طرح جیسا کہ چاہیئے۔ امن قایم نہیں ہُوا۔ اگر ان پر دست اندازی کروں۔ تو مبادا مُلک میں غدر برپا ہو جاوے۔ جس وقت میری حکومت اور دبدبہ اچھی طرح باقاعدہ قائم ہوگا۔ تو حسب ارشاد آپ کے میں ہر ایک کا بازو آپ کے حوالے کردُونگا۔ ایسے عذر پر گورُو صاحب نے خیال کیا۔ کہ اِس کو شداد کیطرح یہ نہیں سُوجھا۔ کہ میری گئی ہوئی حکومت جن کی مدد سے حاصل ہوئی اور تخت پر بیٹھ کر حکمران ہُوا ہوں۔ ایک دم بھی اُن کے حکم کی تعمیل سے تامل کروں۔ اور ایک عرصہ دراز کا وعدہ کروں۔ اِس کی کوتہ اندیشی اور احسان فراموشی کو دیکھ کر گورُو صاحب نے فرمایا کہ ہم تو پہلے ہی سمجھتے تھے۔ کہ آپ بھی اُسی درخت کے پھل ہیں

جو نہایت کڑوے اور زہر کا اثر رکھتے تھے۔ آپ جانتے ہیں۔ کہ ہمیشہ کوئی تخت پر حکمران نہیں
رہا۔ اکثر اس دنیا سے سب لوگ مال و دولت اور حکومت چھوڑ چھوڑ کر مثل سکندر وغیرہ خالی
ہاتھ چلے گئے ہیں۔ جیسے کہ سکندر بادشاہ کے مقبرے پر یہ چند اشعار منقش ہیں۔ اشعار۔

گئے ہم سوئے گورستان جو کلبہ خستہ حالی تھے + مقابر وہاں کے جب دیکھے تو خشتے پائمالی تھے
بہیا گرچہ سب سامان ملکی اور مالی تھے ؛؛ سکندر جب گیا دنیا سے دونوں ہاتھ خالی تھے

اسطرح کی نصیحت کر کے گورو صاحب نے فرمایا۔ کہ ہم کو اکال پورکھ پر بھروسہ ہے وہی
ہمارے کام سرانجام دے گا۔ صرف تمہارا اعتقاد دیکھتے تھے۔ یہ کام تو خفیف سا تھا۔ ہمارا ایک
مرید "بندہ" آدیگا۔ جو ان سب سے انتقام لے گا۔ ہمارے سکھوں میں ایسے ہوں گے۔ جو خود
بزور شمشیر بادشاہ بنیں گے۔

بادشاہ نے اس خیال سے کہ انندپور کی لڑائی میں انکا بہت سا نقصان ہوا۔ کئی
لاکھ نقد و زیور بمعہ تحف تحائف گورو صاحب کی نذر کیا۔ گورو صاحب کو ایسی دولت کی چنداں
کچھ پرواہ نہ تھی۔ لیکن اس کی دل شکنی نہیں چاہتے تھے۔ ساری دولت سکھوں میں تقسیم کر دی
کچھ مدت تک گورو صاحب وہاں بادشاہ کے پاس رہے۔ جب بادشاہ ملک دکن کی طرف روانہ
ہونے لگا۔ تو ان کو بھی ایک لائق زبردست اور پولٹیکل سمجھ کر اپنے ہمراہ لے جانا چاہا۔

چنانچہ گورو گوبند سنگھ صاحب اپنے قبائل کو وہیں دہلی میں چھوڑ کر بادشاہ کے ساتھ دہلی
سے کوچ کر کے متھرا میں پہنچے۔ اور یہاں سے کرشن جی کی ہر ایک یادگار اور مشہور معروف
مقامات کو دیکھ کر بادشاہ کے ساتھ بھرت پور۔ جے پور۔ جودھ پور۔ اودے پور وغیرہ راجپوتانہ
کی ریاستوں کا دورہ کرتے ہوئے اوجین تشریف لے گئے۔ یہاں پر بادشاہ نے ایک دربار کیا
جسمیں کل راجپوتانہ اور ملک دکن کے رئیس شامل ہوئے۔ سب نے اپنی اپنی نذریں پیش کیں۔
اس موقع پر بادشاہ نے گورو گوبند سنگھ صاحب کی بہادری اور شجاعت کی حاضرین سے ازحد
ازحد تعریف کی۔ اور بیان کیا کہ ہم کو اعظم شاہ پر فتح صرف انہی کے الطاف سے حاصل ہوئی
ہے۔ اسی اثنا میں یہاں پر ایک روز مہنت چیت رام دادو پنتھیہ دورہ کرتا ہوا ان سے آملا
اور دوران گفتگو میں مبین ہوا۔ کہ آجکل ایک فقیر مادھو داس عرف نرائن داس نامی شہر
ندیڑ میں ایسا صاحب کرامات دیکھنے میں آیا ہے۔ جس کا بیان نہیں۔ مگر افسوس ہے۔ کہ فقیر دل
کے ساتھ مذاق کرتا ہے۔ یعنی جو کوئی فقیر اس سے ملنے کو جاتا ہے۔ پہلے تو وہ اسے بہ نہایت
تعظیم سے پلنگ پر بٹھا دیتا ہے۔ پھر اپنے موکلوں کے ذریعہ سے جو [illegible]

تابع رہتے ہیں۔ نیچے گِرا کر تالی بجا بجا کر ہنسنے لگتا ہے۔ چنانچہ میرے ساتھ بھی اُس نے ایسا کیا تھا اگر آپ جائیں۔ تو ذرا اِس امر کا دھیان رکھیئے گا۔ اِس کے سُنتے ہی گورو صاحب نے فرمایا کہ "اب اگر نہیں جانا۔ تو بھی ضرور جاؤنگا۔ اور اُس کے موکلوں کا امتحان کرونگا۔ مگر آپ بخوبی یقین رکھیں۔ کہ وہ آپ جیسے ہی داس نام کے موٹھ۔ باجرہ کھانے والے فقیروں کو زیر کر لیتا ہوگا۔ ہم شکار کھیلنے والے شمشیر دھاری اُس مست فیل بیراگی کو شیر کی مانند دبا لینے کو ہی کافی ہیں" چنانچہ تھوڑے دِنوں بعد جب غریب داس مذکور نے اِنتقال کیا۔ تو گورو صاحب مقامات سیدون۔ چھپارہ۔ ناگپور۔ آکولا۔ بنیرہ۔ امراوتی۔ بسمت اور منگھولی وغیرہ سے گذرتے ہوئے اُسی شہر ندیڑ میں جہاں کا وہ جادو صفت فقیر رہنے والا تھا۔ تشریف فرما ہوئے۔ اور اِس مقام پر جہاں اب تک ایک مکان سنگت صاحب کے نام سے اُن کی یادگار کا بنا ہوا موجود ہے جا اُترے اور دوسرے روز اِس فقیر کے باغیچہ میں اُس کے موکلوں کا امتحان کرنے کی غرض سے اُسی پلنگ پر جہاں وہ فقیروں کو بٹھایا کرتا تھا۔ جا کر بیٹھ گئے۔

بیان کیا گیا ہے۔ کہ جب اِس واقعہ کی خبر مادھو داس کو جو اُس وقت کہیں باہر گیا ہُوا تھا۔ اپنے چیلوں کی زبانی معلوم ہُوا۔ تو اِس نے موکلوں کو گورو صاحب کے پلنگ پر سے گرا دینے کے لئے بھیجا۔ مگر جب اُس کے موکلوں کی گورو صاحب کے اقبال کے سامنے کچھ جرأت نہ پڑی۔ کہ پلنگ سے گرا دیویں۔ تو مادھو داس شرمندہ ہو کر دست بستہ گورو صاحب کے روبرو ہُوا اور معافی کا خواہاں ہُوا۔ تب گورو صاحب نے اُس سے پُوچھا۔ "کہ تو کون ہے؟" اِس نے جواب دیا۔ کہ "آپ کا بندہ" جس پر گورو صاحب نے فرمایا۔ کہ بندہ کا کام تو مالک کی خدمت کرنا اور حُکم بجا لانا ہے۔ اِس پر اُس نے کہا۔ کہ "میں دل و جان سے حاضر ہوں۔ میرا سر بھی اگر حضور کے کام آوے۔ تو حاضر ہے" پھر گورو صاحب اُس کو اپنے پاس بٹھا کر نہایت اختلاط و ارتباط کی گفتگو کرتے رہے۔ اور اِس نے بھی اِن کی خاطر و مدارت میں کوئی دقیقہ باقی نہ چھوڑا۔ بعد ازاں جب گورو صاحب کو معلوم ہُوا۔ کہ "بندہ" (مادھو داس) نہایت جوانمرد اور دلیر ہے۔ تو اُس کو اپنا مُرید بنا کر اپنی ایک تلوار اور پانچ تیر عطا کیئے۔ اور یہ خدمت سپُرد کی کہ وہ مُلک پنجاب میں جا کر دونوں معصوم بچوں کا صُوبہ سرہند سے انتقام لے۔ اور اُن کی اچھی طرح سے بیخ کُنی کر کے خالصہ پنتھ کے اِقبال اور عروج کو ترقی دے۔ اِس خدمت کو بندہ نے بسر و چشم منظور کر کے سامان سفر کا تیار کر لیا۔ اور جب پنجاب کی طرف آنے لگا۔ تو گورو صاحب نے اُس کے ساتھ ایک نقارہ و نشان

...سنگھ (جنہیں بابا بنود سنگھ بھلہ صاحبزادہ وکان سنگھ و باج سنگھ باشندہ ...میر پور پٹی و بجے سنگھ مکا و رام سنگھ حضوری پانچ کس) منتخب جوانمرد شامل تھے) ...ہ دیئے اور علاوہ اِس کے بہت سا سامان جنگی وافواج سکھ دیگر ذیل کی پانچ نصائح "بندہ" کو عمل رکھنے کی تاکید کی۔ اوّل جتی رہنا۔ دوئم جھوٹھ نہ بولنا۔ سوم۔ دوسرا کوئی اپنا مذہب نہ ایجاد کرنا۔ چہارم گوردواروں میں گدی لگا کر نہ بیٹھنا۔ پنجم سکھوں پر اپنی حکومت نہ جتانا۔ بھائیوں کیطرح سلوک کرنا۔ اور اگر اِس کے برخلاف کروگے۔ تو نقصان اُٹھاؤ گے۔ اِدھر "بندہ" کو یہ نصیحتیں دے کر رُخصت کیا۔ اِدھر ملک ماجھہ اور مالوہ کے کل سکھوں کے نام "بندہ" کیساتھ شریک ہو کر دُشمنوں کے پامال کرنے کے واسطے جُدا جُدا احکام لکھ بھیجے۔ چنانچہ "بندہ" نے پنجاب میں پہنچکر کل سکھوں کو ہمراہ لے کے صوبہ سرھند کے ساتھ بہت کچھ کیا۔

اِس کے بعد گورُو گوبند سنگھ صاحب نے اِس جگہ گوداوری ندی کے کنارے پر ایک خوشنما جگہ پسند کر کے اپنا خیمہ نصب کیا۔ اور وہیں رہنے لگے۔ مگر جب سید عابد شاہ فقیر نے جو پہلے سے اُس زمین پر قابض تھا۔ اُن کو وہاں سے اُٹھانا چاہا۔ تو اُنہوں نے اِس زمین کو اصل مالک سے خرید لیا۔ اور وہیں سکونت اختیار کر لی۔ ابچل نگر کا گوردوارہ جس کی خالصہ سکھوں میں آج کل غایت درجہ کی عزت ہے۔ اِسی مقام پر بنا ہوا ہے۔ غرض رفتہ رفتہ اِن کی بزرگی کا شہرہ اِس قدر ہو گیا۔ کہ اُس گرد و نواح کے بہت سے لوگ اِن کے معتقد ہو گئے اور وہاں کا حاکم نیروز خاں بھی اِن کا لحاظ کرنے لگا۔ ہر فرقہ کے بزرگ اور مہاتما لوگوں کا اِن کے پاس اجتماع ہو گیا۔ اور ہر وقت ہر چرچا و بھجن بھاؤ کا شغل رہنے لگا۔ دوپہر کو کھانا تناول فرماتے اور غریب و غربا کو کھانا تقسیم کیا جاتا۔ اِس کے بعد سہ پہر کو گرنتھ صاحب کی کتھا ہوتی۔ کبھی کبھی دریا کے پار شکار کھیلنے چلے جاتے۔ وہ مقام جہاں سے عبور کر کے شکار کو جایا کرتے تھے۔ اب تک شکار گھاٹ کے نام سے پکارا جاتا ہے۔ اور جس جگہ روز اِشنان کرتے اُس کو نگینہ گھاٹ کے نام سے پکارتے ہیں۔ لوگوں میں اِس کی وجہ تسمیہ کی بابت یوں روایت مشہور ہے۔ کہ کسی ملک کے سوداگر نے ایک مرتبہ گورو صاحب کو ایک نہایت بیش قیمت نگینہ نذر کیا۔ مگر اُنہوں نے اُس کو اِشنان کرتے وقت دریا میں پھینک دیا۔ جس پر اُس تاجر کو کچھ افسوس ہوا۔ اُس کے رنج کو دُور کرنے کے لئے گورُو صاحب نے وہ کل گھاٹ نگینہ ہی کا کر دکھلایا۔ اِس لئے اُس کو نگینہ گھاٹ کے نام سے پکارتے ہیں۔

اِسی اثناء میں مُلک پنجاب سے خبر آئی۔ کہ بندہ نے بامداد پنتھ خالصہ ۱۲ رجب بکرمی کو صُوبہ سرہند کو قتل کرکے شہر کی خُوب بیخ کنی کی۔ اور دُشمن سے اُن معصوم بچوں کے قصاص کا انتقام لینے میں کوئی دقیقہ باقی نہیں چھوڑا۔ اِس کے سُنتے ہی گورُو صاحب کے خادموں نے خوشی منائی۔ اور ہر ایک نے گورُو صاحب کو مُبارکباد دی۔ مگر اُنہوں نے صرف یہی کہا۔ کہ "یہ اکال پُرکھ کا حکم" اُنہوں نے بیگناہ بچوں پر ظلم کیا تھا۔ اُس کا بدلہ واہگورُو نے اُن کو دیا۔

پھر بعد چند ماہ کے جب بہادر شاہ احمد نگر کو فتح کرکے گولکنڈہ کی طرف جاتا ہوا یہاں سے گذرا تو اُس نے گورُو صاحب کی خدمت میں جب وہ دریا کے کنارے پر بیٹھے ہوئے تھے حاضر ہوکر ایک بے بہا ہیرا نذر میں پیش کیا۔ اُنہوں نے اُس ہیرے کو دریا میں پھینک دیا۔ جو بادشاہ کو ازحد ناگوار گذرا۔ مگر اُس کا ملال دُور کرنے کیلئے اُنہوں نے فرمایا۔ کہ اگر اس ہیرے کو اپنے خزانہ میں رکھ لیتے۔ تو کچھ بڑی بات نہیں تھی۔ لیکن اِس جگہ پھینک دینے سے اِس جگہ کا نام ہیرا گھاٹ ہمیشہ کے لئے مشہور ہوگا۔ جس سے تمہاری یادگار رہے گی۔ چنانچہ اب تک وہ جگہ ہیرا گھاٹ سے موسوم ہے۔ اِس کے تھوڑے دِنوں بعد زمانے نے رنگ بدلا۔ نمک ناہنجار نے مُنہ کالا کیا۔ روزمرہ کے پاس بیٹھنے والوں کے دِل میں بے ایمانی نے گھر کیا۔ نمک پروردہ نمک حرامی کی طرف دوڑے۔ اپنے بیگانے بنے۔ یعنی گورو گوبند سنگھ صاحب کے مُلازم پینیدے خاں وغیرہ کی اولاد کے عطا اللّٰہ خاں دگل خاں دونوں بھائی جو نہایت قد آور اور جوانمرد پٹھان گورُو گوبند سنگھ صاحب کے پاس نوکر تھے۔ اور روزمرہ اُن کی خدمت میں رہا کرتے تھے۔ ایک روز وہاں کے حاکم فیروز خاں کے جلسۂ نشانہ بازی میں تماشہ دیکھنے گئے۔ تو کسی مُسلمان نے اُن کو کسی بات پر یہ طعنہ مارا کہ تم بھی اپنے تئیں دُنیا میں مرد خیال کرتے ہوگے۔ جس کے باپ دادا نے تمہارے جدامجد کو قتل کیا ہو۔ اُسی کی تم نوکری کرو۔ اور روزمرہ اُس کے پاس رہ کر اپنا بدلہ نہ لو۔ اِس طعنہ کے کھاتے ہی اُن دونوں کے دِل بے ایمان ہوگئے۔ اور اُسی وقت سے گورُو صاحب کو مارنے کی دِل میں پٹھان کے موقعہ کے متلاشی رہنے لگے۔ غرض گُل خاں نے ۱۸ بھادوں ۱۷۶۵ بکرمی کو گورُو صاحب کو اکیلے سوتے ہوئے دیکھ کر اُن کے پیٹ میں کٹار چلادی۔ مگر گھبراہٹ اور جلدی کی وجہ سے اُس کا ہاتھ البتہ کانپ گیا۔ کہ زخم کاری نہ لگا۔ اُدھر گورُو صاحب نے زخم کھاتے ہی چارپائی سے اُچھل کر اُس نمک حرام بے ایمان پٹھان کے دو ٹکڑے کردیئے

غرض ایک آن آن میں تمام قصبہ میں شور مچ گیا۔ اور کل سکھ جمع ہو آئے۔ اور گل خاں کے دوسرے بھائی عطا اللہ خاں کو بھی سکھوں نے پکڑ کے مار دیا۔ غرض اُسی وقت ایک تجربہ کار جراح بلایا۔ جس نے زخموں کو ٹانکے لگا کے ایسا مجرب مرہم لگایا۔ کہ تھوڑے ہی دنوں میں زخم بھر گیا۔ اور گورو صاحب نے شفا کا غسل کیا۔ اسی موقعہ پر بادشاہ کی طرف سے جو تحائف ادائے رسم تہنیت غسل صحت میں آئے تھے۔ اُن میں دو کمان نو نو ٹانک کے وزنی بھی شامل تھے۔ جن کی بابت لوگوں نے یہ کہا۔ کہ اس زمانہ میں تو ان تیروں کے چلانے والا کوئی نظر نہیں آتا۔ صرف مکان میں بطور زیبائش رکھے رہنے کے قابل ہیں۔ اس پر گورو صاحب سے (جو فن تیراندازی میں اُس وقت اپنا ثانی نہیں رکھتے تھے) خاموش بیٹھے نہ رہا گیا۔ فوراً اُن لوگوں کے سامنے کمان اُٹھا کر کمان کا زور سے چلّہ کھینچا۔ جس سے بوجہ زخموں کے بالکل اچھا ہونے کے دوبارہ خون نکل آیا۔

اس دفعہ بھی جراح نے حالانکہ ٹانکے وغیرہ لگا کر زخموں کو اچھا کرنے کیلئے بہت کچھ تدبیریں کیں۔ مگر مشیئت ایزدی کچھ ایسی تھی۔ کہ دن بدن زخموں کی حالت ابتر ہوتی گئی ناچار گورو صاحب نے علاج معالجہ بالکل چھوڑ دیا۔ اور ایک روز جب دیکھا۔ کہ وقت رحلت نزدیک آگیا ہے۔ تو تمام سکھوں کو جمع کرکے ایک عام جلسہ میں حسب دستور ایک ناریل اور پانچ پیسے منگا کر گرنتھ صاحب کے روبرو رکھ کے نمسکار کیا۔ اور سب سکھوں سے یہ کہا۔ کہ ہمارے بعد تمہارے گورو یہ گرنتھ صاحب ہوں گے۔ ہم تمہارا بازو ایک ایسے دوامی گورو کے ہاتھ پکڑائے جاتے ہیں۔ جو قیامت تک تمہاری نگہبانی کریں گے۔ اور تم کو تمہارے ہر ایک کام میں جیسا تم چاہو گے اُوپدیش دیتے رہیں گے۔ ان سے تمہاری سب منشا پوری ہوتی رہے گی۔ اور یہ شلوک زبان مبارک سے اُچارن فرمایا:۔ شلوک

"آگیا بھئی اکال کی تبھے چلایو پنتھ ۔ سب سکھن کو حکم ہے گورو مانیو گرنتھ"

چنانچہ اُسی وقت سے گرنتھ صاحب کے متبرک نام کے پہلے گورو کا نام بڑھا دیا گیا۔

بعد ازاں دوسرے دن کاتک شدی پنچمی سمت ۱۷۶۵ بکرمی کی صبح کو گورو صاحب نے اشنان کرکے پوشاک وغیرہ پہنی۔ اور سب ہتھیار وغیرہ حسب معمول لگا کے کڑاہ پرشاد تقسیم کرایا۔ خیرات کی۔ اور اردا س کرکے جیسے کوئی بڑے لمبے اور دور دراز سفر کی تیاری کرتا ہے۔ راہی ملک بقا ہو گئے۔ بیان کیا گیا ہے۔ کہ انہوں نے اپنے واسطے چندن کی لکڑی کی چتا اپنی موجودگی ہی میں تیار کرا کے اُس کے چاروں طرف قنات تنوا دی تھی۔ اور اپنے سکھوں کو عام حکم دے دیا تھا۔ کہ اُن کے بعد نہ تو اُن کے پھول چنے جاویں۔ نہ کریا کرم کا نام

لیا جاوے۔ اور نہ اُن کی سمادھ بنا کر اُس کی پُوجا کی جاوے۔ بلکہ خاک تک نہ ہلائی جاوے مگر سکھوں نے نہ مانا۔ چوتھے دن چتا کی خاک کو ہلایا۔ تو صرف اسمیں سوائے ایک کاروآہنی کے اور کچھ نہ پایا۔ بعد ازاں مہاراجہ رنجیت سنگھ نے برخلاف اِن کے حکم کے اِن کی سمادھ بھی بنا ڈالی اور وہ کارآہنی اُس کے اُوپر لگادی۔ جو ابتک وہاں ابچل نگر میں موجود ہے۔ اور سکھ لوگ اُسکی زیارت کو جاتے ہیں۔

اب گورُو گوبند سنگھ صاحب کے خاتمہ پر قلم بھی اپنے اوّل حصّہ کے کام کو انجام تک پہنچا کر آنکھوں میں آنسو بھر لایا ہے۔ اور کہتا ہے۔ کہ ہائے افسوس مجھے ایسے بہادر اور عالی حوصلہ کے بارہ میں جس نے اپنے مُلک کے واسطے پہلے اپنے پیارے باپ کی جان دی۔ پھر اپنے پیارے اور چھوٹے چھوٹے عزیز معصوم بچوں کو دھرم کے لیے صدقہ کیا۔ جنہوں نے اپنے لاڈلے اور ناز پروردہ جگر کے ٹکڑوں کو جو مثل گلاب کے تھے۔ چمکتی ہوئی تلواروں کے سامنے جھیکر اپنی آنکھوں سے شہید ہوتے ہوئے دیکھا۔ اور اُف تک نہ کیا۔ جس نے تمام عمر اپنی جان کو ہتھیلی پر رکھا۔ اپنے بھائیوں کیلئے اپنی زندگی میں کبھی چین سے نہ سویا۔ جس نے قوم کے لئے صدہا مُصیبتیں جھیلیں۔ ننگے پاؤں خاردار جھاڑیوں میں بھوکے اور پیاسے دوڑے دوڑے پھرے۔ دُشمنوں کے مقابلہ میں فتح فتح کی آواز پکارتے ہوئے مثل بجلی کے چمکے جنہوں نے ہزاروں کے سامنے ایک کو کھڑا کیا۔ گھر چھوڑا باہر چھوڑا۔ اور وطن سے بیوطن ہوئے۔ جنہوں نے ہزاروں کے سامنے ایک کو کھڑا کیا۔ گھر چھوڑا باہر چھوڑا۔ اور وطن سے بیوطن ہوئے جنہوں نے بادشاہ وقت کا صرف ایک اپنے جوانمردوں کے بھروسہ پر تن تنہا مقابلہ کیا۔ جنہوں نے پژمردہ ہندوؤں کو امرت چھکا کر شیر کا جامہ پہنایا۔ جنہوں نے گذشتہ ہوئے زمانے کو حاضر کر دکھلایا بعید کو قریب کرلیا۔ مستقبل کو حال میں بدلا۔ اپنا صیغہ سب سے الگ اور جُدا ہی نکالا۔ کسر نفسی اور دوئی کو پاس تک نہ پھٹکنے دیا۔ سخاوت اور دلاوری میں حاتم اور رستم سے بھی بڑھ گئے۔ صرف ایک وحدانیت کو ہی وحدانیت سمجھا اور سمجھایا۔ مرجھائے ہوئے باغ کو سرسبز کر گئے۔ خشک زمینوں میں دریا بہا گئے۔ بھیڑ بکریوں کو شیر ببر بنا دیا جنہوں نے ہم سے غریبوں کو جن کی کمروں میں خودغرض حاجان کی نادی لدتے لدتے گٹھڑ پڑ گیا تھا۔ اُن کے سامنے ہی تخت پر بٹھایا۔ راجاؤں مہاراجاؤں سے بھی ہاتھ جڑوایا۔ مصنف کی کمزوری نے اپنے دل کے ارمان نکالنے کا کوئی موقع نہ دیا اور دراصل یہ سچ بھی ہے۔ کیونکہ گورُو گوبند سنگھ صاحب کی سوانح عمری اگر حرف بحرف لکھی جاتی تو کم از کم ...... اسقدر ضخامت کی دو تین کتابیں ضرور تیار ہوں۔ اب تھوڑا سا میں اِس زمانہ

کے تعلیم یافتہ سکھوں کو گورو گوبند سنگھ صاحب کی سوانح عمری کیطرف متوجہ کر کے بیدار کرنا چاہتا ہوں
کیا گورو گوبند سنگھ صاحب جیسی کوئی اور نظیر دُنیا میں نظر آتی ہے؟ کیا آجکل خالصہ پنتھ
بالکل انہیں اصُولوں پر چلتا ہے؟ جن پر اسے ہمارے بہادر اور عالی حوصلہ گورو گوبند سنگھ صاحب
نے ایجاد کیا تھا؟ یا جو گورو صاحب نے اپنے زمانہ میں بد رسموں کو دُور کرنے کے لئے پہلے خود
اپنے تئیں نظیر بنایا۔ اُن کی پیروی آجکل کے سکھ بخوبی کر رہے ہیں۔ جہاں تک میرا خیال ہے اگر
سچ پوچھا جاوے۔ تب کا جواب نہیں ہی نہیں نکلتا ہے۔

اِس میں کوئی شک نہیں کہ گورو گوبند سنگھ صاحب ہندو تھے۔ اور اُنکا مت حرفبحرف ویدوں کی
پیروی میں تھا۔ مگر اِسمیں کلام نہیں کہ اُس زمانہ کے ہندوؤں کے مروجہ قانون کے بالکل برخلاف
اور برہمنوں کے من گھت شاستروں سے بالکل برعکس اور اگر ایسا نہ ہوتا تو اُنکو ہندوؤں سے ایک
علیحدہ فرقہ قائم کرنے کی ضرورت نہ تھی۔ ہاں البتہ آجکل کے آئندہ زمانہ کے حالات پر پیش بینی کر
کے اور اپنے اصلی پُرانے ہندو دھرم کو قائم رکھنے کے علاج میں اُن کو خالصہ پنتھ ایک نیا مذہب
ایجاد کرنے کی ضرورت دی + گورو گوبند سنگھ صاحب جیسے پولیٹیکل معاملات میں غایت درجہ کے
اعلےٰ خیال تھے۔ ویسے رُوحانی طاقت میں بھی لاجواب تھے۔ اُن کی تصنیفات اکال اُستت اور
جاپ وغیرہ سے صاف ظاہر ہے۔ کہ وحدانیت کے معاملے میں وہ بالکل دوسرے گورو نانک صاحب
ہوئے ہیں۔ اور انصافاً اگر پوچھا جائے تو مسلمانوں سے بھی انہیں بذاتِ خود کوئی تعصب نہ تھا کیونکہ
بہت سے مسلمان اُنکے پاس نوکر تھے۔ اور مسلمانوں کے ساتھ انہوں نے بہت اچھے اچھے سلوک
کئے ہیں۔ البتہ اگر اُنکی شکایت تھی تو صرف بادشاہ وقت کے ظلم پر۔ اُس کے غیر مذہب میں
ناواجب اور نامنصفانہ دست اندازی پر۔ ایسے زمانہ میں جب چہار طرف سے تعصب کی تلوار
چل رہی تھی۔ یہ گورو گوبند سنگھ صاحب کا ہی حوصلہ تھا۔ جو اُنہوں نے تن تنہا اُٹھ کر اورنگزیب
جیسے زبردست بادشاہ کا مقابلہ کیا اور ہندو دھرم کی رکھیا کی۔

جن باتوں سے آجکل کے نئی روشنی والے تعلیم یافتہ لوگ ناک بھوں چڑھاتے ہیں۔ اور نفرت سے دیکھتے
ہیں۔ جیسے کھانے پینے کی چھوٗت چھات۔ ذات پات کا لحاظ۔ دُنیا داری کے برتاؤ میں برہمنوں کی خوشامد
دیہ اُن کا جھگڑا ہر گھڑی رُوٹھ رُوٹھ بیٹھنا۔ پیدائش اور موت دونوں کے وقت اُن کے بے موقع
جھگڑے وغیرہ سب سے گورو گوبند سنگھ صاحب نے اپنے پیروکاران کا پیچھا چھوڑا کر پاک صاف
کیا تھا۔ مگر اُن کو ملنا اور اُن کی پیروی میں ثابت قدم رہنا ہم لوگوں کا کام تھا۔ نہ کہ اُنکا۔ انکو
اور مذہب کے پیشواؤں کیطرح کوئی خاص کتاب شرع وغیرہ کی تصنیف کر جانے کا اُن کی
سپاہیانہ زندگی نے موقع نہ دیا۔ مگر ہر ایک بات جو اُنہوں نے خود کی یا اپنے بعد کرانے کی ہدایت

فرمائی۔ اُسی کو قانون مذہب بنانا اور رواج دینا سکھوں کا کام تھا۔ سچ پوچھ جائے تو بالکل نہیں کیا گیا۔ مگر اُن کے بعد اگر اُن کی ترقی کو روکنے والا اور ان بالمقابل عمدہ عمدہ اور آسانی کے مذہبی اصُول قائم کرنے والا جن سے مذہب کی ترقی میں دِن بدن افزائی ہو۔ اور باہم لوگوں میں ملت و محبت قائم رہی۔ صرف ایک گورُو گوبند سنگھ صاحب ہی بلند خیال اور دُور اندیش پیشوا پیدا ہوئے ہیں۔

جائے غور ہے کہ اُس وقت کے سکھوں میں کونسی طاقت کا مادہ بھرا تھا۔ جس کی بدولت وہ ہر ایک پر غالب آتے رہے اور سب کو مغلوب کیا۔ ہر ایک فرقہ سے بھڑتے گئے۔ وہ یہ تھی۔ کہ ایک تو وہ دھرم اور اصُول سکھی میں جیسا کہ گورُو صاحب فرما گئے قائم رہے۔ دوسرے ایک دوسرے میں باہمی اِسقدر اِتفاق اور سلوک تھا۔ کہ گویا مادر زاد بھائی ہیں۔ کسی طرح کا تعصب نہیں تھا۔ جہاں ایک کو تکلیف ہوئی وہاں سنیکڑوں اُس تکلیف رفع کرنے کو تیار ہو گئے۔ جیسا کہ رِوایتوں سے اکثر پایا گیا ہے۔ کہ جس جگہ مسلمانوں نے ہندوؤں کو گرفتار کر کے دینِ اسلام جبراً قبول کرانے کے لئے مجبور کیا۔ وہاں سکھ پہنچتے رہے۔ اور اُن کو ظالموں کے پنجہ سے رہائی دِلاتے رہے۔ جس اتفاق اور دھرم کی بدولت مرتبہ بادشاہی تک پہنچ گئے۔

باوجود اِس کے کہ سکھوں کی قوم نے صرف اپنی قوتِ بازو و آپس کے اِتفاق سے ایک مرتبہ ایسا عرُوج پایا کہ پنجاب جیسے زرخیز مُلک کے بادشاہ بن گئے۔ لیکن کوئی ایسا عالی حوصلہ یا بلند خیال قوم میں نہ پیدا ہُوا۔ جو گورُو گوبند سنگھ صاحب کے اصل مطلب تک پہنچ کر اُن کی تمام سچائی سے بھرے ہُوئے قدرتی اصُولوں کو قوم میں رواج دیکر خالصہ مذہب کی جڑھ کو زیادہ تر مضبوط کرتا۔ اور استحکام دیتا۔ آخر کار نتیجہ یہ ہُوا۔ کہ بجائے چاروں برن کے ایک بھائی ہوتے و باہم ایک دوسرے کی ذات پات کا لحاظ دُور کر کے آپس میں رشتہ داریاں کرتے و بعد مرنے کے ہندوؤں کی طرح کریا کرم وغیرہ کرانے کی رسم کو توڑنے کے یہ پھر انہیں رسموں کے پابند ہو گئے۔ اور اِس وجہ سے ہندوستان کی پھُوٹ کا میوہ بھی پھر انہی کے حصّہ میں آ گیا۔ اور یہ مذہب بجائے ترقی کے تنزلی پکڑنے لگا۔ اب تعلیم یافتہ سکھوں کو چاہیئے۔ کہ وہ اپنے عزیز پیشوا کی اصلی اصُولوں کو اپنے مذہب میں رواج دے کر خالصہ پنتھ کا صرف ایک فرقہ قائم کریں۔ اور اپنے اُس پیارے باپ کی محنت کو جس نے اُن کے پیچھے اپنی جان دال۔ ماں باپ۔ گھر بار سب کو قربان کر دیا۔ رائگاں نہ جانے دیں +

ختم شُد

(درما آرٹ پریس امرتسر)

دھرما آرٹ پریس امرتسر میں باہتمام لالہ رام لال پرنٹر کے چھپا +

ਰੀ ਗੁਰੂ ਗੋਬਿੰਦ ਸਿੰਘ ਸਾਹਿ

ਮੁਖ ਰਚਨਾ

ਰ ਸਾਹਿਬ

ਮਾਰ ਹੈ ਗਿਆ

ਦਸਮ ਪਾਤਸ਼ਾਹ ਦੀ